وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (قرآن)
اور جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا

بخاری شریف مترجم و محشیٰ

جلد سوم

مصنفہ

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ

فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

تصحیح و تہذیب از

ادیب شہیر سید حامد لطیف چشتی

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸- اردو بازار، لاہور ۲

بانی ادارہ

جناب محترم سید اعجاز احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ

متوفی ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ/۵ ستمبر ۱۹۹۸ء

نام کتاب	:	الجامع الصحیح للبخاری جلد سوئم
تصنیف	:	امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	:	علامہ اختر شاہجہانپوری مظہری رحمۃ اللہ علیہ
ناشر	:	فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور
تعداد	:	ایک ہزار
مطبع	:	رومی پبلی کیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور
طباعت باراول	:	۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء
طباعت باردوئم	:	۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء
طباعت بارسوئم	:	۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء
قیمت	:	

فہرس بخاری شریف مترجم جلد سوم

پارہ ۔۔ ۲۱

کتاب الدعوات

كتابُ الرِّقاق

کتاب الفرائض

پارہ —— ۲۹

کتاب الفتن

صحیح بخاری شریف جلد سوم

پارہ ـــ ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ۔

سورۂ الفاتحہ کی فضیلت

حضرت ابوسعید بن المعلّی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا۔ میں عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا، فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا "اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب تمہیں بلائیں"۔ پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے عظمت والی سورت نہ سکھاؤں اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں ضرور تجھے قرآن مجید کی بہت ہی عظمت والی سورت سکھاؤں گا۔ فرمایا وہ سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے۔ یہی سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی۔

ف: حضرت ابوسعید بن المعلّی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلایا۔ وہ فوراً نہیں بلکہ نماز پوری پڑھ لینے کے بعد حاضر خدمت ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سمجھانے کی غرض سے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ۔ (۸: ۲۴)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلانا جان بخش ہوتا ہے۔ لہٰذا اُن کے بلانے پر فوراً حاضر ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی

بلکہ وہ نماز میں ہی رہتا ہے اور جتنی دیر میں تعمیلِ ارشاد کرے وہ سب بھی نماز ہی میں شمار ہوگا خواہ کتنا ہی کلام کرنا یا چلنا پڑے۔ جب تعمیل سے فارغ ہو تو اُسی جگہ سے نماز شروع کر دے جہاں سے چھوڑی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین نماز میں یہ خدمت گزاری ناقضِ نماز نہیں بلکہ حیات بخش ہے۔ خدا کے حکم کی تعمیل ہے۔ اس زندہ حقیقت کے باوجود صراط المستقیم کتاب مطبوعہ مجتبائی دہلی کے صفحہ ۹۵ پر جو تصریح کی ہے کہ حضور کی طرف توجہ کرنا زنا کے خیال سے بدتر، اپنے گدھے بیل کے خیال میں سراپا ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر اور شرک ہے ــــــ یہ اسلامی تعلیم نہیں بلکہ برٹش گورنمنٹ نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت اپنے آلۂ کار سے لکھوائی تھی تاکہ اِسے دُرست ماننے والے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں اور ایسی ایمان سوز عبادتوں کے باعث اہلِ اسلام آپس میں دست و گریباں ہو جائیں، اُن کا اتحاد ٹوٹ جائے اور انگریز اس مجاہد قوم کی جانب سے بے خوف ہو کر مزے سے متحدہ ہندوستان پر مدتوں حکومت کرتا رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں سورۂ فاتحہ کو قرآن مجید کی سب سے عظمت والی سورت، سبع مثانی اور قرآنِ عظیم فرمایا ہے۔ اس کو ایک دفعہ پڑھنے پر پورے قرآنِ مجید کو پڑھنے کے برابر اللہ تعالیٰ اجر مرحمت فرماتا ہے۔ یہ صورت گویا قرآن کریم کا دیباچہ اور اُس کے مجملہ مضامین کا اجمال ہے۔ باقی سارا قرآن مجید اسی سورت کے مضامین کی تفصیل ہے۔ اس سُورت کا تعارف کراتے ہوئے متحدہ ہندوستان کی مایہ ناز علمی شخصیت حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۸ء) نے اردو کی نہایت قابلِ اعتماد اور مختصر ترین و جامع تفسیر قرآن یعنی خزائن العرفان میں لکھا ہے:۔

اِس سورت کے متعدد نام ہیں (۱) فاتحہ (۲) فاتحۃ الکتاب (۳) اُم القرآن (۴) سورۃ الکنز (۵) کافیہ (۶) وافیہ (۷) شافیہ (۸) شفاء (۹) سبع مثانی (۱۰) نور (۱۱) رقیہ (۱۲) سورۃ الحمد (۱۳) سورۃ الدعاء (۱۴) تعلیم المسئلہ (۱۵) سورۃ المناجات (۱۶) سورۃ التفویض (۱۷) سورۃ السوال (۱۸) اُم الکتاب (۱۹) فاتحۃ القرآن (۲۰) سورۃ الصلوٰۃ۔

اِس سورت میں سات آیتیں، ستائیس کلمے، ایک سو چالیس حروف ہیں۔ کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں ...... نماز میں اس سُورت کا پڑھنا واجب ہے۔ امام و منفرد کے لیے تو حقیقتاً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لیے بقراءتِ حکمیہ یعنی امام کی زبان سے۔ صحیح حدیث میں ہے قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ۔ امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔ قرآنِ پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قرأت سننے کا حکم دیا ہے یعنی اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا۔ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو اور بہت احادیث میں یہی مضمون ہے۔

احادیث میں اِس سورت کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا توریت و انجیل و زبور میں اس کی مثل سورۃ نہ نازل ہوئی (ترمذی) ایک فرشتے نے آسمان سے نازل ہو کر حضور پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطاء نہ ہوئے۔ یعنی ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں (مسلم شریف)۔

سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفاء ہے (دارمی)۔ سورۂ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے (دارمی)

۲۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كُنَّا فِیْ مَسِیْرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا فَجَآءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ وَاِنَّ نَفَرَنَا غُيَّبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَاْبُنُهٗ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ فَاَمَرَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر کے دوران ہم ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی کہ اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے اور قبیلے والے موجود نہیں ہیں تو کیا آپ حضرات میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ پس ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا

لَهُ بِثَلٰثِیْنَ شَاۃً وَّسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ اَکُنْتَ تُحْسِنُ رُقْیَۃً اَوْ کُنْتَ تَرْقِیْ قَالَ لَا مَا رَقَیْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْکِتَابِ قُلْنَا لَا تُحْدِثُوْا شَیْئًا حَتّٰی نَاْتِیَ اَوْ نَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ ذَکَرْنَاهُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا کَانَ یُدْرِیْهِ اَنَّهَا رُقْیَۃٌ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَهْمٍ وَّقَالَ مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ حَدَّثَنِیْ مَعْبَدُ بْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ بِهٰذَا۔

حالانکہ ہم نے نہیں سنا تھا کہ اسے دم کرنا آتا ہے۔ پس اس نے دم کیا اور وہ (سردار) اچھا ہوگیا۔ سردار نے اس کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ واپس لوٹا تو ہم نے اس سے کہا، کیا آپ اچھی طرح دم کرنا جانتے ہیں یا کیا آپ دم کیا کرتے ہیں؟ اس نے کہا نہیں میں نے دم تو نہیں کیا، سوائے اس کے کہ سورۂ فاتحہ پڑھ دی تھی۔ ہم نے طے کیا کہ اس بارے میں ہمیں کچھ نہیں کہنا چاہیئے جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت نہ کرلیں۔ پس جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اسے کیسے معلوم ہوا کہ اسے پڑھ کر دم کیا جا سکتا ہے؟ بہرحال بکریاں بانٹ لو اور ایک حصہ میرا بھی ہو۔ معمر، عبدالوارث، ہشام، محمد بن سیرین نے بھی اس کی حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے۔

ف: قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت البقرہ ہے۔ اس کے اندر چالیس رکوع، دو سو چھیاسی آیتیں، چھ ہزار ایک سو اکیس الفاظ اور پچیس ہزار پانچ سو حروف ہیں (خازن، خزائن العرفان)۔

اس سورت کی آیت کا نام آیۃ الکرسی ہے جو بڑی فضیلت والی آیت ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو ہر فرض نماز کے بعد بلا فصل آیۃ الکرسی پڑھنا اپنا معمول بنالے تو اس کی موت اور جنت میں داخلے کے درمیان کوئی فاصلہ اور وقفہ نہیں ہوگا۔ جو رات کو گھر میں اس آیت کو پڑھ لے تو وہ رات بھر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ رات بھر اسے اور اس کے اہل خانہ کو شیطان، جنات، چور اور موذی جانوروں وغیرہ کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ فَضْلِ الْبَقَرَۃِ

۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ بِالْاٰیَتَیْنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ بِالْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَیْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکٰوۃِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ

سورۃ البقرہ کی فضیلت

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو آیتیں پڑھیں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھیں تو وہ اس کو کفایت کریں گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان المبارک کے اندر مال زکوٰۃ کی حفاظت پر متعین فرمایا۔ ایک شخص آیا اور خوراک میں سے لپ بھر کرنے جانے لگا، تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ پس اس نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب تم سونے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو صبح تک اللہ

فَقُلْتُ لَا، فَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَّ الْحَدِيْثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

بَابُ فَضْلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ۔

۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَإِلٰى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ۔

بَابُ فَضْلِ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيْرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيْبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ حَتّٰى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيْتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔

بَابُ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فِيْهِ

تعالیٰ کی حفاظت تمہارے ساتھ رہے گی اور شیطان تمہارے قریب نہیں پھٹکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابوھریرہ سے) فرمایا:۔ تم سچ کہتے ہو لیکن وہ جھوٹا ہے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

سورۃ الکھف کی فضیلت۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سورۃ الکھف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ہی دو رسیوں کے ساتھ ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ پس اس کے اوپر بادل چھا گیا اور وہ اس کی طرف نزدیک سے نزدیک تر ہوتا گیا، یہاں تک کہ اس کا گھوڑا بدکنے لگا۔ جب صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے حضور اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا:۔ وہ سکینہ ہے جس کا تلاوتِ قرآن کے سبب

سورۃ الفتح کی فضیلت

زید بن اسلم نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ اپنے ایک سفر کے دوران رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے جا رہے تھے اور حضرت عمر بن خطاب آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ پس حضرت عمر نے کوئی بات پوچھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ پوچھا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ پھر سہ بارہ پوچھا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا:۔ تجھے تیری ماں روئے، تین دفعہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا لیکن تینوں مرتبہ تجھے جواب مرحمت نہیں فرمایا گیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو بھگایا یہاں تک کہ لوگوں سے آگے جا پہنچا اور میں ڈر رہا تھا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والے نے مجھے آواز دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا، پھر آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے سورۃ

سورۃ اخلاص کی فضیلت۔

عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَاُ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یُرَدِّدُھَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ وَکَانَ الرَّجُلُ یَتَقَالُّھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَزَادَ اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِکِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَخِیْ قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ مِنَ السَّحَرِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ لَا یَزِیْدُ عَلَیْھَا فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ۔

۷ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ وَالضَّحَّاکُ الْمَشْرِقِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِیْ لَیْلَۃٍ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ وَقَالُوْا اَیُّنَا یُطِیْقُ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ الْفَرَبْرِیُّ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ حَاتِمٍ وَرَّاقَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ مُرْسَلٌ وَعَنِ الضَّحَّاکِ الْمَشْرِقِیِّ مُسْنَدٌ ۔

بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ ۔

۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی یَقْرَاُ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُہٗ کُنْتُ اَقْرَاُ

اس بارے میں عمرہ نے حضرت عائشہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کو (رات کے وقت) بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ (سننے والا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور اس کا خیال تھا کہ یہ تو چھوٹی سی سورت ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ دوسری روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص رات کو قیام کرتا اور اس میں صبح تک سورۂ اخلاص پڑھتا اور اس پر کسی سورت کا اضافہ نہ کرتا۔ جب صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آگے حدیث مثل سابق۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہر رات کے اندر تہائی قرآن کریم پڑھنے سے عاجز ہے؟ یہ بات ان حضرات کو بہت مشکل نظر آئی اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کون اتنی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ سورہ اخلاص کا پڑھنا تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ اس حدیث کو فربری، ابو جعفر محمد بن ابو حاتم کاتب ابو عبداللہ نے ابراہیم سے مرسلاً اور ضحاک مشرقی سے مسنداً روایت کیا ہے۔

آخری دو سورتوں کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو آپ سورۂ الفلق اور سورۂ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے۔ جب آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو میں انہیں آپ پر پڑھتی اور ان کی برکت کی امید رکھتے ہوئے

عَلَيْهِ وَ اَمْسَحُ بِيَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

بَابُ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ اللَّيْثُ۔

۱۰۔ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَاُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَنَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِّنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ فَلَمَّا اجْتَرَّهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجَتْ حَتّٰى لَا اَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى

اپنا ہاتھ پھیرا کرتی ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رات کو جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لبستر پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے ان پر سورۂ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر دم کرتے، پھر انہیں اپنے سارے جسم اطہر پر پھیرتے جہاں تک ہو سکتا۔ آپ اپنے سر اقدس اور چہرۂ مبارک سے ابتدا فرماتے اور جسم انور کے سامنے کے حصے پر۔ غرض تین مرتبہ ایسا ہی کرتے ۔

تلاوتِ قرآن کے وقت سکینہ اور فرشتوں کا نزول

اور لیث بن سعد نے کہا۔

محمد بن ابراہیم نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رات کے وقت سورۂ البقرہ پڑھ رہے تھے اور نزدیک ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا کہ گھوڑا بدکنے لگا۔ یہ خاموش ہو گئے تو وہ بھی رک گیا۔ یہ دوبارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ بس یہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ پھر سہ بارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا بھی بدکنے لگا۔ پھر تو یہ رک گئے کیونکہ ان کا صاحبزادہ یحییٰ گھوڑے کے قریب (سویا ہوا) تھا۔ لہٰذا انہیں ڈر ہوا کہ گھوڑا کہیں اسے کچل نہ دے۔ جب وہ لڑکے کو ہٹا چکے تو آسمان کی جانب دیکھا لیکن وہ نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:- اے ابن حضیر! پڑھو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں وہ یحییٰ کو نہ کچل دے جو قریب ہی سویا ہوا تھا، لہٰذا میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور اس کے پاس جا کر اسے ہٹایا۔ پھر میں نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی تو ایک چھتری جیسی چیز دیکھی جس میں چراغ جیسی چیزیں فروزاں تھیں، جب میں باہر نکلا تو کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔ فرمایا، تم جانتے ہو وہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا، وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے نزدیک آتے تھے۔ اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ بھی صبح تک اسی طرح رہتے اور لوگ بھی واضح طور پر ان کا مشاہدہ کرتے ۔ اس حدیث کی ابن الہاد نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے اور انہوں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ اَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا تَرَكَ اِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ قَالَ وَدَخَلْنَا عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ مَا تَرَكَ اِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ۔

جس نے یہ کہا کہ حضور نے قرآن کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا۔

عبد العزیز بن رفیع کا بیان ہے کہ میں اور شداد بن معقل ہم دونوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے پس شداد بن معقل نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی چیز چھوڑی؟ انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ قرآن کریم کی صورت میں ہے اس کے سوا حضور نے اور کچھ نہیں چھوڑا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم امام محمد بن حنفیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ قرآنی مجموعے کے سوا حضور نے اور کچھ نہیں چھوڑا۔

بَابُ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ، وَالَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيْحَ لَهَا۔

قرآن کی ہر کلام پر فضیلت۔

حضرت انس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس (مومن) کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے سنگترے جیسی ہے کہ ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی۔ اور جو (مومن) قرآن مجید نہ پڑھے وہ کھجور کے مانند ہے کہ اس کا ذائقہ اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی اور جو بدعمل قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ ریحانہ کی طرح ہے کہ خوشبو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اس بدعمل کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن (تمہ) جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی اس میں نہیں۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلَى الْعَصْرِ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنَ الْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا زمانہ ایسا ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کا درمیانی وقت اور تمہاری یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مزدوروں کو کام پر لگایا اور کہا کہ تم میں سے کون ہے جو ایک قراط کے بدلے دوپہر تک میرے لیے کام کرے؟ پس اس وقت یہودیوں نے کام کیا۔ پھر اس نے کہا:۔ کون ہے جو تم سے ایک قیراط کے بدلے دوپہر سے عصر تک میرا کام کرے؟ پس اس وقت نصاریٰ نے کام کیا۔ ان کے بعد عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر تم کام کر رہے ہو۔ انہوں (یہود و نصاریٰ) نے کہا۔ ہم نے کافی دیر کام کیا اور مزدوری (ان کی نسبت) بہت کم ملی ہے۔ مالک نے فرمایا۔

مِّنْ حَقِّكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذَاكَ فَضْلِي أُوْتِيْهِ مَنْ شِئْتُ۔

بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى رض أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أُمِرُوْا بِهَا وَلَمْ يُوْصِ قَالَ أَوْصٰى بِكِتَابِ اللهِ۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنِ اللهُ لِشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّهٗ يُرِيْدُ يَجْهَرُ بِهٖ۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَّتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ قَالَ سُفْيٰنُ تَفْسِيْرُهٗ يَسْتَغْنِيْ بِهٖ۔

بَابُ اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔

کیا جو تمہارا حق تھا میں نے تمہیں اس سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے: نہیں۔ فرمایا، تو یہ میرا فضل ہے، جس کو چاہوں عطا فرماؤں۔

قرآن کے مطابق وصیت کرنا۔

حضرت طلحہ بن مصرف نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا:۔ نہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر جو لوگوں کو وصیت کا حکم دیا گیا ہے یہ کس طرح فرض ہوا جبکہ آپ نے وصیت ہی نہ فرمائی۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر

جو قرآن پر اکتفا نہ کرے۔

ارشادِ ربانی ہے:۔ کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں کہ ہم نے تمہارے اوپر وہ کتاب نازل فرمائی جو ان پر تلاوت کی جاتی ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ اتنی توجہ کیساتھ اور کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنا اپنے نبی (سیدنا محمد مصطفیٰ) کی جانب توجہ فرماتا ہے جبکہ وہ غِنیٰ کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ ان (حضرت ابوہریرہ) کے ایک دوست نے کہا کہ اس سے ان کی مراد بلند آواز سے پڑھنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ اتنی توجہ کے ساتھ کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنی توجہ کے ساتھ تمہارے نبی کے قرآن پڑھنے کی سماعت فرماتا ہے۔ سفیان بن عیینہ راوی نے (یتغنیٰ) کی تفسیر میں کہا ہے کہ جس کے باعث آدمی دوسری چیزوں سے بے پروا ہو جائے

قاری پر غبطہ (رشک) کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر حسد کرنا جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور اس کے ساتھ وہ راتوں کو قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے رات دن راہِ خدا میں خرچ کرتا رہتا ہے۔

۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر حسد (غبطہ) کرنا جائز نہیں۔ ایک اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سکھایا، پس وہ رات کے وقت اور دن میں بھی اس کی تلاوت کرتا ہے پس اس کا ہمسایہ سن کر کہتا ہے کہ کاش! جو فلاں کو مرحمت فرمایا گیا ہے وہ مجھے بھی ملا ہوتا تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تو وہ اسے نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ پس کوئی آدمی (اسے دیکھ کر) کہتا ہے کہ کاش! مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے فلاں کو مرحمت فرمایا گیا ہے۔

بَابٌ ۱۳ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

بہتر مسلمان وہ جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔

۱۹- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هٰذَا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت عثمان کے دورِ خلافت سے حجاج کے عہد گورنری تک قرآن مجید پڑھایا۔ انہوں (ابوعبدالرحمٰن) نے فرمایا کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ (قرآن مجید پڑھانے کے لیے) بٹھا رکھا ہے۔

۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

ف: قرآن مجید تمام کتابوں کا سردار ہے جس کے اندر تمام دینی اور دنیاوی علوم موجود ہیں۔ یہ انسانوں کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے ہر قدم اور ہر موڑ پر رشد و ہدایت کا سامان فراہم کرتا ہے اور اپنے دامن میں انسانوں کی ترقی و کامرانی کے راز لیے ہوئے ہے۔ ہمارے اسلاف نے اس ہدایت پر پوری طرح عمل کیا تو پوری دنیا پر چھا گئے۔ اس وقت کی عظیم سلطنتیں کسریٰ و قیصر کی تھیں، لیکن صحابہ کرام نے قیصر و کسریٰ کی طاقت کا طلسم توڑ دیا، اُن کے وقار کو خاک میں ملا دیا اور ان کے علاقوں، شہروں اور قلعوں کو یکے بعد دیگرے فتح کر کے پوری دنیا میں کلمۂ حق کو سربلند کر دیا۔ کفر کو مغلوب اور سرنگوں کر دیا۔ یہاں تک کہ کافروں اور غیر مسلموں کی ہر بڑی سے بڑی طاقت پناہ گاہ ڈھونڈتی اور سر چھپانے کے لیے جگہ تلاش کرتی پھرتی تھی۔

مسلمانوں کے پاس اُس وقت دنیاوی ساز و سامان کی بہت ہی قلت تھی۔ دولت اُن کے پاس بالکل نہیں تھی جبکہ غیر مسلموں کے پاس دنیاوی

ساز وسامان اور دولت کی فراوانی تھی۔ اس کے باوجود نتیجہ برعکس برآمد ہو رہا تھا۔ وافر ساز و سامان والوں پر وہ مسلمان غالب ہوتے چلے گئے جن کے پاس برائے نام ساز و سامان تھا۔ اس کامیابی کی وجہ مسلمانوں کے ایمان کی قوت تھی جس کا مقابلہ کسی دوسری طاقت و قوت کے بس کی بات نہیں ہے۔ مسلمانوں کی کامیابی کا راز ان کے ایمان کی قوت کے اندر پنہاں ہے۔ قرآن کریم نے بتایا ہے:۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥ (٣ : ١٣٩)

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ کیونکہ تمہیں غالب رہو گے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

غیر مسلموں نے بھی یہ پوری طرح جان لیا تھا کہ مسلمان جب تک ایمان کی دولت سے مالا مال رہیں گے۔ ان پر کوئی دوسری طاقت غالب نہیں آسکے گی۔ اسی لیے برٹش گورنمنٹ نے اپنے دورِ اقتدار میں مسلمانوں کے اندر سے بعض ایسے علماء خریدے جو چند ایسی باتوں کی تشہیر کر دیں جن کے ماننے والے اپنے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں۔ چنانچہ انھیں بعض ایسے لوگ مل گئے جنھوں نے اللہ جل شانہٗ اور اس کے سب سے برگزیدہ رسول سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بعض ایسے کلمات اپنی کتابوں میں لکھے ہیں جن کو زبان یا نوکِ قلم پر لانے کی غیر مسلم بھی کبھی جرأت نہیں کر سکتے۔ غضب تو یہ ہے کہ ان کے ایمان سوز کلمات اور عبارتوں کو ان کتابوں سے خارج کرنے کی جگہ انھیں بالکل درست قطعاً بے غبار اور عین اسلامی منوانے پر اُسی وقت سے پورا زور لگایا جا رہا ہے اور ان سراسر نازیبا عبارتوں کے مصنفین کو پوری شدت سے بڑے اونچے پائے کے بزرگ منوانے پر زبان و قلم کی طاقتیں لگی ہوئی ہیں۔ پاکستان میں یہ ستم ظریفی اور ایمان کے خلاف محاذ آرائی پورے شباب کو پہنچی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا پاکستان اسی فتنے کو پروان چڑھانے کے لیے بنایا گیا تھا کیونکہ نصابی کتب کے ذریعے بھی ان دشمنانِ دین و ایمان کو اسلام کے محافظ مسلمانوں کے خیر خواہ اور بہت بڑے بزرگ بتایا جا رہا ہے۔

جائے غور ہے کہ جب خود مسلمان کہلانے والے ایمان کے گلے پر چھری پھیر رہے ہوں۔ اسلام کا کلمہ پڑھنے والوں کو ایمان کی دولت سے محروم کر رہے ہوں تو ایمان کی برکتیں کہاں سے حاصل ہوں گی؟ تقریباً ایسا ہی کچھ ہر اسلامی ملک میں ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے ہر ملک میں غیر مسلموں نے ایسے ہی ایمان سوز فتنے کھڑے کیے۔ کیا ملتِ اسلامیہ کے بہی خواہوں کو یہ نقصان نظر نہیں آتا؟ ——— کیا یہ نقصان آپ کی نظر میں نقصان ہی نہیں، کیا یہ فرقہ وارانہ جھگڑا ہے؟ جی نہیں! یہ غیر مسلموں کی وہ سازش ہے جس کے ذریعے انھوں نے مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا پروگرام بنایا تھا تاکہ یہ مسلمان بے شک کہلاتے رہیں لیکن ایمان کی دولت سے ان کے سینے محروم ہو جائیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے نہیں بلکہ ایمان کی طاقت سے خائف ہیں اور خائف رہیں گے۔ جب یہ ایمان کی دولت سے مالا مال تھے تو کافروں اور غیر مسلموں کو انھوں نے اپنے پیروں کے نیچے دبایا ہوا تھا۔ غیر مسلموں کے فیصلے ان کی نوکِ شمشیر سے ہوا کرتے تھے۔ آج جبکہ کتنے ہی مسلمان کہلانے والے قرآنی تعلیمات سے انحراف کر بیٹھے، خود ایمان کو برباد کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، عظمتِ خداوندی اور شانِ مصطفوی پر حملہ آور ہیں تو غیر مسلموں نے مسلمان کہلانے والوں کو اپنے شکنجوں میں جکڑا ہوا ہے۔ شاعرِ مشرق نے بھی تو یہی بتایا تھا:

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

قرآن کریم نے ہدایت فرمائی ہے کہ نجات کے لیے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے۔ غیر مسلموں نے جہاں مسلمانوں میں سے ایمان کے دشمن کھڑے کیے وہاں بڑی چابکدستی سے ان کے اعمال کو ایسا بدل کر رکھ دیا کہ قرآن مجید کی تعلیمات سے مسلمانوں کو عملاً بڑی حد تک منحرف کر دیا۔ آج اخلاق و کردار کے لحاظ سے مسلمان اس درجہ گر چکے ہیں کہ دیگر اقوام کی نگاہوں میں مسلمان سامانِ تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ آج بد اعمالی اور بد اخلاقی میں مسلمان کہلانے والے تمام قوموں سے آگے ہیں۔ خرابیاں ان میں جڑ پکڑ چکی ہیں اور قوم کے

یہی عواہ کہلانے والوں میں سے کسی اسلامی ملک میں بھی کوئی ایسا خوش نصیب نہیں اُٹھتا جو کسی بھی ملک میں مسلمانوں کی اصلاح کر دکھائے تاکہ وہ دوسرے اسلامی ملکوں کے لیے بھی مثال کا کام دے۔ حکیمانہ انداز سے مسلمانوں کو قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنے کے خوگر بنائے۔ گیند تو میدان میں ہے۔ لیکن کلام الٰہی پر ایمان رکھنے والوں میں سے کوئی ایسا مردِ میدان نہیں اٹھتا جو آج کے مسلمان کہلانے والوں کو سکھائے کہ اللہ کے کلام معجز نظام پر ایمان کس طرح لایا جاتا ہے۔ سمجھائے کہ قرآن مجید کا پڑھنا اور پڑھانا کیا چیز ہے۔ وہ منوائے کہ:-

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل؟
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

۲۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ أَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک عورت حاضر ہوکر کہنے لگی کہ بے شک میں اپنی جان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کر رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے تو عورتوں کی حاجت نہیں۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا تو اسے کپڑے دے دو۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے تو کپڑے میسّر نہیں۔ فرمایا، پھر کچھ تو دو، خواہ وہ لوہے کا چھلا ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے (مفلسی کے باعث) اس سے بھی اپنی معذوری ظاہر کی۔ پس آپ نے دریافت فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن کریم آتا ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے فلاں[۲] فلاں سورتیں آتی ہیں۔ فرمایا کہ میں نے تمہارے ساتھ قرآن مجید جاننے کے باعث اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ۔ (۱۴)

قرآن کریم زبانی یاد کرنا۔

۲۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوکر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی بارگاہ اقدس میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی جان آپ کے لیے پیش کر دوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب توجہ فرمائی اور اوپر سے نیچے تک اسے دیکھ کر سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں سنایا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئے:- یا رسول اللہ! خدا کی قسم، کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا:- اپنے گھر والوں کے

مَاوَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاخَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِيْ قَالَ سَهْلٌ مَّالَهٗ رِدَآءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَّبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَّاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهٗ ثُمَّ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا قَالَ اَتَقْرَءُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

پاس جاکر دیکھو کیا تمہیں کوئی چیز ملتی ہے؟ پس وہ گئے اور جب لوٹے تو عرض گزار ہوئے: خدا کی قسم یارسول اللہ! مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا: پھر دیکھو، خواہ تمہیں لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گئے اور جب واپس لوٹے تو عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، ہاں یہ تہبند ہے۔ حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ اس شخص کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ (اس شخص نے کہا) نصف (تہبند) اس عورت کے لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے تہبند کا کیا بنائے گی؟ اگر تم اسے باندھو گے تو عورت کے لیے ذرا بھی نہیں بچے گا اور اگر یہ عورت اسے باندھے تو اس میں سے تمہارے لیے ذرا بھی نہیں رہے گا۔ پس وہ شخص بیٹھ گیا اور کافی دیر آپ کی مقدس محفل میں بیٹھا رہا، پھر وہ کھڑا ہوگیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے حکم فرمایا اور اسے بلالیا گیا۔ جب وہ شخص حاضرِ خدمت ہوا۔ تو آپ نے [illegible]

بَابُ ۱۵ اِسْتِذْكَارِ الْقُرْاٰنِ وَتَعَاهُدِهٖ۔

قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ کرتا رہے

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید پڑھے ہوئے آدمی کی مثال اونٹوں کے مالک جیسی ہے جو بندھے ہوئے ہوں۔ اگر ان کی نگرانی کرے گا تو ٹھہرے رہیں گے اور اگر انہیں کھول دے گا تو چلے جائیں گے۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں تو ایسا کہنا بُرا ہے بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا ہوں اور قرآن کریم کو خوب پڑھا کرو کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے نکل کر بھاگنے میں جانوروں سے بھی زیادہ تیز ہے۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ مِّثْلَهٗ تَابَعَهٗ بِشْرٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ شَقِيْقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عثمان نے جریر سے انہوں نے منصور سے مذکورہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے — نیز بشر نے ابن المبارک سے اور انہوں نے شعبہ سے اسی طرح روایت کی — نیز اس کو ابن جریج، عبدہ، شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا اور انہوں نے نبی کریم سے سنا۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے رہو۔ کیوں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ نکل

جلد سوم ۶ فرمایا جاؤ میں نے تمہارے قرآن دان ہونے کے باعث

بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْاِبِلِ فِي عُقُلِهَا۔

کر بھاگ جانے میں اونٹ سے بھی زیادہ تیز ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

سواری پر تلاوت کرنا۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو اِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ سُورَةَ الْفَتْحِ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فتح مکہ کے روز اپنی سواری پر سورۂ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بَابُ تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْاٰنَ۔

بچوں کو قرآن مجید سکھانا۔

۲۸۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنَّ الَّذِي تَدْعُوْنَهُ الْمُفَصَّلَ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَقَدْ قَرَاْتُ الْمُحْكَمَ۔

ابو بشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ (قرآن کریم کے) جس حصے کو تم مفصل کہتے ہو وہ محکم ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں محکم سورتیں پڑھ چکا تھا۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے اندر محکم سورتوں کو میں یاد کر چکا تھا۔ پس ان سے کہا گیا کہ محکم سورتیں کون سی ہیں تو انہوں نے کہا کہ جن کو مفصل کہا جاتا ہے۔

بَابُ نِسْيَانِ الْقُرْاٰنِ وَهَلْ يَقُولُ نَسِيتُ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ۔

قرآن پڑھ کر بھول جانا۔

کیا یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں۔ ارشاد ربانی ہے۔ عنقریب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہیں بھولو گے مگر جو اللہ چاہے۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا اٰيَةً مِّنْ سُورَةِ كَذَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سن کر فرمایا۔ اللہ تعالٰی اس پر رحم فرمائے کہ اس نے مجھے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد کروا دیں۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسٰى عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ اَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابَعَهٗ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ۔

محمد بن عبید بن میمون، عیسٰی، ہشام فرماتے ہیں کہ فلاں سورت سے جو بھلا دی گئی تھیں — اسی طرح علی بن مسہر، عبدہ نے ہشام سے روایت کی ہے۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رات کے وقت

قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِيْ سُوْرَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يَقُوْلُ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ۔

بَابٌ ۱۹ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُوْلَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَسُوْرَةُ كَذَا وَكَذَا۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ رض حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ رض عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ حَدِيْثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهٖ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَانْتَظَرْتُهٗ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهٗ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُوْدُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ

قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ بے شک اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں جو فلاں فلاں سورتوں کی ہیں یاد کروا دی ہیں جو مجھے بھلا دی گئی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا ہوں۔

سورۃ البقرہ وغیرہ کہنا اور یوں کہنا، فلاں سورت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات میں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے تو وہ اس کے لیے کفایت کریں گی (یعنی رات بھر اس کی حفاظت کے لیے کافی ہیں)۔

مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبد القاری دونوں کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ پس میں نے ان کی قرأت کو غور سے سنا تو وہ اس کے اکثر حروف اس طرح پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز پڑھتے ہوئے ہی انہیں پکڑ لیتا لیکن میں نے سلام پھیرنے تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں چادر ڈال کر کہا۔ میں نے جو تم سے سنی یہ سورت اس طرح تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ پس میں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت تو مجھے بھی پڑھائی ہے۔ لہٰذا میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! میں نے انہیں سورۃ الفرقان

الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَاِنَّكَ اَقْرَاْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ اقْرَاْهَا فَقَرَاَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَاْ يَا عُمَرُ فَقَرَاْتُهَا الَّتِي اَقْرَاَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

۳۶ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَاُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا اٰيَةً اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا۔

بَابُ ۲۰ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا وَقَوْلِهِ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَاَهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَمَا يُكْرَهُ اَنْ يُّهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ يُفْرَقُ يُفَصَّلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَقْنَاهُ فَصَّلْنَاهُ۔

۳۷ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَاِنِّي لَاَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَاُ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ۔

۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسٰى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رض عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ

سے پڑھتے ہوئے سنا ہے حالانکہ سورۃ الفرقان آپ نے مجھے بھی پڑھائی ہے۔ آپ نے فرمایا: "اے ہشام! اسے (سورۃ الفرقان کو) پڑھو"۔ پس انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے ان سے سنی تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسی طرح نازل ہوئی ہے"۔ پھر مجھ سے فرمایا: "اے عمر! تم پڑھو"۔ تو جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی میں نے اسی طرح پڑھ دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے"۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک قرآن مجید سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے لہٰذا جو صورت آسان ہو اسی طرح پڑھ لیا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ فلاں فلاں سورتوں کی فلاں فلاں آیتیں جو میرے ذہن سے نکل گئی تھیں اس نے مجھے یاد کروا دیں۔

قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

ارشادِ ربانی ہے: "اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو"۔ نیز فرمایا ہے: "اور قرآن ہم نے جدا جدا کرکے اتارا تاکہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو"۔ اور شعر کی طرح اسے جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ یُفْرَقُ جدا جدا کرنا۔ ابن عباس کا قول ہے: فَرَقْنَاہُ ہم نے اسے جدا جدا کیا۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ ایک روز صبح کے وقت ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک شخص نے کہا کہ آج رات میں نے تمام مفصل سورتیں پڑھی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہوا! ہم نے حضور کا قرآن مجید پڑھنا سنا ہے اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کون کون سی سورتوں کو پڑھا کرتے تھے یعنی اٹھارہ سورتیں مفصل کی اور دو حٰم کی ہیں۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشادِ باری تعالیٰ: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبرئیل وحی نازل کرتے تو آپ اپنی زبانِ مبارک اور دونوں لبوں کو حرکت دیا کرتے تھے ایسا کرنے سے آپ کو تنگی ہوتی تھی جو دوسرے

وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ۔

بَابُ ۲۱ مَدِّ الْقِرَاءَةِ۔

۳۹ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا۔

۴۰ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ۔

بَابُ ۲۲ التَّرْجِيعِ۔

۴۱ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔

بَابُ ۲۳ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ۔

۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ

کو بھی نظر آتی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی:۔ تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو (آیت ۱۶ تا ۱۸) یعنی جب ہم اس کو نازل کریں تو غور سے سنو۔ پھر اس کا بیان کروانا ہمارے ذمہ۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ اللہ نے فرمایا بیشک یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اسے تمہاری زبان سے بیان کروا دیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جبرئیل (وحی لے کر) آتے تو حضور سر جھکا لیتے اور جب وہ چلے جاتے تو آپ اسی طرح پڑھ دیتے جیسا کہ اللہ نے آپ سے وعدہ فرمایا تھا۔

تلاوت کے وقت مد کیا کرنا

قتادہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خوب کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو بسم اللہ کو لمبا کیا، الرحمٰن کو لمبا کیا اور الرحیم کو لمبا کیا

نرم آواز سے تلاوت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا میں نے (فتح مکہ کے روز) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تھے۔ وہ چل رہی تھی اور آپ سورۃ الفتح کی یا سورۃ الفتح سے تلاوت کر رہے تھے۔ آپ کا پڑھنا نرم آواز میں تھا اور ترجیع کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

خوش الحانی سے تلاوت کرنا۔

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:۔ اے ابوموسیٰ! بے شک تمہیں آلِ داؤد کی خوش الحانی (اللہ تعالےٰ کی طرف سے) مرحمت فرمائی گئی

اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔

بَابُ ۲۴ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْمَعَ الْقُرْاٰنَ مِنْ غَيْرِهٖ

۴۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عُبَيْدَةَ رض عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ۔

بَابُ ۲۵ قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

بَابُ ۲۶ فِيْ كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْاٰنُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ لِيَ ابْنُ شُبْرُمَةَ نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ اَجِدْ سُوْرَةً اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِ اٰيَاتٍ فَقُلْتُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقْرَأَ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِ اٰيَاتٍ قَالَ سُفْيٰنُ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ عَلْقَمَةُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَّلَقِيْتُهٗ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ رض عَنْ

ہے۔

دوسرے کی زبانی قرآن سننے کو پسند کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ"۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں پڑھوں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ بے شک مجھے یہ پسند ہے کہ دوسرے کی زبانی اسے سنوں۔

قاری سے کہنا کہ بس کافی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا:۔ یارسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں، حالانکہ یہ تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا:۔ ہاں (تم پڑھو) پس میں نے سورۂ النساء پڑھی حتیٰ کہ جب میں اس آیت پر پہنچا، "تو کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ (نگہبان) بنا کر لائیں" (آیت ۴۱) تو ارشاد فرمایا:۔ بس کرو، اب تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ پس حضور کی جانب متوجہ ہوا

قرآن کریم کتنے دنوں میں ختم کرے

ارشاد ربانی ہے:۔ پڑھو جتنا اس میں سے آسان ہو۔

سفیان کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن شبرمہ نے فرمایا کہ جب میں نے اس بات میں غور کیا کہ ایک آدمی کو کم از کم کتنا قرآن مجید کفایت کرتا ہے تو مجھے تین آیتوں سے کم کوئی سورت نہ ملی تو میں نے کہا کہ کوئی آدمی تین آیتوں سے کم نہ پڑھے ـــ علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت ملا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ پس انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے رات کے وقت سورۂ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں تو یہ اس کے لئے کفایت کریں گی۔

حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے

مغیرۃ عن مجاہد عن عبد اللہ بن عمرو قال وانکحنی ابی امراۃ ذات حسب فکان یتعاہد کنتہ فیسالہا عن بعلہا فتقول نعم الرجل من رجل لم یطا لنا فراشا ولم یفتش لنا کنفا منذ اتیناہ فلما طال ذلک علیہ ذکر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال القنی بہ فلقیتہ بعد فقال کیف تصوم قال کل یوم قال وکیف تختم قال کل لیلۃ قال صم فی کل شہر ثلثۃ واقرا القران فی کل شہر قلت اطیق اکثر من ذلک قال صم ثلثۃ ایام فی الجمعۃ قلت اطیق اکثر من ذلک قال افطر یومین وصم یوما قال قلت اطیق اکثر من ذلک قال صم افضل الصوم صوم داؤد صیام یوم وافطار یوم واقرا فی کل سبع لیال مرۃ فلیتنی قبلت رخصۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذاک انی کبرت وضعفت فکان یقرا علی بعض اہلہ السبع من القران بالنہار والذی یقرؤہ یعرضہ من النہار لیکون اخف علیہ باللیل واذا اراد ان یتقوی افطر ایاما واحصی وصام مثلہن کراہیۃ ان یترک شیئا فارق النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ قال ابو عبد اللہ وقال بعضہم فی ثلث وفی خمس واکثرہم علی سبع۔

۴۷۔ حدثنا سعد بن حفص حدثنا شیبان عن یحیی عن محمد بن عبد الرحمن عن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن عمرو قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کم تقرا القران حدثنی اسحق اخبرنا عبید اللہ عن شیبان عن یحیی عن محمد بن عبد الرحمن مولی بنی زہرۃ عن ابی سلمۃ قال واحسبنی قال سمعت انا من ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرا القران

والد نے ایک حسب ونسب والی عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیا تو وہ اپنی بہو سے حال چال دریافت کرتے رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اس سے اس کے خاوند (یعنی میرے) متعلق پوچھا تو اس نے کہا: وہ آدمی تو بہت اچھے ہیں مگر میرے آنے سے آج تک میرے بستر پر اپنے قدم نہیں رکھے اور میرے نزدیک بھی نہیں پھٹکے۔ کافی دنوں کے بعد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیجو۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ روزانہ۔ فرمایا: قرآن کریم کیسے ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہر رات میں ختم کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو اور مہینے میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کر لیا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: ہر جمعہ (یعنی ہفتے) کے دوران تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض پرداز ہوا کہ اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ داؤدی روزے رکھ لیا کرو جو سب سے افضل ہیں کہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن افطار کیا کرو اور سات راتوں کے اندر قرآن کریم ایک مرتبہ ختم کیا کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے فائدہ اٹھاتا کیونکہ اب تو میں بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہوں۔ وہ اپنے کسی گھر والے کو قرآن کریم کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تاکہ دن میں دور کر لینے کے باعث رات کے وقت پڑھنا آسان ہو جائے اور جب طاقت حاصل کرنا چاہتے تو متواتر کئی روز افطار کرتے اور بعد میں حساب کر کے روزوں کی گنتی پوری کر دیتے کیونکہ انہیں یہ ناپسند تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد کیا تھا اس میں سے کوئی چیز رہ جائے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے تین دن میں، بعض نے پانچ دن میں اور اکثر نے سات دن میں ختم کرنے کے متعلق فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: "تم کتنے عرصے میں قرآن کریم پڑھتے ہو"؟ — دوسری روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: — ایک مہینے میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر اس سے زیادہ طاقت دیکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات دن میں قرآن کریم پڑھ لیا کرو

فِیْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً حَتّٰی قَالَ فَاقْرَأْهُ فِیْ سَبْعٍ وَّلَا تَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ۔

بَابُ ۳۷ اَلْبُكَآءِ عِنْدَ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبِیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ یَحْیٰی بَعْضُ الْحَدِیْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ سُفْیٰنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبِیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْاَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِیْثِ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَیَّ قَالَ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اَشْتَهِیْ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَآءَ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا قَالَ لِیْ كُفَّ اَوْ اَمْسِكْ فَرَاَیْتُ عَیْنَیْهِ تَذْرِفَانِ۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبِیْدَةَ السَّلْمَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ۔

بَابُ ۳۸ مَنْ رَّایَا بِقِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ تَاَكَّلَ بِهٖ اَوْ فَخَرَ بِهٖ۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ خَیْثَمَةَ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِیٌّ رض سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاْتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَآءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ

لیکن اس سے زیادہ نہ پڑھا کرو۔

تلاوت کرتے وقت رونا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور یحیٰی راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ عمرو بن مرۃ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ مسدد، یحیٰی، سفیان، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اعمش راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ مجھ سے عمرو بن مرۃ نے ابراہیم، ان کے والد، ابوالضحیٰ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میں حضور کو پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل ہوا ہے فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ دوسرے کی زبانی سنوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حسب حکم میں نے سورۂ النساء پڑھی، یہاں تک کہ جب اس آیت پر پہنچا:۔ تو کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں (آیت ۴۱) ارشاد فرمایا:۔ اب منہ بند کر لو یا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔۔۔ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ نازل آپ پر ہوا ہے۔ ارشاد ہوا۔ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے کی زبانی سنوں۔

دکھانے کے لیئے تلاوت کرنا یا کمانے کے لیے یا فخریہ پڑھنا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو عمر کے چھوٹے اور عقل کے کھوٹے ہوں گے۔ ان کی زبانوں پر سرور کون و مکان کی حدیثیں ہوں گی لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کے ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائیں گے، تم انہیں جہاں بھی پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ

إِنَّمَا هُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ان کو قتل کرنے والا قیامت کے روز ثواب پائے گا۔

۵۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی کہ اپنی نمازوں کو تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں، اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلے میں حقیر جانو گے۔ وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ پیکان میں دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، لکڑی کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، پر کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے البتہ سوفار کو دیکھ کر شک گزرتا ہو۔

ف : حدیث ۵۰ اور ۵۱ کے اندر جن لوگوں کا بیان ہے یہ ذوالخویصرہ کی ملت ہے جس کا نام حرقوص بن زہیر تھا اور وہ نجد کا رہنے والا تھا۔ اِن لوگوں کا ذکر الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اِسی جلد کی حدیث ۱۰۹۵، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۲۲۸۲ اور ۲۴۰۷ میں بھی وارد ہوا ہے۔ حدیث ۱۸۲۴ کے اندر ہے کہ آیت :۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ۔ (۹:۵۸)

اور اُن میں کوئی وہ ہے جو صدقہ بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے۔

اِسی ذوالخویصرہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس نے حضور سے حدیث ۱۰۹۵ کے مطابق یارسول اللہ اعدل کہا تھا۔ حدیث ۱۸۲۴ کے مطابق کہا تھا:۔ اِعْدِلْ يَا رَسُولَ اللهِ۔ اور حدیث ۲۲۸۲ کے مطابق اُس نے حضور سے کہا تھا:۔ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللهَ۔ یعنی اے محمد! اللہ سے ڈرو ـــــ کتنی بھیانک سوچ تھی اُس کی! ـــــ کیسا ایمان سوز زاویہ نظر تھا اُس کا! ـــــ کتنی بے باکانہ گفتگو تھی اُس کی! ـــــ تعظیم شانِ رسالت سے وہ کس درجہ محروم تھا! ـــــ ادب و احترام کے تقاضوں سے وہ کتنا ناآشنا تھا! ـــــ جائے غور ہے کہ کلمہ گو ہو کر، مسلمان کہلا کر وہ ایمان کے تقاضے پورے کر رہا تھا یا کفر کے؟ غلامانِ رسول کے کلیجے ٹھنڈے کر رہا تھا یا دشمنانِ رسول کے؟ اس کا سینہ اللہ کے محبوب کی محبت سے لبریز تھا یا گستاخی سے؟ وہ بارگاہِ رسالت کے ادب و احترام کا پیکر تھا یا توہین و تنقیص کا مجسمہ؟ صحابۂ کرام اُس کی اِس گفتگو سے خوش ہوئے یا مارے غیظ و غضب کے اُن کے سینے پھٹنے لگے تھے؟

جو کچھ اُس روز ہوا وہی آج بھی ہو رہا ہے ـــــ جس طرح سینے اس روز ذوالخویصرہ کی جسارت اور گستاخیٔ شانِ رسالت پر پھٹے اُسی طرح آج بھی پھٹ رہے ہیں ـــــ فرق صرف یہ ہے کہ اُس وقت گستاخانِ رسول چند تھے اور آج بے شمار ـــــ اُس وقت چھپے رہتے تھے اور آج دندناتے ہیں ـــــ اُس وقت منہ چھپاتے تھے آج آنکھیں دکھاتے ہیں ـــــ اُس وقت اُن کا پہلا خفیہ مرکز مسجدِ ضرار تھی جس کی بربادی کے بعد حروراء میں مرکز قائم ہوا لیکن آج اُن کے مراکز کا کوئی شمار ہی نہیں ہے ـــــ بے خبر

آدمی سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ہر مسلمان اپنے نبی کا ادب کرتا ہے خواہ وہ عالم ہو یا جاہل۔ یہ لوگ اپنے نبی کے نہ صرف بے ادب بلکہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ کر گستاخ ہیں لیکن اس کے باوجود اتنی ترقی کیوں کر گئے ہیں؟ ـــــ ہر ملک میں کیوں اتنے پھلے پھولے ہیں؟ ـــــ ہر خطے اور علاقے میں اہلِ حق سے کیوں یہ آگے آگے نظر آتے ہیں؟ ـــــ سوچنے والے سوچتے ہی رہ جاتے ہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ اہلِ اسلام کا یہ طبقہ غیر مسلموں کے لیے بڑے کام کی جنس ہے۔ غیر مسلم طاقتیں اپنی اسلام دشمنی کے باعث انھیں سر آنکھوں پر جگہ دیتی ہیں کیونکہ ان کے ذریعے وہ مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا کام لیتے ہیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے خائف نہیں بلکہ اُن کی ایمانی قوت سے خائف ہیں کیونکہ ان کی قوتِ ایمانی کے مقابلے پر اُن کی پیش نہیں جاتی۔ اُن کی عددی کثرت اور سازوسامان کی فراوانی بھی انھیں تباہی اور ذلت سے نہیں بچاتی۔ اس کے برعکس اگر مسلمانوں کے پاس ایمان کی قوت نہ رہے تو انھیں کوئی طاقت اور کوئی سازوسامان معزز نہیں کر سکتا۔ ایمان تو اللہ اور رسول کی محبت ہی کا تو نام ہے۔ جب رسول پر زبانِ اعتراض کھولی، رسول کی شان کے منکر ہوئے، خدا نے رسول کو جو مقام دیا اُس کا انکار کر بیٹھے اور رسول کو اپنی مرضی کا مقام تفویض کرنے لگے تو نہ خدا پر ایمان رہا اور نہ رسول پر۔ اللہ اور رسول سے محبت تو اس سے منزلوں پیچھے رہ گئی۔ محبت کی زبان تو اعتراض کے لیے کھلتی ہی نہیں۔ اعتراض کے لیے تو نفرت اور عداوت کی زبان کھلتی ہے جب اللہ اور رسول سے عداوت ہوئی تو ایمان کہاں رہتا ہے۔

اگرچہ ایسے لوگوں کو رسماً اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان رکھنے کا دعویٰ ہوتا ہے وہ رسول کے خلاف اپنے زبان درازی کو توحید کا تقاضا سمجھتے ہیں اسی نظریہ نے ابلیس کا بیڑہ غرق کیا اور اسی کے باعث اُس کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا تھا۔ عبادت گزار تو وہ بھی بڑے پائے کا تھا لیکن نبی کی توہین کرنے پر کیا عبادتوں نے اُسے کوئی فائدہ دیا؟ نبی کی تو ایک دفعہ گستاخی کرنے پر ساری عبادتیں گستاخ کے منہ پر پھینک کر ماری جاتی ہیں۔ جو عمر بھر نبی کی گستاخی کو اپنے دین و مذہب کی معجون کا جزوِ اعظم بنائے رکھتے ہیں۔ اُن کی عبادتیں انھیں کیا فائدہ پہنچا سکیں گی؟ کیا وہ بارگاہِ خداوندی میں قبولیت کا شرف حاصل کر پائیں گی؟

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِن لوگوں کی امتیازی عبادت گزاری کا تذکرہ کرتے ہوئے اُس وقت کے اہلِ اسلام یعنی حضرات صحابۂ کرام سے فرمایا تھا: ـــــ "تم اپنی نمازوں کو اِن کی نمازوں کے مقابلے پر اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے پر حقیر جانو گے۔ یہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ اِن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا" ـــــ یہ مضمون متعدد حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ اس میں تین باتیں خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں یعنی: ـ

۱۔ وہ اسلام کے دائرے سے باہر نکلے ہوئے ہوں گے۔

۲۔ اصل اسلام کی طرف کبھی واپس نہیں آئیں گے بلکہ اپنے جعلی اسلاموں ہی کو اصل اسلام منوانے پر اپنی توانائیاں صرف کرتے رہیں گے۔

۳۔ وہ اصلی مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ اِن لوگوں کے پھلنے پھولنے کی ایک وجہ تو یہ ہوگی کہ یہ اصلی مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے جس کے باعث بے خبر مسلمان انھیں دین کے اصلی خیر خواہ جان کر اِن کے ساتھ ہوتے چلے جائیں گے۔ ان کی ترقی اور قوت کی دوسری وجہ غیر مسلموں کی حمایت و اعانت ہوگی جس کے باعث انھیں ہر ملک میں پیر جمانے اور روز پھلنے پھولنے کے مواقع ملتے رہیں گے۔ متحدہ ہندوستان پر جب انگریزوں کی حکومت تھی تو برٹش گورنمنٹ نے اس فتنہ کی دہلی میں تخم ریزی کی ورنہ یہاں صرف سُنی حنفی بستے تھے جن کو جملہ بدمذہب

بریلوی کہتے ہیں اور ان کے علاوہ آٹے میں نمک کے برابر شیعہ حضرات تھے۔ باقی جتنے فرقے نظر آ رہے ہیں یہ برٹش گورنمنٹ کی اسلام دشمنی کے ناپاک ثمرات ہیں جنھیں آج کل پاک و ہند میں بعض لوگ جنت کے میوے شمار کرنے لگے ہیں حالانکہ قیام پاکستان سے پہلے ان کے کرتا دھرتا حضرات برٹش گورنمنٹ کو پروردگار مان کر اُس کے حضور میں سربسجود رہتے تھے اور جب ہندوؤں میں ہر لحاظ سے جان پڑ گئی تو ان کے اکثر بزرگ برلا اور ٹاٹا کی تجوریوں سے بھیک لینے کی خاطر اپنے مہاتما گاندھی کے پجاری بن گئے اور تحریک پاکستان کی مخالفت میں ان حضرات نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا دیا بلکہ اپنے گاندھی جی مہاراج کی لنگوٹی تک کا زور لگا دیا مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنا سارا وزن ہندوؤں کے پلڑے میں ڈال دیا۔ ان کے صرف دو تین مولوی قیام پاکستان کے حامی ہو سکے ورنہ باقی سارے کے سارے کانگرس میں شامل ہو کر گاندھی کی آندھی میں اُڑتے پھر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو سچی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلاَ رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو صاحب ایمان قرآن کریم پڑھے اور اس کے مطابق عمل کرے تو اس کی مثال سنگترے جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے۔ جو مومن قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے لیکن اس کے مطابق عمل کرے گویا وہ کھجور کی طرح ہے، جس کا ذائقہ اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ منافق جو قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال گل ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے۔ لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور منافق جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن (تمّہ) جیسی ہے جس کا ذائقہ کڑوا یا خراب ہوتا ہے اور اس کی بو بھی کڑوی ہوتی ہے

باب ۲۹ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ

دلی رغبت سے تلاوت کرنا۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم اس وقت تک پڑھا کرو جب تک تمہارا دل لگا رہے اور جب تمہارا دل نہ چاہے تو پڑھنا چھوڑ دیا کرو۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبَانُ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَوْلَهُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کیا کرو جب تک تمہارا دل چاہے اور جب دل اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا بند کر کے کھڑے ہو جایا کرو۔ اسی طرح حارث بن عبید، سعید بن زید نے ابو عمران سے روایت کی ہے لیکن یہ مرفوعاً نہیں ہے۔ حماد بن سلمہ، ابان، غندر، شعبہ، ابو عمران نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ ابن عون، ابو عمران، عبد اللہ بن صامت سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

الْقِرَاءَاتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلُهُ وَحَدِيثُ جُنْدُبٍ أَصَحُّ وَأَكْثَرُ۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَأَا أَكْبَرُ عِلْمِي قَالَ فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَأَهْلَكَهُمْ۔

عنہ کا قول مروی ہے لیکن حضرت جندب کی روایت زیادہ صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔

نزال بن سبرہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کسی شخص کو ایک آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف سنا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا۔ ارشاد ہوا کہ تم دونوں ہی درست پڑھتے ہو اور دونوں کا پڑھنا میرے مطابق ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا تو انہیں ہلاک کر دیا گیا تھا۔

كِتَابُ النِّكَاحِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ حَسَّانَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ

کتاب النکاح

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نکاح کی ترغیب۔

ارشاد ربانی ہے:۔ نکاح کرو جو تمہیں عورتوں سے پسند آئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے حجروں کے نزدیک آئے تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں۔ جب انہیں مطلع کیا گیا تو گویا اسے کم سمجھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم بھلا کس کھیت کی مولی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت دیکھنے لگے جبکہ ان کی تو ہر اگلی پچھلی لغزش (اگر اس کا کوئی وجود ہو تو) معاف فرما دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں عمر بھر روزے رکھتا رہوں گا اور کسی ایک روز کا روزہ بھی نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے ہمیشہ دور رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسا کہا ہے، حالانکہ خدا کی قسم میں تمہاری نسبت خدا سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اس سے ڈر کر گناہوں سے زیادہ بچنے والا ہوں، اس کے باوجود میں روزے رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، نماز (راتوں کو) پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۲

عروہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشادِ باری تعالیٰ:۔ "اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے

۲ [illegible]

سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰی وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَکَتْ أَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ أَدْنٰی أَلَّا تَعُوْلُوْا قَالَتْ یَا ابْنَ أُخْتِی الْیَتِیْمَةُ تَکُوْنُ فِی حَجْرِ وَلِیِّهَا فَیَرْغَبُ فِی مَالِهَا وَجَمَالِهَا یُرِیْدُ أَنْ یَّتَزَوَّجَهَا بِأَدْنٰی مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوْا أَنْ یَّنْکِحُوْهُنَّ إِلَّا أَنْ یُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فَیُکْمِلُوا الصَّدَاقَ وَأُمِرُوْا بِنِکَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَآءِ۔

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔ پھر اگر ڈرو کہ دو بیویوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو۔ یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو" (سورۃ النساء آیت ۳) کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا:۔ اے بھانجے! جو یتیم لڑکی اپنے ولی کی تحویل میں ہو اور وہ اس کے مال و جمال کے باعث اس کی رغبت رکھتا ہو، پھر وہ چاہے کہ تھوڑے سے مہر کے بدلے اس سے نکاح کر لوں، تو اس آیت میں ان کے ساتھ اس طرح نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے ورنہ ان کے سوا۔

بَابٌ ۳۱ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَآءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ لِأَنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ یَتَزَوَّجُ مَنْ لَّا أَرَبَ لَهُ فِی النِّکَاحِ۔

نکاح کس کے لیے ضروری ہے

حضور کا ارشاد ہے کہ جو عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ کیا وہ بھی نکاح کرے جس کو عورت کی حاجت نہ ہو؟

۵۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِی حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِی إِبْرَاهِیْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَقِیَهُ عُثْمَانُ بِمِنًی فَقَالَ یَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ لِی إِلَیْکَ حَاجَةً فَخَلَوَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَلْ لَکَ یَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِی أَنْ نُّزَوِّجَکَ بِکْرًا تُذَکِّرُکَ مَا کُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَأٰی عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ لَّیْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلٰی هٰذَا أَشَارَ إِلَیَّ فَقَالَ یَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَیْتُ إِلَیْهِ وَهُوَ یَقُوْلُ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِکَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَآءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ منیٰ کے مقام پر ان کی ملاقات حضرت عثمان سے ہوئی اور انہوں نے کہا:۔ "اے ابو عبدالرحمان! مجھے آپ سے ایک کام ہے"۔ چنانچہ دونوں حضرات علیحدگی میں چلے گئے تو حضرت عثمان نے کہا:۔ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ کی شادی میں ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دوں کہ گزشتہ زندگی بھی تازہ ہو جائے۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود نے دیکھا کہ انہیں اس بات کے سوا مجھ سے کوئی اور کام نہیں تو میری جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔ اے علقمہ! پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا، تو وہ کہہ رہے تھے جو کچھ آپ نے کہا اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے متعلق فرمایا ہے کہ اے جوانو! جو تم میں سے عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اسے ضرور نکاح کرنا چاہیے اور جو طاقت نہ رکھے تو اس

بَابٌ ۳۲ مَنْ لَّمْ یَسْتَطِعِ الْبَآءَةَ فَلْیَصُمْ۔

نکاح کی طاقت نہ رکھنے والا روزے رکھے۔

۵۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِی حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِی عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَّا نَجِدُ شَیْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

عبدالرحمٰن بن زید کا بیان ہے کہ میں علقمہ اور اسود کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم چند تہی دست نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ اے نوجوانو! جو تم میں سے عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

بَابُ ۳۳ كَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً۔

بَابُ ۳۴ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ

کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھے تو اس کے لیے روزے ہیں کیونکہ یہ جنسی خواہش کو کم کرتے ہیں۔

کئی بیویاں رکھنا۔

عطاء کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ سرف کے مقام پر حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازے پر حاضر ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ہیں۔ جب آپ حضرات ان کے جنازے کو اٹھائیں تو انہیں ہلانے جلانے سے پرہیز کرنا اور جنازے کو آہستہ آہستہ چلنا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواجِ مطہرات بحیات تھیں، جن میں سے آٹھ کی باریاں مقرر تھیں اور ایک (حضرت سودہ) کی باری نہ تھی (کیونکہ انہوں نے خوشی سے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواجِ مطہرات کے پاس ہر رات میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ تعداد میں نو تھیں۔ — خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا کہ شادی کر لو کیونکہ اس امت کا بہتر آدمی وہ ہے جس کی زیادہ بیویاں ہوں۔

شادی کے لیے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو ایسا ہی اجر ملے گا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عمل کا دار و مدار نیت پر ہے اور آدمی کا اجر نیت کے مطابق ہے تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو وہ ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب شمار ہو گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے

اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت وہی شمار ہو گی جس کام کے لیے ہجرت کی ہے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۵۹۳ اور ۱۸۴۲ کے اندر بھی ہے اور بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث بھی یہی ہے۔ یہ حدیث اصول کا درجہ رکھتی ہے۔ اس سے صاف واضح ہے کہ جو کام جس غرض کے تحت کیا جائے گا اسی کے مطابق وہ شمار ہو گا جیسا کہ اس حدیث میں ہجرت کی مثال بیان فرما کر واضح کر دیا گیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو صاحب علم امامت و خطابت یا درس و تدریس یا تقریر و تصنیف گزر اوقات یا دولت کمانے کے لیے کر رہا ہے تو یہ دینی کام اس کا کاروبار ہی شمار ہوں گے یا شہرت اور ناموری کے لیے کر رہا ہو تو اسی لیے شمار ہوں گے اور اگر کلمۂ حق کی سربلندی اور اپنے خالق و مالک کو خوش کرنے کے لیے کر رہا ہے تو ان کاموں کی حیثیت پھر کچھ اور ہی ہو گی۔ مذکورہ تینوں صورتوں میں اجر ایک جیسا نہیں ہے بلکہ شہرت یا دکھاوے کے لیے کیا ہوا نیک کام نہ صرف ضائع ہو جاتا ہے بلکہ الٹا موا خذے کا باعث بنتا ہے۔ نیک کام پوری طرح وہی ثمر ور ہوتے ہیں جو خلوص نیت سے کیے جائیں یعنی جن سے شہرت یا دکھاوا مقصود نہ ہو اور نہ مال کمانے کی غرض سے کیا جائے بلکہ مقصود صرف رضائے الٰہی ہو۔ رضائے الٰہی کے لیے کلمۂ حق کی سربلندی میں بساط بھر کوشاں رہنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص نیت کے ساتھ نیک کاموں کی توفیق دے اور بُرے کاموں سے بچائے، آمین۔

بَابُ ۳۵ تَزْوِيْجِ الْمُعْسِرِ الَّذِىْ مَعَهُ الْقُرْاٰنُ وَالْاِسْلَامُ فِيْهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مفلس قاری کا نکاح

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد نے حضور سے روایت کی ہے۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِىْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جہاد کر رہے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں تو ہم عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے آپ کو خصی کرلیں؟ تو آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔

بَابُ ۳۶ قَوْلِ الرَّجُلِ لِاَخِيْهِ انْظُرْ اَىَّ زَوْجَتَىَّ شِئْتَ حَتّٰى اَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ۔

اپنی بیوی کا دوسرے مسلمان بھائی سے نکاح کرنا۔

حضرت عبدالرحمان بن عوف نے اس کو روایت کیا ہے۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الْاَنْصَارِيِّ امْرَاَتَانِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يُّنَاصِفَهٗ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِىْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہجرت کر کے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان اخوت قائم فرمادی۔ حضرت سعد۔۔۔ انصاری کی دو بیویاں تھیں۔ انہوں نے ان سے کہا کہ ایک بیوی اور آدھا مال لے لیجئے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل وعیال اور مال میں برکت دے، مجھے

دُلُّوْنِیْ عَلَی السُّوْقِ فَاَتَی السُّوْقَ فَرَبِحَ شَیْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّ شَیْئًا مِّنْ سَمْنٍ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَیَّامٍ وَّعَلَیْہِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَۃٍ فَقَالَ مَھْیَمْ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ اَنْصَارِیَّۃً قَالَ فَمَا سُقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ۔

بَابُ ۳۷ مَا یُکْرَہُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ۔

۶۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِھَابٍ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَّقُوْلُ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَہٗ لَاخْتَصَیْنَا حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَّقُوْلُ لَقَدْ رَدَّ ذٰلِکَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ وَلَوْ اَجَازَ لَہُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَیْنَا۔

۶۷- حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ابْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ کُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ لَنَا شَیْءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَسْتَخْصِیْ فَنَھَانَا عَنْ ذٰلِکَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَّنْکِحَ الْمَرْاَۃَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ عَلَیْنَا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ہ وَقَالَ اَصْبَغُ اَخْبَرَنِی ابْنُ وَھْبٍ عَنْ یُّوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَجُلٌ شَابٌّ وَّاَنَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِی الْعَنَتَ وَلَآ اَجِدُ مَآ اَتَزَوَّجُ بِہِ النِّسَآءَ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَآ اَبَا ھُرَیْرَۃَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَآ اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ

تو مرت بازار کا راستہ بتا دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے بازار جا کر خرید و فروخت کے ذریعے کچھ پنیر اور گھی کما لیا۔ یہ اسی طرح کرتے رہے جبکہ کچھ دنوں کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے کپڑوں پر زردی کے نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا:۔ اے عبد الرحمٰن! یہ کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے:۔ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی

مجرد رہنا اور خصی ہو جانا مکروہ ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو مجرد رہنے سے منع فرما دیا تھا۔ اگر آپ انہیں مجرد رہنے کی اجازت مرحمت فرما دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ بیشک انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو اس کام سے منع فرما دیا تھا۔ اگر انہیں آپ مجرد رہنے کی اجازت عطا فرما دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کر رہے تھے چونکہ اس وقت ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا لہٰذا عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اپنے آپ کو خصی نہ کر لیں؟ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ پھر اس بات کی اجازت مرحمت فرمائی کہ عورت سے نکاح کر لو خواہ ایک کپڑے کے بدلے ہو سکے۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں یہ آیت سنائی:۔ "اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو، بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں (سورۃ المائدہ، آیت ۸۷)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نوجوان آدمی ہوں لیکن بدکاری سے ڈرتا ہوں مگر میرے پاس ہے کچھ نہیں کہ کسی عورت سے نکاح کر سکوں۔ (کیا میں اپنے آپ کو خصی کر لوں؟) لیکن حضور نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میں دوسری دفعہ اسی طرح عرض گزار ہوا لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میں پھر تیسری دفعہ اسی طرح عرض گزار ہوا۔ لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ جب میں چوتھی دفعہ اسی طرح عرض گزار ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے ابوہریرہ! جو کچھ تمہیں ملا ہے

عَلٰی ذٰالِكَ اَوْذَرْ۔

بَابُ نِكَاحِ الْاَبْكَارِ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَمْ یَنْكِحِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَیْرَكِ۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِیًا وَّفِیْهِ شَجَرَةٌ قَدْ اُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَّمْ یُؤْكَلْ مِنْهَا فِیْ اَیِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِیْرَكَ قَالَ فِی الَّذِیْ لَمْ یُرْتَعْ مِنْهَا تَعْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَیْرَهَا۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرِیْتُكِ فِی الْمَنَامِ مَرَّتَیْنِ اِذَا رَجُلٌ یَّحْمِلُكِ فِیْ سَرَقَةِ حَرِیْرٍ فَیَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُهَا فَاِذَا هِیَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ یَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یُمْضِهٖ۔

بَابُ الثَّیِّبَاتِ وَقَالَتْ اُمُّ حَبِیْبَةَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ حَدَّثَنَا سَیَّارٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلٰی بَعِیْرٍ لِّیْ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِیْ رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِیْ فَنَخَسَ بَعِیْرِیْ بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهٗ فَانْطَلَقَ بَعِیْرِیْ كَاَجْوَدِ مَا اَنْتَ رَآءٍ مِّنَ الْاِبِلِ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا یُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَدِیْثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَیِّبًا قُلْتُ ثَیِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِیَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰی

اسے لکھ کر قلم خشک ہو گیا۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ اپنے آپ کو خصی کر لو یا نہ کرو۔

کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا کہ حضور نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! اگر آپ ایسی وادی میں اتریں جہاں بہت سے درخت ہوں لیکن ان کے پتے چرا لیے گئے ہوں اور ایک درخت آپ ایسا بھی پائیں جس کے پتے چرائے نہ گئے ہوں تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت سے چرائیں گے؟ فرمایا اس درخت سے جس کے پتے چرائے نہیں گئے۔ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دو مرتبہ تمہیں خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے کہہ رہا ہے کہ یہ آپ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب میں نے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو تم نکلیں پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کر دے گا۔

شوہر دیدہ سے نکاح کرنا۔

حضرت ام حبیبہ کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا: اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے نکاح میں دینے کے لیے پیش نہ کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے واپس آ رہے تھے اور میں اپنے سست اونٹ کو تیزی سے چلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک سوار نے میرے پیچھے سے آ کر میرے اونٹ کو نیزہ چبھو دیا جس کے باعث میرا اونٹ ایسا تیز چلنے لگا جیسا آپ نے کسی تیز رفتار اونٹ کو دیکھا ہو۔ دیکھا تو وہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ارشاد فرمایا: تم کس لیے جلدی کر رہے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ میری ابھی ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا: کنواری یا شوہر دیدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شوہر دیدہ سے۔ ارشاد فرمایا کہ نو عمر لڑکی سے شادی کیوں نہ کی تم اس سے کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ

تَدْخُلُوْا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ مَا لَكَ وَلِلْعَذَارٰى وَلِعَابِهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ۔

بَابُ ۴۰ تَزْوِيْجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا أَخُوْكَ فَقَالَ أَنْتَ أَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِيْ حَلَالٌ۔

بَابُ ۴۱ إِلٰى مَنْ يَنْكِحُ وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ وَمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابٍ۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهِ۔

بَابُ ۴۲ اِتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ وَمَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيْدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ

کھیلتی۔ ان کا بیان ہے کہ جب ہم جا کر مدینہ منورہ میں داخل ہونے والے تھے تو آپ نے فرمایا تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور عشاء سے پہلے گھروں میں نہ جاؤ تاکہ جن۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم نے کیسی عورت سے شادی کی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ شوہر دیدہ سے۔ فرمایا:۔ کیا تمہیں کنواری لڑکیوں اور ان کے کھیل کود سے واسطہ نہیں؟ جب میں (شعبہ راوی) نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے بیان کی تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے نوعمر لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے۔

نوعمر لڑکی کا عمر رسیدہ مرد سے نکاح

عروہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کرنے کا پیغام دیا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ فرمایا:۔ تم اللہ کے دین اور اس کی کتاب میں میرا بھائی ہو اور وہ میرے لیے حلال ہے۔

کیسی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے۔

اور مستحب ہے کہ اپنی نسل کے لیے بہتر عورت چنے گو یہ واجب نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے قریش کی عفیفہ عورتیں بہتر ہیں کہ وہ بچوں پر ان کی کم سنی میں بہت مہربان اور خاوند کے مال کی خوب نگران ہوتی ہیں۔

لونڈی کو آزاد کر کے نکاح میں لانا۔

ابوبردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس لونڈی ہو پس وہ اسے علم سکھائے، پھر ادب آداب بتائے، پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرلے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اہل کتاب سے جو شخص اپنے نبی پر ایمان لایا اور مجھ پر بھی ایمان لایا تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جو غلام اپنے مالک کا حق ادا کرے اور اپنے رب کا حق بھی ادا کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ شعبی نے

بِنْتِهٖ وَاٰمَنَ بِیْ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاَیُّمَا مَمْلُوْكٍ اَدّٰی حَقَّ مَوَالِیْهِ وَحَقَّ رَبِّهٖ فَلَهٗ اَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِیُّ خُذْهَا بِغَیْرِ شَیْءٍ قَدْ کَانَ الرَّجُلُ یَرْحَلُ فِیْمَا دُوْنَهٗ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَهَا، ثُمَّ اَصْدَقَهَا۔

٧٥۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ تَلِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاهِیْمُ اِلَّا ثَلٰثَ کَذَبَاتٍ بَیْنَمَا اِبْرَاهِیْمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهٗ سَارَةُ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ فَاَعْطَاهَا هَاجَرَ قَالَتْ کَفَّ اللّٰهُ یَدَ الْکَافِرِ وَاَخْدَمَنِیْ اٰجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَتِلْكَ اُمُّکُمْ یَا بَنِیْ مَاءِ السَّمَاءِ۔

٧٦۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ خَیْبَرَ وَالْمَدِیْنَةِ ثَلٰثًا یُبْنٰی عَلَیْهِ بِصَفِیَّةَ بِنْتِ حُیَیٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی وَلِیْمَتِهٖ فَمَا کَانَ فِیْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ اُمِرَ بِالْاَنْطَاعِ فَاُلْقِیَ فِیْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَکَانَتْ وَلِیْمَتَهٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰی اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْ مِمَّا مَلَکَتْ یَمِیْنُهٗ فَقَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِیَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنْ لَّمْ یَحْجُبْهَا فَهِیَ مِمَّا مَلَکَتْ یَمِیْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطّٰی لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ النَّاسِ۔

بَابٌ ٤٣ مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْاَمَةِ صَدَاقَهَا۔

٧٧۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَیْبِ ابْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا۔

کہا کہ یہ حدیث ہم سے بغیر کسی تکلیف کے سیکھ لو حالانکہ لوگ اس سے کم ضروری مضمون کی احادیث کو حاصل کرنے کی خاطر مدینہ طیبہ تک کا سفر کرتے تھے۔ ابوبکر، ابوحصین، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اسے آزاد کر دیا پھر اس کا پورا مہر ادا کر دیا۔

سعید بن تلید، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ظاہر کے خلاف کبھی بات نہیں کی مگر تین مواقع پر۔ ایک جب وہ ظالم بادشاہ کے پاس سے گزرے اور ان کے ہمراہ حضرت سارہ بھی تھیں۔ پس اس نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ کو پیش کیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے کافر کا ہاتھ روک دیا اور اس سے خدمت گار دلوائی۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے کہ اے آسمانی پانی کی اولاد (یعنی اہل عرب) تمہاری والدہ محترمہ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ خیبر سے لوٹتے وقت) خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین روز قیام فرمایا اور حضرت صفیہ بنت حیی سے خلوت کی۔ پس ان کے ولیمہ کے لیے مسلمانوں کو میں بلا کر لایا۔ دعوتِ ولیمہ میں روٹی اور گوشت کا بندوبست نہ تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو اس پر کھجوریں، پنیر اور چربی کو چن دیا گیا، پس یہی ان کا ولیمہ تھا۔ پس بعض مسلمانوں نے کہا کہ معلوم نہیں یہ اب امہات المومنین میں شامل ہیں یا لونڈیوں میں؟ بعض حضرات نے کہا کہ اگر پردہ کروایا گیا تو امہات المومنین سے ہیں اور پردہ نہ کروایا گیا تو لونڈیوں میں شمار ہوں گی۔ جب کوچ کیا تو حضور نے انہیں اپنے پیچھے جگہ دی اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

لونڈی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کر دیا اور یہی آزادی ان کا مہر قرار دیا گیا۔

بَابٌ ۴۴ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى إِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَهَبُ لَكَ نَفْسِيْ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيْهَا وَصَوَّبَهٗ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (۴) فَقَالَ اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِيْ قَالَ سَهْلٌ مَّا لَهٗ رِدَآءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَّبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَّاِنْ لَّبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى اِذَا طَالَ مَجْلِسُهٗ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

مفلس سے شادی۔

ارشادِ ربانی ہے :۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں مالدار کر دے گا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی، یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنے آپ کو حضور کے لیے پیش کر دوں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا، اوپر سے نیچے تک نظر ڈالی اور پھر آپ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ چنانچہ آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: "یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے"۔ ارشاد فرمایا: "کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟" وہ عرض گزار ہوا: "یا رسول اللہ! خدا کی قسم، میرے پاس تو کچھ بھی نہیں"۔ فرمایا: "اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو شاید تمہیں کوئی چیز مل جائے"۔ پس وہ گیا اور واپس آ کر عرض گزار ہوا: "خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز بھی نہیں ملی"۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دیکھو تو سہی، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے"۔ وہ گیا اور واپس آ کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، ہاں یہ تہمد تو ہے۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ اس نے کہا کہ آدھا تہمد اس عورت کے لیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے تہمد کا کیا بنائے گی؟ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس عورت کے اوپر تہمد نہ رہے گا اور اگر یہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہے گا۔ پس وہ بیٹھ گیا اور کافی دیر مجلس میں بیٹھا رہا، پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھا تو اسے بلانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اسے بلا لیا گیا۔ جب وہ خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا: تمہیں قرآنِ کریم کتنا آتا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں اور گن کر بتائیں۔ فرمایا: کیا تمہیں یہ زبانی یاد ہیں؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ ارشاد فرمایا: "میں نے تمہارے قرآنِ مجید جاننے کے باعث اس عورت کو

بَابٌ ۴۵ الْاَكْفَآءِ فِي الدِّيْنِ وَقَوْلُهٗ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَّكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۔

برابری دینداری میں ہے۔

ارشادِ ربانی ہے :۔ اور وہی ہے جس نے پانی سے آدمی بنایا، پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی اور تمہارا رب قدرت والا ہے (الفرقان، ۵۴)

٧٩۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَّكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَّاَنْكَحَهُ بِنْتَ اَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَّكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ اِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ اُدْعُوهُمْ لِاٰبَائِهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوا اِلٰى اٰبَائِهِمْ فَمَنْ لَّمْ يُعْلَمْ لَهُ اَبٌ كَانَ مَوْلًى وَّاَخًا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَاَةُ اَبِي حُذَيْفَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَرٰى سَالِمًا وَّلَدًا وَّقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

٨٠۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِّ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اَجِدُنِي اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي قُولِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ۔

٨١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

٨٢۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰذَا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس وہ شخص تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور انہوں نے سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا اور اس کے ساتھ اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا تھا۔ یہ (سالم) ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جو کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتا تو لوگ اسے اسی کا بیٹا کہا کرتے اور وہ اس کی میراث پاتا تھا، یہاں تک کہ اللہ نے یہ حکم نازل فرمایا: انہیں ان کے حقیقی باپ ہی کا کہہ کر پکارو تا موالیکم (سورۂ الاحزاب، آیت ۵) تو لوگ ان کے حقیقی باپ کی طرف نسبت کرنے لگے اور اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو اسے فلاں کا آزاد کردہ غلام اور دینی بھائی کہتے۔ اس کے بعد سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی عامری، جو حضرت ابو حذیفہ کی بیوی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے لیکن اللہ نے اس بارے میں حکم نازل فرما دیا جیسا کہ بخوبی آپ کے علم میں ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) حضرت ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: شاید تم حج کا ارادہ کر رہی ہو؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ مجھے تو بیماری نے گھیر رکھا ہے۔ فرمایا: تم حج کرو اور شرط باندھ کر یوں کہو کہ اے اللہ! میرے احرام کھولنے کی جگہ وہ ہے جہاں تو مجھ کو روک دے گا اور یہ حضرت مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے چار چیزوں کے باعث نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال، اس کے حسب و نسب، اس کے حسن و جمال اور اس کے دین کی وجہ سے۔ تیرے ہاتھ گرد آلودہ ہوں، تو دیندار کو حاصل کر۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: "تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟" لوگ عرض گزار ہوئے۔

قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا۔

باب[٤٦] الْأَكْفَاءِ فِي الْمَالِ وَتَزْوِيجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ

٨٣- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُمْ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى فِي الصَّدَاقِ۔

باب[٤٧] مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ

٨٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

یہ ایسا آدمی ہے۔ اگر کسی کو نکاح کا پیغام دے تو اس کا نکاح کر دیا جائے، اگر سفارش کرے تو منظور ہو اور اگر بات کرے تو غور سے سنی جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد غریب مسلمانوں میں سے ایک آدمی گزرا تو آپ نے فرمایا:۔ تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو کوئی نکاح نہ کرے، اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور بات کرے تو کوئی بھی غور سے نہ سنے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ[٤]

مال میں برابری اور مفلس کا مالدار عورت سے نکاح۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے (سورۃ النساء آیت ۳) کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:۔ اے بھانجے! یہ ان یتیم لڑکیوں کے متعلق ہے جو اپنے ولی کے پاس زیر تربیت ہوں۔ پس وہ اس کے حسن و جمال اور مال کے باعث اس سے تھوڑے سے مہر کے بدلے نکاح کرنا چاہے۔ پس ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا مگر یہ کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے اور ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم فرمایا۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:۔ اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں (سورۃ النساء، آیت ۱۲۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ یتیم لڑکی اگر جمال اور مال والی ہوتی ہے تو اس کے نکاح اور نسب کی جانب راغب ہوتے اور اس کا پورا مہر ادا کرتے ہیں لیکن اگر وہاں مال اور جمال کی قلت ہو تو اس کا خیال چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ناپسندیدہ ٹھہرا کر اس سے نکاح کا خیال چھوڑتے ہیں تو پسندیدہ یتیم لڑکی سے نکاح کیوں کرتے ہیں؟ اور اگر کرنا ہے تو ان کے ساتھ انصاف برتیں اور ان کا[٤]

عورت کی نحوست سے بچنا۔

ارشاد ربانی ہے:۔ بے شک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں تمہارے دشمن ہیں۔

حمزہ اور سالم دونوں نے اپنے والد ماجد حضرت

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست بیوی، گھر اور گھوڑا (تین چیزوں میں ہوسکتی) ہے۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لوگوں نے نحوست کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ گھر، عورت اور گھوڑا ہے (یعنی ان میں سے کوئی چیز منحوس ہوسکتی ہے)۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو گھوڑا، گھر اور مکان میں ہوسکتی ہے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی فتنہ ایسا باقی نہیں رہا جو لوگوں پر عورت کے فتنے سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

بَابُ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ۔

آزاد عورت غلام کے نکاح میں۔

ف: اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہم سب کو جملہ فتنوں سے محفوظ و مامون فرمائے، آمین۔ — فتنے بے شمار ہیں جو انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو تباہی اور ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ اب جن فتنوں نے تمام مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور تباہی کے گڑھے تک پہنچا دیا ہے اُن میں سب سے بڑے دو فتنے ہیں۔ ایک عورت کا فتنہ اور دوسرا دولت کا فتنہ — ادھر تمنا ہے کہ ہر ایک کے پاس قارون کی دولت ہو اور اُدھر خواہش ہے کہ راجہ اندر کا اکھاڑا میسر آئے اور ننگا ہوں کے سامنے پریاں ناچیں۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب عورت کا فتنہ اپنے نقطۂ عروج کو چھو رہا ہے۔ عورت اس درجہ مردوں کے اعصاب پر سوار ہو چکی ہے کہ ہر میدان میں اور ہر مقام پر عورت نظر آرہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آ کر ہمارے مفکروں اور دانش مندوں کی گاڑیاں یا تو پنکچر ہو گئی ہیں یا پھر نقار خانے میں شور ہی اتنا زیادہ ہے کہ ان طوطیوں کی آوازیں دوسروں کے کانوں تک پہنچنے سے قاصر رہ جاتی ہیں۔ عورتوں کا بھوت مردوں کو جس طرح ننگی کا ناچ نچا رہا ہے اُسے ہر چشم بینا دیکھ رہی ہے اور خون کے آنسو بہا رہی ہے — دیدۂ حیراں سوال کرتی ہے کہ کیا اخلاق و کردار کا خرمن اسی طرح دھڑ دھڑ جلتا رہے گا؟

کیا ہم دنیا سے پاک دامنی کو مٹا کر دم لیں گے؟ ——— آخر یہ ہمارا معاشرہ کدھر جا رہا ہے ——— جو کچھ ہو رہا ہے ہمیں اس پر ندامت کیوں محسوس نہیں ہوتی؟ ——— کیا کل ہم عفت کے محافظ نہیں تھے؟ ——— کیا ہم غیرت کے امین نہیں تھے؟ ——— ہم تو دوسروں کی عزت پر بھی ہاتھ نہیں ڈالتے تھے لیکن آج ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ آج ہم اپنی عفت و غیرت کے خود دشمن ہوئے پڑے ہیں۔ ——— ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ آج ہم خود اپنے ہاتھوں اپنی شرافت کے دامن کو تار تار کر رہے ہیں۔ ہائے افسوس!

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی

اس صورتِ حال کا کچھ نقشہ ایک نظم کے اندر کراچی کے ایک کالج کی پرنسپل محترمہ وحیدہ نسیم صاحبہ نے کھینچا تھا۔ ان کی وہ نظم ۱۹۶۱ء کے آخر اور ۱۹۶۲ء کے شروع میں بھارت اور پاکستان کے کئی اخبارات و رسائل میں چھپی تھی۔ ہم یہاں ماہنامہ ماہِ طیبہ، کوٹلی لوہاراں بابت ماہ جنوری ۱۹۶۱ء صفحہ ۴۶ سے وہ نظم نقل کر رہے ہیں:۔

لوگو صدائے عام ہے۔　غیرت کا یہ نیلام ہے　تہذیب کا پیغام ہے　ہر مرد اب گلفام ہے
نکلیں گھروں سے بیبیاں
تہذیبِ حاضر الاماں

اپنے بدن سے جنگ ہے　سب اپنا جامہ تنگ ہے　مشرق کی جو ترنگ ہے　مغرب بھی اس پر دنگ ہے
چپ ہیں زمین و آسماں
تہذیبِ حاضر الاماں

کپڑوں میں بھی عریاں بدن　اسکن کلر کے پیرہن!!　ہیں عورتوں کے زیبِ تن　باپ اور بھائی سب مگن
ان میں حمیت اب کہاں!!
تہذیبِ حاضر الاماں

بیٹی کے تھے بوائے فرینڈ　امی کے بھی آئے فرینڈ　اینٹی نے بنوائے فرینڈ　گھر پر ہیں سب چھائے فرینڈ
پیاری سہیلی تو کہاں
تہذیبِ حاضر الاماں

نظروں سے دیں پیغام جو　باہر رہیں ہر شام جو　غیروں کے آئیں کام جو　ہنس ہنس پلائیں جام جو
یہ ہیں بہو اور بیٹیاں
تہذیبِ حاضر الاماں

ڈیڈی پڑے ہیں بار میں　امی کھڑی بازار میں　دل کس کا ہے گھر بار میں　بچے پلے بیگار میں
بے منزلوں کے کارواں
تہذیبِ حاضر الاماں

یہ عورتیں کٹھ پتلیاں　ہیں مرد جن کی ڈوریاں　خود باپ بھائی یا میاں　کہہ دیں جہاں ناچیں وہاں
دیکھے تماشا اک جہاں
تہذیبِ حاضر الاماں

کہنے کو بھی ایماں نہیں　طاقوں میں بھی قرآں نہیں　سب کچھ تو ہے انساں نہیں　اس درد کا درماں نہیں
یہ ناؤ ہے بے بادباں
تہذیبِ حاضر الاماں

۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ (کی آزادی) کے معاملے میں تین مسئلے ہیں۔ جب وہ آزاد کی گئی تو اسے (پہلے خاوند کے نکاح میں رہنے کا) اختیار دیا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اسی کا حق ہے جو آزاد کرے

الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدُمٌ مِنْ أُدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فَقِيلَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

باب ۴۹ لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ۔

باب ۵۰ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

اور (گوشت کی) ہانڈی چولہے پر رکھی ہوئی تھی لیکن حضور کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہانڈی کا گوشت نظر نہیں آتا۔ عرض کی گئی کہ وہ ایسا گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ دیا گیا تھا۔ جبکہ آپ صدقے کا گوشت تناول نہیں فرماتے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

چار سے زیادہ بیویاں نہ رکھنا۔

علی بن حسین کا بیان ہے کہ دو دو، تین تین اور چار چار مراد ہیں، ان کا مجموعہ مراد نہیں۔ ارشاد ربانی ہے کہ فرشتے دو دو تین تین اور چار چار پروں والے ہیں یعنی دو پروں یا تین پروں یا چار پروں والے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد ربانی وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس ہو پھر وہ اس کے مال کے باعث اس سے نکاح کرے لیکن اس سے صحبت کرنا برا جانے اور اس کے مال میں انصاف نہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اس کے سوا دوسری عورتوں میں سے دو دو یا تین تین یا چار چار سے نکاح کرے۔

جو عورتیں نسب نے حرام کیں وہی رضاعت نے حرام کی ہیں۔

عمرہ بنت عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جلوہ افروز تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کوئی آدمی آپ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خیال میں یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے پاس آیا کرتا؟ فرمایا ہاں، رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ۔

۹۲ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَالِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَالِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هٰذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ۔

بَابُ ۵۱ مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ۔

۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ

اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ ارشاد فرمایا:۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے ــــ اسی طرح بشر بن عمر، شعبہ، قتادہ نے جابر بن زید سے روایت کی ہے۔

حضرت زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابو سفیان نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئیں:۔ یا رسول اللہ! آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے جو حضرت ابو سفیان کی صاحبزادی ہے۔ فرمایا، کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ اب بھی میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ اپنی نیک بہن کو اپنے ساتھ شریک کروں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:ــــ ایسا کرنا میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ ہم نے یہی سنا ہے کہ آپ حضرت ابو سلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا، ابو سلمہ کی بیٹی سے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا، اگر وہ میری بیوی کے پہلے خاوند کی بیٹی نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے، وہ میری رضاعی بھتیجی ہے کیونکہ مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ لہٰذا میرے لیے ان کی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کیا کرو۔ عروہ کا بیان ہے کہ ثویبہ پہلے ابو لہب کی لونڈی تھی۔ جب ابو لہب نے اسے آزاد کر دیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔ جب ابو لہب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے بُرے حال میں دیکھا۔ اس نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا گزری؟ ابو لہب نے جواب دیا کہ تم سے جدا ہونے ہی سخت عذاب

دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

یعنی جو رضاعت پوری کروائے تو پورے دو سال ہیں اور دودھ تھوڑا پیا ہو یا زیادہ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور اس وقت ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر حضور کے مبارک

تَغَيَّرَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَالِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

بَابٌ ۵۲ لَبَنِ الْفَحْلِ۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ۔

بَابٌ ۵۳ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَأَعْرَضَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ قُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ وَأَشَارَ إِسْمٰعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِي أَيُّوبَ۔

بَابٌ ۵۴ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَقَالَ أَنَسٌ وَالْمُحْصَنَاتُ

چہرے کا رنگ بدل گیا گویا یہ بات آپ کو ناگوار گزری۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یہ تو میرا (رضاعی) بھائی ہے۔ فرمایا، دیکھو تو سہی بھلا تمہارے بھائی کون ہیں؟ کیونکہ رضاعت تو اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بچے کا گزارا صرف دودھ پر ہو۔

جس مرد کا دودھ ہو وہ شیر خوار کا رضاعی باپ ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح نے اندر آنے کی اجازت مانگی حیوان کے رضاعی چچا لگتے تھے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جو میں نے کیا تھا وہ عرض کر دیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ انہیں اجازت دے دینا۔

دودھ پلانے والی کی شہادت

ایوب نے عبداللہ بن ابو ملیکہ سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ یہ حدیث مجھ سے عبید بن ابو مریم نے اور ان سے حضرت عقبہ بن حارث نے بھی بیان کی۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث عقبہ سے خود بھی سنی ہے۔ لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت عقبہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ پھر ایک حبشی عورت آکر کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے ایک عورت فلاں بنت فلاں سے نکاح کیا ہے۔ لیکن ایک حبشن ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ حضور نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں پھر سامنے پیش ہوا اور عرض کی کہ وہ غلط بیانی کر رہی ہے۔ فرمایا: یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ اس بات کا دعویٰ کر رہی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے؟

فرمایا اس عورت کو چھوڑ دو۔ اسماعیل نے اپنی دو انگلیوں یعنی سبابہ اور وسطیٰ سے اشارہ کر کے بتایا کہ ایوب بھی اسی طرح اشارہ کر کے حکایت کرتے ہیں۔

حلال اور حرام عورتیں

ارشادِ ربانی ہے: حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں تا علیماً حکیماً (سورۃ النساء آیت ۲۳، ۲۴) حضرت انس کا قول ہے کہ عورتوں میں سے آزاد اور خاوندوں والی عورتیں حرام ہیں، سوائے لونڈیوں کے۔ اس میں کوئی

مِنَ النِّسَآءِ ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ وَقَالَ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الْآيَةَ وَجَمَعَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَالِكُمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُرْوَى عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ إِنْ أَدْخَلَهُ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ وَيَحْيَى هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهُ وَأَبُو نَصْرٍ هَذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُرْوَى عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتَّى يُلْزِقَ بِالْأَرْضِ يَعْنِي يُجَامِعَ وَجَوَّزَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَهَذَا مُرْسَلٌ

حرج نہیں کہ کوئی شخص اپنی لونڈی کو اس کے غلام خاوند سے علیحدہ کر دے۔ حکم خداوندی ہے کہ مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ چار سے زیادہ بیویاں اسی طرح حرام ہیں جیسے آدمی کی بیٹی اور بہن۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سات رشتے نسب سے اور سات سسرال سے حرام ہیں، پھر انہوں نے حرمت علیکم امھاتکم والی سورۂ النساء کی آیت ۲۳ پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت علی کی بیٹی اور بیوی کو اپنے نکاح میں جمع کیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بصری نے ایک دفعہ اسے مکروہ قرار دیا، پھر کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بن حسن بن علی نے ایک رات میں دو چچازاد بہنوں کو جمع کیا اور اسے جابر بن زید نے قطع رحمی کے باعث مکروہ قرار دیا لیکن یہ حرام نہیں ہے، جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اور ان کے سوا جو رہیں تم پر حلال ہیں (سورۂ النساء آیت ۲۴)۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا کہ جب کوئی اپنی سالی سے زنا کرے تو بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ یحییٰ کندی نے شعبی اور ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص نابالغ لڑکے سے لواطت کرے اور دخول ہو جائے تو اس کی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یحییٰ ویسے غیر معروف شخص ہے اور کسی دوسرے نے اس کی ہمنوائی نہیں کی۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ اگر کوئی سالی سے زنا کرے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ اور کہا جاتا ہے کہ ابونصر نے ابن عباس کے حوالے سے کہا ہے کہ حرام ہو جائے گی جبکہ ابونصر کا حضرت ابن عباس سے سماع ثابت نہیں ہے۔ عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ حرام ہو جائے گی اور حضرت ابوہریرہ کا قول ہے کہ حرام نہیں ہوگی جب تک اس کے ساتھ مجامعت نہ کرے۔ سعید بن مسیب، عروہ اور زہری نے اس کو جائز رکھا ہے۔

زہری نے حضرت علی کا قول بیان کیا کہ حرام نہیں ہوگی جبکہ یہ قول مرسل ہے۔

بَابٌ ۵۵ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ

بیوی کی بیٹیاں حرام ہیں۔

نسائكم التي دخلتم بهن وقال ابن عباس رضي الله عنه الدخول والمسيس واللماس هو الجماع وقال بنات ولدها من بناته في التحريم لقول النبي صلى الله عليه وسلم لام حبيبة لا تعرضن على بناتكن وكذالك حلائل ولد الابناء هن حلائل الابناء وهل تسمى الربيبة وان لم تكن في حجره ودفع النبي صلى الله عليه وسلم ربيبة له الى من يكفلها وسمى النبي صلى الله عليه وسلم ابن ابنته ابنا۔

۹۶۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا هشام عن ابيه عن زينب عن ام حبيبة رضي الله عنها قالت قلت يا رسول الله هل لك في بنت ابي سفين قال فافعل ماذا قلت تنكح قال اتحبين قلت لست لك بمخلية واحب من شركني فيك اختي قال انها لا تحل لي قلت بلغني انك تخطب قال ابنة ام سلمة قلت نعم قال لو لم تكن ربيبتي ما حلت لي ارضعتني واباها ثويبة فلا تعرضن على بناتكن ولا اخواتكن وقال الليث حدثنا هشام درة بنت ابي سلمة۔

باب ۵۶ وان تجمعوا بين الاختين الا ما قد سلف۔

۹۷۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب ان عروة ابن الزبير اخبره ان زينب ابنة ابي سلمة اخبرته ان ام حبيبة قالت قلت يا رسول الله انكح اختي بنت ابي سفيان قال وتحبين قلت نعم لست بمخلية واحب من شاركني في خير اختي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان ذالك لا يحل لي قلت يا رسول الله فوالله انا لنتحدث انك تريد ان تنكح درة بنت ابي سلمة قال بنت ام سلمة فقلت نعم قال

ارشاد ربانی ہے :۔ "اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں، ان بیویوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو۔" (سورۃ النساء، آیت ۲۳) حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ الدخول، المسیس اور اللماس سے مراد جماع ہے اور فرمایا کہ بیٹے کی بیٹی حرام ہونے میں اپنی بیٹی کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ سے فرمایا کہ مجھ پر اپنی بیٹیاں پیش نہ کرو اور بیٹوں میں پوتے کی بیوی بھی بیٹے کی بیوی کی طرح ہے۔ ربیبہ خواہ اپنی پرورش میں ہو یا نہ ہو حرام ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ربیبہ دوسرے کو پرورش کے لیے دی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے امام حسن کو اپنا بیٹا کہا تھا۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی :۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کو (دوسری) بنت ابوسفیان میں کوئی دلچسپی ہے؟ فرمایا، پھر میں کیا کروں! میں نے عرض کی :۔ نکاح کر لیجئے۔ فرمایا کیا تم یہ چاہتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں، لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ میری بہن بھی میرے ساتھ شریک ہو جائے۔ ارشاد فرمایا :۔ وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ میں نے یہ سنا ہے کہ آپ نے ام سلمہ کی لڑکی کے لیے پیغام دیا ہے؟ فرمایا :۔ ام سلمہ کی لڑکی سے؟ میں نے عرض کی :۔ ہاں۔ فرمایا :۔ اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ لہٰذا میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا[۲]

دو سگی بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

حضرت زینب بنت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ میں عرض گزار ہوئی :۔ یا رسول اللہ! میری بہن سے نکاح کر لیجئے جو حضرت ابوسفیان کی دوسری صاحبزادی ہے۔ فرمایا :۔ کیا تم یہ پسند کرتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی :۔ ہاں، میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں اور مجھے اور کی شرکت سے اپنی نیک بہن کی شرکت زیادہ پسند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کرنا میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ہم نے تو یہ چرچا سنا ہے کہ آپ دُرّہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا :۔ ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی :۔ ہاں۔ فرمایا خدا کی قسم، اگر یہ میری گود میں نہ ہوتی تب بھی وہ میرے لیے حلال

[۲] حدیث شریف میں جس لڑکی کے واسطے سے [illegible] اس کا نام دُرّہ بنت ابوسلمہ تھا۔

فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِيْ وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

بَابُ ۵۷ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا وَقَالَ دَاؤُدُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَبِيصَةُ ابْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا فَنُرٰى خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

بَابُ ۵۸ الشِّغَارِ۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

بَابُ ۵۹ هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ

نہیں ہے کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔ پس مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔

بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے۔

شعبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کی بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح داؤد بن عون نے شعبی سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کی بھتیجی یا اس کی بھانجی کو جمع نہ کرے۔

قبیصہ بن ذویب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کی موجودگی میں اس کی بھتیجی سے نکاح کرے یا اس کی بھانجی سے۔ پس ہم (زہری) سسر کی خالہ کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں کیونکہ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔

بدلے کا نکاح۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے کے نکاح سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دے اور درمیان میں مہر نہ رکھا جائے۔

عورت کا اپنی جان شوہر کے سپرد کرنا۔

عروہ کا بیان ہے کہ خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی ذات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا تھا۔ اس پر

مِنَ اللاَّتِی وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَمَا تَسْتَحِی الْمَرْاَةُ اَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِی مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرٰی رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِی هَوَاكَ رَوَاهُ اَبُوْ سَعِيْدِ الْمُؤَدِّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کیا عورت کو اپنا نفس مرد کے لیے ہبہ کرتے ہوئے شرم محسوس نہیں ہوتی؟ جب آیت ترجی من تشاء منھن نازل ہوئی تو میں عرض گزار ہوئی: یا رسول! میں تو یہی دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مرضی پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔ اس کی ابوسعید، مؤدّب، محمد بن بشر، عبدہ، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی اور ایک نے دوسرے سے کم و بیش بیان کیا ہے

بَابُ ۶۰ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

احرام کی حالت میں نکاح کرنا۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دنوں میں متعہ کرنے (تھوڑی مدت کے لیے نکاح کرنے) اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

بَابُ ۶۱ نَهْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ اٰخِرًا۔

حضور نے آخر میں نکاح متعہ سے منع فرمادیا تھا۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِیَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّاَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دنوں میں متعہ کرنے (تھوڑی مدت کے لیے نکاح کرنے) اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهٗ مَوْلًی لَّهٗ اِنَّمَا ذٰلِكَ فِی الْحَالِ الشَّدِيْدِ وَفِی النِّسَاءِ قِلَّةٌ اَوْ نَحْوَهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

ابوحمزہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے اجازت بتائی۔ پس ان کے آزاد کردہ غلام نے کہا کہ یہ اجازت تنگی کے حالات میں تھی جبکہ عورتوں کی قلت وغیرہ کے مسائل درپیش تھے۔ ابن عباس نے فرمایا۔ ہاں۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا فِیْ جَيْشٍ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَمْتِعُوْا فَاسْتَمْتِعُوْا وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنِیْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ

حسن بن محمد نے حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم ایک لشکر میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:۔ مجھے اجازت مل گئی ہے کہ تم متعہ کر سکتے ہو۔ پس تم متعہ کر لیا کرو۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی آدمی اور عورت آپس میں تین تک عشرت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ اگر وہ اس مدت کے

مَا بَيْنَهُمَا ثَلٰثُ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ۔

بَابٌ ٦٢ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ۔

١٠٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ رض وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ قَالَ أَنَسٌ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَكَ بِي حَاجَةٌ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا وَاسَوْأَتَاهْ وَاسَوْأَتَاهْ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا۔

١٠٨۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِدَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَكْنَاكَهَا

اندر کوئی کمی یا بیشی کرنا چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ معلوم نہیں یہ اجازت ہمارے ساتھ خاص تھی یا عام لوگوں کو بھی اس کی اجازت ہے امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس کے منسوخ ہونے کو حضرت علی نے نبی کریم سے مرفوع روایت پیش کر کے واضح کر دیا۔

عورت کا نیک مرد سے نکاح کی درخواست کرنا

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں موجود تھا اور اس وقت ان کی صاحبزادی بھی ان کے پاس تھی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہنے لگی:- یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری حاجت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے کہا:- اس کے پاس حیا کی کس درجہ قلت ہے، ہائے بے حیائی، ہائے بے حیائی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ یہ عورت تم سے بہتر ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راغب ہے، اسی لیے تو اس نے اپنے آپ کو حضور کیلئے پیش کیا۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا:- یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا:- تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کیا:- میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے۔ فرمایا جاؤ اور تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ پس وہ گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا:- خدا کی قسم مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی اور لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ ہاں یہ تہمد ہے جو آدھا میں اسے دے سکتا ہوں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے تہمد کا کیا کرے گی؟ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس کے اوپر نہ رہے گا۔ اور وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہا۔ پس وہ آدمی بیٹھ گیا اور کافی دیر مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو بلایا یا وہ بلایا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا آتا ہے؟ اس نے عرض کی:- حضور! مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں جو اس نے گن کر بتا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں

بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔

بَابٌ ۶۳ عَرْضِ الْاِنْسَانِ ابْنَتَهٗ اَوْ اُخْتَهٗ عَلٰى اَهْلِ الْخَيْرِ ۔

۱۰۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رح حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ اَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا ۔

۱۱۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ رض قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے قرآن کریم جاننے کے باعث تجھے اس کا مالک بنا دیا۔

نیک آدمی سے بیٹی یا بہن کے نکاح کی درخواست کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں یعنی ان کے خاوند حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس گیا اور ان سے حفصہ کے لیے کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے معاملے میں غور کروں گا۔ میں چند روز انتظار کرتا رہا۔ پھر ایک روز ان سے میری ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ مجھ پر ابھی یہی واضح ہوا ہے کہ فی الحال نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر صدیق سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا آپ کے ساتھ نکاح کر دوں؟ حضرت ابوبکر خاموش رہے اور انہوں نے مجھے کسی قسم کا کوئی جواب نہ دیا مجھے اس طرز عمل کے باعث ان پر حضرت عثمان سے بھی زیادہ غصہ آیا۔ پس چند روز ہی گزرے ہوں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا۔ پس میں نے اسے آپ کے نکاح میں دے دیا۔ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر سے ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ شاید آپ کو مجھ پر غصہ آیا ہو جب آپ نے مجھ سے حفصہ کی بات کی اور میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ چنانچہ حقیقت یہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود چاہتے تھے اور اس امر کا آپ نے ذکر فرمایا تھا لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشاء کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر بالفرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال ترک فرما دیتے تو میں قبول کر لیتا۔

زینب بنت ابوسلمہ کو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ سنا ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ام سلمہ کے ہوتے ہوئے؟ اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ بھی کیا ہوتا تب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں

اَعْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ لَوْ لَمْ اَنْكِحْ اُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِیْ اِنَّ اَبَاهَا اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

کیونکہ اس کا باپ میرا رضاعی بھائی ہے۔

بَاب ۶۴ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِیْ اَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

اَكْنَنْتُمْ اَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَیْءٍ صُنْتَهٗ وَاَضْمَرْتَهٗ فَهُوَ مَكْنُوْنٌ وَقَالَ لِیْ طَلْقٌ۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ يَقُوْلُ اِنِّیْ اُرِيْدُ التَّزْوِيْجَ وَلَوَدِدْتُ اَنَّهٗ تَيَسَّرَ لِی امْرَاَةٌ صَالِحَةٌ وَقَالَ الْقَاسِمُ يَقُوْلُ اِنَّكِ عَلَیَّ كَرِيْمَةٌ وَاِنِّیْ فِيْكِ لَرَاغِبٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَائِقٌ اِلَيْكِ خَيْرًا اَوْ نَحْوَ هٰذَا وَقَالَ عَطَاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوْحُ يَقُوْلُ اِنَّ لِیْ حَاجَةً وَاَبْشِرِیْ وَاَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰهِ نَافِقَةٌ وَتَقُوْلُ هِیَ قَدْ اَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَاِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِیْ عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا الزِّنَا وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْكِتَابُ اَجَلَهٗ تَنْقَضِی الْعِدَّةُ۔ عدہ کیا پھر نکاح کرلیا تو ان

نکاح کا پیغام دینا۔

ارشادِ ربانی ہے:۔ اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو تا غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورہ البقرہ، آیت ۲۳۵) اَكْنَنْتُمْ تم نے چھپایا اور ہر وہ چیز جس کو چھپایا جائے۔ اسے مَكْنُوْنٌ کہتے ہیں۔ ہم سے طلق بن غنام نے کہا۔

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فِيْمَا عَرَّضْتُمْ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ آدمی یوں کہے کہ میں بھی نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی نیک عورت مل جائے۔ قاسم بن محمد کا قول ہے کہ کہے:۔ تم تو مجھ پر مہربان ہو اور مجھے تو تم پسند ہو اور بے شک اللہ تمہارے لیے بہتر کرنے والا ہے اور ایسے ہی الفاظ۔ عطاء کا قول ہے کہ تعریض یعنی اشارے کے طور پر بات کرے اور کھل کر نہ کہے مثلاً کہے کہ مجھے عورت کی ضرورت ہے یا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے چاہنے والے بہت ہیں اور اسی طرح عورت ایسے الفاظ کہے کہ میں نے آپ کی بات سن لی ہے لیکن صاف لفظوں میں وعدہ نہ کرے اور اسی طرح عورت کا ولی بغیر اسے بتائے کسی سے نکاح کا وعدہ نہ کرے۔ اگر کسی نے عدت کے اندر [illegible] کے درمیان تفریق نہیں کروائی جائے گی۔ حسن بصری کا قول [illegible] لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا

[illegible]

بَاب ۶۵ النَّظَرِ اِلَی الْمَرْاَةِ قَبْلَ التَّزْوِيْجِ۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُكِ فِی الْمَنَامِ يَجِیْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِیْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِیْ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِیَ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ۔

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر ایک فرشتہ تمہیں میرے پاس آیا اور کہنے لگا یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ایسا ہو کر رہے گا۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۸۹۸ اور ۱۸۹۹ میں بھی ہے۔ حضرت صدیقہ کی بڑی شان ہے کہ خود بھی بڑی عالمہ و فاضلہ تھیں اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یارِ غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ پروردگارِ عالم نے ان کا اپنے حبیب کے لیے انتخاب فرمایا تھا جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔ ازواجِ مطہرات میں سے صرف ایک یہی کنواری تھیں جو سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں ورنہ باقی سب شوہر دیدہ تھیں ـــــ ازواجِ مطہرات میں سے صرف

ایک یہی تھیں کہ جن کے بستر میں حضور ہوتے تو وحی آجاتی تھی ـــــ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد ازواج مطہرات میں سے صرف یہی تھیں جن کے متعلق حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ انھیں میرا سلام کہہ دیجئے۔ جب ان پر تہمت لگائی گئی تو پروردگارِ عالم نے قرآن مجید میں ان کی پاکدامنی کی گواہی دی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی ہیں جن کی گود میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کا حجرہ ہے جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قیامت تک قیام گاہ بنا اور جس گنبدِ خضرا پر ہر وقت ستر ہزار فرشتے صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں اور ہر مسلمان سرورِ کون ومکان صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچنے اور روضۂ انور کی زیارت کرنے کے لیے تڑپتا رہتا ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے اس عصیاں شعار بندے کو بھی اپنے محبوب رحمتِ دوعالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس قدموں میں پہنچائے اور وہاں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی سعادت مرحمت فرمائے، آمین ـــــ کیونکہ عاشقانِ رسول کی جانب سے کانوں میں یہ آواز گونجتی رہتی ہے :۔

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

۱۲۳ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی:۔ یا رسول اللہ! میں اس لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کے لیے ہبہ کردوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر فرمائی اوپر سے نیچے تک اسے بغور ملاحظہ فرمایا پھر اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے اصحاب سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیجئے۔ پس آپ نے فرمایا:۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، نہیں ہے۔ فرمایا، اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا کوئی چیز تمہیں ملتی ہے۔ وہ چلا گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا، دیکھو تو سہی خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ پس وہ پھر گیا اور واپس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، ہاں یہ تہبند تو ہے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ چنانچہ اس نے کہا کہ یہ آدھا اس عورت کے لیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تہبند کا کیا بنائے گی؟ اگر یہ تم باندھو گے تو اس کے اوپر نہ ہوگا اور اگر وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر ذرا بھی نہ رہ سکے گا۔ پس وہ آدمی

مَعِیْ سُوْرَۃُ کَذَا وَسُوْرَۃُ کَذَا عَدَّدَھَا قَالَ اَتَقْرَؤُھُنَّ عَنْ ظَھْرِ قَلْبِکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْھَبْ فَقَدْ مَلَّکْتُکَھَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

باب ۶۶ مَنْ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ فَدَخَلَ فِیْہِ الثَّیِّبُ وَکَذٰلِکَ الْبِکْرُ وَقَالَ وَلَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا وَقَالَ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ۔

۱۱۴ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَۃُ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ النِّکَاحَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ کَانَ عَلٰی اَرْبَعَۃِ اَنْحَاءٍ فَنِکَاحٌ مِنْھَا نِکَاحُ النَّاسِ الْیَوْمَ یَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ وَلِیَّتَہٗ اَوِ ابْنَتَہٗ فَیُصْدِقُھَا ثُمَّ یَنْکِحُھَا وَنِکَاحٌ اٰخَرُ کَانَ الرَّجُلُ یَقُوْلُ لِامْرَاَتِہٖ اِذَا طَھُرَتْ مِنْ طَمْثِھَا اَرْسِلِیْ اِلٰی فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِیْ مِنْہُ وَیَعْتَزِلُھَا زَوْجُھَا وَلَا یَمَسُّھَا اَبَدًا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ حَمْلُھَا مِنْ ذٰلِکَ الرَّجُلِ الَّذِیْ تَسْتَبْضِعُ مِنْہُ فَاِذَا تَبَیَّنَ حَمْلُھَا اَصَابَھَا زَوْجُھَا اِذَا اَحَبَّ وَاِنَّمَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ رَغْبَۃً فِیْ نَجَابَۃِ الْوَلَدِ فَکَانَ ھٰذَا النِّکَاحُ نِکَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ وَنِکَاحٌ اٰخَرُ یَجْتَمِعُ الرَّھْطُ مَا دُوْنَ الْعَشَرَۃِ فَیَدْخُلُوْنَ عَلَی الْمَرْاَۃِ کُلُّھُمْ یُصِیْبُھَا فَاِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَیْھَا لَیَالِیَ بَعْدَ اَنْ تَضَعَ حَمْلَھَا اَرْسَلَتْ اِلَیْھِمْ فَلَمْ یَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْھُمْ اَنْ یَمْتَنِعَ حَتّٰی یَجْتَمِعُوْا عِنْدَھَا تَقُوْلُ لَھُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِیْ کَانَ مِنْ اَمْرِکُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَھُوَ ابْنُکَ یَا فُلَانُ تُسَمِّیْ مَنْ اَحَبَّتْ بِاسْمِہٖ فَیَلْحَقُ بِہٖ وَلَدُھَا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَمْتَنِعَ بِہِ الرَّجُلُ وَنِکَاحُ الرَّابِعِ یَجْتَمِعُ النَّاسُ الْکَثِیْرُ فَیَدْخُلُوْنَ عَلَی الْمَرْاَۃِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَھَا وَھُنَّ الْبَغَایَا کُنَّ یَنْصِبْنَ عَلٰی

بیٹھ گیا اور کافی دیر بیٹھا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھا تو اس کا حکم دیا چنانچہ اسے بلا لیا گیا۔ جب وہ حاضر بارگاہ ہوا تو آپ نے فرمایا: تمہیں قرآن مجید کتنا آتا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ فلاں فلاں

ولی کی بغیر اجازت نکاح درست نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ انہیں روکا نہ کرو۔ پس اس میں خاوند دیدہ اور کنواری دونوں داخل ہیں اور فرمایا کہ مشرکوں کے ساتھ نکاح نہ کرواؤ جب تک ایمان نہ لائے اور فرمایا کہ اپنی بیواؤں کا نکاح کر دیا کرو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح کرنے کے چار طریقے تھے۔ ایک نکاح تو اسی طرح کا تھا جیسے لوگ آج بھی نکاح کرتے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے کے پاس اس کی دلیہ یا بیٹی کے لیے پیغام بھیجتا۔ پھر مہر ادا کرتا اور اس کے ساتھ نکاح کر لیتا تھا۔ دوسرا طریقہ نکاح یہ تھا کہ جب کوئی عورت ایام سے پاک ہوتی تو خاوند اس سے کہتا کہ تم فلاں کے پاس چلی جاؤ اور اس سے فائدہ حاصل کرو۔ چنانچہ خاوند اپنی بیوی سے کنارا کش ہو جاتا اور پھر اسے کبھی ہاتھ نہ لگاتا، یہاں تک کہ جس آدمی سے فائدہ اٹھایا جاتا اس کا حمل ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو خاوند اپنی بیوی کے پاس آ جاتا، جب وہ چاہتا اور ایسا اچھا بچہ حاصل کرنے کی آرزو میں کیا جاتا تھا۔ اس کو وہ لوگ نکاحِ استبضاع کہتے تھے۔ نکاح کی تیسری قسم یہ تھی کہ دس سے کم افراد اکٹھے ہو کر کسی عورت کے پاس جاتے اور سارے اس کے ساتھ صحبت کرتے۔ جب وہ حاملہ ہو کر بچہ جنتی اور بچے کو پیدا ہوئے چند روز گزر جاتے تو وہ ان سب کو پیغام بھیجتی۔ پس ان میں سے کوئی شخص آنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا، یہاں تک کہ وہ اس کے پاس جمع ہو جاتے تو وہ ان سے کہتی:۔ آپ اپنا معاملہ جانتے ہیں اور میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے، پس اے فلاں! یہ آپ کا بیٹا ہے۔ پس جو آپ کو پسند ہو اس کا نام رکھ دیجیے۔ پس وہ بچہ اسی کا شمار ہوتا اور وہ آدمی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ نکاح کی چوتھی قسم یہ تھی کہ بہت سے آدمی ایک عورت کے پاس جاتے رہتے اور وہ کسی کو اپنے پاس آنے سے منع نہیں کرتی تھی۔ دراصل ایسی عورتیں طوائف ہوتی تھیں اور نشانی کے لیے اپنے دروازوں پر جھنڈا نصب کر دیا کرتی تھیں۔ پس جو چاہتا وہ ان کے پاس

أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهِ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَالِكَ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضُلُهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحُهَا غَيْرَهُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا

جاتا۔ پس جب ان میں سے کسی کا حمل ٹھہر جاتا اور وہ اس بچے کو جن لیتی تو وہ سارے اس کے پاس جمع ہو کر قیافہ شناس کو بلاتے اور وہ بچے کو جس کے مشابہ دیکھتا اس سے کہہ دیا جاتا کہ یہ آپ کا بیٹا ہے۔ چنانچہ وہ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارا جاتا اور وہ اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہو گئے تو زمانۂ جاہلیت کے سارے نکاح ختم ہو گئے اور وہی ایک طریقۂ نکاح جو آج کل مروج ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آیت: "اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو" (سورۂ النساء، آیت ۱۲۷) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو ایسے شخص کی تحویل میں ہو جو اس کے مال میں شریک اور سب سے قریبی ولی ہو۔ پھر وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے اور کسی دوسرے کے ساتھ بھی اسے نکاح نہ کرنے دے کہ مال میں اس کا شریک ہو جائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں یعنی ان کے خاوند حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بدری صحابی تھے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان بن عفان سے ملا اور ان سے پیشکش کرتے ہوئے میں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے بارے میں غور کروں گا۔ میں کئی روز تک جواب کا انتظار کرتا رہا اور جب ان سے میری ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان کا ابھی نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے پھر میں حضرت ابوبکر سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ کے ساتھ کر دوں؟

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ والی آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ہوا یوں کہ میں نے اپنی بہن کا ایک آدمی سے نکاح کر دیا تھا۔ کچھ عرصے بعد اس نے طلاق دے دی۔ جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ پھر نکاح کا پیغام لے کر آ گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اسے آپ کی زوجیت میں دیا اور آپ کی بیوی بنا کر آپ کی عزت افزائی کی۔

وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ اِلَيْكَ اَبَدًا وَّكَانَ رَجُلًا لَّا بَاْسَ بِهٖ وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تُرِيْدُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَقُلْتُ اَلْاٰنَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ۔

بَابٌ اِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبُ وَخَطَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَاَةً هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَاَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهٗ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِاُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ قَارِظٍ اَتَجْعَلِيْنَ اَمْرَكِ اِلَيَّ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ قَدْ تَزَوَّجْتُكِ وَقَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدْ اَنِّيْ قَدْ نَكَحْتُكِ اَوْ لِيَاْمُرْ رَجُلًا مِّنْ عَشِيْرَتِهَا وَقَالَ سَهْلٌ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَبُ لَكَ نَفْسِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا۔

۱۱۸ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ قَوْلِهٖ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِيْ مَالِهٖ فَيَرْغَبُ عَنْهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُّزَوِّجَهَا غَيْرَهٗ فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ فَيَحْبِسُهَا فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ۔

۱۱۹ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَّضَ فِيْهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهٗ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ زَوِّجْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِيْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ اَشُقُّ بُرْدَتِيْ هٰذِهٖ فَاُعْطِيْهَا النِّصْفَ وَاٰخُذُ النِّصْفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

اس کے باوجود آپ نے اسے طلاق دے دی اور پھر پیغام دینے آپہنچے ہیں تو خدا کی قسم اب میں اس کا دوبارہ آپ کے ساتھ کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ اس آدمی میں خرابی بھی کوئی نہ تھی اور میری بہن بھی دوبارہ اس کے نکاح میں جانا چاہتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس وقت فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ والی آیت[۳]

جب ولی خود اس عورت سے نکاح کرنا چاہے

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور اس کے یہ سب سے قریبی ولی تھے۔ تو انہوں نے ایک آدمی کو حکم دیا جس نے ان کا نکاح پڑھا دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اُمّ حکیم بنت قارظ سے کہا: کیا تم مجھے اپنا اختیار دیتی ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں خود تمہیں اپنی زوجیت میں لے لیتا ہوں۔ عطاء کا قول ہے کہ گواہوں کے سامنے مرد کہہ سکتا ہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا کوئی ایسا شخص جو اس کے ولی یا رشتہ دار ہوں۔ حضرت سہل بن سعد کا بیان ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ میں اپنا نفس آپ کو؟

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آیت: اے محبوب! تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے ... (سورۃ النساء، آیت) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو ایسے شخص کی تحویل میں ہو کہ اس کے مال میں اس کا حصہ دار ہو لیکن نہ خود اس سے نکاح کرنا چاہے اور نہ دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے دے کہ دوسرا مال میں حقدار بن جائے گا، اسی لیے روکے رکھے تو اللہ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت نے آکر اپنے آپ کو حضور کے لیے پیش کیا۔ آپ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ چنانچہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوا: میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں۔ فرمایا: کیا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں؟ عرض کی: لوہے کی انگوٹھی تک نہیں، ہاں میری یہ چادر ہے، اس میں سے آدھی اسے مرحمت فرما دیجئے اور آدھی میں رکھ لوں گا۔ فرمایا، نہیں۔ اچھا یہ بتاؤ تمہیں قرآن مجید کچھ آتا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا، جاؤ میں نے تمہارے قرآن کریم جاننے کے باعث اسے تمہارے نکاح میں دے دیا ہے۔

باب ۶۸ اِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوْغِ۔

اپنے چھوٹے بچے کا نکاح کر دینا

ارشادِ ربانی ہے "اور وہ عورتیں جن کو ابھی حیض نہیں آیا" پس بالغ ہونے سے پہلے عدت تین مہینے ہے۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَاُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهٗ تِسْعًا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی۔ جب ان سے خلوت کی گئی تو عمر نو سال تھی اور یہ آپ کے پاس نو سال رہیں۔

ف : یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۲۱ اور ۱۴۴ میں بھی موجود ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح چھ سال کی عمر میں ہوا۔ رخصتی نو سال کی عمر میں ہوئی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ ان کا وجود فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے تھا۔ پاکستان میں عائلی قوانین بنانے والوں اور ان کی تائید و تصدیق کرنے والے مفتیوں کو ایسی احادیث کی روشنی میں اپنی روش اور زاویۂ نظر پر ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ نظر ثانی کرنی چاہیے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

باب ۶۹ تَزْوِيْجِ الْاَبِ ابْنَتَهٗ مِنَ الْاِمَامِ وَقَالَ عُمَرُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ حَفْصَةَ فَاَنْكَحْتُهٗ۔

باب اپنی بیٹی کا اگر امام سے نکاح کرے۔

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حفصہ کے لیے پیغام دیا تو میں نے اس کا آپ سے نکاح کر دیا۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ قَالَ هِشَامٌ وَاُنْبِئْتُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهٗ تِسْعَ سِنِيْنَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی۔ جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو عمر نو سال تھی۔ ہشام کا بیان ہے کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ حضور کے پاس نو سال رہی تھیں۔

بَابُ السُّلْطَانُ وَلِيٌّ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

بادشاہ کا ولی ہونا۔ حضور نے فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے باعث میں نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِيْ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ فَقَالَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا اِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا اَجِدُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا۔ پھر وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک آدمی عرض گزار ہوا: حضور! اگر آپ کو حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لیے کچھ ہے؟ عرض گزار ہوا: میرے پاس تو صرف یہی تہبند ہے۔ فرمایا: اگر تم یہ اسے دے دو گے تو تہبند سے محروم ہو بیٹھو گے۔ کوئی اور چیز تلاش کرو۔ عرض کی

شَيْئًا فَقَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

باب لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِيي قَالَ رِضَاهَا صَمْتُهَا۔

باب إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ نَحْوَهُ۔

باب تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ لِقَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا

مجھے تو اور کوئی چیز نہیں ملتی فرمایا:۔ تلاش تو کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ جب وہ بھی نہ پائی تو فرمایا:۔ کیا تمہیں کچھ قرآن مجید آتا ہے؟ عرض گزار ہوا:۔ ہاں فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں اور ان کے نام لیے۔ فرمایا:۔ میں نے تمہارے اس قرآن کریم جاننے کے باعث اس کا تمہارے ساتھ نکاح کر دیا۔

بالغہ اور شوہر دیدہ کا اس کی رضامندی سے نکاح کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی (بالغہ) کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کی:۔ یارسول اللہ! کنواری کی اجازت کیسے معلوم ہوتی ہے؟ فرمایا:۔ اگر پوچھنے پر وہ خاموش ہو جائے تو یہ بھی اجازت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کی:۔ یارسول اللہ! کنواری لڑکی تو (نکاح کی) اجازت دینے سے شرماتی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اجازت دینا ہے۔

بیٹی اگر ناراض ہو تو نکاح نہیں ہوا۔

یزید بن جاریہ کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبدالرحمٰن اور مجمع نے حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ یہ شوہر دیدہ تھیں اور اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ نکاح نہیں ہوا۔

عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید دونوں کا بیان ہے کہ خذام نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی (حضرت خنساء) کا نکاح کر دیا۔ آگے گزشتہ حدیث کے مطابق بیان کیا۔

یتیم لڑکی کا نکاح کرنا۔ ارشادِ ربانی ہے:۔ "اگر تم ڈرو کہ یتیموں میں انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح کر لو"۔ اور جب کوئی ولی سے کہے کہ فلاں عورت

وَاِذَا قَالَ لِلْوَلِیِّ زَوِّجْنِیْ فُلَانَۃَ فَمَکَثَ سَاعَۃً اَوْقَالَ مَا مَعَکَ فَقَالَ مَعِیْ کَذَا وَکَذَا اَوْلَبِثَا ثُمَّ قَالَ زَوَّجْتُکَہَا فَہُوَ جَائِزٌ فِیْہِ سَہْلٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۷۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَاَلَ عَآئِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَ لَہَا یَآ اُمَّتَاہُ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی اِلٰی مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ قَالَتْ عَائِشَۃُ رضی اللہ عنہا یَا ابْنَ اُخْتِیْ ھٰذِہِ الْیَتِیْمَۃُ تَکُوْنُ فِیْ حَجْرِ وَلِیِّہَا فَیَرْغَبُ فِیْ جَمَالِہَا وَمَالِہَا وَیُرِیْدُ اَنْ یَّنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِہَا فَنُہُوْا عَنْ نِّکَاحِہِنَّ اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا لَہُنَّ فِیْ اِکْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا بِنِکَاحِ مَنْ سِوَاہُنَّ مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَۃُ رضی اللہ عنہا اسْتَفْتَی النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ وَیَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ اِلٰی تَرْغَبُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَہُمْ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ اَنَّ الْیَتِیْمَۃَ اِذَا کَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَّجَمَالٍ رَّغِبُوْا فِیْ نِکَاحِہَا وَنَسَبِہَا وَالصَّدَاقِ وَاِذَا کَانَتْ مَرْغُوْبًا عَنْہَا فِیْ قِلَّۃِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَکُوْہَا وَاَخَذُوْا غَیْرَہَا مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ فَکَمَا یَتْرُکُوْنَہَا حِیْنَ یَرْغَبُوْنَ عَنْہَا فَلَیْسَ لَہُمْ اَنْ یَّنْکِحُوْہَا اِذَا رَغِبُوْا فِیْہَا اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا لَہَا وَیُعْطُوْہَا حَقَّہَا الْاَوْفٰی مِنَ الصَّدَاقِ۔

بَابٌ اِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِیِّ زَوِّجْنِیْ فُلَانَۃَ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُکَ بِکَذَا وَکَذَا جَازَ النِّکَاحُ وَاِنْ لَّمْ یَقُلْ لِلزَّوْجِ اَرَضِیْتَ اَوْقَبِلْتَ۔

۱۲۸۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَہْلٍ اَنَّ امْرَاَۃً اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَیْہِ نَفْسَہَا فَقَالَ مَا لِیَ الْیَوْمَ فِی النِّسَآءِ مِنْ حَاجَۃٍ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ

کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے تو وہ کچھ دیر خاموش رہے یا پوچھے کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ پس وہ کہے کہ میرے پاس فلاں فلاں چیزیں ہیں یا دونوں رُکے رہیں پھر ولی کہے کہ میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو یہ جائز ہے۔ حضرت سہل نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ اماں جان! آیت وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی کے بارے میں بتایئے؟ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا:۔ اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس پرورش پا رہی ہو اور وہ اس لڑکی کے حسن و جمال اور مال کے باعث نکاح کرنا چاہے لیکن اسے پورا مہر دینے کا ارادہ نہ رکھے تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا، ہاں اس صورت میں اجازت ہے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے ورنہ حکم دیا ہے کہ ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کر لو۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وَیَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ والی آیت نازل فرما دی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جب یتیم لڑکی مال اور جمال والی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ نکاح کرنے، رشتہ داری جوڑنے اور مہر دینے کی جانب راغب ہو جاتے ہو اور اگر لڑکی مال اور جمال کی قلت کے باعث پسند نہ آئے تو اسے چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے ہو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب رغبت نہ ہونے کے باعث لوگ اس کا خیال چھوڑ دیتے ہیں تو جس کی جانب رغبت ہو اس کے ساتھ بھی انہیں نکاح کرنے کا حق نہیں پہنچتا ماسوائے اس کے کہ اس کے ساتھ انصاف کریں اور مہر جو اس کا حق

ولی کا خاطب کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا۔ پیغام دینے والا ولی سے کہے کہ فلاں عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیجئے۔ وہ کہے کہ میں نے اتنے مہر کے بدلے تمہارا نکاح کر دیا۔ اگرچہ اس نے خاوند کی رضامندی اور قبولیت نہ پوچھی ہو۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خود کو پیش کیا۔ فرمایا:۔ مجھے تو اب عورتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ پس ایک شخص عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔

زَوِّجْنِيهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

باب ۴۵ لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ۔

۱۲۹۔ **حَدَّثَنَا** مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ۔

۱۳۰۔ **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ رح حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ۔

باب ۴۶ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ۔

۱۳۱۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رض يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تَابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

فرمایا: تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا: اسے کچھ دو خواہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ عرض گزار ہوا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا: تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے؟ عرض کی کہ اتنا۔ فرمایا: ہم نے تمہارے قرآن مجید جاننے کے باعث اس عورت کا تمہیں مالک بنا دیا۔

اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دو یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے اور کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ دے، یہاں تک کہ پہلا از خود منگنی کا ارادہ ترک کر دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کے معاملات کا کھوج مت نکالا کرو کانا پھوسی نہ کیا کرو اور آپس میں ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھا کرو بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے، یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

منگنی چھوڑنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ پسند کرتے ہوں تو میں حفصہ بنت عمر کا آپ کے ساتھ نکاح کر دوں؟ اس کے بعد میں کئی روز تک (ان کے جواب کا) انتظار کرتا رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیج دیا۔ پھر جب حضرت ابوبکر کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ جو آپ نے پیشکش کی تھی اس کے منظور کر لینے میں مجھے کوئی رکاوٹ نہ تھی لیکن یہی بات میرے علم میں تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس کا تذکرہ فرمایا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کو ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ اگر حضور اس ارادے کو ترک فرما دیتے تو میں قبول کر لیتا۔ اسی طرح یونس، موسیٰ بن عقبہ، ابن

باب الخطبۃ۔

خطبہ دینا۔

حدثنا قبیصۃ حدثنا سفین عن زید بن اسلم قال سمعت ابن عمر یقول جاء رجلان من المشرق فخطبا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من البیان سحرا۔

زید بن اسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مشرق کی جانب سے دو آدمی آئے اور انہوں نے خطبہ دیا (تقریر کی)، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک بعض تقریریں جادو اثر ہوتی ہیں۔

باب ضرب الدف فی النکاح والولیمۃ۔

نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا

۱۳۳۔ حدثنا مسدد حدثنا بشر بن المفضل حدثنا خالد بن ذکوان قال قالت الربیع بنت معوذ ابن عفراء جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من ابائی یوم بدر اذ قالت احدھن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذہ وقولی بالذی کنت تقولین۔

خالد بن ذکوان نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس طرح میرے بستر پر آکر جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ جب ان میں سے ایک لڑکی نے کہا: "اور ہم میں ایسے نبی بھی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں" تو حضور نے فرمایا: یہ بات چھوڑ دو اور وہی باتیں کہو۔

باب قول اللہ تعالیٰ واتوا النساء صدقاتھن نحلۃ وکثرۃ المھر وادنی ما یجوز من الصداق وقولہ تعالیٰ واتیتم احدھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا وقولہ جل ذکرہ او تفرضوا لھن وقال سھل قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولو خاتما من حدید۔

عورتوں کے مہر خوشی ادا کرو۔

اور زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنا مہر جائز ہے اور ارشاد ربانی ہے: "اگر تم نے ان میں سے کسی کو خزانہ بھی دیا تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو"۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جو مہر تم ان کے لیے مقرر کر چکے"۔ اور اس کے متعلق حضرت سہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کے وقت چند لڑکیاں دف بجا کر اپنے اُن بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش کر گئے تھے۔ واقعی شمع ہدایت کے اُن پروانوں کا کارنامہ ہی ایسا ہے کہ اُسے قیامت تک فراموش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بدری صحابہ کا عزم جواں، ہمت و مردانگی، جرأت و استقلال اور ایمان کی پختگی ایسی ہے جو مسلمانوں کی ہمت و حوصلے میں ہمیشہ تازہ روح پھونکتی رہتی ہے۔

یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ خوشی کے مواقع پر اظہارِ مسرت کرنا اچھی بات ہے اور ایسے مواقع پر اُن بزرگوں کا خاص طور پر ذکر کرنا جن کے خون سے گلشن اسلام میں تازہ بہار آئی ہوئی تھی اور بھی ضروری تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشعار یا جملے کسی صحابی کے تعلیم فرمائے ہوئے بھول گئے لہٰذا شہدائے بدر کی تعریفیں کرنے کے ساتھ ہی ایک لڑکی نے یہ بھی کہہ دیا کہ "ہم میں ایسا نبی جلوہ افروز ہے جو کل کی بات جانتا ہے"۔ ——— واقعی حضور کل کی بات جانتے ہیں یعنی آج کل والی کل کی ہی نہیں بلکہ فلتنظر نفس ما قدمت لغد۔ والی کل تک کی کیونکہ حضور نے خود فرمایا ہے کہ واللہ لا تسئلونی فی شیء فیما بینی وبین الساعۃ الا نبأتکم بہ۔ یعنی خدا کی قسم تم مجھ سے میرے اور قیامت کے درمیان کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے

گمر میں تمہیں اس کے متعلق بتا دوں گا۔ پھر آپ نے قیامت تک کی بے حساب خبریں دے رکھی ہیں اور قیامت کے روز کیا کچھ ہوگا یہ سب کچھ ہونے سے اتنا عرصہ پہلے ہی بتا دیا تھا جن سے احادیثِ مطہرہ کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ وہ اس کل تک کا علم عطا فرمائے گئے تھے اسی لیے تو خبریں دی ہیں۔

اس کے باوجود یہ بات سننے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن بچیوں سے فرمایا کہ یہ بات چھوڑ دو اور وہی باتیں کہو جو تم کہہ رہی تھیں ـــــ اس سے معلوم ہوا کہ شاید اپنے سامنے تعریف پسند نہ فرمائی ـــــ یا ممکن ہے بچیوں کی زبان سے عقیدے کی نازک بات ہونے کی وجہ سے ممانعت فرمائی ہو ـــــ یا ہو سکتا ہے کہ اظہارِ مسرت کرتے ہوئے دف بجا کر عقائد کے ایک نازک مسئلے کو چھیڑنا مناسب شمار نہ فرمایا ہو ـــــ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ روکنے کی اصل وجہ کیا ہے لیکن یہ بات بالکل نہیں ہے کہ حضور کل کی بات نہیں جانتے تھے لہٰذا بچیوں کو یہ کہنے سے روک دیا کہ "ہم میں ایسے نبی تشریف فرما ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں"۔

بعض لوگ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے غیوبِ خمسہ اور علم مَافِیْ غَدٍ ماننے کو شرک و کفر کہتے ہیں اور اُن کا دعویٰ ہے کہ پانچ چیزوں کا علم خدا نے کسی کو نہیں بتایا اور نہ بتائے گا، جن کو مفاتیح الغیب کہتے ہیں کیونکہ یہ خدا کے ساتھ ہی خاص ہیں اور کسی دوسرے کے لیے ان کا اثبات کرنا کفر و شرک ہے ـــــ اُن مہربانوں کا یہ دعویٰ درست نہیں ہے۔ انصاف پسند حضرات ذرا بخاری شریف کی اسی تیسری جلد کی حدیث ۵۰۶ اور ۲۳۰۲ کو دیکھیں کہ ماں کے پیٹ میں بچہ جب چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو اُس کے متعلق چار باتیں لکھتا ہے:۔

۱۔ اُس بچے کو کتنا رزق دیا جائے گا۔

۲۔ کتنی عمر گزار لینے کے بعد اُسے موت آئے گی۔

۳۔ وہ اپنی زندگی میں کیسے عمل کرے گا۔

۴۔ وہ شقی ہے یا سعید یعنی جہنمی ہے یا جنتی۔

جائے غور ہے کہ یہ چاروں باتیں علم مَافِیْ غَدٍ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کا اللہ تعالیٰ اُس فرشتے کو علم دیتا ہے اور وہ خدا کے دیے ہوئے علم کے مطابق لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح پروردگارِ عالم نے معلوم نہیں کتنے کروڑ در کروڑ انسانوں کی یہ چاروں باتیں فرشتوں کو بتائیں اور انھوں نے لکھیں۔ اگر غیوبِ خمسہ کا علم خدا ہی سے خاص ہے اور وہ مطلقاً کسی کو بتاتا ہی نہیں تو یہ بات غلط ثابت ہو گئی کیونکہ آج تک جتنے بھی انسان ہوئے ہیں سب کے متعلق یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بتائیں اور انھوں نے لکھیں۔ اگر دوسروں کے لیے ان کا علم تعلیمِ الٰہی کے ساتھ بھی شرک ہوتا تو کیا اتنے فرشتوں کو خدا نے آج تک اپنا شریک بنایا تھا؟ ہرگز نہ اُس نے کسی کو شریک بنایا اور نہ تعلیمِ الٰہی سے کسی کے لیے غیوبِ خمسہ کا علم ماننا شرک ـــــ بات صرف اتنی ہے کہ بعض لوگوں کو عداوتِ رسول کے باعث رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساری مخلوق سے زیادہ علم و اختیار کی بات پسند نہیں آتی۔ وہ فرشتوں کے لیے تو کیا ابلیس تک کے لیے جس علم کو مان لیں گے اُسی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننے کو شرک ٹھہرا دیتے ہیں ـــــ اس ذہنیت کی اصلاح اور اس مرض کا علاج صرف پروردگارِ عالم کے پاس ہے جس کے ہاتھ میں دلوں کی چابیاں ہیں۔ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک گٹھلی کے برابر سونے کے بدلے ایک عورت سے

بن عوف تزوج امرأة علی وزن نواة فرأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشاشة العرس فسألہ فقال انی تزوجت امرأة علی وزن نواة وعن قتادة عن انس ان عبد الرحمن بن عوف تزوج امرأة علی وزن نواة من ذهب۔

باب ۸۰ التزویج علی القرآن وبغیر صداق۔

۱۳۵۔ **حدثنا** علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان سمعت ابا حازم یقول سمعت سهل بن سعد الساعدی یقول انی لفی القوم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قامت امرأة فقالت یا رسول اللہ انها قد وهبت نفسها لك فر فیها رأیك فلم یجبها شیئا ثم قامت فقالت یا رسول اللہ انها قد وهبت نفسها لك فر فیها رأیك فلم یجبها شیئا ثم قامت الثالثة فقالت انها قد وهبت نفسها لك فر فیها رأیك فقام رجل فقال یا رسول اللہ انكحنیها قال هل عندك من شیء قال لا قال اذهب فاطلب ولو خاتما من حدید فذهب فطلب ثم جاء فقال ما وجدت شیئا ولا خاتما من حدید فقال هل معك من القرآن شیء قال معی سورة كذا وسورة كذا قال اذهب فقد انكحتكها بما معك من القرآن۔

باب ۸۱ المهر بالعروض وخاتم من حدید۔

۱۳۶۔ **حدثنا** یحیی حدثنا وكیع عن سفیان عن ابی حازم عن سهل بن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل تزوج ولو بخاتم من حدید۔

باب ۸۲ الشروط فی النكاح وقال عمر مقاطع الحقوق عند الشروط وقال المسور

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذكر صهرا له فأثنی علیه فی مصاهرته فأحسن قال حدثنی

نکاح کیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر شادی کی نشانیاں ملاحظہ فرمائیں تو ان کے متعلق دریافت فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گٹھلی برابر سونے پر نکاح کیا ہے۔ قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایک عورت سے سونے کی ڈلی کے بدلے نکاح کیا۔

بغیر مہر قرآن پڑھنے پر نکاح کر دینا

ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگوں کے درمیان میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عورت کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! بیشک میں نے اپنی ذات کو آپ کے لیے ہبہ کر دیا، اب جو آپ کی مرضی۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ دوسری دفعہ کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں نے اپنا نفس آپ کے لیے ہبہ کر دیا، آگے آپ کی مرضی۔ آپ نے اسے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ پھر وہ تیسری دفعہ کھڑی ہو کر عرض پرداز ہوئی کہ میں نے اپنا نفس آپ کی ملک میں دیا، آگے جو آپ کی رائے گرامی ہو۔ اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز (مہر کے لیے) ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا، جاؤ اور تلاش کرو، خواہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ چنانچہ وہ گیا اور تلاش کرتا رہا۔ پھر جب واپس آیا تو عرض کی کہ مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی بلکہ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ

لوہے کی انگوٹھی تک مہر ہوسکتی ہے۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا، نکاح کرو خواہ (مہر کے لیے) ایک لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔

نکاح کی شرطیں۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ حقوق کا ادا کرنا شرطیں پوری کرنے پر موقوف ہے۔ حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور سسرال کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اسکی تعریف

فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي۔

١٣٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

بَابٌ ٨٣ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَشْتَرِطِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا۔

١٣٨۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

بَابٌ ٨٤ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٣٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

بَابٌ ٨٥

١٤٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رضی قَالَ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا۔

فرمائی۔ فرمایا کہ اس نے جو کہا وہ سچ کر دکھایا، جو میرے ساتھ وعدہ کیا اسے وفا کیا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن شرطوں کا پورا کرنا ضروری ہے ان میں سے ان شرطوں کا پورا کرنا اور بھی ضروری ہے جن کے باعث تمہارے لیے شرمگاہیں حلال ہوتی ہیں۔

جن شرطوں کا نکاح میں لگانا درست نہیں۔

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی عورت کے لیے اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے تاکہ اس کا حصہ بھی اسی کو مل جائے حالانکہ اس کو وہی ملے گا جو اس کی قسمت میں ہے۔

دولہے کا زرد رنگ استعمال کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اس کو حضور سے روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حاضر ہوئے اور ان کے اوپر زرد نشانات تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا، تو انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ دریافت فرمایا کہ اسے مہر کیا دیا ہے؟ عرض کی، ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ بھی کرو خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

دعوت ولیمہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کا ولیمہ کیا اور بہت سے مسلمانوں کو کھانا کھلایا۔ اس کے بعد آپ حسب معمول باہر نکلے اور امہات المؤمنین کے حجروں پر (باری باری) تشریف لے گئے۔ آپ نے انہیں اور انہوں نے آپ کو دعائے برکت دی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو دو آدمیوں کو بیٹھے دیکھا، پس آپ واپس لوٹ گئے۔ مجھے یاد نہیں رہا کہ ان کے جانے کی

باب ۸۶ كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

دولہا کو دعا دینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پر زردی کے نشانات دیکھ کر فرمایا:۔ یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گٹھلی کے برابر سونے کے بدلے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا:۔ اللہ تعالےٰ تمہیں برکت دے، اللہ او لیمہ بھی کر لو، خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

باب ۸۷ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ۔

دلہن بنانے والی عورتوں کا دلہن کو دعائیں دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شرف زوجیت بخشا تو میری والدہ ماجدہ مجھے آپ کے دولت خانے میں لے گئیں۔ اس وقت کاشانہ اقدس کے اندر انصار کی کچھ عورتیں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا۔ خیر و برکت ہو اور اللہ اچھا نصیبہ کرے۔

باب ۸۸ مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا۔

جہاد سے پہلے دولہا دلہن کی خلوت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی نے جہاد کیا، پھر اپنی قوم سے فرمایا:۔ میرے ساتھ وہ شخص جہاد میں شریک نہ ہو جس نے ابھی نئی شادی کی ہو۔ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو۔

باب ۸۹ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا۔

نو سالہ بیوی کے ساتھ خلوت کرنا۔

عروہ کا بیان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو وہ چھ سال کی تھیں، جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو وہ نو سالہ تھیں اور وہ نو سال آپ کی خدمت میں رہیں۔

باب ۹۰ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

سفر میں دلہن سے خلوت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان (واپسی پر) تین روز قیام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثًا يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَاُلْقِيَ فِيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَقَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطّٰى لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ

فرمایا اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حُیی کے ساتھ خلوت فرمائی۔ پھر ان کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی۔ اس میں روٹی اور گوشت کا اہتمام نہ تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ یہی ان کا ولیمہ تھا۔ مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں ان کا شمار امہات المومنین میں کیا ہے یا لونڈیوں میں؟ بعض حضرات کہنے لگے کہ اگر پردہ کیا گیا تو امہات المومنین سے ہیں اور اگر پردہ نہ کیا گیا تو لونڈیوں سے ہیں۔ جب وہاں سے کوچ کرنے لگے تو حضور نے اپنے پیچھے ان کی جگہ بنائی نیز ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

بَابٌ ۹۱ الْبِنَاءُ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَّلَا نِيْرَانٍ

دلہن کو سواری اور روشنی کے بغیر لے جانا۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنِيْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْنِيْ اُمِّيْ فَاَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی زوجیت کا شرف بخشا تو میری والدہ محترمہ مجھے لے کر آپ کے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئیں۔ پس مجھے کوئی ڈر محسوس نہ ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت تشریف لائے۔

بَابٌ ۹۲ الْاَنْمَاطُ وَنَحْوُهَا لِلنِّسَاءِ۔

عورتوں کے لیے نمدے وغیرہ۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا تم نے نمدے تیار کر لیے ہیں؟ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہمیں نمدے کہاں میسر ہیں۔ فرمایا:۔ عنقریب تمہارے پاس ہوں گے۔

بَابٌ ۹۳ النِّسْوَةُ اللَّاتِيْ يَهْدِيْنَ الْمَرْاَةَ اِلٰى زَوْجِهَا۔

دلہن کو خاوند کے گھر پہنچانے والی عورتیں۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا زَفَّتِ امْرَاَةً اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری مرد کے ساتھ کروایا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے عائشہ! تمہارے پاس تو بچیوں کے بجانے کے لیے کوئی چیز نہیں جبکہ انصار مرد کو پسند

يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔

بَابُ ۹۴ الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَاسْمُهُ الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا افْعَلِي فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعْهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعُ لِي رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے ہیں۔

دلہن کو تحفہ دینا۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ہمارے پاس سے گذرتے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنو رفاعہ کی مسجد میں آئے تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جب حضرت ام سلیم کے پاس سے ہوتا تو آپ انہیں سلام کرتے۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب سے نکاح کیا تو (والدہ ماجدہ) حضرت ام سلیم نے مجھ سے فرمایا کہ کاش! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کریں۔ میں نے عرض کی، ایسا ہی کیجئے۔ پس انہوں نے کھجوریں، گھی اور پنیر لیا اور انہیں ہانڈی میں ڈال کر حیسہ (حلوہ) تیار کیا اور پھر میرے ہاتھوں آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے فرمایا: اسے رکھ دو اور حکم دیا کہ فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ اور ان کے علاوہ اور جتنے ملیں انہیں بھی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے وہی کیا جو آپ نے حکم فرمایا تھا جب میں لوٹ کر واپس آیا تو دیکھا کہ کاشانۂ اقدس تو آدمیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس حیسہ پر اپنا دستِ اقدس رکھا، جو اللہ نے چاہا وہ اس کے ساتھ کلام فرمایا، پھر آپ نے اس میں سے کھلانے کے لیے دس آدمیوں کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ (دس دس کر کے) سب آدمی کھا چکے۔ چنانچہ اکثر باہر چلے گئے اور چند افراد بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ بات مجھ پر گراں گزری پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور حجروں کی جانب تشریف لے گئے اور آپ کے پیچھے میں بھی نکل آیا۔ پھر میں نے عرض کی کہ وہ چلے گئے ہیں تو آپ کاشانۂ اقدس میں واپس تشریف لے آئے اور پردہ لٹکا دیا۔ میں بھی حجرے میں تھا کہ آپ زبانِ حق ترجمان سے فرمانے لگے: "اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اجازت نہ ملے مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ یوں نہیں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو۔ ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو جاؤ اور جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ، یہ نہیں کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ، بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی ہے، تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے ہیں،

عَشْرَ سِنِيْنَ۔

اور اللہ حق فرمانے سے نہیں شرماتا (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۳) ابو عثمان ؓ

بَاب ۹۵ اِسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوْسِ وَغَيْرِهَا۔

دلہن کے لیے کپڑے اور زیور مستعار لینا

۱۴۹۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ طَلَبِهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلُّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء سے ہار مستعار لیا۔ جب وہ گم ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو تلاش میں روانہ کیا۔ جب انہیں وہاں نماز کا وقت ہوگیا تو انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اس کی آپ سے شکایت کی پس تیمم کی آیت نازل ہوگئی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا:۔ اللہ تعالیٰ آپ (حضرت صدیقہ) کو جزائے خیر دے کیونکہ خدا کی قسم آپ کی وجہ سے کوئی سختی ایسی نہیں آئی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے ۲

۲ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا دس سال شرف حاصل کیا ہے۔

۲ آسانی فرمادی اور اسے مسلمانوں کے لیے باعث برکت بنا دیا۔

ف: لشکر اسلام نے جنگل میں ایسی جگہ پر پڑاؤ کیا ہوا ہے جہاں پانی نہیں ہے۔ رات کا وقت ہے مسلمانوں کے پاس پانی ختم ہوچکا ہے۔ ایسے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار گم ہوجاتا ہے جو انھوں نے اپنی بڑی بہن حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مستعار لیا ہوا تھا۔ اس کو تلاش کرنے کے لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض آدمی بھی بھیجے لیکن ہار نہ ملا اور لشکر اسلام کو مجبوراً اسی جگہ پر ٹھہرنا پڑا۔ آخر کار نماز کا وقت ہوجاتا ہے اور پانی صحابہ کرام کے پاس ختم ہوچکا ہے اور کہیں سے دستیاب بھی نہیں ہے۔ اس مجبوری کے وقت میں آیت تیمم کا نزول ہوتا ہے۔

بعض لوگوں کو اس واقعے سے یہ عجیب بات سوجھی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وسلم کو تو اس ہار کا پتہ بھی نہ چلا۔ لہٰذا آپ غیب نہیں جانتے تھے ___ ممکن ہے ایسی باتیں کرکے وہ لوگ خوشیاں منا لیتے ہوں کہ اسلام کی بڑی خدمت کر رہے ہیں اور توحید کے جھنڈے کو بلند کر رہے ہیں لیکن بات یہ نہیں ہے۔ وہ حضرات دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ یہ نہ دین کی خدمت ہے اور نہ عقیدۂ توحید کی سربلندی بلکہ شانِ رسالت کے خلاف محاذ آرائی ہے اور اس زاویۂ نظر کے باعث خواہ ایسا آدمی بظاہر کتنے ہی اونچے مقام پر فائز ہونے کا دعویٰ کرتا رہے لیکن وہ ایمان کی دولت سے محروم ہوجاتا ہے۔

اس واقعے میں پروردگارِ عالم کی مرضی یہی تھی کہ لشکرِ اسلام اسی بے آب جنگل میں ٹھہرا رہے نماز کا وقت آجائے، پانی نہ ملے اور وَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً کا منظر قائم ہوجائے تو ایسی صورتِ حال میں آیتِ تیمم کا نزول ہو۔ اس ساری صورتِ حال کے پیش آنے میں ہار کی گم شدگی ہی بہانہ بنی ہوئی تھی ___ اگر ہار بتا دیا جاتا یا خود بخود مل جاتا تو لشکرِ اسلام چل پڑتا اور آیت

تیمم کا نزول موقع کے مطابق نہ رہتا۔ لہٰذا ہار نہ تو از خود ملا اور نہ حضور نے ہی بتایا تاکہ خدا کی مرضی کے مطابق ہر جائے اور آیت تیمم کے نزول سے مطابقت رکھنے والی حالت برقرار رہے ـــــ یہاں یہ بات ہی لاتعلق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس ہار کا علم تھا یا نہیں تھا؟ ـــــ بات صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی صورتِ حال کو برقرار رکھنا چاہتا تھا تاکہ صورتحال آیت تیمم کے نزول سے مطابقت رکھے اور ہار کا گم ہونا اس کے لیے قادرِ مطلق نے بہانہ بنایا ہوا تھا۔

ان مہربانوں کو تو یہ علمِ مصطفیٰ کے خلاف ہتھیار نظر آتا ہے لیکن صحابہ کرام کا زاویہ نظر تو ملاحظہ ہو کہ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے مسلمانوں پر آلِ ابوبکر کے احسانات میں شمار کرتے ہیں ـــــ اگر ان حضرات کو حضور کا نہ بتانا یا بعض صحابہ کرام کو ہار کی تلاش کے لیے کہنا حضور کے عدمِ علم کی دلیل نظر آتا ہے تو خدا نے بھی بے حساب باتیں نہیں بتائیں اور ہر آدمی کے کندھوں پر نیکی بدی لکھنے کے لیے دو فرشتے کراماً کاتبین بٹھائے ہوئے ہیں، کیا اسے وہ خدا کے عدمِ علم پر محمول کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں تو یہاں بھی ایسے واقعات کو وہ اُس نبی کے عدمِ علم پر محمول نہ کیا کریں جس کا کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلاتے ہیں کیونکہ اُس نبی کو تو اُن کے پروردگار نے اتنا علم مرحمت فرمایا ہے جس کو ماپنے کا خدا نے کوئی پیمانہ ہی پیدا نہیں فرمایا۔ اُن کے علم و اختیار، فضائل و کمالات اور خصائص کو عطا فرمانے والا پروردگار ہی جانتا ہے کوئی دوسرا نہ کما حقہٗ جانتا ہے اور نہ جان سکتا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں توفیق مرحمت فرمائے کہ اس کے محبوب کو صحابہ کرام والے زاویۂ نظر سے دیکھا کریں کیونکہ اصل اسلامی اور ایمانی زاویہ نظر وہی ہے جو صحابہ کرام کا تھا۔

بَابُ ۹۶ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا أَتٰى أَهْلَهٗ۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُوْلُ حِيْنَ يَأْتِيْ أَهْلَهٗ بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

خاوند اپنی بیوی کے پاس آکر کیا پڑھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے اگر اس وقت اللہ کا نام لے کر یوں کہے: "اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور اسے بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں مرحمت فرمائے۔" پھر اگر ان کے مقدر میں ہے اور انہیں کوئی اولاد دی گئی تو شیطان کبھی اسے ضرور نہیں پہنچا سکے گا۔

بَابُ ۹۷ الْوَلِيْمَةُ حَقٌّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ولیمہ کرنا اچھی بات ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهٗ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ أُمَّهَاتِيْ يُوَاظِبْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِيْنَ أُنْزِلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو اپنی تشریف آوری سے نوازا تو میری عمر دس سال تھی میری والدہ ماجدہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی تاکید فرماتیں۔ چنانچہ میں نے دس سال آپ کی خدمت کا شرف حاصل کیا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور پردے کے بارے میں جب حکم نازل ہوا مجھے اس کا بخوبی علم ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے خلوت فرمائی۔ چنانچہ جب عروسی حالت

وكان أول ما أنزل في مبتنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بزينب ابنة جحش أصبح النبي صلى الله عليه وسلم بها عروسا فدعا القوم فأصابوا من الطعام ثم خرجوا وبقي رهط منهم عند النبي صلى الله عليه وسلم فأطالوا المكث فقام النبي صلى الله عليه وسلم فخرج وخرجت معه لكي يخرجوا فمشى النبي صلى الله عليه وسلم ومشيت حتى جاء عتبة حجرة عائشة ثم ظن أنهم خرجوا فرجع ورجعت معه حتى إذا دخل على زينب فإذا هم جلوس لم يقوموا فرجع النبي صلى الله عليه وسلم ورجعت معه حتى إذا بلغ عتبة حجرة عائشة وظن أنهم خرجوا فرجع ورجعت معه فإذا هم قد خرجوا فضرب النبي صلى الله عليه وسلم بيني وبينه بالستر وأنزل الحجاب۔

میں اگلی صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور انہیں کھانا کھلایا تو لوگ کھا کر نکل گئے لیکن چند لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہے اور کافی دیر کر دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل گیا کہ شاید یہ چلے جائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل دیئے اور میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ یہاں تک کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے قریب پہنچے تو آپ نے گمان کیا کہ وہ چلے گئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ جب حضرت زینب کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے تو واپس لوٹ گیا، یہاں تک کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے پاس پہنچے تو آپ نے سوچا کہ وہ چلے گئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ دیکھا تو وہ چلے گئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا اور اس وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔

باب ٦٨ الوليمة ولو بشاة۔

ولیمہ کرنا چاہیئے خواہ ایک بکری سے ہو۔

١٥٢۔ حدثنا علي حدثنا سفيان قال حدثني حميد أنه سمع أنسا قال سأل النبي صلى الله عليه وسلم عبد الرحمن بن عوف وتزوج امرأة من الأنصار كم أصدقتها قال وزن نواة من ذهب۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے پوچھا۔ جنہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا تھا کہ تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟ یہ عرض گزار ہوئے کہ گٹھلی کے وزن برابر سونا۔

١٥٣۔ وعن حميد سمعت أنسا قال لما قدموا المدينة نزل المهاجرون على الأنصار فنزل عبد الرحمن بن عوف على سعد بن الربيع فقال أقاسمك مالي وأنزل لك عن إحدى امرأتي قال بارك الله لك في أهلك ومالك فخرج إلى السوق فباع واشترى فأصاب شيئا من أقط وسمن فتزوج فقال النبي صلى الله عليه وسلم أولم ولو بشاة۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں انصار کے پاس آکر رہے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت سعد بن ربیع کے پاس قیام کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اپنا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور آپ کے لیے اپنی ایک بیوی سے جدا ہو جاتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی بیویوں اور آپ کے مال میں برکت دے۔ پھر بازار کی جانب چلے گئے کچھ خرید و فروخت کی جس سے کچھ پنیر اور گھی حاصل ہوا پھر انہوں نے نکاح

١٥٤۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن ثابت عن أنس قال ما أولم النبي صلى الله عليه وسلم على شيء من نسائه ما أولم على زينب أولم بشاة۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب کا کیا تھا۔ یہ ولیمہ آپ نے ایک بکری سے کیا۔

١٥٥۔ حدثنا مسدد عن عبد الوارث عن شعيب

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّۃَ وَتَزَوَّجَھَا وَجَعَلَ عِتْقَھَا صَدَاقَھَا وَاَوْلَمَ عَلَیْھَا بِحَیْسٍ۔

علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کر لیا اور اسی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا اور حیس کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ عَنْ بَیَانٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَّقُوْلُ بَنَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَۃٍ فَاَرْسَلَنِیْ فَدَعَوْتُ رِجَالًا اِلَی الطَّعَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجۂ مطہرہ کے ساتھ خلوت فرمائی تو آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں

بَابٌ ۹۹ مَنْ اَوْلَمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَآئِہٖ اَکْثَرَ مِنْ بَعْضٍ۔

ایک بیوی کا ولیمہ دوسری سے زیادہ کرنا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُکِرَ تَزْوِیْجُ زَیْنَبَ ابْنَۃِ جَحْشٍ عِنْدَ اَنَسٍ فَقَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآئِہٖ مَا اَوْلَمَ عَلَیْھَا اَوْلَمَ بِشَاۃٍ۔

زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجۂ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں دیکھا جیسا ان کا کیا تھا۔ ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا گیا تھا۔

بَابٌ ۱۰۰ مَنْ اَوْلَمَ بِاَقَلَّ مِنْ شَاۃٍ۔

ایک بکری سے بھی کم کا ولیمہ کرنا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِیَّۃَ عَنْ اُمِّہٖ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَآئِہٖ بِمُدَّیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواجِ مطہرات کا ولیمہ دو مد جو کے ساتھ کیا تھا۔

بَابٌ ۱۰۱ حَقِّ اِجَابَۃِ الْوَلِیْمَۃِ وَالدَّعْوَۃِ وَمَنْ اَوْلَمَ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ وَّنَحْوَہٗ وَلَمْ یُوَقِّتِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا وَّلَا یَوْمَیْنِ۔

ولیمہ کی دعوت قبول کرنی چاہیئے۔

سات روز تک ولیمہ کرنے کا حکم اور حضور نے ایک یا دو دن کی مدت مقرر نہیں فرمائی ہے۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِھَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کھانے کے لیے بلایا جائے تو اسے چاہیئے کہ حاضر ہو جائے۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیٰنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُکُّوا الْعَانِیَ وَاَجِیْبُوا الدَّاعِیَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- قیدی کو چھڑایا کرو، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کیا کرو اور بیمار کی بیمار پرسی کیا کرو۔

١٦١ - حدثنا الحسن بن الربيع حدثنا ابو الاحوص عن الاشعث عن معوية عن سويد قال البراء بن عازب رضي الله عنه امرنا النبي صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعيادة المريض واتباع الجنازة وتشميت العاطس وابرار القسم ونصر المظلوم وافشاء السلام واجابة الداعي ونهانا عن خواتيم الذهب وعن انية الفضة وعن المياثر والقسية والاستبرق والديباج تابعه ابو عوانة والشيباني عن اشعث في افشاء السلام۔

١٦٢ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد العزيز ابن ابي حازم عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال دعا ابو اسيد الساعدي رسول الله صلى الله عليه وسلم في عرسه وكانت امراته يومئذ خادمهم وهي العروس قال سهل تدرون ما سقت رسول الله صلى الله عليه وسلم انقعت له تمرات من الليل فلما اكل سقته اياه۔

باب ١٠٢ من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله۔

١٦٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن الاعرج عن ابي هريرة انه كان يقول شر الطعام طعام الوليمة يدعى لها الاغنياء ويترك الفقراء ومن ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم۔

باب ١٠٣ من اجاب الى كراع

١٦٤ - حدثنا عبدان عن ابي حمزة عن الاعمش عن ابي حازم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو دعيت الى كراع لاجبت ولو اهدي الي كراع لقبلت۔

باب ١٠٤ اجابة الداعي في العرس

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کو پھیلانے اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتنوں، ریشمی گدوں، ریشمی جھول، ریشمی کپڑوں، استبرق اور دیباج کے کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔ ابوعوانہ نے بواسطہ شیبانی اشعث سے سلام پھیلانے کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا اور اس روز ان کی اہلیہ محترمہ عروسی حالت کے اندر ان کی خدمت گزاری کر رہی تھیں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا۔ اس نے رات کے وقت آپ کے لیے کھجوریں بھگو دی تھیں۔ جب آپ کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہی آپ کو شیرہ پلایا تھا۔

جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے برا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریب نظر انداز کر دیے جائیں۔ نیز جو دعوت کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

سری پائے کی دعوت قبول کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے سری پائے کھانے کی دعوت دی جاتی تو میں قبول کر لیتا اور اگر مجھے سری پائے کا ہدیہ دیا جاتا تو میں قبول کر لیتا۔

شادی وغیرہ کی دعوت قبول کرنا۔

وَغَيْرِهَا۔

١٦٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہاری دعوت کی جائے تو اس (ولیمہ کی) دعوت کو قبول کر لیا کرو۔ ان (نافع) کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر روزہ دار ہونے کے باوجود شادی وغیرہ کی دعوتوں میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

باب ١٠٥ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ۔

دعوتِ ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا۔

١٦٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتوں اور بچوں کو دعوتِ ولیمہ سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ جوشِ مسرت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا: خدا گواہ ہے کہ تم مجھے لوگوں میں سب سے پیارے ہو۔

باب ١٠٦ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ وَرَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشٰى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشٰى عَلَيْكَ وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ۔

دعوت میں بُری بات دیکھ کر لوٹ آنا

حضرت ابن مسعود نے گھر میں تصویر دیکھی تو واپس چلے آئے۔ حضرت ابن عمر نے حضرت ابوایوب انصاری کو مدعو کیا تو انہوں نے گھر میں دیوار پر پردہ دیکھا۔ ابن عمر کہنے لگے کہ عورتوں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ حضرت ابوایوب نے کہا کہ مجھے دوسروں سے تو اس بات کا خطرہ تھا لیکن آپ کے متعلق یہ خدشہ نہ تھا۔ خدا کی قسم، اب میں آپ کا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اور واپس لوٹ گئے

١٦٧۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ اندر داخل نہ ہوئے بلکہ دروازے پر ہی کھڑے رہے۔ میں نے ناراضگی کو آپ کے مبارک چہرے سے پہچان لیا۔ پس میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس گدّے کا کیا حال ہے؟ وہ فرماتی ہیں کہ

اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

باب ۱۰۷ قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُتْحِفُهُ بِذَلِكَ۔

باب ۱۰۸ النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَوْ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

باب ۱۰۹ الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ۔

میں عرض گزار ہوئی:۔ میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر جلوہ افروز ہوا کریں اور اس کے ساتھ ٹیک لگایا کریں۔ اس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ جو تم نے بنائی ہیں ان کو ...

دلہن کا مہمانوں کی خدمت کرنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان ہے کہ جب ابو اُسید ساعدی کی شادی ہوئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی دعوت کی۔ ان کی دلہن نے ہی کھانا تیار کیا انہوں نے ہی مہمانوں کے سامنے پیش کیا اور ام اُسید نے رات کے وقت پتھر کے ایک پیالے میں کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہ شیرہ ایک برتن میں نکال کر نوش فرمانے کے لیے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

دعوت میں نشہ نہ لانے والا شیرہ پلانا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ اس روز ان کی بیوی نے میزبانی کے فرائض انجام دیئے حالانکہ وہ عروسی لباس میں تھیں۔ ان کی بیوی یا ابو اسید نے کہا:۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا چیز تیار کی تھی؟ میں نے رات کے وقت ایک پیالے میں آپ کے لیے کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں۔

عورتوں کے ساتھ رواداری برتنا۔

حضور کا ارشاد ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عورت پسلی کے مانند ہے۔ اگر اسے سیدھا کرو گے تو ٹوٹ جائے گی، اگر اسی طرح اس کے ساتھ فائدہ اٹھانا چاہو تو فائدہ اٹھا سکتے ہو ورنہ اس کے اندر ٹیڑھا پن موجود ہے۔

باب ۱۱۰ الوصاۃ بالنساء

۱۷۱- حدثنا اسحق بن نصر حدثنا حسین الجعفی عن زائدۃ عن میسرۃ عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یؤذی جارہ واستوصوا بالنساء خیرا فانھن خلقن من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ فان ذھبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء خیرا۔

۱۷۲- حدثنا ابو نعیم حدثنا سفین عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال کنا نتقی الکلام والانبساط الی نسائنا علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھیبۃ ان ینزل فینا شیء فلما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تکلمنا وانبسطنا۔

باب ۱۱۱ قوا انفسکم واھلیکم نارا۔

۱۷۳- حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن عبد اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلکم راع وکلکم مسئول فالامام راع وھو مسئول والرجل راع علی اھلہ وھو مسئول والمرأۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وھی مسئولۃ والعبد راع علی مال سیدہ وھو مسئول الا فکلکم راع وکلکم مسئول۔

باب ۱۱۲ حسن المعاشرۃ مع الاھل۔

۱۷۴- حدثنا سلیمان بن عبد الرحمن وعلی بن حجر قالا اخبرنا عیسی بن یونس حدثنا ھشام بن عروۃ عن عبد اللہ بن عروۃ عن عروۃ عن عائشۃ قالت جلس احدی عشرۃ امرأۃ فتعاھدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار ازواجھن شیئا قالت الاولی زوجی لحم جمل غث علی رأس جبل لا سھل فیرتقی ولا سمین فینتقل قالت الثانیۃ زوجی لا ابث

عورتوں کے متعلق وصیت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور عورتوں کے ساتھ نیکی کرنے کے بارے میں میری وصیت قبول کرلو اور سب سے اوپر والی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے چلوگے تو توڑ ڈالوگے اور اس کے حال پر چھوڑے رہوگے تب بھی ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے بارے ۲

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہم عورتوں کے ساتھ زیادہ گفتگو اور دل لگی کرنے سے پرہیز کیا کرتے تھے کہ کہیں ہمارے بارے میں آسمان سے کوئی حکم نازل نہ ہوجائے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو ہم ان کے ساتھ گفتگو اور دل لگی کرنے لگ گئے۔

اپنے بیوی بچوں کو جہنم سے بچاؤ

حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔ پس امام (بادشاہ) حاکم ہے اور اس سے ارعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہر شخص اپنے اہل وعیال کا حاکم ہے اور ان کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اس سے پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک حاکم ونگران ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائیگا۔

اہل وعیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ گیارہ عورتوں نے ایک جگہ بیٹھ کر آپس میں عہد معاہدہ کیا کہ اپنے اپنے خاوند کی کوئی ذرا سی بات بھی نہیں چھپائیں گی۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ میرا خاوند دبلے پتلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو۔ نہ اس تک پہنچنا ہی کوئی آسان کام اور نہ وہ اتنا عمدہ جس کی خاطر کوئی اتنی تکلیف اٹھائے۔ دوسری کہنے لگی کہ میں تو اپنے خاوند کا ذکر کرتے ہوئے ڈرتی ہوں کہ اگر میں نے اس کا ذکر کیا تو اسے چھوڑ

خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا

نہ دوں، ورنہ مجھے اس کی تمام ظاہر اور پوشیدہ خامیوں کا علم ہے۔ تیسری نے کہا کہ میرا خاوند ایک لمبا تڑنگا انسان ہے۔ اگر اس کی خامیاں بیان کروں تو طلاق دے دی جائے گی اور اگر بیان نہ کروں تو مجھے لٹکا یا ہوا ہے۔ چوتھی نے کہا کہ میرا خاوند وادیٔ تہامہ کی آب و ہوا کے مانند معتدل ہے، نہ گرم نہ سرد۔ نہ ڈرتا ہے اور نہ اُکتاتا ہے۔ پانچویں نے کہا کہ میرا خاوند گھر میں چیتا اور باہر شیر ہے۔ جو کہتا ہے اس کے بارے میں پوچھتا بھی نہیں۔ چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند کھانے بیٹھے تو سارا ہی چٹ کر جائے، پینے لگے تو ایک قطرہ باقی نہ چھوڑے۔ سونے لگے تو اکیلا ہی پڑا رہتا ہے۔ نہ مجھے ہاتھ لگاتا ہے اور نہ کبھی میرا حال پوچھتا ہے۔ ساتویں کہنے لگی کہ میرا خاوند جاہل نادان اور کاہل انسان ہے۔ میرے اوپر اوندھا پڑا رہتا ہے۔ دنیا بھر کے سارے عیب اس کی ذات میں جمع ہیں۔ ذرا سی بات پر سر پھوڑ دے یا ہاتھ توڑ ڈالے اور چاہے تو دونوں کام کر گزرے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرے خاوند کا چھونا خرگوش کے چھونے کی طرح ہے لیکن اس کی خوشبو زعفران جیسی ہے۔ نویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا مکان عالیشان ہے۔ طویل پرتلے اور راکھ کے ڈھیروں والا ہے۔ اس کے قریب ہی پنچائت گھر ہے۔ دسویں نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیسا مالک! وہ ہر خیر و خوبی والا ہے۔ اس کے پاس بہت سارے اونٹ ہیں جو جا بجا گھر کے اردگرد بیٹھے رہتے ہیں۔ مہمانوں کیلئے اونٹ ذبح کر دیا جاتا ہے۔ جہاں وہ گھنٹی کی آواز سنتے ہیں تو انہیں اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا ہے۔ گیارھویں عورت کہنے لگی کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے۔ ابوزرع کا کیا پوچھنا اس نے زیورات سے میرے کانوں کو جھکا دیا۔ کھلا پلا کر میرے بازوؤں کو چربی سے موٹا کر دیا کہ میں اپنے موٹاپے کو محسوس کرنے لگی۔ شادی سے پہلے چند بھیڑ بکریوں کے سہارے میں مشکل سے گزر اوقات کر رہی تھی لیکن ابوزرع نے مجھے بکثرت گھوڑوں، اونٹوں اور کھیتوں کا مالک بنا دیا۔ اتنی جائیداد کا مالک ہونے پر بھی اس کا مزاج بہت عمدہ ہے۔ میں بات کرتی ہوں تو وہ کبھی بُرا نہیں مناتا، سو جاؤں تو خواہ صبح تک سوتی رہوں لیکن کبھی نہیں جگاتا۔ اپنی مرضی کے مطابق کھاتی پیتی ہوں۔ ابوزرع کی والدہ ماجدہ یعنی میری ساس صاحبہ کا کیا کہنا، اس کے صندوق بھرے رہتے ہیں اور گھر کشادہ ہے۔ ابوزرع کا بیٹا نہایت نازک اندام پتلا اور چھریرا جسم۔ کم خوراک اتنا کہ چھ ماہی بکری کی ایک ہی دستی میں شکم سیر ہو جائے۔ ابوزرع کی بیٹی کی کیا بات ہے۔ باپ اور ماں کی لاڈلی اور فرماں بردار ہے لیکن سوکن کے دل کی

سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَّاَخَذَ خَطِّيًّا وَّاَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَّاَعْطَانِيْ مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِيْ اُمَّ زَرْعٍ وَّمِيْرِيْ اَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ مَا بَلَغَ اَصْغَرَ اٰنِيَةِ اَبِيْ زَرْعٍ قَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ وَّلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَاَتَقَمَّحُ بِالْمِيْمِ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَنْظُرُ فَمَا زِلْتُ اَنْظُرُ حَتّٰى كُنْتُ اَنَا اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ۔

جلن ہے۔ ابوزرع کی لونڈی کا بھی کیا کہنا۔ ہماری باتوں کو ادھر ادھر نہیں پھیلاتی اور نہ گھر کے کسی راز کو فاش کرتی ہے کوئی چیز چرا کر نہیں کھاتی اور گھر کی پوری طرح صفائی رکھتی ہے اور گھر کو صاف ستھرا رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتی۔ اس کا بیان ہے کہ ایک روز ابوزراع ایسے وقت گھر سے باہر نکلا کہ میں دودھ سے مکھن نکال رہی تھیں۔ اسے ایک عورت ملی جس کے چیتے کے بچوں کی طرح دو بچے تھے جو اس کے زیر بغل پستانوں سے کھیلتے ہوئے دودھ پی رہے تھے۔ پس اس نے مجھے طلاق دے کر اس عورت کے ساتھ نکاح کر لیا اس کے بعد ناچار میں نے ایک ایسے شخص سے نکاح کر لیا جو بہترین گھڑ سوار اور نیزہ بازی کا شائق تھا۔ اس نے مجھے بہت سے جانور اور ہر قسم کے اسباب سے ایک جوڑا دیا۔ اس نے مجھے[۲]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ حبشی اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے چھپا لیا اور میں برابر ان کا کھیل دیکھتی رہی، یہاں تک کہ اپنی مرضی سے گئی۔ اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ ایک کمسن لڑکی کتنی دیر تک کھیل کود دیکھ سکتی ہے۔

[۲] اجازت دی کہ جتنا چاہو کھاؤ پیو اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی کھلاؤ، لیکن اس نے جتنا مال مجھے دیا اس کے ساتھ تو ابوزراع کا ایک برتن بھی نہیں بھرے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے لیے اسی طرح ہوں جیسے ام زرع کے لیے ابوزرع تھا۔

ف: حبشیوں کی عید تھی تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے ہتھیاروں کے ساتھ کھیلنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نے انھیں اجازت مرحمت فرما دی تو وہ مسجد نبوی کے صحن میں اپنے ہتھیاروں سے کھیلنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تھے اور ان کا کام ملاحظہ فرما رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت صدیقہ بھی دیکھنے لگیں اور وہ حضور کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔ وہ حسب منشاء کافی دیر تک دیکھتی رہی تھیں اور حبشیوں کو نظر نہیں آ رہی تھیں کیونکہ حضور کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔

یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے ورنہ جہاں حضرت صدیقہ غیر محرم مردوں سے چھپی ہوئی تھیں وہاں انھیں دیکھ بھی نہیں سکتی تھیں جیسا کہ ایک دفعہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ وہ عرض گزار ہوئیں یہ تو نابینا ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو۔ یعنی اگرچہ یہ تمہیں نہیں دیکھ سکتے لیکن تم تو انھیں دیکھتی ہو اور کسی نامحرم مرد کو دیکھنا تمہارے لیے بھی تو جائز نہیں ہے ــــــ معلوم ہوا کہ کسی نامحرم مرد کو دیکھنا اور نامحرم مرد کو اپنا آپ دکھانا عورت کے لیے جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بَابُ[۱۱۳] مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهٗ لِحَالِ زَوْجِهَا۔

باپ کا خاوند کے بارے میں بیٹی کو نصیحت کرنا۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری ہمیشہ

---

[۱] امام بخاری فرماتے ہیں کہ سعید بن سلمہ نے ہشام سے جو روایت کی ہے اس میں وَلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا ہے امام بخاری فرماتے ہیں کہ فَاَتَقَمَّحُ میم کے ساتھ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي ذَلِكَ وَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي

یہ خواہش رہی کہ حضرت عمر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دونوں بیویوں کے بارے میں دریافت کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ وہ حج کے لیے گئے اور میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا۔ راستے میں وہ قضائے حاجت کے لیے ایک طرف گئے تو میں پانی کا لوٹا لے کر ادھر چلا گیا۔ جب وہ فارغ ہو کر آئے تو میں نے ہاتھ دھلائے، پھر انہوں نے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا۔ اے امیر المومنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ دو بیویاں کون سی ہیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فرمایا ہے؟ فرمایا: اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے، وہ عائشہ اور حفصہ ہیں۔ پھر حضرت عمر نے مثلِ سابق حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اور میرا ایک انصاری ہمسایہ، ہم دونوں مدینہ منورہ کے عوالی میں رہائش پذیر تھے۔ ہم دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کی خبریں باری باری حاصل کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک روز وہ آتا اور ایک روز میں آیا کرتا اور واپسی پر اپنے ساتھی کو وحی اور آپ کے ارشاداتِ عالیہ کے متعلق بتا دیا جاتا۔ چنانچہ جب بھی آتے تو دونوں ایسا ہی کرتے۔ ہمارے قریش کی جماعت عورتوں پر غالب رہتی تھی لیکن جب ہم یہاں آئے تو انصاری حضرات پر عورتوں کو غالب پایا۔ چنانچہ ہماری عورتیں بھی انصاری عورتوں کا اثر قبول کرنے لگیں۔ میں نے ایک دفعہ اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا۔ مجھے اس کا جواب دینا ناگوار گزرا۔ اس نے کہا: آپ میرے جواب دینے کو ناپسند کیوں ٹھہراتے ہیں جبکہ خدا کی قسم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات آپ کو پلٹ کر جواب دیتی ہیں اور ایک تو ان میں سے سارا دن شام تک آپ کو چھوڑے رکھتی ہے۔ میں اس بات سے ڈر گیا اور میں نے کہا کہ ان میں سے ایسا کرنے والی تو خسارے میں ہے۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور بارگاہِ عالی کی جانب روانہ ہو گیا۔ چنانچہ حفصہ کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا دن شام تک ناراض رکھتی ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں۔ پس میں نے کہا کہ تم نامراد ہوئیں اور خسارے میں ہو۔ کیا تمہیں اس بات کا خیال نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ پس تم ہلاک ہو جاؤ گی لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہ مانگا کرو، پلٹ کر جواب نہ دو اور آپ سے کنارا کشی نہ کرنا۔ اپنی ضرورت کے لیے مجھ سے مانگ

لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ
فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ
أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا
أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ
يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا
وَقَالَ أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ
الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ
أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ
كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ
ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ
فَاعْتَزَلَ فِيهَا وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ
مَا يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هَذَا أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي
الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ
يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ
فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ
فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ
كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ
فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ
عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ
لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ
فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ
غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ
فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ
فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ

لیا کرو۔ اپنی پڑوسن کو دیکھ کر دھوکا نہ کھانا کیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے۔ ان کی مراد حضرت عائشہ سے تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دنوں ہم میں چرچا تھا کہ غسان کا بادشاہ ہم سے لڑنے کے لیے گھوڑوں کے کھروں میں نعلیں لگوا رہا ہے پس میرا انصاری ساتھی ایک روز اپنی باری پر عشاء کے وقت واپس لوٹا۔ اس نے بڑے زور سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا کیا وہ ہیں؟ میں ڈر گیا اور باہر نکل کر اس کے پاس آیا۔ اس نے کہا کہ آج تو بہت بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا: کیا ہوا، کیا غسان کا بادشاہ آ گیا؟ اس نے کہا: بلکہ اس سے بھی بڑا ہولناک واقعہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی۔ پس میں نے کہا کہ حفصہ نامراد ہوئی اور خسارے میں رہی، میرا خیال بھی یہی تھا کہ عنقریب ایسا ہوگا میں نے اپنے کپڑے سنبھالے اور صبح کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالاخانے میں تشریف لے جا کر ایک گوشے میں جلوہ افروز ہو گئے اور میں حفصہ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا: روتی کیوں ہو، کیا میں تمہیں ڈراتا نہ تھا، بتاؤ کیا تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن آپ کنارہ کش ہو کر بالاخانے میں جلوہ افروز ہیں۔ میں باہر نکلا اور منبر شریف کی جانب گیا جبکہ وہاں کتنے ہی افراد تھے اور بعض رو رہے تھے۔ میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا لیکن ماہی بے آب کی طرح مضطرب ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالاخانے کی طرف چل پڑا۔ میں نے آپ کے حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ غلام اندر داخل ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر کے واپس لوٹا اور کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور آپ کا ذکر کیا لیکن حضور خاموش رہے۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے پاس تھے ان کے پاس آ بیٹھا۔ جب دل بے قرار ہو گیا تو پھر حاضر ہوا اور غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ وہ اندر گیا اور جب واپس لوٹا تو کہا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن حضور خاموش رہے۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے پاس تھے ان میں آ بیٹھا۔ پھر جب مجھ پر پریشانی کا غلبہ ہوا تو میں نے غلام کے پاس جا کر کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ وہ اندر داخل ہوا اور جب لوٹ کر میرے پاس آیا تو کہا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن حضور خاموش

قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا أَصْبَحْتُ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ

رہے۔ جب میں واپس لوٹ رہا تھا تو غلام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت مرحمت فرما دی ہے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کوئی کپڑا بچھائے بغیر کھردری چٹائی پر محوِ استراحت ہیں اور چٹائی کے جسمِ اطہر پر نشانات بنے ہوئے تھے اور چمڑے کا تکیہ سرہانے تھا جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ میں سلام کر کے کھڑے ہی کھڑے عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! کیا حضور نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف نظر اٹھائی اور فرمایا:۔ نہیں۔ پس میں نے تکبیر کہی اور کھڑے ہی کھڑے عرض گزار ہوا تاکہ حضور کا دل بہلے کہ یا رسول اللہ! ہم قریش تو عورتوں پر غالب رہتے ہیں لیکن جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو یہاں کے مردوں پر عورتوں کو غالب دیکھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ میں پھر عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! کاش آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوتا کہ میں حفصہ کے پاس گیا، تو میں نے اس سے کہا کہ اپنی ہمسائی کو دیکھ کر دھوکا نہ کھا جانا، وہ تم سے خوبصورت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پیاری ہے۔ ان کی مراد حضرت عائشہ سے تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ تبسم فرمایا۔ اب میں آپ کی تبسم ریزی کو دیکھ کر بیٹھ گیا۔ جب میں نے آپ کے کاشانۂ اقدس میں نظر دوڑائی تو خدا کی قسم مجھے آپ کے کاشانۂ رسالت کے اندر تین کھالوں کے سوا اور کچھ بھی نظر نہ آیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کے لیے کشادگی فرمائے کیونکہ ایران اور روم کے لوگوں پر کتنی کشادگی فرمائی گئی اور انہیں کتنا دنیا کا مال دیا گیا ہے حالانکہ وہ خدا کو نہیں پوجتے۔

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے حالانکہ آپ ٹیک لگائے آرام فرما تھے۔ پھر فرمایا:۔ اے ابن خطاب! کیا تم ابھی اسی خیال میں ہو؟ اس قوم کو ان کی بھلائیوں کا بدلہ دنیا کی زندگی میں جلدی ہی مل جاتا ہے۔ میں عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! میرے لیے مغفرت کی دعا کیجئے۔ اس حدیث کی رو سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے انتیس (۲۹) دن کنارا کئے رکھا جبکہ حضرت حفصہ نے راز کی کوئی بات حضرت عائشہ کو بتا دی تھی۔ آپ نے غصے کی حالت میں ان سے فرما دیا تھا کہ میں ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ جب اللہ تعالیٰ

وَعِشْرُوْنَ فَكَانَ ذَالِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَآئِشَةُ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ التَّخْيِيْرِ فَبَدَاَ بِيْ اَوَّلَ امْرَاَةٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ فَاخْتَرْتُهٗ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَآءَهٗ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَآئِشَةُ۔

نے عتاب فرمایا اور انتیس ۲۹ دن گزر گئے تو آپ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کو دیکھ کر حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں:۔ یارسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے تک ہمارے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔ میں برابر شمار کرتی آرہی ہوں کہ ابھی انتیس ۲۹ دن گزرے ہیں۔ فرمایا:۔ مہینہ انتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے اور وہ ۲

بَابٌ ۱۱۴ صَوْمِ الْمَرْاَةِ بِاِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا۔

بیوی خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھے۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں عورت روزہ نہ رکھے مگر اس کی اجازت سے۔

بَابٌ ۱۱۵ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا۔

بیوی کا ناراض ہو کر رات بھر خاوند کے بستر سے الگ سونا۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْءَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے لیکن وہ آنے سے انکار کردے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تَرْجِعَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے انکار کردے تو اس پر فرشتوں کی لعنت ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔

بَابٌ ۱۱۶ لَا تَاْذَنُ الْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا لِاَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

خاوند کی بغیر اجازت بیوی کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَآ اَنْفَقَتْ مِنْ نَّفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَدّٰى اِلَيْهِ شَطْرُهٗ وَرَوَاهُ اَبُو الزِّنَادِ اَيْضًا عَنْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں (نفلی) روزہ رکھے مگر اس کی اجازت سے اور کسی کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے مگر اس کی اجازت سے اور اگر وہ خاوند کی اجازت کے بغیر مال خرچ کرے گی تو اس کے ایک حصہ کی ذمہ دار ہوگی۔ ابوالزناد، موسیٰ، ان کے والد نے حضرت ابوہریرہ سے روزے ۲

اور مجھ سے ایک بات اختیار کرنے کے لیے فرمایا پھر اسی طرح تمام ازواج ۲ ...ایات سے فرمایا اور سب نے وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ صدیقہ نے دیا تھا۔ جلد سوم

باب ۱۱۷

جنت میں مفلس آدمی اور جہنم میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔

۱۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا (معراج کی رات میں) تو اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر غریب لوگ تھے اور مالداروں کو داخل ہونے سے) روک دیا گیا تھا۔ جبکہ جہنمیوں کو ابھی جہنم میں جانے کا حکم نہیں دیا گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں میں اکثر عورتیں تھیں۔

ف: غریب لوگ اس لیے جنت میں زیادہ نظر آئے کہ زیادہ تر غریب لوگ ہی دین سے وابستہ رہتے ہیں۔ خدا کا خوف بھی کافی حد تک ان کے دلوں میں رہتا ہے اور اپنے مرنے جینے کو بھی کافی حد تک یاد رکھتے ہیں جبکہ اکثر مالدار حضرات مال کے نشے سے چور ہو کر ایسی حرکتیں بھی کرتے رہتے ہیں جو کسی طرح بھی مناسب نہیں ہیں۔

عورتوں کے دوزخ میں زیادہ نظر آنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ بعض عورتیں اپنے خاوند کی ممنونِ کرم ہونے کی بجائے الٹی ان کی شکایت کرتی ہیں۔ مرد خواہ عورت کو اپنے سے بہتر حالت میں رکھے اور اسے آرام پہنچانے کی خاطر خوب تکالیف بھی اٹھاتا رہے لیکن جب بھی کوئی کمی محسوس کرے گی تو یہی کہے گی کہ ہم نے تو اس آگ لگے گھر میں ہمیشہ تنگی اٹھائی ہے۔ یہ ناشکری خاوند کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے اور اللہ تعالٰی بھی اس طرزِ عمل سے بہت ناراض ہوتا ہے ——— دوسرے عورت سب سے نقصان دہ فتنہ بھی ہیں۔ یہ مردوں کے اعصاب پر سوار ہو کر اُس کی مت مار دیتی ہیں۔ فتنۂ نسواں کے بارے میں اسی جلد کی حدیث ۸۰ کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے، آمین ——— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غریبوں اور عورتوں کے متعلق یہ اسی جلد کی حدیث ۱۸۳، ۱۳۶۹، ۱۴۶۶، اور ۱۴۶۷ میں بھی فرمایا ہے۔ اللہ تعالٰی ہمیں جہنم سے بچائے، آمین۔

باب ۱۱۸ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخَلِيطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

خاوند کی ناشکری کرنا۔

عشیر خاوند کو کہتے ہیں جو ساتھی ہے اور عشیر مشتق ہے معاشرۃ سے۔ حضرت ابو سعید نے حضور سے اس کی روایت کی ہے۔

۱۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے طویل قیام کیا، جتنی دیر میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے، پھر طویل رکوع کیا۔ پھر اٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم طویل تھا۔ پھر سجدہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ اور کافی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے مختصر تھا۔ پھر طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع جتنا طویل نہ تھا پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے قدرے کم تھا اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر سر مبارک کو اٹھا کر سجدہ کیا

وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّ
هُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ
الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ
الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ
لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ
شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ
إِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرِيْتُ الْجَنَّةَ .....
فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا
بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا
قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ
وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ
رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ
أَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ
وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ
تَابَعَهُ أَيُّوْبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ۔

بَابُ ۱۱۹ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَهُ

أَبُوْ جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ
اللَّيْلَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ
وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔

اور فارغ ہو گئے اور سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ
سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔
انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم گہن
دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ
اپنی جگہ سے کسی چیز کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور پھر ہم نے دیکھا
کہ آپ نے دست مبارک ہٹا لیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی
یا مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے انگوروں کے ایک گچھے کو لینے کے
لیے ہاتھ بڑھائے تھے۔ اگر میں اسے لے لیتا تو رہتی دنیا تک
تم اس سے کھاتے رہتے۔ میں نے جہنم کو دیکھا اور آج جیسا
دردناک منظر پہلے بالکل نہیں دیکھا تھا اور میں نے اس میں اکثر
عورتوں کو دیکھا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ کس لیے؟
فرمایا ان کے کفر کے باعث۔ عرض کی گئی کہ کیا یہ اللہ کے ساتھ
کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: وہ خاوند کی ناشکری اور احسان فراموشی کرتی ہیں
اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر نیکی کرتے رہو۔ پھر تم سے کوئی ذرا سی
تکلیف پہنچ جائے تو کہنے لگتی ہے کہ میں نے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نظر نہیں دیکھی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں جنت پر مطلع ہوا تو میں نے دیکھا
کہ اس میں زیادہ تر غریب لوگ ہیں اور جب میں جہنم پر مطلع ہوا تو دیکھا
کہ اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ اسی طرح ایوب اور سلم بن زریر
نے روایت کی ہے۔

بیوی کا خاوند پر حق ہے

حضرت ابو جحیفہ نے رسولِ خدا سے روایت کی ہے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم ہمیشہ
دن کو روزے رکھتے اور راتوں کو قیام کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا
یا رسول اللہ! یہی بات ہے فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ ایک روز روزہ
رکھو اور دوسرے روز چھوڑ دو، قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ
تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور
تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

باب (۱۲۰) الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

۱۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

باب (۱۲۱) قَوْلِ اللهِ تَعَالَى الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا۔

۱۸۶ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ آلَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ۔

باب (۱۲۲) هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَفْعُهُ غَيْرَ أَنْ لَا تُهْجَرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

۱۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللهِ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا۔

۱۸۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ

بیوی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک چرواہا (نگران) ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے متعلق پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے۔ پس ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔

مرد عورتوں پر افسر ہیں جیسا کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے..... تا اِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کنارہ کش رہنے کے لیے فرمایا اور اپنے بالاخانے میں تشریف فرمایا کرتے۔ جب آپ انتیس[29] روز کے بعد وہاں سے اتر آئے تو عرض کی گئی۔ یارسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ جدا رہنے کے لیے فرمایا تھا۔ ارشاد ہوا کہ مہینہ انتیس[29] دن[2]

خاوند کا اپنی بیویوں کے گھروں میں نہ جانا۔

معاویہ بن حیدہ نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے ماسوائے اس کے کہ گھر سے نہ جائے لیکن پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔

عکرمہ بن عبدالرحمن بن حارث نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات کے گھروں میں ایک ماہ تک نہ جانے کی قسم کھائی۔ جب انتیس[29] دن گزر گئے تو اگلی صبح آپ نے ان کے پاس صبح کی یا ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس آپ سے گزارش کی گئی کہ اے نبی اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے؟ فرمایا: بے شک مہینہ انتیس[29] دن کا بھی ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک

مُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحَى فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَنَادَاهُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

بَاب ١٢٣ مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ وَقَوْلِهِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ۔

١٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ۔

بَاب ١٢٤ لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ۔

١٩٠ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا فَقَالَ لَا إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ۔

بَاب ١٢٥ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا۔

١٩١ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ

صبح کو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات رو رہی تھیں اور ان کے پاس بیٹھنے والی ہر عورت بھی۔ پس میں مسجد نبوی میں چلا گیا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پس حضرت عمر بن خطاب آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس بالا خانے پر چڑھنے لگے جس میں آپ جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے سلام کیا لیکن انہیں جواب نہ ملا۔ دوسری دفعہ سلام کیا لیکن جواب سے محروم ہے۔ تیسری دفعہ سلام کیا لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انہیں بلایا گیا تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی۔ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا۔ نہیں لیکن میں ان سے ایک مہینہ جدا رہوں گا۔ پس آپ انتیس ٢٩ دن جدا رہے اور پھر اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے آئے۔

عورتوں کو کہاں تک بدنی سزا دی جاسکتی ہے۔

حضور نے فرمایا ہے کہ انہیں صرف اتنا مارو کہ نشانات نہ پڑیں۔

حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو لونڈی غلاموں کی طرح نہ پیٹے کہ پھر دن ختم ہو تو اس سے مجامعت کرنے بیٹھ جائے۔

بیوی کا گناہ میں شوہر کی اطاعت نہ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی انصاری عورت نے اپنی لڑکی کی شادی کی۔ سوئے اتفاق کہ لڑکی کے سر کے بال گر گئے۔ پس وہ عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور صورتِ حال بیان کر کے عرض کرنے لگی کہ لڑکی کا خاوند مجھ سے کہتا ہے کہ اس کے بال جڑواؤ۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ بال جوڑنے جڑوانے والی عورتوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

اگر بیوی کو خاوند کی ناراضگی کا ڈر ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے: "اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے" (سورۃ النساء)

بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تَقُولُ لَهُ أَمْسِكْنِي وَلَا تُطَلِّقْنِي ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِي فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِي فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

بَابُ (۱۲۶) الْعَزْلِ۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ۔

بَابُ (۱۲۷) الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ

آیت ۱۲۸) کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس عورت کے بارے میں ہے جو ایسے شخص کے پاس ہو کہ اسے رکھنا نہ چاہے بلکہ اسے طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہے۔ اس وقت وہ عورت اس سے کہے کہ آپ مجھے اپنے پاس رکھیں، طلاق نہ دیں پھر دوسری عورت سے نکاح بھی کرلیں اور میں اپنا نان نفقہ نیز باری میں معاف کرتی ہوں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح خوب ہے۔ (سورۂ نساء، آیت)"

عزل کرنا۔

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم عزل کیا کرتے تھے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قرآن کریم نازل ہو رہا تھا تو ہم عزل کیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم عزل کیا کرتے تھے حالانکہ قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔

ابن محیریز نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں کچھ قیدی ہاتھ آئے (جنہیں لونڈی غلام بنایا گیا) تو ہم عزل کیا کرتے تھے۔ ہم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا: تم ایسا کرتے ہو؟ ایسی روح نہیں جو قیامت تک آنے والی ہو مگر وہ ضرور آکر رہے گی۔

جب سفر کا ارادہ ہو تو عورتوں میں قرعہ اندازی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے نام قرعہ نکل آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک عادت تھی کہ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ کے ساتھ مصروفِ گفتگو رہتے۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ آپ میرے اونٹ پر سوار

بَعِيْرِیْ وَاَرْكَبُ بَعِيْرَكِ تَنْظُرِيْنَ وَاَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلٰی فَرَكِبَتْ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی جَمَلِ عَآئِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتّٰی نَزَلُوْا وَافْتَقَدَتْهُ عَآئِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَیَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِیْ وَلَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ شَيْئًا۔

باب ۱۲۸ الْمَرْاَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذٰلِكَ۔

۱۹۶ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَآئِشَةَ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَآئِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ۔

باب ۱۲۹ الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاسِعًا حَكِيْمًا۔

باب ۱۳۰ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَی الثَّيِّبِ۔

۱۹۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا۔

باب ۱۳۱ اِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَی الْبِكْرِ۔

۱۹۸ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَخَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَی الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَی الْبِكْرِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہو جائیں اور میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، آپ مجھے دیکھتی رہیں اور میں آپ کو دیکھتی رہوں گی۔ انہوں نے جواب دیا کہ بہت اچھا۔ پس وہ سوار ہو گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ کی طرف آئے جبکہ اس پر حضرت حفصہ سوار تھیں، آپ نے انہیں سلام کیا اور چل پڑے۔ جب منزل پر اترے تو حضرت عائشہ نے حضور کو نہ پایا۔ جب حضرت عائشہ اتریں تو انہوں نے اپنے دونوں پیر اذخر گھاس میں ڈال دیے

ہو اور کہنے لگیں: اے رب! مجھ پر کوئی بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے کیونکہ میں حضور سے کچھ کہنے کی اپنے اندر طاقت نہیں پاتی۔

ایک بیوی کا اپنی باری سوکن کو دے دینا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس حضرت عائشہ اور حضرت سودہ دونوں کی باری کے روز تشریف فرما ہوتے تھے۔

بیویوں کے درمیان انصاف کرنا۔

ارشاد ربانی ہے: تم سے یہ نہیں ہو سکے گا کہ عورتوں میں انصاف کر سکو۔

ثیبہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔

ابوقلابہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے لیکن میں یہی کہتا ہوں کہ سنت یہ ہے کہ جب کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن رہے اور جب ثیبہ (شوہر دیدہ) سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے۔

کنواری کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سنت یہ ہے کہ جب کوئی آدمی ثیبہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات روز رہے اور پھر باری مقرر کرے لیکن جب کنواری لڑکی کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے اور پھر باریاں باندھ دے۔ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعًا روایت کیا ہے۔ اسی طرح عبدالرزاق، سفیان، ایوب نے خالد سے روایت کی ہے۔ خالد کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ اس کا رفع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک ثابت ہے۔

باب ۱۳۲ مَنْ طَافَ عَلٰى نِسَائِهٖ فِىْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

۱۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِى اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ۔

باب ۱۳۳ دُخُوْلِ الرَّجُلِ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِى الْيَوْمِ۔

۲۰۰- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰى نِسَآئِهٖ فَيَدْنُوْا مِنْ اِحْدٰهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ۔

باب ۱۳۴ اِذَا اسْتَاْذَنَ الرَّجُلُ نِسَآءَهٗ فِىْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِىْ بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَاَذِنَّ لَهٗ۔

۲۰۱- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَآءَ فَكَانَ فِىْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَمَاتَ فِى الْيَوْمِ الَّذِىْ كَانَ يَدُوْرُ عَلَىَّ فِيْهِ فِىْ بَيْتِىْ فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَاِنَّ رَاْسَهٗ لَبَيْنَ نَحْرِىْ وَسَحْرِىْ وَخَالَطَ رِيْقُهٗ رِيْقِىْ۔

باب ۱۳۵ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَآئِهٖ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ۔

۲۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّةِ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِىْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جو ایک غسل سے اپنی مختلف بیویوں کے پاس جائے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گاہے ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور ان دنوں آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

ایک دن میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے فارغ ہو کر اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور ہر ایک کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرے لیکن جب آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے پاس نسبتاً کچھ زیادہ دیر ٹھہرے

بیمار اپنی باقی بیویوں کی اجازت سے ایک بیوی کے پاس رہ سکتا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں دریافت فرمایا کرتے تھے میں کس کے پاس رہوں گا؟ کل میں کس کے پاس رہوں گا؟ حضرت عائشہ کی باری کے باعث آپ پوچھا کرتے تھے، لہٰذا آپ کی ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں قیام فرما سکتے ہیں، چنانچہ آپ وفات تک حضرت عائشہ کے پاس جلوہ افروز رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کا وصال ہوا وہ دن میری ہی باری کا تھا۔ آپ کی وفات میرے گھر میں ہوئی، اس وقت آپ میری گود میں گلے اور سینے سے لگے ہوئے تھے اور خدا نے میرا اور آپ کا لعاب دہن بھی ملا دیا۔

خاوند کو کسی بیوی سے زیادہ محبت ہونا۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت حفصہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے بیٹی! اس سے دھوکا نہ کھا جانا جس کا حسن و جمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آگیا ہے اور آپ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کی مراد حضرت

وَسَلَّمَ اِيَّاهَا يُرِيْدُ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ۔

عائشہ سے تھی۔ جب میں (حضرت عمرؓ) نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کی تو آپ تبسم ریز ہوئے۔

باب ۱۳۶ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهٰى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ۔

سوکن کا دل جلانا اور غلط بیانی سے کام لینا

۲۰۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ نیز دوسری سند کے ساتھ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے کہا۔ یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ کیا مجھ پر گناہ ہوگا اگر میں اس سے زیادہ نان نفقہ بتایا کروں جو میرا خاوند مجھے دیتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نہ ملے اور کہنا کہ ملی ہے، یہ ایسا ہے جیسے کوئی مکر و فریب کا لباس پہن لے۔

باب ۱۳۷ اَلْغَيْرَةُ وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ

غیرت کا بیان۔

قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِيْ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ۔

حضرت سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ لوں تو تلوار سے اس کا کام تمام کردوں۔ رسول خدا نے فرمایا۔ لوگو! تمہیں سعد کی بات پر تعجب آتا ہے حالانکہ میں ان سے بہت زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت زیادہ غیرت والا ہے۔

۲۰۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کوئی ایک بھی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا ہو اسی لیے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کوئی نہیں ہے جسے مدح و ثنا اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہو۔

۲۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَرَى عَبْدَهُ اَوْ اَمَتَهُ يَزْنِيْ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے امتِ محمد! تم میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جبکہ وہ اپنے بندے اور بندی کو زنا کرتے دیکھتا ہے۔ اے امت محمد اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم کم ہنستے اور ضرور تم زیادہ رویا کرتے۔

۲۰۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهِ اَسْمَاءَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَعَنْ يَحْيٰى اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ

عروہ بن زبیر نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

۲۰۸- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي۔

۲۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا غیرت کرنا یہ ہے کہ کوئی مومن اس فعل کا مرتکب ہو جسے اللہ نے حرام فرمایا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا (ان کی والدہ ماجدہ) نے فرمایا کہ جب حضرت زبیر کے ساتھ میرا نکاح ہوا تو ان کے پاس جائیداد مال، لونڈی غلام وغیرہ کچھ نہ تھی، سوائے پانی کھینچنے والے اونٹ اور ان کی سواری کے گھوڑے کے۔ پس ان کے گھوڑے کو میں چراتی، پانی پلاتی ڈول کی مرمت کرتی اور آٹا پیستی تھی، البتہ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی۔ میری انصاری ہمسایہ عورتیں ہماری روٹیاں پکا دیا کرتی تھیں اور وہ قابل تعریف عورتیں تھیں۔ حضرت زبیر کی اس زمین سے میں سر پر گٹھلیاں اٹھا کر لایا کرتی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مرحمت فرمائی تھی۔ ایک دفعہ راستے میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے اور آپ کے ساتھ انصار کے چند افراد تھے۔ چنانچہ آپ نے مجھے بلایا اور مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھانے کے لیے اونٹ سے اخ اخ کہا۔ پس مجھے لوگوں کے ساتھ چلنے سے شرم آئی اور ادھر حضرت زبیر کی غیرت بھی یاد آگئی، کیونکہ وہ بڑے غیرت والے انسان ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں۔ چنانچہ آپ چلے گئے اور جب میں حضرت زبیر کے پاس آئی تو میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے تھے، میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور حضور کے ہمراہ آپ کے چند ساتھی تھے آپ نے مجھے بٹھانے کے لیے اونٹ کو ... لیکن مجھے اس بات سے حیا آئی اور میں آپ کی غیرت کو بھی جانتی ہوں ... ... یوں انہوں نے مجھے اس کام سے آزاد کر دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ امہات المومنین میں سے کسی دوسری نے رکابی میں آپ کے لیے کھانا بھیجا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس زوجہ مطہرہ کے گھر تشریف فرما تھے انہوں نے

فِی بَیْتِهَا یَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الْقَصْعَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِیْ كَانَ فِی الْقَصْعَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰی اُتِیَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِیْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِیْ بَيْتِ الَّتِیْ كَسَرَتْ۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ اَوْ اَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَاَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِیْ اِلَّا عِلْمِیْ بِغَيْرَتِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَوَعَلَيْكَ اَغَارُ۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِیْ فِی الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَهُوَ فِی الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ اَوَعَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغَارُ۔

خادم کے ہاتھ پر کچھ مارا جس سے رکابی گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکابی کے ٹکڑے جمع کرنے لگے اور اس کھانے کو جمع کیا جو اس رکابی میں تھا اور فرمایا۔ تمہاری ماں نے غیرت کھائی ہے۔ پھر آپ نے خادم کو ٹھہرا لیا، یہاں تک کہ جس زوجۂ مطہرہ کے گھر میں آپ تشریف فرما تھے ان سے آپ نے صحیح سالم رکابی منگوا کر ان کے گھر واپس بھیجی جن کی رکابی تھی اور ٹوٹی ہوئی رکابی ان کے گھر میں رکھ دی جنہوں نے وہ توڑی تھی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں جنت میں داخل ہوا یا میں جنت میں گیا تو میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ فرشتوں نے کہا:۔ حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ پس مجھے روکنے والی اور کوئی چیز نہ تھی سوائے اس کے کہ تمہاری غیرت میرے علم میں تھی۔ حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے جنت میں دیکھا کہ ایک محل کے کسی گوشے میں کوئی عورت وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا:۔ یہ حضرت عمر کے لیے ہے۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی اس لیے میں واپس لوٹ آیا۔ اس پر حضرت عمر رونے لگے اور وہ مجلس میں موجود تھے۔ پھر عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ خواب اسی جلد کی حدیث ۲۱۰، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰ اور ۱۹۱۱ میں بھی مذکور ہے معلوم ہوا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت میں اُن کا مکان بھی ملاحظہ فرمالیا ہے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے بہت بڑے محسن ہوئے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو ان سے بڑی قوت پہنچی۔ کفر کی سرکوبی میں ان کا جواب نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے وقت کی عظیم طاقتوں یعنی قیصر و کسریٰ کا دقار بھی خاک میں ملا دیا تھا۔ اور یکے بعد دیگرے اُن کے علاقے اور شہر فتح کرتے چلے گئے تھے۔ ان کے آخری دور میں سلطنت اسلامیہ ہی دنیا کی سپر پاور بن گئی تھی اور قیصر و کسریٰ کی بالادستی کا طلسم ٹوٹ چکا تھا۔ ان کا وجود مسلمانوں کے لیے ایک محکم قلعہ اور کافروں کے لیے پیغامِ اجل تھا۔ ان کی جلالت سے ابلیس بھی خوف کھاتا تھا۔ فرمانِ رسالت ہے کہ اے عمر! شیطان تمہارے سائے سے بھی ڈرتا ہے۔ سبحان اللہ! خدائے ذوالمنن ہمیں ہمیشہ سیدنا فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چلنے والوں میں رکھے۔ آمین۔

باب ۱۳۸ غَيْرَةِ النِّسَآءِ وَوَجْدِهِنَّ۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ۔

باب ۱۳۹ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِي هِشَامِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا هٰكَذَا قَالَ۔

باب ۱۴۰ يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَآءُ وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى

عورتوں کی غیرت اور ناراضگی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں۔ فرمایا اگر جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو ضرور یہی کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب ابراہیم کی قسم۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم یا رسول! اس وقت میں حضرت آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجۂ مطہرہ پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی حضرت خدیجہ پر میں غیرت کرتی تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بکثرت فرماتے، ان کی خوبیاں بیان فرمایا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی فرمائی گئی تھی کہ انہیں (حضرت خدیجہ کو) جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دو۔

٭ ٭ ٭

خلاف غیرت وانصاف بات کا اپنی بیٹی سے دفع کرنا۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر شریف پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابو طالب کے نکاح میں دے دیں۔ پس میں اجازت نہیں دیتا، پھر کہتا ہوں کہ اجازت نہیں دیتا، پھر کہتا ہوں کہ اجازت نہیں دیتا۔ اگر علی بن ابو طالب بھی یہی چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ کیونکہ وہ (حضرت فاطمہ) میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو بات اسے بری لگے وہ مجھے بھی بری لگتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔ آپ نے اسی طرح فرمایا۔

مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت

حضرت ابوموسیٰ نے رسول خدا سے روایت کی کہ آخری زمانہ میں ایک

الرَّجُلُ الْوَاحِدَ تَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهٖ اَحَدٌ غَيْرِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔

بَابٌ ۱۴۱ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا ذُوْ مَحْرَمٍ وَّالدُّخُوْلُ عَلَى الْمُغِيْبَةِ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ امْرَاَتِيْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَّاكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ۔

بَابٌ ۱۴۲ مَا يَجُوْزُ اَنْ يَّخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْاَةِ عِنْدَ النَّاسِ۔

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكُنَّ لَاَحَبُّ

مرد کے پیچھے چالیس عورتیں لگی ہوئی ہوں گی کہ اس کی پناہ لیں ایسا مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے باعث ہوگا۔

قتادہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے سوا اس حدیث کو تم سے کوئی بیان بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی۔ زنا اور شراب پینے کی کثرت ہو جائے گی، مرد گھٹ جائیں گے، عورتیں بڑھ جائیں گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی دیکھ بھال کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔

آدمی کسی عورت کے پاس تنہائی میں جا سکتا ہے۔ جبکہ شوہر گھر موجود نہ ہو۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تنہا عورت (نامحرم) کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ انصار سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا، دیور تو موت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہائی میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس نہ جائے مگر اس کے ذی محرم کے ساتھ۔ پس ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے۔ فرمایا کہ غزوہ میں نہ جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

لوگوں کے قریب کسی عورت سے علیحدگی میں باتیں کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس کے ساتھ علیحدگی میں باتیں کیں اور فرمایا کہ خدا کی قسم، تم (انصار) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔

النَّاسِ إِلَيَّ۔

بَابُ ۱۴۳ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ۔

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں کا عورتوں کے پاس آنا جانا منع ہے۔

۲۱۹۔ **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے اور گھر میں ایک مخنث بھی موجود تھا۔ پس مخنث نے حضرت ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابوامیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ تعالٰی نے آپ حضرات کو طائف پر فتحیاب کیا تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا کہ جب وہ آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ بل پڑ جاتے ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے (عورتوں کے) پاس نہ آیا کرے۔

بَابُ ۱۴۴ نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ۔

عورت کا حبشیوں کو دیکھنا جبکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

۲۲۰۔ **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيسٰى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مجھے اپنی چادر میں چھپالیا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ یہاں تک کہ دیکھتے دیکھتے میں خود تھک گئی۔ اب اندازہ کر لیجئے کہ ایک کمسن لڑکی کتنی دیر کھیل دیکھ سکتی ہے جو کھیل دیکھنے کی شائق بھی ہو۔

بَابُ ۱۴۵ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ۔

ضروری کام کے لیے عورت کا باہر نکلنا۔

۲۲۱۔ **حَدَّثَنَا** فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ إِنَّكِ وَاللهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشّٰى وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رات کے وقت باہر نکلیں تو انہیں حضرت عمر نے دیکھ لیا اور کہا: اے حضرت سودہ! آپ ہم سے پوشیدہ نہیں یعنی پہچانی جاتی ہیں۔ پس جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹیں تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور حضور اس وقت میرے حجرے میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور ایک ہڈی آپ کے دست مبارک میں تھی کہ وحی کا نزول شروع ہوگیا۔ جب وحی نازل ہوچکی تو آپ فرمانے لگے کہ تمہیں (عورتوں کو) ضروری حاجت کے تحت باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔

بَابُ ۱۴۶ اِسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي

مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے خاوند سے اجازت حاصل کرنا

الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَمْنَعُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے روکا نہ جائے

بَابٌ ۱۴۷ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ۔

رضاعی عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا جائز ہے۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا آئے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی پس میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہ کر لوں اجازت نہیں دے سکتی۔ پس میں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے چچا ہیں انہیں اجازت دے دیا کرو۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! مجھے دودھ عورت نے پلایا تھا مرد نے تو نہیں پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تمہارے چچا ہیں، تمہارے پاس ان کے آنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ یہ پردے کا حکم نازل ہو جانے سے بعد کی بات ہے نیز حضرت عائشہ یہ بھی فرماتی ہیں کہ رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے

بَابٌ ۱۴۸ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا۔

عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی تعریف نہ کرے۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی خوبیاں اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اسے سامنے دیکھ رہا ہے۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی خوبیاں اپنے خاوند کے سامنے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اس کی آنکھوں

يَنظُرُ إِلَيْهَا۔

باب ۱۴۹ قَوْلِ الرَّجُلِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِهِ۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَأَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ۔

باب ۱۵۰ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا۔

کے سامنے ہے۔

مرد کا یہ کہنا کہ آج میں اپنی ساری بیویوں کے پاس جاؤں گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات ضرور میں اپنی ایک سو بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر بیوی ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ پس فرشتے نے ان سے کہا ان شاء اللہ کہہ لیجئے جس کو وہ کہنا بھول گئے تھے۔ پس وہ ان میں سے ہر ایک کے پاس گئے لیکن کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا سوائے ایک بیوی کے اور وہ بھی آدھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور حاجت پوری ہونے کی امید بہت بڑھ جاتی۔

سفر سے رات کے وقت گھر نہ لوٹے جبکہ طویل عدم موجودگی کے بعد آئے تاکہ گھر والوں پر تہمت لگانے اور عیب جوئی کا موقع نہ آئے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے رات کے وقت اپنے اہل و عیال کے پاس واپس آنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

شعبی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مدتوں اپنے گھر سے دور رہا ہو تو اپنے اہل و عیال کے پاس رات کے وقت نہ آئے۔

پارہ — ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ ۱۵۱ طَلَبِ الْوَلَدِ۔

۲۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِيْ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ إِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ أَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ۔

۲۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى أَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَيْسِ۔

اولاد کی خواہش کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ کے اندر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ جب ہم واپس لوٹے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز دوڑانے کی کوشش کر رہا تھا تو ایک سوار پیچھے سے آ کر مجھے ملا۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ فرمایا: تمہیں کیا جلدی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نئی نئی شادی کی ہے۔ فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کی ہے یا ثیبہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ثیبہ سے فرمایا کہ لڑکی سے کیوں نہ کی جو تم اُس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک جا پہنچے اور اندر داخل ہونے والے تھے تو فرمایا: ذرا انتظار کرو کہ رات ہو جائے یا عشاء کا وقت ہو جائے تاکہ پراگندہ بالوں والی اپنے بالوں میں کنگھی کرے اور خاوند کی عدم موجودگی کے باعث جس نے ناپاک بال دور نہیں کیے وہ دور کر لے۔ ہشیم راوی نے کہا کہ اس حدیث میں مجھے ایک ثقہ شخص نے بتایا کہ حضور نے فرمایا: اے جابر! اولاد کی خواہش کرو

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سفر سے رات کے وقت اپنے اہل و عیال کے پاس آنے لگو تو ذرا ٹھہر جایا کرو تاکہ تمہاری غیر حاضری کے باعث وہ پاکی کر لیں اور پراگندہ بالوں کو سنوار لیں اور وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اولاد کی خواہش کرنا چاہیے اولاد کی خواہش کے متعلق، عبید اللہ، وہب، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۵۲ تَسْتَحِدُّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطُ۔

۲۳۱ - حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا

عورتوں کا بالوں سے پاک ہونا اور کنگھی کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ

هُشَیۡمٌ اَخۡبَرَنَا سَیَّارٌ عَنِ الشَّعۡبِیِّ عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِیۡ غَزۡوَۃٍ فَلَمَّا قَفَلۡنَا کُنَّا قَرِیۡبًا مِّنَ الۡمَدِیۡنَۃِ تَعَجَّلۡتُ عَلٰی بَعِیۡرٍ لِّیۡ قَطُوۡفٍ فَلَحِقَنِیۡ رَاکِبٌ مِّنۡ خَلۡفِیۡ فَنَخَسَ بَعِیۡرِیۡ بِعَنَزَۃٍ کَانَتۡ مَعَہٗ فَسَارَ بَعِیۡرِیۡ کَاَحۡسَنِ مَا اَنۡتَ رَاءٍ مِّنَ الۡاِبِلِ فَالۡتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقُلۡتُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ اِنِّیۡ حَدِیۡثُ عَہۡدٍ بِعُرۡسٍ قَالَ اَتَزَوَّجۡتَ قُلۡتُ نَعَمۡ قَالَ اَبِکۡرًا اَمۡ ثَیِّبًا قَالَ قُلۡتُ بَلۡ ثَیِّبًا، قَالَ فَہَلَّا بِکۡرًا تُلَاعِبُہَا وَتُلَاعِبُکَ، قَالَ فَلَمَّا قَدِمۡنَا ذَہَبۡنَا لِنَدۡخُلَ فَقَالَ اَمۡہِلُوۡا حَتّٰی تَدۡخُلُوۡا لَیۡلًا اَیۡ عِشَاءً لِکَیۡ تَمۡتَشِطَ الشَّعِثَۃُ وَتَسۡتَحِدَّ الۡمُغِیۡبَۃُ۔

کے اندر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے تو میں نے اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز بھگانا شروع کر دیا۔ پس ایک سوار پیچھے سے میرے قریب آپہنچا۔ اور اس نے میرے اونٹ کو نیزے سے ٹھوکا دیا جو اس کے پاس تھا پس میرا اونٹ ایک بہترین اونٹ کی طرح چلنے لگا جب میں نے پیچھے مڑکر اس کی طرف دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے فرمایا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا: کنواری سے شادی کی ہے یا ثیبہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ثیبہ سے۔ فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے دل بہلاتے اور وہ تمہارے ساتھ۔ انکا بیان ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے اور داخل ہونے کو تھے تو فرمایا کہ ذرا انتظار کرو یہاں تک کہ کچھ رات گزر جائے یا عشاء کا وقت ہو جائے تاکہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورتیں کنگھی کر لیں اور زائد بالوں سے پاک صاف ہو جائیں

باب ۱۵۳ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِہِنَّ اِلٰی قَوۡلِہٖ لَمۡ یَظۡہَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَاءِ۔

عورتیں اپنا سنگار کس کو دکھائیں

اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر ا در (سورہ النور)

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیۡبَۃُ بۡنُ سَعِیۡدٍ حَدَّثَنَا سُفۡیَانُ عَنۡ اَبِیۡ حَازِمٍ قَالَ اخۡتَلَفَ النَّاسُ بِاَیِّ شَیۡءٍ دُوۡوِیَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَوۡمَ اُحُدٍ، فَسَاَلُوۡا سَہۡلَ بۡنَ سَعۡدٍ السَّاعِدِیَّ وَکَانَ مِنۡ اٰخِرِ مَنۡ بَقِیَ مِنۡ اَصۡحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِالۡمَدِیۡنَۃِ فَقَالَ: وَمَا بَقِیَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعۡلَمُ بِہٖ مِنِّیۡ، کَانَتۡ فَاطِمَۃُ عَلَیۡہَا السَّلَامُ تَغۡسِلُ الدَّمَ عَنۡ وَجۡہِہٖ وَعَلِیٌّ یَاۡتِیۡ بِالۡمَاءِ عَلٰی تُرۡسِہٖ فَاُخِذَ حَصِیۡرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِیَ بِہٖ جُرۡحُہٗ۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ لوگوں کے اندر اختلاف واقع ہوا کہ غزوۂ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا تھا۔ پس لوگوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا جو مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تنہا رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس بات کا مجھ سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ آپ کے مبارک چہرے سے خون دھوتی تھیں اور حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے۔ پس ٹاٹ کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا گیا اور اس کی راکھ آپ کے زخم میں بھری گئی

باب ۱۵۴ وَالَّذِیۡنَ لَمۡ یَبۡلُغُوا الۡحُلُمَ۔

جو حدِ بلوغ کو نہ پہنچے

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ مُحَمَّدٍ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ اَخۡبَرَنَا سُفۡیَانُ عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ عَابِسٍ سَمِعۡتُ ابۡنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سَاَلَہٗ رَجُلٌ: شَہِدۡتَ مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ الۡعِیۡدَ اَضۡحٰی اَوۡ فِطۡرًا قَالَ نَعَمۡ وَلَوۡلَا مَکَانِیۡ مِنۡہُ مَا شَہِدۡتُہٗ یَعۡنِیۡ مِنۡ صِغَرِہٖ قَالَ خَرَجَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی ثُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عید الاضحیٰ یا عید الفطر پڑھاتے وقت دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں اور اگر میری آپ کے ساتھ قرابت نہ ہوتی تو نوعمری کے باعث میں آپ کو دیکھ نہیں سکتا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب باہر تشریف لائے تو نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا لیکن انہوں نے اذان اور اقامت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر عورتیں آئیں اور

خَشَبٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ۔

باب ۱۵۵ قَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ هَلْ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ وَطَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ۔

۲۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۵۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ أَحْصَيْنَاهُ وَحَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ وَطَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَيُشْهِدُ شَاهِدَيْنِ۔

۲۳۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

انہیں آپ نے نصیحت فرمائی۔ آخرت یاد دلائی اور خیرات کرنے کا حکم دیا۔ پس میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ بڑھا رہی تھیں اور زیورات حضرت بلال کے سپرد کر رہی تھیں پھر آپ اور حضرت بلال کاشانہ اقدس پر آگئے

اپنے ساتھی سے شبِ زفاف گزارنے کے متعلق پوچھنا اور غصے میں اپنی بیٹی کو مارنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت ابوبکر کو مجھ پر غصہ آیا اور وہ اپنا ہاتھ میری کوکھ میں مارتے رہے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میری ران پر اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے

کتاب الطلاق

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

طلاق کی عدت

اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو اُن کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو (سورۃ الطلاق آیت پہلی) احصینا ہم نے یاد رکھا، ہم نے شمار کیا۔ طلاق کا سنت طریقہ یہ ہے کہ ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور دو گواہ مقرر کر لئے جائیں۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حائضہ تھیں۔ پس اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے روکے رکھو اور رجوع کرنے کا حکم دو تاکہ ٹھہری رہے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے پھر پاک ہو جائے اب اگر چاہو روک لو اور چاہے طلاق دے دو لیکن اُسے ہاتھ لگانے سے پہلے۔ پس یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے

بَابٌ ١٥٧ إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ۔

اگر حیض والی عورت کو طلاق دی جائے تو کیا وہ طلاق شمار ہوگی

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ؟ قَالَ فَمَهْ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ انہیں حیض آرہا تھا پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اُس سے رجوع کرے میں (حضرت عمر) نے عرض کی، کیا وہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا کہ خاموش رہو۔ یونس بن جُبیر نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:۔ اُسے روک لو، پھر اُسے رجوع کرلینے کا حکم دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا وہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا:۔ اگر تم دیکھو کہ کوئی عاجز آجائے یا احمق بن جائے سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ مجھ پر ایک طلاق شمار ہوگی۔

بَابٌ ١٥٨ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ۔

کیا طلاق کے وقت مرد کو بیوی کی جانب متوجہ ہونا چاہیے

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ۔

اوزاعی کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کونسی بیوی نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے عُروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جون کی بیٹی کے پاس گئے اور اُس کے نزدیک ہوئے تو اُس نے کہا:۔ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں پس آپ نے اُس سے فرمایا:۔ تم نے بہت بڑی ہستی کی پناہ لی ہے لہٰذا اب اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ امام بخاری نے حضرت عائشہ صدیقہ کی اس روایت کی دوسری سند بھی پیش کی ہے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْطَلَقْنَا إِلٰى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلٰى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هٰهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ

حضرت ابو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک کہ ہم ایک باغ میں پہنچے جس کو شوط کہا جاتا تھا حتیٰ کہ ہم دو دیواروں کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہیں بیٹھے رہنا اور آپ داخل ہوگئے۔ وہاں جونیہ لائی گئی۔ پس اُسے کھجور کے گھر میں اُتارے جو اُمیمہ بنت نعمان بن شراحیل کا گھر تھا اور اُس کے ساتھ اسکی آیا بھی تھی۔ جب نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے پاس داخل

بْنِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبِي نَفْسَكِ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَقَالَ: قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا۔ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ۔

۲۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا۔

۲۴۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

بَاب ۱۵۹ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَرِثُهُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ۔

ہوئے تو فرمایا:۔ اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو۔ کہنے لگی کہ کہیں ملکہ بھی اپنے آپ کو کسی بازاری کے سپرد کر سکتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اپنا دست مبارک بڑھایا تاکہ اُس کے سر پر رکھ کر تسکین دیں لیکن اُس نے کہا:۔ میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ پس آپ نے فرمایا، تم نے اُس کی پناہ لی ہے۔ جس کی پناہ لی جاتی ہے۔ پھر آپ ہمارے پاس باہر تشریف لے آئے اور فرمایا:۔ اے ابو اُسید! اسکو رازقی کپڑے کے دو جوڑے دے کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔ دوسری روایت میں حضرت سہل بن سعد اور حضرت ابو اُسید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا لیکن جب اُس کے پاس گئے اور اُس کی جانب ہاتھ بڑھایا تو اُس نے اُسے ناپسند کیا۔ پس آپ نے ابو اُسید کو حکم دیا کہ اسے سامان اور رازقی کپڑے کے دو جوڑے دے دو۔

عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن ابو وزیر، عبد الرحمٰن، حمزہ، اُن کے والد ماجد عباس بن سہل بن سعد حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حائضہ تھی انہوں نے فرمایا:۔ کیا تم ابن عمر کو جانتے ہو انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر اس پر نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اُس سے رجوع کر لینے کا حکم فرمایا کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا ہی چاہو تو اُس وقت اُسے طلاق دو۔ اُس شخص نے کہا کہ کیا وہ دی ہوئی طلاق شمار ہو گی؟ فرمایا، اگر تم دیکھو کہ کوئی عاجز آگیا ہے یا احمق ہو گیا ہے۔

جس نے تین طلاقوں کو جائز بتایا

ارشاد ربانی ہے:۔ طلاق دو طرح کی ہے، پس اچھی طرح روک لینا ہے یا نیکی کے ساتھ رخصت کر دینا ہے۔" ابن زبیر کا قول ہے کہ اگر کوئی مرض وفات میں اپنی بیوی کو طلاق دے تو میرے خیال میں وہ میراث نہیں پائے گی اور شعبی کا قول ہے کہ وراثت پائے گی ابن شبرمہ نے اُن سے پوچھا کہ عدت گزر جانے کے بعد وہ نکاح کر سکتی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ دوسرا خاوند بھی مر جائے تو پھر کیا کرو گے پس شعبی نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔

۲۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا۔ قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

۲۴۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ

ابن شہاب کو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ حضرت عویمر عجلانی ایک دفعہ حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور کہا۔ اے عاصم! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ کر اُسے قتل کر دیتا ہے تو آپ حضرات مجرم ٹھہرا کر اسے قتل کر دیتے ہیں، دریں حالات وہ شخص کیا کرے؟ اے عاصم! یہ بات مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ کر بتائیے۔ پس حضرت عاصم نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی باتوں کا پوچھنا ناپسند فرمایا۔ اس کا حضرت عاصم کو افسوس ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناپسندیدگی کی بات سنی۔ جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس پہنچے تو حضرت عویمر آگئے اور کہا کہ اے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو کیا جواب دیا؟ حضرت عاصم نے کہا کہ میں کوئی اچھی چیز لے کر نہیں آیا کیونکہ جس بات کے متعلق میں نے دریافت کیا تھا اس کا پوچھنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا۔ حضرت عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اُس وقت تک باز نہیں آؤں گا جب تک اس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں۔ پس حضرت عویمر روانہ ہو گئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لوگوں کے درمیان حاضر ہو گئے پھر عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ کر اُسے قتل کر دے تو آپ قصاص میں اُسے قتل کر دیں گے۔ بتائیے وہ شخص کیا کرے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل فرمایا ہے لہٰذا اُسے بلا کر لے آؤ۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ پھر اُن دونوں نے لعان کیا اور لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ جب دونوں فارغ ہو گئے تو حضرت عویمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اگر اب میں اسے اپنے پاس رکھوں تو جھوٹا قرار پاؤں گا۔ پس انہوں نے تین طلاقیں دے دیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی حکم فرماتے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ اُس رو سے لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ قرار پا گیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! رفاعہ نے مجھے طلاق بائن دے دی ہے اور اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا

إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ؟ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ۔

۲۴۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ۔

بَابُ ۱۶۰ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالٰى

قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا۔

۲۴۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا۔

۲۴۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ: خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا؟ قَالَ مَسْرُوْقٌ لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي۔

بَابُ ۱۶۱ إِذَا قَالَ فَارَقْتُكِ أَوْ سَرَّحْتُكِ

أَوِ الْخَلِيَّةُ أَوِ الْبَرِيَّةُ أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلٰى نِيَّتِهِ۔ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَقَالَ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَقَالَ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ تَسْرِيْحٌ بِإِحْسَانٍ وَقَالَ

ہے جب کہ میں اُس کے پاس پھندنے کی طرح ہوں رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اُس کا اور وہ ذائقہ نہ چکھ لے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اُس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔ لیکن اُس نے بھی طلاق دے دی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا وہ عورت اب پہلے خاوند کے لیے حلال ہے؟ فرمایا۔ حلال نہیں ہے یہاں تک کہ دوسرا خاوند اُس کا ذائقہ نہ چکھ لے جیسا پہلے نے چکھا تھا

بیویوں کو اختیار دینا

ارشادِ ربانی ہے:۔ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ کہ میں تمہیں مال دے دوں اور اچھے طریقے سے رخصت کر دوں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا۔ پس ہم نے اللہ اور اُس کے رسول کو اختیار کر لیا جس کے باعث ہم پر کوئی طلاق نہ پڑی۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اختیار دینے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا تو یہ طلاق کب ہوئی مسروق کا قول ہے کہ اس میں میرے لئے کیا ڈر ہے کہ میں اپنی بیوی کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جبکہ وہ مجھے اختیار کرے۔

طلاق کے الفاظ

جب مرد اپنی بیوی سے کہے کہ میں تجھ سے جدا ہو گیا۔ میں نے تجھے رخصت کیا تو اب خالی ہے، تو الگ ہے یا ایسا لفظ جس سے طلاق مراد لی جا سکے تو اُس کا انحصار مرد کی نیت پر ہے چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:۔ اور انہیں اچھے طریقے سے جدا کر دو (الاحزاب) اور تمہیں جدا کر دوں اچھے طریقے سے (الاحزاب) اور انہیں دستور کے مطابق رکھ

أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ۔

رکھنا ہے یا نیکی کے ساتھ رخصت کرنا ہے (البقرہ) یا انہیں اچھے طریقے سے رخصت کر دو (الطلاق) اور حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے تھے کہ حضرت عائشہ کے والدین اُسے حضور سے جدا ہونے کی اجازت نہیں دیں گے

باب ۱۶۲ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

عورت کو اپنے اُوپر حرام کر لینا

وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَسَمَّوْهَا حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِطَعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا، لَا تَحِلُّ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ۔

جو شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ اس کا انحصار اُس کی نیت پر ہے۔ دیگر اہل علم حضرات کا قول ہے کہ جب مرد نے تین طلاقیں دے دیں تو عورت اُس پر حرام ہو گئی اور اسے طلاق و جدائی سے حرام ہونا کہتے ہیں اور یہ کھانے کو حرام کر لینے کی طرح کی بات نہیں ہے کیونکہ حلال کھانے کو حرام نہیں کہا جاتا جبکہ مطلقہ کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ اُس مرد پر حرام ہے اور کہا گیا کہ تین طلاقیں دینے کے بعد وہ اُس مرد کیلئے حلال نہیں ہوتی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔ لیث نے نافع سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابن عمر سے تین طلاقوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کاش اتم نے ایک دو دفعہ طلاق دی ہوتی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اگر تم نے تین طلاقیں دے دیں تو وہ تم پر حرام ہو گئی جب تک تمہارے سوا دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ فَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پس اُس نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا لیکن اُس نے بھی طلاق دے دی کیونکہ اُس کے پاس صرف پھندنا ہی تھا۔ لہٰذا جو چیز وہ چاہتی تھی وہ اُسے حاصل نہ ہو سکی، اس لئے چند دنوں کے بعد اُسے طلاق دے دی۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے اور میں نے دوسرا نکاح کر لیا لیکن جب وہ میرے پاس آیا تو اُس کے پاس پھندنا ہی تھا۔ وہ صرف ایک دفعہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کوئی لطف نہ اٹھا سکا۔ پس کیا میں اپنے پہلے خاوند کے لئے حلال ہو گئی ہوں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے پہلے خاوند کے لئے اُس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ تمہارا اور تم اُس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔

باب ۱۶۳ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ۔

حلال کو حرام کیوں کرتے ہو

۲۴۷۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيعَ ابْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو میرے لئے حرام ہے تو اُس کا یہ کہنا فضول ہے

عَبَّاسٍ يَقُولُ إِذَا حَرَّمَ امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَالِكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ: فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذَلِكِ وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ

اور فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ بہترین نمونہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور شہد پیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حضرت حفصہ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لائیں۔ تو وہ کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کھانے کی بو آتی ہے پس ہم میں سے ایک کے پاس حضور تشریف لائے تو اُس نے ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا: میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے۔ لو اب کبھی نہیں پیوں گا اِس پر یہ آیت نازل ہوئی: ۔ اے نبی! تم اُسے حرام کیوں کرتے ہو جسے اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے.... اور تم دونوں اللہ کی طرف رجوع کرو یعنی! حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور ارشاد ربانی۔۔ اور جب نبی نے اپنی بعض بیویوں سے سرگوشی فرمائی ہیں سرگوشی فرمانا یہ ارشاد ہے کہ میں نے تو شہد پیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہد اور میٹھی چیزیں مرغوب خاطر تھیں۔ جب آپ نمازِ عصر سے فارغ ہوتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور کسی ایک کے نزدیک بھی چلے جاتے۔ ایک دفعہ آپ حفصہ بنت عمر کے پاس گئے اور معمول سے زیادہ اُن کے پاس ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور جب میں نے اُن سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میری قوم کی فلاں عورت نے شہد کی ایک کپّی بطور ہدیہ بھیجی تھی۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس میں سے شہد پلایا تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں تو ضرور کوئی حیلہ کروں گی۔ میں نے سودہ بنت زمعہ سے کہا کہ عنقریب حضور آپ کے پاس تشریف لائیں گے جب آپ کے نزدیک آئیں تو کہنا کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے چنانچہ حضور انکار فرمائیں گے تو کہنا کہ پھر آپ کے دہن مبارک سے یہ بو کیوں آرہی ہے، حضور فرمائیں گے کہ میں نے حفصہ کے پاس سے شہد کا شربت پیا ہے۔ اُس وقت کہنا کہ شاید مکھی نے عُرفط کا رس چوسا ہوگا۔ پھر میں بھی ایسا ہی کہوں گی اور اے صفیہ! آپ بھی ایسا ہی کہیں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ نے کہا: ۔ یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا؟ فرمایا، نہیں۔ عرض کی تو پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے دہن مبارک سے مجھے آرہی ہے فرمایا کہ مجھے حفصہ نے

فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي۔

شہد کا شربت پلایا ہے۔ انہوں نے کہا تو شائد مکھی نے عُرفُط کا رس چوسا ہوگا۔ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا اور اور جب صفیہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا چنانچہ پھر جب آپ حفصہ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو وہ عرض گزار ہوئیں:۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو وہی شہد کا شربت نہ پلاؤں فرمایا۔ اب مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ کہا کرتی تھیں کہ خدا کی قسم ہم نے آپ کو شہد پینے سے روک دیا ہے میں نے اُن سے کہا کہ خاموش رہیے

بَاب ۱۶۴ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ

ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ وَيُرْوٰى فِي ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَطَاؤُسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ۔

نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے

ارشادِ باری تعالٰے ہے:۔ اے ایمان والو! جب مسلمان عورتوں سے نکاح کرو، پھر انہیں بغیر ہاتھ لگائے طلاق دے دو، تو تمہارے لئے اُن پر کچھ عدّت نہیں جسے گنو، تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح سے رخصت کر دو (سورہ الاحزاب، آیت ۴۹) ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالٰے نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے اس بارے میں حضرت علی، سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، ابوبکر بن عبد الرحمٰن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاؤس، حسن عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبد الرحمٰن، عمرو بن ہرم اور شعبی سے روایت ہے کہ عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔

بَاب ۱۶۵ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ

هٰذِهِ أُخْتِي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ هٰذِهِ أُخْتِي وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

بیوی کو بہن کہہ دینا

اگر کوئی مجبوری کی بنا پر بیوی کو بہن کہے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ رسول خدا نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے لئے کہا کہ یہ میری بہن ہے اور یہ اللہ تعالٰی کے بندے ہونے کی بنا پر ہے۔

بَاب ۱۶۶ الطَّلَاقُ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ

وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى

جبر کے تحت یا نشہ یا جنون میں طلاق دینا

یا نادانستہ اور بھول کر طلاق یا شرک وغیرہ کا صدور ہو جانا۔ اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اُس کی نیت کا پھل ملے گا۔ شعبی نے اس پر یہ آیت

وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا وَمَا لَا يَجُوْزُ مِنْ اِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ اَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ اَبِكَ جُنُوْنٌ وَقَالَ عَلِيٌّ بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فَاِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاَبِيْ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَدْ ثَمِلَ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ وَقَالَ عُثْمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُوْنٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوْزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا بَدَا بِالطَّلَاقِ فَلَهٗ شَرْطُهٗ وَقَالَ نَافِعٌ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ اِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ قَالَ اِنْ لَّمْ اَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَاَتِيْ طَالِقٌ ثَلَاثًا يُسْاَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهٗ حِيْنَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِيْنِ فَاِنْ سَمّٰى اَجَلًا اَرَادَهٗ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهٗ حِيْنَ حَلَفَ جُعِلَ ذٰلِكَ فِيْ دِيْنِهٖ وَاَمَانَتِهٖ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنْ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْكِ نِيَّتُهٗ وَطَلَاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَتَادَةُ اِذَا قَالَ اِذَا حَمَلْتِ فَاَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً فَاِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا قَالَ الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ نِيَّتُهٗ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ وَالْعَتَاقُ مَا اُرِيْدَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِنْ قَالَ مَا اَنْتِ بِامْرَاَتِيْ نِيَّتُهٗ وَاِنْ نَوٰى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوٰى وَقَالَ عَلِيٌّ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى

تلاوت کی کا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا اور بے عقل کا اقرار کرنا جائز نہیں ہے نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ایسے ہی ایک اقرار کرنے والے سے فرمایا تھا کہ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے شکایت کی کہ حضرت حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں کے پہلو چیر دیے ہیں تو حضرت حمزہ کو ملامت کرنے کے لئے حضور تشریف لے گئے۔ دیکھا تو نشے میں ان کی آنکھیں سرخ تھیں اور حضرت حمزہ نے انہیں دیکھ کر کہا۔ تم میرے باپ کے غلام معلوم ہوتے ہو۔ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے جان لیا کہ یہ نشے میں چور ہیں لہٰذا آپ واپس تشریف لے آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے آئے عثمان کا قول ہے کہ دیوانے اور نشہ والے کی طلاق نہیں پڑتی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مدہوش اور مجبور کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عقبہ بن عامر کا قول ہے کہ بے عقل کی طلاق جائز نہیں ہے عطا کا قول ہے کہ طلاق دینے لگے تو اسکی شرط ہے۔ نافع کا قول ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دی کہ گھر سے نکل جائے اس پر ابن عمر نے فرمایا کہ اگر وہ گھر سے نکل گئی تو طلاق بائن پڑ جائے گی اور نہ نکلی تو کچھ بھی نہیں زہری کا اس شخص کے بارے میں قول ہے کہ کہے کہ اگر میں فلاں کام نہ کروں تو میری پر تین طلاقیں پس کہنے والے سے پوچھا جائے گا کہ اسکی دلی مراد کیا تھی جبکہ اس نے یہ قسم کھائی اگر وہ کسی مدت کا اظہار کرے کہ قسم کھاتے وقت میری دلی مراد یہ تھی تو اس کے دین اور امانت پر بھروسہ کیا جائے گا۔ ابراہیم کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ مجھے تیری ضرورت نہیں ہے تب بھی نیت دیکھی جائے گی اور ہر قوم کی طلاق اپنی زبان میں ہوتی ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ جب تو حاملہ ہو تو تجھ پر تین طلاقیں۔ تو ہر طہر میں اس کے ساتھ جماع کرے اور جب حمل ظاہر ہو جائے تو وہ اس سے جدا ہو جائے گی حسن کا قول ہے کہ جب کہا جائے کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا تو نیت دیکھی جائے گی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طلاق مجبوری میں دی جاتی ہے اور رضائے الٰہی کیلئے آزاد کیا جاتا ہے۔ زہری کا قول ہے: جب کوئی کہے کہ تو میری بیوی نہیں تو نیت دیکھی جائیگی، اگر طلاق کی نیت ہے تو طلاق پڑ جائے گی حضرت علی کا قول ہے کہ معلوم ہونا چاہیے، قدرت کا قلم تین آدمیوں سے اٹھا لیا گیا ہے دیوانہ جب تک اُسے افاقہ نہ ہو جائے بچہ جب تک بالغ نہ

يَسْتَيْقِظُ وَقَالَ عَلِيٌّ وَكُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ۔

عمر کو نہ پہنچے اور سونے والا جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے حضرت علی کا قول ہے کہ بے عقل کی طلاق کے سوا ہر ایک کی طلاق جائز ہے۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَتَكَلَّمْ قَالَ قَتَادَةُ اِذَا طَلَّقَ فِيْ نَفْسِهٖ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے میری اُمت کے اُن خیالات کو معاف فرما دیا ہے جو دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ جب تک اُن کے مطابق عمل یا کلام نہ کریں۔ قتادہ کا قول ہے کہ اگر دل میں طلاق دی (زبان سے کچھ نہ کہا) تو یہ کچھ بھی نہیں ہے۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰى لِشِقِّهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَدَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ هَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّرْجَمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتّٰى اُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں جلوہ افروز تھے اُس شخص نے کہا کہ میں زنا کر بیٹھا ہوں حضور نے اسکی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پس آپ نے جدھر منہ پھیرا تھا وہ ادھر سامنے آیا اور چار مرتبہ اپنے اُوپر گواہی دی۔ آپ نے اُسے پکارتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم دیوانے ہو گئے ہو؟ اچھا بتاؤ کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے اُسے عیدگاہ میں سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا۔ جب اُسے پتھر لگنے شروع ہوئے تو بھاگ گیا آخر کار حرّہ کے مقام پر پکڑا گیا اور قتل کر دیا گیا۔

یہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا واقعہ ہے جو اسی جلد کی حدیث ۲۵۲، ۱۷۱۹، ۱۷۲۳، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷ اور ۲۰۳۷ میں بھی مذکور ہے۔ یہ صحابی تھے اور صحابۂ کرام کو اللہ تعالٰی نے محفوظ فرما دیا تھا کہ وہ جان بوجھ کر گناہ کا کوئی کام کر دیں۔ کوئی صحابی جان بوجھ کر گناہ کر سکتا ہی نہیں تھا اور نہ کسی ایک بھی صحابی نے جان بوجھ کر گناہ کا کوئی ایک بھی کام کیا۔ ہاں بتقاضائے بشریت بھول چوک کر کسی گناہ کا سرزد ہونا الگ بات ہے اور اس کا وقوع بعض حضرات سے ضرور ہوا اور ایسے تمام حضرات اس پر قائم نہیں رہے بلکہ فوراً تائب ہو گئے۔ اللہ تعالٰی نے واضح طور پر صحابۂ کرام کی شان میں فرمایا ہے:

وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۖ (۴۹ : ۷)

اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی۔

یعنی اللہ رب العزت نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی برکت سے اُن حضرات کے دلوں میں کفر، فسق اور معصیت کی نفرت بھر دی تھی۔ وہ جان بوجھ کر چھوٹے سے چھوٹا گناہ نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی طبیعت ہی ارتکاب گناہ سے اِبا کرتی تھی۔ اگر اُن بزرگوں میں سے کسی سے کوئی خلافِ شرع حرکت کا ارتکاب بھی ہوا تو نادانستہ ہوا تھا۔ حضرت ماعز رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بھی یہ فعل بتقاضائے بشریت نادانستہ طور پر سرزد ہو گیا تھا۔ خیال آتے ہی وَالَّذِيْنَ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ کے حکم ربانی کے تحت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں خود حاضر ہوئے، خود بار بار جرم کا اعتراف کر کے اپنے اُوپر حد جاری کروانے کی درخواست کرتے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ٹالنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ آخرت کے مواخذے سے بچنے کی خاطر بار بار اقرار

جرم کرکے اپنے اوپر حد جاری کروانے پر مُصر رہے۔

بالآخر حد جاری ہوئی اور حضرت ماعز کو سنگسار کر دیا گیا۔ بخاری شریف ہی میں پہلے گزر چکا ہے کہ حد جاری ہونے کے بعد کسی صحابی نے اُن کے بارے میں کوئی نامناسب لفظ کہہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناراض ہوئے اور فرمایا: "ایسا نہ کہو کیونکہ ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ کسی امت پر بانٹ دی جائے تو ساری امت بخشی جائے گی"۔ سبحان اللہ! لہٰذا کسی بھی صحابی کے بارے میں ذرا بھی زبانِ طعن نہیں کھولنی چاہیے۔ وہ سارے ہی حضرات جنتی اور خدا کے پسندیدہ افراد ہیں اور وہ ساری امتِ محمدیہ کے سردار اور محسن ہیں۔ اُس گروہ کا ادنیٰ بھی باقی امت سے اعلیٰ ہے۔ اُن بزرگوں کا دونوں عالم میں بول بالا ہے۔ اُن میں سے کسی کے بھی خلاف زبانِ طعن کھولنے والا اپنی تباہی کو آواز دیتا ہے اور اس کا دارین میں منہ کالا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا اصحابِ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے غلاموں میں شمار فرمائے۔ آمین۔

۲۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى يَعْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ اُس نے آواز دیتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کم بخت زنا کر بیٹھا ہے یعنی وہ خود۔ پس آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا پس وہ اُدھر ہی سامنے چلا گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور کہا:۔ یا رسول اللہ! یہ بدبخت زنا کر بیٹھا ہے۔ پس آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ تیسری مرتبہ وہ اُسی طرف چلا گیا جدھر آپ نے منہ کیا تھا اور اُس نے وہی بات کہی تو آپ نے اعراض فرما لیا۔ چوتھی مرتبہ اُس نے سامنے آکر یہی کہا اور جب وہ اپنی ذات پر چار مرتبہ گواہی دے چکا تو اُسے پکارتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کیا تم دیوانے ہو؟ اس نے کہا:۔ نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو اور وہ شادی شدہ تھا۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں انہیں لوگوں میں تھا جنہوں نے مدینہ منورہ کی عیدگاہ میں اسے سنگسار کیا جب اُسے پتھر لگنے شروع ہوئے تو بھاگ نکلا ہوا یہاں تک کہ حرہ کے مقام پر اُسے پکڑا اور سنگسار کر دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

بَابُ ۱۶۷ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الظّٰلِمُونَ وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ وَأَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا وَقَالَ طَاوُسٌ إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَنْ لَا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ۔

خلع میں طلاق دینا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ اور تمہارے لئے اُس میں سے لینا حلال نہیں ہے جو تم نے عورتوں کو دیا ہے (البقرہ) حضرت عمر نے خلع کو جائز قرار دیا اگرچہ سلطان کے سامنے نہ ہو۔ حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عورت اپنا سارا مال دے کر خلع کرے تب بھی جائز ہے۔ طاؤس کا قول ہے کہ اِلَّا اَنْ يَّخَافَا اَنْ لَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ میں حدود سے مراد وہ فرض ہے جو ایک ساتھ رہنے اور صحبت وغیرہ کا فرض ہے ایک کا دوسرے پر ہے اور بے وقوف لوگوں جیسی بات نہ کہے کہ وہ اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک یہ نہ کہے کہ میں تیرے لئے جنابت کا غسل نہیں کرونگا۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ بِهٰذَا وَقَالَ تَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْهَا وَأَمَرَهُ يُطَلِّقْهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلِّقْهَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ وَلٰكِنِّي لَا أُطِيقُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ قَالَتْ نَعَمْ۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ جَمِيلَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

بَابُ الشِّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس کی اہلیہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں:۔ یا رسول اللہ! میں کسی بات کی بنا پر ثابت بن قیس سے ناخوش نہیں ہوں، نہ اُن کے اخلاق سے اور نہ اُن کے دین سے، لیکن میں مسلمان ہو کر احسان فراموش بننا ناپسند کرتی ہوں پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا تم اُن کا باغ واپس دینا چاہتی ہو وہ عرض گزار ہوئیں:۔ ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا باغ لے لو اور اُن سے ایک طلاق دے لو۔

خالد حذا نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ یہ عبداللہ بن اُبی کی بہن ہے۔ آگے اس روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا:۔ کیا تم اُن کا باغ واپس کر دو گی؟ وہ عرض گزار ہوئیں:۔ ہاں۔ پس انہوں نے باغ واپس کر دیا اور آپ نے حضرت ثابت کو حکم دیا کہ انہیں ایک طلاق دے دو۔ عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے کہ انہیں ایک طلاق دے دو۔

اسی کو عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مسنداً روایت کیا ہے کہ ثابت قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں:۔ میں ثابت پر اُن کے اخلاق یا دین کی وجہ سے ناخوش نہیں ہوں لیکن میرا اُن کے ساتھ گزارہ نہیں ہو سکتا۔ پس رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اُن کا باغ واپس کر دو گی؟ وہ عرض گزار ہوئیں:۔ ہاں

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں ثابت کے دین یا اخلاق کی بنا پر اُن کے پاس رہنے سے انکار نہیں کرتی بلکہ مجھے کفر کا ڈر ہے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اُن کا باغ واپس کر دو گی؟ اُس نے جواب دیا، ہاں۔ پس اُس نے وہ باغ واپس کر دیا اور آپ نے اُسے جدا کرنے کا حکم دیا۔

سلیمان، حماد، ایوب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جمیلہ (جو عبداللہ بن اُبی کی بہن اور حضرت ثابت بن قیس کی بیوی تھیں) آگے گزشتہ حدیث کی طرح روایت ہے

کیا ضرورت کے تحت خلع ہو سکتا ہے

الفرورة۔ وقوله تعالیٰ۔ وان خفتم شقاق بینهما فابعثوا حکما من اهله الیٰ قوله خبیرا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اگر تمہیں اُن دونوں کے درمیان نااتفاقی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کی طرف سے اور ایک ثالث عورت کی طرف سے لو (سورۃ النساء، آیت)

۲۵۷۔ حدثنا ابو الولید حدثنا اللیث عن ابن ابی ملیکة عن المسور بن مخرمة قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول: ان بنی المغیرة استاذنوا فی ان ینکح علی ابنتهم فلا اذن۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی مغیرہ نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنی بیٹی حضرت علی کے نکاح میں دے دیں لیکن میں اجازت نہیں دیتا

باب ۱۶۹ لا یکون بیع الامة طلاقا۔

لونڈی کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتی

۲۵۸۔ حدثنا اسماعیل بن عبد الله قال حدثنی مالك عن ربیعة عن ابی عبد الرحمٰن عن القاسم بن محمد عن عائشة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت کان فی بریرة ثلاث سنن احدی السنن انها اعتقت فخیرت فی زوجها۔ وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول الله صلی الله علیه وسلم والبرمة تفور بلحم فقرب الیه خبز وادم من ادم البیت فقال: الم ار البرمة فیها لحم؟ قالوا بلیٰ ولکن ذلك لحم تصدق به علی بریرة وانت لا تاکل الصدقة قال علیها صدقة ولنا هدیة۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا بریرہ کے معاملے سے تین مسئلے معلوم ہوگئے:۔ پہلا یہ کہ جب اُسے آزاد کیا گیا۔ تو خاوند کے بارے میں اُسے اختیار دیا گیا۔ ۲۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اُس کا حق ہے جو آزاد کرے ۳۔ اور رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو گوشت کی ہانڈی میں اُبال آرہا تھا۔ پس آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جو روٹی اور گھر کے سالن پر مشتمل تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جبکہ میں ہانڈی میں گوشت دیکھ رہا ہوں۔ عرض کیا گیا کہ گوشت تو ضرور ہے لیکن یہ بریرہ کو صدقہ کے طور پر ملا ہے۔ جب کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ فرمایا۔ صدقہ تو اُس کے لئے ہے ہمارے لئے تو ہدیہ ہے۔

باب ۱۷۰ خیار الامة تحت العبد۔

لونڈی غلام کے تحت ہو تو اختیار دینا

۲۵۹۔ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبة وهمام عن قتادة عن عکرمة عن ابن عباس قال رایته عبدا یعنی زوج بریرة۔

ابو الولید، شعبہ، ہمام، قتادہ، عکرمہ کا بیان ہے کہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کے خاوند کو غلام دیکھا۔

۲۶۰۔ حدثنا عبد الاعلیٰ بن حماد حدثنا وهیب حدثنا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس قال ذاك مغیث عبد بنی فلان یعنی زوج بریرة کانی انظر الیه یتبعها فی سکك المدینة یبکی علیها۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ بریرہ کا شوہر مغیث جو بنی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے رو رہا ہے۔

۲۶۱۔ حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا عبد الوهاب عن ایوب عن عکرمة عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال کان زوج بریرة عبدا اسود یقال له مغیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند کالے رنگ کا غلام تھا اُسے مغیث کہتے تھے اور بنی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ منورہ کی

عَبْدًا لِبَنِي فُلَانٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ۔

گلیوں میں اُس (بریرہ، اپنی بیوی) کے پیچھے پھر رہا ہے،

بَابٌ ۱۷۱ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ۔

بریرہ کے خاوند کے لئے حضور کا سفارش کرنا

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا جس کو مغیث کہتے تھے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اُس کے پیچھے روتا پھر رہا ہے اور آنسو اُس کی داڑھی پر گر رہے ہیں۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا:۔ اے عباس! کیا مغیث کو بریرہ سے جو محبت ہے اور بریرہ کو مغیث سے جو نفرت ہے اُس پر تمہیں تعجب نہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا کہ کاش تم اُس کے پاس واپس چلی جاؤ۔ عرض کی یارسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم فرمارہے ہیں! فرمایا میں تو سفارش کر رہا ہوں۔ عرض گزار ہوئی:۔ تو مجھے اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

بَابٌ ۱۷۲

لونڈی کو خاوند کے بارے میں اختیار دینا

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا مَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اُس کے مالکوں نے انکار کر دیا مگر اس شرط پر راضی تھے کہ ولاء اُن کیلئے ہو۔ حضرت صدیقہ نے اسکا ذکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء کا مستحق تو وہی ہے جو آزاد کرے پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور بتایا کہ بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ اُس کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَزَادَ فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا۔

آدم نے شعبہ سے جو روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ شوہر کے بارے میں اُسے اختیار دیا گیا۔

بَابٌ ۱۷۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ۔

مشرک عورت سے نکاح نہ کرو

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور مومنہ لونڈی مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں پسند آئے۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نصرانیہ اور یہودیہ کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا حرام فرمایا ہے اور میں نہیں جانتا کہ اس سے بڑا اور کونسا شرک ہے کہ کوئی یہ کہے کہ میرا رب عیسیٰ

تَقُوْلَ الْمَرْاَۃُ رَبُّهَا عِيْسٰى وَهُوَ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ۔

ہے حالانکہ وہ تو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے ہیں۔

ف: صحیح مذہب یہی ہے کہ یہودی اور نصرانی عورتیں مسلمانوں کے لیے حرام ہیں کیونکہ عیسائی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ ماجدہ کو بھی خدا کہتے اور تثلیث بناتے ہیں جبکہ یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ دونوں گروہ اہل کتاب ہیں لیکن عقیدۂ توحید کی مخالفت کے باعث مشرک بھی ہیں۔ لہٰذا یہودیوں اور عیسائیوں کے عقیدے پر قائم رہنے والی اُن کی کسی عورت کا مسلمان سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ پس اگر مسلمان کسی یہودیہ یا نصرانیہ کو اپنے نکاح میں رکھے گا تو وہ نکاح واقع ہی نہیں ہوگا اور اُس کا بیوی کی طرح رکھنا حرام ہوگا اور اُس کے ساتھ وظیفۂ زوجیت محض بدکاری شمار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بَابُ ۱۷۴ نِكَاحِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ۔

مشرکہ اگر مسلمان ہو جائے تو نکاح و عدت

۲۶۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ كَانُوْا مُشْرِكِيْ اَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُوْنَهٗ وَمُشْرِكِيْ اَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُوْنَهٗ وَكَانَ اِذَا هَاجَرَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتّٰى تَحِيْضَ وَتَطْهُرَ فَاِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَاِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ اِلَيْهِ وَاِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيْثِ مُجَاهِدٍ، وَاِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ اَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوْا وَرُدَّتْ اَثْمَانُهُمْ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ قَرِيْبَةُ بِنْتُ اَبِيْ اُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَكَانَتْ اُمُّ الْحَكَمِ ابْنَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ

عطاء نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ مشرکین دو قسم کے تھے۔ ایک حربی مشرک جن سے آپ لڑتے اور وہ آپ سے لڑتے تھے اور دوسرے وہ جن کے ساتھ معاہدہ ہوتا تھا جن سے نہ آپ لڑتے تھے اور نہ وہ آپ سے لڑتے تھے۔ اور جب حربی کافروں کی عورت ہجرت کر کے آتی تو اُسے نکاح کا پیغام نہ دیا جاتا جب تک حیض آکر وہ پاک نہ ہو جاتی۔ جب وہ پاک ہو جاتی تو اُس کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہو جاتا۔ اگر اُس کا خاوند نکاح سے پہلے ہجرت کر کے آجاتا تو وہ اُس کی طرف لوٹا دی جاتی۔ اگر اُن میں سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتا تو اُسے آزاد کر دیا جاتا اور اُن کے حقوق بھی دیگر مہاجرین کی طرح ہوتے، پھر معاہدہ والے مشرکین کے بارے میں اُسی طرح ذکر کیا جیسا کہ مجاہد کی حدیث میں ہے۔ اگر معاہدہ والوں کا غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آئے تو واپس نہیں کیا جائے گا بلکہ مشرکین کو اُن کی قیمت دی جائے گی۔ عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قریبہ بنت ابو اُمیہ اسی طرح حضرت عمر بن خطاب کے نکاح میں تھی، تو انہوں نے اُسے طلاق دے دی اور حضرت معاویہ بن ابو سفیان نے اُس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ ابو سفیان کی بیٹی اُم الحکم بھی عیاض بن غنم فہری کے نکاح میں تھی انہوں نے انہیں طلاق دی تو عبد اللہ بن عثمان ثقفی نے اُس کے ساتھ نکاح کر لیا

بَابُ ۱۷۵ اِذَا اَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ اَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ اَوِ الْحَرْبِيِّ

اُس مشرکہ یا نصرانیہ کا مسلمان ہونا جو ذمی یا حربی کے تحت تھی

وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذَا اَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَ دَاوٗدُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ اَهْلِ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب نصرانیہ اپنے خاوند سے ایک ساعت پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اُس پر حرام ہو جائے گی۔ عطاء سے اہل معاہدہ کی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو مسلمان ہو گئی اور کچھ دنوں کے بعد اس کا خاوند اسلام قبول کرے تو کیا یہ اُس کی بیوی رہے گی۔ فرمایا کہ نہیں

العهد اسلمت ثم اسلم زوجها في العدة اهي امرأته قال لا الا ان تشاء هي بنكاح جديد وصداق. وقال مجاهد اذا اسلم في العدة يتزوجها وقال الله تعالى لا هن حل لهم ولا هم يحلون لهن. وقال الحسن وقتادة في مجوسيين اسلما هما على نكاحهما واذا سبق احدهما صاحبه وابى الآخر بانت لا سبيل له عليها وقال ابن جريج قلت لعطاء امرأة من المشركين جاءت الى المسلمين ايعاوض زوجها منها لقوله تعالى وآتوهم ما انفقوا قال لا انما كان ذاك بين النبي صلى الله عليه وبين اهل العهد وقال مجاهد هذا كله في صلح بين النبي صلى الله عليه وسلم وبين قريش.

۲۶۷ حدثنا ابن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب وقال ابراهيم بن المنذر حدثني ابن وهب حدثني يونس قال ابن شهاب اخبرني عروة بن الزبير ان عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كانت المؤمنات اذا هاجرن الى النبي صلى الله عليه وسلم يمتحنهن بقول الله تعالى يا ايها الذين آمنوا اذا جاءكم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن الى آخر الآية قالت عائشة فمن اقر بهذا الشرط من المؤمنات فقد اقر بالمحنة فكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اقررن بذلك من قولهن قال لهن رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلقن فقد بايعتكن، لا والله ما مست يد رسول الله صلى الله عليه وسلم يد امرأة قط غير انه بايعهن بالكلام، والله ما اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم على النساء الا بما امره الله

مگر وہ چاہے تو مہر دے کر نیا نکاح کر لے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اگر عورت کی عدت کے دوران خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ نہ وہ عورتیں اُن کے لئے حلال ہیں اور نہ مرد اُن عورتوں کیلئے (سورۃ الممتحنہ)۔ امام حسن بصری اور قتادہ کا مجوسیوں کے بارے میں قول ہے کہ مرد عورت دونوں مسلمان ہو جائیں تو اُن کا سابقہ نکاح برقرار رہے گا اگر ایک اُن میں سے پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا انکار کر دے تو اُس عورت پر مرد کا کوئی حق نہیں رہتا۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے مشرکوں کی اُس عورت کے بارے میں پوچھا جو مسلمانوں کے پاس آ جائے کہ کیا اُس کے خاوند کو معاوضہ دیا جائے گا کیونکہ ارشاد ربانی ہے کہ جو انہوں نے خرچ کیا ہے وہ انہیں دے دو۔ فرمایا کہ ایسا نہیں ہے یہ تو اُن کے متعلق ہے جن کے ساتھ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا معاہدہ تھا۔ مجاہد کا قول ہے کہ یہ تمام باتیں اس صلح میں تھیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قریش مکہ کے درمیان ہوئی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان لانے والی عورتیں جب نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے آتی تھیں تو حکم خداوندی :- اے ایمان والو! جب ایمان لانے والی عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آیا کریں تو اُن کا امتحان لے لیا کرو (سورہ الممتحنہ) کے تحت امتحان لیا جاتا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کو تسلیم کر لیتی تو اُس کی مشقت کا اقرار کر لیا جاتا۔ پس جب وہ اپنی زبان سے اس کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ان سے فرماتے کہ جاؤ میں نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو ہرگز مس نہیں کیا بلکہ آپ انہیں زبانی کلامی بیعت فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کسی کا ہاتھ نہیں چھوا مگر صرف ان عورتوں کا جن کا اللہ تعالے نے آپکو حکم فرمایا ورنہ جب آپ عورتوں سے بیعت لیتے تو زبانی یہی فرماتے کہ میں نے تمہیں

يَقُوْلُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ، قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا۔

بَابٌ ۱۷۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى - لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ إِلٰى قَوْلِهِ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ - فَإِنْ فَاءُوْا: رَجَعُوْا -

۲۶۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: آلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهِ وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

۲۶۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ فِي الْإِيْلَاءِ الَّذِيْ سَمَّى اللّٰهُ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُّمْسِكَ بِالْمَعْرُوْفِ أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِيْ إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوْقَفُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يُطَلِّقَ۔ وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۱۷۷ حُكْمُ الْمَفْقُوْدِ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً۔ وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَارِيَةً وَّالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً۔ فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَنْ فُلَانٍ وَّعَلَيَّ وَقَالَ هٰكَذَا افْعَلُوْا بِاللُّقَطَةِ۔ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيْرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهُ فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُوْدِ۔

۲۷۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

بیعت کر لیا ہے۔

بیویوں سے ایلاء کرنا

جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں تو عورتوں کو چاہیئے کہ چار مہینے انتظار کریں (سورۃ البقرہ۔ فَإِنْ فَاءُوْا۔ اگر رجوع کریں۔

حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی، اُدھر آپ کے پیر مبارک میں موچ آگئی۔ پس آپ اپنے بالاخانے میں انتیس ۲۹ دن تک قیام پذیر رہے جب آپ اُس سے اُترے تو آپ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی فرمایا کہ مہینہ انتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے ایلا نام رکھا ہے اُس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ مدت گزر جانے کے بعد کسی کے لئے حلال نہیں ہے مگر یہ کہ دستور کے مطابق روک لے یا طلاق کا ارادہ کرے جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو انتظار کرے یہاں تک کہ طلاق دے اور بغیر طلاق دیے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس کا حضرت عثمان حضرت علی، حضرت ابو درداء اور حضرت عائشہ وغیرہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ ۱۲ اصحاب نے ذکر کیا ہے۔

مفقود الخبر کے اہل وعیال اور مال کا حکم

ابن مسیب کا قول ہے کہ جب کوئی لڑائی کے وقت صف میں سے گم ہو جائے تو اُس کی بیوی ایک سال انتظار کرے۔ حضرت ابن مسعود نے ایک لونڈی خریدی اور ایک سال تک اُس کے مالک کو تلاش کیا لیکن وہ ایسا گم ہوا کہ نہ ملا پس ایک دو درہم لے کر خیرات کرتے اور کہتے کہ اے اللہ! یہ فلاں کی طرف سے ہیں اور اُس کی قیمت میرے ذمے ہے اور فرماتے ہیں کہ گری پڑی چیز پائے تب بھی اسی طرح کرے۔ زہری نے اُس قیدی کے بارے میں کہا جس کا مقام معلوم ہو کہ نہ اُس کی بیوی نکاح اور نہ اُس کا مال تقسیم کیا جائے جب اس کی کوئی خبر نہ ملے تو وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو مفقود الخبر کے بارے میں شرعی طریقہ ہے۔

یحییٰ بن سعید نے یزید مولی المنبعث سے موصولاً روایت کی ہے کہ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ: خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ. وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا. وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ. قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هٰذَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَعَمْ. قَالَ يَحْيَى وَيَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کھوئی ہوئی بکری کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اُسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کیلئے ہے یا بھیڑیئے کے لئے ہے۔ جب کھوئے ہوئے اُونٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ناراض ہوئے اور دونوں عارض مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا کہ تجھے اُس سے کیا سروکار؟ اُس کا کھانا پینا اُس کے ساتھ ہے۔ وہ پانی پیئے گا، درختوں سے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔ جب گری پڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا۔ تو اُس تھیلی اور اُس کے سربند کو پہچان لے، ایک سال تک اُس کی تشہیر کرتا رہ۔ اگر کوئی شخص آ کر اُسے پہچان لے تو اچھا ہے ورنہ اپنے مال میں ملا لے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن سے ملا۔ سفیان نے کہا کہ مجھے اس کے سوا اور کوئی چیز یاد نہیں رہی۔ پھر میں نے کہا کہ یزید مولیٰ منبعث نے گمشدہ چیز کے بارے میں یہ حدیث حضرت زید بن خالد سے روایت کی ہے؟ جواب دیا۔ ہاں یحییٰ ربیعہ، یزید مولیٰ منبعث نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے سفیان کا بیان ہے کہ میں ربیعہ سے ملا اور اُن سے اس بارے میں صورتِ حال دریافت کی

بَابُ ۱۷۸ الظِّهَارِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا

وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوَ ظِهَارِ الْحُرِّ. قَالَ مَالِكٌ وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ، وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهٰذَا أَوْلَى لِأَنَّ اللهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّورِ.

ظہار کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ بے شک اللہ نے سُنی اُس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے اور اللہ سے شکایت کرتی ہے (سورۂ المجادلہ، آیت ۱ تا ۴)۔ ابن شہاب سے ظہارِ غلام کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ آزاد کے ظہار جیسا ہے۔ امام مالک کا قول ہے کہ غلام دو مہینے کے روزے رکھے۔ حسن بن حر کا قول ہے کہ آزاد اور غلام کا ظہار آزاد عورت اور لونڈی سے برابر ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اگر کوئی اپنی لونڈی سے ظہار کرے تو اُس پر کچھ بھی نہیں کیونکہ ظہار بیویوں میں ہے اور عربی زبان میں لِمَا قَالُوا کبھی فِيمَا قَالُوا اور فِي بَعْضِ مَا قَالُوا کے معنی میں بھی آتا ہے اور یہی اَولیٰ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بری اور جھوٹی بات کا حکم نہیں فرماتا۔

بَابُ ۱۷۹ الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأُمُورِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَذِّبُ اللهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ:

طلاق اور دیگر اُمور کے اشارے

ابن عمر کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں کرے گا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب کرے گا اور اپنی زبان مبارک کی جانب اشارہ فرمایا۔ کعب بن مالک کا قول ہے کہ

أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَيْ خُذِ النِّصْفَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تُصَلِّي، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ، فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ. وَقَالَ أَنَسٌ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ. وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ: أَحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

۲۷۱۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ. وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ تِسْعِينَ۔

۲۷۲۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ، وَقَالَ بِيَدِهِ وَوَضَعَ أَنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخِنْصَرِ قُلْنَا يُزَهِّدُهَا وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَأْسَهَا فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری جانب اشارہ کیا کہ آدھی چیز لے لو حضرت اسماء کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی۔ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ لوگ کس وجہ سے نماز پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ سورج کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ اثبات میں اشارہ کیا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ حضور نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابوبکر کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ حضرت ابن عباس کا قول کہ حضور نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ ابو قتادہ کا قول ہے کہ حضور نے احرام والے کے شکار کی بابت فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اُسے حکم دیا یا اُس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ لوگوں نے انکار کیا تو فرمایا کہ پھر تو کھا لو۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور جب آپ رکن (حجر اسود) کے پاس آتے تو اُس کی جانب اشارہ کر کے تکبیر کہتے۔ حضرت زینب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج و ماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف آ گیا ہے اور انگشت ہائے مبارک سے آپ نے نوّے کی طرح حلقہ بنایا کہ اتنا۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے روز ایک ایسی ساعت ہوتی ہے کہ مسلمان کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اُسے گزارے تو اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی مانگے اُسے عطا فرمائی جائے گی پھر اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا یعنی اپنی شہادت کی انگلی اور چھنگلی کے وسط میں پورے رکھے۔ ہم نے کہا کہ یوں لوگوں کی قلت کو ظاہر فرمایا ہے۔ ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کسی یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا یعنی جو زیورات اُس نے پہنے ہوئے تھے وہ چھین لیے اور اُس کا سر کچل دیا۔ پس اُس کے گھر والے اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے جب کہ وہ زندگی کے آخری

فِی اٰخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ اُصْمِتَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَکِ فُلَانٌ؟ لِغَیْرِ الَّذِیْ قَتَلَهَا فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا قَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ اٰخَرَ غَیْرَ الَّذِیْ قَتَلَهَا فَاَشَارَتْ اَنْ لَا، فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا فَاَشَارَتْ اَنْ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَیْنَ حَجَرَیْنِ۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلْفِتْنَةُ مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلَی الْمَشْرِقِ۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ، قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ، قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَیْتَ اِنَّ عَلَیْکَ نَهَارًا ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهٗ فِی الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَوْمَأَ بِیَدِهٖ اِلَی الْمَشْرِقِ فَقَالَ: اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْکُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ اَوْ قَالَ اَذَانُهٗ مِنْ سَحُوْرِهٖ فَاِنَّمَا یُنَادِیْ اَوْ قَالَ یُؤَذِّنُ لِیَرْجِعَ قَائِمُکُمْ وَلَیْسَ اَنْ یَقُوْلَ کَاَنَّهٗ یَعْنِی الصُّبْحَ اَوِ الْفَجْرَ وَاَظْهَرَ یَزِیْدُ یَدَیْهِ ثُمَّ مَدَّ اِحْدٰهُمَا مِنَ الْاُخْرٰی۔ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ

مرحلے میں داخل ہو کر خاموش تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ کیا تمہیں فلاں شخص نے قتل کیا ہے؟ چونکہ آپ قاتل کے سوا دوسرے آدمی کا نام لیا تھا لہٰذا لڑکی نے اپنے سر کے ساتھ نفی میں اشارہ کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے قاتل کے سوا دوسرے کا نام لے کر پوچھا تو لڑکی نے اشارے سے انکار کر دیا تیسری مرتبہ آپ نے قاتل کا نام لے کر پوچھا کہ فلاں نے قتل کیا ہے لڑکی نے اثبات میں اشارہ کیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور اس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتنہ اس طرف ہے اور آپ نے مشرق (نجد) کی جانب اشارہ فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ اُتر کر میرے لئے ستو گھول دو۔ وہ عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! شام ہو جانے دیجیے۔ آپ نے دوسری مرتبہ فرمایا کہ اُتر کر میرے لیے ستو گھول دو۔ وہ عرض پرداز ہوا:۔ یا رسول اللہ شام ہو جانے دیجیے۔ ابھی تو دن کھڑا ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا کہ اُتر کر میرے لئے ستو گھول دو۔ پس وہ اترا اور تیسری مرتبہ فرمانے پر آپ کے لئے گھول دیئے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوش کیے اور اپنے دست مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آ رہی ہے تو وہی وقت روزہ افطار کرنے کا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال کا ندا کرنا یا اذان دینا تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ ندا دیتا یا اذان پڑھتا ہے کہ رات کو قیام کرنے والا فارغ ہو جائے اور کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ صبح یا فجر ہو گئی ہے۔ یزید راوی نے اپنے دونوں ہاتھ لگائے اور انہیں دائیں بائیں پھیلا دیا (کہ صبح کی روشنی یوں پھیلتی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل اور راہ خدا میں خرچ کرنے والے کی مثال اُن دو آدمیوں جیسی ہے جنہوں نے اپنے سینے پر بکتر

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ۔

باب ۱۸۰ اللِّعَانِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ۔ فَإِذَا قَذَفَ الْأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِإِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ الْإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا۔ وَقَالَ الضَّحَّاكُ إِلَّا رَمْزًا إِشَارَةً۔ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ، ثُمَّ زَعَمَ أَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ جَائِزٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ فَإِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكَلَامٍ قِيلَ لَهُ كَذَلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِكَلَامٍ وَإِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ، وَكَذَلِكَ الْعِتْقُ وَكَذَلِكَ الْأَصَمُّ يُلَاعِنُ۔ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ تَبِينُ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ۔ وَقَالَ حَمَّادٌ: الْأَخْرَسُ وَالْأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازَ۔

۲۷۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

ننده وہیں رکھی ہو۔ چنانچہ منفق جب خرچ کرتا ہے تو اُس کی زرہ کھل کر اتنی کشادہ ہو جاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں تک کو چھپا لیتی اور اور نقوش قدم کو مٹاتی جاتی ہے۔ لیکن بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر ایک حلقہ سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ڈھیلا ہو جائے لیکن نہیں ہوتا اور انگلی سے اپنے حلق کی جانب اشارہ فرمایا۔

لعان کا بیان

ارشادِ ربانی ہے:۔ اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور اُن کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے (سورۂ النور، آیت ۶)۔ جب گونگا لکھ کر یا اشارے سے یا قابل فہم طریقے سے تہمت لگائے تو وہ کلام کرنے والے کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرائض میں اشارے کو جائز فرمایا ہے اور بعض اہل حجاز اور اہل علم کا یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پس اُس (مریم) نے (حضرت عیسیٰ) کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اُس سے جو پالنے میں بچہ ہے (سورۂ مریم، آیت ۲۹) ضحاک کا قول ہے کہ اِلَّا رَمْزًا سے اشارہ مراد ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس صورت میں نہ حد ہے اور نہ لعان اور پھر یہ گمان بھی ہے کہ لکھ کر یا اشارے سے یا ایماء سے طلاق جائز ہے۔ حالانکہ طلاق اور قذف کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اگر کوئی کہے کہ قذف تو کلام کے ذریعے ہوتا ہے۔ تو کہا جائے گا کہ طلاق بھی کلام کے بغیر جائز نہیں ہے ورنہ طلاق اور قذف باطل ہیں۔ اسی طرح آزاد کرنا ہے۔ ایسا ہی بہرے کا لعان کرنا ہے۔ شعبی اور قتادہ کا قول ہے کہ جب کوئی کہے کہ تجھے طلاق ہے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرے تو اشارے کے باعث طلاق بائن پڑ جائے گی۔ ابراہیم کا قول ہے کہ اگر گونگا اپنے ہاتھ سے طلاق لکھ کر دے تو پڑ جائے گی حماد کا قول ہے کہ گونگا اور بہرا سر کے اشارے سے کہے تو طلاق جائز ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں انصار کا بہترین گھرانہ نہ بتاؤں! لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیوں نہیں فرمایا سب سے بہتر بنو نجار ہیں پھر جو اُن کے نزدیک ہیں یعنی بنو عبدالاشہل، پھر جو اُن کے نزدیک ہیں یعنی بنو حارث بن خزرج، پھر جو اُن کے نزدیک ہیں یعنی بنو ساعدہ۔ پھر اپنے ہاتھ

بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ۔

٢٧٧ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ أَوْ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى۔

٢٧٨ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ: وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ۔

٢٧٩ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ: الْإِيمَانُ هٰهُنَا مَرَّتَيْنِ أَلَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

٢٨٠ - **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

بَاب ١٨١ إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ۔

٢٨١ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ مَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ، قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَأَنَّى ذٰلِكَ؟ قَالَ لَعَلَّهُ نَزَعَهُ،

کے اشارے سے فرمایا اور اپنی انگلیوں کو بند کر لیا، پھر انہیں اپنے ہاتھ سے تیر چلانے والے کی طرح کھول دیا، اس کے بعد فرمایا کہ انصار کے تمام گھرانوں میں ہی بھلائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھی حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بعثت اور قیامت کو اس طرح رکھا گیا ہے جیسے اس انگلی سے یہ انگلی یا جیسے یہ دونوں انگلیاں اور انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر بتایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینہ اتنے اور اتنے اور اتنے یعنی تیس دن کا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اتنے اور اتنے اور اتنے۔ یعنی انتیس [29] دن کا ہوتا ہے یعنی پہلی دفعہ تیس [30] دن اور دوسری مرتبہ انتیس [29] دن فرمائے۔

قیس نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا کہ ایمان ادھر ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ قساوت اور سنگدلی اُن لوگوں میں ہے جو اونٹوں کے پیچھے چلاتے ہیں جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ نمودار ہوتے ہیں یعنی قبیلہ ربیعہ اور مضر سے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، پھر آپ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

کہنا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے گھر کالا سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا۔ ہاں۔ فرمایا کہ اُن کے رنگ کیا ہیں۔ عرض گزار ہوا کہ وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ دریافت فرمایا کہ کیا اُن میں کوئی سیاہی مائل بھی ہے جواب دیا ہاں۔ فرمایا کہ یہ کہاں سے ہوا؟ عرض کی، شاید کسی رگ نے اُسے کھینچا

عِرْقٌ؟ قَالَ: فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ۔

بَابُ ۱۸۲ اِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَذَفَ امْرَاَتَهُ فَاَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

بَابُ ۱۸۳ يَبْدَاُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ۔

بَابُ ۱۸۴ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ ذٰلِكَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَهُ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ

ہو۔ تو فرمایا تو شاید تمہارے بیٹے کو بھی کسی رگ نے اسی طرح کھینچا ہو۔

لعان کرنے والوں کا قسم کھانا

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اُن دونوں سے قسم لی اور پھر اُن دونوں کو جدا کر دیا گیا۔

لعان میں ابتدا مرد کرے

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت کی ہے کہ ہلال بن اُمیہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ پس انہوں نے آکر گواہی دی اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالٰی جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ پھر عورت کھڑی ہوئی اور اُس نے بھی گواہی دی۔

جس نے لعان کے بعد طلاق دی

ابن شہاب کو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بتایا کہ حضرت عویمر عجلانی ایک دفعہ حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور اُن سے کہا۔ اے عاصم! اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ کر قتل کر دے تو آپ اُسے قتل کر دیتے ہیں۔ اب بتائیے وہ کیا کرے؟ اے عاصم! مجھے اس بارے میں دریافت کر کے بتائیے۔ پس حضرت عاصم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ نے ایسی بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا اور اسے بُری بات سمجھا حتیٰ کہ حضرت عاصم کو بھی پوچھنا ناگوار معلوم ہوا۔ اُس کے سبب جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنا جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس واپس گئے تو حضرت عویمر اُن کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا ہے۔ تو حضرت عاصم نے حضرت عویمر سے کہا کہ آپ کوئی اچھی چیز نہیں لائے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ اس پر حضرت عویمر نے کہا: خدا کی قسم، میں تو اُس وقت تک باز نہیں آنے کا جب تک اسکا حکم معلوم نہ کر لوں۔ پس حضرت عویمر چل دیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں لوگوں کے درمیان جا پہنچے۔ اور

مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا، قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ، كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

بَاب ۱۸۵ التَّلَاعُنِ فِي الْمَسْجِدِ۔

۲۸۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَى اللّٰهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ. قَالَ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ. قَالَ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا

عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر اُسے قتل کر دے تو آپ اُسے قتل کر دیں گے۔ پھر وہ اور کیا کرے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا ہوا ہے، پس جا کر اُسے لے آؤ۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ان دونوں نے لعان کیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کے ساتھ حاضر تھا۔ جب وہ لعان سے فارغ ہو گئے تو حضرت عویمر نے کہا۔ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کے بارے میں جھوٹا ہو جاؤں گا لہٰذا میں اسے تین طلاق دیتا ہوں، یہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم فرمانے سے پہلے ہی کر دیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ بعد میں لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ مقرر ہو گیا۔

مسجد میں لعان کرنا

ابن جریج کا بیان ہے کہ ابن شہاب نے مجھے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے لعان کرنے والوں کے بارے میں مسنون طریقہ بتایا کہ انصار میں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر آیا اُسے قتل کر دے یا کیا کرے؟ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے متعلق قرآن حکیم میں ذکر فرمایا جس میں لعان کرنے والوں کے لئے حکم ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا اور تمہاری بیوی کا فیصلہ فرمایا ہوا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اُن دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں موجود تھا۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو مرد نے کہا:۔ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو جھوٹا ہو جاؤں گا، پس اُس نے تین طلاقیں دے دیں۔ اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے کوئی حکم فرماتے۔ جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اُس نے عورت کو جدا کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لعان کرنے والوں میں تفریق کا طریقہ رائج ہو گیا۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا کہ ان دونوں کے بعد یہی سنت رائج ہو گئی کہ لعان کرنے والوں میں تفریق کروا دی جاتی۔ وہ عورت حاملہ تھی اور بچہ والدہ کی جانب منسوب کیا گیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر یہ سنت جاری ہو گئی کہ عورت بچے کی میراث پائے گی اور بچہ اُس عورت کی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حق مقرر فرمایا ہے۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی نے اس حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر عورت کے ہاں سرخ رنگ کا اور پستہ قد بچہ پیدا ہو تو عورت سچی ہے اور اُس پر جھوٹی تہمت لگائی گئی ہے اور اگر

كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنْ ذَلِكَ۔

بَابٌ ۱۸۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ۔

۲۸۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَجَاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ، فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا۔ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ، فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ: قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ خَدِلًا۔

بَابٌ ۱۸۷ صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ

۲۸۷ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ: اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا، وَقَالَ: اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ

اُس کے پیٹ سے موٹی موٹی سیاہ آنکھوں والا اور بھاری سرینوں والا بچہ پیدا ہو تو میرے خیال میں مرد سچا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اُسی طرح کا بد شکل تھا جس کے ساتھ بدنام ہوئی تھی۔

حضور کا ارشادِ گرامی کہ اگر میں بغیر گواہ کے سنگسار کرتا

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی نے اس بارے میں ایک بڑی بات کہہ دی۔ جب وہ واپس لوٹے تو اُن کی قوم کا ایک آدمی اُن کے پاس شکایت لے کر آیا کہ اُس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میں اپنے بول کے باعث اِس آزمائش میں مبتلا ہوا ہوں۔ پس وہ اُن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنی بیوی کے ساتھ جو دیکھا تھا اُس کا آپ سے ذکر کیا اور وہ شخص زرد رنگ کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اُسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے، وہ موٹی پنڈلیوں والا، گندم گوں اور پُر گوشت تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! حقیقت ظاہر فرما۔ پس بچہ اُسی کی شکل کا پیدا ہوا جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اُسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے درمیان لعان کروایا۔ ایک آدمی نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہ کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا:- یہ نہیں ہے بلکہ وہ عورت مسلمان ہو کر علانیہ برائی کیا کرتی تھی۔ ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ اس روایت میں لفظ خدلاً ہے۔

لعان کرنے والی کا مہر

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آدمی اگر اپنی بیوی پر تہمت لگائے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے ایسے مرد و عورت کو جدا کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ ضرور تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کونسا توبہ کرتا ہے چنانچہ اُن دونوں نے انکار کر دیا۔ پس آپ نے فرمایا:- اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں

أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَقَالَ: اَللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ إِنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي، قَالَ قِيلَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ.

بَابُ ۱۸۸ قَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ.

۲۸۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ: فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِي، قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو. وَقَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ: اَللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ.

بَابُ ۱۸۹ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

۲۸۹ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا.

۲۹۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

میں سے ایک جھوٹا ہے، پس تم دونوں میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ چنانچہ اُن دونوں نے انکار کر دیا۔ پس آپ نے اُن دونوں کے درمیان تفریق کروا دی۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا: میرے خیال میں اس حدیث کے اندر ایک ایسی بات ہے جو آپ نے مجھ سے بیان نہیں کی۔ اُن کا بیان ہے کہ اُس آدمی نے کہا تھا کہ میرے مال کا کیا بنے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس سے کہا گیا کہ تمہیں مال نہیں ملے گا۔ اگر تم تہمت لگانے میں سچے ہو تو اُس کے ساتھ صحبت کر چکے ہو اور اگر جھوٹے ہو تو تمہارا قطعاً کوئی حق نہیں۔

لعان کرنے والوں سے امام کا کہنا کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لعان کرنے والوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا تھا کہ حساب تو تمہارا اللہ تعالیٰ نے لینا ہے لیکن تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تمہارا اس عورت پر کوئی حق نہیں ہے۔ اُس آدمی نے کہا اور میرا مال؟ فرمایا: تمہارا مال تمہیں نہیں ملے گا۔ کیونکہ اگر تم سچے ہو تو اُسی کے بدلے عورت کی شرمگاہ تمہارے لئے حلال ہوئی تھی اور اگر تم جھوٹے ہو تو تمہارا اس پر حق ہی کوئی نہیں۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے یاد کیا ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی پر لعان کیا، پھر اپنی انگلیوں سے کہا اور سفیان نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان فاصلہ رکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے ایک جوڑے میں تفریق کروائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ تم میں سے کون توبہ کرتا ہے؟ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار اور ایوب سے یہ حدیث جس طرح یاد کی اُسی طرح آپ کے سامنے بیان کی ہے۔

لعان کرنے والوں میں جُدائی کروا دینا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے مرد عورت میں جدائی کروا دی جس نے عورت پر تہمت لگائی اور دونوں سے قسم لی گئی۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے ایک مرد اور عورت سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَأَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

بَابٌ ۱۹۰ يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ۔

۲۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَأَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ۔

بَابُ ۱۹۱ قَوْلِ الْاِمَامِ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ۔

۲۹۲ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهٗ اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَّا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِيْ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهٖ اٰدَمَ خَدْلًا كَثِيْرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَ عِنْدَهَا۔ فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَّرَجَمْتُ هٰذِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوْءَ فِي الْاِسْلَامِ ۔

بَابٌ ۱۹۲ اِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَلَمْ يَمَسَّهَا۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ

لعان کروایا اور اُن دونوں کو جدا کر دیا گیا۔

بچہ لعان کرنے والی کا ہے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اُس کی بیوی کے درمیان لعان کروایا تو مرد نے اُس عورت کے بچے کا انکار کر دیا۔ لہٰذا اُن دونوں کو جدا کر دیا گیا اور بچہ عورت کو دیا گیا۔

امام کا دعا کرنا کہ اے اللہ حقیقت ظاہر کرنا

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا تو حضرت عاصم بن عدی نے ایک بڑی بات کہہ دی۔ جب وہ واپس گئے تو اُن کی قوم کا ایک آدمی اُن کے پاس آیا اور بتایا کہ اُس نے ایک آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میرے بول کے باعث ہی ابتلاء آئی ہے۔ پس اُسے لے کر وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُس شخص کے بارے میں بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ یہ شخص (مدعی) زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا جبکہ جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ وہ گندمی رنگ موٹی پنڈلیوں والا، زیادہ گوشت اور گھنگریالے بالوں والا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ حقیقت ظاہر فرما۔ پس جب عورت نے بچہ جنا تو اُس شخص کے مشابہ تھا جس کے متعلق کہا تھا کہ اُسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں سے لعان کروایا۔ پس ایک آدمی نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہی کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نہیں ہے بلکہ وہ عورت تو مسلمان ہو کر علی الاعلان برائی کرتی تھی۔

تین طلاقوں کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور اُس نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا۔

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ۔

بَابٌ ۱۹۳ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا تَحِضْنَ۔ وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ۔

بَابٌ ۱۹۴ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكُثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ۔

روایت کی ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رفاعہ قرظی نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا اور پھر اُسے طلاق دے دی۔ اُس عورت نے دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے ذکر کیا کہ وہ اُس کے پاس نہیں آتا اور اُس کے پاس ہے بھی صرف پھندنا (یعنی نامرد ہے) آپ نے فرمایا کہ تم پہلے خاوند کے پاس اُس وقت تک نہ جا سکو گی جب تک دوسرے خاوند کا ذائقہ

جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہیں

مجاہد کا قول ہے کہ اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ فلاں عورت کو حیض آتا ہے یا نہیں اور جن کا حیض آنا بند ہو گیا اور جنہیں حیض آتا ہی نہیں، اُن کی عدت تین ماہ ہے۔

حاملہ کی عدت وضعِ حمل تک ہے

زینب بنت ابوسلمہ کو ان کی والدہ ماجدہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ بنو اسلم کی سبیعہ نامی ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ اُس وقت حاملہ تھی۔ پس ابو السنابل بن بعکک نے اُسے نکاح کا پیغام دیا تو اُس نے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ ابو السنابل نے کہا کہ خدا کی قسم تیرے لئے نکاح کرنا اُس وقت تک مناسب نہیں ہے۔ جب تک تو بھی عدت پوری نہ کر لے۔ چنانچہ ابھی دس روز ہی گزرے تھے کہ بچہ پیدا ہو گیا۔ اور وہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئی تو آپ نے فرمایا: تم نکاح کر لو۔

یزید بن حبیب کو ابن شہاب نے لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے انہیں اپنے والد ماجد کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے عبد اللہ بن ارقم کے تئے لکھا تھا۔ کہ آپ سبیعہ اسلمیہ سے معلوم کریں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے کیا فتویٰ دیا تھا اُس نے جواب دیا کہ مجھے حضور نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ بچہ جننے کے بعد نکاح کر لینا

۲۹۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نکاح کی اجازت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئی چنانچہ آپ نے اُسے اجازت مرحمت فرما دی، پس اُس نے نکاح کر لیا۔

باب ۱۹۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تَحْتَسِبُ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا. وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا۔

مطلقہ تین پاکیوں تک خود کو روکے

ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ اُس عورت کے بارے میں جس نے عدت کے اندر نکاح کر لیا ہو کہ اگر دوسرے خاوند کے پاس اُسے تین حیض آجائیں تو پہلے خاوند سے جدا ہو جائے گی اور یہ دوسرے خاوند کی عدت شمار نہیں ہوگی۔ زہری کا قول ہے کہ شمار ہوگی اور زہری کا یہ قول سفیان ثوری کو بڑا پسند آیا۔ معمر کا قول ہے کہ جب عورت کو حیض آنے والا ہو تو اقرأت المرأۃ کہتے ہیں اور جب پاک ہونے والی ہو تو اقرأت اور جب عورت کے پیٹ میں ابھی بچہ نہ ٹھہرا ہو تو ما اقرأت بسلیٰ قط کہتے ہیں۔

باب ۱۹۶ قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا۔

فاطمہ بنت قیس کا واقعہ

ارشاد ربانی ہے: "عدت میں انہیں اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اُس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے" (سورہ الطلاق آیت پہلی) عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر۔ اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والی ہوں تو انہیں نان نفقہ دو، یہاں تک کہ اُن کے بچہ پیدا ہو" سورۃ الطلاق، آیت ۶، ۷۔

۲۹۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ اتَّقِ اللَّهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا، قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي. وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبدالرحمٰن بن الحکم کی بیٹی کو طلاق دے دی تو عبدالرحمٰن اُسے لے گئے اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مدینہ منورہ کے گورنر مروان کے لئے پیغام بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور اُس عورت کو اُس کے گھر بھجوا دو۔ مروان نے کہا کہ حدیث سلیمان کی رُو سے عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آگئے ہیں۔ قاسم بن محمد عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ (حضرت صدیقہ) تک فاطمہ بنت قیس

مُحَمَّدٍ اَوْ مَا بَلَغَكَ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

کا واقعہ نہیں پہنچا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم فاطمہ کے واقعہ کو بیان نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہیں مروان بن حکم نے کہا کہ واقعہ میں جو جھگڑا تھا وہی جھگڑا آپ کے لئے ان دونوں کی جدائی میں کافی ہے۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ؟ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ يَعْنِي فِيْ قَوْلِهَا لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فاطمہ بنت قیس خدا سے کیوں نہیں ڈرتی جبکہ وہ یہ کہتی ہے کہ مطلقہ (دوران عدت) رہائش اور نان نفقہ کی مستحق نہیں ہے۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ: اَلَمْ تَرَيْنَ اِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ، فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ قَالَ اَلَمْ تَسْمَعِيْ فِيْ قَوْلِ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِيْ ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَابَتْ عَائِشَةُ اَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِيْ مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ اَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن حکم کی فلاں بیٹی کو طلاق دے دی گئی اور وہ چلی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اُس نے بُرا کیا۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے فاطمہ بنت قیس کی بات نہیں سُنی؟ فرمایا کہ اُس واقعے کا ذکر کرنے میں (اس موقع پر) کوئی بھلائی نہیں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صدیقہ نے ایسا کرنے کو بہت بُرا کہا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس ایک پُرخطر مکان میں تھیں اور اُس میں رہتے ہوئے خوف کھاتی تھیں، اس لئے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت خاص مرحمت فرمائی تھی۔

بَابُ ۱۹۷ الْمُطَلَّقَةِ اِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِيْ مَسْكَنِ زَوْجِهَا اَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا اَوْ تَبْذُوَ عَلٰى اَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ۔

جب مطلقہ کو خاوند کے گھر میں خدشہ ہو

کہ گھر میں کوئی گھس آئے گا یا خاوند کے اعزہ سے بدکلامی کا خدشہ ہو۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنِيْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ۔

حبان، عبداللہ، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فاطمہ بنت قیس کے واقعے کا اس امر کی دلیل ہونے سے انکار کیا۔

بَابُ ۱۹۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَبَلِ۔

عورت حیض اور حمل کو نہ چھپائے بلکہ ظاہر کر دے

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْفِرَ اِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً فَقَالَ لَهَا:

اسود سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حج سے فارغ ہو کر واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت صفیہ اپنے خیمے کے دروازے پر افسوس کی حالت میں کھڑی تھیں آپ نے اُن سے فرمایا: سر منڈی یا ہلاک ہوئی کیا تم ہمیں واپس ہونے

عقری او حلقی انك لحابستنا، اكنت افضت يوم النحر؟ قالت نعم قال فانفري اذا۔

باب ۱۹۹ وبعولتهن احق بردهن في العدة وكيف يراجع المراة اذا طلقها واحدة او ثنتين۔

۳۰۳۔ حدثني محمد اخبرنا عبد الوهاب حدثنا يونس عن الحسن قال زوج معقل اخته فطلقها تطليقة۔

۳۰۴۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا عبد الاعلى حدثنا سعيد عن قتادة حدثنا الحسن ان معقل بن يسار كانت اخته تحت رجل فطلقها ثم خلى عنها حتى انقضت عدتها ثم خطبها فحمي معقل من ذلك انفا فقال: خلى عنها وهو يقدر عليها ثم يخطبها! فحال بينه وبينها فانزل الله واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن الى اخر الاية، فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرا عليه۔ فترك الحمية واستقاد لامر الله۔

۳۰۵۔ حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن نافع ان ابن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما طلق امراة له وهي حائض تطليقة واحدة فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يراجعها ثم يمسكها حتى تطهر ثم تحيض عنده حيضة اخرى ثم يمهلها حتى تطهر من حيضها فان اراد ان يطلقها فليطلقها حين تطهر من قبل ان يجامعها فتلك العدة التي امر الله ان تطلق لها النساء۔ وكان عبد الله اذا سئل عن ذلك قال لاحدهم: ان كنت طلقتها ثلاثا فقد حرمت عليك حتى تنكح زوجا غيره وزاد فيه غيره عن الليث حدثني نافع قال ابن عمر: لو طلقت مرة او مرتين فان النبي صلى الله عليه وسلم امرني بهذا۔

باب ۲۰۰ مراجعة الحائض

۳۰۶۔ حدثنا حجاج حدثنا يزيد بن ابراهيم

سے روکو گی؟ کیا تم قربانی کے روز ارکان ادا کر چکی ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: پھر تو ہمارے ساتھ چلو۔

عدت کے دوران شوہر کو رجوع کا حق ہے جبکہ ایک یا دو طلاقیں دی ہوں

محمد، عبدالوہاب، یونس نے امام حسن بصری سے روایت کی ہے کہ حضرت معقل نے اپنی بہن کا نکاح کر دیا لیکن اُس نے ایک طلاق دے دی

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی۔ پس اُس نے طلاق دے دی اور اُس سے دور رہا۔ یہاں تک کہ جب عدت پوری ہو گئی تو اُس نے نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ چنانچہ حضرت معقل نے اُس وقت اس بات کو نامناسب شمار کیا اور فرمایا کہ جب وہ اُس کے قبضے میں تھی تو دور رہا اور اب پیغام بھیجتا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں کے درمیان حائل ہو گئے پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ: جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور اُن کی عدت پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں اس سے نہ روکو کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں.... (سورۃ البقرہ، آیت ۲۳۲) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معقل کو بلایا اور اُن کے سامنے یہ آیت پڑھی تو انہوں

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کر لو اور اُسے اپنے پاس روکے رکھو یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور دوبارہ اُس سے پاک ہو جائے۔ پس اگر طلاق ہی دینے کا ارادہ ہے تو اب پاکی کی حالت میں اُسے طلاق دے دو لیکن اُس کے ساتھ مجامعت کرنے سے پہلے۔ پس یہی ہے وہ عدت کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اُس میں عورتوں کو طلاق دی جائے

حضرت عبداللہ بن عمر سے جب اس بارے میں پوچھا جاتا تو انہوں نے ایک شخص سے فرمایا کہ اگر تم نے تینوں طلاقیں دے دی ہیں تو عورت تم پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ دوسرے لوگوں نے اس میں زیادتی کے ساتھ لیث سے یوں روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ کاش تم عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیتے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اسی

حائضہ سے رجوع کرنا

یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهَا. قُلْتُ فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

بَابٌ ۲۰ تُحِدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا أَرَى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الطِّيبَ لِأَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ۔

۳۰۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ، لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔ قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا

کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی جبکہ وہ حائضہ تھی۔ پس میرے والد ماجد حضرت عمر نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ اُس کے ساتھ رجوع کر لیا جائے اور پھر عدت پوری ہونے سے پہلے اُسے طلاق دے دی جائے۔ میں نے پوچھا کہ کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا کہ اُس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو عاجز یا احمق ہو جائے

خاوند مر جائے تو عدت چار ماہ دس دن ہے

زہری کا قول ہے کہ میرے خیال میں متوفی کی کمسن بیوی بھی خوشبو نہ لگائے کیونکہ عدت اُس پر بھی ہے

حمید بن نافع کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ تینوں حدیثیں بیان فرمائیں حضرت زینب نے فرمایا کہ میں حضرت اُم حبیبہ زوجہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ اُن کے والد ماجد حضرت ابو سفیان بن حرب کا انتقال ہو گیا تھا۔ پس حضرت اُم حبیبہ نے خوشبو منگائی جس میں خلوق یا کسی اور چیز کی زردی تھی۔ پھر انہوں نے وہ خوشبو ایک لڑکی کو لگائی اور تھوڑی سی اپنے رخسار پر بھی مل لی اور فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے خوشبو کی حاجت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی میت کا سوگ کرے سوائے اپنے خاوند کے کہ اُس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

حضرت زینب نے فرمایا کہ میں اُم المومنین زینب بنت جحش کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ اُن کے بھائی کا انتقال ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اُس میں سے تھوڑی سی لگا کر فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے خوشبو کی حاجت تو نہیں ہے لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ عورت کے لئے یہ حلال نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے اپنے خاوند کے کہ وہ چار ماہ دس دن ہے۔ نیز حضرت زینب فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت اُم سلمہ (اپنی والدہ ماجدہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھ میں تکلیف ہے تو کیا ہم ا

زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا ـ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ ـ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً فَتَرْمِي، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ. سُئِلَ مَالِكٌ مَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا ـ

بَابٌ ۲۰۲ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ ـ

۳۰۸ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ رح حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَشُوا عَيْنَيْهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ: لَا تَكَحَّلْ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَلَا حَتّٰى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ـ

۳۰۹ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ ـ

بَابٌ ۲۰۳ الْقُسْطِ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ ـ

سرمہ لگا دیں؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تین مرتبہ انکار فرمایا اور ہر دفعہ آپ فرماتے کہ نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سوگ چار ماہ دس دن ہے حالانکہ زمانہ جاہلیت کے اندر تم میں سے عورت ایک سال کے بعد مینگنیاں پھینکتی تھی۔ حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت زینب سے پوچھا کہ سال ختم ہونے پر مینگنیاں پھینکنا کیا ہے؟ حضرت زینب نے فرمایا کہ جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ ایک کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی، خراب سے کپڑے پہن لیتی اور خوشبو کو ہاتھ تک نہ لگاتی یہاں تک کہ سال گزر جاتا۔ پھر اُس کے پاس گدھا، بکری یا پرندہ وغیرہ کوئی جانور لایا جاتا اور وہ اُس پر ہاتھ پھیرتی تو شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا کہ وہ مر نہ جاتا ہو۔ اُس کے پاس مینگنیاں لائی جاتیں تو وہ انہیں پھینکتی ہوئی چلی جاتی اور اُس کے بعد خوشبو وغیرہ جس چیز کو استعمال کرنا چاہتی کر سکتی تھی۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ لفظ تَفْتَضُّ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اُس جانور کو اپنے جسم سے ملتی تھی

سوگ والی کا سرمہ لگانا

زینب بنت اُمِّ سلمہ نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرت اُمّ المومنین اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور اُس کی آنکھ کے لئے بھی خطرہ محسوس ہونے لگا تو اُس کے لواحقین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اجازت چاہی کہ اُس کی آنکھ میں سرمہ لگا دیا جائے؟ آپ نے فرمایا۔ سرمہ نہ لگاؤ۔ جاہلیت میں جب کوئی عورت عدّت گزارتی تو بُرے گھر میں بُرے کپڑے پہن کر رہتی۔ جب پورا سال گزر جاتا تو ایک کتا گزرتا اور وہ مینگنیاں پھینکتی۔ پس وہ ایسا نہ کرے جب تک چار ماہ دس دن نہ گزر جائیں۔ نافع کا بیان ہے کہ میں نے زینب بنتِ اُمِّ سلمہ کو حضرت اُمّ المومنین حضرت اُمِّ حبیبہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ کرے

محمد بن سیرین نے حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہمیں کسی کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے سوائے خاوند کے۔

سوگ والی کا طُہر میں قُسط استعمال۔

۳۱۰ - حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ کُنَّا نُنْهٰی اَنْ نُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا، وَلَا نَکْتَحِلَ وَلَا نَتَطَیَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَحِیْضِهَا فِیْ نُبْذَةٍ مِّنْ کُسْتِ اَظْفَارٍ وَّکُنَّا نُنْهٰی عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

حفصہ بنت سیرین نے حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہمیں منع فرمایا گیا ہے کہ کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کریں مگر خاوند کا چار مہینے دس دن تک اور نہ سُرمہ لگائیں نہ خوشبو استعمال کریں اور نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنیں، سوائے پہلے سے رنگے ہوئے کپڑے کے اور ہمیں یہ اجازت ملی کہ پاکی کی حالت میں جب ہم میں سے کوئی حیض سے فارغ ہو تو اظفار کی عود کا استعمال کرے اور ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے

بَابٌ تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِیَابَ الْعَصْبِ۔

سوگ والی کا رنگ دار کپڑے پہننا

۳۱۱ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ فَاِنَّهَا لَا تَکْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔ وَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ، حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ عَطِیَّةَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا تَمَسَّ طِیْبًا اِلَّا اَدْنٰی طُهْرِهَا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ وَّاَظْفَارٍ۔

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ کرے سوائے خاوند کے۔ پس وہ نہ سُرمہ لگائے، نہ رنگ دار کپڑا پہنے مگر جو پہلے سے رنگا ہوا ہو حضرت اُمّ عطیہ کی دوسری روایت میں ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خوشبو ملنے سے منع فرمایا ہے مگر پاک ہونے کے نزدیک تھوڑی سے قسط یا اظفار کا استعمال کر سکتی ہیں۔

بَابٌ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلٰی قَوْلِهٖ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔

جس کا خاوند مرجائے اُس کی خدا نے کیا عدّت مقرر فرمائی ہے

۳۱۲ - حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ کَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ اَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِیَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ، قَالَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً وَّصِیَّةً اِنْ شَاءَتْ

ابن نجیح نے مجاہد سے :۔ اور جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن تک ... (سورۂ البقرہ، آیت ۲۳۴) کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ خاوند والی پر بھی عدّت گزارنا واجب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:۔ اور جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیّت کر جائیں۔ سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بغیر نکالے۔ پھر وہ اگر خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملے میں مناسب طور پر کیا (سورۂ البقرہ، آیت ۲۴۰) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وصیّت کے ساتھ سات ماہ بیس دن اور ملا کر سال پورا فرما دیا۔ اب عورت چاہے تو وصیّت

سَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَالِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ۔ وَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ۔ وَقَالَ عَطَاءٌ اِنْ شَاءَتْ اِعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللهِ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ۔ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا۔

کے مطابق ٹھہری رہے اور چاہے چلی جائے۔ یہی ارشادِ باری تعالٰے غَيْرَ اِخْرَاجٍ کا مطلب ہے اور اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر مواخذہ نہیں پس واجب عدّت عورت پر وہی مذکورہ ہے، مجاہد کا یہی خیال نقل کیا گیا ہے۔ عطاء اور ابن عباس کا قول ہے کہ اس آیت نے گھر والوں کے پاس عدّت گزارنے کو منسوخ کر دیا۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزارے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے غَيْرَ اِخْرَاجٍ فرمایا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ عورت اگر چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس عدّت گزارے اور وصیّت کے مطابق ٹھہری رہے اور اگر چاہے تو نکل جائے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملے میں مناسب طور پر کیا۔ عطاء کا قول ہے کہ میراث کا حکم آیا تو اُس نے رہائش کو منسوخ کر دیا

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ رض عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ ابْنَةِ اَبِيْ سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ اَبِيْهَا دَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

زینب بنتِ اُمّ سلمہ نے حضرت اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت کی ہے کہ جب اِن کے پاس اُن کے والد محترم کے انتقال کی خبر پہنچی تو انہوں نے خوشبو منگا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر ملی اور فرمایاکہ مجھے خوشبو کی حاجت تو نہ تھی۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کے لئے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو، یہ حلال نہیں ہے کہ کسی میّت کا سوگ تین دن سے زیادہ کرے، ہاں بیوی کے لئے خاوند کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

بَابٌ ۲۰۶ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ

زانیہ کا مہر اور نکاح فاسد

وَقَالَ الْحَسَنُ: اِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَّهُوَ لَا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا اَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهٗ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَاقُهَا۔

حسن کا قول ہے کہ اگر کسی نے لاعلمی میں محرم عورت کے ساتھ نکاح کر لیا تو اُن دونوں کے درمیان تفریق کروادی جائے گی اور عورت کے لئے وہی مال ہے جو وہ لے چکی اور نہیں ملے گا پھر انہوں نے اس کے بعد کہا کہ عورت کو مہرِ مثل ملے گا

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، کاہن کی مٹھائی اور بدکار عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے اور گدوانے والی عورتوں نیز سود کھانے اور سود کھلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور آپ نے کتے کی قیمت نیز فاحشہ عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۳۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا وَكَيْفَ الدُّخُولُ أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمَسِيسِ۔

مدخول پر مہر ہے، دخول کی تعریف اور دخول و مساس سے پہلے طلاق دینے کے احکام

۳۱۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ: اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ فَأَبَيَا فَقَالَ: اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فِي الْحَدِيثِ شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ: مَالِي، قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے ایک ایسے شخص کی اس کی بیوی سے جدائی کروا دی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے پس کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ جب دونوں نے انکار کر دیا تو آپ نے اُن کے درمیان تفریق کرا دی۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا۔ میں آپ کو اس حدیث میں بعض باتیں بیان کرتا ہوا نہیں دیکھتا۔ انہوں نے کہا اس تہمت لگانے والے نے کہا کہ میرے مال کا کیا بنے گا؟ حضور نے فرمایا کہ تمہیں مال نہیں ملے گا کیونکہ اگر تم سچے ہو تو اس کے ساتھ صحبت کر چکے اور اگر جھوٹے ہو تو تمہارا اُس پر کوئی حق نہیں۔

بَابُ الْمُتْعَةِ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. وَقَوْلِهِ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ. كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ. وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا۔

اُس کے متعہ کا بیان جس کا مہر مقرر نہیں ہوا۔

ارشادِ ربانی ہے: تم پر کوئی مطالبہ نہیں اگر تم عورت کو طلاق دو جب تک تم نے اُن کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی ..... (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۳۶، ۲۳۷) نیز فرمایا: اور طلاق والی عورتوں کے لئے بھی مناسب طور پر نان نفقہ ہے۔ یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔ اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لئے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو (۲۴۱، ۲۴۲)۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان میں متعہ کا ذکر نہیں فرمایا جب کہ عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دی۔

۳۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ، حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا کہ تم سے حساب تو اللہ تعالیٰ نے لینا ہے لیکن ایک تم دونوں میں سے جھوٹا ہے اور عورت پر اب تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ

مَالِي، قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا۔

شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا مال؟ فرمایا: تمہیں مال نہیں ملے گا کیونکہ اگر تم سچے ہو تو تمہارے لئے اُس کی شرمگاہ حلال رہی ہے اور اگر تم جھوٹے ہو تو بدرجۂ اولی تمہارا مال پر کوئی حق نہیں رہا۔

كِتَابُ النَّفَقَاتِ

کتاب النفقات

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ ۲۰۹ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ: اَلْعَفْوُ الْفَضْلُ۔

اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

ارشاد ربانی ہے:۔ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں۔ تم فرماؤ جو فاضل بچے اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ کر کرو (سورۂ البقرہ، آیت ۲۱۹، ۲۲۰) حسن کا قول ہے کہ اَلْعَفْوُ سے فاضل مال مراد ہے۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

عبداللہ بن یزید انصاری نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کررہے ہیں؟ جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے اہل و عیال پر خدا کا حکم سمجھ کر خرچ کرتا ہے تو وہ مال اُس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اے آدم کے بیٹے خرچ کر کہ تیرے اوپر خرچ کیا جائے گا۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کی مدد کے لئے بھاگ دوڑ کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا راتوں کو قیام کرنے والا یا دنوں کو روزے رکھنے والا۔

ف: بیوہ اور مسکین معاشرے کے بے سہارا افراد اور اللہ تعالیٰ کے بےکس اور بےبس بندے ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے صاحبِ استطاعت بندوں کو آزماتا ہے کہ دیکھئے وہ بےکسی اور بےبسی میں ان کے کام آتے ہیں یا نہیں۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو تن من دھن سے بےکسوں کی دستگیری کرتے رہتے ہیں۔ یہ دولت، یہ طاقت، یہ استطاعت ہمیشہ نہیں رہتی۔ آخر ایک وقت وہ بھی آئے گا جب قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھنا پڑے گا۔ دولت، طاقت اور استطاعت، سب چیزیں چھن چکی ہوں گی۔ قبر کی کوٹھڑی ہوگی اور بےکسی و بےبسی کا عالم ہوگا۔ کوئی مونس و غمخوار نہیں، کوئی یار و مددگار نہیں، پکارے تو کس کو پکارے، جائے تو کہاں جائے۔ آنکھیں اگر بظاہر بند ہیں حقیقت میں تو آج ہی کھلی ہیں۔ اصل تو آج بھید کھلا ہے کہ کیا کرنا چاہیے تھا اور کیا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

دنیا میں اگر اس نے بیکسوں کو سہارا دیا تھا تو آج خدائے ذوالمنن اُسے سہارا دے گا۔ دنیا میں اگر اس نے خدا کے مجبور اور روتے ہوئے بندوں کو ان کے دکھ دور کر کے ہنسایا تھا تو اُن بندوں کا خالق آج اسے رونے نہیں دے گا بلکہ انعامات سے نواز کر ہنسائے گا۔ دنیا میں اگر اُس نے بے کسوں کی دستگیری کی تھی تو آج اللہ جل شانہ اُس کی دستگیری فرمائے گا ——— استطاعت رکھنے والے حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ بے کس اور بے بس بندوں کا خیال رکھیں۔ اُن کی دستگیری کر کے اپنے لیے دستگیری کا سامان پیدا کریں۔ خدا کے بندوں پر رحم کر کے اپنے آپ کو خدا کے رحم کا مستحق بنائیں۔ خدا ان پر رحم کرتا ہے جو خدا کے بندوں پر رحم کرتے ہیں لہذا:

کرو مہربانی تم اہلِ زمین پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

خدا کے بیکس اور بے بس بندوں کی مدد کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے یا دنوں کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے سے اجر میں کم نہیں ہے۔ یہ نیکی بھی بہت ہی نفع بخش ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۳۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لِي مَالٌ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَالشَّطْرُ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَالثُّلُثُ؟ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ وَلَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ۔

عامر بن سعد سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بہت مال ہے کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی، آدھے کی؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ تہائی کی؟ فرمایا کہ تہائی کی کر دو اور یہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اُس سے بہتر ہے کہ انہیں مفلسی کی حالت میں چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور اُن پر تم جو کچھ خرچ کرو گے وہ تمہاری جانب سے صدقہ ہے یہاں تک کہ جو لقمہ اٹھا کر تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو وہ بھی اور شاید اللہ تعالیٰ تمہیں اس بیماری سے

بَابُ ۲۱۰ وُجُوبُ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ

اہل و عیال کو نفقہ دینا واجب ہے

۳۲۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔ تَقُولُ الْمَرْأَةُ إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي، وَيَقُولُ الْعَبْدُ أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي، وَيَقُولُ الِابْنُ أَطْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدَعُنِي۔ فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَا هٰذَا مِنْ كِيسِ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد امیری قائم رہے اور اوپر کا (دینے والا) ہاتھ نیچے کے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتدا اُن سے کرو جو زیر کفالت ہیں یہ نہ ہو کہ عورت بھی کہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو اور بیٹا کہے کہ مجھے کھانا دو اور کس کے سہارے پر مجھے چھوڑتے ہو۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اے ابوہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ جواب دیا کہ نہیں، یہ ابوہریرہ اپنے پلے سے کہہ رہا ہے۔

۳۲۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

بَابٌ ۲۱۱ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوْتَ سَنَةٍ عَلٰی اَهْلِهٖ وَكَیْفَ نَفَقَاتُ الْعِیَالِ۔

۳۲۵ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَكِیْعٌ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ قَالَ لِیْ مَعْمَرٌ قَالَ لِیَ الثَّوْرِیُّ هَلْ سَمِعْتَ فِی الرَّجُلِ یَجْمَعُ لِاَهْلِهٖ قُوْتَ سَنَتِهِمْ اَوْ بَعْضِ السَّنَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ یَحْضُرْنِیْ، ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِیْثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِیُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَبِیْعُ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَیَحْبِسُ لِاَهْلِهٖ قُوْتَ سَنَتِهِمْ۔

۳۲۶ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِیْ ذِكْرًا مِنْ حَدِیْثِهٖ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰی دَخَلْتُ عَلٰی مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مَالِكٌ: اِنْطَلَقْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ عَلٰی عُمَرَ اِذْ اَتَاهُ حَاجِبُهٗ یَرْفَا فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِیْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَیْرِ وَسَعْدٍ یَسْتَاْذِنُوْنَ؟ قَالَ نَعَمْ فَاْذَنْ لَهُمْ، قَالَ فَدَخَلُوْا وَسَلَّمُوْا فَجَلَسُوْا، ثُمَّ لَبِثَ یَرْفَا قَلِیْلًا فَقَالَ لِعُمَرَ: هَلْ لَكَ فِیْ عَلِیٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ نَعَمْ فَاْذَنْ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ، یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْضِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ هٰذَا، فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَاَصْحَابُهٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْضِ بَیْنَهُمَا وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوْا۔ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ بِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اچھا صدقہ وہ ہے جس کے بعد امیری قائم رہے ۔ اور ابتدا اُن لوگوں سے کرو جو زیر کفالت ہوں ۔

بیویوں کو سال بھر کی خوراک دینا اور وہ خرچ کس طرح کریں

ابن عُیینہ کا بیان ہے کہ مجھ سے معمر نے کہا کہ مجھ سے سفیان ثوری نے پوچھا کہ آپ نے کیا کوئی ایسا شخص سنا ہے کہ جو اپنی بیویوں کے لئے سال سال بھر یا اُس کے کچھ حصے کے لئے خوراک جمع رکھتا ہو۔ معمر نے کہا کہ مجھے کچھ یاد نہیں۔ پھر مجھے ایک حدیث یاد آگئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بنی نضیر کے درختوں کو بیچ دیا کرتے اور اپنی ازواج مطہرات کے لئے ایک سال کی خوراک روک لیا کرتے تھے۔

مالک بن اوس بن حدثان کا بیان ہے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے ایک حدیث کا ذکر کیا۔ پس میں چل پڑا، یہاں تک کہ مالک بن اوس کے پاس جاکر اُن سے اس بارے میں پوچھا۔ مالک بن اوس کا بیان ہے کہ میں گیا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوگیا تو اُس وقت اُن کے دربان یرفا نے کہا کہ کیا آپ حضرت عثمان، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا، ہاں۔ پس انہیں اجازت دے دی گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اندر داخل ہوئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے پھر یرفا تھوڑی ہی دیر ٹھہرا ہوگا کہ حضرت عمر کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ پس اُن دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو سلام کرکے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میرے اور اِن کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ حضرت عثمان اور اُن کے ساتھیوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرکے ایک کو دوسرے سے مطمئن کر دیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا جلدی نہ کرو، میں آپ کو اُس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال

يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَالِكَ؟ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَالِكَ. قَالَا قَدْ قَالَ ذَالِكَ، قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ اللهُ: مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ، فَعَمِلَ بِذَالِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَالِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ. قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَالِكَ؟ قَالَا نَعَمْ. ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ- تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ- فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ. جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ

ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مراد خود اپنی ذات تھی۔ لوگ کہنے لگے کہ واقعی حضور نے یہی فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب توجہ کی اور فرمایا: میں آپ کو اللہ کی قسم یاد دلاتا ہوں کیا آپ دونوں حضرات جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے؟ دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی یہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے کہا۔ اب میں آپ حضرات کو اس کی حقیقت بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فئے کے مال کی خصوصیت مرحمت فرمائی تھی جبکہ یہ چیز کسی دوسرے نبی کو مرحمت نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ۔ اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو اُن سے (سورۃ الحشر، آیت ۶)۔ یہ چیز خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تھی خدا کی قسم انہوں نے آپ حضرات کو چھوڑ کر اپنے لئے مال جمع نہیں فرمایا لیکن آپ حضرات میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح بھی نہیں دی۔ بیشک حضور اس میں سے آپ حضرات کو عطا فرماتے اور بانٹتے رہے یہاں تک کہ صرف یہ مال باقی رہ گیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مال سے اپنی ازواجِ مطہرات کیلئے ایک سال کا خرچ نکال لیا کرتے تھے اور جو باقی بچتا اُسے لے کر راہِ خدا میں خرچ فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی حیاتِ مقدسہ میں اسی طرح کرتے رہے۔ میں آپکو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں کہ صورت حال یہی تھی؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے کہا: میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں کہ امر واقعہ یہی ہے؟ دونوں نے کہا، ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات دی تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین ہوں۔ جب حضرت ابوبکر نے وفات پائی تو اُس وقت تک وہ بھی اس مال کو اسی طرح خرچ کرتے رہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور آپ دونوں اُس وقت موجود تھے۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ حضرات کے گمان میں حضرت ابوبکر اس بارے میں راستی پر نہ تھے حالانکہ خدا جانتا ہے کہ وہ اس بارے میں سچے، نیکوکار، راہ یافتہ اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ پھر میں نے دو سال اسے اپنے قبضے میں رکھا اور اُسی طرح عمل کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت

فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وُلِّيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَالِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَالِكَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَالِكَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ، قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَالِكَ؟ قَالَا نَعَمْ قَالَ "فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَالِكَ؟ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَالِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَإِنَّا أَكْفِيكُمَاهَا۔

ابوبکر کرتے رہے تھے۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور دونوں کی بات ایک اور مقصد ایک ہی تھا۔ آپ میرے پاس اس لئے آئے کہ یہ مجھ سے اپنے بھتیجے کا حصہ مانگتے تھے اور وہ اپنی بیوی کے والد کا۔ پس میں نے آپ دونوں سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اسے اللہ کے عہد اور اُس کے میثاق پر آپ کے سپرد کر دیتا ہوں کہ اس کو اُسی طرح خرچ کیا جائے گا۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرچ کیا اور جیسے حضرت ابوبکر نے اسے خرچ کیا اور جیسے اب تک میں نے خرچ کیا۔ بصورت دیگر اس بارے میں مجھ سے گفتگو نہ کی جائے۔ آپ دونوں حضرات نے کہا کہ یہ ہمیں دے دیجئے۔ پس میں نے یہ آپ کے سپرد کر دیا۔ میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ میں نے وہ مال ان دونوں کو دے دیا تھا یا نہیں؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میں نے وہ مال آپ کی تحویل میں دیا تھا؟ دونوں حضرات نے اثبات میں

باب ۲۱۲ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔

وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُونَ شَهْرًا۔ وَقَالَ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا۔ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: نَهَى اللّٰهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا، وَذَالِكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا، فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذَالِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ۔ فِصَالُهُ: فِطَامُهُ

عورتیں بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں

ارشاد ربانی ہے:۔ اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس۔ اس لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے۔۔ سورۃ البقرہ، آیت ۲۳۳) اور فرمایا:۔ اور اُسے اٹھائے پھرنا اور دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے (سورۃ الاحقاف، آیت ۱۵) نیز فرمایا:۔ پھر اگر باہم مضائقہ کرو تو قریب ہے کہ اُسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی۔ مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اُس کا رزق تنگ کیا گیا وہ (سورۃ الطلاق، آیت ۷) یونس نے زہری کا قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ والدہ کو بچے کی وجہ سے تکلیف دی جائے اور یہ اُس صورت میں ہے جبکہ والدہ کہے کہ میں بچے کی دودھ پلانے والی نہیں ہوں حالانکہ اُس کا دودھ بچے کی غذا کیلئے زیادہ موزوں ہے اور دوسری عورتوں سے وہ بچے پر زیادہ شفیق اور مہربان ہے۔ پس عورت کو دودھ پلانے سے انکار کرنے کا حق نہیں جبکہ خاوند اُسے حکم الٰہی کے مطابق نفقہ دے رہا ہو اور والد کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ بچے کی وجہ سے والدہ کو تکلیف دے کہ اُسے دودھ پلانے سے روکے اور اُس کا دل دکھانے کیلئے دوسری عورت سے دودھ پلائے لیکن دونوں اگر رضامندی کے ساتھ دوسری عورت کا دودھ پلانا چاہیں تو والد و والدہ کے لئے کوئی مضائقہ نہیں۔ پھر اگر باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں جبکہ انہوں نے رضامندی اور مشورے سے فیصلہ کیا ہو۔

فِصَالُهُ سے مراد بچے کا دودھ چھڑانا ہے۔

باب ۲۱۳ نَفَقَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا

اُس عورت کا نفقہ جس کا خاوند غائب ہو جائے اور

زَوْجِهَا وَنَفَقَةِ الْوَلَدِ۔

۳۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ۔

بچے کا نفقہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بن عتبہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک ابوسفیان (اُن کے خاوند) بخیل ہیں۔ پس کیا میرے اوپر حرج ہے کہ اُن کے مال سے اپنے بچوں کو کھلا پلا دیا کروں۔ فرمایا ایسا نہ کرنا مگر جو دستور کے مطابق ہو۔

۳۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کی کمائی کے مال سے بغیر اُس کی اجازت کے خرچ کرے تو اُسے ایسا کرنے پر آدھا ثواب ملے گا۔

باب ۲۱۴ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا۔

عورت کا خاوند کے گھر میں کام کاج کرنا

۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا. إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا، فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہما السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ سے اُن چھالوں کی شکایت کریں جو چکی پیسنے کے باعث اُن کے ہاتھوں میں پڑ گئے تھے اور انہیں یہ معلوم ہوا تھا کہ آپ کی خدمت میں غلام آئے ہیں۔ لیکن حضور نہ مل سکے تو انہوں نے حضرت عائشہ سے اس بات کا ذکر کر دیا جب حضور تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپکو یہ بات بتائی۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ حضور ہمارے پاس تشریف لائے اور اُس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ پس ہم اُٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ رہو۔ پس آپ میرے اور حضرت فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے شکم پر محسوس کی پھر آپ نے فرمایا:- کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو اُس چیز سے بہتر ہو جس کا تم دونوں مطالبہ کرتے ہو جب تم اپنی آرام گاہ کو سنبھالو یا اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس مرتبہ سُبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو بس یہ تم دونوں کیلئے خادم سے بہتر ہے۔

ف: یہ بیان اسی جلد کی حدیث ۳۳۰ اور ۱۲۴۴ میں بھی ہے۔ قابلِ غور ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟ یہ رحمۃ للعالمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لختِ جگر اور جانِ راحت ہیں جو دونوں جہانوں کے بادشاہ اور ربِ کریم کے خلیفہ اعظم و محبوب اکرم ہیں جنہوں نے خود فرمایا تھا:- يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ " اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں ـــــ اس کے باوجود رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بے اختیاری طور پر یہ زندگی پسند فرمائی کہ جو کی روٹی غذا، وہ بھی شکم سیر ہو کر نہیں اور وہ بھی متواتر نہیں بلکہ روزے سے اور فاقے بھی ساتھ ساتھ ـــــ یہاں تک کہ بعض اوقات وصال کے

روزے بھی رکھتے کہ کئی کئی دنوں تک روزہ چل رہا ہے اور درمیان میں نہ سحری ہے اور نہ افطاری۔ صحابۂ کرام بھی ایسا کرنے لگتے ہیں تو انھیں ازراہِ شفقت روک دیا جاتا ہے۔ پھر بھی بعض حضرات وصال کے روزے رکھنے سے نہ رُکے اور عرض گزار ہوئے کہ آقا! آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:۔ اَیُّکُمْ مِثْلِیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔ تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ واقعی حضور جیسا اس کائناتِ ارضی و سماوی میں نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی ایک بھی فرد پیدا فرمایا ہے اور نہ کبھی پیدا فرمائے گا ـــــ اتنا اونچا مقام اور تھوڑی سی جَو کی روٹی نانعوں کے ساتھ غذا، سبحان اللہ!

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا!
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

رحمتِ دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تو سونے چاندی کے مکانات میں رہتے اور دنیا جہان کی ہر نعمت و راحت قدموں میں دست بستہ موجود ہوتی لیکن وہ زندگی پسند نہ فرمائی۔ سرکار نے مسکینوں کی طرح زندگی گزارنا پسند فرمایا۔ اوّلاً اس لیے کہ دنیا اور اس کا مال و متاع اس قابل نظر نہ آیا کہ اُسے منہ لگایا جائے۔ ثانیاً اس لیے کہ بے سروسامانی کی زندگی میں راحت زیادہ ہے کیونکہ جس مسافر کے پاس جتنا سامان زیادہ ہوگا اتنا ہی اُسے تنگی اور پریشانی کا زیادہ سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا سبق دیا:۔

ع خوش آں راہی کہ سامانے نگیرد

ثالثاً اس لیے یہ زندگی اختیار فرمائی کہ امت میں اکثریت غربا کی ہوگی۔ وہ اپنی بے سروسامانی کو دیکھ کر احساسِ کمتری میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ اُن کی غربت انھیں تڑپاتی نہیں جبکہ وہ دیکھیں گے کہ ہمارے اور ساری کائنات کے سردار، محبوبِ پروردگار، سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خزائنِ الٰہیہ کے مالک اور نعمائے الٰہیہ کے قاسم ہوتے ہوئے اسی طرح زندگی گزاری اور اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ فرمایا ـــــ لہٰذا اُمت کے غربا اپنی غریبی، اپنی بے سروسامانی اور تنگ دستی کو بھول جائیں گے۔ صبر و قناعت کے پیکر بن جائیں گے اور اختیاری طور پر آقا نے جس طرح زندگی گزاری اُس کا تصور آتے ہی بے اختیار پکار اُٹھیں گے:۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی شہنشاہِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ خدائے ذوالمنن نے جنھیں اتنا اونچا مقام بخشا کہ تمام جنتی عورتوں کی سردار بنا دیں لیکن دنیاوی حالت یہ ہے کہ زندگی بالکل سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح گزار رہی تھیں۔ اپنے ہاتھوں سے چکی پیستی تھیں، جس کے باعث مقدس ہاتھوں میں چھالے بھی پڑ جاتے تھے۔ کیا اہلِ بیتِ اطہار کی محبت کا دعویٰ رکھنے والی خواتین کے لیے اس میں کوئی درسِ عبرت نہیں؟ کیا موجودہ مسلم خواتین اُن کی طرزِ زندگی سے کوئی سبق حاصل نہیں کر سکتیں؟ ـــــ ہاں، ہاں، دیکھیے شاعرِ مشرق، ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم اِن کی شان میں کیا فرما گئے ہیں:۔

مریم از یک نسبتِ عیسیٰ عزیز
از سہ نسبت فاطمہ زہرا عزیز

نورِ چشمِ رحمۃ للعالمین
آں امامِ اوّلین و آخرین

بانوئے آں تاجدارِ ہَلْ اَتٰی
مرتضیٰ، مولا علی، شیرِ خدا

مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق   مادرِ آں قافلہ سالارِ عشق

یہی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چکی پیسا کرتی تھیں اور ہاتھوں میں چھالے پڑے ہوئے تھے کہ اُن کے والدِ محترم یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے جنھیں آپ مسلمانوں میں تقسیم فرما رہے تھے۔ سیدہ کو معلوم ہوا تو یہ بھی یہی مطالبہ لے کر حاضرِ بارگاہ ہوئیں۔ کسی دولت خانے میں سرکار کو نہ پاکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضری کا مقصد بتا کر چلی آئیں۔ حضور سارے لونڈی غلام تقسیم کرنے کے بعد اُن کے دولت خانے پر تشریف لے گئے اور اپنی اتنی چہیتی صاحبزادی کو ایک لونڈی یا غلام بھی مرحمت نہ فرمایا ——— تشریف رکھنے پر ارشاد فرمایا:۔ بیٹی! یہ لونڈیاں اور غلام میں نے اُن لوگوں کو دیے ہیں جن کے باپ جہادوں میں حصہ لیتے ہوئے اپنی جانیں قربان کر چکے تھے۔ چونکہ تمہارا باپ زندہ ہے لہٰذا تمہارا حق نہیں بنتا تھا۔ اس میں حکمرانوں کے لیے کتنا بڑا سبق ہے۔

——— لو تمہیں ایسا وظیفہ بتا دیتا ہوں جو تمہارے لیے لونڈی اور غلام سے زیادہ مفید ہے۔ جب تم سونے لگو تو ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمدللہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ ——— اس وظیفے کا نام تسبیح فاطمہ پڑا ہوا ہے۔ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما زندگی بھر اسے پڑھتے رہے اور کبھی اس کا ناغہ نہ ہونے دیا جیسا کہ اگلی حدیث میں مذکور ہے۔ یہ تسبیح معمول بنانے کے قابل ہے۔

اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں ہر مسلمان کو یوں نذرانۂ عقیدت پیش کرنا چاہیے:۔

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتولِ جگر پارۂ مصطفےٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

باب ۲۱۵ خَادِمِ الْمَرْأَةِ ۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ، قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا

عورت کے لئے خادمہ رکھنا

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام اس لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ آپ سے خادم کا سوال کریں۔ پس آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہے تم سوتے وقت تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ لیا کرو۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد یہ عمل کبھی نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا کہ کیا آپ نے صفین کی رات بھی اسے نہیں چھوڑا تھا؟ فرمایا کہ جنگ صفین کی رات

لَیْلَةَ صِفِّیْنَ۔

بَابٌ ۲۱۶ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ۔

۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ خَرَجَ۔

بَابٌ ۲۱۷ اِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهٖ مَا يَكْفِيْهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوْفِ۔

۳۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

بَابٌ ۲۱۸ حِفْظِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ وَالنَّفَقَةِ۔

۳۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۲۱۹ كِسْوَةِ الْمَرْاَةِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

۳۳۴ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

بھی نہیں چھوڑا تھا

مرد کا اپنے اہل و عیال کی خدمت کرنا

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے دردولت میں کیا معمول ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ اپنی زوجۂ مطہرہ (جن کے پاس ہوتے) کا کام کرتے اور جب اذان کی آواز سنتے تو تشریف لے جاتے

مرد اگر اپنی بیوی کو پورا نفقہ نہ دے

تو عورت مرد کی لاعلمی میں بچوں کے خرچ کے مطابق لے سکتی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہند بنت عتبہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! بیشک ابوسفیان (اُن کے خاوند) ایک کنجوس آدمی ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میری اولاد کے لئے کافی ہو چنانچہ میں اُن کی بے خبری میں کچھ مال لے لیا کرتی ہوں۔ فرمایا: صرف اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے کافی ہو۔

بیوی خاوند کے مال اور نفقہ کی حفاظت کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ دوسری دفعہ فرمایا کہ قریش کی عورتیں نیک ہیں چھوٹے بچوں پر بہت شفقت کرتی ہیں اور خاوند کا جو مال اُن کی تحویل میں ہو اُس کی خوب حفاظت کرتی ہیں اسی طرح معاویہ نے ابن عباس سے اور انہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عورتوں کو دستور کے مطابق لباس دینا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا پیش کیا گیا تو میں نے اُسے پہن لیا۔ پس میں نے حضور

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃَ سِیَرَاءَ فَلَبِسْتُھَا فَرَأَیْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْہِہٖ فَشَقَقْتُھَا بَیْنَ نِسَائِیْ۔

کے مبارک چہرے پر ناراضگی دیکھی تو اسے پھاڑ کر اپنی رشتہ دار عورتوں کو دے دیا۔

بَابُ ۲۲۰ عَوْنِ الْمَرْأَۃِ زَوْجَھَا فِیْ وَلَدِہٖ۔

بچے کے سلسلے میں بیوی کا خاوند کی مدد کرنا

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ ھَلَکَ اَبِیْ وَتَرَکَ سَبْعَ بَنَاتٍ اَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ اِمْرَاَۃً ثَیِّبًا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ یَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِکْرًا اَمْ ثَیِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَیِّبًا قَالَ فَھَلَّا جَارِیَۃً تُلَاعِبُھَا وَتُلَاعِبُکَ وَتُضَاحِکُھَا وَتُضَاحِکُکَ قَالَ فَقُلْتُ لَہٗ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ھَلَکَ وَتَرَکَ بَنَاتٍ وَاِنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ اَجِیْئَھُنَّ بِمِثْلِھِنَّ فَتَزَوَّجْتُ اِمْرَاَۃً تَقُوْمُ عَلَیْھِنَّ وَتُصْلِحُھُنَّ فَقَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْ قَالَ خَیْرًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب میرے والد محترم شہید ہوئے تو انہوں نے سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑیں پس میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کر لیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے جابر! تم نے شادی کر لی ہے میں نے اثبات میں جواب دیا فرمایا، کنواری ہے یا بیوہ ہے میں عرض گزار ہوا کہ بیوہ ہے۔ فرمایا، تم نے کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اُس سے دل خوش کرتے اور وہ تم سے تم اُسے ہنساتے اور وہ تمہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد حضرت عبداللہ جب شہید ہوئے تو کئی صاحبزادیاں چھوڑیں تو اُن جیسی (ناتجربہ کار) عورت کا گھر میں لانا میں نے پسند نہ کیا لہٰذا ایسی عورت سے نکاح کیا جو اُن کی نگرانی اور اصلاح کرے پس آپ نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ یا یہ دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارا بھلا کرے۔

بَابُ ۲۲۱ نَفَقَۃِ الْمُعْسِرِ عَلٰی اَھْلِہٖ۔

مفلس کا اہل و عیال کو نفقہ دینا

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ ھَلَکْتُ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰی اَھْلِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ فَاَعْتِقْ رَقَبَۃً قَالَ لَیْسَ عِنْدِیْ قَالَ فَصُمْ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْہِ تَمْرٌ فَقَالَ اَیْنَ السَّائِلُ فَقَالَ ھَا اَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِھٰذَا قَالَ عَلٰی اَحْوَجَ مِنَّا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا اَھْلُ بَیْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُہٗ قَالَ فَاَنْتُمْ اِذًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آ کر عرض گزار ہوا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کس طرح؟ عرض گزار ہوا کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا ایک غلام آزاد کر دو۔ عرض کی کہ میرے پاس تو کوئی غلام نہیں۔ فرمایا تو متواتر دو مہینے کے روزے رکھ لو۔ عرض کی کہ مجھے اس کی استطاعت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے یہ بھی میسر نہیں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلا یا ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ مسئلہ پوچھنے والا شخص کہاں ہے؟ عرض کی حضور میں حاضر ہوں۔ فرمایا انہیں خیرات کر آؤ۔ عرض کی یا رسول اللہ! اپنے سے زیادہ حاجت مند کو دوں پس قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان (مدینہ منورہ میں) ہم سے زیادہ حاجت مند کوئی گھر نہیں ہے، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ پھر تم ہی اس کے مستحق ہو۔

ف: یہ اُن احادیث میں سے ایک حدیث ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریعی احکام کا بھی کسی قدر اختیار مرحمت فرمایا ہوا تھا۔ علمائے اعلام کی تصانیف عالیہ میں اس کے واضح بیانات

موجود ہیں۔ چنانچہ شارح بخاری امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:۔

مِنْ خَصَائِصِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ (مواہب لدنیہ) — یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے تھی کہ آپ جس کو جس حکم سے چاہتے خاص فرما دیا کرتے۔

امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب الدنیہ کی شرح لکھتے ہوئے لکھا ہے (مِنَ الْاَحْكَامِ وَغَيْرِهَا) ——— یعنی صرف یہ اختیار احکام ہی کے بارے میں نہیں تھا بلکہ دوسری باتوں میں بھی حاصل تھا ——— خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) نے اپنی مایۂ ناز اور انتہائی ایمان افروز تصنیف خصائص کبریٰ میں ایک باب یوں باندھا ہے:۔

بَابُ اخْتِصَاصِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّهٗ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ۔ (خصائص کبریٰ) — یہ باب اس بات کا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کو جس حکم سے چاہتے خاص فرما دیتے۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے پیش کیے۔ امام سیوطی اس کی مثالیں پیش کرنے لگے تو پانچ وہی واقعے بیان کیے اور ان پر پانچ واقعات کا مزید اضافہ کیا جس سے دس واقعات ہو گئے۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی بیان کرنے بیٹھے تو ان اضافی واقعات میں سے تین کو ترک کر کے صرف سات واقعے یہ بیان کیے اور پندرہ واقعات کا اپنی علمی وسعت کے باعث اضافہ فرمایا جس کی بدولت بائیس ۲۲ واقعات احادیثِ مطہرہ سے پیش کر دیے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ

یہ مضمون الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ خود اسی جلد میں حدیث ۱۰۲۱، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵ کو ۲۴۰ اکے اندر بھی موجود ہے۔ چوں کہ مسلمانوں کے اندر ایک ایسا گروہ بھی موجود ہے جنھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ وہ مہربان ذوالخویصرہ (حرقوص بن زہیر) والے زاویۂ نظر کے حامل ہیں۔ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و کمالات اور خدا داد خصائص کا کھاں سے اقرار کریں جبکہ ان کی نظر میں حضور اور دوسرے عام انسانوں میں اس کے سوا اور کوئی فرق نہیں کہ حضور پر وحی کا نزول ہوتا تھا جو عام انسانوں پر نہیں ہوتا۔ اُن کے نزدیک اس کے سوا حضور میں اور دوسرے انسانوں میں علم یا اختیار کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے ——— جبکہ شریعت اسلامیہ کی رو سے یہ عقیدہ شانِ رسالت کے انکار کا مترادف اور کلمہ گوئی کی نفی قرار پاتا ہے۔

انگریزوں نے اپنے دورِ اقتدار کے اندر توہینِ شانِ رسالت کا پودا لگایا اور اس تحریک کی اپنی اسلام دشمنی کے تحت دل کھول کر مدد کی۔ جب اس شرارت نے زور پکڑا تو قدرت نے سرمایۂ ملت کے ایک نگہبان اور پروانۂ شمعِ رسالت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کو پیدا کر دیا جنھوں نے علمی محاذ پر گستاخانِ رسول کے سارے سرغنوں کا ناطقہ بند کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدا داد اختیارات ثابت کرنے کی غرض سے انھوں نے الامن والعلیٰ کے تاریخی نام سے ایک ایمان افروز نجدیت سوز رسالہ لکھا جس میں پچاس آیتوں اور تین سو احادیث کے ساتھ محبوب پروردگار کے خدا داد اختیارات ثابت کیے ہیں اور ثابت کر دکھایا ہے کہ خدا نے اپنے محبوب کو دافع البلاء اور مشکل کشا بنا دیا تھا۔

یہ ایمان افروز رسالہ ۱۳۱۱ھ میں لکھا گیا تھا اور اب ۱۴۱۱ھ ہے یعنی پوری صدی گزر چکی لیکن کسی بڑے سے بڑے گستاخِ رسول یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدا داد امتیازی علوم و اختیارات کا انکار کرنے والوں سے جواب نہیں بن پڑا ہے اور نہ وہ قیامت تک جواب دے سکتے ہیں۔ اسی رسالے کے اندر اسی حدیث پر بحث کرتے ہوئے چودھویں صدی کے مجددِ برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا:۔

صحاح ستہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: "یا رسول اللہ! میں

ہلاک ہوگیا"۔ فرمایا کیا ہے؟ عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی۔ فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ اتنے میں خرمے خدمت اقدس میں لائے گئے۔ حضور نے فرمایا انہیں خیرات کر دے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِدُهٗ وَقَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

رحمتِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا؟ سوا دو من خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو، کفارہ ہوگیا ــــــ واللہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے۔ ہاں ہاں یہ بارگاہِ بیکس پناہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۔ کی خلافت کبریٰ ہے۔ اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے۔ جب تو ارحم الرحمین جل جلالہ نے گناہ گاروں، خطا کاروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ ۔ (الآیۃ) گناہ گار تمہارے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تم شفاعت فرماؤ تو خدا تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں والحمد للہ رب العلمین۔

صحیح مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نیز دار قطنی میں مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے۔ ارشاد فرمایا:۔

كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللهُ عَنْكَ۔

تو اور تیرے اہل و عیال یہ کھالیں۔ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرما دیا۔

ہدایہ میں ہے۔ فرمایا:۔

كُلْ اَنْتَ وَعِيَالُكَ تُجْزِئُكَ وَلَا تُجْزِئُ اَحَدًا بَعْدَكَ۔

تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابو داؤد میں امام ابن شہاب زہری سے ہے:۔

اِنَّمَا كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَهٗ خَاصَّةً وَلَوْاَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ۔

یہ خاص اُسی شخص کے لیے رخصت تھی۔ آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ ادا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا۔ و فی الحدیث وجوہ اُخر"۔ یعنی اس حدیث میں دوسری توجیہات بھی ہیں۔

باب ۲۲۲ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَضَرَبَ اللهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ اِلٰى قَوْلِهٖ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

وارث بھی اُسی طرح نفقہ دیں

اور کیا اس میں سے عورت کے ذمے بھی کوئی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ نے دو مردوں کی مثال بیان کی اُن میں سے ایک گونگا تھا.... (سورۂ نحل)

۳۳۷ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثنا

زینب بنت ابو سلمہ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

وُهَيْبٌ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ مِنْ اَجْرٍ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ نَعَمْ لَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِيْنِيْ وَبَنِيَّ قَالَ خُذِيْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

بَاب ۲۲۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

بَاب ۲۲۴ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْكِحْ اُخْتِيْ ابْنَةَ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكِ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِيْ فِي الْخَيْرِ اُخْتِيْ فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ اِنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَ

کی کہ میں عرض گزار ہوئی:۔ یا رسول اللہ! اگر ابو سلمہ کی اولاد پر میں خرچ کروں تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ جبکہ میں انہیں اس کس مپرسی کی حالت میں نہیں چھوڑ سکتی کیونکہ وہ میری اولاد بھی ہے۔ ارشاد فرمایا:۔ ہاں جو کچھ تم ان پر خرچ کرو گی اُس کا تمہیں اجر ملے گا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند عرض گزار ہوئیں:۔ یا رسول اللہ! بیشک میرا خاوند ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہے۔ پس کیا میرے اوپر گناہ ہوگا اگر میں اُن کے مال سے اتنا لے لیا کروں جو میرے اور میری اولاد کے لئے کافی ہو؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق لے سکتی ہو۔

حضور کا فرمان کہ جس نے قرض چھوڑا یا بچے چھوڑے تو اُن کا میں ذمہ دار ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جب کسی شخص کا جنازہ لایا جاتا تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کے برابر مال چھوڑا ہے؟ اگر بتایا جاتا کہ اس نے برابر مال چھوڑا ہے۔ تو نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کا دروازہ کھول دیا تو ارشاد فرمایا میں مسلمانوں کا اُن کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس اہل ایمان میں سے جو اس حالت میں وفات پائے کہ اُس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اُس کے وارثوں کا ہے۔

بچہ دایہ وغیرہ کو دودھ پلانے کے لئے دینا

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض گزار ہوئیں:۔ یا رسول اللہ! آپ میری دوسری بہن بنت ابو سفیان کو بھی اپنے نکاح میں لے لیں۔ فرمایا۔ کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ عرض کی ہاں اور ویسے بھی میں آپ کے پاس تنہا تو نہیں ہوں، لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ بھلائی میں اپنی بہن کو بھی شریک کر لوں۔ فرمایا: یہ بات میرے لئے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ ہم تو یہ چرچا سن رہے ہیں کہ آپ درّہ بنت ابو سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کیا درّہ بنت ابو سلمہ سے؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا، خدا کی قسم، اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ ہوتی پھر بھی میرے لئے حلال نہ تھی کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے

أَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ۔

اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ پس اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے لئے پیش نہ کیا کرو۔ شعیب، زہری، عروہ نے فرمایا کہ ثویبہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

کھانوں کا بیان

بَابُ ۲۲۵ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَقَوْلِهِ أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَقَوْلِهِ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ۔

پاک روزی کھاؤ

ارشاد ربانی ہے:۔ پاک چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں روزی دی۔ نیز فرمایا:۔ پاک چیزوں سے خرچ کرو جو تم لاتے ہو۔ نیز ارشاد ہوا:۔ پاک چیزوں سے کھاؤ اور اچھے کام کرو، بیشک میں تمہارے اعمال دیکھتا ہوں۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کراؤ۔ سفیان کا قول ہے کہ العانی سے قیدی مراد ہے۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ يَا أَبَا هِرٍّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے حضور کے وصال تک کبھی تین روز شکم سیر ہو کر نہیں کھایا۔ حضرت ابوہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ سخت بھوک لگی تو میں حضرت عمر بن خطاب کے پاس گیا اور قرآن مجید کی چند آیتیں سنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ پس وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور میرے لئے دروازہ کھلا رہنے دیا۔ میں تھوڑی دور ہی چلا تھا کہ محنت اور بھوک کے باعث منہ کے بل گر پڑا۔ دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے تھے۔ پس آپ نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول! میں حاضر اور مستعد ہوں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا اور میری بھوک کو پہچانتے ہوئے مجھے اپنے دولت خانہ پر لے گئے۔ پھر مجھے دودھ کے ایک پیالے سے پینے کا حکم فرمایا۔ پس میں نے اس میں سے پی لیا۔ آپ نے حکم فرمایا کہ ابوہریرہ دوبارہ پیو۔ میں نے دوبارہ بھی پی لیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سہ بارہ پیو۔ پس میں نے پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ ہانڈی کی طرح ہو گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت عمر سے ملا اور ان سے اپنی اس حالت کا ذکر کیا اور میں نے ان سے کہا کہ اے عمر! اللہ تعالیٰ نے یہ بات آپ ہی کی جانب سے ان کی طرف پھیر دی جو اس کے آپ سے زیادہ حق دار تھے۔ خدا کی قسم

اللّٰہُ ذَالِکَ مَنْ کَانَ اَحَقَّ بِہٖ مِنْکَ یَا عُمَرُ وَاللّٰہِ لَقَدْ اِسْتَقْرَأْتُکَ الْاٰیَۃَ وَلَاَنَا اَقْرَأُ لَھَا مِنْکَ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰہِ لَاَنْ اَکُوْنَ اَدْخَلْتُکَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ۔

میں نے آپ سے آیتیں پڑھ کر سنانے کے لئے کہا تھا حالانکہ میں قرآن کریم کا آپ سے زیادہ جاننے والا نہیں ہوں۔ حضرت عمر نے کہا: خدا کی قسم، اگر میں مہمان بنا کر گھر میں لے جاتا تو یہ بات مجھے سرخ اونٹوں کی دولت سے بھی زیادہ مرغوب ہوتی۔

باب ۲۲۶ التَّسْمِیَۃِ عَلَی الطَّعَامِ وَالْاَکْلِ بِالْیَمِیْنِ۔

بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ قَالَ الْوَلِیْدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ سَمِعَ وَھْبَ بْنَ کَیْسَانَ اَنَّہٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ سَلَمَۃَ یَقُوْلُ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ فَمَا زَالَتْ تِلْکَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ۔

وہب بن کیسان نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں لڑکپن کی حالت میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر کفالت تھا جبکہ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔ برخوردار بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقے سے کھاتا رہا ہوں

باب ۲۲۷ الْاَکْلِ مِمَّا یَلِیْہِ وَقَالَ اَنَسٌ رض قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَلْیَاْکُلْ کُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا یَلِیْہِ۔

سامنے سے کھانا

حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ الدِّیْلِیِّ عَنْ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ اَبِیْ نُعَیْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَھُوَ ابْنُ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکَلْتُ یَوْمًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ نَوَاحِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ۔

وہب بن کیسان ابو نعیم نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا تو میں پیالے کی ہر جانب اپنا ہاتھ پہنچاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ اَبِیْ نُعَیْمٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَّمَعَہٗ رَبِیْبُہٗ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ فَقَالَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ۔

وہب بن کیسان ابو نعیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حضور کھانا پیش کیا گیا اور اس وقت آپ کا ربیبہ عمر بن ابو سلمہ بھی آپ کے پاس تھا۔ حضور نے اُن سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

باب ۲۲۸ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَی الْقَصْعَۃِ مَعَ صَاحِبِہٖ اِذَا لَمْ یَعْرِفْ مِنْہُ کَرَاھِیَۃً۔

سارے برتن سے کھاتے پھرنا

جبکہ ساتھ کھانے والے کو یہ بات ناگوار نہ گزرے۔

۳۴۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ -

عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا جو اُس نے آپ کے لئے تیار کروایا تھا ۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا میں نے دیکھا کہ حضور پیالے کی ہر جانب سے کدّو تلاش کر کے نکال رہے تھے اُس روز سے میں بھی کدّو کو غایت درجہ پسند کرتا ہوں

ف : ایک صحابی نے سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی جو کپڑے سینے کا کام کرتے تھے ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی حضور کے ساتھ شریک دعوت تھے ۔ صاحب خانہ نے آپ کے لیے شوربے والا گوشت پکایا تھا جس میں کدّو بھی ڈالے تھے ۔ دوسری کسی حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کدّو کو پسند نہیں کرتا تھا لیکن اس روز جب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سالن کے پیالے میں سے کدّو کے ٹکڑے تلاش کر کے تناول فرمانتے تھے تو اُس روز سے میں کدّو کو بہت ہی پسند کرنے لگا ۔

یہ بھی محبت کا تقاضا ہے کہ محب اپنی پسند اور ناپسند کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے اور اسے پسند کرنے لگ جاتا ہے جس کو اس کا محبوب پسند کرے اور ہر اُس چیز کو ناپسند کرنے لگتا ہے جو اُس کے محبوب کو پسند نہیں ہے ۔ ہمیں چاہیے کہ گفتار اور کردار میں ، صورت اور سیرت میں ، اٹھنے اور بیٹھنے میں ، غرض کہ ہر معاملے میں اُس محبوب کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھیں جو صرف مخلوق ہی کا محبوب نہیں بلکہ خالق و مالک کا بھی محبوب ہے اور جس کو محبوب بنائے بغیر ہمارا گزارہ ہی نہیں ہے ۔ پروردگارِ عالم نے اس بارے میں فرمایا ہے

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ (۳ : ۳۱)

(اے محبوب) تم فرمادو کہ لوگو ! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرماں بردار ہو جاؤ ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

جو خوش نصیب اللہ کے محبوب کا اتباع کرے خدائے ذوالمنن اُسے جن نعمتوں سے نوازے گا اُن کو اس آیت میں بیان کر دیا گیا ہے ۔

آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے :۔

۱۔ اللہ تعالیٰ اُسے محبوب بنا لے گا ۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف فرما دے گا ۔

۳۔ اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا ۔

۴۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے گا ۔

سبحان اللہ ! یہ چیزیں مل جائیں تو ان کے سوا اور کیا چاہیے ——— اسی لیے تو سرزمین پاک و ہند کے مایۂ ناز محدث یعنی خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) نے اہل ایمان کو تلقین فرمائی ہے :۔

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری ! !
بدرگاہش بیا و ہر چہ می خواہی تمنا کن

باب ۲۲۹ التیمن فی الاکل وغیرہ قال عمر بن ابی سلمة قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل بیمینک۔

۳۴۷۔ حدثنا عبدان اخبرنا عبد اللہ اخبرنا شعبة عن اشعث عن ابیه عن مسروق عن عائشة رضی اللہ عنها قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی طهوره ونعله وترجله وکان قال بواسط قبل هذا فی شانه کله۔

باب ۲۳۰ من اکل حتی شبع۔

۳۴۸۔ حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحة انه سمع انس بن مالک یقول قال ابو طلحة لام سلیم لقد سمعت صوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیفا اعرف فیه الجوع فهل عندک من شیء فاخرجت اقراصا من شعیر ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت ثوبی وردتنی ببعضه ثم ارسلتنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فذهبت به فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ومعه الناس فقمت علیهم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلک ابو طلحة فقلت نعم قال بطعام قال فقلت نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بین ایدیهم حتی جئت ابا طلحة فقال ابو طلحة یا ام سلیم قد جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس ولیس عندنا من الطعام ما نطعمهم فقالت اللہ ورسوله اعلم

قال فانطلق ابو طلحة حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل ابو طلحة ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخلا فقال رسول اللہ

کھانا اور دیگر کام دائیں ہاتھ سے

حضرت عمر بن ابو سلمہ سے رسول خدا نے فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھایا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو کرنے، نعلین مبارک پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا فرماتے تھے اور راوی نے اس سے پہلے واسط میں کہا تھا۔ کہ ہر کام میں ایسا ہی کرتے تھے

جو پیٹ بھر کر کھائے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے، گویا یہ بھوک کی وجہ سے ہے۔ پس کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے جَو کی کچھ روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لے کر اس کے ایک حصے میں وہ روٹیاں لپیٹ دیں اور انہیں میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور باقی دوپٹہ میرے اوپر ڈال کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب روانہ کر دیا وہ فرماتے ہیں کہ میں انہیں لے کر گیا تو دیکھا کہ شمع رسالت مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہے اور گرد و پیش پروانے موجود ہیں۔ میں ان کے پاس جا کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا۔ کھانا دے کر؟ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ہاں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مجلس سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ چل پڑے اور میں ان کے آگے روانہ ہو گیا یہاں تک کہ حضرت ابو طلحہ کے پاس آ پہنچا۔ حضرت ابو طلحہ نے کہا۔ اے ام سلیم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ہمارے غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ انہیں کھلا سکیں انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت ابو طلحہ استقبال کے لئے چل پڑے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک

تک جا پہنچے۔ پس حضرت ابو طلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں آگے بڑھے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے اُسے لے آؤ۔

صلى الله عليه وسلم هلمي يا ام سليم ما عندك فاتت بذلك الخبز فامر به ففت وعصرت ام سليم عكة لها فادمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم اذن لعشرة فاكل القوم كلهم و شبعوا والقوم ثمانون رجلا

انہوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ آپ نے انہیں توڑنے کا حکم دیا۔ اور گھی ڈال کر ملیدہ بنا دیا گیا پھر اُس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دے دو پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور چلے گئے پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو اور اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھا لیا اور چلے گئے۔ اس کے بعد دس آدمیوں کو اور اجازت دی گئی اس طرح جتنے بھی حضرات تھے سب نے شکم سیر ہو کر کھانا کھا لیا اور کھانے والوں کی تعداد اسّی تھی

۳۴۹۔ حدثنا موسى حدثنا معتمر عن ابيه قال وحدث ابو عثمان ايضا عن عبد الرحمن بن ابي بكر رضي الله عنهما قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثين ومائة فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل مع احد منكم طعام فاذا مع رجل صاع من طعام او نحوه فعجن ثم جاء رجل مشرك مشعان طويل بغنم يسوقها فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابيع ام عطية او قال هبة قال لا بل بيع قال فاشترى منه شاة فصنعت فامر نبي الله صلى الله عليه وسلم بسواد البطن يشوى وايم الله ما من الثلاثين ومائة الا قد حز له حزة من سواد بطنها ان كان شاهدا اعطاها اياه وان كان غائبا خبا له ثم جعل فيها قصعتين فاكلنا اجمعون وشبعنا وفضل في القصعتين فحملته على البعير او كما قال

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم ایک سو تیس افراد تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کیا کسی کے پاس کھانا ہے؟ اُس وقت ایک آدمی کے پاس ایک صاع کے لگ بھگ کھانا (آٹا) تھا۔ پس اُسے گوندھا گیا۔ اتنے میں ایک لمبا تڑنگا مشرک ریوڑ کو ہانکتا ہوا آ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ کیا تم بیچنے یا عطیہ اور ہبہ کے طور پر (کوئی بکری) دینے کے لئے تیار ہو؟ اُس نے کہا۔ نہیں بلکہ بیچتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اُس سے ایک بکری خرید لی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک کو اُس کلیجی سے حصہ مل گیا، جو حاضر تھے انہیں حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھے اُن کا حصہ رکھ دیا گیا تھا۔ پھر بکری کا گوشت دو کونڈوں میں نکالا گیا پس ہم سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور دونوں کونڈوں میں بچ بھی رہا، جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا۔ یا جس طرح فرمایا۔

ف: گزشتہ حدیث کے اندر ہے کہ پروردگار عالم کے بااختیار محبوب نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چند روٹیوں کا مالیدہ بنوایا اور اس سے اسّی صحابۂ کرام کو شکم سیر کر دیا۔ اس حدیث ۳۴۹ کے اندر ہے کہ ایک صاع جَو کے آٹے کی روٹیوں اور ایک بکری کے گوشت سے رب اکبر کے خلیفہ اعظم نے شمع رسالت کے ایک سو تیس پروانوں کو شکم سیر کر دیا اور دونوں کونڈوں میں گوشت بچ بھی رہا جو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے اونٹ پر رکھا۔ نیز اسی اکیلی بکری کی کلیجی بھونی گئی تھی جس میں پورے ایک سو تیس حضرات کو حصہ مل گیا تھا۔ سبحان اللہ!

اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ کے محبوب اکرم، رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چاہتے اور جہاں چاہتے اپنے چاہنے والوں کو نوازتے رہتے۔

نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کھانا کہاں سے کھلایا، نہیں معلوم ہوتا تھا کہ پانی کہاں سے پلایا۔ جب چاہا تو ایسے دست گیری فرمائی جس پر خود شانِ دستگیری کو بھی ناز ہے۔ جب چاہا شمع رسالت کے پروانوں کی ایسے حاجت روائی کر دی جس پر خود شانِ حاجت روائی کو بھی فخر ہے۔ جب چاہا تو شمع ہدایت کے جاں نثاروں کی ایسے مشکل کشائی فرما دی کہ خود شانِ مشکل کشائی بھی اُس پر نازاں ہے۔ جب بھی اپنے سچے غلاموں یعنی اپنی برگزیدہ امت کے برحق اماموں یعنی اپنے سچے اور عدیم المثال خادموں یعنی اپنی امت کے سچے اور بے مثال مخدوموں کو کسی بلا اور مصیبت میں مبتلا دیکھا تو ایسے حیرت انگیز طریقے سے وہ بلا دفع فرمائی جس پر شانِ دافع البلائی بھی دیدۂ حیران ہو کر مرحبا کہہ اٹھتی ہوگی۔

ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ اُن کے خالق و مالک نے انھیں اپنی ملک کی تملیک فرمائی۔ اپنی خدائی میں ان کی بادشاہی بنائی۔ زمین و فلک اور سماک و سمک کو اُن کے تابع فرمان کیا۔ دونوں عالم میں اُن کا سکہ رواں فرمایا۔ انھیں اپنی ساری کائنات کا مالک و حاکم علی الاطلاق بنایا۔ اپنی نعمت کے خزانوں کو اپنے بندوں میں بانٹنے کے لیے انھیں قاسم مقرر فرمایا۔ سب کو ان کے لیے عدم سے وجود میں لایا اور ان کو صرف اپنی معرفت کے لیے پیدا فرمایا۔ ساری کائنات کو جَآءُوْكَ فرما کر ان کے در پر بھیجا اور جھکایا اور انھیں صرف اپنا ہی دستِ نگر رکھا اور کسی بھی دوسرے کا دستِ نگر نہ بنایا۔ انبیاء و مرسلین تک کو لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ کا مکلف ٹھہرایا اور اوپر سے فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ سُنایا۔ اُن سے روگردانی کرنے والے علمبردارِ توحید کے گلے میں لعنت کا طوق لٹکایا۔ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ رب العالمین نے انھیں رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ کرتا سب کچھ وہی ہے، دیتا سب کچھ وہی ہے۔ لیکن ان کی وجہ سے، ان کے ہاتھوں، ان کے وسیلے سے، ان کی خاطر اور ان کے ہونے کی وجہ سے ——— دیکھا نہیں کہ مخلوق کو خالق کا پتہ انھوں نے بتایا، مخلوق کو خالق کے سامنے انھوں نے جھکایا ——— یہ صلاحیت اور یہ خصوصیت صرف اسی ایک برزخِ کبریٰ میں ہے خالق اور مخلوق کے درمیان وہی تنہا وسیلہ و واسطہ ہیں۔ ان کا ایک ہاتھ خالق کی طرف ہے اور دوسرا مخلوق کی طرف۔ اُدھر سے لے رہے ہیں اور اِدھر دے رہے ہیں۔ نہ رب العالمین کے خزانوں میں کمی آ رہی ہے اور نہ رحمت للعالمین کے دستِ کرم تھکتے ہیں۔ دینے والا دے رہا ہے، بانٹنے والا بانٹ رہا ہے، لینے والے لے رہے ہیں، کھانے والے کھا رہے ہیں جبکہ بعض وہ بھی ہیں کہ کھا پی کر انکار بھی کرتے اور غرّا رہے ہیں۔ ہائے افسوس!

؎ تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ہمیں کھجوریں اور پانی دونوں چیزیں بافراط ملنے لگی تھیں

بَابٌ ۲۳۱ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ الْآيَةَ إِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔

اندھے، لنگڑے اور مریض پر کوئی حرج نہیں ہے

(سورۂ النور، آیت ۶۱)

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے۔ جب ہم صہبا کے مقام

حدثنا سوید بن النعمان قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خیبر فلما کنا بالصهباء قال یحیی وهی من خیبر علی روحة دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بطعام فما اتی الا بسویق فلکناه فاکلنا منه ثم دعا بماء فمضمض ومضمضنا فصلی بنا المغرب ولم یتوضأ قال سفیان سمعته منه عودا وبدأ۔

باب ۲۲۲ الخبز المرقق والاکل علی الخوان والسفرة

۳۵۲ حدثنا محمد بن سنان حدثنا همام عن قتادة قال کنا عند انس وعنده خباز له فقال ما اکل النبی صلی الله علیه وسلم خبزا مرققا ولا شاة مسموطة حتی لقی الله۔

۳۵۳ حدثنا علی بن عبد الله حدثنا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن یونس قال علی هو الاسکاف عن قتادة عن انس رضی الله عنه قال ما علمت النبی صلی الله علیه وسلم اکل علی سکرجة قط ولا خبز له مرقق قط ولا اکل علی خوان قط قیل لقتادة فعلی ما کانوا یاکلون قال علی السفر۔

۳۵۴ حدثنا ابن ابی مریم اخبرنا محمد بن جعفر اخبرنی حمید انه سمع انسا یقول قام النبی صلی الله علیه وسلم یبنی بصفیة فدعوت المسلمین الی ولیمته امر بالانطاع فبسطت فالقی علیها التمر والاقط والسمن وقال عمرو عن انس بنی بها النبی صلی الله علیه وسلم ثم صنع حیسا فی نطع

۳۵۵ حدثنا محمد اخبرنا ابو معاویة حدثنا هشام عن ابیه وعن وهب بن کیسان قال کان اهل الشام یعیرون ابن الزبیر یقولون یا ابن ذات النطاقین فقالت له اسماء یا بنی انهم یعیرونک بالنطاقین هل تدری ما کان النطاقان انما کان

پر تھے۔ یحیی راوی کا بیان ہے کہ صہبا خیبر سے ایک منزل دور ہے۔ اُس وقت رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا۔ پس آپ کے سامنے ستو ہی پیش کیے جا سکے۔ پس ہم نے انہیں گھولا اور اُن میں سے کھائے پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی اور ہم نے بھی کلیاں کیں پھر آپ نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور تازہ وضو نہیں کیا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ میں نے یحیی سے سنا کہ حضور نے ستو کھا کر ہاتھ دھوئے اور نہ کھانے سے پہلے

پتلی روٹی اور خوان سفرہ پر کھانا

ہمام نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے اور اُن کا نانبائی بھی حاضر خدمت تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پتلی روٹی (چپاتی) شوق نہیں فرمائی اور نہ بکری کا بھنا ہوا گوشت تناول فرمایا یہاں تک کہ آپ بارگاہ خداوندی

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کبھی چھوٹی طشتری میں کھایا ہو یا پتلی روٹی (چپاتی) کھائی ہو یا کبھی میز پر کھانا کھایا ہو۔ قتادہ سے کہا گیا کہ پھر آخر وہ کس چیز پر کھاتے تھے؟ جواب دیا کہ دسترخوان پر

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کے ساتھ زفاف کیا تو مسلمانوں کو اُن کا ولیمہ کھانے کی دعوت دی چنانچہ آپ کے حکم سے دسترخوان بچھایا گیا اور اُس پر کھجوریں پنیر اور گھی رکھا گیا۔ عمرو نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ زفاف کیا پھر دسترخوان پر حیس (مالیدہ) تیار کیا گیا

عروہ نے وہب بن کیسان سے روایت کی ہے کہ شامی طنز کے طور پر حضرت ابن زبیر کو ذات النطاقین (دو کمربندوں والی) کا بیٹا کہا کرتے تھے۔ اُن کی والدہ ماجدہ حضرت اسماء نے اُن سے فرمایا اے بیٹے یہ لوگ تمہیں دو کمربندوں کا طعنہ دیتے ہیں لیکن تمہیں معلوم ہے کہ دو کمربندوں والی بات ہے کیا؟ بات یہ ہے کہ میں نے اپنے کمربند کے دو حصے کر دیے تھے ایک حصے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ

نِطَاقِي شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ فَأَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَيَّرُوهُ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُولُ إِيْهًا وَالْإِلٰهِ تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا.

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحٰرِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ.

بَابٌ ۲۲۳ السَّوِيقِ

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

بَابٌ ۲۲۴ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتّٰى يُسَمّٰى لَهُ فَيَعْلَمُ مَا هُوَ

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحٰرِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم کے کھانے کی تھیلی (بوقت ہجرت) کا منہ باندھا تھا اور دوسرا حصہ اپنے نیفے میں رکھا تھا (پس حضور نے مجھے اس لقب سے یاد فرمایا) راوی کا بیان ہے کہ اہل شام جب دو کمربندوں کا طعنہ دیتے تو حضرت عبداللہ بن زبیر فرمایا کرتے کہ خدا کی قسم یہ سچ کہتے ہیں لیکن جس بات کو یہ بطور طعن کہتے ہیں وہ میرے سعید بن جُبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت حفیدہ بنت الحارث بن حزن جو حضرت ابن عباس کی خالہ تھیں۔ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ ہدیہ کے طور پر بھیجی۔ آپ نے عورتوں کو دعوت دی اور انہوں نے ان چیزوں کو آپ کے دسترخوان پر کھایا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نہ کھایا بوجہ نفاست طبع مبارک کے اور اگر یہ چیز (گوہ) حرام ہوتی تو وہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اسے نہ کھاتیں اور نہ آپ انہیں کھانے کا حکم دیتے۔

ستو

حضرت سُوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ صہبا کے مقام پر موجود تھے جو خیبر سے ایک منزل دور ہے۔ جب نماز کا وقت ہوگیا۔ تو آپ نے کھانا طلب فرمایا اُس وقت ستو کے سوا کچھ نہ ملا۔ آپ نے اُن میں سے کچھ ستو پھانکے اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی پھانکے۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا تو کلی کی اور پھر نماز ادا کی اور ہم نے بھی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

حضور اُس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ کھانا کیا ہے

ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے انہیں خبر دی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو سیف اللہ کہا جاتا تھا انہوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس گئے جو حضرت ابن عباس کی بھی خالہ تھیں۔ پس انہوں نے اُن کے پاس بھنی ہوئی گوہ دیکھی جو اُن کی بہن حضرت حفیدہ بنت حارث نے نجد سے بھیجی تھی۔ پس انہوں نے وہ گوہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردی اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب تک کھانے کے متعلق بتا نہ دیا جاتا۔ اُس وقت تک شاذونادر ہی اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا کرتے تھے اور

وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهٖ وَيُسَمّٰى لَهٗ فَاَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ اِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ الْحُضُوْرِ اَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهٗ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيَّ

باب ۳۳۵ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

۳۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ۔

باب ۳۳۶ اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ فِيْهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَاْكُلُ حَتّٰى يُؤْتٰى بِمِسْكِيْنٍ يَاْكُلُ مَعَهٗ فَاَدْخَلْتُ رَجُلًا يَاْكُلُ مَعَهٗ فَاَكَلَ كَثِيْرًا فَقَالَ يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

باب ۳۳۷ اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ فِيْهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ

کھانے کا نام نہ بتا دیا جاتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کی جانب ہاتھ بڑھایا چنانچہ جو عورتیں خدمت اقدس میں حاضر تھیں اُن میں سے ایک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ یا رسول اللہ! جو چیز آپ کے حضور پیش کی گئی ہے وہ گوہ ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ پس حضرت خالد بن ولید عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا کہ حرام تو نہیں لیکن میری قوم کی سرزمین میں نہیں پائی جاتی اس لئے مجھے اس کے کھانے سے نفرت ہے۔ حضرت خالد بن ولید کا بیان ہے کہ میں نے اُسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اُسے کھانے لگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے۔

ایک کا کھانا دو کے لئے کفایت کرتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کفایت کرتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی (اگر وہ مل کر کھائیں) ہو جاتا ہے۔

مومن اتنا کھاتا ہے کہ ایک آنت بھرے

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے

واقد بن محمد نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُس وقت تک کھانا نہیں کھایا کرتے تھے جب تک کسی غریب کو لاکر اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے۔ پس ایک آدمی آپ کے ساتھ کھانے کے لئے آیا تو اُس نے بہت کھانا کھایا۔ پس آپ نے فرمایا: اے نافع! یہ شخص آئندہ میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ لیکن کافر یا منافق سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ عبدہ راوی کا بیان ہے

وَإِنَّ الْكَافِرَ أَوِ الْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِي أَيَّتُهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

٣٦٢ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ فَقَالَ فَأَنَا أُومِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ.

٣٦٣ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

٣٦٤ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

بَابُ ٢٣٨ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

٣٦٥ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا آكُلُ مُتَّكِئًا

٣٦٦ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ

بَابُ ٢٣٩ الشِّوَاءِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَجَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ أَيْ مَشْوِيٍّ

٣٦٧ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ

کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ عبید اللہ نے اِن میں سے کونسا لفظ فرمایا تھا۔ ابن بکیر، مالک، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے فرمایا کہ ابونہیک نامی ایک بسیار خور آدمی تھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُس سے فرمایا کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: - بیشک کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں تو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: — مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے (بسیار خور ہوتا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بہت زیادہ کھانا کھایا کرتا تھا۔ پھر وہ مسلمان ہوگیا تو کم کھانے لگا۔ پس اس بات کا تذکرہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حضور ہوا تو آپ نے فرمایا: - بیشک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

ٹیک لگا کر کھانا

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - بیشک میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

علی بن اقمر کا بیان ہے کہ حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا جو آپ کے پاس تھا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

بھنا ہوا گوشت

کلام الٰہی میں ہے: - وہ بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لے آئے

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی تو آپ نے کھانے کے لئے اُس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔ پس آپ کی خدمت میں عرض

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبٌّ فَأَمْسَكَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدٌ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ لَا يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ

بَابُ ۲۴ الْخَزِيرَةِ قَالَ النَّضْرُ الْخَزِيرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ وَالْحَرِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ

۳۶۸ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِي أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قُلْنَا فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي

کی گئی کہ یہ گوہ ہے تو آپ نے ہاتھ روک لیا۔ حضرت خالد عرض گزار ہوئے کہ کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔ لیکن یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتی اس لئے میں اپنی طبیعت میں اس کی نفرت پاتا ہوں۔ پس حضرت خالد نے اُسے کھا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔ امام مالک نے ابن شہاب سے بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ کے الفاظ روایت کیے ہیں

خزیرہ کھانا

نضر کا قول ہے کہ خزیرہ میدے سے اور حریرہ دودھ سے بنایا جاتا ہے۔

حضرت محمود بن ربیع انصاری کا بیان ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے اور انصار کی جانب سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں بینائی سے محروم ہوں اور قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارش ہو جاتی ہے تو وہ ندی بھر جاتی ہے جو میرے اور اُن لوگوں کے درمیان واقع ہے اور مسجد میں جا کر اُن لوگوں کو نماز پڑھانا میرے بس سے باہر ہو جاتا ہے۔ پس یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لا کر میرے غریب خانے پر نماز پڑھیں اور اُس جگہ کو میں جائے نماز بنا لوں آپ نے جواب دیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں عنقریب ایسا کروں گا۔ عتبان کا بیان ہے کہ اگلے روز دن چڑھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر تشریف لے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی تو آپ کو اجازت دے دی گئی۔ آپ گھر میں جا کر نہ بیٹھے بلکہ مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔ پس میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے تکبیر کہی، چنانچہ ہم نے صفیں بنا لیں، پھر دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پس ہم نے آپ کو خزیر کے لئے روک لیا جو گھر میں آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ گھر میں محلے کے اور بہت سے لوگ بھی جمع ہو گئے پس اُن میں سے ایک شخص نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے؟ کسی نے جواب دیا کہ یہ تو منافق ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو، کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ اُس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے اور اس سے اُس کی مراد رضائے الٰہی ہے۔ اُس شخص نے کہا کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے کہا: ہم اُس کا رجحان اور خیر خواہی منافقین کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ اللہ

بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ
بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيَّ اَحَدَ بَنِيْ سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ
عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدٍ فَصَدَّقَهُ.

بَابُ ۲۴۱ الْاَقِطِ وَقَالَ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ اَنَسًا

بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ فَاَلْقَى
التَّمْرَ وَالْاَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو
عَنْ اَنَسٍ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا.

۳۶۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ اَهْدَتْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضِبَابًا وَاَقِطًا وَلَبَنًا فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَتِهٖ
فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوْضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَاَكَلَ الْاَقِطَ.

بَابُ ۲۴۲ السِّلْقِ وَالشَّعِيْرِ

۳۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
اِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَاْخُذُ
اُصُوْلَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِيْ قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيْهِ حَبَّاتٍ
مِنْ شَعِيْرٍ اِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ
بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدّٰى وَلَا نَقِيْلُ
اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللّٰهِ مَا فِيْهِ شَحْمٌ وَّلَا وَدَكٌ.

بَابُ ۲۴۳ النَّهْسِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ

۳۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتِفًا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَعَنْ اَيُّوْبَ وَعَاصِمٍ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

بَابُ ۲۴۴ تَعَرُّقِ الْعَضُدِ

۳۷۲ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ

تعالیٰ نے لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو آگ پر حرام کیا ہے جبکہ وہ اس کے ساتھ رضائے الٰہی
کا طالب ہو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حُصین بن محمد انصاری سے اس حدیث
محمود کے بارے میں دریافت کیا اور وہ بنی سالم کے ایک فرد اور اُن لوگوں کے سردار تھے تو

پنیر اور حیس

حُمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے سنا کہ جب رسول خدا نے حضرت صفیہ
کے ساتھ زفاف کیا تو دعوت ولیمہ میں کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ عمرو بن ابو عمرو
نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے حیس تیار کروایا تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری خالہ جان
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ، پنیر اور دودھ
پیش کیا۔ پس گوہ آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی۔ پس اگر وہ حرام
ہوتی تو رکھی نہ جاتی، ہاں آپ نے دودھ نوش فرمایا اور پنیر
بھی کھایا

چقندر اور جَو

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں جمعہ کے روز
کی بڑی خوشی ہوتی کیونکہ اُس روز ایک بڑھیا ہمارے لئے چقندر کی جڑیں ہانڈی
میں پکایا کرتی اور اُس میں چند دانے بھی ڈال دیا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ
ادا کر لیتے تو اُس بڑھیا کے پاس چلے جایا کرتے۔ پس وہ اُسے ہمارے
سامنے رکھ دیا کرتی اور اُس کے باعث ہمیں جمعہ کے روز بڑی مسرت ہوتی تھی۔
اور ہم نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے تھے اور خدا کی قسم
اُس میں چربی یا کوئی اور چکنائی نہیں ڈالی جاتی تھی

گوشت کو دانتوں سے نوچنا اور ہانڈی سے نکال کر کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت دانتوں سے نوچ کر
کھایا۔ پھر کھڑے ہوگئے اور نماز ادا کی لیکن وضو نہیں کیا۔ دوسری روایت
میں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ہانڈی سے ایک ہڈی والی بوٹی نکال کر کھائی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی
اور وضو نہیں کیا۔

دستی کا گوشت جدا کرنا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلے

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَكَّةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ.

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ دوسری روایت میں حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مکہ معظمہ کے راستے میں ایک منزل پر ایک روز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے آگے اترے ہوئے تھے۔ تمام حضرات نے احرام باندھا ہوا تھا۔ لیکن میں حالتِ احرام میں نہ تھا۔ لوگوں نے ایک گورخر دیکھا جبکہ اُس وقت میں اپنے جوتے کی مرمت میں مصروف تھا۔ انہوں نے مجھے اُس کی اطلاع نہ دی لیکن چاہتے تھے کہ کاش! میں اُسے دیکھ لوں۔ پس میں اُدھر متوجہ ہوا اور میں نے اُسے دیکھ لیا۔ پس میں گھوڑے کے پاس گیا، اُس پر زین کسی اور سوار ہو گیا۔ میں اپنا کوڑا اور نیزہ لینا بھول گیا تھا۔ پس میں نے لوگوں سے کہا کہ مجھے کوڑا اور نیزہ دے دو، تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، ہم آپ کی کسی چیز کے ساتھ مدد نہیں کریں گے۔ مجھے اس پر غصہ آیا۔ پس میں اترا، دونوں چیزیں لیں اور سوار ہو گیا۔ پھر میں نے گورخر پر شدید حملہ کر کے اُسے شکار کر لیا اور اُسے لے کر آگیا وہ مر چکا تھا۔ پس میں نے اُسے اُن کے درمیان ڈال دیا۔ انہوں نے اُسے کھا لیا پھر انہیں حالت احرام میں اُسے کھانے کے متعلق شک ہوا۔ پھر ہم روانہ ہوئے اور ایک شانہ میں نے اپنے پاس چھپا لیا تھا۔ پس ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور اس بارے میں آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا اُس میں سے تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے وہ بازو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا تو آپ نے دانتوں سے نوچ نوچ کر اُسے کھایا حالانکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔ محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے بھی حضرت ابوقتادہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالتِ احرام کے اندر آدمی شکار نہیں کر سکتا۔ نہ شکار کرنے کے لیے کہہ سکتا ہے اور نہ شکار کرنے والے کی مدد کر سکتا ہے۔ ہاں جو آدمی حالت احرام میں نہیں ہے وہ شکار کرے تو احرام والا بھی اُس شکار کا گوشت کھا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۴۵۳، ۴۵۴ اور ۴۵۵ کے اندر بھی موجود ہے۔

باب ۲۳۵ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

چھری سے گوشت کاٹنا

۳۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جعفر بن عمرو بن اُمیہ کو اُن کے والدِ ماجد حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر کھاتے دیکھا۔

وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

بَابُ ۲۴۶ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

۳۷۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

بَابُ ۲۴۷ النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ

۳۷۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَالَ لَا فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ.

بَابُ ۲۴۸ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

۳۷۶ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَعْطٰى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِي مَضَاغِي.

۳۷۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ أَوِ الْحَبَلَةِ حَتّٰى يَضَعُ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي.

پھر نماز کے لئے اذان ہو گئی تو آپ نے اُسے اور اُس چھری کو جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے، رکھ دیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

حضور نے کبھی کسی کھانے کی بُرائی نہیں کی

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں کیڑے نہیں نکالے۔ اگر پسند خاطر ہوتا تو تناول فرما لیتے ورنہ اُسے چھوڑ دیا کرتے تھے۔

جَو کے آٹے میں پھونکیں مارنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰے عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں میدہ دیکھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو میں نے کہا، کیا آپ جَو کے آٹے کو چھانا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں لیکن اُس میں پھونکیں مار لیا کرتے تھے

حضور اور آپ کے اصحاب کیا کھاتے تھے

ابوعثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان کھجوریں تقسیم فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے ہر شخص کو سات کھجوریں مرحمت فرمائیں مجھے بھی سات کھجوریں عطا فرمائی گئیں۔ لیکن اُن میں سے ایک خراب نظر آتی تھی لیکن مجھے وہ کھجور سب سے زیادہ پسند آئی کیونکہ وہ کھانے میں سخت تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے سات ساتھیوں میں سے میں ساتواں ہوں اُس وقت ہماری خوراک درختوں اور اُن کے پتوں کے سوا کچھ اور نہ تھی۔

یہاں تک کہ ہم میں سے ہر کسی کو بکری کی مینگنیوں کے مانند حاجت ہوتی تھی۔ پھر آج بنو اسد مجھے اسلام سکھاتے ہیں اگر میری حالت یہی ہے تو میں خسارے میں رہا اور میری کوشش رائیگاں گئی۔

٣٧٨ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ.

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میدے کی چیزیں تناول فرمائیں؟ حضرت سہل نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعثت سے وصال تک میدے کی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ پھر میں نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپ حضرات کو چھلنی میسر تھی؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھلنی نہیں دیکھی جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انکی روح قبض فرمالی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا، آپ حضرات پھر بغیر چھانے جو کا آٹا کس طرح کھاتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اسے پیستے اور پھونکیں مار کر بھوسی اڑا دیتے تھے، جو باقی بچتا اسے گوندھتے اور (کھا لیتے)۔

٣٧٩ ـ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ.

سعید المقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے سامنے بکری کا بھنا ہوا گوشت رکھا تھا۔ انہوں نے انہیں بھی بلایا، لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کو خیرباد کہنے تک جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی تھی۔

٣٨٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹی پلیٹوں میں کھانا نہیں کھایا اور نہ میز پر اور نہ کبھی چپاتی کھائی۔ یونس (راوی) نے قتادہ سے پوچھا کہ وہ کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا کہ دسترخوان پر۔

٣٨١ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے آپ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد متواتر تین دن بھی گندم کا کھانا (روٹیاں) سیر ہو کر نہیں کھایا یہاں تک کہ دنیا کو خیرباد کہہ دیا۔

باب ٢٣٩ التَّلْبِينَةِ

تلبینہ

٣٨٢ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہَا کَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ مِنْ اَہْلِہَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِکَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَہْلَہَا وَخَاصَّتَہَا اَمَرَتْ بِبُرْمَۃٍ مِنْ تَلْبِیْنَۃٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِیْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِیْنَۃُ عَلَیْہَا ثُمَّ قَالَتْ کُلْنَ مِنْہَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ التَّلْبِیْنَۃُ مُجِمَّۃٌ لِفُؤَادِ الْمَرِیْضِ تَذْہَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔

زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب اُن کے رشتہ داروں میں سے کسی کا انتقال ہوجاتا اور اُس کے لئے عورتیں جمع ہوتیں۔ جب وہ چلی جاتیں اور صرف رشتہ دار اور خاص عورتیں رہ جاتیں تو انہیں تلبینہ (ایک قسم کا حریرہ) بنانے کا حکم دیا جاتا۔ پھر ثرید تیار کرکے تلبینہ اُس کے اوپر ڈالا جاتا۔ پھر آپ فرماتیں کہ اس میں سے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو سکون پہنچاتا ہے اور بعض غموں کو دور کرتا ہے۔

بَابُ ۲۵۰ الثَّرِیْدِ

ثرید

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ الْجَمَلِیِّ عَنْ مُرَّۃَ الْہَمْدَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمیوں میں سے بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں اور عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت اس طرح ہے۔ جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ طُوَالَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ اَبَا حَاتِمٍ الْاَشْہَلَ بْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَۃَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی غُلَامٍ لَّہٗ خَیَّاطٍ فَقَدَّمَ اِلَیْہِ قَصْعَۃً فِیْہَا ثَرِیْدٌ قَالَ وَاَقْبَلَ عَلٰی عَمَلِہٖ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُہٗ فَاَضَعُہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی کا کام کرتا تھا۔ پس اُس نے آپ کی خدمت میں ثرید کا ایک پیالہ پیش کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اپنے کام میں مشغول ہوگیا حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اُس میں سے کدّو کے ٹکڑے تلاش فرما رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں بھی تلاش کرکے آپ کے سامنے رکھنے لگا اور اُس کے بعد میں نے ہمیشہ کدو کو پسند کیا

بَابُ ۲۵۱ شَاۃٍ مَّسْمُوْطَۃٍ وَّالْکَتِفِ وَالْجَنْبِ

بھنی ہوئی بکری نیز دستی اور پہلو کا گوشت

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا ہُدْبَۃُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ہَمَّامُ بْنُ

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

يحيى عن قتادة قال كنا نأتي أنس بن مالك رضي الله عنه وخبازه قائم قال كلوا فما أعلم النبي صلى الله عليه وسلم رأى رغيفا مرققا حتى لحق بالله ولا رأى شاة سميطا بعينه قط.

٣٨٧ - حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري عن جعفر بن عمرو بن أمية الضمري عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يحتز من كتف شاة فأكل منها فدعي إلى الصلاة فقام فطرح السكين فصلى ولم يتوضأ.

باب ٢٥٢ ما كان السلف يدخرون في بيوتهم وأسفارهم من الطعام واللحم وغيره وقالت عائشة وأسماء صنعنا للنبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر سفرة

٣٨٨ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا سفيان عن عبد الرحمن بن عابس عن أبيه قال قلت لعائشة أنهى النبي صلى الله عليه وسلم أن تؤكل لحوم الأضاحي فوق ثلاث قالت ما فعله إلا في عام جاع الناس فيه فأراد أن يطعم الغني الفقير وإن كنا لنرفع الكراع فنأكله بعد خمس عشرة قيل ما اضطركم إليه فضحكت قالت ما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم من خبز بر مأدوم ثلاثة أيام حتى لحق بالله وقال ابن كثير أخبرنا سفيان حدثنا عبد الرحمن بن عابس بهذا.

٣٨٩ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن عمرو عن عطاء عن جابر قال كنا نتزود لحوم الهدي على عهد النبي صلى الله عليه وسلم إلى المدينة تابعه محمد عن ابن عيينة وقال ابن جريج قلت لعطاء أقال حتى جئنا المدينة قال لا.

باب ٢٥٣ الحيس

خدمت میں حاضر ہوتے اور وہاں آپ کا باورچی بھی کھڑا ہوتا فرمایا کہ کھاؤ لیکن میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی چپاتی کھائی ہو، یہاں تک کہ اللہ کی بارگاہ میں جا پہنچے اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی بھنی ہوئی بکری کھائی ہو۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور چھری کو ایک جانب رکھ دیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا تھا۔

اسلاف کھانے وغیرہ کا کتنا ذخیرہ رکھتے تھے

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے لئے توشہ دان بنا رکھا تھا۔

حضرت عابس بن ربیعہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ جواب دیا کہ آپ نے ایسا صرف ایک سال ہی فرمایا تھا جبکہ لوگ بھوکوں مر رہے تھے اور مراد یہ تھی کہ مالدار لوگ غریبوں کو کھلائیں۔ اس کے علاوہ ہم بعض اوقات بکری کے پائے اٹھا رکھتے اور انہیں پندرہ روز کے بعد جا کھاتے دریافت کیا گیا کہ کس مجبوری کے تحت آپ ایسا کرتے تھے؟ اس پر وہ مسکرائیں اور فرمایا کہ آل محمد نے سالن کے ساتھ کبھی متواتر تین روز تک گندم کی روٹیاں نہیں کھائیں۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں جا پہنچے۔ ابن کثیر نے بواسطہ سفیان ثوری اس حدیث کی عبدالرحمن بن عابس سے روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے اندر ہم قربانی کا گوشت جمع کر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ (مکہ معظمہ سے) مدینہ منورہ پہنچ جاتے۔

ابن جریج نے عطا سے دریافت کیا کہ اس سے کیا مدینہ طیبہ ہی آنا مراد ہے فرمایا کہ نہیں۔

حیس

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

بَابٌ ۲۵۴ الْأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هٰذَا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ۔

بَابٌ ۲۵۵ ذِكْرِ الطَّعَامِ

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی خدمت کے لئے حضرت ابوطلحہ سے اُن کا ایک لڑکا مانگا۔ پس حضرت ابوطلحہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا۔ جب آپ اُترتے تو میں آپ کو اکثر یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ اے اللہ! میں رنج وغم سے، عاجزی اور سستی سے، کنجوسی اور بزدلی سے اور قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس لوٹے اور آپ حضرت صفیہ بنت حیی کو لے کر واپس لوٹے جن کو پکڑ لیا گیا تھا تو میں نے دیکھا کہ آپ اُن کے پیچھے چادر یا کمبل تان رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے تو (قیام کیا گیا اور) آپ نے حیس تیار کرواکے چرمی دسترخوان پر رکھوایا۔ پھر آپ نے مجھے بھیجا تو میں لوگوں کو بلا لایا اور انہوں نے کھانا کھایا یہ اُن کے ساتھ شب زفاف گزارنے کے موقع کی بات ہے پھر روانہ ہوگئے یہاں تک کہ کوہِ اُحد نظر آنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا، اے اللہ! ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو میں حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ان لوگوں کو ان کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

چاندی کے ملمع کردہ برتنوں میں کھانا

مجاہد نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو انہوں نے پانی مانگا۔ پس ایک مجوسی پانی لے کر آیا۔ جب پیالہ آپ کے دست مبارک میں دیا گیا تو آپ نے اُسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اگر میں اُسے ایک دو مرتبہ منع نہ کر چکا ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا لیکن میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی پلیٹوں میں نہ کھاؤ کیونکہ یہ دنیا میں اُن (کفار) کے لئے ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں

کھانے کا بیان

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے

عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔

کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی جیسی ہے کہ خوشبو اچھی اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور قرآن کریم نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور جیسی ہے کہ خوشبو نہیں ہوتی لیکن اُسکا ذائقہ شیریں ہے۔ اور قرآن عزیز پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے۔ جو منافق قرآن کریم نہیں پڑھتا اُس کی مثال اندرائن جیسی ہے کہ اُس میں خوشبو نام کو نہیں اور ذائقہ تلخ ہے

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسی ثرید کی تمام کھانوں پر۔

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ سفر تو عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو آدمی کو سونے اور کھانے سے روکتا ہے لہٰذا جب کوئی اپنا مقصد حاصل کرلے تو جلد از جلد اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ آئے

بَابُ ۲۵۶ الْأُدُمِ

سبزی ترکاری

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيهِ لَهُمْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدُمٍ مِنْ أُدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَحْمًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ

ربیعہ نے قاسم بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ بریرہ کے واقعہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں جبکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اُسے خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اُس کے آقاؤں نے کہا کہ ولاء کا حق ہمیں حاصل ہوگا۔ آپ نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ انہیں شرط کرنے دو جبکہ ولاء کا مستحق تو وہی ہے جو آزاد کرے راوی کا بیان ہے کہ اُسے خرید کر آزاد کر دیا گیا اور اپنے خاوند کے پاس رہنے نہ رہنے کا اُسے اختیار دیا گیا۔ ایک روز ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور اُس وقت چولہے پر رکھی ہوئی ہانڈی میں جوش آیا ہوا تھا۔ آپ نے کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر کی پکائی ہوئی سبزی آپ کے حضور پیش کی گئی۔ آپ نے فرمایا:۔ کیا میں گوشت نہیں دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا رسول اللہ کیوں نہیں لیکن وہ صدقہ کا گوشت ہے جو بریرہ کو دیا گیا اور اُس نے

هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا۔

باب ۲۵۷ الحلواء والعسل

۳۹۶ - حدثنی اسحٰق بن ابراھیم الحنظلی عن ابی اسامة عن ھشام قال اخبرنی ابی عن عائشة رضی اللہ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل۔

۳۹۷ - حدثنا عبد الرحمٰن بن شیبة قال اخبرنی ابن ابی الفدیک عن ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال کنت الزم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لشبع بطنی حین لا اٰکل الخمیر ولا البس الحریر ولا یخدمنی فلان ولا فلانة والصق بطنی بالحصباء واستقرئ الرجل الاٰیة وھی معی کی ینقلب بی فیطعمنی وخیر الناس للمساکین جعفر بن ابی طالب ینقلب بنا فیطعمنا ما کان فی بیتہ حتی ان کان لیخرج الینا العکة لیس فیھا شیء فنشتقھا فنلعق ما فیھا۔

باب ۲۵۸ الدباء

۳۹۸ - حدثنا عمرو بن علی حدثنا ازھر بن سعد عن ابن عون عن ثمامة بن انس عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی مولی لہ خیاطا فاتی بدباء فجعل یاکلہ فلم ازل احبہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکلہ۔

باب ۲۵۹ الرجل یتکلف الطعام لاخوانہ

۳۹۹ - حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن ابی مسعود الانصاری قال کان من الانصار رجل یقال لہ ابو شعیب کان لہ غلام لحام فقال اصنع لی طعاما ادعو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسة فدعا رسول

ہمیں بطور ہدیہ دیا گیا ہے۔ پس آپ نے فرمایا کہ وہ اُس کیلئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

میٹھی چیز اور شہد

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میٹھی چیزوں اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا اپنے اوپر لازم کر رکھا تھا تاکہ میرا پیٹ بھرتا رہے جبکہ مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو ریشم نہیں ملتا تھا اور کوئی لونڈی غلام میرا خدمت گزار نہ تھا بلکہ میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھے رہتا اور آتے جاتے آدمی کو آیت سناتا تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور غریبوں کے حق میں حضرت جعفر بن ابو طالب بہت اچھے آدمی تھے۔ کیونکہ اکثر اوقات وہ ہمیں ساتھ لے جاتے اور گھر میں جو کھانا موجود ہوتا ہمیں کھلا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر کچھ نہ ہوتا تو وہ خالی کپی کو ہمارے پاس لے آتے جس میں کچھ نہ ہوتا تو میں اُسے پھاڑ کر چاٹ لیا کرتا تھا۔

کدو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس گئے جو درزی کا کام کرتا تھا۔ پس اُس نے آپ کی خدمت میں کدو (پکا ہوا) پیش کیا آپ نے وہ تناول فرمایا۔ اُس روز سے میں برابر اُسے (کدو کو) پسند کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُسے کھاتے ہوئے دیکھا۔

اپنے بھائیوں کو کھلانے میں تکلف کرنا

ابو وائل نے حضرت مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے اندر ابو شعیب نامی ایک شخص تھا۔ اُس کا ایک غلام تھا جو گوشت کا کام کرتا تھا۔ انہوں نے اُس سے فرمایا کہ میرے لئے کھانا تیار کر تاکہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کر دوں۔ پس اُس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَۃٍ فَتَبِعَھُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَۃٍ وَھٰذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَہٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَہٗ قَالَ بَلْ اَذِنْتُ لَہٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ اِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَی الْمَائِدَۃِ لَیْسَ لَھُمْ اَنْ یَّتَنَاوَلُوْا مِنْ مَّائِدَۃٍ اِلٰی مَائِدَۃٍ اُخْرٰی وَلٰكِنْ یُّنَاوِلُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا فِیْ تِلْكَ الْمَائِدَۃِ اَوْ یَدَعُ۔

آدمیوں کو بلالیا۔ اُن حضرات کے پیچھے پیچھے ایک آدمی اور آگیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے پانچ آدمیوں کی دعوت کی تھی اور یہ آدمی ہمارے پیچھے آگیا ہے۔ لہٰذا اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے اُسے اجازت دی۔ محمد بن یوسف کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب لوگ ایک دسترخوان پر جمع ہوں تو مناسب نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو کوئی چیز دیں یا لیں، ہاں ایک ہی خوان پر کھانے والوں کو اختیار ہے ایک دوسرے کو چیز دیں یا نہ دیں۔

بَابٌ ۲۶۰ مَنْ اَضَافَ رَجُلًا اِلٰی طَعَامٍ وَّ اَقْبَلَ ھُوَ عَلٰی عَمَلِہٖ۔

دوسرے کو مدعو کر کے خود کسی کام میں مشغول ہوجانا

۴۰۰ ـ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ النَّضْرَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ثُمَامَۃُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی غُلَامٍ لَّہٗ خَیَّاطٍ فَاَتَاہُ بِقَصْعَۃٍ فِیْھَا طَعَامٌ وَّعَلَیْہِ دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ اَجْمَعُہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ فَاَقْبَلَ الْغُلَامُ عَلٰی عَمَلِہٖ قَالَ اَنَسٌ لَّا اَزَالُ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مَا صَنَعَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ ایام لڑکپن کے اندر میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے گھر پہنچے جس نے آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا اور اُس میں کھانے کی کوئی چیز تھی اور کدّو تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُس میں سے کدّو تلاش فرمانے لگے۔ ان کا بیان ہے جب میں نے یہ بات دیکھی تو آپ کے سامنے انہیں جمع کرنے لگا۔ اُن کا بیان ہے کہ وہ غلام اپنے کام میں مشغول ہو گیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اُس وقت سے میں برابر کدّو کو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو وہ کرتے دیکھا جو آپ نے کیا۔

بَابٌ ۲۶۱ الْمَرَقِ

شوربہ

۴۰۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَنَّ خَیَّاطًا دَعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَہٗ فَذَھَبْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِیْرٍ وَّمَرَقًا فِیْہِ دُبَّاءٌ وَّقَدِیْدٌ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَیِ الْقَصْعَۃِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ یَوْمَئِذٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو اُس نے تیار کیا تھا۔ پس میں بھی نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ہمراہ گیا۔ پس اُس نے جو کی روٹیاں اور شوربہ پیش کیا جس میں کدّو اور سوکھا گوشت بھی تھا۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کی اطراف سے کدّو کو تلاش فرما رہے تھے۔ پس اُس روز سے میں کدّو کو ہمیشہ پسند کرنے لگا ہوں۔

بَابٌ ۲۶۲ الْقَدِیْدِ

سوکھا ہوا گوشت

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيْهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ فَرَاَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَاْكُلُهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے حضور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا گوشت بھی ڈالا گیا تھا میں نے دیکھا کہ آپ کھانے کے لئے کدو تلاش فرما رہے ہیں۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا فَعَلَهُ اِلَّا فِيْ عَامٍ جَاعَ النَّاسُ اَرَادَ اَنْ يُّطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ وَاِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَّادُوْمٍ ثَلَاثًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا فرماتی ہیں کہ آپ نے ایسا (قربانی کا گوشت جمع کرنے سے منع کرنا) اسی سال کیا جبکہ لوگ بھوکوں مر رہے تھے ورنہ بکری کے پائے ہم خود اٹھا رکھتے اور پندرہ پندرہ روز بعد کھاتے تھے۔ حالانکہ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی آل نے سالن کے ساتھ گندم کی روٹی متواتر تین دن تک نہیں کھائی۔

بَابٌ ۲۶۳ مَنْ نَاوَلَ اَوْ قَدَّمَ اِلٰى صَاحِبِهٖ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ لَا بَاْسَ اَنْ يُّنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ هٰذِهِ الْمَائِدَةِ اِلٰى مَائِدَةٍ اُخْرٰى۔

دسترخوان پر دوسرے کو چیز دینا

حضرت عبداللہ بن مبارک کا ارشاد ہے کہ دسترخوان پر ایک دوسرے کو چیز دینے میں حرج نہیں لیکن ایک دسترخوان سے دوسرے پر نہیں دینی چاہیے۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَّوْمَئِذٍ وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ اَنَسٍ فَجَعَلْتُ اَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ۔ کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی اس دعوت میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ہمراہ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور جَو کی روٹیاں اور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا ہوا گوشت بھی تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پیالے کی ہر طرف سے کدو تلاش فرما رہے ہیں اس روز سے میں برابر کدو کو پسند کرتا ہوں ثمامہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ میں آپ کے سامنے کدو جمع کرتا رہا۔

بَابٌ ۲۶۴ الرُّطَبِ بِالْقِثَّاءِ

تازہ کھجوریں ککڑی کے ساتھ کھانا

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالٰے عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

ہوئے دیکھا۔

باب ۲۶۵
کھجوریں تقسیم کرنا

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا يُصَلِّي هَذَا ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ.

عباس جریری کا بیان ہے کہ ابو عثمان نے فرمایا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سات روز مہمان رہا۔ پس وہ اُن کی بیوی اور اُن کا خادم تینوں باری باری رات کو جاگتے۔ چنانچہ ایک نماز پڑھتا اور دوسرا سو جاتا۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں کھجوریں تقسیم فرمائیں تو مجھے سات کھجوریں ملیں جن میں سے ایک کھجور سخت تھی۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي.

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھجوریں تقسیم فرمائیں۔ مجھے اُن میں سے پانچ کھجوریں ملیں۔ چار پکی ہوئی تھیں اور ایک سخت۔ جب میں نے اُس سخت کھجور کو دیکھا تو وہ مجھ سے بمشکل چبائی گئی۔

باب ۲۶۶ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا
تر اور خشک کھجوریں

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا، تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی (سورۂ مریم، آیت ۲۵)۔ محمد بن یوسف، سفیان منصور بن صفیہ، اُن کی والدہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو کھجوروں اور پانی سے ہم شکم سیر ہو جاتے تھے۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الْجِدَادِ وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجِدَادِ وَلَمْ أَجُدَّ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ امْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے اندر ایک یہودی تھا جو کھجور کی فصل کاٹنے تک مجھ سے بیع سلَم کیا کرتا تھا۔ حضرت جابر کی بئر رومہ کے راستہ میں زمین تھی۔ ایک سال اُس زمین میں پیداوار نہ ہوئی لیکن فصل کاٹنے کے وقت یہودی آموجود ہوا جبکہ مجھے اس زمین سے کچھ نہیں مل رہا تھا۔ میں نے اگلے سال تک کی مہلت مانگی لیکن اُس نے انکار کر دیا۔ پس میں نے اس کی خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ چلو یہودی سے جابر کے لئے مہلت مانگیں گے۔ جب آپ میرے باغ میں جلوہ افروز ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہودی سے گفتگو کرنے لگے۔ پس اُس نے کہا۔ اے ابو القاسم! میں اُسے

فَجَآءُونِي فِي نَخْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَآءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ افْرُشْ لِي فِيهِ فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجَدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ يُقَالُ عُرُوشُهَا أَبْنِيَتُهَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ فَخَلَا لَيْسَ عِنْدِي مُقَيَّدًا ثُمَّ قَالَ فَجَلَّى لَيْسَ فِيهِ شَكٌّ.

مہلت نہیں دیتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ صورتحال ملاحظہ فرمائی تو آپ درختوں کے پاس تشریف لائے اور پھر یہودی کے پاس جاکر اُس سے گفتگو فرمانے لگے مگر اُس نے انکار کر دیا۔ پس میں کھڑا ہوا اور تھوڑی سی تر کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا۔ آپ نے نوش فرمائیں، پھر دریافت فرمایا کہ اے جابر تمہاری جھونپڑی کہاں ہے؟ پس میں نے آپ کو بتا دی۔ فرمایا: میرے لئے اس میں کوئی چیز بچھا دو۔ پس میں نے بستر بچھا دیا۔ آپ اندر داخل ہوئے اور سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو میں دوبارہ ایک مٹھی کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے تناول فرمالیں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور یہودی سے تیسری بار گفتگو جا فرمائی تو اُس نے انکار ہی کیا۔ چنانچہ آپ دوبارہ تر کھجوروں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے جابر فصل کاٹو اور قرض ادا کرتے جاؤ۔ آپ پھلوں کے پاس بیٹھ گئے اور قرض ادا کر دیا اور کھجوریں بچ بھی رہیں۔ پس میں باہر نکلا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا۔ پس آپ نے مجھے بشارت دی۔ اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ عُرُوشٌ اور عَرِيشٌ عمارت، مکان اور جھونپڑی کو کہتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ انگوروں سے گھری ہوئی جگہ کو مَعْرُوشَات کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عُرُوشُهَا سے اُن کے مکانات مراد ہیں۔

بَاب ٢٦٧ أَكْلِ الْجُمَّارِ

٤٠٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذْ أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ.

جُمّار یعنی کھجور کا گابھہ کھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں کھجور کا گابھہ پیش کیا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درخت ایسا ہے جس کی برکت مسلمان جیسی ہے۔ پس میں سمجھ گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ عرض کر دوں: یا رسول اللہ! وہ کھجور کا درخت ہے لیکن جب میں نے دوسرے حضرات پر نظر ڈالی تو محسوس کیا کہ میں تو ان حضرات کا عشر عشیر بھی نہیں ہوں کہ منہ کھولوں۔

پس میں خاموش رہا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَاب ٢٦٨ الْعَجْوَةِ

عجوہ کھجور

۴۱۰ ۔ حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَّلَا سِحْرٌ۔

عامر بن سعد نے اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت روزانہ سات عجوہ کھجوریں کھالیا کرے تو اُس روز اُسے کوئی زہر اور جادو تکلیف نہ دے گا۔

باب ۲۶۹ اَلْقِرَانِ فِي التَّمْرِ

دو کھجوریں ملا کر کھانا

۴۱۱ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ اَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَزَقَنَا تَمْرًا فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَاْكُلُ وَيَقُوْلُ وَلَا تُقَارِنُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ ثُمَّ يَقُوْلُ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ الْاِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ۔

جبلہ بن سحیم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں ایک سال ہم قحط میں مبتلا ہو گئے تو اُن دنوں ہمیں صرف کھجوریں میسر آتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرا کرتے اور ہم کھا رہے ہوتے تو فرماتے کہ دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھایا کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے۔ پھر وہ فرماتے ہیں کہ ماسوائے اس کے کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت طلب کرے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ اجازت کا قول حضرت ابن عمر کا ہے

باب ۲۷۰ اَلْقِثَّاءِ

ککڑی

۴۱۲ ۔ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالے عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

باب ۲۷۱ بَرَكَةِ النَّخْلِ

کھجور کی برکت

۴۱۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُوْنُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

باب ۲۷۲ جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ اَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ

دو کھانے ایک ساتھ کھانا

۴۱۴ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

باب ۲۷۳ مَنْ اَدْخَلَ الضِّيْفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً وَالْجُلُوْسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً۔

دس دس آدمیوں کو دسترخوان پر بٹھا کر کھانا کھلانا

٤١٥ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّهُ عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ قَالَ وَمَنْ مَعِي فَجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِي فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ وَقَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ.

باب ٢٧٤ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُولِ فِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٤١٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسٍ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثُّومِ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا.

٤١٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا.

باب ٢٧٥ الْكَبَاثُ وَهُوَ ثَمَرُ الْأَرَاكِ

٤١٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ اُن کی والدہ ماجدہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مُد جَو دل کر اُن سے دلیہ تیار کیا پھر جو اُن کے پاس کُپّی تھی اُس میں سے گھی نکال کر ڈالا۔ پھر مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا پس میں حاضر خدمت ہوا جبکہ آپ اپنے اصحاب کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے۔ پس میں نے آپکو پیغام دعوت دیا تو فرمایا اور جو میرے ساتھ ہیں؟ پس میں واپس آیا اور بتایا کہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی میرے پاس ہیں (کیا وہ بھی آئیں؟) پس حضرت ابو طلحہ آپ کی جانب روانہ ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس تو کھانے کی صرف اتنی سی چیز ہے جو اُم سلیم نے آپ کے لئے تیار کی۔ پس آپ اُن کے ساتھ تشریف لے آئے اور فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ پس وہ آئے اور انہوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمی میرے پاس اور بھیج دو۔ پس وہ داخل ہوئے اور شکم سیر ہو کھا گئے پھر فرمایا کہ دس آدمی میرے پاس اور بلاؤ پس وہ آئے اور پیٹ بھر کر کھانا کھا گئے۔ پھر ارشاد ہوا کہ دس آدمیوں کو میرے پاس اور بھیجو۔ یہاں تک کہ چالیس افراد شمار کئے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا اور اُٹھ کھڑے ہوئے۔ پس میں کھانے کو دیکھنے لگا کہ کیا اس میں سے کچھ کم ہوا ہے؟

لہسن اور بدبو دار چیزوں کی کراہت

اس بارے میں حضرت ابن عمر نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے لہسن کے بارے میں کیا سُنا ہے؟ بتایا کہ حضور نے فرمایا: جو اسے کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز (کچی) کھائے تو اُسے چاہیے کہ ہم سے دور رہے یا اُسے چاہیے کہ ہماری مسجد سے دور رہے۔

پیلو یعنی درخت پیلو کا پھل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مرّ الظہران کے مقام پر پیلو کے پھل چن رہے تھے۔ پس آپ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّھْرَانِ نَجْنِی الْکَبَاثَ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْہُ فَاِنَّہٗ اَطْیَبُ فَقَالَ اَکُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَھَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاھَا۔

نے فرمایا کہ تمہیں ان میں سے کالے پھل چننے چاہئیں کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں۔ حضرت جابر عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا۔ ہاں اور ایسا نبی کوئی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

بَابٌ ۲۷۶ الْمَضْمَضَۃِ بَعْدَ الطَّعَامِ۔

کھانے کے بعد کلی کرنا

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سُوَیْدِ ابْنِ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَلَمَّا کُنَّا بِالصَّھْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا اُتِیَ اِلَّا بِسَوِیْقٍ فَاَکَلْنَا فَقَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَتَمَضْمَضَ وَ مَضْمَضْنَا قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ بُشَیْرًا یَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَلَمَّا کُنَّا بِالصَّھْبَاءِ قَالَ یَحْیٰی وَھِیَ مِنْ خَیْبَرَ عَلٰی رَوْحَۃٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا اُتِیَ اِلَّا بِسَوِیْقٍ فَلُکْنَاہُ فَاَکَلْنَا مَعَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَہٗ ثُمَّ صَلّٰی بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ وَقَالَ سُفْیَانُ کَاَنَّکَ تَسْمَعُہٗ مِنْ یَحْیٰی۔

حضرت سُوَید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے تو آپ نے کھانا طلب فرمایا پس آپ کی خدمت میں ستو ہی پیش کیے جاسکے۔ پس ہم نے وہ کھائے پھر آپ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوگئے اور آپ نے کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلیاں کیں۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بُشَیر بن یسار کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت سُوَید نے بتایا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر جانے کے لئے نکلے، تو جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ خیبر سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے۔ پس حضور نے کھانا طلب فرمایا۔ آپ کی خدمت میں صرف ستو ہی پیش کیے جاسکے ہم نے وہ پھانکے اور آپ کے ساتھ کھائے۔ پھر آپ نے پانی منگوا کر کلی فرمائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کلیاں کیں۔ پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا سفیان راوی کا بیان ہے کہ گویا آپ اسے یحییٰ کی زبانی سن رہے ہیں

بَابٌ ۲۷۷ لَعْقِ الْاَصَابِعِ وَمَصِّھَا قَبْلَ اَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِیْلِ۔

رومال کے ساتھ پونچھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھاچکے تو جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا چٹا نہ لے اُس وقت تک نہ پونچھے۔

بَابٌ ۲۷۸ الْمِنْدِیْلِ

رومال

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سَاَلَہٗ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدْ کُنَّا زَمَانَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِکَ مِنَ

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ انہوں نے آگ سے پکائی ہوئی چیز کے بعد وضو کرنے کے بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں بیشک ہمیں نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کھانے کی چیزیں بہت کم دستیاب تھیں

الطَّعَامِ اِلَّا قَلِیْلًا فَاِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ یَکُنْ لَنَا مَنَادِیْلُ اِلَّا اَکُفُّنَا وَسَوَاعِدُنَا وَاَقْدَامُنَا ثُمَّ نُصَلِّی وَلَا نَتَوَضَّأُ۔

بَاب ۲۷۹ مَا یَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ وَقَالَ مَرَّةً اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاَرْوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مَکْفُوْرٍ وَقَالَ مَرَّةً لَکَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی رَبَّنَا۔

بَاب ۲۸۰ الْاَکْلِ مَعَ الْخَادِمِ

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْیُنَاوِلْهُ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ اَوْ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ۔

بَاب ۲۸۱ الطَّاعِمِ الشَّاکِرِ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

فِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۲۸۲ الرَّجُلِ یُدْعٰی اِلٰی طَعَامٍ فَیَقُوْلُ

وَهٰذَا مَعِیْ وَقَالَ اَنَسٌ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مُسْلِمٍ لَّا یُتَّهَمُ فَکُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِیْقٌ حَدَّثَنَا

لہٰذا جب ہمیں کھانا میسّر ہوتا تو ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے بلکہ ہتھیلیوں، بازوؤں اور پیروں سے ہی یہ کام لیتے تھے پھر نماز ادا کرتے اور وضو نہیں کیا کرتے تھے

کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے

خالد بن معدان نے حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنا دستر خوان اٹھاتے تو زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے:۔ اس میں تعریف خدا کی ہے بہت زیادہ، پاکیزہ اور برکت والی۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریف جو ختم نہ ہو، نہ ایسی جو ایک بار ہو کر رہ جائے اور نہ ایسی جس کی حاجت نہ رہے۔

خالد بن معدان نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک دفعہ فرمایا کہ جب اپنا دستر خوان اٹھاتے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ ہوتے:۔ سب تعریفیں اُس خدا کیلئے جس نے کھلا پلا کر ہمیں سیراب کیا۔ ایسی تعریفیں نہیں جو ایک بار کرنے کے بعد ختم ہو جائیں یا جس کے بعد ناشکری کی جائے۔ ایک مرتبہ آپ نے یہ دعا بیان کی۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے جو ہمارا رب ہے ایسی تعریفیں جو ختم نہ ہوں، ایک بار ہو کر نہ رکنے وا

خادم کے ساتھ کھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا خادم (باورچی) تمہارے لئے کھانا لے کر آئے تو اگر اُسے اپنے ساتھ نہ بٹھاؤ تو کم از کم اتنا تو کرو کہ اُسے ایک دو نوالے یا ایک دو لقمے دے دو کیونکہ اُس نے کھانے کی تیاری میں گرمی اور مشقت کی تکلیف اٹھائی ہے۔

شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

جس کی دعوت کی جائے اگر وہ کسی اور کو بھی ساتھ لے آئے

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے ایسے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ جس پر کوئی الزام نہیں تو اسکا کھانا کھا سکتے ہو اور اسکا پانی پی سکتے ہو۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک آدمی تھا جسکی کنیت ابو شعیب تھی۔ اُس کا ایک غلام گوشت کا کام کرتا تھا۔

اَبُو مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ وَّكَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَعَرَفَ الْجُوْعَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ اِلٰى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً لَعَلِّيْ اَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَيِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا شُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهٗ قَالَ بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ .

پس وہ حضرت شعیب انبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب کہ آپ اپنے اصحاب کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے بھوک کے آثار پہچان لئے پس وہ اپنے قصائی غلام کے پاس گئے اور اُس سے فرمایا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کردو۔ کیونکہ جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کیلئے بلاؤں تو آپ پانچویں ہوں پس وہ کھانا تیار کر کے حضرت ابو شعیب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ انہوں نے حضور کو بلایا تو آپ کے پیچھے ایک آدمی اور آ گیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو شعیب! یہ آدمی ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔ وہ عرض گزار ہوئے: بلکہ میں اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔

بَابٌ ۲۸۳ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يُعَجِّلْ عَنْ عَشَائِهٖ .

شام کا کھانا آجائے تو نماز عشا کی جلدی نہ کرے

۴۲۶ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ عَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

جعفر بن عمرو بن اُمیّہ کا بیان ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت عمرو بن اُمیّہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بکری کے شانے کا گوشت اپنے ہاتھ میں لے کر کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پس نماز کے لئے اذان کہی گئی تو آپ نے اُسے رکھ دیا اور جس چھری کے ساتھ کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے اُسے ایک طرف ڈال دیا پھر اُٹھ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی لیکن آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

۴۲۷ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ . وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ رض عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ تَعَشّٰى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ ایوب، نافع حضرت ابن عمر نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ایوب نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر ایک دفعہ رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ حالانکہ وہ امام کے قرأت پڑھنے کی آواز سن رہے تھے۔

۴۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز عشاء کھڑی ہو جائے اور اِدھر رات کا کھانا تمہارے

حضر العشاء فابدءوا بالعشاء قال وهيب ويحيى بن سعيد عن هشام اذا وضع العشاء.

باب ۲۸۴ قول الله تعالى فاذا طعمتم فانتشروا

۴۲۹ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا يعقوب بن ابراهيم قال حدثني ابي عن صالح عن ابن شهاب ان انسا قال انا اعلم الناس بالحجاب كان ابي بن كعب يسالني عنه اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم عروسا بزينب ابنة جحش وكان تزوجها بالمدينة فدعا الناس للطعام بعد ارتفاع النهار فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وجلس معه رجال بعد ما قام القوم حتى قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فمشى ومشيت معه حتى بلغ باب حجرة عائشة ثم ظن انهم خرجوا فرجعت معه فاذا هم جلوس مكانهم فرجع ورجعت معه الثانية حتى بلغ باب حجرة عائشة فرجع ورجعت معه فاذا هم قد قاموا فضرب بيني وبينه سترا وانزل الحجاب.

سامنے رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ وہیب۔ یحییٰ ابن سعید ہشام کی روایت میں حضر العشاء کی جگہ وضع العشاء ہے۔

حکم خدا ہے کہ دعوت کھا کر چلے جانا چاہیے

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بارے میں مجھے سب لوگوں سے زیادہ علم ہے۔ حضرت ابی بن کعب بھی مجھ سے ہی پوچھتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کر کے صبح کی اور یہ نکاح مدینہ منورہ میں ہوا تو آپ نے دن چڑھے لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا۔ پس آپ بیٹھ گئے اور کچھ لوگ آپ کے پاس بیٹھے رہے جبکہ اکثر چلے گئے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دیے اور میں آپ کے ساتھ چل دیا تو ہم حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک جا پہنچے آپ کا خیال تھا کہ اب وہ چلے گئے ہوں گے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ وہ اشخاص اب بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے آپ واپس لوٹے اور میں بھی دوسری دفعہ آپ کے ساتھ واپس لوٹا یہاں تک کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک پہنچ گئے۔ پھر آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹ آیا تو اس وقت وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے پس آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب العقيقة

باب ۲۸۵ تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه.

۴۳۰ - حدثني اسحق بن نصر حدثنا ابو اسامة قال حدثني بريد عن ابي بردة عن ابي موسى رضي الله عنه قال ولد لي غلام فاتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فسماه ابراهيم فحنكه بتمرة ودعا له بالبركة ودفعه الي وكان اكبر ولد ابي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

عقیقہ کا بیان

جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے اس کا اگلے روز نام رکھنا اور تحنیک کرنا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی اس کے لئے برکت کی دعا کی اور مجھے واپس دے دیا یہ حضرت ابوموسیٰ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔

مُوْسٰی۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو آپ نے اس کی تحنیک فرمائی۔ بچے نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس کے اوپر پانی بہا دیا۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءَ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرِحُوْا بِهٖ فَرَحًا شَدِيْدًا لِأَنَّهُمْ قِيْلَ لَهُمْ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُوْلَدُ لَكُمْ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتی ہیں کہ مکہ مکرمہ کے اندر حضرت عبداللہ بن زبیر اُن کے شکم مبارک میں تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دن تھی۔ پس میں مدینہ منورہ پہنچ گئی اور قبا میں ٹھہری تو اُس کی ولادت قبا میں ہو گئی۔ پس میں اُسے لے کر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئی اور آپ کی گود میں دے دیا۔ پھر آپ نے کھجور منگوائی اور اُسے چبا کر عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس پہلی چیز جو اُس کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا لعاب دہن ہے۔ پھر آپ نے کھجور کے ساتھ تحنیک فرمائی اور اُس کے لئے دعا کر کے مبارک باد دی دار الاسلام کے اندر پیدا ہونے والا یہ سب سے پہلا بچہ تھا۔ پس اُسکی پیدائش پر مسلمانوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا کیونکہ یہ افواہ عام پھیلی ہوئی تھی کہ یہودیوں نے جادو کر رکھا ہے جس کے باعث مسلمانوں کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔

ف: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فرزند اکبر تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ عشرۂ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ انھیں بارگاہِ رسالت سے حواریٔ رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پھوپھی زاد تھے۔ یعنی آپ کی پھوپھی جان حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہا کے لختِ جگر تھے۔ بڑے بہادر، جری اور نامور مجاہد تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی بڑی بہن تھیں۔ جنھوں نے ہجرت کی رات رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ذات النطاقین کا لقب پایا تھا یعنی دو کمر بندوں والی۔

مسلمان جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچ رہے تھے تو وہاں کے یہودیوں نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ ہم نے مسلمانوں پر ایسا جادو کر دیا ہے جس کے باعث ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوگا ہی نہیں۔ اگرچہ مسلمان ایسے توہمات کے قائل نہیں ہوا کرتے کیونکہ موت اور زندگی کا معاملہ صرف اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے لیکن افواہ تو پھیلی ہوئی تھی اور عین اسی وقت جبکہ مسلمان ابھی قبا شریف میں ہی ٹھہرے ہوئے تھے جو ان دنوں مدینہ طیبہ کی ایک اضافی بستی تھی، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ پیدا ہو جاتے ہیں مسلمانوں میں دار الاسلام کے اندر پیدا ہونے والے یہ سب سے پہلے فرد تھے۔

پیدا ہوتے ہی انھیں بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کی تحنیک فرمائی یعنی کھجور رنگا

کر چبائی اور ان کے منہ میں رکھ دی، یوں سب سے پہلے ان کے پیٹ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن گیا۔ اُس لعاب دہن کی برکتوں اور کرشمہ کاریوں کا کچھ اندازہ صاحب نظر قدر دان ہی کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ کے محبوب نے ان کے لیے برکت کی دُعا فرمائی تھی۔ مذکورہ افواہ کے باعث جملہ اہل اسلام نے ان کی پیدائش پر بہت خوشی منائی اور دل کھول کر اظہار مسرت کیا۔ اسی حدیث کے یہ الفاظ پھر ملاحظہ ہوں:۔ فَفَرِحُوْا بِهٖ فَرَحًا شَدِيْدًا افسوس! آج مسلمان کہلانے والوں میں بعض ایسے بھی مل جاتے ہیں کہ جب مسلمان محبوب پروردگار کی یاد تازہ رکھتے ہوئے اظہار مسرت کرتے ہیں تو ان مہربانوں کا مزاج ہی بگڑ جاتا ہے۔ ایسی صورتِ حال کے پیش نظر بعض مسلمان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں:۔

؎ نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل!
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جب یزید پلید مسلمانوں کی مسند اقتدار پر بیٹھا اور اس نے اپنا اصلی رنگ روپ دکھایا تو سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے امیر المؤمنین تسلیم نہ کیا۔ اپنے عزیز واقارب کی جانیں اور اپنی جان تو شمع ہدایت پر قربان کر دی لیکن نامراد کے ہاتھ پر بیعت نہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامور نواسے نے یزید پلید کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور اپنی جان تک قربان کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یارِ غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نامور نواسے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اُس بدبخت کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور بالآخر خانۂ کعبہ کے اندر اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

؎ ایسے ہی نوجوان بازوں کو روتے ہیں جہاں میں
شیروں کے پسر شیر ہی ہوتے ہیں جہاں میں

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ يَشْتَكِيْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِيْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَآءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارِ الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ احْفَظْهُ حَتّٰى تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَعَهٗ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَعَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ جب حضرت ابوطلحہ باہر گئے تو لڑکا وفات پا گیا۔ جب حضرت ابوطلحہ واپس لوٹے تو پوچھا کہ بچے کا حال کیسا ہے؟ امیری والدہ ماجدہ حضرت اُمّ سُلیم نے کہا کہ وہ پہلے سے بہتر ہے۔ پھر انہوں نے رات کا کھانا پیش کیا۔ کھانا کھا کر انہوں نے اُن سے صحبت کی۔ جب فارغ ہو گئے تو حضرت اُمّ سُلیم نے کہا کہ لڑکے کو دفن کر آؤ۔ حضرت ابوطلحہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا آج رات تم نے ہمبستری کی ہے؟ عرض کی، ہاں۔ زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہو گئے۔ اے اللہ ان دونوں کو برکت دے۔ پس میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ جب حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کی خوب نگرانی کرنا یہاں تک کہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جائیں۔ پس وہ بچے کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور اُس کے ساتھ چند کھجوریں

شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ.

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

بَابُ ۲۸۶ إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيقَةِ.

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى.

۴۳۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ.

بَابُ ۲۸۷ الْفَرَعِ

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بھیجی گئیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کو لے لیا اور فرمایا: کیا اس کے ساتھ بھی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں کھجوریں ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لے کر چبایا اور پھر اُس کے منہ میں رکھ دیں۔

محمد بن مثنیٰ، ابن ابو عدی، ابن عون، محمد بن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ بالا روایت کی ہے۔

عقیقہ کر کے بچے کی تکلیف دور کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، محمد بن سیرین نے حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے۔ حجاج، حماد، ایوب، قتادہ، ہشام، حبیب، ابن سیرین، حضرت سلمان نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی۔ کئی حضرات، عاصم اور ہشام، حفصہ بنت سیرین، رباب، حضرت سلمان بن عامر ضبی نے اسے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یزید بن ابراہیم، ابن سیرین نے حضرت سلمان سے اُن کا ارشاد نقل کیا ہے۔ اصبغ، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی محمد بن سیرین، حضرت سلمان بن عامر ضبی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ عقیقہ لڑکے کے ساتھ ہے لہٰذا اُس کی طرف سے خون بہاؤ اور اُس سے اذیت کو مٹاؤ۔

حبیب بن شہید کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے فرمایا کہ میں امام حسن بصری سے دریافت کروں کہ انہوں نے عقیقہ سے متعلق حدیث کس سے سُنی ہے؟ جب میں نے اُن سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اونٹنی کا پہلا بچہ جو بتوں کے لئے ذبح کیا جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ. وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ کَانُوْا یَذْبَحُوْنَہٗ لِطَوَاغِیْتِہِمْ وَالْعَتِیْرَۃُ فِیْ رَجَبٍ.

فرع اونٹنی کے اُس پہلے بچے کو کہتے تھے جسے کفار بتوں کے لئے ذبح کرتے اور عتیرہ اُس قربانی کو کہتے جو بتوں کے نام پر رجب میں دی جاتی۔

بَابُ ۲۸۸ الْعَتِیْرَۃِ

جو قربانی رجب میں بتوں کے نام پر دی جائے

۴۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ الزُّہْرِیُّ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ. قَالَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ نِتَاجٍ کَانَ یُنْتَجُ لَہُمْ کَانُوْا یَذْبَحُوْنَہٗ لِطَوَاغِیْتِہِمْ وَالْعَتِیْرَۃُ فِیْ رَجَبٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ فرع اونٹنی کے اُس پہلے بچے کو کہا جاتا تھا جس کو لوگ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور رجب میں دی جانے والی قربانی کو وہ عتیرہ کہا کرتے تھے۔

الحمد للہ کہ بائیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ ۔۔۔ ۲۳

ذبیحہ اور شکار کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب ۲۸۹ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ وَالتَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ. وَقَوْلِ اللّٰهِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ الْاٰيَةَ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهٗ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعُقُوْدُ الْعُهُوْدُ مَا اُحِلَّ وَحُرِّمَ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ الْخِنْزِيْرُ يَجْرِمَنَّكُمْ يَحْمِلَنَّكُمْ شَنَاٰنُ عَدَاوَةٌ. الْمُنْخَنِقَةُ تُخْنَقُ فَتَمُوْتُ الْمَوْقُوْذَةُ تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يُوْقِذُهَا فَتَمُوْتُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ تَتَرَدّٰى مِنَ الْجَبَلِ وَالنَّطِيْحَةُ تُنْطَحُ الشَّاةُ فَمَا اَدْرَكْتَهٗ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهٖ اَوْ بِعَيْنِهٖ فَاذْبَحْ وَكُلْ.

ذبیحہ اور شکار پر بسم اللہ پڑھنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم پر حرام ہے مردار ... تا واخشون (سورۂ المائدہ، آیت ۳)۔ نیز فرمایا: اے ایمان والو! ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے جن تک تمہارا ہاتھ اور نیزے پہنچیں (سورۂ المائدہ، آیت ۹۴) یہ بھی فرمایا ہے: تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو (سورۂ المائدہ، آیت پہلی)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْعُقُوْدُ سے مراد وہ معاہدے ہیں جو حلت و حرمت کے بارے میں کیے جائیں۔ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ خنزیر۔ يَجْرِمَنَّكُمْ تمہیں ابھارے۔ شَنَاٰنُ دشمنی۔ اَلْمُنْخَنِقَةُ جس کو گلا گھونٹ کر مارا جائے۔ اَلْمَوْقُوْذَةُ جس کو لاٹھی وغیرہ کی ضرب سے مارا جائے۔ اَلْمُتَرَدِّيَةُ جو پہاڑ وغیرہ سے گر کر مر جائے۔ اَلنَّطِيْحَةُ جس کو بکری وغیرہ سینگ سے ماردیں۔ اگر وہ جانور اپنی دم یا آنکھ ہلاتا ہوا ملے تو ذبح کر کے کھالو۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ: مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ: مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَاِنَّ اَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ وَاِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ اَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ فَخَشِيْتَ اَنْ يَّكُوْنَ اَخَذَهٗ مَعَهٗ

حضرت حاتم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں دریافت کیا جو تیر کے ڈنڈے سے کیا جائے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے اسے ڈنڈے کی نوک سے زخمی کیا ہے تو کھالو اور اگر عرضاً اسے ڈنڈا مارا ہے تو وہ اَلْمَوْقُوْذَةُ کے حکم میں ہے۔ میں نے آپ سے کتے کے شکار کے بارے میں بھی پوچھا تو فرمایا کہ جسے وہ تمہارے لیے روک رکھے اسے کھالو کیونکہ کتے کا پکڑنا بھی گویا

وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهٖ ۔

بَابُ ۲۹۰ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُوْلَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوْذَةُ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَاِبْرَاهِيْمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرٰى وَالْاَمْصَارِ وَلَا يَرٰى بَاْسًا فِيْمَا سِوَاهُ ۔

۴۴۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ فَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ فَقُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِيْ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ قُلْتُ فَاِنْ اَكَلَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّهٗ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَجِدُ مَعَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ قَالَ لَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَا تُسَمِّ عَلٰى اٰخَرَ ۔

بَابُ ۲۹۱ مَا اَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهٖ

۴۴۱ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ وَاِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ ۔

بَابُ ۲۹۲ صَيْدِ الْقَوْسِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ اِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ اَوْ رِجْلٌ لَا تَاْكُلِ الَّذِيْ بَانَ وَتَاْكُلْ سَائِرَهٗ ۔ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهٗ اَوْ وَسَطَهٗ فَكُلْهُ ۔ وَقَالَ الْاَعْمَشُ

ذبح کرنا ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی اور کتا بھی پاؤ اور تمہیں خدشہ ہو کہ شاید پکڑنے میں یہ بھی ساتھ رہا ہو اور اس نے مار ڈالا ہو، تو اسے نہ کھاؤ۔

غلّہ سے مارا ہوا شکار

ابن عمر کا قول ہے کہ جو غلّہ سے مارا گیا وہ موقوذہ کے حکم میں ہے، سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطاء اور حسن بصری کے نزدیک آبادیوں میں غلّہ چلانا مکروہ ہے جبکہ آبادیوں سے باہر کوئی حرج نہیں۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں دریافت کیا جو تیر کے ڈنڈے سے کیا ہو۔ فرمایا کہ اگر اس کی نوک سے شکار کیا ہے تو کھالو اور اگر ڈنڈا عرضاً مارا اور جانور مر گیا تو وہ اَلْمَوْقُوْذَۃ کے حکم میں ہے لہٰذا اسے نہ کھاؤ۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں شکار کی طرف اپنا کتا بھیجوں؟ فرمایا اگر تم اپنے کتے کو بھیجو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو تو اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کی کہ اگر کتا اس میں سے کچھ کھالے۔ فرمایا کہ پھر اس میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس نے شکار تمہارے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے روکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے اپنا کتا شکار کی طرف بھیجا لیکن میں نے اس کے پاس ایک اور کتا بھی پایا۔ ارشاد ہوا کہ اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے پر۔

تیر کے ڈنڈے سے عرضاً کیا ہوا شکار

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر بھیجتے ہیں؟ فرمایا اگر تمہارے لیے روک رکھے تو کھالو۔ میں نے عرض کی کہ اگر جان سے مار ڈالے؟ فرمایا کہ خواہ جان سے مار ڈالے۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہم تیر کے ڈنڈے سے شکار کرتے ہیں۔ فرمایا اگر گوشت کو چیر ڈالے تو کھالو اور ڈنڈا اگر عرضاً مارا ہے تو نہ کھاؤ۔

کمان سے شکار کرنا

حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب تم کسی جانور کو شکار کرو تو اگر اس کا ہاتھ یا پیر جسم سے جدا ہو جائے تو اس حصے کو نہ کھاؤ جو جدا ہوا ہے اور باقی جسم کو کھالو۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے جب تم نے

عَنْ زَيْدٍ: اِسْتَعْصٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ عَبْدِ اللّٰهِ حِمَارٌ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّضْرِبُوْهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ، دَعُوْا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوْهُ.

۴۴۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ اَفَنَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ؟ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ، اَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَبِكَلْبِيَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِيْ؟ قَالَ: اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَيْرَهَا فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا، وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْ.

بَابٌ ۲۹۳ اَلْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

۴۴۳ ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيْدَ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَّخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ اَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ. وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهٖ صَيْدٌ وَّلَا يُنْكٰى بِهٖ عَدُوٌّ وَّلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَاٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ اَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَاَنْتَ تَخْذِفُ: لَا اُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا.

بَابٌ ۲۹۴ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ.

۴۴۴ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ

اسکی گردن یا جسم کے درمیان تیر مار لو اسے کھالو۔ اعمش نے زید کے حوالے سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں میں سے ایک شخص گورخر کا شکار نہ کر سکا تو انہوں نے انہیں حکم دیا کہ اس کے جسم پر جہاں آسانی سے ضرب لگائی جا سکے لگاؤ اور

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! میں اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے علاقے میں رہتا ہوں تو کیا ان کے برتنوں میں کھا لیا کروں اور شکار کی جگہ میں رہائش پذیر ہوں جبکہ کمان اور سدھائے ہوئے اور بغیر سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرتا ہوں، پس ان کی میرے لیے صحیح صورت کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ تم نے جو اہل کتاب کا ذکر کیا تو اگر ان کے برتنوں کے سوا اور برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ ملیں تو دھو کر ان میں کھا لو اور جو تم نے تیر سے شکار کیا تو اگر اس پر بسم اللہ پڑھ لی تھی، تو کھاؤ اور جو تم نے سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا اور چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی تو اسے کھا لو اور جو تم نے بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا تو اگر تم اسے ذبح کر سکو تو کھا لو۔

روڑے سے اور گولی مار کر شکار کرنا

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو روڑے چلاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ روڑے نہ مار کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روڑے چلانے سے منع فرمایا ہے یا روڑے چلانے کو ناپسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ان سے نہ شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے بلکہ یہ صرف دانت توڑتا یا آنکھ پھوڑتا ہے۔ انہوں نے پھر اسے روڑے چلاتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ میں نے تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بتایا تھا کہ آپ نے روڑے چلانے سے منع فرمایا یا روڑے چلانے کو ناپسند فرمایا ہے اور اس کے باوجود تم روڑے چلا رہے ہو لہذا آئندہ میں تم سے کلام نہیں کروں گا۔

شکار اور نگرانی کے سوا کتا پالنے کا حکم۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ۔

کہ جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے کام آئے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب گھٹتا رہے گا۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایسا کتا پالا جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے کام آئے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے کہ نہ وہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے لیے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

بَاب ۲۱۵ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ الصَّوَائِدُ وَالْكَوَاسِبُ. اجْتَرَحُوا اكْتَسَبُوا تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ سَرِيعُ الْحِسَابِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللّٰهُ يَقُولُ: تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتّٰى يَتْرُكَ وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ۔

اگر کتا شکار میں سے کھالے۔

ارشادِ ربانی ہے :- اے محبوب! تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہوا؟ تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لیے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھالیے، انہیں شکار پر دوڑاتے ہوئے (سورۃ المائدہ، آیت ۴)۔ الصَّوَائِد کمانے والے۔ اِجْتَرَحُوا تم نے کمایا۔ نیز فرمایا:- جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے ہو، تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لیے رہنے دیں (آیت مذکورہ)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو اسے خراب کردیا کیونکہ اس نے اپنے لیے شکار روکا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ نے تمہیں علم دیا ہے اس میں سے انہیں سکھاتے ہو۔ ایسے کتے کو مار کر شکار کا طریقہ سکھانا چاہیے یہاں تک کہ یہ عادت چھوڑ دے۔ ابن عمر نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

عطاء کا قول ہے کہ اگر کتا خون پی لے اور گوشت نہ کھائے تو کھالو۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ ہم ایسے لوگ ہیں جو ان کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار کی طرف بھیجا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس شکار کو کھالو جسے وہ تمہارے لیے روک کے رکھیں، اگرچہ جان سے مار ڈالیں، سوائے اس کے کہ کتا اس میں سے کھالے کیونکہ مجھے اس میں خدشہ ہے کہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہو

كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

باب ۲۹۶ الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

۴۴۸ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ. وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ قَالَ: يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ.

باب ۲۹۷ إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ

۴۴۹ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ فَقَالَ: لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ.

باب ۲۹۸ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ

۴۵۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ

اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شامل ہو جائے تو اس شکار کو نہ کھاؤ

جو شکار دو تین روز بعد ملے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم شکار کی طرف اپنا کتا بھیجو اور اس پر بسم اللہ پڑھ دو، پس وہ شکار کو تمہارے لیے روک رکھے خواہ قتل ہی کر ڈالے تو اسے کھالو اور اگر اس میں سے کھائے تو اس شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہے اور اگر اس کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے تو اس پر تم نے چونکہ بسم اللہ نہیں پڑھی ہے تو اگر وہ روک رکھے اور شکار کو جان سے مار ڈالے تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ کون سے کتے نے مارا ہے اور اگر تم شکار کو تیر مارو، پھر شکار کو ایک دو روز بعد پاؤ اور اس کے جسم پر تمہارے تیر کے سوا اور کوئی نشان نہ ہو تو اسے کھالو اور اگر وہ پانی میں گر جائے تو اسے نہ کھاؤ — حضرت عدی بن حاتم کی دوسری روایت میں ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ میں شکار کو تیر مارتا ہوں، پھر دو تین روز تک اسے تلاش کرتا رہتا ہوں، پھر اسے مرا ہوا پاتا ہوں اور میرا تیر اس کے جسم میں ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر چاہو تو اسے کھالو۔

جب شکار کے پاس دوسرا کتا ملے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: میں بسم اللہ پڑھ کر اپنے کتے کو شکار کی طرف بھیجتا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑتے ہو، پس وہ شکار کو پکڑ کر مار ڈالتا ہے اور اس میں سے کچھ کھا لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے روکا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے اپنا کتا چھوڑا اور میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاؤں جبکہ مجھے معلوم نہ ہو کہ دونوں میں سے شکار کو کس نے پکڑا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے اور دوسرے پر تو نہیں پڑھی۔ پھر میں نے آپ سے تیر کے ڈنڈے کے ساتھ شکار کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ جب تم اس کی نوک کے ساتھ زخمی کرو تو کھالو اور جب تم عرضاً ضرب لگاؤ تو نہ کھاؤ کیونکہ وہ

شکار کے احکام۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ. فَقَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم ایسی قوم ہیں جو ان کتوں کے ساتھ شکار کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے کتے کو (شکار کی طرف) روانہ کیا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس کو کھا لو جبکہ تمہارے لیے روک رکھا ہو مگر جس میں سے کتا کھائے اسے نہ کھاؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہو اور اگر اس کے ساتھ کسی دوسرے کا کتا شامل ہو گیا تو اسے نہ کھاؤ۔

۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے علاقے میں رہتے اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور وہ شکار کی جگہ ہے جہاں میں اپنی کمان اور اپنے سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں، لہٰذا مجھے بتایئے کہ ان میں سے میرے لیے کون سی چیز حلال ہے؟ فرمایا کہ جو تم نے بتایا کہ میں اہل کتاب کے علاقے میں رہتا اور ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ اور اگر دوسرے نہ ملیں تو انہیں دھو لو اور پھر ان میں کھاؤ اور جو تم نے بیان کیا کہ میں شکار کی جگہ میں رہتا ہوں تو جو تم اپنی کمان سے شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو تو اسے کھاؤ اور جو تم اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اسے کھا لو اور اگر بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھا لیا کرو۔

۴۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغِبُوا فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرّ الظہران کے مقام پر ہم ایک خرگوش کو ہم نے چمکایا۔ پس کئی حضرات اس کے پیچھے بھاگے لیکن وہ ہاتھ نہ آیا۔ پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور اسے پکڑ لیا۔ پس میں اسے لے کر حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں حاضر ہو کر گیا۔ پس انہوں نے اس کی رانوں

بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطًا فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ

باب ۲۹۹ ـ التَّصَيُّدِ عَلَى الْجِبَالِ

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسٍ وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذٰلِكَ إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هٰذَا قَالُوا لَا نَدْرِي قُلْتُ هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ فَقَالُوا هُوَ مَا رَأَيْتَ وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي سَوْطِي فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قُومُوا فَاحْتَمِلُوا قَالُوا لَا نَمَسُّهُ فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ

اور سُرین کا تذانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے قبول فرمالیا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مکّہ مکرمہ کے راستوں میں سے ایک راستے کے اندر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ آپ کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے احرام باندھا ہوا تھا اور بعض احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔ پس انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کوڑا پکڑانے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے خود (نیزہ) لے لیا، پھر گورخر پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب سارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے

[margin note:] یعنی ... [illegible] ... جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہے۔

اسمٰعیل، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابوقتادہ سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا اس کے گوشت میں سے کچھ تمہارے پاس ہے؟

پہاڑی شکار

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان (یعنی ایک سفر میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں بغیر احرام کے گھوڑے پر سوار تھا۔ مجھے پہاڑوں پر چڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اسی اثنا میں لوگ کسی چیز کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے نظر آئے۔ میں صورتِ حال دیکھنے کے لیے گیا تو وہ وحشی گدھا تھا۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں معلوم نہیں۔ میں نے کہا کہ وہ وحشی گدھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہی ہوگا جو آپ نے دیکھا۔ میں (سوار ہوتے وقت) اپنا کوڑا لینا بھول گیا تھا۔ پس میں نے ان سے کہا کہ میرا کوڑا مجھے پکڑا دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ اس کام میں ہم آپ کی مدد نہیں کریں گے۔ میں نے اتر کر اسے لے لیا۔ پھر میں اس (گورخر) کے پیچھے لگ گیا اور برابر پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اسے پچھاڑ لیا۔ پس میں ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اسے لاد کر لے آیئے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم تو اسے ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔ پس میں خود اسے لاد کر لوگوں کے پاس لے آیا۔

فَأَبَى بَعْضُهُمْ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ. فَقُلْتُ: أَنَا أَسْتَوْتِيكُمْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْتُهُ نَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي: أَبَقِيَ مَعَكَ شَيْءٌ مِنْهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كُلُوا فَهُوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوهُ اللّٰهُ.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ

وَقَالَ عُمَرُ صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ وَطَعَامُهُ مَا رُمِيَ بِهِ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الطَّافِي حَلَالٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ إِلَّا مَا قَذِرْتَ مِنْهَا وَالْجِرِّيُّ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ. وَقَالَ شُرَيْحٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ. وَقَالَ عَطَاءٌ: أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ يَذْبَحَهُ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ صَيْدُ الْأَنْهَارِ وَقِلَاتِ السَّيْلِ أَصَيْدُ بَحْرٍ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا: هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَرَكِبَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلَابِ الْمَاءِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَلَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَأَطْعَمْتُهُمْ. وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَأْسًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ إِنْ صَادَهُ نَصْرَانِيٌّ أَوْ يَهُودِيٌّ أَوْ مَجُوسِيٌّ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرِي ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّينَانُ وَالشَّمْسُ

۴۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ.

۴۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

بعض حضرات نے انکار کیا اور بعض نے اس میں سے کھا لیا۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے متعلق اس کا حکم دریافت کروں گا۔ پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا اس میں سے کچھ بچا ہوا تمہارے پاس ہے؟ میں عرض گزار ہوا: ہاں

دریائی شکار حلال ہے۔ (ارشادِ ربانی)

حضرت عمر کا قول ہے کہ شکار وہ جس کو کسی حیلے سے پکڑا جائے اور طعام وہ جس کو دریا پھینک دے۔ حضرت ابوبکر کا قول ہے کہ دریا میں مر کر تیرنے والے جانور حلال ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طعام سے مراد مرا ہوا دریائی جانور ہے مگر تجھے اس سے نفرت آئے اور ام مچھلی کو یہود نہیں کھاتے جبکہ ہم کھاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت شریح نے فرمایا کہ دریا کی ہر چیز ذبح کی ہوئی کے حکم میں ہے اور عطاء کا قول ہے کہ میرے خیال میں دریا پر اڑنے والے پرندے کو ذبح کرنا چاہیے۔ ابن جریج کا قول ہے کہ میں نے عطاء سے کہا کہ نہروں اور جوہڑوں کا شکار کیا دریائی شکار کے حکم میں ہے؟ فرمایا، ہاں اور پھر یہ آیت تلاوت کی:۔ یہ میٹھا ہے نہایت شیریں جس کا پانی خوشگوار اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت (سورۂ فاطر آیت ۱۲)۔ امام حسن علیہ السلام دریائی کتے کی کھال سے بنائی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔ شعبی کا قول ہے کہ اگر میرے گھر والے مینڈک کھاتے تو میں انہیں کھلاتا۔ حسن بصری نے کچھوے کے کھانے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دریائی شکار کھالو خواہ نصرانی، یہودی اور آتش پرست نے کیا ہو۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ جس شراب میں نمک اور

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے جہاد جیش الخبط کیا اور ہمارے امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح تھے۔ ہمیں وہاں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا پس دریا نے ہماری جانب ایک ایسی مچھلی پھینک دی کہ اس جیسی دیکھی نہ تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم نصف ماہ تک اسے کھاتے رہے۔ حضرت ابوعبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی تو ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تین سو

[illegible]

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرَ الْقُرَيْشِ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ۔

سواروں کو روانہ فرمایا اور ہمارے امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ تھے اور ہم قریش کے قافلے کی گھات میں تھے۔ پس ہمیں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا نوبت بانیجا رسید کہ ہم نے پتے بھی کھائے اسی لیے اسے جہاد جیش الخبط کہتے ہیں۔ سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینک دی جسے عنبر مچھلی کہتے ہیں۔ ہم نصف مہینے تک اس کا گوشت کھاتے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے یہاں تک کہ ہمارے جسم درست ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لے کر کھڑی کر دی تو ایک سوار اس کے نیچے سے نکل گیا۔ ہم میں سے ایک آدمی ایسا بھی تھا کہ جب بھوک ہم پر غلبہ کرتی تو وہ تین اونٹ ذبح کر دیتا پھر اس نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر اسے حضرت ابو عبیدہ نے منع کر دیا۔

ف: تین سو سواروں کا یہ لشکر قافلہ قریش کی گھات میں روانہ کیا گیا تھا۔ یہ حضرات بڑی آزمائش میں مبتلا ہوئے کہ زاد راہ قریباً ختم ہو گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ سارا زادِ راہ جمع کیا گیا اور امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے روزانہ فی کس ایک کھجور ملنے لگی۔ کسی نے اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ سارے دن میں ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا۔ فرمایا کہ اس ایک کھجور روزانہ کی قدر بھی ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب اُس کا ملنا بھی بند ہو گیا اور درختوں کے پتوں پر گزر اوقات ہونے لگی۔ اسی لیے اس لشکر کا نام جیش الخبط پڑ گیا تھا۔

جب یہ ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے تو خدائے ذو المنن نے سمندر سے ایک بہت بڑی عنبر مچھلی ان کی طرف پھینک دی۔ یہ حضرات آدھا مہینہ اُس کا گوشت کھاتے رہے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے جس کے باعث بھوک کی وجہ سے جو کمزوری لاحق ہو گئی تھی وہ جاتی رہی اور خوب تازہ دم ہو گئے۔ غور کا مقام ہے کہ وہ ایک ایک کھجور کھا کر جہاد کرنے کا عزم لیے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ درختوں کے پتوں پر گزر اوقات ہونے لگی تب بھی ان بزرگوں کے پائے استقلال میں جنبش نہیں آتی تھی۔ اس طرح کی تکلیفیں اٹھا کر انھوں نے اسلام کو ہم تک پہنچانے کا اہتمام کیا تھا۔ ضروری ہے کہ ہم احسان فراموش نہ بنیں اور پوری اُمت محمدیہ کے ان محسنوں کو انتہائی قدر کی نگاہوں سے دیکھیں اور ان کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں میں کریں۔ بجا طور پر وہ ساری امت کی طرف سے حُسنِ سلوک کے مستحق ہیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار و جاں نثار اور اعیان و انصار ہونے کی بدولت ان حضرات کا حق بنتا ہے کہ ہر صاحبِ ایمان ان کے راستے میں دیدہ و دل کا فرش بچھائے، اُن سے دلی محبت کرے اور ان سے محبت رکھنے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہی کا ایک حصہ شمار کیا جائے اور ان سے عداوت رکھنا گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھنا ہے۔ خدائے ذو المنن ہمیں اُن بزرگوں کا حق پہچاننے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

بَابُ ۳۰۱ أَكْلِ الْجَرَادِ — ٹڈی کھانا

۴۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ قَالَ سُفْيَانُ

ابو یعفور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ یا سات غزوات میں شریک تھے اور ہم آپ کے ساتھ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

وَ اَبُوعَوَانَةَ وَاِسْرَآئِيلُ عَنْ اَبِي يَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

دوسری سند کے ساتھ حضرت ابن ابی اوفی سے سات غزوات مروی ہیں۔

باب ۳۰۲ اٰنِيَةِ الْمَجُوْسِ وَالْمَيْتَةِ

مجوسیوں کے برتن اور مردار

۴۵۹ حَدَّثَنَا اَبُوعَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْاِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَنَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَاَصِيْدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اِنَّكَ بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ اٰنِيَتِهِمْ اِلَّا اَنْ لَّا تَجِدُوْا بُدًّا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ.

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں لہٰذا ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں اور شکار کی زمین میں رہتے ہیں لہٰذا میں اپنی کمان اور اپنے سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم نے ذکر کیا کہ تم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو مگر جبکہ کوئی چارہ کار نہ ہو یعنی اگر کوئی اور برتن نہ ملے تو دھو کر ان میں کھا لو اور جو تم نے ذکر کیا کہ شکار کی جگہ میں رہتے ہو۔ تو جب تم اپنی کمان سے شکار کرو تو اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھا لیا کرو اور جو تم بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھا لیا کرو۔

۴۶۰ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا اَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوْا خَيْبَرَ اَوْقَدُوا النِّيْرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا اَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ النِّيْرَانَ؟ قَالُوْا لُحُوْمُ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ. قَالَ اَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا وَاكْسِرُوْا قُدُوْرَهَا، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: نُهَرِيْقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذَاكَ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز خیبر فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے آگ جلائی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ آگ کیا چیز پکانے کے لیے جلائی ہوئی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کا گوشت پکانے کے لیے۔ فرمایا کہ جو ہانڈیوں میں ہے اسے الٹ دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہم گوشت کو الٹ دیں اور ہانڈیوں کو دھو نہ لیں؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ چلو ایسا کر لو۔

باب ۳۰۳ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيْحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا.

ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا اور جان بوجھ کر چھوڑنا

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ نَسِيَ فَلَا بَاْسَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ لَفِسْقٌ. وَالنَّاسِيْ لَا يُسَمّٰى فَاسِقًا وَقَوْلِهِ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ

ابن عباس کا قول ہے کہ جو بھول جائے تو کوئی حرج نہیں۔ ارشاد باری تعالٰی ہے: "اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بیشک حکم عدولی ہے" (سورۃ الانعام، آیت ۱۲۱) اور بھولنے والے کو فاسق نہیں کہا جاتا۔ نیز ارشاد ربانی ہے: "اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے

وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ

۱۴۶۱ ۔ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَّغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ. فَعَجِلُوْا فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَدُفِعَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا. قَالَ وَقَالَ جَدِّيْ اِنَّا لَنَرْجُوْا اَوْ نَخَافُ اَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ: مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُخْبِرُكُمْ عَنْهُ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

جگہ نہیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو تو اس وقت تم مشرک ہو۔ (حوالہ مذکورہ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے حضرات کے ساتھ تھے۔ پس لوگوں نے جلدی کی دیکھ جانور ذبح کر لیے اور پھر ہانڈیاں چڑھا دیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ کے حکم سے ہانڈیاں الٹا دی گئیں۔ پھر آپ نے غنیمت کی تقسیم فرمائی اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔ پھر ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے کہ اسے پکڑتے لہٰذا وہ عاجز رہ گئے۔ پس ایک آدمی نے اس کی جانب تیر پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چارپایوں میں بھی بھاگنے والے اور وحشی جانور ہوتے ہیں، لہٰذا جب کوئی جانور بھاگ جائے تو اس کے ساتھ یہی کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے دادا جان عرض گزار ہوئے کہ ہمیں امید یا ڈر ہے کہ جب کل ہمارا دشمن سے آمنا سامنا ہوگا اور ہمارے پاس چھری نہ ہو تو کیا ہم بانس سے ذبح کر لیا کریں۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو۔ رہے دانت اور ناخن تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

بَابُ ۳۰۴ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْاَصْنَامِ.

جو تھانوں پر اور بتوں کے لیے ذبح کیا گیا۔

۱۴۶۲ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ اَخْبَرَنَا مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَا اٰكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰى اَنْصَابِكُمْ وَلَا اٰكُلُ اِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل سے آپ کی بلدح کے نشیب میں ملاقات ہوئی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس نے دسترخوان پیش کیا جس پر گوشت بھی تھا تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اس میں سے نہیں کھاتا جو تم اپنے تھانوں پر ذبح کرتے ہو اور میں نہیں کھاتا مگر جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

بَابُ ۳۰۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا چاہیئے۔

فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قربانی کی تو ایسا ہوا کہ بعض حضرات نے نماز عید سے پہلے ہی اپنی قربانی کو ذبح کر دیا۔ جب فارغ ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ انہوں نے نماز سے پہلے ہی قربانیاں ذبح کر لی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جو نماز سے پہلے ذبح کر چکا اسے چاہیئے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی دے اور جس نے ہمارے نماز پڑھ لینے تک ذبح نہیں کیا تو اسے چاہیئے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

بَابٌ ۳۰۶ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ

جو چیز خون بہادے اس سے ذبح کرو

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوا حَتّٰى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ أَوْ حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ان کی ایک لونڈی سلع پہاڑ کے اوپر بکریاں چرا رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک بکری قریب المرگ ہے تو ایک پتھر توڑ کر اسے ذبح کر لیا پس حضرت کعب نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے نہ کھائیں یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم نہ کر لوں یا کسی کو آپ کی خدمت میں بھیج کر دریافت نہ کر لوں۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے یا کسی کو آپ کے پاس بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھا لینے کا حکم فرمایا۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا۔

بنی سلمہ کے ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ ان کے والد حضرت کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع پہاڑ کی ایک چوٹی پر بکریاں چرا رہی تھی تو ان کی ایک بکری بیمار ہو گئی پس اس نے ایک پتھر توڑا اور اسے ذبح کر لیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے اسے کھانے کا انہیں حکم دیا۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ لَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ

رافع نے اپنے دادا جان حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے وہ کافی ہے اور دانت ہڈی ہے اور ایک اونٹ بھاگ گیا، پس اسے روک لیا گیا۔ پس ارشاد ہوا کہ ان اونٹوں کی عادت بھی وحشی جانوروں

بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ فَقَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا۔

جیسی ہے تو ان میں سے اگر کوئی تمہیں تھکا دے تو اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرو۔

بَابُ ۳۰۷ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ

عورت اور لونڈی کا ذبیحہ۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِهٰذَا۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے پتھر کے ساتھ بکری ذبح کی۔ پس اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ لیث، نافع، ایک انصاری آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے حضرت کعب کی لونڈی کا یہی واقعہ سنایا۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوهَا۔

انصار کے ایک آدمی نے حضرت معاذ بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب بن مالک کی لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرا رہی تھی تو ان میں سے ایک بکری بیمار ہوگئی۔ پس وہ اس کے پاس گئی اور پتھر کے ساتھ اسے ذبح کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے کھا لو۔

بَابُ ۳۰۸ لَا يُذَكّٰى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ

دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ يَعْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اس کا ذبیحہ کھا لو سوائے ذبیحۂ دانت و ناخن کے۔

بَابُ ۳۰۹ ذَبِيحَةِ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

جاہلوں کا ذبیحہ۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم ایسے لوگ ہیں جن کے پاس گوشت آتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ ارشاد ہوا کہ تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ یہ زمانۂ کفر کے قریب کی بات ہے۔

تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَ الطُّفَاوِيُّ.

اسی طرح علی بن مدینی نے دراوردی سے روایت کی اور اسی طرح ابو خالد نے طفاوی سے۔

باب ۳۱۰ ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُومِهَا

مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللهِ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللهُ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ، لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الْأَقْلَفِ.

اہل کتاب اور حربی کافروں وغیرہ کا ذبیحہ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:- آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے (سورۃ المائدہ، آیت ۵)۔ زہری کا قول ہے کہ عرب کے نصاریٰ کے ذبح کیے ہوئے میں کوئی حرج نہیں اور اگر تم سنو کہ انہوں نے اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا تو نہ کھاؤ اور اگر تم نہ سنو تو اللہ نے اسے حلال کیا حالانکہ ان کا کفر معلوم ہے اور حضرت علی سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ غیر مختون کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں۔

۴۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قلعۂ خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو کسی شخص نے ایک تھیلا باہر پھینکا جس کے اندر چربی تھی۔ میں اسے لینے کے لیے لپکا۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک ہی تھے۔ پس مجھے آپ سے حیا آئی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طعامہم سے ان کا ذبیحہ مراد ہے۔

باب ۳۱۱ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ

وَأَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ، وَرَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ.

جو جانور بھاگ جائے وہ وحشی کے حکم میں ہے۔

حضرت ابن مسعود نے اس کو جائز کہا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ جو جانور تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائے وہ شکار ہے اور جو اونٹ کنوئیں میں گر جائے تو جہاں سے تم اسے ذبح کر سکتے ہو وہاں سے کر لو۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کی رائے بھی یہی ہے۔

۴۷۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ: اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ، مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ. وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا:- یا رسول اللہ! کل ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ذبح جلد یا پھرتی سے کرنا چاہیئے نیز جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ لیکن دانت اور ناخن سے نہ ہو کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں تو ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ پس ایک آدمی نے اسے

غَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا.

تیر مار کر روک لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اونٹوں میں بھی بعض جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہیں لہٰذا جب وہ تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائیں تو ان کے ساتھ یہی کچھ کرو۔

باب ۳۱۲ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: لَا ذَبْحَ وَلَا مَنْحَرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ، قُلْتُ: أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ ذَكَرَ اللّٰهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ، وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ. وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ قُلْتُ فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتّٰى يَقْطَعَ النُّخَاعَ، قَالَ: لَا إِخَالُ، وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهٰى عَنِ النَّخْعِ، يَقُولُ يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتّٰى تَمُوتَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً. وَقَالَ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ: إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلَا بَأْسَ

نحر اور ذبح۔ ابن جریج نے عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ ذبح اور نحر درست نہیں مگر حلق اور سینے پر۔ میں نے کہا کہ ذبح کرنے والے جانور کو اگر میں نحر کر دوں تو کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے گائے ذبح کرنے کا ذکر فرمایا ہے لہٰذا اگر تم نحر کرنے والے جانور کو ذبح کر دو تو جائز ہے جبکہ نحر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے ذبح حلق کی رگوں کو کاٹنے کا نام ہے۔ میں نے کہا کہ کیا رگیں چھوڑ دی جائیں یہاں تک کہ حرام مغز کٹ جائے؟ فرمایا کہ میں اسے مناسب نہیں سمجھتا اور نافع نے مجھے بتایا کہ حضرت ابن عمر نے حرام مغز کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے وہ فرمایا کرتے کہ ہڈی تک پہنچا کر چھوڑ دیا کرو یہاں تک کہ جانور مر جائے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ "اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو" (البقرہ، آیت ۶۷) اور فرمایا: "تو انہوں نے اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے (آیت ۷۱)" سعید نے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ذبح حلق اور لبہ میں ہے۔ ابن عمر، ابن عباس اور انس کا قول ہے کہ اگر سر کٹ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۷۳ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَأَتِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ.

ہشام بن عروہ کو ان کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت منذر نے بتایا کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے ایک گھوڑے کا نحر کیا اور پھر اسے ہم نے کھایا۔

۴۷۴ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ سَمِعَ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ.

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور ہم مدینہ منورہ میں تھے تو ہم نے اسے کھایا۔

۴۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے گھوڑا نحر کیا

قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ. تَابَعَهُ وَكِيْعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ.

اور پھر ہم نے اسے کھایا۔ نحر کے بارے میں وکیع، ابن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۳۱۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُوْرَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ.

مثلہ، مصبورہ اور مجثمہ کرنا مکروہ ہے۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوْبَ فَرَاٰى غِلْمَانًا اَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ اَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

ہشام بن زید کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس ہم نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِيْ يَحْيٰى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيْهَا فَمَشٰى اِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى حَلَّهَا ثُمَّ اَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ: ازْجُرُوْا غُلَامَكُمْ عَنْ اَنْ يَصْبِرَ هٰذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ.

اسحاق بن سعید بن عمرو نے اپنے والد محترم کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما حضرت یحیٰی بن سعید کے پاس گئے تو یحیٰی کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اسے پتھر مار رہا ہے تو حضرت ابن عمر اس کے پاس تشریف لے گئے یہاں تک کہ اسے آزاد کر دیا۔ پھر مرغی اور اس لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت یحیٰی بن سعید کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے لڑکے کو منع کیجئے کہ پرندے کو اس طرح بے بس نہ کیا کرے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے مویشیوں وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوْا بِفِتْيَةٍ اَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا عَنْهَا، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ.

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے نزدیک تھا کہ ان کا گزر چند لڑکوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا تو منتشر ہو گئے اور حضرت ابن عمر نے دریافت فرمایا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کام کرے۔ سلیمان نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ وَقَالَ عَدِيٌّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو جانور کے ناک کان وغیرہ کاٹے۔ عدی، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ یَزِیْدَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ۔

باب ۳۱۴ الدَّجَاج

۳۸۱ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی یَعْنِی الْاَشْعَرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ دَجَاجًا۔

۳۸۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ اَبِیْ تَمِیْمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ وَکَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ هٰذَا الْحَیِّ مِنْ جَرْمٍ اِخَاءٌ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ فِیْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ اَحْمَرُ فَلَمْ یَدْنُ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ اُدْنُ فَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مِنْهُ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ اَکَلَ شَیْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰکُلَهٗ، فَقَالَ اُدْنُ اُخْبِرْكَ اَوْ اُحَدِّثْكَ اِنِّیْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ فَوَافَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ یَقْسِمُ نَعَمًا مِّنْ نَّعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا یَحْمِلَنَا قَالَ مَا عِنْدِیْ مَا اَحْمِلُکُمْ عَلَیْهِ ثُمَّ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِّنْ اِبِلٍ فَقَالَ: اَیْنَ الْاَشْعَرِیُّوْنَ اَیْنَ الْاَشْعَرِیُّوْنَ، قَالَ فَاَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰی فَلَبِثْنَا غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ نَسِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِیْنَهٗ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِیْنَهٗ لَا نُفْلِحُ اَبَدًا، فَرَجَعْنَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا اَنَّكَ نَسِیْتَ یَمِیْنَكَ. فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ حَمَلَکُمْ اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے لوٹ مار کرنے اور ناک کان وغیرہ اعضاء کاٹنے سے منع فرمایا۔

مرغ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مرغ (کا گوشت) تناول فرما رہے تھے۔

زہدم کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے جبکہ ہمارے اور اس قبیلہ بنی جرم کے درمیان بھائی بندی تھی۔ ہمارے سامنے کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا لیکن وہ کھانے کے قریب نہ پھٹکا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اس سے فرمایا کہ قریب آجاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے اسے کوئی چیز کھاتے ہوئے دیکھا جس کے باعث مجھے اس کے کھانے سے نفرت ہے اور اسی لیے میں نے قسم کھالی ہے کہ مرغ نہیں کھاؤں گا۔ فرمایا کہ نزدیک آجاؤ تاکہ میں تمہیں بتاؤں یا تمہارے سامنے بیان کروں کہ کچھ اشعری حضرات کے ساتھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ خدمت عالی میں واقعہ عرض کروں لیکن اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے اور لوگوں میں صدقے کے جانور تقسیم فرما رہے تھے۔ ہم نے آپ سے سواری کیلئے جانور مانگا تو آپ نے ہمیں جانور نہ دینے کی قسم کھالی۔ فرمایا کہ میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے کہ میں تمہیں اس پر سوار کردوں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت کے کئی اونٹ آگئے تو آپ نے فرمایا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ اشعری کہاں ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے ہمیں پانچ اونٹ مرحمت فرمائے، جن کے رنگ سفید اور کوہان بلند تھے۔ ابھی ہم تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قسم یاد نہ کرائی تو ہم کبھی فلاح نہ پائیں گے۔ پس ہم نبی کریم

فَارٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا۔

باب ۳۱۵ لُحُوْمِ الْخَیْلِ

۴۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَکَلْنَاهُ۔

۴۸۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِیْ لُحُوْمِ الْخَیْلِ۔

باب ۳۱۶ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ، فِیْهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۸۵ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ وَّنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ الْاَهْلِیَّةِ یَوْمَ خَیْبَرَ۔

۴۸۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ۔ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ۔

۴۸۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِمَا عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَیْبَرَ وَلُحُوْمِ حُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ۔

۴۸۸ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

کی خدمت میں واپس لوٹے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم نے آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں تمہیں جانور نہ دوں گا۔

گھوڑے کا گوشت۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور پھر ہم نے اسے کھایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت (اجازت) مرحمت فرمائی۔

پالتو گدھوں کا گوشت۔

اس بارے میں حضرت سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ہمیں گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے — اسی طرح عبد اللہ بن مبارک، عبید اللہ، نافع سے اور ابو اسامہ، عبید اللہ نے سالم سے روایت کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (آج متعہ کا جواز پیش کرنے والے محض اپنی نفسانی خواہش کی تسکین کا سامان کرتے ہیں)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے

ؔ در یں حالات ہمارا گمان ہے کہ آپ اپنی قسم کو بھول گئے ہیں ارشاد ہوا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواریاں عطا فرما دیں اور میں خدا کی قسم کسی ایسی بات پر ان شاء اللہ قسم نہیں کھاتا کہ جب بھلائی اس کے سوا دوسری صورت میں نظر آتی ہے تو بھلائی والی صورت کو اختیار کر لیتا اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں

عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيٌّ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔ وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ، وَلَكِنْ أَبَى ذَاكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی وَقَرَأَ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا۔

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی رخصت (اجازت) مرحمت فرمائی۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء ابن عازب اور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرمایا ہے ــــ اسی طرح زبیدی، عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی ہے ــــ مالک، معمر، ماجشون، یونس، ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہر پھاڑ کھانے والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی نے آکر عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر دوسرے شخص نے آکر عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر تیسرا آدمی حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا کہ گدھے ختم کر دئے گئے۔ پس آپ نے ایک ندا کرنے والے کو حکم فرمایا تو اس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں کیونکہ ناپاک ہے۔ پس ہانڈیاں الٹ دی گئیں حالانکہ ان میں گوشت پک رہا تھا۔

سفیان بن عیینہ سے عمرو بن دینار نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بصرے میں ہمارے نزدیک حضرت حکم بن عمرو غفاری بھی یہی فرماتے ہیں لیکن علوم کا یہ سمندر یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما اس بات کا انکار کرتے ہیں اور انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

باب ۳۱۷۔ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

دانتوں والا ہر درندہ حرام ہے۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ تَابَعَهٗ یُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَّابْنُ عُیَیْنَةَ وَالْمَاجِشُوْنُ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

ابوادریس خولانی نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں سے پھاڑ کر کھانے والے ہر درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح یونس، معمر، ابن عیینہ، ماجشون نے زہری سے روایت کی ہے۔

باب ۳۱۸ جُلُوْدِ الْمَیْتَةِ

مردار کی کھال۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَیْتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَیْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا۔

ابن شہاب کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا۔ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا کھانا حرام فرمایا گیا ہے۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْیَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ ابْنَ جُبَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَیْتَةٍ فَقَالَ مَا عَلٰی اَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوْا بِاِهَابِهَا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو فرمایا: اس کے مالک کو کیا ہو گیا ہے؟ کاش! وہ اس کی کھال سے نفع اٹھاتا۔

باب ۳۱۹ الْمِسْكِ

مشک۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَّكْلُوْمٍ یُّكْلَمُ فِیْ اللّٰهِ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَكَلْمُهٗ یَدْمٰی اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّیْحُ رِیْحُ مِسْكٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو راہ خدا میں زخمی کیا جائے وہ قیامت کے روز اس حالت میں حاضر بارگاہ ہوگا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اور برے مصاحب کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی

الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً۔

ہے کیونکہ مشک والا یا تو تحفۃً تمہیں تھوڑی بہت دے گا، یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ عمدہ خوشبو تو تمہیں پہنچ ہی جائے گی۔ رہی بھٹی والے (لوہار) کی بات تو یا تمہارے کپڑے جلا دے گا ورنہ تمہیں (بھٹی کی) بدبو تو پہنچ ہی جائے گی۔

ف: خون اور روزی کی طرح صحبت کو بھی انسان کی گفتار و کردار اور زاویۂ نظر میں بڑا دخل ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے والے کو نیکی کی جانب رغبت ہوگی اور بُرے آدمیوں کے پاس بیٹھنے والا برائی کی طرف مائل ہوتا چلا جائے گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہمیشہ نیک آدمیوں کی صحبت میں بیٹھنے کی کوشش کی جائے جبکہ بُرے آدمی کی صحبت میں بیٹھنے سے تو تنہا بیٹھا رہنا بھی بہتر ہے۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو اللہ والوں کی صحبت میسر آجائے۔ اگر کسی کو ایسا کوئی مل جاتا ہے تو اُس کی محبت کو اپنے اوپر لازم کر لینا چاہیے۔ کیونکہ اس پُرفتن دور میں یہ چیز بڑی حد تک نایاب ہے۔ اس کی افادیت ایسی ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اللہ والوں سے مراد وہ بزرگ ہیں جو فکرِ آخرت بانٹتے ہیں۔ وہ اپنی اور دوسروں کی اُخروی زندگی سنوارنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی ساری بھاگ دوڑ اُخروی، اصلی اور دائمی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ہوتی ہے۔ وہ اسی انداز پر زندگی گذارنے کی کوشش کرتے ہیں جس کا نمونہ ہادیٔ اعظم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔ وہ اپنے اوپر بھی رنگ چڑھاتے ہیں اور کوشاں رہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی اسی رنگ میں رنگ دیں، کیونکہ مقصودِ زندگی یہی ہے۔

جن علماء کی بھاگ دوڑ دنیا کمانے یا شہرت پانے کے لیے ہو وہ علمائے سوء ہیں اور ان کی صحبت زہرِ قاتل ہے۔ نیز جن علماء نے اولیاء اللہ والے دین و مذہب کو چھوڑ کر سچے اسلام کے نام سے حق باتیں بتانے کے بہانے رنگ برنگے اسلام بنا کر کھڑے کئے ہوئے ہیں، وہ اصل اسلام کے خیر خواہ نہیں بلکہ بدخواہ ہیں۔ دراصل وہ انبیائے کرام اور اولیائے عظام سے روگرداں ہیں۔ ان کے اصل اسلام، اصلی دین و مذہب سے روگرداں ہیں۔ ان کے پاس اپنے بڑوں کے گھڑے ہوئے جعلی اسلام ہیں۔ انھوں نے غیر مسلموں کے اشاروں پر مسلمانوں کی جمعیت کو توڑا ہے۔ ان کو فرقوں میں بانٹ کر آپس میں متحارب کر دیا ہے۔ ایسے تمام علماء سے کوسوں دُور رہنا بہت ہی ضروری ہے۔ ان کی صحبت سے خواہ اور کچھ نہ بگڑے لیکن ایمان کی دولت پلے نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین۔

باب ۳۲۰ - الْاَرْنَبِ

خرگوش -

۴۹۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغَبُوْا فَاَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا اَوْ قَالَ بِفَخِذَيْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مرّ الظہران کے مقام پر ہم نے ایک خرگوش کو بھگایا۔ کچھ لوگ اسے پکڑنے دوڑے لیکن قابو نہ پا سکے۔ آخر کار میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی دونوں رانیں یا دونوں کولہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیے تو آپ نے انہیں قبول فرمالیا۔

بَابُ ۳۲۱ الضَّبِّ

۴۹۹ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ.

۵۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوٰى إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَرَفَعَ يَدَهُ، فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ. قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

گوہ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہ خود گوہ کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ کے کاشانہ اقدس میں داخل ہوئے۔ پس آپ کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنا دست مبارک بڑھایا۔ اس وقت بعض مستورات نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دینا چاہیے کہ وہ کس چیز کے کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ پس وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! یہ گوہ ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا دست مبارک اٹھا لیا۔ میں (حضرت خالد) نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں پائی نہیں جاتی لہٰذا میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ پھر تو میں نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا اور کھانے لگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما

بَابُ ۳۲۲ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ.

۵۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا.

منجمد یا بہنے والے گھی میں چوہا گرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے (چوہے کو) اور اس کے ارد گرد کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی گھی کو کھالو۔ سفیان سے کہا گیا کہ معمر تو زہری اور سعید بن مسیب کے واسطے سے اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو زہری سے صرف اسی سند یعنی عبیداللہ، ابن عباس، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سنا ہے اور اسے ان سے بار بار سنا ہے۔

۵۰۲ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ

یونس نے زہری سے اس جانور کے بارے میں جو

يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ: الْفَارَةِ أَوْ غَيْرِهَا قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِفَارَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ أُكِلَ عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

٥٠٣. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ.

بَابُ ٣٢٣ الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ.

٥٠٤. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ. تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ تُضْرَبُ الصُّورَةُ.

٥٠٥. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

بَابُ ٣٢٤ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهِمْ لَمْ تُؤْكَلْ لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ طَاوُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ: اِطْرَحُوهُ.

٥٠٦. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ

روغن زیتون یا گھی میں گر کر مر جائے اور وہ چیز منجمد ہو یا پگھلی ہوئی اور جانور خواہ چوہا ہو یا کوئی اور، روایت کی ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی میں مرے ہوئے چوہے کے نکال پھینکنے کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ ارد گرد کا گھی پھینک دیا جائے چنانچہ اسے پھینک کر باقی کھا لیا گیا ۔ یہ حدیث عبید اللہ بن عبد اللہ کے طریقے پر ہے

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے ۔ ارشاد فرمایا کہ اسے اور اس کے ارد گرد کے گھی کو نکال کر باقی کو کھا لو۔

چہرے پر داغ یا نشان لگانا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما چہرے پر نشان لگانے کو ناپسند فرماتے تھے ۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (چہرے پر) مارنے سے منع فرمایا ہے ۔ حضرت حنظلہ کی روایت میں تُضْرَبَ کی جگہ تُضْرَبُ الصُّوْرَۃُ ہے۔

ہشام بن زید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے بھائی کو لے کر اس کی تحنیک کروانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اونٹوں کے تھان میں تھے تو آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے ۔ میرا خیال ہے کہ اس کے کانوں پر۔

مشترکہ مالِ غنیمت میں سے اگر ایک آدمی کسی جانور کو ذبح کرلے ۔

ایسے جانور کا گوشت نہیں کھانا چاہیے جیسا کہ حضرت رافع نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ۔ طاؤس اور عکرمہ کا قول ہے کہ چوری کے ذبیحہ کو پھینک دو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کل ہم نے دشمن سے مقابلہ کرنا ہے لیکن (آج) ہمارے پاس (جانور

للنبي صلى الله عليه وسلم. إنا نلقى العدو غدا وليس معنا مدى فقال ما أنهر الدم وذكر اسم الله فكلوا ما لم يكن سن وظفر وسأحدثكم عن ذلك أما السن فعظم وأما الظفر فمدى الحبشة وتقدم سرعان الناس فأصابوا من الغنائم والنبي صلى الله عليه وسلم في أخر الناس فنصبوا قدورا فأمر بها فأكفئت وقسم بينهم وعدل بعيرا بعشر شياة ثم ند بعير من أوائل القوم ولم يكن معهم خيل فرماه رجل بسهم فحبسه الله فقال إن لهذه البهائم أوابد كأوابد الوحش فما فعل منها هذا فافعلوا مثل هذا.

باب ۳۲۵ إذا ند بعير لقوم فرماه بعضهم بسهم فقتله فأراد إصلاحهم فهو جائز لخبر رافع عن النبي صلى الله عليه وسلم

۵۰۷ حدثنا ابن سلام أخبرنا عمر بن عبيد الطنافسي عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج رضي الله عنه قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فند بعير من الإبل قال فرماه رجل بسهم فحبسه قال ثم قال إن لها أوابد كأوابد الوحش فما غلبكم منها فاصنعوا به هكذا. قال قلت يا رسول الله إنا نكون في المغازي والأسفار فنريد أن نذبح فلا تكون مدى قال أرن ما نهر أو أنهر الدم وذكر اسم الله فكل غير السن والظفر فإن السن عظم والظفر مدى الحبشة

باب ۳۲۶ أكل المضطر لقوله تعالى يا أيها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم واشكروا لله إن كنتم إياه تعبدون. إنما حرم عليكم

ذبح کرنے کے لیے) چھری نہیں ہے۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو جبکہ دانت یا ناخن سے ذبح نہ کیا ہو اور میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ پھر کچھ لوگوں نے جلدی کی اور انہیں غنیمت کے جانور مل گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے لوگوں کے ساتھ تھے۔ انہوں نے (جانور ذبح کرکے) ہانڈیاں چڑھا دیں پس آپ کے حکم سے انہیں الٹا دیا گیا اور لوگوں کے درمیان انہیں تقسیم کیا گیا جبکہ دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا گیا۔ پس اگلے لوگوں کے پاس سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور ان کے ساتھ کوئی گھڑ سوار نہ تھا۔ پس ایک آدمی نے اس کو تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ ارشاد ہوا کہ ایسے جانور بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگ جاتے ہیں لہٰذا جب کوئی بھاگے ہوئے اونٹ کو کوئی آدمی تیر سے شکار کر لے۔ اگر بھلائی کا ارادہ ہو تو جائز ہے جیسا کہ حضرت رافع نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اس کو تیر مارا اور روک لیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگنے والے ہوتے ہیں۔ پس جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ یہی کیا کرو۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم جہاد اور سفر میں ہیں۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ جانور ذبح کریں لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ فرمایا کہ اس چیز سے ذبح کرلو جو خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو، ماسوائے دانت اور ناخن کے کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

حالتِ اضطرار میں کھانا

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر اسی کی عبادت کرتے ہو۔ اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار

الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ وَقَوْلِهِ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ. وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ. قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. وَقَالَ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔ تو جو ناچار ہو، نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۷۳) — اور فرمایا:- تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو، یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے (سورۃ المائدہ، آیت ۳) — نیز فرمایا:- تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا، وہ تو تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بغیر علم کے۔ بے شک تمہارا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (سورہ الانعام، آیت ۱۱۸، ۱۱۹) — یہ بھی فرمایا:- تم فرماؤ:- میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کھانا حرام ہے مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا سور کا گوشت کہ نجاست ہے یا بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا، تو جو ناچار ہوا، نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورہ الانعام، آیت ۱۴۵) — ارشاد ربانی ہے:- تو اللہ کی دی ہوئی روزی حلال پاکیزہ کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْأَضَاحِيِّ

قربانی کا بیان

بَابُ ۳۲۷ سُنَّةِ الْأُضْحِيَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفٌ

قربانی کرنا سنت ہے۔

حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ یہ مشہور سنت ہے۔

۵۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْإِيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- آج (عیدالاضحیٰ) کے روز جو کام ہم سب سے پہلے کرتے ہیں وہ نماز ہے، پھر ہم واپس لوٹتے ہیں تو قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے گوشت ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت ابو بردہ بن دینار کھڑے ہوئے جو نماز سے پہلے قربانی کر چکے

فَقَالَ اِنَّ عِنْدِیْ جَذَعَةً فَقَالَ: اِذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

تھے اور عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک بکرا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد دوسرے کا ایسا کرنا کافی نہیں ہے۔ حضرت براء کا بیان ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔

حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس موقع پر چھ ماہ کے بکری کے بچے کی قربانی پیش کرنے کی اجازت فرمائی۔ ائمہ دین نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے شمار کیا ہے کہ اپنے مخصوص خداداد فیضان کی وجہ سے آپ نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی جبکہ شرعاً بکری بکرے کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصوصی خداداد اختیارات ثابت کرنے کی غرض سے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ایمان افروز، خارجیت سوز رسالہ الامن والعلیٰ کے نام سے لکھا تھا اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصوصی اختیارات عالیہ آیاتِ مقدسہ اور تین سو احادیثِ مطہرہ سے ثابت کیے ہیں۔ اُسی رسالے کے اندر اسی حدیث پر بحث کرتے ہوئے انھوں نے تحریر فرمایا ہے: — "صحیحین میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ اُن کے ماموں حضرت ابو بُردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی۔ جب معلوم ہوا کہ یہ کافی نہیں تو عرض کی یا رسول اللہ! وہ تو میں کر چکا، اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ فرمایا:

اِجْعَلْهُ مَكَانَهٗ وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

اُس کی جگہ اسے کر دو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسرے کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اسی حدیث کے نیچے ہے:

خُصُوْصِیَّةٌ لَّهٗ لَا تَكُوْنُ لِغَیْرِهٖ اِذْ كَانَ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّخُصَّ مَنْ شَآءَ بِمَا شَآءَ مِنَ الْاَحْكَامِ۔

یہ اُن (حضرت ابوبردہ) کو خصوصیت بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔

صحیحین میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لیے جانور عطا فرمائے۔ اِن کے حصے میں ششماہی بکری آئی۔ حضور سے حال عرض کیا۔ فرمایا ضَحِّ بِهَا تم اس کی قربانی کر دو۔ سنن بیہقی میں بسندِ صحیح اور زائد ہے:

وَلَا رُخْصَةَ فِیْهَا لِاَحَدٍ بَعْدَكَ۔

تمہارے بعد اور کسی کے لیے اس میں رخصت نہیں۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں: — "احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر قول صحیح" — اِس حدیث کا یہ مضمون الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۵۱۲، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۳، ۵۲۴ اور ۵۲۶ کے اندر بھی موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ.

بَابُ ۳۲۸ قِسْمَةِ الْإِمَامِ الْأَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ

۵۱۰. حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَارَتْ جَذَعَةٌ؟ قَالَ: ضَحِّ بِهَا.

بَابُ ۳۲۹ الْأُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ

۵۱۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: مَا لَكِ؟ أَنَفِسْتِ؟ قَالَتْ نَعَمْ. قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا؟ قَالُوا ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ.

بَابُ ۳۳۰ مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ.

۵۱۲. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ. مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيرَانَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا. ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَقَامَ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد کی تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پا لیا۔

امام کا لوگوں میں قربانی کے جانور تقسیم کرنا۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے تو عقبہ کے حصے میں (ایک برس کا) بکرا آیا۔ پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصے میں تو (ایک سالہ) بکرا آیا ہے۔ فرمایا کہ اسی کی قربانی کر دو۔

مسافروں اور عورتوں کی قربانی۔

قاسم بن محمد بن ابوبکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں قیام تھا اور وہ رو رہی تھیں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا؟ کیا حیض آنے لگا؟ عرض گزار ہوئیں: ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو ایسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے تو جس طرح دوسرے حجاج کرتے ہیں تم بھی وہی کرنا صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ رسول اللہ نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی کی ہے۔

قربانی کے روز گوشت کھانے کی خواہش۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے روز فرمایا۔ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے تو وہ دوبارہ کرے۔ پس ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ ایسا دن ہے کہ اس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور ہمسایوں کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سالہ بکرا ہے جو گوشت میں دو بکریوں سے زیادہ ہے۔ تو آپ نے اسے اس بات کی اجازت دے دی اور مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے اس کے سوا کسی اور کو اجازت دی ہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلنَّاسُ اِلٰی غُنَیْمَۃٍ فَتَوَزَّعُوْھَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْھَا۔

بَابُ ۳۳۱ مَنْ قَالَ الْاَضْحٰی یَوْمُ النَّحْرِ۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَۃُ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُوالْقَعْدَۃِ وَذُوالْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ: اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّۃِ؟ قُلْنَا بَلٰی۔ قَالَ: اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ؟ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ، قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْئَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ، اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ یَّبْلُغُہٗ اَنْ یَّکُوْنَ اَوْعٰی لَہٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَہٗ، وَکَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَکَرَہٗ قَالَ صَدَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ۔

بَابُ ۳۳۲ الْاَضْحٰی وَالْمَنْحَرِ بِالْمُصَلّٰی

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَنْحَرُ فِی الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ یَعْنِیْ مَنْحَرَ

دو مینڈھوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا اور لوگ اپنی بکریوں

جس نے کہا قربانی صرف عید کے روز ہے۔

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمین و آسمان جب سے پیدا ہوئے زمانہ اپنی اسی ہیئت پر گردش کر رہا ہے کہ سال بارہ ۱۲ مہینوں کا ہوتا ہے اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین تو متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ رہا مضر کا رجب تو وہ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔ بھلا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہمارا گمان ہوا کہ آپ کوئی دوسرا ہی نام بیان فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے اور ہمیں گمان گزرا کہ شاید آپ کوئی اور ہی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ہمارا شہر (مکہ مکرمہ) نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ آج کونسا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے گمان کیا کہ آپ کوئی اور ہی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت ابی بکرہ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں۔ عنقریب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گے اور وہ تمہارے اعمال کی بابت پوچھے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔ تمہیں چاہیئے کہ حاضرین یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض وہ لوگ جن تک بات

(حاشیہ:) [illegible] کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا۔ جو پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ محمد بن سیرین جب اس واقعے کو بیان کرتے تو کہتے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضور نے فرمایا

قربانی اور نحر عید گاہ میں۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذبح کرنے کی جگہ پر قربانی کو ذبح کیا کرتے تھے۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ اس جگہ پر جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نحر فرمایا کرتے تھے۔

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَخْبَرَہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْبَحُ وَیَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰی۔

نافع کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح اور نحر عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔

باب ۳۳۳ فِیْ اُضْحِیَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ وَیُذْکَرُ سَمِیْنَیْنِ، وَقَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَۃَ بْنَ سَہْلٍ قَالَ کُنَّا نُسَمِّنُ الْاُضْحِیَّۃَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یُسَمِّنُوْنَ۔

حضور نے دو سینگوں والے دنبے کی قربانی دی

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے ابوامامہ بن سہل کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں ہم قربانی کے جانوروں کو خوب موٹے کرتے اور سب مسلمانوں کا یہی معمول تھا۔

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُہَیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ۔ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ وَاَنَا اُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو دنبوں کی قربانی دیا کرتے اور میں بھی دو دنبوں کی قربانی ہمیشہ کیا کرتا تھا۔

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَہَّابِ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْکَفَاَ اِلٰی کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ فَذَبَحَہُمَا بِیَدِہٖ۔ تَابَعَہٗ وُہَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ وَقَالَ اِسْمٰعِیْلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسٍ۔

ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو دنبوں کی جانب متوجہ ہوئے جو سینگوں والے اور چتکبرے تھے اور انہیں دست مبارک سے ذبح فرمایا۔ وُہیب، ایوب، اسمٰعیل اور حاتم بن وردان، ایوب، ابن سیرین نے بھی حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَاہُ غَنَمًا یَقْسِمُہَا عَلٰی صَحَابَتِہٖ ضَحَایَا فَبَقِیَ عَتُوْدٌ فَذَکَرَہٗ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ضَحِّ اَنْتَ بِہٖ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک بکری عطا فرمائی جبکہ آپ اپنے اصحاب کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم فرما رہے تھے آخر کار یک سالہ ایک بکرا بچ رہا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی دے دو۔

باب ۳۳۴ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بُرْدَۃَ: ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔

ابوبردہ کے لیے چھ ماہ کے بچے کی اجازت

حضور نے فرمایا کہ یہ بات تمہارے سوا دوسرے کو کفایت نہیں کرے گی۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

عبد الله حدثنا مطرف عن عامر عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال ضحى خال لي يقال له ابو بردة قبل الصلاة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم شاتك شاة لحم فقال يا رسول الله ان عندي داجنا جذعة من المعز قال اذبحها ولن تصلح لغيرك ثم قال من ذبح قبل الصلاة فانما يذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلاة فقد تم نسكه واصاب سنة المسلمين. تابعه عبيدة عن الشعبي وابراهيم وتابعه وكيع عن حريث عن الشعبي وقال عاصم وداود عن الشعبي: عندي عناق لبن وقال زبيد وفراس عن الشعبي، عندي جذعة وقال ابو الاحوص حدثنا منصور عناق جذعة وقال ابن عون عناق جذع عناق لبن.

۵۲۰۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن سلمة عن ابي جحيفة عن البراء قال ذبح ابو بردة قبل الصلاة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ابدلها قال ليس عندي الا جذعة قال شعبة واحسبه قال هي خير من مسنة قال اجعلها مكانها ولن تجزي عن احد بعدك. وقال حاتم بن وردان عن ايوب عن محمد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال عناق جذعة.

باب ۳۳۵ من ذبح الاضاحي بيده

۵۲۱ حدثنا ادم بن ابي اياس حدثنا شعبة حدثنا قتادة عن انس قال ضحى النبي صلى الله عليه وسلم بكبشين املحين فرايته واضعا قدمه على صفاحهما يسمي ويكبر فذبحهما بيده.

باب ۳۳۶ من ذبح ضحية غيره واعان رجل ابن عمر في بدنته. وامر ابو

میرے خالو حضرت ابوبردہ نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کرلی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہاری وہ بکری گوشت کے لیے ہوئی۔ یہ عرض گزار ہوئے:۔ یارسول اللہ! میرے پاس ایک موٹا تازہ چھ ماہ کا بچہ ہے۔ فرمایا کہ اسی کو ذبح کردو اور تمہارے سوا کسی کے لیے ایسا کرنا درست نہ ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد قربانی دی تو اس کی قربانی مکمل ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے راستے کو پالیا۔ اسی طرح عُبَیدہ، شعبی نے ابراہیم نخعی سے روایت کی۔ اسی طرح وکیع، حُرَیث نے شعبی سے۔ عاصم، داؤد، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک عَناقِ لَبَن ہے۔ زُبَید، فراس، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک جَذَعَہ ہے۔ ابوالاحوص، منصور نے کہا کہ عَناق جَذَعَہ ہے۔ ابن عون کا قول ہے کہ عَناق جذع عَناق لَبَن ہے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبردہ نے نماز سے پہلے قربانی کرلی تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بدلے دوسری قربانی دو۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس تو ایک چھ مہینے کا بچہ ہے۔ شعبہ کا قول ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی عرض کی کہ وہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ فرمایا اس کی جگہ اسی کی قربانی دے دو لیکن تمہارے سوا کسی اور کے لیے ایسا کرنا کافی نہ ہوگا۔ حاتم بن وردان، ایوب، محمد، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ انہوں نے عَناق جَذَعَہ کہا۔

قربانی کا جانور جو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے دنبوں کی قربانی دی۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنا قدم مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا۔ بسم اللہ اور تکبیر پڑھی پھر اپنے دستِ اقدس سے دونوں کو ذبح فرمایا۔

جو دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرے۔

ایک شخص نے قربانی کرتے ہوئے حضرت ابن عمر کی مدد کی۔ حضرت ابوموسیٰ نے

مُوسٰى بَنَاتٍ، أَنْ يُضَحِّيْنَ بِأَيْدِيْهِنَّ.

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِيْ فَقَالَ مَالَكِ أَنُفِسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ اقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ۔

اپنی صاحبزادیوں کو حکم دیا کرا پنے ہاتھ سے قربانی کیا کریں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرف کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ ارشاد فرمایا، تمہیں کیا ہوگیا؟ کیا حیض آگیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے، لہٰذا جس طرح دوسرے حاجی کریں تم بھی کرنا ماسوائے طواف بیت اللہ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی دی۔

بَابُ ۳۳۷ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

قربانی نماز کے بعد کی جائے

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ. فَقَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ أَوْ تُوْفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کے روز ہم سب سے پہلے نماز پڑھتے ہیں، پھر جب واپس لوٹتے ہیں تو قربانی ذبح کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت بھیجا ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر حضرت ابوبردہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے اور میرے پاس بکری کا صرف چھ ماہ کا بچہ ہے جو سال کے بچے سے بہتر ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کے بدلے اسی کی قربانی دے دو اور تمہارے بعد ایسا کرنا کسی کے لیے کافی روانی نہ ہوگا۔

بَابُ ۳۳۸ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ أَعَادَ۔

نماز سے پہلے قربانی دی تو دوبارہ دے۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِيْ بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلٰى كَبْشَيْنِ يَعْنِيْ فَذَبَحَهُمَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلٰى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوْهَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ دوبارہ کرے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا، اس روز گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا عذر قبول فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بکری کا ایک ایسا بچہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرمادی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت عام رکھی یا نہ رکھی۔ پھر آپ دو دنبوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح فرمایا۔ اس کے بعد لوگ اپنے جانوروں کی طرف گئے اور انہیں ذبح کیا۔

۵۲۵ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے روز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے تو وہ دوبارہ کرے یعنی اس کی جگہ دوسری اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اب چاہیئے کہ ذبح کرے۔

۵۲۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلْتُ فَقَالَ هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهٗ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّتَيْنِ اٰذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ لَا تَجْزِيْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔ قَالَ عَامِرٌ هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْهِ۔

حضرت براء رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی جانب منہ کیا وہ قربانی ذبح نہ کرے مگر نماز سے لوٹ کر۔ پس حضرت ابوبردہ بن دینار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! میں ایسا کر چکا۔ ارشاد فرمایا کہ یہ تم نے عجلت سے کام لیا۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے جو سال کے دو بچوں سے بہتر ہے، کیا اسے ذبح کر دوں؟ فرمایا، ہاں۔ لیکن تمہارے بعد یہ بات کسی دوسرے کو کافی نہیں ہوگی۔ عامر کا قول ہے کہ یہ قربانی ان کی اچھی رہی۔

بَابٌ ۳۳۹ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلٰى صَفْحِ الذَّبِيْحَةِ

ذبیحہ کے پہلو پر قدم رکھنا۔

۵۲۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو دنبے ذبح فرمایا کرتے جو چتکبرے اور سینگوں والے ہوتے۔ آپ پیر مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا کرتے اور اپنے دستِ مبارک سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔

بَابٌ ۳۴۰ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

ذبح کے وقت تکبیر کہنا۔

۵۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے ذبح فرمائے جو چتکبرے اور سینگوں والے تھے، آپ نے اس وقت بسم اللہ اور تکبیر پڑھی اور آپ نے اپنا پیر مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا۔

بَابٌ ۳۴۱ اِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهٖ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

جب ذبح کرنے کے لیے قربانی بھیج دی تو اس حاجی پر کوئی چیز حرام نہیں۔

۵۲۹ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ اَتٰى

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اے ام المومنین! ایک

عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ، قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ.

آدمی کعبہ کی طرف اپنی قربانی بھیجتا اور اپنے شہر میں بیٹھ رہتا ہے، پھر وہ وصیت کر دیتا ہے کہ اس کے گلے میں قلادہ ڈال دیا جائے، اس کے بعد وہ اس وقت تک حالت احرام میں رہتا ہے جب تک دوسرے لوگ احرام نہیں کھولتے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پردے کے پیچھے سے تالی کی آواز سنی، پھر فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے گلے کا ہار بٹتی تھی، پھر اپنی قربانی کو آپ کعبہ کی طرف روانہ فرماتے لیکن آپ پر وہ چیز بھی حرام نہ ہوتی جو مردوں پر اپنی بیویوں کے بارے میں حلال ہے، یہاں تک کہ لوگ لوٹ آتے۔

بَاب ٣٤٢ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

قربانی کا کتنا گوشت کھائیں اور کتنا جمع کر کے رکھ لیں۔

٥٣٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لُحُومَ الْهَدْيِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بیان کرتے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قربانیوں کا گوشت مدینہ منورہ واپس پہنچنے تک کے لیے جمع کر لیا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ انہوں نے لُحُوْمَ الْأَضَاحِيِّ کی جگہ لُحُوْمَ الْهَدْيِ کہا۔

٥٣١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالَ وَهَذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا، فَقَالَ أَخِّرُوهُ لَا أَذُوقُهُ، قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتَّى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ.

ابن خباب نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں باہر گیا ہوا تھا۔ جب واپس آیا تو میرے سامنے گوشت رکھا گیا اور بتایا کہ یہ گوشت ہماری قربانیوں کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے ہٹاؤ، میں اسے ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ پس وہ باہر نکلے اور اپنے بھائی ابو قتادہ کے پاس پہنچے جو ان کے ماں جائے بدری بھائی تھے۔ پس میں نے اس بات کا ان سے تذکرہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ بات تمہارے بعد پیدا ہوئی ہے۔

٥٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ. نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے روز کی صبح اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہیئے جب اگلا سال آیا تو لوگ عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! کیا ہم اسی طرح کریں جیسے پچھلے سال کیا تھا؟ ارشاد فرمایا کہ کھاؤ، کھلاؤ اور جمع بھی کر لو کیونکہ وہ سال لوگوں پر تنگی کا تھا تو میرا ارادہ ہوا

اَلْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَاَرَدْتُ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهَا.

۵۳۳. حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَلضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنَقْدَمُ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَا تَاْكُلُوْا اِلَّا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ. وَلَيْسَتْ بِعَزِيْمَةٍ وَلٰكِنْ اَرَادَ اَنْ يُّطْعِمَ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۵۳۴. حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهُ شَهِدَ الْعِيْدَ يَوْمَ الْاَضْحٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيْدَيْنِ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ نُسُكَكُمْ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ. ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيْهِ عِيْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِيْ فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْجِعَ فَقَدْ اَذِنْتُ لَهُ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ. وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ نَحْوَهُ.

۵۳۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

کہ اس میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو۔

عمرہ بنت عبدالرحمان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے اندر ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ چھوڑا کرتے اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے۔ آپ فرماتے کہ تین دن سے زائد نہ کھایا کرو لیکن یہ تاکیدی حکم نہ تھا بلکہ دوسروں کو کھلانے کی ترغیب تھی، آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ابوعبیدہ مولیٰ ابن ازہر کا بیان ہے کہ میں عیدالاضحیٰ کے روز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عیدگاہ میں حاضر ہوا۔ پس خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:- اے لوگو! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ان دونوں عیدوں کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک تو تمہارے روزوں کی افطاری کا دن ہے اور دوسرے روز تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔ ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوا اور وہ روز جمعہ تھا۔ پس خطبہ سے پہلے نماز پڑھی پھر انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:- اے لوگو! آج کے روز تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہٰذا باشندگانِ عوالی سے جو چاہے نمازِ جمعہ کا انتظار کر سکتا ہے اور جو واپس جانا چاہے تو اسے میں اجازت دیتا ہوں۔ ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوا تو انہوں نے بھی خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:- بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں منع فرمایا ہے کہ اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھاؤ۔ معمر، زہری نے بھی ابوعبیدہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قربانی کا گوشت تین دن تک کھا سکتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر جب

عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِیِّ ثَلَاثًا وَکَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَاْکُلُ بِالزَّیْتِ حِیْنَ یَنْفِرُ مِنْ مِنًی مِنْ اَجْلِ لُحُوْمِ الْهَدْیِ۔

منیٰ سے لوٹتے تو قربانی کا گوشت ہونے کے باوجود روغن زیتون کے ساتھ روٹی کھایا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کِتَابُ ۳۴ الْاَشْرِبَةِ

شراب کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

شراب پینا شیطانی کام ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:۔ بے شک شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام (سورۃ المائدہ، آیت ۹۰)

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ لَمْ یَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ بِاِیْلِیَاءَ بِقَدَحَیْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَیْهِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِیْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاکَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُکَ۔ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ وَابْنُ الْهَادِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شب معراج جب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایلیا کے مقام پر پہنچے تو آپ کی خدمت میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے۔ جب آپ نے ان کی جانب توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ سب تعریفیں اس خدا کے لیے جس نے فطرت کی جانب آپ کو ہدایت فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ معمر، ابن الہاد، عثمان بن عمر، زبیدی نے بھی زہری سے اسی

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا لَا یُحَدِّثُکُمْ بِهٖ غَیْرِیْ قَالَ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَظْهَرَ الْجَهْلُ وَیَقِلَّ الْعِلْمُ وَیَظْهَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَیَکْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَةً قَیِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَّاحِدٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جو تمہیں میرے سوا اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جہالت غالب آ جائے گی اور علم گھٹ جائے گا، زنا عام ہو جائے گا اور شراب پی جائے گی، مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہوگا۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ

وَهْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ الْمُسَیِّبِ یَقُوْلَانِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزْنِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ یُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ثُمَّ یَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ یُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ اَبْصَارَهُمْ فِیْهَا حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

بَابٌ ۳۴۴ اَلْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ

۵۴۰ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِیْنَةِ مِنْهَا شَیْءٌ.

۵۴۱ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهٖ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: حُرِّمَتْ عَلَیْنَا الْخَمْرُ حِیْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ یَعْنِیْ بِالْمَدِیْنَةِ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِیْلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

۵۴۲ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةٍ: الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ.

بَابٌ ۳۴۵ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

۵۴۳ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا — ابن شہاب، عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر کے فرماتے :- حضرت ابوبکر ان باتوں کے ساتھ یہ بھی ملاتے کہ جو شخص دن دہاڑے ڈاکہ ڈالے اور لوگ اسے ڈاکہ ڈالتے ہوئے دیکھ بھی رہے ہوں تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

انگور کی شراب۔

مالک بن مغول نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ انگور کی شراب اس وقت حرام ہوئی جب مدینہ منورہ میں اس کا نشان بھی نہ تھا۔

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ ہم پر شراب حرام ہوئی جب بھی ہوئی لیکن ہم مدینہ منورہ میں اس وقت انگور کی شراب بہت کم پاتے تھے، اس وقت کچی اور پکی کھجوروں کی شراب عام تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:- اما بعد، شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ پانچ قسم کی ہوتی ہے :- انگور کی، کھجوروں کی، شہد کی، گندم کی اور جو کی۔ خمر (شراب) وہ ہے جو عقل و خرد کو پرے ہٹادے۔

شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجوروں سے تیار ہوتی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ میں

حدثني مالك بن انس عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك رضي الله عنه قال كنت اسقي ابا عبيدة وابا طلحة وابي بن كعب من فضيخ زهو وتمر فجاءهم آت فقال ان الخمر قد حرمت فقال ابو طلحة قم يا انس فاهرقها فاهرقتها.

حضرت ابو عبیدہ، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب کو کچی اور پکی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ شراب حرام ہو چکی ہے۔ پس حضرت طلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے انس اٹھ کھڑے ہو جاؤ اور اسے بہا دو۔ پس میں نے وہ بہادی۔

۵۴۴ - حدثنا مسدد حدثنا معتمر عن ابيه قال سمعت انسا قال كنت قائما على الحي اسقيهم عمومتي وانا اصغرهم الفضيخ فقيل حرمت الخمر فقالوا اكفئها فكفأنا قلت لانس ما شرابهم قال رطب وبسر فقال ابو بكر بن انس وكانت خمرهم فلم ينكر انس وحدثني بعض اصحابي انه سمع انسا يقول كانت خمرهم يومئذ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قبیلے کے پاس کھڑا ہو کر اپنے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا اور میں ان میں سب سے کم عمر تھا۔ پس کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اسے پھینک دو۔ پس ہم نے وہ پھینک دی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ وہ شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ تر اور خشک کھجوروں کی۔ ابوبکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب تھی تو حضرت انس نے اس بات سے انکار نہ کیا۔ میرے بعض ساتھیوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس کو فرماتے سنا ہے۔

۵۴۵ - حدثنا محمد بن ابي بكر المقدمي حدثنا يوسف ابو معشر البراء قال سمعت سعيد بن عبيد الله قال حدثني بكر بن عبد الله ان انس بن مالك حدثهم ان الخمر حرمت والخمر يومئذ البسر والتمر.

بکر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ جب شراب حرام فرمائی گئی تو ان دنوں کچی اور پکی کھجوروں کی شراب دستیاب تھی۔

باب ۳۴۶ الخمر من العسل وهو البتع

بتع نامی شہد کی شراب۔

وقال معن سألت مالك بن انس عن الفقاع فقال اذا لم يسكر فلا باس وقال ابن الدراوردي سألنا عنه فقالوا لا يسكر لا باس به.

معن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے فقاع کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر نشہ نہ لائے تو کوئی حرج نہیں۔ ابن الدراوردی کا قول ہے کہ ہم نے اسکے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ اگر نشہ نہ لائے تو کوئی ڈر نہیں۔

۵۴۶ - حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع فقال كل شراب اسكر فهو حرام.

ابوسلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بتع کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

۵۴۷ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة رضي الله عنها قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع وهو نبيذ العسل

ابوسلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بتع کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شہد سے تیار ہوتی ہے اور جس کو اہل یمن پیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ

وَكَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقِيْرَ.

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے ـــ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کدو کے تونبے اور روغنی برتن میں شراب نہ بناؤ یا شیرہ بھی نہ بنایا کرو اور حضرت ابوہریرہ اس کے ساتھ حنتم اور نقیر بھی کہا کرتے (یعنی شراب کے دو برتنوں کے مزید نام)

بَابُ ۳۴۷ مَا جَآءَ فِيْ اَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے اس سے متعلق حدیثیں۔

۵۴۸ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَآءَ: اَلْعِنَبُ وَالتَّمْرُ وَالْحِنْطَةُ وَالشَّعِيْرُ وَالْعَسَلُ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتّٰى يَعْهَدَ اِلَيْنَا عَهْدًا: اَلْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا قَالَ قُلْتُ: يَا اَبَا عَمْرٍو فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الرُّزِّ قَالَ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ. وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ الزَّبِيْبَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتی ہے، انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے۔ میری یہ خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک ہم سے جدا نہ ہوں جب تک تین باتوں کی پوری پوری وضاحت نہ فرما دیں۔ دادا، کلالہ اور سود کے ذرائع ـــ ابوحیان نے شعبی سے پوچھا کہ اے ابوعمرو! سندھ میں بعض لوگ چاولوں سے شراب بناتے ہیں؟ فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں نہیں بنتی تھی یا حضرت عمر کے دور خلافت میں نہ تھی ـــ حجاج، حماد نے ابوحیان سے العنب کی جگہ الزبیب کا لفظ روایت کیا ہے۔

۵۴۹ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ: اَلْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ شراب پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی ہے یعنی منقیٰ، کھجور، گندم، جو اور شہد سے۔

بَابُ ۳۴۸ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ

دوسرا نام رکھ کر شراب کو حلال سمجھنا۔

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَامِرٍ اَوْ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاللّٰهِ

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، عطیہ بن قیس کلابی، عبدالرحمٰن بن غنم اشعری، ابوعامر یا ابومالک اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جھوٹ نہیں کہتا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور

مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُوا ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

گانے باجوں کو اپنے لیے حلال کرلیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ جب شام کو اپنا ریوڑ لے کر واپس لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے تو اس سے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ پس راتوں رات اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ہلاک کر دے گا اور باقیماندہ کو بندر اور خنزیر بنا دے گا کہ قیامت تک اسی حال میں رہیں۔

بَاب ۳۴۹ الْإِنْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ

برتنوں اور پیالوں میں نبیذ بنانا۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَتْ أَتَدْرُونَ مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو اسید ساعدی حاضر بارگاہ ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے ولیمہ کی دعوت میں شریک ہونے کی التجا کی۔ ان کی بیوی عروسی کی حالت میں میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھی۔ اس (محترمہ) نے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا چیز پلائی ہے؟ میں نے ایک پیالے میں رات کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں بھگو دی تھیں۔

بَاب ۳۵۰ تَرْخِيصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ.

شراب کے برتنوں کی ممانعت کے بعد حضور نے اجازت دیدی

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذًا. وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ بِهٰذَا.

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا تھا۔ انصار عرض گزار ہوئے کہ (غربت کے باعث) انہیں استعمال کرنے کے سوا ہمارے لیے چارہ کار نہیں۔ فرمایا کہ اس صورت میں ممانعت نہیں ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور، سالم بن ابو الجعد نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ.

عبد اللہ بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی اور کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں کی ممانعت فرمائی۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ

حضرت عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شراب کے برتنوں

أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ

۵۵۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۵۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا.

۵۵۶ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَتْ نَهَانَا فِي ذٰلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. قُلْتُ أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ، أُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ.

۵۵۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ لَا.

باب ۳۵۱ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ

۵۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ مَا تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ

میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ ہر شخص کو مشک میسر نہیں ہے۔ پس آپ نے لاکھ لگے ہوئے برتنوں کے سوا باقی کی اجازت مرحمت فرما دی۔

حارث بن سوید نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور لاکھی برتن کے استعمال سے منع فرمایا۔

ٔ ٔ ٔ

عثمان، جریر نے اعمش سے مذکورہ حدیث کی روایت کی ہے۔

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ میں نے اسود بن یزید سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بات دریافت کی کہ کون سے برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ام المومنین! بھلا کن برتنوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور نے ہم اہل بیت کو کدو کے تونبے اور لاکھ لگے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا حضور نے ٹھلیا اور سبز مرتبان کا ذکر بھی فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو

شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز ٹھلیا کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا ہم سفید ٹھلیا میں پی لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

کھجور کا شیرہ جب تک نشہ نہ لائے۔

ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت ابو اسید ساعدی نے اپنے ولیمہ کی دعوت میں شرکت فرمانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا کی۔ اس وقت ان کی اہلیہ محترمہ حالت عروسی میں میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھیں۔ دلہن نے کہا،

لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ اَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔ کیا آپ حضرات کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کس چیز کا شربت بنایا؟ میں نے رات کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں لکڑی کے پیالے میں بھگودی تھیں۔

بَابٌ ۳۵۲ الْبَاذَقِ وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِّنَ الْاَشْرِبَةِ

جس نے ہر نشہ لانے والے مشروب سے منع کیا۔

وَرَاَى عُمَرُ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَاَبُوْ جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اشْرَبِ الْعَصِيْرَ مَادَامَ طَرِيًّا. وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ رِيْحَ شَرَابٍ وَاَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ.

شیرہ کے بارے میں حضرت عمر، حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت معاذ بن جبل کی رائے یہ ہے کہ تہائی رہ جانے تک جائز ہے۔ حضرت براء بن عازب اور حضرت ابو جحیفہ نے نصف رہ جانے والا شیرہ پیا ہے۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شیرہ پیو جب تک تازہ رہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے عبید اللہ کے منہ سے شراب جیسی بو آئی ہے۔ میں ان سے دریافت کروں گا، اگر وہ نشہ آور ہے تو انہیں کوڑے لگاؤں گا۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ فَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. قَالَ الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ. قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ اِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيْثُ.

ابو الجویریہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے باذق شراب کا حکم پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ باذق کا تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے ہی فیصلہ فرما گئے ہیں کہ جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ ابو الجویریہ نے کہا کہ یہ شراب تو حلال طیب ہوگی۔ فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام اور خبیث کے سوا اور کیا ہے۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

بَابٌ ۳۵۳ مَنْ رَاَى اَنْ لَّا يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ اِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَاَنْ لَّا يَجْعَلَ اِدَامَيْنِ فِيْ اِدَامٍ

کچی اور پکی کھجوروں کا شیرہ ملانا اگر نشہ لائے تو نہ ملایا جائے۔

یعنی دونوں قسم کے عرق کو ملانا درست نہیں۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنِّيْ لَاَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيْطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ اِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَاَنَا سَاقِيْهِمْ وَاَصْغَرُهُمْ وَاِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ اَنَسًا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو دجانہ اور حضرت سہیل بن بیضاء کو کچی کھجوروں کی ملی جلی شراب پلا رہا تھا جبکہ شراب کی حرمت نازل ہوگئی۔ پس میں نے اسے پھینک دیا۔ میں اس وقت انہیں شراب پلا رہا تھا اور ان میں سب سے کم عمر تھا اور ان دنوں ہم اسے خمر کہتے تھے۔ عمرو بن حارث، قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے ایسا ہی سنا ہے۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: نَهَى

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ۔

بَابٌ ۳۵۴ شُرْبِ اللَّبَنِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِيْنَ۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّقَدَحِ خَمْرٍ۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِاِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ شَكَّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ فَاِذَا وُقِفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ وَّاَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مِّنَ النَّقِيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ اُرَاهُ

منقیٰ، پکی کھجوریں، خشک اور تازہ کھجوروں کے شیرہ کو ملانے سے منع فرمایا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی اور ادھ کچی کھجوروں نیز پکی کھجوروں اور منقیٰ کے شیرہ کو ملانے سے منع فرمایا ہے۔ پس ان میں سے ہر ایک کے شیرہ کو علیحدہ رکھا جائے۔

دودھ پینا۔ (ارشاد ربانی ہے) :- گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لیے (سورۃ النحل)

سعید بن لیث کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عرفہ کے روز لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا پیالہ اور شراب کا پیالہ پیش کیا گیا۔

عمیر مولیٰ ام الفضل کا بیان ہے کہ حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عرفہ کے روز لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شک ہوا۔ پس میں نے ایک برتن کے اندر آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ نے نوش فرما لیا۔ سفیان کا بیان ہے کہ جب لوگوں کو عرفہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں شک ہوا تو حضرت ام الفضل نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ جب ان سے کہا جاتا کہ کیا یہ حدیث موقوف ہے تو فرماتے کہ یہ تو حضرت ام الفضل سے مروی ہے۔

ابوسفیان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نقیع کے مقام سے ابوحمید ایک دودھ کا پیالہ لے کر حاضر بارگاہ ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ کچھ نہ سہی تو اوپر لکڑی ہی رکھ لیتے۔

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابوصالح کو بیان کرتے سنا جو میرے خیال میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا. وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

۵۶۸ - حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَّعَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فِيْ قَدَحٍ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ. وَاَتَانَا سُرَاقَةُ ابْنُ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَطَلَبَ اِلَيْهِ سُرَاقَةُ اَنْ لَّا يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَاَنْ يَّرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۶۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ.

۵۷۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ: اِنَّ لَهٗ دَسَمًا. وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ. نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ

کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ انصار سے ابو حمید نامی ایک شخص نقیع سے آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن کے اندر دودھ لے کر حاضر ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اسے ڈھانپا کیوں نہیں، خواہ ایک لکڑی ہی اوپر رکھ لیتے ــــ اس کی ابو سفیان نے بھی حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے تشریف لائے تو حضرت ابوبکر آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ ہمارا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں ایک برتن میں کچھ دودھ دوہ کر لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں باغ باغ ہو گیا۔ پھر سراقہ بن جعشم ایک گھوڑے پر سوار ہو کر ہمارے نزدیک آ پہنچا۔ آپ نے اس کے خلاف دعا کی۔ سراقہ نے آپ سے التجا کی کہ اس کے خلاف دعا نہ کی جائے اور وہ واپس لوٹ جائے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا نہ کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ ایسی اونٹنی کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یا ایسی بکری کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یعنی ایک برتن صبح کو بھر دیتی ہو اور ایک برتن دوسرے وقت۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا، پھر کلی کر کے فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے ــــ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہٰی تک لے جایا گیا تو وہاں چار نہریں تھیں۔ دو ظاہری نہریں اور دو باطنی نہریں۔ ظاہری نہروں کے نام نیل اور فرات ہیں۔ باطنی نہریں جنت میں دو ہیں۔ پس میرے حضور تین پیالے پیش کئے گئے۔ ایک پیالے میں دودھ، دوسرے

وَالْفُرَاتُ. وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ فَاُتِيْتُ بِثَلَاثَةِ اَقْدَاحٍ. قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَّقَدَحٌ فِيْهِ عَسَلٌ وَّقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَنْتَ وَاُمَّتُكَ. قَالَ هِشَامٌ وَّسَعِيْدٌ وَّهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْهَارِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرُوْا ثَلَاثَةَ اَقْدَاحٍ.

باب ۳۵۵ اِسْتِعْذَابُ الْمَاءِ

۵۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ، وَكَانَ اَحَبَّ مَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ. قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ. قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ. فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ. لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ اَوْ رَايِحٌ شَكَّ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَفِيْ بَنِيْ عَمِّهٖ. وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيٰى رَايِحٌ.

باب ۳۵۶ شَوْبُ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

۵۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں شہد اور تیسرے میں شراب تھی۔ میں نے اس پیالے کو لیا جس میں دودھ تھا اور اسے پی لیا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے اور آپ کی امت نے فطرت کو پا لیا۔ ہشام اور سعید اور ہمام نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضرت مالک بن صعصعہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن انہوں نے تین پیالوں کا ذکر نہیں کیا۔

میٹھا پانی تلاش کرنا۔

اسحاق بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصارِ مدینہ میں کھجوروں کی دولت کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہ بہت مالدار تھے اور انہیں اپنا بیرحا باغ بہت محبوب تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گاہے بگاہے اس میں تشریف لے جاکر اس کا نفیس پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو (سورۂ آلِ عمران آیت ۹۲)۔ حضرت ابوطلحہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالٰی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ فرماتا ہے اور مجھے اپنی جائیداد میں بیرحا باغ سب سے پیارا ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے جس کی بھلائی اور ذخیرے کی اللہ تعالٰی سے امید رکھتا ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ جس طرح مناسب سمجھیں اسے راہ خدا میں خرچ فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت نفع بخش یا مال کو بڑھانے والا سودا ہے۔ عبداللہ راوی کو اس میں شک ہے۔ پھر فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا وہ میں نے سن لیا، میرے خیال میں تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کر دیتا ہوں۔

دودھ میں پانی ڈال کر پینا۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ نوش فرماتے ہوئے دیکھا اور جب ان کے گھر تشریف فرما ہوئے تو

شَرِبَ لَبَنًا وَاَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً فَشُبْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ عَنْ يَسَارِهِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ.

٥٧٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ اِلَى الْعَرِيْشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَّهُ قَالَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهُ.

بَابُ ٣٥٧ شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ لِاَنَّهُ رِجْسٌ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي السَّكَرِ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

٥٧٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ.

بَابُ ٣٥٨ الشُّرْبِ قَائِمًا

٥٧٥- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ اَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ

میں نے بکری دوہی اور کنوئیں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی نکالا پس آپ نے پیالہ لے کر دودھ نوش فرمایا۔ حضور کے بائیں جانب حضرت ابوبکر اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا پس بچا ہوا دودھ آپ نے اعرابی کو مرحمت فرمایا اور ارشاد ہوا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی ہے تو ہمیں پلا دو ورنہ ہم کسی اور جگہ چلّو سے پی لیں گے اور وہ انصاری اس وقت اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ انصاری عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس پانی باسی موجود ہے، آپ جھونپڑی کی طرف تشریف لے چلیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں کو لے گیا۔ ایک پیالے میں کچھ پانی ڈال کر اس میں بکری کا دودھ دوہا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا اور پھر اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

میٹھی چیز اور شہد پینا۔ زہری کا قول ہے کہ سخت ضرورت میں بھی آدمی کا پیشاب پینا حلال نہیں کیونکہ ناپاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے پاک چیزیں حلال کی ہیں۔ ابن مسعود کا نشہ آور چیزوں کے بارے میں قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔

کھڑے ہو کر پینا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا جبکہ وہ باب الرحبۃ کے پاس تھے تو انہوں نے کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اگر کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی

إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ.

۵۷۶ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ.

۵۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ.

بَابٌ ۳۵۹ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ

۵۷۸ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَهُ زَادَ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَلَى بَعِيرِهِ.

بَابٌ ۳۶۰ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ

۵۷۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ: الْأَيْمَنَ الْأَيْمَنَ.

بَابٌ ۳۶۱ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ

پیے تو کچھ لوگ اسے مکروہ جانتے ہیں حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے دیکھا۔

عبد الملک بن میسرہ کا بیان ہے کہ میں نے نزال بن سبرہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نماز ظہر پڑھی پھر لوگوں کی حاجت روائی کے لیے کوفہ کی جامع مسجد کے سامنے والے چبوترے پر بیٹھ گئے یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہوگیا پھر آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا اور اپنے منہ ہاتھ دھوئے، شعبہ راوی نے سر اور پیروں کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے کھڑے بچا ہوا پانی نوش فرمایا۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ جانتے ہیں ...

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

اونٹ پر سوار ہونے کی حالت میں پینا۔

عمیر مولیٰ ابن عباس نے حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالے کے اندر دودھ بھیجا جبکہ آپ عرفہ کی شام کو ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے اسے دست مبارک میں لے کر نوش فرمالیا۔ امام مالک نے ابو النضر سے جو روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ اپنے اونٹ پر تھے۔

پینے میں دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ڈالا ہوا تھا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں طرف حضرت ابو بکر صدیق تھے۔ پس آپ نے نوش فرمایا اور بچا ہوا اعرابی کو دے کر فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حقدار ہے۔

دائیں جانب والے سے اجازت لے کر بڑے آدمی کو پہلے پلانا۔

٥٨ - حدثنا اسماعيل قال حدثني مالك عن
ابي حازم بن دينار عن سهل بن سعد رضي الله عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بشراب فشرب
منه وعن يمينه غلام وعن يساره الاشياخ فقال
للغلام: اتاذن لي ان اعطي هؤلاء؟ فقال الغلام
والله يا رسول الله لا اوثر بنصيبي منك احدا،
قال فتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في يده.

باب ۳۶۲ الكرع في الحوض

٥٨ - حدثنا يحيى بن صالح حدثنا فليح بن
سليمان عن سعيد بن الحارث عن جابر ابن عبد
الله رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم
دخل على رجل من الانصار ومعه صاحب له،
فسلم النبي صلى الله عليه وسلم وصاحبه فرد
الرجل فقال يا رسول الله بابي انت وامي وهي
ساعة حارة وهو يحول في حائط له يعني الماء
فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان كان عندك
ماء بات في شنة والا كرعنا. والرجل يحول الماء
في حائط، فقال الرجل يا رسول الله عندي
ماء بات في شنة، فانطلق الى العريش فسكب
في قدح ماء ثم حلب عليه من داجن له فشرب
النبي صلى الله عليه وسلم ثم اعاد فشرب الرجل
الذي جاء معه.

باب ۳۶۳ خدمة الصغار الكبار

٥٨ - حدثنا مسدد حدثنا معتمر عن
ابيه قال سمعت انسا رضي الله عنه قال كنت
قائما على الحي اسقيهم. عمومتي وانا اصغرهم
الفضيخ فقيل حرمت الخمر فقال اكفئها فكفانا
قلت لانس ما شرابهم. قال رطب وبسر
فقال ابو بكر بن انس وكانت خمرهم

ابوحازم بن دینار نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے وہ نوش فرمائی۔ آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا اور بائیں جانب بوڑھے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ نے لڑکے سے پوچھا۔ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں انہیں دیدوں؟ لڑکا عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم، یارسول اللہ! میں آپ سے ملنے والی چیز میں اپنے آپ پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ...

چلّو سے حوض کا پانی پینا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور ایک ساتھی آپ کی معیت میں تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی نے اسے سلام کیا تو اس آدمی نے سلام کا جواب دیا اور عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اس وقت تو بہت گرمی ہے اور اس وقت وہ اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا پانی ہے تو پلا دو ورنہ ہم کسی اور جگہ سے چلّو سے پی لیں گے۔ وہ آدمی باغ کو پانی دے رہا تھا مگر عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا پانی موجود ہے لہٰذا آپ جھونپڑی کی طرف تشریف لے چلیے۔ چنانچہ ایک پیالے میں اس نے پانی ڈالا اور پھر اپنی بکری کا اس میں دودھ دوہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا۔ پھر وہ شخص دوبارہ لایا تو اس آدمی نے پی لیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلے کے پاس کھڑا ہو کر میں اپنے چچاؤں کو فضیخ شراب پلا رہا تھا اور میں عمر کے لحاظ سے ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ جب اس وقت کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے تو چچا جان نے فرمایا کہ اسے پھینک دو، چنانچہ ہم نے وہ پھینک دی۔ سلیمان راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ وہ کون سی شراب تھی؟ فرمایا کہ تر اور خشک کھجوروں کی جب

فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ. وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

بَابُ ٣٦٤ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

٥٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ.

٥٨٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ.

بَابُ ٣٦٥ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

٥٨٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا.

٥٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ

ابوبکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب ہوتی ہوگی تو حضرت انس نے تردید نہیں فرمائی۔ میرے بعض ساتھیوں کا بیان ہے کہ حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا

یہ کہ ان دونوں ان حضرات کی شراب یہی ہوتی تھی۔

برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کی تاریکی چھا جائے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو گھر روک لو کیونکہ شیاطین اس وقت پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور جب ایک گھنٹہ رات گزر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو۔ اب اللہ کا نام لے کر دروازوں کو بند کر لو کیونکہ شیاطین بند دروازوں کو نہیں کھولتے اور اللہ کا نام لے کر اپنی مشک کا منہ بند کر دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ چوڑائی میں ہی ان کے اوپر کوئی چیز رکھی جائے اور اپنے چراغوں کو بڑھا دو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بڑھا دو اور دروازوں کو بند کر دو اور اپنی مشکوں کے منہ بند کر دو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ دو اور میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خواہ ان کے اوپر چوڑائی میں لکڑی ہی رکھو۔

مشک کا منہ کھول کر پانی پینا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مشک کا منہ کھلا چھوڑ کر اس سے پانی پیا جائے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ عبد اللہ نے معمر وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد منہ لگا کر

اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ مَعْمَرٌ اَوْ غَيْرُهٗ هُوَ الشُّرْبُ مِنْ اَفْوَاهِهَا.

بَابُ ٣٦٦ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشْيَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا اَبُوْهُرَيْرَةَ. نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ اَوِالسِّقَاءِ وَاَنْ يَمْنَعَ جَارَهٗ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ.

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

بَابُ ٣٦٧ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ. وَاِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا تَمَسَّحَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ.

بَابُ ٣٦٨ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ وَاَبُوْنُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ اَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا.

بَابُ ٣٦٩ الشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ.

پانی پینا ہے۔

مشک سے منہ لگاکر پانی پینا۔

ایوب کا بیان ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ یا مشک کے ساتھ منہ لگاکر پانی پینے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے جو اپنے پڑوسی کو اپنی دیواریں کیل نہیں ٹھونکنے دیتے۔

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے منہ لگاکر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

برتن کے اندر سانس لینا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو ذکر کو اپنا دایاں ہاتھ نہ لگائے اور اگر لگانا پڑے تو دایاں ہاتھ نہ لگایا جائے۔

دو یا تین سانسوں میں پانی پینا۔

ثمامہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ برتن سے پانی پیتے وقت دو یا تین سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس لیا کرتے تھے۔

سونے کے برتن میں پینا۔

۵۹۲ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ وَلَمْ يَنْتَهِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے تو انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان چاندی کے پیالے میں ان کے لیے پانی لایا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے نہ پھینکتا لیکن یہ شخص منع کرنے کے باوجود باز نہ آیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج (پہننے) نیز سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے اور حضور نے فرمایا کہ دنیا میں یہ چیزیں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

باب ۳۷ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

چاندی کے برتن میں پینا۔

۵۹۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکلے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیا کرو نیز ریشم اور دیباج نہ پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

۵۹۴ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- جو چاندی کے برتن سے پئے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔

۵۹۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ. وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ چلنے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کو پھیلانے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والوں کی قسم کو پورا کر دینے کا حکم فرمایا ہے۔ اور سونے کی انگوٹھی، چاندی میں پینے یا فرمایا کہ چاندی کے برتن میں پینے

وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

نیز ریشمی گدوں اور ریشمی پردوں سے روکا اور ریشم دیباج اور استبرق کے پہننے سے منع فرمایا۔

باب ٣٦١ الشُّرْبُ فِي الْأَقْدَاحِ

پیالوں میں پینا۔

٥٩٦۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهُمْ شَكُّوْا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُعِثَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَهُ۔

عمیر مولیٰ ام الفضل نے حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں شک ہوا۔ تو انہوں نے حضور کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا تو آپ نے اسے نوش فرمالیا۔

باب ٣٦٢ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنِيَتِهِ

حضور کے پیالے یا برتن سے پینا۔

وَقَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَا أَسْقِيْكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ۔

حضرت ابو بردہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کیا میں آپ کو اس پیالے میں پانی نہ پلاؤں جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوش فرماتے تھے۔

٥٩٧۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُّرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُّنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوْا لَهَا أَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا أَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ فَأَخْرَجَ لَنَا

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک عربی عورت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے حضرت ابو اسید ساعدی کو حکم دیا کہ اسے بلا بھیجو۔ پس انہوں نے اس کی طرف پیغام بھیج دیا تو وہ آئی اور بنی ساعدہ کے ایک گھر میں آ ٹھہری۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور اس کے پاس جا پہنچے۔ دیکھا تو وہ عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ سلسلہ کلام شروع کیا تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ پکڑتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میری جانب سے تم پناہ میں ہو۔ لوگوں نے اس عورت سے کہا: کیا تو جانتی ہے کہ یہ کون ہیں؟ عورت نے نفی میں جواب دیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو تجھے نکاح کا پیغام دینے آئے تھے۔ عورت کہنے لگی کہ پھر تو میں بڑی بد بخت ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوگئے، یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سمیت سقیفہ بنی ساعدہ

سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَسَقَيْنَا مِنْهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ.

۵۹۸ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ رَاَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيْضٌ مِنْ نُضَارٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ اَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اِنَّهُ كَانَ فِيْهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَاَرَادَ اَنَسٌ اَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ طَلْحَةَ لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ.

بَابٌ ۳۷۳ شُرْبِ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ.

۵۹۹ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُنِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرَ فَضْلَةٍ فَجُعِلَ فِيْ اِنَاءٍ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ وَفَرَّجَ اَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلٰى اَهْلِ الْوُضُوْءِ الْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ وَشَرِبُوْا فَجَعَلْتُ لَا اٰلُوْ مَا جَعَلْتُ فِيْ بَطْنِيْ مِنْهُ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ بَرَكَةٌ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَةٍ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَتَابَعَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ.

میں جلوہ افروز ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے سہل! ہمیں پانی تو پلاؤ۔

میں پانی پلایا۔ پھر حضرت سہل وہی پیالہ ہمارے لیے بھی نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس سے پانی پیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس پیالے کو ان سے مانگ لیا تو انھوں نے یہ پیالہ انھیں ہبہ کر دیا۔

حضرت سہل فرماتے ہیں کہ میں ان کے لیے یہ پیالہ لایا اور میں نے اس میں

عاصم احول کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک پیالہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دیکھا، جو پھٹ گیا تھا اور چاندی کی تاروں سے گانٹھا ہوا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ وہ پیالہ بہت عمدہ، عریض اور بہترین لکڑی کا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے اس پیالے میں بے شمار مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ اس کے گرد لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ پس حضرت انس کا ارادہ ہوا کہ اس کے گرد سونے یا چاندی کا حلقہ لگوائیں تو حضرت ابو طلحہ نے ان سے فرمایا کہ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنایا ہے اس کو تبدیل کرنے کی ذرا بھی کوشش نہ کرو۔ چنانچہ انھوں نے ارادہ ترک کر دیا۔

برکت والا پانی پینا۔

سالم بن ابو الجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کی روایت کرتے ہوئے کہا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا لیکن ذرا سے بچے ہوئے پانی کے سوا کچھ نہ تھا جو ایک برتن میں جمع کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا اور پھر انگشت ہائے مبارک کھول دیں پھر ارشاد فرمایا کہ وضو کرنے والے آئیں اور اللہ کی برکت سے فائدہ اٹھائیں۔ پس میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ پس لوگوں نے وضو کیا اور پانی پیا۔ چنانچہ میں نے اپنا پیٹ بھرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی کیونکہ میرے نزدیک وہ پانی متبرک تھا۔ میں (سالم بن ابو الجعد) نے حضرت جابر کی خدمت میں عرض کی کہ اس روز آپ کتنے حضرات تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ چودہ سو۔ عمرو بن دینار نے بھی حضرت جابر سے اس کی روایت کی ہے۔ حصین بن عمرو بن مرہ نے سالم سے اور انھوں نے حضرت جابر سے پندرہ سو حاضرین کی روایت کی ہے اور اسی طرح سعید بن مسیب نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب المرضى

باب ٣٧٤ ماجاء في كفارة المرض وقول الله تعالى من يعمل سوءا يجز به.

٦٠٠ - حدثنا ابو اليمان الحكم بن نافع اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني عروة بن الزبير ان عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مصيبة تصيب المسلم الا كفر الله بها عنه حتى الشوكة يشاكها.

٦٠١ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الملك بن عمرو حدثنا زهير بن محمد عن محمد بن عمرو بن حلحلة عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر الله بها من خطاياه.

٦٠٢ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان عن سعد عن عبد الله بن كعب عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل المؤمن كالخامة من الزرع تفيئها الريح مرة وتعدلها مرة، ومثل المنافق كالارزة لا تزال حتى يكون انجعافها مرة واحدة. وقال زكريا حدثني سعد حدثنا ابن كعب عن ابيه كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم.

٦٠٣ - حدثنا ابراهيم بن المنذر قال حدثني محمد بن فليح قال حدثني ابي عن هلال بن علي من بني عامر بن لؤي عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مریضوں کا بیان

مرض کے کفارہ ہونے کا بیان

ارشاد ربانی ہے۔ جو برا کام کرے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی مسلمان کو پہنچے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ اس کانٹے کے بدلے بھی جو اسے چبھے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو پہنچنے والا کوئی دکھ، تکلیف، غم، ملال، اذیت اور دکھ ایسا نہیں خواہ اس کے پیر میں کانٹا ہی چبھے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی مثال کھیتی کے پودوں جیسی ہے جنہیں ہوا کبھی ادھر ادھر جھکاتی اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے اور ہوا ایک ہی دفعہ اسے بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیتی ہے ـــ زکریا، سعد، ابن کعب، حضرت کعب بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کے پودوں جیسی ہے، جب ہوا آتی ہے تو اسے ایک جانب جھکا دیتی ہے اور جب رک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ.

یعنی بلا سے محفوظ ہو جاتا ہے اور بدکار آدمی کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو اکڑ کر سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو اسے بیج و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ.

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ، سعید بن یسار، ابوالحباب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے تو اسے تکالیف میں مبتلا کرتا ہے۔

بَابُ ۳۷۵ شِدَّةِ الْمَرَضِ

شدت مرض

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو وائل نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ درد میں مبتلا ہوا ہو۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قُلْتُ إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ.

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ کو سخت بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کو تو بڑا سخت بخار ہے، شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے۔ فرمایا کہ اسی طرح کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے تکلیف پہنچے مگر اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

ف: تکالیف سے متعلقہ یہ بات اسی جلد کی حدیث ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۷، ۶۲۰، ۶۲۱ اور ۶۲۷ میں بھی موجود ہے۔ آرام و راحت اور دکھ درد سب کچھ پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے۔ وہ انعامات سے نواز کر اور راحت پہنچا کر شکر کا امتحان لیتا ہے اور مصائب میں مبتلا کر کے اپنے بندوں کا صبر دکھاتا ہے۔ اگر تکالیف کو بندہ اپنے مالک کی طرف سے جان کر صابر و شاکر رہے اور اس کا شکوہ نہ کرے تو فرمانِ الٰہی: إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

کے مطابق اپنے خالق و مالک کی معیت کو حاصل کر لیتا ہے۔ معیت یہی ہے کہ وہ اپنے اس بندے سے خوش ہو جاتا ہے اور اسے اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ ہر تکلیف اور مصیبت پر اس کی اذیت کے مطابق گناہ جھڑتے ہیں اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جبکہ اسے اپنے مالک کا انعام سمجھ کر قبول کرے اور صبر سے کام لے۔ درحقیقت مصائب و تکالیف اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا حصہ ہیں۔ یہ نعمت خاص

طور پر انبیائے کرام کو ملتی تھی اور وہی ان سے لطف اندوز ہونا جانتے تھے۔ وراثت کے طور پر اولیاء اللہ کو بھی ان میں سے حصّہ ملتا ہے۔ ہمارے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگوں نے تمام انبیائے کرام سے زیادہ اذیتیں پہنچائیں۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپ پر پتھر برسائے لیکن آپ نے دعائیں ہی دیں:۔

ے الٰہی رحم فرما اہلِ طائف کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

غالباً ۱۹۵۵ء یا ۱۹۵۶ء کی بات ہے کہ راقم الحروف کے ولی نعمت مرشدِ برحق، سابق مفتی اعظم دہلی، شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) پر فالج کا حملہ ہوگیا۔ احقر نے دہلی خط لکھ کر حال دریافت کیا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جوابی گرامی نامہ موصول ہوا جس میں تحریر تھا: ــــــ "عزیزم! بالکل ٹھیک ہوں۔ تمہارے جیسے نیک لوگوں کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تندرست کر دیا ہوں۔ میں اس قابل کہاں ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مبتلائے آلام رکھے یہ چیزیں تو اس کے خاص بندوں کا حصّہ ہیں" ـــ سبحان اللہ!

سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان حضرت مجددِ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے اپنی اسیری کے دوران مُلّا بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مکتوب گرامی بھیجا جس کے اندر یہ بھی تحریر فرمایا:۔

"مقبول بندہ وہ ہے جو اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی رہے جو اپنی رضا کا تابع ہے وہ اپنے نفس کا بندہ ہے بندے کو چاہیے کہ مالک اگر اُس کے گلے پر چھری بھی چلائے تو شاداں و فرماں رہے اور مالک کے اس فعل کو اپنی مرضی بنالے۔ اگر معاذ اللہ اُس فعل کی جانب سے کراہت پیدا ہوئی یا دل نے تنگی محسوس کی تو یہ آئین بندگی کے خلاف اور راندۂ درگاہِ مولیٰ ہونا ہے (مکتوبات دفتر دوم، مکتوب ۸۸)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو جہانگیر نے جب قلعہ گوالیار سے رہائی عطا کی تو فوج کے ساتھ رہنے کی پابندی لگا دی۔ فوج کی اس معیت کے دنوں اُس مردِ حق آگاہ نے اپنے مخدوم زادگان خواجہ عبداللہ اور خواجہ عبیداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نام مکتوب گرامی لکھتے ہوئے اُس میں یہ بھی تحریر فرمایا:۔

ایّام حبس میں جب اپنی ناکامی اور بے اختیاری کو دیکھتا ہوں تو عجب لُطف اٹھاتا اور نرالا ذوق پاتا ہوں۔ ہاں آرام و راحت میں وقت گزارنے والے مصیبت زدگان کے ذوق کو کیا جانیں اور اُس کی مصیبت کے جمال کا کیا ادراک کریں۔ بچوں کی لذت مٹھائی میں منحصر ہے اور جس نے تلخی کی لذت پائی ہو وہ اسے ایک جَو کے بدلے نہیں خریدتا۔ (مکتوبات دفتر سوم، مکتوب ۸۳)

ے جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اٹھائے کیوں

باب ۳۷۶ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ

سب لوگوں سے زیادہ انبیائے کرام کو تکالیف پہنچیں۔ پھر وہ بھی درجات کے مطابق تھیں۔

۶۰۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا. قَالَ اَجَلْ اِنِّي اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ اِنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.

کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے۔ فرمایا، ہاں مجھے اتنا بخار چڑھا ہوا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ اس وجہ سے ہوگا کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے، فرمایا، ہاں ویسے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کانٹا چبھنے کی تکلیف یا اس سے زیادہ پہنچتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

بَابُ ٣٧٧ وُجُوْبِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

بیمار کی عیادت کرنا ضروری ہے۔

۶۰۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ.

ابو وائل نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑایا کرو۔

۶۰۹ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ وَنَعُوْدَ الْمَرِيْضَ وَنُفْشِيَ السَّلَامَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی اور ریشم، دیباج اور استبرق کے کپڑے پہننے اور قسی و میثرہ کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا اور جنازوں کے ساتھ جانے اور بیمار کی عیادت کرنے اور سلام پھیلانے کا ہمیں حکم فرمایا ہے۔

بَابُ ٣٧٨ عِيَادَةِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

بے ہوش کی عیادت کرنا۔

۶۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَوَجَدَنِيْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَهُ عَلَيَّ فَاَفَقْتُ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ، كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار پڑ گیا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ میں اپنے مال کا فیصلہ کیا کروں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک

يُجْدِي لِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ

کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

باب ۳۷۹ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ

ریاحی مرگی کی فضیلت۔

۶۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں (عطاء) نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کالی عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی تھی کہ مجھے مرگی ہوتی ہے اور میرا ستر بھی کھل جاتا ہے، پس اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صبر کرلو اور تمہیں جنت ملے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے دعا کر دوں کہ وہ تمہیں تندرست فرمادے؟ وہ عورت عرض گزار ہوئی کہ میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا ستر ننگا نہ ہوا کرے۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کر دی۔

۶۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ امْرَأَةً طَوِيلَةً سَوْدَاءَ عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ.

عطاء کا بیان ہے کہ انہوں نے اُمّ زُفر یعنی مذکورہ عورت کو جو طویل القامت اور سیاہ رنگ تھی خانۂ کعبہ کے پردوں کے پاس دیکھا۔

باب ۳۸۰ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ

نابینا ہونے کی فضیلت۔

۶۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَأَبُو ظِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو دو چیزوں کے ذریعے آزماتا ہوں، مراد آنکھیں ہیں تو ان کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔ اسی طرح اشعث بن جابر، ابو ظلال حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

باب ۳۸۱ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ

عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا۔

اُمّ درداء نے مسجد میں رہنے والے ایک انصاری کی عیادت کی۔

۶۱۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ فَدَخَلْتُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرزمین مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بخار آنے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں دونوں حضرات کے پاس

عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ، قَالَتْ وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَتْ عَنْهُ يَقُوْلُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيْلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيْلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللّٰهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

گئی اور کہا:۔ ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے بلال! آپ کا کیا حال ہے؟ ان کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو فرماتے:۔

ہوتا ہے شاد آدمی اہل و عیال سے
حالانکہ موت ہے قریں اس کے نعال سے

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو یوں گویا ہوتے:۔

کاش کہ پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
ہو نباتاتِ جلیل اذخر کا نظارہ عجب
کیا گزر ہوگا مرا آبِ مجنّہ پر کبھی
کیا طفیل و شامہ کی ہوگی زیارت پھر بھی اب

وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور صورت حال آپ سے عرض کی تو آپ یوں دعا گو ہوئے:۔ اے اللہ! مدینہ سے ہمیں ایسی ہی محبت عطا فرما جیسی محبت مکہ سے مرحمت فرمائی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کو صحت بخش بنا دے اور اس کے مُدّ و صاع میں ہمیں برکت عنایت فرما اور اس کے بخار کو جحفہ کی جانب بھیج دے۔

بَابٌ ۳۳۲ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ — بچوں کی عیادت کرنا۔

٦١٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ نَحْسِبُ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُوْلُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللهُ فِي قُلُوْبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ

ابو عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو بلوایا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن کعب بھی۔ پیغام یہ تھا کہ میری بچی لبِ دم ہے لہٰذا قدم رنجہ فرمائیے۔ آپ نے صاحبزادی کے لیے سلام بھیجا اور فرمایا کہ بے شک اللہ جو کچھ لیتا ہے وہ اسی کا ہے اور جو دیتا ہے وہ بھی اسی کا ہے۔ ہر ایک کا اس کے پاس ایک مقررہ مدت ہے، لہٰذا راضی برضا ہو کر صبر کرنا چاہیے۔ صاحبزادی نے قسم دے کر بلوایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ پس انہوں نے بچی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دیدیا اور بچی کو رک رک کر سانس آ رہا تھا لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں کے دلوں میں چاہے ڈالتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر رحم نہیں

وَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهٖ اِلَّا الرُّحَمَاءَ ۔

بَاب ۳۸۳ عِيَادَةِ الْاَعْرَابِ

۶۱۶ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهٗ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ لَهٗ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ قُلْتَ طَهُوْرٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ اَوْ تَثُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا ۔

بَاب ۳۸۴ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ

۶۱۷ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ غُلَامًا لِيَهُوْدَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اَسْلِمْ فَاَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا حُضِرَ اَبُوْ طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَاب ۳۸۵ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِهِمْ جَمَاعَةً ۔

۶۱۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُوْدُوْنَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوْا يُصَلُّوْنَ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اجْلِسُوْا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اِنَّ الْاِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ مَا صَلّٰى صَلّٰى

فرمایا مگر رحم دلوں پر۔

دیہاتیوں کی عیادت کرنا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرمایا: "کوئی ڈر نہیں، اللہ نے چاہا تو گناہوں سے پاکی ہے" راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا: آپ اسے پاکی بتاتے ہیں حالانکہ یہ بخار تو ایک بوڑھے آدمی پر یوں حملہ آور ہوا کہ قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ایسا ہی سہی۔

مشرک کی عیادت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (لگا ہے لگا ہے) خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت (مزاج پرسی) کے لیے تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس سے فرمایا کہ مسلمان ہو جا تو وہ مسلمان ہوگیا۔ سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیب بن حزن سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب قریب المرگ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔

عیادت کے دوران نماز کا وقت ہو جائے تو وہیں باجماعت نماز ادا کرلیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران کچھ لوگ آپ کی عیادت کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔ پس آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھالو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابو عبداللہ امام بخاری کا بیان ہے کہ حمیدی نے فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے

وَعِدُوا النَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا۔ ... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری نماز پڑھائی تو آپ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔

باب ۳۸۶ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ

مریض پر ہاتھ رکھنا۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا اَمْكِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَاهَا قَالَ تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي اَتْرُكُ مَالًا وَاِنِّي لَمْ اَتْرُكْ اِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَاُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَاَتْرُكُ الثُّلُثَ فَقَالَ لَا، قُلْتُ فَاُوصِي بِالنِّصْفِ وَاَتْرُكُ لَهَا النِّصْفَ قَالَ لَا، قُلْتُ فَاُوصِي بِالثُّلُثِ وَاَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَاَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ، فَمَا زِلْتُ اَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يُخَالُ اِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ۔

عائشہ بنت سعد نے اپنے والدِ محترم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر میں سخت بیمار پڑ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور پیچھے میری صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر کے ایک تہائی چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف کی وصیت کر کے نصف چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ تہائی کی وصیت کر دوں اور دو تہائی اس کے لیے چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ تہائی کی کر دو لیکن تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے میری پیشانی پر اپنا دستِ مبارک رکھا، پھر اپنا دستِ اقدس میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، اس کے بعد دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت کو پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ اس وقت سے اب تک جب بھی اپنا خیال آتا ہے تو حضور کے دستِ شفقت کی ٹھنڈک اپنے جگر میں محسوس کرتا ہوں۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّي اُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ اَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار چڑھا ہوا تھا۔ پس میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں بے شک مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھا ہوا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ تو دوگنا اجر ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا پھر فرمایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی اذیت یا مرض وغیرہ کی تکلیف پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

باب ۳۸۷ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ وَمَا يُجِيبُ

مریض سے کیا کہیں اور وہ کیا جواب دے۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا

فِي مَرَضِهِ فَمَسِسْتُهُ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقُلْتُ
إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَذَٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ
قَالَ أَجَلْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّتْ
عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ

۶۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ
يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ كَلَّا
بَلْ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَيْمَا تُزِيرَهُ الْقُبُورَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا.

بَابُ ۳۸۸ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ

۶۲۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ
زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ
عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ
أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ
بَدْرٍ فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُبَيٍّ
ابْنُ سَلُولَ وَذَٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ وَفِي الْمَجْلِسِ
أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ
وَالْيَهُودِ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا
غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ
إِلَى اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أُبَيٍّ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ
حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ
فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ

تو آپ کو سخت بخار تھا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ آپ کو تو بڑا سخت بخار ہے اور یہ اس لیے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے۔ فرمایا، ہاں اور کوئی مسلمان ایسا نہیں مگر جب اس کو کوئی اذیت پہنچتی ہے تو اس کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے گر جاتے ہیں۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ کوئی ڈرنے کی بات نہیں اللہ نے چاہا تو گناہوں سے پاکی ہے۔ اس نے کہا: ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخار تو اس طرح ایک نہایت بوڑھے پر حملہ آور ہوا ہے کہ قبر میں پہنچائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا ایسا ہی سہی۔

عیادت کے لیے پیدل یا سوار یا دوسرے کے پیچھے گدھے پر بیٹھ کر جانا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی چادر ڈال رکھی تھی اور حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ غزوۂ بدر سے پہلے کی بات ہے۔ آپ تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا۔ جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور یہ اس کے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے۔ اس مجلس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی موجود تھے۔ اسی مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب سواری کی گرد مجلس پر چھا گئی تو عبداللہ بن ابی نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپائی اور کہا کہ ہم پر دھول نہ اڑاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا، رک گئے گدھے سے اترے، انہیں خدا کی طرف بلایا اور قرآن کریم سنایا۔ پس عبداللہ بن ابی نے کہا: اے بھلے مانس! جو کچھ تم کہہ رہے ہو میں اسے اچھا نہیں سمجھتا۔ اگر تم حق پر ہو تو ہماری مجلس میں اس کے ذریعے ہمیں نہ ستاؤ۔ اپنے گھر چلے جاؤ اور جو تمہارے پاس آئے اسے یہ سنایا کرو۔ حضرت ابن رواحہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہماری مجالس میں تشریف

ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَكَتُوا، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللّٰهُ مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبَحْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ فَلَمَّا رَدَّ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ.

لایا کریں، ہمیں یہ بہت پسند ہے ۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہونے لگی اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے کے قریب تھے ۔ جب تک وہ خاموش ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں تشریف فرما رہے ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچ گئے اور ان سے فرمایا: اے سعد! کیا تم نے وہ بات سنی جو ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی نے کہی ہے؟ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے کیونکہ اللہ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے ۔ بات یہ ہے کہ اس شہر کے لوگ جمع ہو کر اس کی تاج پوشی کرنا چاہتے تھے کہ سرداری کی پگڑی اس کے سر پر رکھیں لیکن اس حق کے سبب جو اللہ نے آپ کو مرحمت فرمایا، یہ بات رُک گئی تو وہ ایسی ہی حرکتیں دل جل بھن کر کرتا رہتا ہے جیسی کہ حضور نے ملاحظہ فرمائی ہے ۔

٦٢٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ.

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے لیکن نہ آپ خچر پر سوار تھے اور نہ گھوڑے پر۔

بَابٌ ۳۸۹ قَوْلِ الْمَرِيضِ إِنِّي وَجِعٌ أَوْ وَارَأْسَاهُ أَوِ اشْتَدَّ بِيَ الْوَجَعُ وَقَوْلُ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے ۔ یا ہائے وائے کرنا یا کہنا کہ میرا مرض بڑھ گیا ہے جیسا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا کہ مجھے تکلیف لاحق ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

٦٢٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ أَمَرَنِي بِالْفِدَاءِ.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا ۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں ۔ پس آپ نے ایک حجام کو بلوایا جس نے میرا سر مونڈ دیا اور پھر مجھے فدیہ دینے کا حکم فرمایا۔

٦٢٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكَرِيَّاءَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ، فَقَالَتْ

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے سر پھٹا ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاش! میری زندگی میں ایسا ہو جاتا تو میں تمہارے لیے استغفار کرتا اور دعا مانگتا ۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں: ہائے مصیبت! خدا کی قسم، کیا میں یہ گمان کروں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا

عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللهِ إِنِّي لَأَظُنُّكِ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْكَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَاْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ وَابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْيَدْفَعُ اللهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ ۔

ہو گیا تو آپ دوسرا دن اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس ہی گزاریں گے ۔اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ بلکہ میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے لہٰذا میرا فیصلہ ہوا یا میں نے ارادہ کیا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا بھیجوں اور ان سے عہد خلافت لوں ورنہ کہنے والے جو چاہیں کہیں گے اور خواہش کرنے والے خواہش کریں گے ۔ پھر میں نے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا خلاف نہیں چاہتا اور مسلمان اس کی مخالفت کو ہٹا دیں گے یا اللہ مخالف کو ہٹا دے گا اور مسلمان کسی دوسرے کو قبول نہیں کرینگے

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ اَجَلْ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ لَكَ اَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللهُ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بخار میں مبتلا تھے ۔ پس میں نے آپ کے جسم اطہر کو مس کر کے دیکھا اور عرض گزار ہوا ۔ آپ کو تو بہت سخت بخار ہے ۔ فرمایا ہاں اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی اذیت یا مرض وغیرہ پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے جھاڑتا ہے ۔ جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے ۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ زَمَنَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ: بَلَغَ بِيْ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا، قُلْتُ بِالشَّطْرِ قَالَ لَا، قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ ۔

عامر بن سعد کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ میں سخت بیمار ہو گیا تھا ۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اس درجہ تکلیف میں ہوں جیسے کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں ۔ میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں ؟ فرمایا کہ نہیں ۔ میں نے عرض کی کہ آدھا ؟ فرمایا کہ نہیں ۔ میں عرض گزار ہوا کہ تہائی ؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے اور اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے دست نگر بن کر رہیں اور جو کچھ تم رضائے الٰہی کیلئے خرچ کرتے ہو مگر تمہیں اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو ۔

باب ۳۹۰ قَوْلِ الْمَرِيْضِ قُوْمُوْا عَنِّيْ

مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ ۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ۔

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا اور کاشانۂ اقدس کے اندر بہت سے حضرات تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کا سامان لاکر دو تاکہ میں ایسی تحریر لکھ دوں جس کے باعث میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ حضرت عمر نے کہا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درد کی شدت میں ایسا فرمارہے ہیں حالانکہ ان کا دیا ہوا قرآن کریم تمہارے پاس ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے لیے کافی ہے۔ اس پر اہل بیت اطہار نے اختلاف کیا۔ ان کا جھگڑا اس بات پر تھا کہ بعض لوگ کہتے تھے کہ لکھنے کا سامان لا دیا جائے تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تحریر لکھ دیں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو اور بعض وہ کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیکار کلام اور جھگڑا ہونے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ یہ کتنی بڑی مصیبت پیش آئی کہ لوگوں کا اختلاف اور ان کا شور و غل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس لکھی جانے والی تحریر کے درمیان حائل ہو گیا۔

بَابُ ۳۹۱ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيضِ لِيُدْعَى لَهُ

مریض بچے کو دعا کرنے کے لیے لے جانا۔

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

جعید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو تکلیف ہے۔ پس حضور نے دست شفقت میرے سر پر پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا اور بچے ہوئے پانی سے مجھے پلایا۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ تو میں نے مہر نبوت کو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھا جو مجلہ کے ...

بَابُ ۳۹۲ تَمَنِّي الْمَرِيضِ الْمَوْتَ

مریض کا موت کی آرزو کرنا۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص تکلیف کے باعث جو

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

اسے پہنچے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر ایسا کرنے کے سوا چارہ نظر نہ آئے تو یوں کہے :- اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میں بھلائی ہے اور مجھے وفات دینا جب میرے لیے موت میں بھلائی ہو۔

۶۳۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ، فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ جب ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے فرمایا:- ہمارے جو ساتھی دنیا سے (عزبت میں) کوچ کر گئے دنیا نے ان کے اجر سے کچھ بھی نہیں گھٹایا اور ہم نے مال پایا ہے جو زمین میں ہی رکھا جا سکتا ہے اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی آرزو کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس کے لیے دعا کرتا۔ پھر ہم دوسری مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنے باغ کی دیوار بنا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر اس چیز کا اجر ملتا ہے جو وہ خرچ کرے ماسوائے اس کے جو وہ اس (مٹی میں لگائے)۔

۶۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا عمل اس کو جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کا بھی؟ فرمایا کہ نہیں، میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالٰی اپنی آغوشِ فضل و رحمت میں ڈھانپ لے۔ پس تم اخلاص کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو اور کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے خواہ وہ نیک ہی کیوں نہ ہو، شاید اس کی بھلائیوں میں اضافہ ہو جائے اور خواہ وہ خطاکار ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ تائب ہو جائے۔

۶۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ نے میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی:- اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق کے ساتھ ملا۔

باب ۳۹۳ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا: اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۳۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى إِذَا أُتِيَ بِالْمَرِيضِ. وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى وَحْدَهُ وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا.

باب ۳۹۴ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

۶۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صُبُّوا عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

باب ۳۹۵ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى

۶۳۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا۔

عائشہ بنت سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضور نے دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو کہتے: اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے اور شفا دینے والا تو ہے۔ شفا نہیں مگر تیری شفا، ایسی شفا مرحمت فرما جو بیماری کا نشان نہ چھوڑے — عمرو بن ابو قیس، ابراہیم بن طہمان، منصور، ابراہیم اور ابو الضحیٰ نے کہا کہ جب کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا — یا جریر، منصور، ابو الضحیٰ اکیلے نے کہا کہ جب آپ کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے۔

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے وضو کرنا۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ پس آپ نے وضو کرکے میرے اوپر پانی چھڑکا یا یہ فرمایا کہ اس پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ مجھے ہوش آگیا تو میں عرض گزار ہوا۔ ایک کلالہ کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے لہٰذا میری میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ پس میراث کی آیت نازل ہوگئی۔

وبا اور بخار دفع ہونے کے لیے دعا کرنا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں جلوہ گری ہوئی تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں دونوں حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا۔ اے ابا جان! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو فرماتے:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ
أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

ہوتا ہے شاد آدمی اہل و عیال سے
حالانکہ موت ہے قریں اُس کے نعال سے
اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یوں گویا ہوتے:۔
کاش کہ پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
ہو نباتاتِ جلیل اِذخر کا نظارہ عجب
کیا گزر ہو گا مرا آبِ مجنہ پر کبھی
کیا طفیل و شامہ کی ہو گی زیارت پھر بھی اب

از مترجم: اشعار کا منظوم ترجمہ [illegible]

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر صورتِ حال آپ کے حضور عرض کی تو آپ یوں گویا ہوئے:۔ اے اللہ! مدینہ منورہ کی محبت ہمیں عطا فرما جیسے تو نے مکہ معظمہ کی محبت مرحمت فرمائی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کو ہمارے لیے شفا بخش بنا دے اور اس کے صاع اور مد میں ہمیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الطِّبِّ

طب کا بیان

بَاب ۳۹۶ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

اللہ تعالٰی نے جو بیماری اتاری اس کی شفا بھی اتاری ہے۔

۶۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالٰی نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کی شفا بھی اتاری ہے۔ (یعنی دنیا میں ہر بیماری کے لیے سامانِ شفا موجود ہے)۔

بَاب ۳۹۷ هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوِ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ

کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کرے۔

۶۳۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک جہاد تھیں چنانچہ مسلمانوں کو پانی پلانا ان کی خدمت کرنا

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَسْقِی الْقَوْمَ وَنَخْدُمُہُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلٰی وَالْجَرْحٰی اِلَی الْمَدِیْنَۃِ۔

نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچاتی تھیں۔

ف: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان کہ ہم مجاہدین کے ساتھ جا کر مجاہدین کو پانی پلاتیں اور اُن کی خدمت کیا کرتی تھیں نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچایا کرتی تھیں، پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات تھی۔ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد نہ کبھی مسلمان عورتیں جہادوں میں شامل ہوئیں اور نہ انھوں نے غیر محرم مردوں کی خدمت کی۔ آج کل جو ایسی احادیث کو موجودہ عورتوں کی بے پردگی اور بے راہ روی کے لیے دلیل بناتے ہیں، وہ ان کی بدنیتی ہے اور ایسے مرد اور ایسی عورتیں اس قسم کی احادیث سے اپنی بے راہ روی اور ذہنی آوارگی کو تسکین پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اس توبہ شکن فتنے نے مسلمانوں کے خرمن دین و ایمان میں آگ لگائی ہوئی ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مسلمانوں کو دین و دیانت کی وافر دولت، تقویٰ و غیرت سے سرفراز کر کے پرہیزگار بنائے وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

معلوم ہونا چاہیے کہ پردے کا حکم نازل ہو جانے پر مسلمانوں کی ملی غیرت کا پورا پورا اہتمام کر دیا گیا تھا۔ عورتوں کو تاکید کر دی گئی تھی کہ اُن کے ظاہری سنگار تو رہے ایک طرف وہ اپنے چھپے ہوئے سنگار کی گھروں میں رہتے ہوئے جھنکار بھی غیر مردوں تک نہ پہنچنے دیں۔ نامحرم مردوں کو دیکھنے اور انھیں اپنا آپ دکھانے کی ممانعت کر دی گئی۔ مسلمان عورتوں کو بتا دیا گیا کہ تم چراغ خانہ ہو، شمع محفل ہرگز نہیں ہو۔ فرما دیا گیا تھا کہ اب کوئی مسلمان عورت بغیر شرعی ضرورت اور حوائج ضروریہ کے اپنے گھر سے باہر نہ جائے۔ چنانچہ صاف صاف حکم الٰہی آ گیا تھا کان کھول کر سنا دیا تھا:-

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی (۳۳ : ۳۳)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی تھی۔

واضح طور پر اہتمام کر کے مسلمان عورت کو سمجھا دیا گیا تھا:-

بتول باش و پنہاں شو دریں دہر
کہ در آغوش شبیرے بگیری۔

باب ۳۹۸ اَلشِّفَاءُ فِیْ ثَلَاثٍ

شفا تین چیزوں میں ہے۔

۶۳۰۔ حَدَّثَنِی الْحُسَیْنُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْاَفْطَسُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِیْ ثَلَاثَۃٍ: شَرْبَۃِ عَسَلٍ وَشَرْطَۃِ مِحْجَمٍ وَکَیَّۃِ نَارٍ وَاَنْهٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْکَیِّ، رَفَعَ الْحَدِیْثَ وَرَوَاهُ الْقُمِّیُّ عَنْ لَیْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:- شفا تین چیزوں میں ہے یعنی شہد پینے، پچھنے لگوانے اور آگ سے داغنے میں لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔ اس حدیث کو مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے۔ قمی، لیث، مجاہد، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شہد اور پچھنوں کی روایت کی ہے۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ اَخْبَرَنَا

محمد بن عبدالرحیم، سریج بن یونس ابوالحارث،

سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَأَنَا أَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ.

مروان بن شجاع، سالم الافطس، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ شفا تین چیزوں میں ہے یعنی پچھنے لگوانا، شہد پینا اور آگ سے داغ لگانا لیکن میں اپنی امت کو داغ لگانے لگوانے سے منع کرتا ہوں۔

باب ۳۹۹ الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ

شہد سے علاج۔

ارشادِ ربانی ہے:۔ اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔

۶۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

۶۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دوائیوں میں کچھ ہے یا تمہاری دوائیوں میں کوئی بھلائی ہے تو پچھنے لگوانے یا شہد پینے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے یعنی جو چیز مرض سے موافقت کرے لیکن میں داغ لگوانے کو ناپسند کرتا ہوں۔

۶۴۳ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ فَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پھر آیا (تیسری مرتبہ) اور کہنے لگا کہ میں نے (ہدایت پر) عمل کیا ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ لہٰذا اسے شہد پلاؤ۔ پس اسے پلایا تو شفایاب ہو گیا۔

باب ۴۰۰ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الْإِبِلِ

اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا۔

۶۴۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: آوِنَا

ثابت نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ جو بیمار تھے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں پناہ دیجئے اور کھانے کا بندوبست فرمایئے۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو کہنے لگے کہ مدینہ منورہ

فَاطْعِمْنَا فَلَمَّا صَحُّوا، قَالُوا إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ. قَالَ سَلَّامٌ فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِهٰذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ. وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ.

باب ۴۰۱ الدَّوَاءِ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ

۶۴۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا اجْتَوَوْا فِي الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِيهِ يَعْنِي الْإِبِلَ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَحِقُوا بِرَاعِيهِ فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ. قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ.

باب ۴۰۲ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۶۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هٰذَا الْجَانِبِ وَفِي هٰذَا الْجَانِبِ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا

کی آب وہوا ہمارے موافق نہیں ہے تو انہیں اونٹوں کے ساتھ حرہ میں بھیج دیا گیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پیتے رہنا۔ جب وہ بالکل تندرست ہو گئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر فرمودہ چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ نے کچھ آدمیوں کو ان کے تعاقب میں بھیجا، چنانچہ ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی گئی۔ پس میں نے ان میں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنی زبان سے زمین کو چاٹتا تھا۔ یہاں تک کہ مر گیا۔ سلام نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حجاج نے حضرت انس سے عرض کی: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سخت ترین سزا بتلائیے جو آپ نے کسی کو دی ہو انہوں نے یہی حدیث بیان فرمائی۔ جب حسن بصری تک یہ حدیث پہنچی تو فرمایا کہ کاش حضرت انس رضی اللہ عنہ اس سے یہ حدیث بیان نہ کرتے۔

اونٹ کے پیشاب سے علاج کرنا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کو مدینہ طیبہ کی آب وہوا موافق نہ آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ اس چرواہے کے پاس چلے جائیں جو آپ نے اونٹوں کے لیے مقرر فرمایا ہے، پس وہاں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پینا۔ پس وہ اس چرواہے سے جا ملے۔ پھر اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے یہاں تک کہ ان کے بدن درست ہو گئے، تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو ان کی تلاش میں آدمی بھیجے گئے۔ جو انہیں پکڑ لائے۔ لہٰذا ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیے گئے اور ان آنکھوں میں سلائی پھروا دی گئی۔ قتادہ کا

کلونجی (کالا دانہ)

خالد بن سعد کا بیان ہے کہ ہم سفر پر نکلے اور ہمارے ساتھ غالب بن ابجر بھی تھے جو راستے میں بیمار پڑ گئے۔ جب ہم مدینہ منورہ میں آکر پہنچے تب بھی وہ بیمار تھے۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے آئے اور کہا کہ آپ یہ چھوٹے چھوٹے سیاہ دانے (کلونجی) استعمال کریں یعنی ان کے پانچ سات دانے لے کر رگڑ لیا کریں اور پھر اس سفوف کو روغن زیتون کے قطروں کے ساتھ ناک میں اس طرف ڈالیں اور اس طرف بھی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

بیان ہے کہ جب میں نے محمد بن سیرین سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدود کے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَآءَ شِفَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمِنَ السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ.

۶۴۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِى الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ شِفَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَآءُ الشُّوْنِيْزُ.

بَابُ ۴۰۲ التَّلْبِيْنَةِ لِلْمَرِيْضِ

۶۴۹. حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَاْمُرُ بِالتَّلْبِيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَلِلْمَحْزُوْنِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ التَّلْبِيْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ.

۶۵۰. حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَآءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَاْمُرُ بِالتَّلْبِيْنَةِ وَتَقُوْلُ هُوَ الْبَغِيْضُ النَّافِعُ.

بَابُ ۴۰۴ السَّعُوْطِ

۶۵۱. حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ

بَابُ ۴۰۵ السَّعُوْطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُوْرِ وَالْقَافُوْرِ

سنا کہ یہ کالے دانے سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہیں۔ میں (خالد بن سعد) نے کہا کہ سام کیا چیز ہے؟ انہوں (عبداللہ) نے کہا کہ موت۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہیں ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے بتایا کہ ان دونوں کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کالے دانے میں موت کے سوا ہر بیماری کے لیے شفا ہے ابن شہاب کا بیان ہے کہ سام سے مراد موت ہے اور کالا دانہ کلونجی کو کہتے ہیں۔

مریض کے لیے حریرہ بنانا۔

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا مریض اور ہلاک ہونے والے غمزدہ کے لیے تلبینہ تیار کرنے کا حکم فرمایا کرتیں اور فرمائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو راحت پہنچاتا ہے۔ اور غموں کو دور کرتا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا تلبینہ تیار کرنے کا حکم فرمائیں کہ وہ (مریض کا) ناپسندیدہ مگر نفع بخش کھانا ہے

ناک میں دوائی ڈالنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری عطا فرمائی اور ناک میں دوا ڈالی۔

ناک میں قسط ہندی ڈالنا۔

یہ دریائی ہوتی ہے، اسے کست بھی کہتے ہیں جیسے کافور اور

مِثْلُ كُشِطَتْ: نُزِعَتْ وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ قُشِطَتْ.

٦٥٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ.

باب ٤٠٦ أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا

٦٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

باب ٤٠٧ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

باب ٤٠٨ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ وَقَالَ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ، وَقَالَ: لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ.

٦٥٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَغَيْرُهُ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ

قافوریا جیسے کُشِطَت نُزِعَت اور عبداللہ بن مسعود نے قُشِطَت ہی پڑھا ہے۔

ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالے عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے لیے عود ہندی کا استعمال ضروری ہے کیونکہ یہ سات بیماریوں میں مفید ہے لہذا خناق یعنی حلق کے ورم میں سنگھائی جاتی ہے اور ذات الجنب (نمونیہ) میں چبائی جاتی ہے۔ وہ (حضرت ام قیس) فرماتی ہیں کہ میں اپنے شیرخوار بچے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

پچھنے کس وقت لگوائے۔

حضرت ابو موسیٰ نے رات کے وقت پچھنے لگوائے۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ روزہ دار تھے۔

سفر اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوانا۔

اس کی ابن بحینہ نے حضور سے روایت کی ہے۔

عطار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بیماری کے باعث پچھنے لگوانا۔

حمید الطویل کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے حجام کی مزدوری کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور ابو طیبہ نے آپ کو پچھنے لگائے چنانچہ آپ نے اسے دو صاع اناج مرحمت فرمایا اور اس کے مالکوں سے گفتگو کی تو انہوں نے اس کے کام میں تخفیف کر دی۔ نیز فرمایا کہ جن چیزوں کے ساتھ تم علاج کرتے ہو ان میں بہترین پچھنے لگوانا اور قسط بحری کا استعمال ہے اور اپنے بچوں کو گلے دبا کر تکلیف نہ دیا کرو اور قسط کو ضرور استعمال کیا کرو۔

عاصم بن عمر بن قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما مقنع کی عیادت

اَنَّ عَاصِمَ ابْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَ، اَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰی تَحْتَجِمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ فِيْهِ شِفَاءً۔

کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک تم پچھنے نہ لگواؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں شفا ہے۔

باب ۴۰۹ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّاْسِ

سر میں پچھنے لگوانا۔

۶۵۷ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِیْ وَسَطِ رَاْسِهٖ۔ وَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِیْ رَاْسِهٖ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لحی جمل کے مقام پر جو کہ مکرمہ کے راستے میں ہے، سر کے درمیانی حصے کے اندر پچھنے لگوائے حالانکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میں پچھنے لگوائے۔

باب ۴۱۰ الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيْقَةِ وَالصُّدَاعِ۔

دردِ شقیقہ یا سر درد کے باعث پچھنے لگوانا۔

۶۵۸ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَاْسِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ بِمَاءٍ يُقَالُ لَهٗ لَحْیُ جَمَلٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِیْ رَاْسِهٖ مِنْ شَقِيْقَةٍ كَانَتْ بِهٖ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کے باعث احرام کی حالت کے اندر سر میں پچھنے لگوائے اور اس وقت آپ اس چشمے کے پاس تھے جس کو لحی جمل کہتے ہیں۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے اور یہ اس وجہ سے کہ آپ کے سر میں دردِ شقیقہ تھا۔

۶۵۹ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِیْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِیَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تمہاری دواؤں میں کچھ بھلائی ہے تو شہد پینے، پچھنے لگوانے اور آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ داغ لگوایا جائے۔

باب ۴۱۱ الْحَلْقِ مِنَ الْاَذٰى

تکلیف کے باعث سر منڈانا۔

۶۶۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

كعب هو ابن عجرة قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية وانا اوقد تحت برمة والقمل يتناثر عن راسي فقال ايؤذيك هوامك قلت نعم قال فاحلق وصم ثلاثة ايام او اطعم ستة او انسك نسيكة قال ايوب لا ادري بايتهن بدأ

باب ۳۱۲ من اكتوى او كوى غيره وفضل من لم يكتو

۶۶۱ حدثنا ابو الوليد هشام بن عبد الملك حدثنا عبد الرحمن بن سليمان بن الغسيل حدثنا عاصم ابن عمر بن قتادة قال سمعت جابرا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان كان في شيء من ادويتكم شفاء ففي شرطة محجم او لذعة بنار وما احب ان اكتوي.

۶۶۲ حدثنا عمران بن ميسرة حدثنا ابن فضيل حدثنا حصين عن عامر عن عمران بن حصين رضي الله عنهما قال لا رقية الا من عين او حمة فذكرته لسعيد بن جبير فقال حدثنا ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت علي الامم فجعل النبي والنبيان يمرون معهم الرهط والنبي ليس معه احد حتى رفع لي سواد عظيم قلت ما هذا؟ امتي هذه؟ قيل هذا موسى وقومه قيل انظر الى الافق فاذا سواد يملأ الافق ثم قيل لي انظر ههنا وههنا في آفاق السماء فاذا سواد قد ملأ الافق قيل هذه امتك ويدخل الجنة من هؤلاء سبعون الفا بغير حساب ثم دخل ولم يبين لهم فافاض القوم وقالوا نحن الذين آمنا بالله واتبعنا رسوله فنحن هم او اولادنا الذين ولدوا في الاسلام فانا ولدنا في الجاهلية

تشریف لائے اور اس وقت میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا۔ اور میرے سر سے جوئیں جھڑ رہی تھیں۔ فرمایا، کیا یہ تکلیف پہنچاتی ہیں؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ سر منڈوا دو اور تین روزے رکھ لو یا چھ آدمیوں کو کھانا کھلا دو یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے ان امور کی ترتیب یاد نہیں رہی۔

جو کسی کو داغ لگائے یا خود داغ لگوائے اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت

عاصم بن قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی کے اندر کچھ ہے تو پچھنے لگوانے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کوئی دم نہیں مگر نظر بد یا زہریلے جانور کے کاٹے کا۔ پس میں (حصین راوی) نے سعید بن جبیر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- مجھ پر کچھ امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک نبی یا دو نبی گزرے اور ان کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کیا میری امت یہی ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں اور ان کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ افق کی جانب دیکھئے۔ تو ایک سوادِ (کثیر)، جماعت نظر آئی جس نے افق کو بھر رکھا تھا۔ پھر کہا گیا کہ ادھر اور ادھر بھی آسمانی افق کی جانب دیکھیے۔ دیکھا تو اس جماعت نے ہر طرف سے افق کو بھر رکھا ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور یہ وضاحت نہ فرمائی کہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ چنانچہ لوگ جھگڑنے لگے کہ وہ ہم لوگ ہیں کیونکہ ہم اللہ پر ایمان لائے

فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَالَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ. فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقَكَ عُكَاشَةُ.

بَابُ ۴۱۳ الْإِثْمِدِ وَالْكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ فِيْهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوْا لَهُ الْكُحْلَ وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلٰى عَيْنِهَا فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِيْ بَيْتِهَا فِيْ شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ فِيْ أَحْلَاسِهَا فِيْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

بَابُ ۴۱۴ الْجُذَامِ

وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ.

بَابُ ۴۱۵ الْمَنُّ شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ. قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِيْ بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ.

اور اس کے رسول کی پیروی کی ہے تو یہ جماعت ہم ہیں یا جاری اولاد جو اسلام کے اندر ہی پیدا ہوئی کیونکہ ہماری پیدائش زمانۂ کفر میں ہوئی تھی جب نبی کریم تک یہ بات پہنچی تو آپ باہر تشریف لائے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ جماعت ان لوگوں کی ہے جو نہ منتر کریں، نہ بدشگونی لیں، نہ داغ لگوائیں اور اپنے رب پر بھروسہ کریں۔ پھر حضرت عکاشہ بن محصن عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں اس جماعت سے ہوں؟ فرمایا ہاں۔ پھر ایک صحابی کھڑے ہو کر عرض

تکلیف کے باعث آنکھ میں سرمہ لگانا۔ روایت ام عطیہ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کی آنکھ میں سخت تکلیف ہو گئی۔ لوگوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور عرض گزار ہوئے کہ اس کے لیے سرمہ لگانا ضروری ہے ورنہ اس کی آنکھ کے چلی جانے کا خطرہ ہے۔ فرمایا کہ تم میں سے کسی کی عورت اپنے گھر میں بدترین کپڑوں کے اندر یا اپنے کپڑوں میں بدترین گھر کے اندر پڑی رہتی۔ جب کوئی کتا گزرتا تو وہ مینگنیاں پھینکتی ہوئی باہر نکلتی تھی۔ کیا اب چار ماہ دس دن صبر نہیں ہوتا۔

جذام (کوڑھ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ نہ چھوت کی بیماری ہے نہ بدشگونی ہے نہ الو کا جاہلانہ تصور ہے۔ اور نہ صفر کی جاہلانہ کارروائی کوئی چیز ہے اور کوڑھی سے یوں بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

مَن میں آنکھ کے لیے شفا ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھمبی بھی مَن کی قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا بخش ہے۔ شعبہ، حکم بن عتیبہ، حسن العرنی، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ جب میں نے حکم بن عتیبہ کو عبدالملک کی مذکورہ حدیث سنائی تو انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔

باب ۲۱۶ اللدود

۶۶۵ - حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا یحیی ابن سعید حدثنا سفیان قال حدثنی موسی بن ابی عائشۃ عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس وعائشۃ ان ابا بکر رضی اللہ عنہ قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو میت. قال وقالت عائشۃ لددناہ فی مرضہ فجعل یشیر الینا ان لا تلدونی فقلنا کراھیۃ المریض للدواء فلما افاق قال الم انھکم ان تلدونی قلنا کراھیۃ المریض للدواء فقال لا یبقی فی البیت احد الا لد وانا انظر الا العباس فانہ لم یشھدکم.

۶۶۶ - حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان عن الزھری اخبرنی عبید اللہ عن ام قیس قالت دخلت بابن لی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اعلقت علیہ من العذرۃ فقال علی ما تدغرن اولادکن بھذا العلاق علیکن بھذا العود الھندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منھا ذات الجنب یسعط من العذرۃ ویلد من ذات الجنب. فسمعت الزھری یقول بین لنا اثنین ولم یبین لنا خمسۃ قلت لسفیان فان معمرا یقول اعلقت علیہ قال لم یحفظ اعلقت عنہ حفظتہ من فی الزھری. ووصف سفیان الغلام یحنک بالاصبع وادخل سفیان فی حنکہ انما یعنی رفع حنکہ باصبعہ ولم یقل اعلقوا عنہ شیئا.

باب ۲۱۷

۶۶۷ - حدثنا بشر بن محمد اخبرنا عبد اللہ اخبرنا معمر ویونس قال الزھری اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان عائشۃ رضی اللہ عنھا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لما ثقل رسول اللہ

منہ میں دوا رکھ دینا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ تکلیف کے دوران ہم نے حضور کے منہ میں دوائی رکھ دی تھی جبکہ آپ ہمیں دوائی نہ رکھنے کا اشارہ فرماتے رہے۔ چنانچہ ہم نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض دوا سے نفرت کرتا ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے منہ میں دوائی نہ رکھو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اسے مریض کی دوا سے نفرت پر محمول کیا تھا۔ فرمایا کہ گھر میں کوئی باقی نہ رہے بلکہ سب کے منہ میں دوائی ڈالو اور میں دیکھوں گا سوائے عباس کے۔

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں نے خناق کے سبب اس کا گلا دبوایا تھا۔ فرمایا کہ تم گلے کو دبا کر اپنے بچوں کو کیوں تکلیف دیتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے ایک نمونیہ ہے۔ خناق کی صورت میں ناک میں سونگھائی جاتی ہے اور نمونیہ کے اندر منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پس میں (سفیان) نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو بیماریاں ہی ہم پہچان سکیں اور پانچ کا اظہار نہیں کیا۔ میں (علی بن عبد اللہ) نے سفیان سے کہا کہ معمر تو اَعْلَقْتُ عَلَیْہِ فرماتے تھے۔ فرمایا کہ انہیں یاد نہیں رہا کیونکہ یہ اَعْلَقْتُ عَنْہُ ہے جسے میں نے زہری کے منہ سے سن کر یاد کیا ہے اور سفیان نے لڑکے کی حالت بیان کی جس طرح انگلیوں سے اس کا گلا دبا دیا گیا تھا اور سفیان نے اپنے گلے میں انگلی داخل کی یعنی اس طرح انگلی سے لڑکے کا گلا دبا دیا گیا تھا اور انہوں نے اَعْلِقُوْا عَنْہُ نہیں فرمایا۔

بیمار کو نہلانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی اور تکلیف میں اضافہ ہونے لگا تو دوران مرض کے لیے آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُہٗ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَہٗ فِیْ أَنْ یُّمَرَّضَ فِیْ بَیْتِیْ فَأَذِنَّ فَخَرَجَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ تَخُطُّ رِجْلَاہُ فِی الْأَرْضِ، بَیْنَ عَبَّاسٍ وَّاٰخَرَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ھَلْ تَدْرِیْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِیْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَۃُ، قُلْتُ لَا، قَالَ ھُوَ عَلِیٌّ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَیْتَھَا وَاشْتَدَّ بِہٖ وَجَعُہٗ ھَرِیْقُوْا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ أَوْکِیَتُھُنَّ لَعَلِّیْ أَعْھَدُ إِلَی النَّاسِ. قَالَتْ فَأَجْلَسْنَاہُ فِیْ مِخْضَبٍ لِّحَفْصَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَیْہِ مِنْ تِلْکَ الْقِرَبِ حَتّٰی جَعَلَ یُشِیْرُ إِلَیْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ. قَالَتْ وَخَرَجَ إِلَی النَّاسِ فَصَلّٰی لَھُمْ وَخَطَبَھُمْ.

باب ۴۱۸ العُذْرَۃِ

۶۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ أَنَّ أُمَّ قَیْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْأَسَدِیَّۃَ أَسَدَ خُزَیْمَۃَ وَکَانَتْ مِنَ الْمُھَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِیْ بَایَعْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ أُخْتُ عُکَّاشَۃَ أَخْبَرَتْہُ أَنَّھَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَّھَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَیْہِ مِنَ الْعُذْرَۃِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَکُنَّ بِھٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْعُوْدِ الْھِنْدِیِّ فَإِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ أَشْفِیَۃٍ مِّنْھَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُرِیْدُ الْکُسْتَ وَھُوَ الْعُوْدُ الْھِنْدِیُّ. وَقَالَ یُوْنُسُ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَلَّقَتْ عَلَیْہِ

باب ۴۱۹ دَوَاءِ الْمَبْطُوْنِ

۶۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ أَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِی اسْتَطْلَقَ بَطْنُہٗ فَقَالَ اسْقِہٖ

فرمائی، چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو آدمیوں کے درمیان (ان کا سہارا لے کر) تشریف لائے اور آپ کے پیر زمین کے ساتھ گھسٹتے رہے تھے یعنی حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان۔ جب میں (عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ) نے حضرت ابن عباس کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا۔ جواب دیا کہ نہیں۔ کہ حضرت علی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ آپ کا مرض بڑھ جانے اور میرے گھر میں تشریف لانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ میرے اوپر سات مشکیں بہاؤ جن کے ابھی منہ نہ کھولے گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ ہم نے حضور کو حضرت حفصہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹب میں بٹھایا اور پھر ہم آپ کے اوپر مشکوں سے پانی بہانے لگے۔ یہاں تک کہ آپ نے اشارہ فرمایا کہ تم نے یہ کام پورا کر لیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کے پاس تشریف لے گئے۔ چنانچہ نماز پڑھائی اور انہیں خطبہ دیا (وعظ سنایا)

گلے کی بیماری۔

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ کی نسبت سے اسدیہ اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں میں سے ہیں اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ کی بہن ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی جس کو گلے کی تکلیف تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنی اولاد کو تالو دبا کر تکلیف کیوں دیا کرتی ہو، انہیں چاہیئے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس کے اندر سات بیماریوں کی شفا ہے۔ جن میں سے ایک نمونیہ ہے۔ عود ہندی سے مراد کُست (قسط) ہے۔ یونس، اسحاق بن راشد نے جو زہری سے روایت کی اس میں عَلَّقَتْ عَلَیْہِ ہے۔

دستوں کا علاج۔

ابو المتوکل کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے بھائی کا پیٹ چل نکلا ہے۔ یعنی دست جاری ہو گئے ہیں۔ فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پس اس نے شہد پلایا اور عرض کی کہ میں نے

عَسَلًا فَسَقَاهُ، فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا. فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ.

اسے شہد پلایا لیکن دست اور بڑھ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسی طرح نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

باب ۴۲۰ لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

پیٹ کو پکڑنے والی صفر نام کی کوئی بیماری نہیں۔

۶۷۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ. رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کوئی چھوت کی بیماری ہے کہ نہ کوئی پیٹ کی بیماری اور اُلّو کا جالا نہ تصور ہے۔ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرنوں کی طرح لیٹتے ہیں؛ یعنی ایک خارشی اونٹ آ کر دوسرے اونٹوں میں داخل ہوتا ہے اور سب کو خارشی بنا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر پہلے کو خارش کس نے لگائی؟ ــــ زہری نے بھی اس کی ابوسلمہ اور سنان بن ابوسنان سے روایت کی ہے۔

باب ۴۲۱ ذَاتِ الْجَنْبِ

نمونیہ (پسلی کا درد)

۶۷۱ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ عَلَى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ.

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ سے ہونے کی بنا پر اسدیہ اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں سے ہیں اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ کی بہن ہیں، انہوں نے بتایا کہ یہ اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جس کا گلے کی بیماری (خناق) کے سبب انہوں نے تالو دبا دیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو تم اپنی اولاد کو تالو دبا کر تکلیف کیوں دیا کرتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس کے اندر سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے نمونیہ بھی ہے۔ الکُشت سے مراد القُسط ہے اور یہ لفظ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

۶۷۲ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُرِئَ عَلَى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ

حماد کا بیان ہے کہ ایوب کے سامنے ابوقلابہ کی کتاب پڑھی گئی۔ اس میں بعض وہ حدیثیں تھیں جو انہوں نے بیان کیں اور بعض وہ تھیں جو ان کے سامنے پڑھی گئی تھیں۔ اسی کتاب میں حضرت انس رضی

الْنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ وَاَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ وَكَوَاهُ اَبُوْطَلْحَةَ بِيَدِهٖ. وَقَالَ عَبَّادُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنْ يَّرْقُوْا مِنَ الْحُمَةِ وَالْاُذُنِ. قَالَ اَنَسٌ كُوِيْتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَشَهِدَنِيْ اَبُوْطَلْحَةَ وَاَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْطَلْحَةَ كَوَانِيْ.

اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ اور حضرت انس بن نضر نے انہیں داغ لگایا اور حضرت ابو طلحہ نے انہیں اپنے ہاتھ سے داغ لگایا۔ عباد بن منصور، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کے گھر والوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹے اور کان درد کے دم کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ نمونیہ کے باعث مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں داغ لگایا گیا اور میرے پاس حضرت ابو طلحہ حضرت انس بن نضر اور زید بن ثابت موجود تھے جبکہ داغ مجھے حضرت ابو طلحہ نے لگایا۔

بَابٌ ۴۲۲ حَرْقِ الْحَصِيْرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ

خون روکنے کے لیے ٹاٹ جلانا۔

۶۷۳ - حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَةُ وَاُدْمِيَ وَجْهُهٗ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ الدَّمَ يَزِيْدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ اِلٰى حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَاَلْصَقَتْهَا عَلٰى جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَاَ الدَّمُ

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کا خود توڑ دیا گیا، چہرۂ انور خون آلودہ ہو گیا اور سامنے کے دو دندان مبارک شہید کر دیئے گئے تو حضرت علی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے رہے اور حضرت فاطمہ آپ کے پُر نور چہرے سے خون دھوتی رہیں۔ جب حضرت فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون پانی سے زیادہ بہہ رہا ہے تو ٹاٹ جلایا اور اُس کی راکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں میں بھری تو خون بہنے سے بند ہو گیا۔

بَابٌ ۴۲۳ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

بخار جہنم کی گرمی سے ہے۔

۶۷۴ - حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم کا شعلہ ہے لہٰذا اسے پانی سے بجھایا کرو۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر (بخار میں) کہا کرتے: ہم سے عذاب کو پرے ہٹا۔

۶۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِالْمَرْاَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُوْ لَهَا اَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ جب حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پاس کسی بخار والی عورت کو دعا کروانے کے لیے لایا جاتا تو آپ پانی لے کر اس کے گریبان میں ڈال دیا کرتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں حکم

وَبَيْنَ جَيْبِهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا اَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ.

۶۷۶ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ.

۶۷۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ.

باب ۴۲۴ مَنْ خَرَجَ مِنْ اَرْضٍ لَا تُلَايِمُهُ

۶۷۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَاسًا اَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوْا بِالْاِسْلَامِ وَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَخْرُجُوْا فِيْهِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى كَانُوْا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اٰثَارِهِمْ وَاَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوْا اَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوْا فِيْ نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا عَلٰى حَالِهِمْ.

باب ۴۲۵ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُوْنِ

۶۷۹ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ

فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کریں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

ایسی جگہ سے نکلنا جہاں کی آب و ہوا موافق نہ ہو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ کچھ افراد جو قبیلہ عکل اور قبیلہ عرینہ کے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، انہوں نے اسلام کا [illegible] عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! ہم مویشی پالنے والے لوگ ہیں، زراعت نہیں ہیں لہٰذا مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ اونٹ اور چرواہا دینے کا حکم فرمایا کہ شہر سے باہر چلے جائیں اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہیں۔ وہ چلے گئے یہاں تک کہ جب مقام حرہ میں پہنچے تو مسلمانی کے دعوے سے پھر کر کافر ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو کچھ لوگوں کو ان کی تلاش میں روانہ فرمایا۔ وہ نشانات دیکھتے ہوئے گئے اور انہیں لے آئے۔ پس ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی اور ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور حکم فرمایا کہ انہیں حرہ کے نزدیک ڈال آؤ، یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

طاعون کے متعلق روایتیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ قَالَ نَعَمْ.

٦٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ. فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي

ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا: نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ

علیہ وسلم نے فرمایا:- جب تم سنو کہ فلاں جگہ طاعون کی بیماری ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون کی بیماری پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے باہر نہ نکلو۔ میں (حبیب بن ابو ثابت) نے کہا کہ کیا آپ (ابراہیم بن سعد) نے سنا کہ وہ (حضرت اسامہ) حضرت سعد سے روایت کرتے ہوں اور انہوں نے انکار نہ کیا ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب مقام سرغ پر پہنچے تو انہیں اجناد کے امراء یعنی حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح اور ان کے ساتھی ملے اور انہوں نے آپ کو بتایا کہ سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ پس انہیں بلایا گیا اور ان سے مشورہ کیا گیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ چنانچہ ان حضرات میں اختلاف واقع ہو گیا کیونکہ بعض حضرات نے کہا کہ ہم ایک کام کے لیے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں جبکہ دوسرے حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ منتخب افراد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں لہٰذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے۔ پس آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ تو میں انہیں بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چلے اور اسی طرح اختلاف کیا جیسے ان حضرات نے کیا تھا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس ان اکابر قریش کو بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے لیے ہجرت کی۔ انہیں بلایا گیا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا اور کہا کہ ہماری رائے میں لوگوں کو لے کر لوٹنا چاہیے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی کرنا مناسب نہیں ہے۔ پس حضرت عمر نے منادی کروا دی کہ کل صبح میں واپسی کے لیے سوار ہو جاؤں گا۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا۔ کیا آپ خدا کی تقدیر سے فرار کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا:- کاش! یہ بات تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔ اے ابو عبیدہ! ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی

مِنْ قَدَرِ اللهِ إِلٰى قَدَرِ اللهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَّهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَّالْأُخْرٰى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ؛ قَالَ فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِيْ فِيْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

طرف فرار کر رہے ہیں۔ غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں یعنی ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا سوکھا سڑا۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم سرسبز میدان میں چراؤ گے تو چرانا تقدیر الٰہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آگئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی علاقے کے بارے میں ایسا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وبا سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے (سند ملنے پر) خدا کا شکر ادا کیا پھر لوٹ آئے۔

٦٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهٗ أَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ۔

ابن شہاب نے عبداللہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام کی طرف نکلے اور سرغ کے مقام پر پہنچے تو انہیں خبر پہنچی کہ شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ پس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی زمین میں اس کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ واقع ہو جائے جہاں تم رہتے ہو تو بیماری سے ڈرتے ہوئے وہاں سے نہ بھاگو۔

٦٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نُّعَيْمِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ الْمَسِيْحُ وَلَا الطَّاعُوْنُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ کے اندر نہ دجال داخل ہو سکے گا اور نہ طاعون کی بیماری۔

٦٨٣ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيْرِيْنَ قَالَتْ قَالَ لِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَحْيٰى بِمَا مَاتَ؟ قُلْتُ مِنَ الطَّاعُوْنِ. قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ (تمہارے بھائی) یحییٰ کی وفات کس بیماری سے ہوئی؟ میں نے کہا کہ طاعون سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

٦٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دستوں سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ۔

باب ۴۲۶ اَجْرُ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُوْنِ

۶۸۵ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاؤدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْنَا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهٖ صَابِرًا يَعْلَمُ اَنَّهُ لَنْ يُصِيْبَهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاؤدَ۔

باب ۴۲۷ الرُّقٰى بِالْقُرْاٰنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

۶۸۶ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ اَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَاَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهٖ لِبَرَكَتِهَا فَسَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يَنْفُثُ قَالَ كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔

باب ۴۲۸ الرُّقٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۷ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَوْا عَلٰى حَيٍّ مِنْ

مرنے والا شہید اور طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔

طاعون پر صبر کرنے والے کا اجر۔

یحییٰ بن یعمر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں پر چاہے بھیجتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے لیے اسے رحمت بنا دیا ہے پس کوئی بندہ ایسا نہیں کہ طاعون کی بیماری پھیلے اور وہ اپنے شہر میں صبر کرکے بیٹھا رہے، یہ جانتے ہوئے کہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی مگر جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دی ہے تو اس کے لیے شہید کے برابر ثواب ہے ۔ اسی طرح نضر نے داؤد سے روایت کی ہے۔

قرآن سے معوذتین وغیرہ پڑھ کر دم کرنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض کے اندر جس میں آپ کا وصال ہوا معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں انہیں پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ کے دستِ اقدس کو آپ کے جسم اطہر پر پھیرا کرتی ۔ میں (معمر) نے زہری سے پوچھا دم کس طرح کیا جاتا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔

سورۂ الفاتحہ پڑھ کر دم کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس نے حضور سے روایت کی ہے۔

ابو المتوکل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات قبائلِ عرب میں سے ایک قبیلے کے اندر گئے تو انہوں نے ان کی ضیافت نہ کی۔ اسی اثنا میں ان کے سردار

أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ؟ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ۔

کو بچھو نے کاٹ کھایا تو وہ کہنے لگے:۔ کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا:۔ چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہیں کی لہٰذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے ساتھ کچھ مقرر نہ کرلو۔ پس انہوں نے کچھ بکریاں دینا منظور کیا۔ (ان میں سے ایک نے) سورۂ فاتحہ پڑھی اور تھوک منہ میں جمع کرکے شکایت والی جگہ پر تھوک دیا تو اس کی تکلیف دور ہوگئی۔ وہ بکریاں لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ نہ لیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی ہو۔

بَابُ ۴۲۹ الشَّرْطِ فِي الرُّقْيَةِ بِقَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ

دم کرنے کے لیے چند بکریاں لینے کی شرط رکھنا۔

۶۸۸ حَدَّثَنِي سِيدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ۔

ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کا چشمے والوں کے پاس سے گزر ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ کھایا تھا۔ چشمے والوں نے ان حضرات کے پاس ایک آدمی بھیجا اور اس نے کہا:۔ کیا آپ حضرات کے اندر کوئی سانپ اور بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک کو سانپ یا بچھو نے کاٹ کھایا ہے۔ ان میں سے ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا۔ پس وہ تندرست ہوگیا اور یہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آگئے۔ انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا کہ آپ نے اللہ کی کتاب پر اُجرت لی ہے۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ جا پہنچے اور عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ کی کتاب پر اُجرت لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن باتوں کی تم مزدوری لیتے ہو ان میں اللہ کی کتاب سب سے زیادہ اُجرت کی مستحق ہے۔

بَابُ ۴۳۰ رُقْيَةِ الْعَيْنِ

نظر لگنے پر دم کرنا۔

۶۸۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنِي

عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ اَنْ يُسْتَرْقٰى مِنَ الْعَيْنِ۔

یا حکم دیا کہ نظر لگنے کا دم کیا کرو۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِیْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِیْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ. وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ۔

عروہ بن زبیر نے زینب بنت ابوسلمہ سے اور انہوں نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر کے اندر ایک لونڈی کو دیکھا جس کے چہرے پر نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا کہ اس پر کچھ پڑھ کر دم کرو کیونکہ اس کو نظر لگ گئی ہے ـــ عقیل، زہری، عروہ بن زبیر نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس کی روایت کی ہے ـــ اسی طرح عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے روایت کی ہے۔

بَابٌ ۴۳۱ اَلْعَيْنُ حَقٌّ۔

نظر واقعی لگ جاتی ہے۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ۔

معمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نظر کا لگ جانا درست ہے اور آپ نے گودنے سے منع فرمایا۔

بَابٌ ۴۳۲ رُقْيَةُ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ۔

سانپ بچھو کے کاٹے پر دم کرنا۔

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِیْ حُمَةٍ۔

عبدالرحمٰن بن الاسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

پارہ ــــ ۲۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ه

باب ۳۳۔ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ: أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ: اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

حضور کا دم کرنا

عبد العزیز کا بیان ہے کہ میں اور ثابت دونوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ ثابت نے کہا کہ اے ابو حمزہ! میں بیمار ہو گیا ہوں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے اوپر وہ دعا پڑھ کر دم نہ کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ عرض کی کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا۔ اے اللہ لوگوں کے رب! دکھوں کو دور کرنے والے! شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، تیرے سوا کوئی بھی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا عطا فرما جس کے بعد بیماری کا نام و نشان نہ رہے

ف: قرآن مجید میں خود اللہ رب العزت نے فرمایا ہے:۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا۔

(۱۷ : ۸۲)

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کلام الٰہی کے اندر شفاء بھی ہے اور ایمان والوں کے لیے رحمت بھی ہے۔ یہ شفاء اور رحمت دینی بھی ہے اور دنیاوی بھی۔ ایمانی بھی ہے اور اخلاقی بھی، روحانی بھی ہے اور جسمانی بھی، دنیا بھی ہے اور اُخروی بھی۔ اسی لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی قرآن مجید کی آیات یا دعائیہ کلمات پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس حدیث میں اپنا معمول بتایا نیز خود اسی بخاری شریف کی متعدد احادیث کے اندر یہ واقعہ موجود ہے کہ ایک سریہ کا کسی قبیلے کے پاس سے گزر ہوا تو اُن لوگوں نے اِن بزرگوں کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اُس قبیلے کے سردار کو سانپ یا بچھو نے ڈس لیا اور کسی تدبیر سے افاقہ نہ ہوا تو ایک آدمی ان حضرات کے پاس آکر عرض مدعا کرتا ہے۔ صحابہ کرام میں سے ایک نے جاکر سورۃ فاتحہ پڑھ پڑھ کر اُس پر دم کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ اس قبیلے والوں نے انھیں تیس بکریاں بطور انعام دیں جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے انھوں نے آپ کے حکم سے تقسیم کیں بلکہ حضور نے یہاں تک فرمایا کہ میرا حصّہ بھی نکالنا۔ تاکہ احتراز یا عدم جواز کا کوئی شائبہ ہی نہ رہے۔ ـــــ یہ مضمون اسی جلد کی حدیث، ۶۹ اور ۷۰۱ میں بھی موجود ہے۔

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب کوئی زوجہ مطہرہ بیمار

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ اَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ وَاَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا وَحَدَّثَنِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ ؀

۶۹۵- حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي يَقُولُ اِمْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا اَنْتَ.

۶۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ؀

۶۹۷- حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ ؀ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا.

بَابُ ۴۳۴ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ ؀

۶۹۸- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَقَالَ اَبُو سَلَمَةَ وَاِنْ كُنْتُ

ہوتیں تو تعوذ پڑھ کر اپنا دایاں ہاتھ اُن پر پھیرتے اور کہتے :۔ اے اللہ! لوگوں کے رب! دکھوں کو دور کرنے والے! اسے شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، شفا نہیں مگر تیری شفا، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری باقی نہ رہنے دے ۔۔۔ اسی طرح سفیان، منصور ابراہیم، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دم کرتے تو کہا کرتے:۔ تکلیف کو مٹا دے، اے لوگوں کے رب! شفا تیرے دست قدرت میں ہے۔ اس کی مشکل کا آسان کرنے والا تیرے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مریض سے فرمایا کرتے:۔ اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے ہمارے رب کے حکم سے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم دم کرتے وقت فرمایا کرتے تھے:۔ ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے لعاب دہن، جس کے ذریعے ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے ہمارے پروردگار کے حکم سے۔

دم کرتے وقت تھتکارنا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو بیدار ہوتے ہی تین دفعہ تھتکار دے اور اُس کے شر سے پناہ مانگے تو وہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں اگر کوئی ایسا خواب بھی دیکھ لوں جو پہاڑ سے بھی بھاری

لَا أَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَمَا أُبَالِيهَا:

۶۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِذَا أَتَى إِلَى فِرَاشِهِ:

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَرَاقٍ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ: فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا

ہو، تو جب سے میں نے یہ حدیث سُنی ہے میں اُس کی کوئی پروا نہیں کرتا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر دم کرتے پھر انہیں اپنے چہرہ انور پر ملتے اور جہاں تک جسم اطہر پر ہاتھ پہنچتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جب حضور بیمار ہوئے تو آپ نے ایسا ہی کرنے کا حکم فرمایا۔ یونس کا بیان ہے کہ میں نے ابن شہاب کو دیکھا کہ وہ اپنے بستر پر جاتے وقت ایسا ہی کیا کرتے۔

ابوالمتوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب سفر پر نکلے اور قبائل عرب میں سے وہ ایک قبیلے والوں کے پاس پہنچے۔ وہ طلب گار ہوئے کہ انہیں مہمان بنایا جائے لیکن اُن لوگوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا چنانچہ اُس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو اُن لوگوں نے خوب بھاگ دوڑ کی لیکن سب رائیگاں گئی چنانچہ اُن میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جو تمہارے پاس آ کر ٹھہرے ہوئے ہیں، کاش! تم ان کے پاس بھی گئے ہوتے شاید اُن میں سے کسی کے پاس کوئی مفید چیز ہو۔ پس وہ ان کے پاس آ کر کہنے لگے: حضرات ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ ہم نے سعی بسیار کی لیکن سب رائیگاں گئی اور کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کیا آپ میں سے کسی کے پاس اس کا کوئی علاج ہے؟ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم میں ضرور اسکا دم کرنا جانتا ہوں لیکن ہم طلب گار ہوئے تھے کہ تم ہمیں اپنے مہمان بناؤ مگر تم نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا تھا لہٰذا میں اُس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم کچھ مقرر نہ کر لو چنانچہ چند بکریوں پر طرفین کی رضامندی ہو گئی اور یہ چلے گئے پس یہ پھونک مارتے اور سورۃ الفاتحہ پڑھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ ایسا ہو گیا کہ اسکو کسی نے کاٹا ہی نہ تھا اور تندرست ہو کر چلنے پھرنے لگا راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے مصالحت کے مطابق وعدہ پورا کر دیا

حتى نأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فنذكر له الذي كان فننظر ما يأمرنا فقدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا له فقال: وما يدريك أنها رقية؟ أصبتم اقسموا واضربوا لي معكم بسهم.

باب ۴۳۵ مسح الراقي الوجع بيده اليمنى

۷۰۱ - حدثني عبد الله بن أبي شيبة حدثنا يحيى عن سفيان عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يعوذ بعضهم يمسحه بيمينه: أذهب الباس رب الناس واشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما فذكرته لمنصور فحدثني عن إبراهيم عن مسروق عن عائشة بنحوه.

باب ۴۳۶ في المرأة ترقي الرجل

۷۰۲ - حدثني عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان ينفث على نفسه في مرضه الذي قبض فيه بالمعوذات فلما ثقل كنت أنا أنفث عليه بهن فأمسح بيد نفسه لبركتها فسألت ابن شهاب كيف كان ينفث قال ينفث على يديه ثم يمسح بهما وجهه.

باب ۴۳۷ من لم يرق

۷۰۳ - حدثنا مسدد حدثنا حصين بن نمير عن حصين بن عبد الرحمن عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم يوما فقال

ان میں سے کسی نے کہا کہ انہیں تقسیم کر لو۔ دم کرنے والے نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صورت حال عرض کر لیں اور ہم دیکھیں کہ آپ ہمارے لئے کیا حکم فرماتے ہیں۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس امر کا آپ سے تذکرہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اسے پڑھ کر دم بھی کر سکتے ہیں تم نے ٹھیک کیا۔ انہیں تقسیم کر لو اور ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا

دم کرنے والے کا تکلیف کی جگہ دایاں ہاتھ پھیرنا۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجۂ مطہرہ پر دم کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ بھی پھیرتے اور کہتے۔ اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے۔ شفا نہیں ہے مگر تیری شفا۔ ایسی شفا جو بیماری کا نشان بھی باقی نہ چھوڑے۔ جب میں (سفیان) نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے ابراہیم، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ سے یہی حدیث بیان کر دی۔

عورت کا مرد پر دم کرنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنے اُس مرض میں جس کے اندر آپ کا وصال ہوا، معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ جب تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو یہی چیزیں میں پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ کا دست اقدس پھیرا کرتی۔ میں (معمر) نے ابن شہاب سے پوچھا کہ آپ دم کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے۔

جو دم نہ کرے

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، مجھ پر کچھ اُمتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک یا دو نبی گزرے اور اُن کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے

عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِیُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِیُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِیُّ لَیْسَ مَعَهُ اَحَدٌ وَّرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ یَّکُوْنَ اُمَّتِیْ فَقِیْلَ هٰذَا مُوْسٰی وَقَوْمُهٗ، ثُمَّ قِیْلَ لِیْ اُنْظُرْ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ لِیْ اُنْظُرْ هٰکَذَا وَهٰکَذَا فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ یُبَیِّنْ لَهُمْ، فَتَذَاکَرَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِی الشِّرْكِ وَلٰکِنَّا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلٰکِنَّ هٰؤُلَاءِ هُمْ اَبْنَاؤُنَا: فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ عُکَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اَمِنْهُمْ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ اَمِنْهُمْ اَنَا؟ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُکَّاشَةُ۔

تھے کہ اُن کے ساتھ کوئی شخص نہ تھا۔ یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے کہا کہ شاید یہ میری اُمت ہوگی۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں اور اُن کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ اُفق کی جانب دیکھیے۔ تو ایک ایسی کثیر جماعت نظر آئی جس نے اُفق کو بھرا ہوا تھا۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی اُمت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ لوگ اِدھر اُدھر چلے گئے اور آپ نے یہ ظاہر نہ فرمایا کہ وہ کون لوگ ہونگے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ وہ ہم ہیں کیونکہ اگرچہ ہم زمانہ شرک میں پیدا ہوئے لیکن اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں یا پھر وہ ہماری اولاد ہیں جب یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ جماعت اُن لوگوں کی ہے جو نہ بدشگونی لیں، نہ منتر کریں، نہ داغ لگوائیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کریں۔ پھر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں بھی اُن لوگوں میں سے ہوں؟ فرمایا، ہاں۔ پھر ایک اور صحابی عرض گزار ہوئے۔ کیا میں بھی اُن میں ہوں؟ فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

بَابُ ۴۳۸ الطِّیَرَةِ

شگون لینا

۷۰۴۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثٍ: فِی الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ۔

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیماری کا اڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے:۔ عورت گھر اور سواری کا جانور۔

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ الْکَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا اَحَدُکُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ اس بارے میں فال لینا بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ فال کیا چیز ہے فرمایا کہ وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی سنے۔

بَابُ ۴۳۹ الْفَالِ

فال لینا

٧٠٦ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالَ وَمَا الْفَالُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ۔

٧٠٧ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ الصَّالِحُ اَلْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ۔

بَابٌ ٤٠ لَا هَامَةَ

٧٠٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔

بَابٌ ٤١ اَلْكَهَانَةِ

٧٠٩ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَاَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِيْ فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى اَنَّ دِيَةَ مَا فِيْ بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ غَرِمَتْ كَيْفَ اَغْرَمُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ؟ فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ۔

٧١٠ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شگون لینا کوئی چیز نہیں اور فال اِن میں اچھی چیز ہے۔ دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ! فال کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی سنے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیماری کا اُڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں اور اچھی فال مجھے پسند ہے جو اچھا لفظ ہوتا ہے۔

ہامہ کوئی چیز نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں، شگون کوئی چیز نہیں، اُلّو اور پیٹ کی بیماری کا جاہلانہ تصور کوئی چیز نہیں (یعنی یہ تمام باتیں فرضی ہیں)

کہانت

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دو عورتوں کا فیصلہ فرمایا جو قبیلہ ہذیل سے تھیں۔ جو آپس میں لڑ پڑی تھیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اُس کے پیٹ پر لگا اور وہ حاملہ تھی۔ چوٹ کے سبب اس کا وہ بچہ مر گیا جو پیٹ میں تھا۔ پس انہوں نے اپنا مقدمہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی اسے دے دو۔ قاتلہ کے ولی نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسے بچے کی دیت کس طرح ادا کروں جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ وہ بولا اور نہ چیخا۔ لہٰذا اُس کی تو دیت ہی نہیں۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بیشک کاہنوں کا بھائی ہے۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ امْرَاَتَیْنِ رَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ
جَنِیْنَهَا فَقَضٰی فِیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ۔ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ
بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی
فِی الْجَنِیْنِ یُقْتَلُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ
فَقَالَ الَّذِیْ قُضِیَ عَلَیْهِ: کَیْفَ اَغْرَمُ مَا لَا اَکَلَ وَلَا
شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ؟ وَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هٰذَا
مِنْ اِخْوَانِ الْکُهَّانِ۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَ
حُلْوَانِ الْکَاهِنِ۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ
بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ
عَنِ الْکُهَّانِ فَقَالَ: لَیْسَ بِشَیْءٍ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّهُمْ یُحَدِّثُوْنَا اَحْیَانًا بِشَیْءٍ فَیَکُوْنُ حَقًّا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْکَلِمَةُ مِنَ
الْحَقِّ یَخْطَفُهَا مِنَ الْجِنِّیِّ فَیَقُرُّهَا فِیْ اُذُنِ وَلِیِّهٖ
فَیَخْلِطُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ کَذْبَةٍ قَالَ عَلِیٌّ قَالَ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْسَلًا اَلْکَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِیْ
اَنَّهٗ اَسْنَدَهٗ بَعْدَهٗ۔

بَابُ ۴۴۲ السِّحْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: وَلٰکِنَّ
الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ
عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا یُعَلِّمٰنِ

کی ہے کہ دو عورتوں نے آپس میں ایک دوسری پر پتھر چلائے۔ چنانچہ ایک کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اُس کی دیت میں غلام یا لونڈی دی جائے۔ ابن شہاب نے سعید بن مسیّب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس بچے کا فیصلہ فرمایا جس کو اُس کی والدہ کے پیٹ میں قتل کر دیا گیا تھا کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ پس جس شخص نے دیت ادا کرنی تھی اُس نے کہا کہ میں اُس بچے کی دیت کس طرح ادا کروں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بات کی نہ چیخا، یہ تو ایسی بات تھی جو آئی گئی ہوئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک یہ آدمی کاہنوں کا بھائی ہے۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت زنا کا معاوضہ اور کاہن کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ ہمیں بعض ایسی باتیں بھی بتاتے ہیں جو سچ ثابت ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سچ ثابت ہونے والی بات جنات نے (آسمان سے) سُنی ہوتی ہے پھر اُسے اپنے دوست (کاہن) کے کان میں اس طرح ڈالتے ہیں پھر کاہن سو جھوٹ اُس کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ علی بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں سمجھتا تھا کہ اَلْکَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ کو عبدالرزاق نے مرسلاً روایت کیا ہے لیکن مجھے معلوم ہو گیا کہ انہوں نے یہ موصولاً کہا ہے۔

جادو

ارشادِ ربانی ہے:- ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ جادو جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى. وَقَوْلِهٖ: اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ. وَقَوْلِهٖ: يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى. وَقَوْلِهٖ: وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ. وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاحِرُ. تُسْحَرُوْنَ تُعَمَّوْنَ.

٧١٣ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهٗ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ، حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِيْ لٰكِنَّهٗ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ؟ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ مَطْبُوْبٌ. قَالَ مَنْ طَبَّهٗ؟ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ، قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ وَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ كَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ اَوْ كَاَنَّ رُءُوْسَ نَخْلِهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهٗ قَالَ قَدْ عَافَانِي اللّٰهُ فَكَرِهْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيْهِ شَرًّا فَاَمَرَ بِهَا

تھے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں۔ تو اپنا ایمان نہ کھو۔ تو اُن سے سیکھتے وہ جو جدائی ڈالیں مرد اور اسکی عورتیں اور اُس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا، نفع نہ دے گا اور بیشک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اُسکا کچھ حصہ نہیں (سورۂ البقرہ، آیت ۱۰۲) نیز فرمایا:۔ اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آئے (سورۂ طٰہٰ، آیت ۶۹) یہ بھی فرمایا:۔ کیا جادو کے پاس جاتے ہو دیکھ بھال کر (سورۂ الانبیاء، آیت ۳)۔ نیز ارشاد ہوا:۔ اُن کے جادو کے زور سے اُن کے خیال میں دوڑتی ہوئی معلوم ہوئیں (سورۂ طٰہٰ، آیت ۶۶) یہ بھی فرمایا:۔ اُن عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونک مارتی ہیں (سورۂ الفلق، آیت ۴)۔ النَّفّٰثٰتِ جادوگر عورتیں۔ تُسْحَرُوْنَ جادو کیے گئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بنی زُریق کے ایک آدمی نے جادو کیا جس کو لبید بن اعصم کہا جاتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ حالت ہوگئی کہ آپ نے ایک کام کیا نہیں ہوتا تھا۔ لیکن خیال یہ گزرتا کہ میں نے یہ کام کرلیا ہے۔ ایک روز یا کسی رات جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے بار بار دعا کی اور پھر فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جو کچھ میں معلوم کرنا چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے؟ میرے پاس دو شخص آئے اُن میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا پیروں کی جانب کھڑا ہوگیا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے دریافت کیا کہ اس مردِ حق آگاہ کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کس نے کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے پوچھا کہ کس چیز پر کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی پر، کنگھی سے جڑے ہوئے بالوں اور کھجور کی جھلی پر۔ پوچھا کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذَروان کنوئیں کے اندر۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کچھ اصحاب کو ساتھ لیکر اُس کنوئیں پر تشریف لے گئے۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا:۔ اے عائشہ! اُس کنوئیں کا پانی گویا مہندی کے پانی کی طرح تھا اور وہاں کی کھجوریں شیطان کے سروں جیسی ہیں۔ میں نے عرض کی:۔ یا رسول اللہ! آپ نے انہیں نکلوا کیوں نہ لیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا بخش دی ہے لہٰذا میں نے ناپسند کیا کہ اس شر کو مشتہر کروں لہٰذا اُس کے حکم سے انہیں

فَدُفِنَتْ تَابَعَهُ اَبُو اُسَامَةَ وَاَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ، فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، يُقَالُ: الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ اِذَا مُشِطَ وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ۔

دفن کروا دیا ہے۔ اسی طرح ابو اُسامہ، ابو ضمرہ اور ابن ابی الزناد نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے۔ لیث اور ابن عیینہ نے ہشام سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ کنگھی اور کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں پر کہتے ہیں کہ اَلْمُشَاطَۃُ وہ بال ہیں جو کنگھی کرنے سے جھڑیں اور اَلْمُشَاقَۃُ روئی سے بنائے ہوئے دھاگے کو کہا جاتا ہے۔

باب ۴۴۳ اَلشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ

شرک اور جادو ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں

۷۱۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا الْمُوْبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچتے رہو اور وہ شرک اور جادو ہیں

باب ۴۴۴ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ - وَقَالَ

کیا جادو کا توڑ کیا جائے

قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ اَوْ يُؤْخَذُ عَنْ اِمْرَاَتِهِ اَيُحَلُّ عَنْهُ اَوْ يُنَشَّرُ؟ قَالَ لَا بَاْسَ بِهِ اِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْاِصْلَاحَ فَاَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ:

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ جس آدمی پر جادو کر دیا جائے یا جیسے عورت کے پاس جانے سے روک دیا جائے، کیا اُس کے لئے اس کا توڑ کرنا حلال ہے؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سے اصلاح مراد ہے نیز جو چیز نفع دے اور اُس سے منع نہ کیا گیا ہو وہ جائز ہے

۷۱۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ اَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي اٰلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَاَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰى كَانَ يَرٰى اَنَّهُ يَاْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَاْتِيهِنَّ، قَالَ سُفْيَانُ وَهٰذَا اَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ اِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اَعَلِمْتِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ اَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِي وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَاْسِي لِلْاٰخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ اَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ وَفِيمَ؟ قَالَ فِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔ تو آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ خیال فرماتے کہ میں کسی اپنی ازواج مطہرات کے پاس ہو آیا ہوں۔ حالانکہ آپ تشریف نہ لاتے تھے سفیان راوی کا بیان ہے کہ جب یہ حالت ہو جائے تو یہ جادو کی سخت ترین صورت ہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تم جانتی ہو کہ جو چیز میں معلوم کرنا چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالٰی نے بتا دی ہے یعنی میرے پاس دو شخص آئے اور اُن میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا میرے پائنتی کھڑا ہو گیا۔ پس جو میرے سرہانے کھڑا تھا اُس نے دوسرے سے کہا کہ اس مرد حق آگاہ کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ جادو کس نے کیا ہے؟ کہا کہ لبید بن اعصم نے جو بنی زُریق کا ایک فرد یہودیوں کا حلیف اور منافق تھا۔ پوچھا کہ کس چیز میں جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی اور اُن بالوں پر جو کنگھی سے جھڑتے ہیں پوچھا کہ یہ کہاں کیا گیا ہے؟ جواب دیا کہ نر کھجور کی تھیلی میں لپیٹ کر پتھر کے نیچے ذروان کنوئیں میں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالٰے

مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ، قَالَ وَاَيْنَ؟ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتّٰى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَآءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ فَقُلْتُ. اَفَلَا اَيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ فَقَدْ شَفَانِيْ، وَاَكْرَهُ اَنْ اُثِيْرَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ شَرًّا۔

علیہ وسلم اُس کنوئیں پر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ اُن چیزوں کو نکال لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہی کنواں مجھے دکھایا گیا تھا۔ اُس کنوئیں کا پانی مہندی کے نچوڑ کی طرح تھا اور اُس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں جیسی تھیں۔ عروہ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں نکلوا لیا گیا۔

حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی! ۔ آپ نے اِس بات کو مشتہر کیوں نہ کیا؛ فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمادی، لہٰذا میں ناپسند کرتا ہوں کہ کسی کی برائی کا لوگوں میں عام چرچا کروں۔

بَابُ ۴۴۵ السِّحْرِ

حضور پر جادو کیا گیا

۷۱۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ؟ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ، قَالَ فِيْمَا ذَا؟ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ، قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَاَخْرَجْتَهُ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَشَفَانِيْ وَخَشِيْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَّاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ کی حالت یہ ہوگئی کہ کسی کام کے متعلق خیال کرتے کہ میں نے کر لیا ہے۔ حالانکہ وہ کیا نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں بار بار دعا کی، پھر فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میرے پاس دو شخص آئے تو اُن میں سے ایک میرے سر کے اور دوسرا پیروں کے پاس بیٹھ گیا۔ اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اس مردِ حق آگاہ کو کیا تکلیف ہے؟ جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ جادو کس نے کیا ہے؟ بتایا کہ لبید بن اعصم یہودی نے جو بنی زریق سے ہے۔ دریافت کیا کہ کس چیز سے کیا ہے؟ کہا کہ کنگھی پر، کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں پر اور نر کھجور کی چھلی پر۔ پوچھا کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذی اروان کے کنوئیں میں۔ عروہ کا بیان ہے کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کنوئیں کی طرف اپنے بعض اصحاب کے ساتھ تشریف لے گئے۔ پھر اسکی طرف نظر کی اور اُس کے اوپر کھجور کا درخت تھا۔ اس کے بعد آپ حضرت عائشہ کے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا۔ خدا کی قسم اُسکا پانی تو مہندی کے نچوڑ جیسا تھا اور اُس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں جیسی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ کیا آپ نے انہیں نکال لیا تھا۔ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت بخشی اور شفا عطا فرمادی ہے لہٰذا میں نے خدشہ محسوس کیا کہ کسی کی برائی کو لوگوں میں مشہور کروں اور حکم دیا تو انہیں دفن کر دیا گیا۔

باب ۴۴۶ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۷۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَإِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

جادو اثر بیان

زید بن اسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ مشرق کی جانب سے دو شخص آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا تو لوگ اُن کے بیان سے بہت متعجب ہوئے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیانات میں جادو ہوتا ہے کہ بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں۔

باب ۴۴۷ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ

۷۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذٰلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ. وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ.

جادو کا عجوہ کھجور سے علاج

حضرت سعد بن اَبی وقّاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزانہ چند عجوہ کھجوریں کھالیا کرے تو اُس روز رات تک اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ علی بن مدینی کے سوا دوسرے راویوں نے سات کھجوریں بیان کی ہیں۔

۷۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ

حضرت سعد بن اَبی وقّاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اُس روز اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں دے گا

باب ۴۴۸ لَا هَامَةَ

۷۲۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ بَعْدُ يَقُولُ قَالَ

ہامہ کوئی چیز نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں نیز پیٹ کی بیماری اور اُلّو کا جاہلانہ تصور کوئی چیز نہیں پس ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُن اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرنوں کی طرح لیٹتے ہیں، پھر اُن میں ایک خارشی اُونٹ آملتا ہے اور سب کو خارشی کر دیتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ نے فرمایا کہ پھر پہلے کو بیماری کس نے لگائی؟ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سُنا کہ بیمار اُونٹ کو تندرست اونٹوں

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الْأَوَّلِ قُلْنَا أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ لَا عَدْوَى فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيثًا غَيْرَهُ۔

بَابُ ۴۲۹ لَا عَدْوَى

۷۲۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَمْزَةُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ۔

۷۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى۔ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُورِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى: فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظِّبَاءِ فَيَأْتِيهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَتَجْرَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ۔

۷۲۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ۔

بَابُ ۴۳۰ مَا يُذْكَرُ فِي سُمِّ النَّبِيِّ

کے پاس نہ لے جاؤ اور حضرت ابوہریرہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے کہا کہ کیا آپ نے یہ روایت نہیں کی کہ چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں تو انہوں نے حبشی زبان میں کچھ کہا۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ اس کے سوا کوئی اور حدیث بھولے ہوں

عدوی کوئی چیز نہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں اور نہ شگون کچھ ہے ۔ بیشک نحوست تین چیزوں میں ہے، یعنی گھوڑا، عورت اور گھر میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ بیمار اُونٹ کو تندرست اونٹوں کے پاس نہ لے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے ۔ چنانچہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ غور فرمایئے کہ اُونٹ ہرنوں کی طرح ریت میں لیٹتے ہیں پھر اُن میں ایک خارشی اُونٹ آملتا ہے تو سب کو خارش ہو جاتی ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر پہلے کو بیماری کس نے لگائی تھی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے اور شگون کوئی چیز نہیں لیکن فال مجھے پسند ہے ۔ لوگوں نے پوچھا کہ فال کیا ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ۔

حضور کو زہر دیا گیا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ، فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا۔ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا فَقَالُوا نَعَمْ، فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ۔

بَابُ ۴۵۱ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عروہ، حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا (بھنا ہوا) گوشت پیش کیا جس میں زہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے یہاں یہودی ہیں، انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ چنانچہ انہیں آپ کے حضور جمع کر دیا گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے ایک بات پوچھنے والا ہوں۔ کیا تم مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ جواب دیا کہ اے ابوالقاسم! ہاں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا جدِّ اعلیٰ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا باپ فلاں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جھوٹ سے کام لیا بلکہ تمہارا جدِّ اعلیٰ تو فلاں ہے وہ کہنے لگے کہ آپ نے سچ فرمایا اور راست گوئی سے کام لیا ارشاد فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے جواب دیا اے ابوالقاسم! ہاں اور اگر ہم آپ سے جھوٹ بولیں گے تو آپ کو اسی طرح پتہ لگ جائیگا جیسے ہمارے مورثِ اعلیٰ کے بارے میں آپ جان گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ دوزخی کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ تھوڑے سے دن ہم رہیں گے اور پھر ہماری جگہ (مستقل) آپ حضرات (یعنی مسلمان) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس میں ذلیل ہونے والو! ہم خدا کی قسم تمہاری جگہ کبھی جہنم میں نہیں جائیں گے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو کیا سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے کہا، ہاں فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں فرمایا کہ تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ پس انہوں نے کہا۔ ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ سچے نبی

زہر پینا اور اُسے اپنے خوف کا علاج بنانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کرے وہ دوزخ میں جائے گا، ہمیشہ

اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من تردّٰی من جبل فقتل نفسہ فھو فی نار جھنم یتردّٰی فیہ خالدا مخلدا فیھا ابدا ومن تحسّٰی سمًّا فقتل نفسہ فسمّہ فی یدہ یتحساہ فی نار جھنم خالدا مخلدا فیھا ابدا، ومن قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ یجأ بھا فی بطنہ فی نار جھنم خالدا مخلدا فیھا ابدا۔

۷۲۶۔ حدثنا محمد اخبرنا احمد بن بشیر ابوبکر اخبرنا ھاشم بن ھاشم قال اخبرنی عامر بن سعد قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من اصطبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر۔

اُس میں گرتا رہے گا اور اُس میں ہمیشہ رہے گا۔ جو زہر کھا کر اپنے آپ کو ختم کرے تو وہ زہر دوزخ کے اندر اُس کے ہاتھ میں ہوگا جسے دوزخ میں کھاتا ہوگا اور ہمیشہ اُس میں رہے گا۔ جو لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو قتل کرے تو وہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا جسے دوزخ کی آگ کے اندر ہمیشہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس کے اندر رہے گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے تو اُس روز اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

باب ۴۵۲ البان الاتن

گدھی کا دودھ

۷۲۷۔ حدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا سفیان عن الزھری عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ عنہ قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السبع۔ قال الزھری ولم اسمعہ حتی اتیت الشام وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شھاب قال وسالتہ: ھل نتوضأ او نشرب البان الاتن او مرارۃ السبع او ابوال الابل قال قد کان المسلمون یتداوون بھا فلا یرون بذلک باسا فاما البان الاتن فقد بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لحومھا ولم یبلغنا عن البانھا امر ولا نھی، واما مرارۃ السبع قال ابن شھاب اخبرنی ابو ادریس الخولانی ان ابا ثعلبۃ الخشنی اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل کل ذی ناب من السبع۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دانتوں کے ساتھ شکار کرنے والے ہر جانور (درندے) کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ زہری کا قول ہے کہ میں نے یہ بات سُنی تھی یہاں تک کہ میں شام گیا۔ لیث نے اضافہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یونس نے ابن شہاب کے حوالے سے کہا اور میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا ہم گدھی کے دودھ میں وضو کریں اور پی لیں یا درندوں کے پتے کھالیں؟ یا اُونٹ کا پیشاب پی لیں؛ فرمایا کہ مسلمان برابر انہیں استعمال کرتے رہے ہیں اور اس (اونٹ کے پیشاب) میں کوئی حرج شمار نہیں کرتے تھے۔ رہی گدھی کے دودھ کی بات تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی پہنچا ہے کہ آپ نے ہمیں گدھے کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ لیکن گدھی کے دودھ کے بارے میں حکم یا ممانعت کا کوئی ارشاد ہم تک نہیں پہنچا۔ رہی درندوں کے پتے کی بات تو ہمیں ابن شہاب نے اُنہیں ابو ادریس خولانی نے، انہیں ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۴۵۳ اذا وقع الذباب فی الاناء

اگر برتن میں مکھی گر جائے

۷۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۴۵۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ۔

۷۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ۔

بَابُ ۴۵۵ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

۷۳۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ۔

۷۳۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن کے اندر مکھی گر جائے تو چاہیے کہ اُسے پوری طرح غوطہ دے لے اور پھر پھینک دے کیونکہ اُس کے ایک پَر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔

لباس کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

زینت کو اللہ نے حلال کیا ہے

ارشادِ ربانی ہے: تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اُس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی (سورۃ الاعراف، آیت ۳۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھاؤ، پیو اور پہنو اور خیرات کرو بغیر فضول خرچی اور تکبر کے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ جو چاہو کھاؤ، پیو اور پہنو لیکن دو غلطیاں نہ کرنا یعنی فضول خرچی اور تکبر۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تکبر کے باعث کپڑا گھسیٹ کر چلے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظر بھی نہیں فرمائے گا۔

جو تکبر کے بغیر ازار لٹکائے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تکبر کے باعث کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میری چادر کا ایک سرا غیر ارادی طور پر لٹک جاتا ہے۔ ماسوائے اس کے کہ ہمہ وقت ادھر متوجہ رہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اُن لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے باعث ایسا کرتے ہیں۔

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج کو گرہن

يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَكْشِفَهَا

لگا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ جلدی سے کپڑا گھسیٹتے ہوئے اُٹھے یہاں تک کہ مسجد میں پہنچ گئے۔ اور لوگ بھی جمع ہو گئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آفتاب روشن ہو گیا تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم انہیں گہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، یہاں تک کہ وہ پورا نظر آنے لگے

بَابٌ ۴۵۶ اَلتَّشْمِيْرُ فِي الثِّيَابِ

کپڑوں کو سمیٹنا

۷۳۲۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ: فَرَاَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ اَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اِلَى الْعَنَزَةِ، وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَّرَاءِ الْعَنَزَةِ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ آئے اور زمین پر نیزہ گاڑ دیا۔ پھر نماز کیلئے اقامت پڑھی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حُلّہ پہنے اور اُسے سمیٹے ہوئے تشریف لے آئے اور آپ نے نیزہ کی طرف منہ کرکے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ آپ کے سامنے سے گزر رہے ہیں مگر نیزہ کے پرے کی طرف سے۔

بَابٌ ۴۵۷ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

ٹخنوں سے نیچے جو کپڑا ہے وہ جہنم میں ہے۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ازار کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔

بَابٌ ۴۵۸ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ۔

جو از راہ تکبر کپڑا گھسیٹے

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اُس شخص کی طرف قیامت کے روز نظر بھی نہیں فرمائے گا جو از راہ تکبر اپنی ازار کو گھسیٹ کر چلتا ہے۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ اَوْ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی یا ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی حُلّہ پہن کر اور خوش ہو کر جا رہا تھا اور اپنے بالوں میں کنگھی کر رکھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے زمین میں دھنسا دیا، پس وہ قیامت تک زمین

إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

٧٣٦۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

٧٣٧۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

٧٣٨۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذَكَرَ إِزَارَهُ قَالَ: مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا، تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ۔

بَابُ ٤٥٩ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ۔ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْزَةَ بْنِ

میں دھنستا ہی جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی زمین میں اپنی ازار کو گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا کہ دھنسا دیا گیا اور قیامت تک وہ زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔ اسی طرح یونس نے زہری سے روایت کی ہے لیکن شعیب نے حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت نہیں کی۔

جریر بن زید کا بیان ہے کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ اُن کے گھر کے دروازے پر تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

شعبہ کا بیان ہے کہ میں محارب بن دثار (قاضی کوفہ) سے ملا جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر عدالت کی طرف جا رہے تھے، تو میں نے اُن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - جو ازراہ تکبر کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ میں نے محارب سے پوچھا کہ کیا انہوں نے ازار کا ذکر کیا؟ فرمایا کہ ازار یا قمیص کی تخصیص نہیں کی۔ جبلہ بن سحیم زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے — لیث، نافع نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔ — موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد، قدامہ بن موسیٰ، سالم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے گا۔

حاشیہ والی ازار

اَبِي اُسَيْدٍ وَّمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُّهَدَّبَةً۔

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ، جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ اَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الزَّبِيرِ وَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَاَخَذَتْ هُدْبَةً مِّنْ جِلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ: يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا تَنْهٰى هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ اَنْ تَرْجِعِي اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ، فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ۔

بَابٌ ۴۶۰ لِلْاَرْدِيَةِ۔ وَقَالَ اَنَسٌ: جَبَذَ اَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوا لَهُمْ۔

بَابٌ ۴۶۱ لُبْسِ الْقَمِيصِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ: اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَاَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِي يَاْتِ بَصِيرًا۔

زہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ بن ابو اُسید، معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے منقول ہے کہ انہوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے۔

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی جبکہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور حضرت ابوبکر بھی آپ کے پاس تھے۔ اُس عورت نے کہا: یارسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی اور جب میری مدّت طلاق پوری ہوگئی تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا اور بیشک خدا کی قسم، یارسول اللہ! اُن کے پاس کوئی چیز نہیں مگر اس پھندنے جیسی اور اپنی چادر کا کنارا پکڑ کر دکھایا۔ جب خالد بن سعید نے اُس کی یہ بات سُنی جو دروازے پر تھے اور جنہیں اجازت نہیں ملی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا:۔ اے ابوبکر! اس عورت کو روکتے کیوں نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آواز بلند کر رہی ہے خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے سوا کچھ نہ دیکھا کہ آپ تبسم ریز ہوگئے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو، ایسا نہیں ہوسکتا جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔ چنانچہ اس کے بعد یہی طریقہ مقرر ہوگیا۔

چادر

حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نے حضور کی چادر کھینچی۔

حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر طلب فرمائی اور آپ روانہ ہوگئے۔ چنانچہ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے چل رہے تھے، یہاں تک کہ اُس گھر تک جا پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ پس آپ نے اجازت طلب کی اور انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

قمیص پہننا

اللہ تعالےٰ نے حضرت یوسف کے واقعہ میں فرمایا:۔ میرا یہ کرتہ لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو، انکی آنکھیں کھل جائیں گی (سورہ یوسف آیت ۹۳)

۷۴۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! احرام والا کون سے کپڑے پہنے، پس نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام باندھنے والا قمیص، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں جوتے میسّر نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں۔

۷۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللهُ أَعْلَمُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اُس وقت پہنچے جبکہ عبد اللہ بن اُبَیّ کو قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے باہر نکالا گیا اور آپ کے گھٹنوں پر رکھ دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے اپنا لعاب دہن اُس پر ڈالا اور اُسے اپنی قمیص پہنا دی۔ آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے

۷۴۳ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ: إِذَا فَرَغْتَ فَآذِنَّا. فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ، فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا۔ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن اُبَیّ کی وفات ہوئی تو اُس کا صاحبزادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! اپنی قمیص مرحمت فرمائی جائے تاکہ اُس کے اَبّا جان کو کفن دیا جائے اور اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائی جائے اور اُن کی مغفرت کے لئے دعا کرنا۔ پس آپ نے انہیں قمیص مرحمت فرما دی اور فرمایا کہ جب تم (کفن وغیرہ سے) فارغ ہو جاؤ تو ہمیں بتا دینا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے آپ کو بتا دیا لہٰذا آپ اُس کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے چلے حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے:۔ کیا آپ کو منافقین کی نمازِ جنازہ پڑھانے سے منع نہیں فرمایا گیا، چنانچہ ارشاد ہوا:۔ تم اُن کی معافی چاہو یا نہ چاہو، اگر تم ستّر بار اُن کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا سورۃ التوبہ، آیت ۸۰) پس یہ آیت نازل ہوئی:۔ اور اُن میں سے کسی کی میت ٭

٭ پر کبھی نماز نہ پڑھنا (سورۃ التوبہ، آیت ۸۴)

بَابُ ۲۶۲ جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ۔

قمیص وغیرہ کا سینے کے پاس گریبان ہو۔

۷۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بخیل اور خیرات کرنے والے کی مثال

الحسن عن طاؤس عن ابی ھریرۃ قال ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیہما جبتان من حدید قد اضطرت ایدیہما الی ثدیہما و تراقیہما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقۃ انبسطت عنہ حتی تغشی انا ملہ وتعفو اثرہ، وجعل البخیل کلما ھم بصدقۃ قلصت واخذت کل حلقۃ بمکانہا، قال ابوھریرۃ فانا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول باصبعہ ھکذا فی جیبہ فلقد رأیتہ یوسعہا ولا تتوسع۔ تابعہ ابن طاؤس عن ابیہ وابو الزناد عن الاعرج فی الجبتین، وقال حنظلۃ سمعت طاؤسا سمعت اباھریرۃ یقول جبتان۔ وقال جعفر عن الاعرج جنتان۔

اُن دو آدمیوں جیسی بیان فرمائی جن کے اوپر لوہے کی زرہیں ہوں اور اُن کے دونوں ہاتھ سینے کے ساتھ گلے سے لگے ہوئے ہوں۔ پس مخیر آدمی جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ اسی ڈھیلی ہو جاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں پر چلی جاتی ہے اور انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور بخیل جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ سخت ہو جاتا ہے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو اپنی انگشت ہائے مبارک اپنے گریبان میں ڈال کر بتاتے ہوئے دیکھا کہ اگر تم دیکھو کہ وہ اپنی انگلیوں کو کشادہ کرنا چاہتا تو کر نہیں پاتا۔ ابن طاؤس، طاؤس، ابو الزناد نے اعرج سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فی الجبتین کہا ہے۔ حنظلہ، طاؤس نے حضرت ابو ہریرہ کو جُبّتان فرماتے ہوئے سُنا۔ جعفر نے اعرج کے حوالے سے جُنّتان کہا ہے۔

باب ۴۶۳ من لبس جبۃ ضیقۃ الکمین فی السفر

جو سفر میں تنگ آستینوں والا جُبّہ پہنے۔

۷۴۵۔ حدثنا قیس بن حفص حدثنا عبد الواحد حدثنا الاعمش قال حدثنی ابو الضحی قال حدثنی مسروق قال حدثنی المغیرۃ بن شعبۃ قال: انطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم اقبل فتلقیتہ بماء فتوضا وعلیہ جبۃ شامیۃ فمضمض واستنشق وغسل وجہہ فذھب یخرج یدیہ من کمیہ فکانا ضیقین فاخرج یدیہ من تحت الجبۃ فغسلہما ومسح براسہ وعلی خفیہ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے وضو فرمایا اور آپ نے شامی جبہ پہنا ہوا تھا۔ پس آپ نے کلّی کی ناک میں پانی ڈالا مبارک چہرہ دھویا۔ پھر آپ ہاتھوں کو اپنی آستینوں سے نکالنے لگے تو وہ تنگ تھیں چنانچہ آپ نے دونوں ہاتھ جُبّہ کے نیچے سے نکالے اور انہیں دھویا۔ پھر سر اور موزوں پر مسح کیا۔

باب ۴۶۴ جبۃ الصوف فی الغزو

جہاد میں اُونی جُبّہ پہننا

۷۴۶۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا زکریاء عن عامر عن عروۃ بن المغیرۃ عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ کسی سفر میں ایک رات میں نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا پس آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس پانی ہے ؟ میں نے اثبات

ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

میں جواب دیا تو آپ سواری سے اُترے اور چل دیے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ جب آپ تشریف لے آئے تو میں چھاگل سے پانی ڈال کر وضو کروانے لگا چنانچہ آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور اس وقت صوف کا جبّہ پہن رکھا تھا جس سے آپ کلائیوں کو باہر نہ نکال سکے یہاں تک کہ آپ نے جبّہ کے نیچے سے انہیں نکالا اور پھر کلائیوں کو دھویا اور پھر سر کا مسح فرمایا۔ چنانچہ موزے اتارنے کے لئے میں نیچے جھکا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں رہنے دو کیونکہ جب میں نے انہیں پہنا تو پاک تھے لہٰذا اُن دونوں پر مسح فرمایا۔

بَابُ ۲۶۵ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ، وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ

قبا اور ریشمی فرّوج پہننا

وہ بھی قبا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا چاک پیچھے ہوتا ہے۔

۴۷ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ: خَبَأْتُ هَذَا لَكَ، قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ کو کچھ بھی عطا نہیں فرمایا۔ پس حضرت مخرمہ نے کہا۔ اے بیٹے ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو۔ پس میں آپ کے ہمراہ گیا تو فرمایا کہ اندر جاؤ اور حضور کو میرے نام سے بلاؤ۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضور کو اُن کے نام سے بلایا تو آپ اُن کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اُوپر ایک قبا تھی چنانچہ فرمایا کہ یہ قبا میں نے تمہارے لئے بچا کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسکی طرف دیکھا تو حضور نے فرمایا: مخرمہ راضی ہو گئے؟

۴۸ ۷ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ: لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ. تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُّوجٌ حَرِيرٌ۔

ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک ریشمی فرّوج پیش کی گئی تو آپ نے اُسے پہن لیا پھر نماز پڑھی۔ جب آپ واپس لوٹے تو اُسے سختی کے ساتھ اُتار پھینکا۔ جس سے ناپسندیدہ ہونے کا اظہار ہوتا تھا اور فرمایا کہ یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔ اسی طرح عبداللہ ابن یوسف نے لیث سے اور دوسرے حضرات نے ریشمی فروج کہا ہے۔

بَابُ ۲۶۶ الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ۔

ٹوپیاں

مسدد، معتمر، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت انس کو ریشم ملی اُودی زرد ٹوپی پہنے دیکھا۔

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ۔

کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: - یا رسول اللہ! احرام باندھنے والا کونسے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قمیصیں عمامے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنیں، ہاں جسے جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن یہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور وہ کپڑے بالکل نہ پہنو جنہیں زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو۔

بَابُ ۴۶۷ السَّرَاوِيلِ۔

شلواریں

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - جس کو ازار (تہبند) میسر نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کہ جب ہم احرام کی حالت میں ہوں تو آپ ہمیں کیا لباس پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ قمیض، شلوار، عمامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو مگر جس آدمی کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔ لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔ اور جو کپڑا زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو اُسے نہ پہنا کرو۔

بَابُ ۴۶۸ الْعَمَائِمِ:

عمامے (پگڑیاں)

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام والا قمیص، عمامہ، شلوار ٹوپی استعمال نہ کرے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو اور نہ موزے پہنے مگر جس کو جوتے میسر نہ ہوں اگر جوتے نہ ہوں تو موزوں کو کاٹ لینا چاہیے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔

باب ٤٦٩ التقنع وقال ابن عباس
خرج النبي صلى الله عليه وسلم وعليه عصابة
دسماء، وقال انس عصب النبي صلى الله عليه
وسلم على رأسه حاشية برد

٧٥٣ - حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا
هشام عن معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة
رضي الله عنها قالت: هاجر الى الحبشة من
المسلمين وتجهز ابوبكر مهاجرا فقال النبي صلى
الله عليه وسلم: على رسلك فاني ارجوا ان
يؤذن لي فقال ابوبكر: او ترجوه بابي انت؟ قال
نعم فحبس ابوبكر نفسه على النبي صلى الله عليه
وسلم لصحبته وعلف راحلتين كانتا عنده
ورق السمر اربعة اشهر. قال عروة قالت عائشة
فبينا نحن يوما جلوس في بيتنا في نحر الظهيرة
فقال قائل لابي بكر هذا رسول الله صلى الله عليه
وسلم مقبلا متقنعا في ساعة لم يكن يأتينا
فيها قال ابوبكر. فدا له بابي وامي والله ان جاء
به في هذه الساعة الا لامر فجاء النبي صلى
الله عليه وسلم فاستاذن فاذن له فدخل فقال
حين دخل لابي بكر اخرج من عندك قال انما
هم اهلك بابي انت يارسول الله، قال فاني قد اذن
لي في الخروج قال فالصحبة بابي انت يا رسول
الله قال نعم، قال فخذ بابي انت يارسول الله احدى
راحلتي هاتين قال النبي صلى الله عليه وسلم
بالثمن قالت فجهزناهما احث الجهاز وصنعنا
لهما سفرة في جراب فقطعت اسماء بنت ابي بكر
قطعة من نطاقها فاوكت به الجراب ولذلك كانت
تسمى ذات النطاق ثم لحق النبي صلى الله عليه وسلم
وابوبكر بغار في جبل يقال له ثور فمكث فيه ثلاث

کپڑے سے سر اور منہ کو ڈھانپ لینا

ابن عباس کا قول ہے کہ حضور اس حالت میں
باہر تشریف لائے کہ سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ حضرت
انس نے کہا کہ حضور نے سر پر چادر کا کنارا باندھا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
فرمایا کہ جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابوبکر بھی
ہجرت کی تیاری کرنے لگے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے
اُن سے فرمایا کہ تم ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے امید ہے کہ مجھے بھی اجازت
مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میرے والد ماجد آپ پر
قربان، کیا آپ کو ہجرت کی اُمید ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ پس حضرت ابوبکر
نے اپنے آپ کو نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ہمراہی کے
لئے روکے رکھا اور آپ کے پاس دو سواریاں تھیں انہیں چار مہینے
تک سمر کے پتے کھلاتے رہے عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ ایک روز دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی
کہنے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ چہرے کو چھپائے ہوئے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ ایسے وقت ہمارے
پاس تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میں قربان
اور میرے ماں باپ، اس وقت حضور کسی خاص بات ہی کی وجہ سے تشریف
لائے ہونگے۔ پس حضور نے اجازت طلب کی اور آپ کو اجازت دے
دی گئی۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی حضرت ابوبکر
سے فرمایا کہ پاس سے دوسروں کو بھیج دو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول
اللہ! میرے والد ماجد آپ پر قربان، یہ آپ کے ہی گھر والے
ہیں۔ فرمایا تو مجھے یہاں سے نکل جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض
کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، یا رسول اللہ، کیا میں ساتھ
رہوں گا؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں
باپ آپ پر قربان، میری ان دو سواریوں میں سے ایک آپ لے
لیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیمتاً۔ حضرت
عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم دونوں حضرات کے لئے سفر کا سامان تیار کرنے لگیں
اور ہم نے دونوں کے لئے کھانے پینے کا سامان ایک چمڑے

لَيَالٍ تَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ اَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ اِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِيْنَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِّنْ غَنَمٍ فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِيْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيْتَانِ فِي رِسْلِهَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ ؞

بَابُ الْمِغْفَرِ

۷۵. حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ ؞

بَابُ الْبُرُوْدِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ

وَقَالَ خَبَّابٌ: شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ.

۷۵. حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

۷۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ

کے تھیلے میں بھر دیا۔ اور حضرت اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمر بند کا ایک حصّہ کاٹ کر اُس، تھیلے کا منہ باندھ دیا۔ اور اسی لئے اُن کا لقب ذات النطاق پڑ گیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر ایک غار میں جا پہنچے جس کو غار ثور کہا جاتا ہے اور اُس میں آپ نے تین راتیں گزاریں اور حضرت عبداللہ رات کو اِن کے پاس رہتے جو حضرت ابوبکر کے نوجوان اور ذہین صاحبزادے تھے یہ علی الصبح مکہ مکرّمہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے اور اس طرح صبح کو اُن کے پاس ہوتے گویا رات یہیں گزاری ہے جب کوئی خاص بات سنتے تو اُسے یاد رکھتے اور رات کو انہیں آ کر بتا دیتے جبکہ اندھیرا چھا جاتا۔ اور حضرت ابوبکر

خود کا استعمال

زہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فتح کے سال مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے خود پہن رکھا تھا۔

دھاری دار اور حاشیہ والی چادریں اور شملہ

حضرت خباب کا بیان ہے کہ ہم ایک مرض کی شکایت لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک دھاری دار چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر تھی جس کا گہرا حاشیہ تھا۔ پس ایک اعرابی ملا اور اُس نے آپ کی چادر کو پکڑ کر بڑے زور سے کھینچا، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے کندھے پر اُس کے زور سے چادر کھینچنے کے باعث رگڑ کا نشان دیکھا پھر اُس نے کہا:۔ اے محمد! اللہ تعالٰے کا جو مال آپ کے پاس ہے میرے لئے اُس میں سے حکم فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھا تبسم فرمایا اور پھر اُسے مال دینے کا حکم صادر فرمایا۔

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت بُردہ (چادر) لے کر حاضر بارگاہ ہوئی۔ حضرت سہل نے پوچھا۔ کیا تم جانتے ہو کہ بُردہ کیا ہوتی ہے؟ کہا، ہاں چادر جس

هَلْ تَدْرِيْ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِيْ حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِيْ اَكْسُوْكَهَا فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا الْاِزَارُهٗ، فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَكْسِنِيْهَا، قَالَ نَعَمْ، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللهُ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ، سَاَلْتَهَا اِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ اَنَّهٗ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللهِ مَا سَاَلْتُهَا اِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ يَوْمَ اَمُوْتُ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهٗ۔

ـ ٧٥٧ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِيْءُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللهَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُدْعُ اللهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ۔

کے حاشیے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ عورت عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ یہ چادر آپ کے استعمال کرنے کے لئے میں نے اپنے ہاتھ سے بنی ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے وہ لے لی، اور آپ کو اُس کی ضرورت بھی تھی۔ پھر آپ اُسے ازار کی جگہ باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے لوگوں میں سے ایک آدمی نے اُسے چھوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے پہنا دیجئے۔ فرمایا، اچھا۔ پھر آپ مجلس میں تشریف فرما رہے جب تک کہ اللہ کو منظور ہوا۔ پھر جب واپس تشریف لے گئے تو چادر لپیٹ کر اُس کے پاس بھیج دی۔ لوگوں نے اُس سے کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا تم یہ چادر مانگ لی حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آپ سائل کو رد نہیں فرماتے۔ اُس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ صرف اسلئے مانگی ہے کہ جس روز مروں تو یہ میرا کفن بنے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہی اُن کا کفن بنی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میری اُمت میں سے جنت میں ایک ایسی جماعت داخل ہوگی جن کی تعداد ستر ہزار ہوگی اور اُن کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہونگے۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر کو سنبھالتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی: ۔ یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالےٰ مجھے اُن میں شمار فرما لے۔ آپ نے کہا: ۔ اے اللہ! اسے اُن میں شمار فرما۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالےٰ مجھے بھی اُن میں شمار فرمائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے

ف: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ——— قربان جائیں اُس معجز نما نگاہ پر جس کو جنت میں داخل ہونے والے اپنے اُمتی اس دنیا میں رہتے ہوئے اتنی مدت پہلے ہی نظر آرہے تھے، اُن کے چہروں کی حالت بھی نگاہِ مصطفےٰ سے پنہاں نہ تھی اور ان باتوں کا آپ نے اتنا عرصہ پہلے اظہار فرما دیا تھا تاکہ اُمتی خوش ہو جائیں اور انھیں اطمینان ہو جائے کہ اُن کی جانی اور مالی قربانیاں بارگاہِ خداوندی میں شرف قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ انھوں نے اپنے پیدا کرنے والے کو خوش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے تو خدا نے بھی اُن کی مہمان نوازی کا اہتمام کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے۔

اس کے باوجود اگر کوئی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخرت کے حالات و واقعات تو رہے ایک طرف دنیاوی حالات

ہے بھی بے خبر جانے، پس دیوار کی چیزوں اور کل کی باتوں سے ناواقف ٹھہرائے تو درحقیقت اس نے اللہ کے رسول کو مانا ہی نہیں ہے۔ پروردگارِ عالم نے اپنے فضل وکرم سے جو اپنے محبوب کو خلیفۂ اعظم بنایا اور انہیں ساری کائنات سے بڑھ کر علم اور اختیار مرحمت فرمایا۔ وہ اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتا گویا وہ مقامِ مصطفےٰ کا منکر ہے نہ اپنے خدا کی دین کا قائل اور نہ اپنے نبی کے مقام کو تسلیم کرنے والا۔ گویا ایک جانب کلمہ گوئی ہے اور دوسری جانب کلمہ گوئی کا انکار۔ یہ عجیب ہی قسم کی مسلمانی ایجاد ہوئی ہے کہ ایمان اور کفر دونوں کو شیر وشکر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ یہ تو اجتماعِ ضدین ہے جو سراسر محال ہے۔ یعنی دن کے اُجالے میں یہ عجیب آنکھ مچولی اور ستم ظریفی ہے:۔

ذِیَابٌ فِی ثِیَابٍ لب پہ کلمہ دل میں گستاخی۔
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے۔

یہ مضمون جو اس حدیث کے اندر بیان ہوا ہے بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳ اور ۱۴۷۲ کے اندر بھی موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ حبرہ چادر

۷۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تمام کپڑوں میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حبرہ چادر کا استعمال کرنا زیادہ پسند تھا (حبرہ ایک خاص قسم کی چادر کا نام ہے)۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کے اوپر حبرہ چادر ڈالی ہوئی تھی۔

باب ۴۷۲۔ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ

حاشیہ دار چادریں اور کمبل

۷۶۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَ

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم قالا: لما نزل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طفق یطرح خمیصۃ لہ علی وجہہ فاذا اغتم کشفہا عن وجہہ فقال وھو کذالک لعنۃ اللہ علی الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم مساجد یحذر ما صنعوا۔

۷۶۲۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا ابراہیم بن سعد حدثنا ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لہ لہا اعلام فنظر الی اعلامہا نظرۃ فلما سلم قال: اذھبوا بخمیصتی ھذہ الی ابی جہم فانہا الہتنی آنفا عن صلاتی وائتونی بانبجانیۃ ابی جہم بن حذیفۃ بن غانم من بنی عدی بن کعب۔

۷۶۳۔ حدثنا مسدد حدثنا اسمٰعیل حدثنا ایوب عن حمید بن ہلال عن ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ کساء وازارا غلیظا فقالت قبض روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین۔

باب ۴۷۳ اشتمال الصماء۔

۷۶۴۔ حدثنی محمد بن بشار حدثنا عبد الوھاب حدثنا عبید اللہ عن خبیب عن حفص بن عاصم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الملامسۃ والمنابذۃ وعن صلاتین: بعد الفجر حتی ترتفع الشمس وبعد العصر حتی تغیب وان یحتبی بالثوب الواحد لیس علی فرجہ منہ شیء بینہ وبین السماء وان یشتمل الصماء۔

۷۶۵۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب قال اخبرنی عامر بن سعد ان ابا سعید الخدری قال نہی رسول اللہ

حالت گرگئی تو پرنور چہرے پر خمیصہ ڈال لیا کرتے تھے لیکن جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ انور سے ہٹا دیتے اور اس حالت میں آپ فرماتے کہ اللہ کی لعنت یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا یوں آپ لوگوں کو اُن کی کرتوت سے ڈراتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خمیصہ (کمبل) پر نماز پڑھی جس پر نقش و نگار تھے۔ آپ نے ایک نظر اُن نقوش کو دیکھا اور جب سلام پھیرا تو فرمایا: ۔ اس خمیصہ کو ابو جہم کے پاس لے جاؤ کیونکہ نماز کے دوران اُس نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور ابو جہم بن حذیفہ بن غانم جو قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہے اُس کے پاس سے سادہ چادر مجھے لادو۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ ایک چادر اور ایک موٹا تہبند لے کر ہمارے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا۔

کپڑے میں ملفوف ہو کر بیٹھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مُلامسہ اور مُنابذہ کے طریقے پر خرید و فروخت سے منع فرمایا اور دو نمازوں سے کہ نماز فجر کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج غائب نہ ہو جائے اور ایک کپڑے میں لپٹ کر بیٹھ رہنے سے بھی کہ اُس کی شرمگاہ اور آسمان کے درمیان کوئی کپڑا حائل نہ ہو اور ملفوف ہو کر بیٹھ رہنے سے بھی منع فرمایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کے کپڑے پہننے اور دو قسم کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ بیع میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ، وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونَ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ. وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَالصَّمَّاءُ: أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى: احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

بَابٌ ۷۴ الْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

۷۶۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ، وَعَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

۷۶۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

بَابٌ ۷۵ الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ.

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ

تو ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ تو یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے کپڑے کو رات یا دن میں چھوئے اور اس کے سوا اُسے الٹ پلٹ کر نہ دیکھے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے پر کپڑا پھینکے اور دوسرا پہلے پر پھینکے۔ بس یہی اُن کی خرید و فروخت ہے جس میں نہ دیکھنے کا دخل اور نہ رضامندی کا۔ رہے دو ممنوعہ لباس تو ایک اشتمال صمّاء ہے۔ صمّاء اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے ایک کندھے پر اس طرح کپڑا ڈال لے کہ دوسرا کندھا کھلا رہے اور دوسرے کندھے پر ڈالنے کے لئے کوئی کپڑا یا لباس نہ ہو۔ دوسرا لباس احتباء ہے کہ ایک کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھ جانا کہ اُس کی شرمگاہ پر اُس کپڑے کا کوئی حصّہ نہ ہو۔

ایک ہی کپڑے میں ملفوف ہو جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ہے ایک یہ کہ کوئی آدمی ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھے کہ اُس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصّہ نہ ہو، دوسرے کپڑے کو اس طرح اپنے ایک حصّے پر ڈالنا کہ دوسرے حصّے پر کچھ نہ ہو اور ملامسہ و منابذہ کی تجارت سے منع فرمایا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کپڑے کے ساتھ جسم کے صرف ایک حصّے کو ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے اور ایک کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھنے سے کہ اُس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصّہ نہ ہو۔

کالا کمبل

عمرو بن سعید بن العاص نے حضرت اُمّ خالد بنت خالد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں کپڑے پیش ہوئے جن میں کالے رنگ کا ایک چھوٹا سا کمبل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کس کو اُڑھاؤں۔ لوگ

فَقَالَ: مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوْ هٰذِهٖ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهٖ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ: يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَسَنَاهُ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ۔

٧٦٩۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِيْ يَا أَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيْبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهٗ فَغَدَوْتُ بِهٖ فَإِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِيْ قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ۔

باب ٧٦٧ ثِيَابِ الْخُضْرِ۔

٧٧٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيْرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا، قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا، قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهٗ ابْنَانِ لَهٗ مِنْ غَيْرِهَا: قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهٗ لَيْسَ بِأَغْنٰى عَنِّيْ مِنْ هٰذِهٖ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا، فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيْمِ وَلٰكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيْدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ تَحِلِّيْ لَهٗ أَوْ لَمْ تَصْلُحِيْ لَهٗ حَتّٰى يَذُوْقَ

خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اُمِّ خالد کو میرے پاس لاؤ۔ لوگ انہیں اٹھا کر لے گئے تو آپ نے کمبل اپنے دستِ مبارک سے اٹھا کر اُن کے زیبِ تن کر دیا اور فرمایا کہ مدّت دراز تک پہنو یہاں تک کہ پُرانا کر کے پھاڑ دو۔ اس پر سبز یا زرد نقوش بھی تھے تو فرمایا کہ اے اُمِّ خالد: ۔۔ یہ سَنَاہُ وَسَنَاہُ یعنی حبشی زبان میں فرمایا کہ اچھا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (اُن کی والدۂ ماجدہ) حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو مجھ سے فرمایا کہ اے انس! اس لڑکے کا خیال رکھنا کہ اسے کوئی چیز نہ کھلائی پلائی جائے یہاں تک کہ صبح اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جا کر تحنیک کروالی جائے۔ صبح جب میں اُسے لے کر حاضرِ بارگاہ ہوا تو آپ ایک باغ میں تھے اور آپ کے اُوپر حریثیہ کمبل تھا اور اُس جانور کی پیٹھ پر نشان لگا رہے تھے جس پر سوار ہو کر مکہ معظمہ فتح فرمایا تھا۔

سبز کپڑے۔

ایوب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو اُس کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی نے نکاح کر لیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اُس کے اوپر سبز دوپٹہ تھا اور اُس نے ان سے (اپنے خاوند کی) شکایت کی اور اپنی جِلد کی سبزی دکھائی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو چونکہ عورتیں ایک دوسری کی مدد کیا کرتی تھیں لہٰذا حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے کسی مسلمان عورت پر ایسا ظلم ہوتا ہوا نہیں دیکھا اس کی جِلد تو اس کے کپڑے سے بھی زیادہ سبز ہے۔ جب حضرت عبدالرحمٰن نے سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گئی ہے تو وہ اپنے دو بیٹوں کو لیکر حاضرِ بارگاہ ہو گئے جو دوسری بیوی سے تھے عورت نے کہا کہ خدا کی قسم ان کا کوئی گناہ نہیں ماسوا اس کے کہ ان سے میری تسلی نہیں ہوتی پھر اُس نے اپنے کپڑے کا ایک کنارہ پھندنے کی طرح پکڑا اور کہا کہ ان کے پاس جو کچھ ہے وہ ایسا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ! میں تو اس کی کھال بھی رگڑ رگڑ کر رکھ دیتا ہوں لیکن اس کے دل میں کھوٹ ہے اور رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تم اُن رفاعہ کیلئے حلال نہیں ہو یا اُن کے تا

مِنْ عُسَيْلَتِكِ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ فَقَالَ: بَنُوكَ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: هٰذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ فَوَاللّٰهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ ۔

بَابُ ۷۷ الثِّيَابِ الْبِيضِ ۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ غُفِرَ لَهُ ۔

بَابُ ۷۸ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ ۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ أَتَانَا

میں جانا درست نہیں جب تک تم حضرت عبد الرحمٰن تمہارا ذائقہ نہ چکھ لیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اُن کے دونوں صاحبزادوں کو دیکھ کر فرمایا: یہ تمہارے صاحبزادے ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اصل وجہ تو یہی ہے جس کے سبب عورت ایسی باتیں کر رہی ہے حالانکہ یہ ان کے ساتھ اُس سے ۔۔۔

[illegible]

سفید کپڑے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب اور دائیں طرف غزوہ اُحد کے روز دو شخص دیکھے جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انہیں نہ کبھی پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد۔

ابو الاسود دیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑے پہن کر آرام فرما تھے۔ پھر میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو یوں کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر وہ جنت میں داخل ہوا جبکہ اسی وعدے پر اُس کا انتقال ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی؟ فرمایا کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی۔ میں پھر عرض گزار ہوا کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی؟ ارشاد ہوا کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی، ابو ذر کی ناک خاک آلودہ ہو۔ حضرت ابو ذر جب اس حدیث کو بیان کرتے تو یہ بھی کہتے کہ خواہ ابو ذر کی ناک خاک آلودہ ہو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ بات موت کے وقت ہو یا اُس سے پہلے، جب بھی کوئی تائب اور نادم ہو اور کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔

ریشم پہننا اور بچھانا کتنا جائز ہے

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو عثمان النہدی کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا گرامی نامہ آیا

كَتَبَ عُمَرُ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِاَذْرَبِيْجَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ قَالَ فِيْمَا عَلِمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِيْ الْاَعْلَامَ۔

جبکہ ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذربائیجان میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اتنے کے اور انگوٹھے کے پاس والی اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میری معلومات کے مطابق اس سے انکی مراد نقش و نگار تھے

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ۔

عاصم کا بیان ہے کہ ابو عثمان نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لئے گرامی نامہ لکھا جبکہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ماسوائے اتنے کے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے ہمیں بتایا۔ زُہیر نے اپنی درمیانی اور شہادت والی انگلی کھڑی کر کے بتایا۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُلْبَسُ الْحَرِيْرُ فِي الدُّنْيَا اِلَّا لَمْ يُلْبَسْ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْهُ۔

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ ابو عثمان نہدی نے فرمایا ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو میرے لئے حضرت عمر نے خط لکھا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ۔ دنیا میں وہی شخص ریشم پہنتا ہے جو اسے آخرت میں نہیں پہننا چاہتا۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ وَاَشَارَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى۔

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ ابو عثمان نے ہم سے مذکورہ حدیث بیان کی، پھر ابو عثمان نے اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰى فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَرْمِهٖ اِلَّا اَنِّيْ نَهَيْتُهٗ فَلَمْ يَنْتَهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيْرُ وَالدِّيْبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے کہ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ انہوں نے وہ پھینک دیا اور فرمایا: ۔میں اسے نہ پھینکتا لیکن میں نے اسے منع کیا تھا مگر یہ باز نہ آیا، حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونا، چاندی، ریشم اور دیباج اُن (کافروں) کے لئے دنیا میں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ شُعْبَةُ فَقُلْتُ اَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَّلْبَسَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے اُن (عبدالعزیز) سے پوچھا کہ کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ انہوں (عبدالعزیز) نے زور سے فرمایا کہ ہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چنانچہ حضور نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا تو آخرت میں ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

۷۷۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے سُنا جو خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اُسے آخرت میں نہیں ملے گا۔

۷۸۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذُبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔ وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ ابومعمر، عبدالوارث، یزید، معاذہ، اُمّ عمرو بنت عبداللہ، عبداللہ بن زبیر، حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۸۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيْرِ فَقَالَتْ إِئْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيْثَ۔

عمران بن حطان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ریشم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس کے پاس جاؤ اور اُن سے پوچھو۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر سے دریافت کرو۔ اُن کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ابوحفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہ ہو۔ میں نے کہا کہ درست فرمایا اور ابوحفص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولا۔ عبداللہ بن رجاء، جریر، یحیٰی سے عمران نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابُ ۴۷۹ مَسِّ الْحَرِيْرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ

ریشم کو چھونا بغیر پہنے ہوئے

وَيُرْوَى فِيْهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کو زبیدی، زہری، حضرت انس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی

۷۸۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَ

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِیْرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمَسُہٗ وَنَتَعَجَّبُ مِنْہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ ھٰذَا؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنْ ھٰذَا۔

کی خدمت میں ریشمی کپڑا تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ ہم اُسے چھونے اور تعجب کرنے لگے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ ہم نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

ف: سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر کسی نے ایک ریشمی کپڑا پیش کیا جو بڑا نفیس اور بڑا ملائم تھا۔ بعض صحابۂ کرام نے اسے چھو کر دیکھا تو اس کے انتہائی نرم اور ملائم ہونے پر تعجب کرنے لگے۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں مخاطب کرکے فرمایا کہ تم اس کپڑے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ سبحان اللہ! قربان جائیں محبوب پروردگار کی نگاہوں پر جنھوں نے دیکھ لیا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں ——— (۲) حضرت سعد بن معاذ کو جنت میں کیا کیا نعمتیں ملی ہوئی ہیں ——— (۳) حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں رومال بھی دیکھ لیے اور جان لیا کہ وہ اس ریشمی نفیس کپڑے سے بھی نفیس، ملائم اور بہتر ہیں ——— یہ سب کچھ زمین پر رہتے ہوا دیکھا اور جنت کے اندر دیکھا، ساتوں آسمان، اتنے اتنے موٹے آسمان بھی آپ کے دیکھنے میں حائل نہ ہو سکے۔ اتنا فاصلہ ہونے کے باوجود آپ کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی۔ رکاوٹ کیوں پیش آتی جبکہ آپ نے خود فرمایا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ۔ (طبرانی، بیہقی، دارمی، مواہب لدنیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کے پردے اٹھا دیے ہیں لہٰذا میں اسے دیکھ رہا ہوں اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اُسے بھی جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

مذکورہ پہلی تینوں کتابیں کتبِ احادیث سے ہیں جبکہ چوتھی کتاب سیرت کی ہے جو جلیل القدر محدّث امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی انتہائی قابلِ اعتماد، مایۂ ناز اور ایمان افروز تصنیف ہے۔ کتنے ہی بزرگوں نے اس کتاب کی تعریف فرمائی۔ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الساری کے نام سے بخاری شریف کی محدثانہ شان کے ساتھ مایۂ ناز شرح بھی لکھی تھی۔ نگاہِ مصطفےٰ کا عالم بتانے والی اس حدیث کی صحت مسلّمہ ہے۔ معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفےٰ کے لیے دُوری اور نزدیکی یکساں تھی۔ حال کی طرح ماضی اور مستقبل کے حالات و واقعات بھی نظر آتے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں رومال بھی اُس نگاہ کے سامنے نزدیک رکھی ہوئی چیز کی طرح تھے۔ اسی لیے اُن کا حال بیان فرما دیا ——— ماننے والوں نے اُس وقت بھی مان لیا اور آج بھی مان رہے ہیں اور ہزار زبان سے عرض گزار ہیں کہ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ جب کہ نہ ماننے والوں نے نہ اُس وقت مانا اور نہ آج مان رہے ہیں بلکہ دوسرے عام انسانوں کی طرح وہ اللہ کے محبوب کو بھی بے خبر اور بے اختیار بتانے میں خاص لطف ولذت محسوس کرتے ہیں اور اس خلافِ دین ودیانت حرکت سے اُن مہربانوں کے دلوں کو سرور آتا ہے۔ حالانکہ اہلِ ایمان تو ہمیشہ سے یہی عرض کرتے آئے ہیں کہ یا رسول اللہ!

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا!
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

باب ۴۸۰ افْتِرَاشِ الْحَرِيرِ وَقَالَ عُبَيْدَةُ هُوَ كَلُبْسِهِ ؛

۷۸۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ ۔

ریشمی بستر بچھانا

عُبَیدہ کا قول ہے کہ یہ پہننے کے حکم میں ہے ۔

ابن ابی لیلےٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا ہے ۔ نیز ریشم اور دیباج کے کپڑے پہننے اور بچھانے سے بھی ۔

باب ۴۸۱ لُبْسِ الْقَسِّيِّ ۔ وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ ؟ قَالَ ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُنْجِ ۔ وَالْمِيثَرَةُ كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّرْنَهَا ۔ وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ الْقَسِّيَّةُ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ وَالْمِيثَرَةُ جُلُودُ السِّبَاعِ ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيثَرَةِ ۔

مصری ریشمی کپڑا پہننا

عاصم ، ابوبُردہ نے حضرت علی سے پوچھا کہ اَلْقَسِّیَّۃُ کیا ہوتا ہے فرمایا کہ یہ کپڑا ہے جو ہمارے پاس شام یا مصر سے آتا ہے اور اُس پر اُترنج کی طرح ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں اور اَلْمِیْثَرَۃُ وہ کپڑا ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لئے زرد چادروں کی طرح تیار کرتی ہیں ۔ جریر نے یزید سے اپنی روایت میں کہا کہ اَلْقَسِّیَّۃُ وہ دھاری دار کپڑا ہے جو مصر سے آتا ہے اور اُس میں ریشم ہوتا ہے اور اَلْمِیْثَرَۃُ درندوں کی کھال کو کہتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں کہ عاصم نے اَلْمِیْثَرَۃُ کے بارے میں جو فرمایا اکثر کا یہی قول ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے ۔

۷۸۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ ؛

معاویہ بن سُوید بن مُقرِن نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہمیں میاثر اور قسی کپڑوں کے پہننے سے منع فرمایا ہے ۔

باب ۴۸۲ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ ۔

مردوں کو خارش کے سبب ریشم کی اجازت

۷۸۵ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے

ف : حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات ہی جلیل القدر صحابی ہیں ۔ اُن دس بزرگوں میں شمار ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنتی قرار دیا اور امت محمدیہ جن بزرگوں کو عشرہ مبشرہ کہتی ہے ۔ مرد کے لیے ریشمی کپڑے پہننے از روئے شرع حرام ہیں لیکن پروردگارِ عالم کے بااختیار محبوب نے ان دونوں بزرگوں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دے دیا تھا اور خارش کے باعث ان دونوں حضرات کو ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی ، کیونکہ خدائے ذوالمنن

نے اپنے محبوب کو اتنا اختیار مرحمت فرمادیا تھا کہ جس شرعی حکم سے اپنے جس امتی کو چاہیں مستثنیٰ قرار دے دیں۔ اسی اختیار کے تحت اللہ کے محبوب نے اپنے ان دونوں جانثار صحابیوں کو خارش کے باعث ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا۔

ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی کیونکہ دونوں حضرات کو خارش تھی۔

باب ۴۸۳ الْحَرِيْرِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لئے ریشمی کپڑا

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھے سرخ ریشمی حُلّہ پہنایا۔ پس میں جب اُسے پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ کے مبارک چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے، چنانچہ میں نے اُسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَاٰى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ اِذَا اَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ: اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ، وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيْرٍ كَسَاهَا اِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ فِيْهَا مَا قُلْتَ، فَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَيْكَ لِتَبِيْعَهَا اَوْ تَكْسُوْهَا۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے دیکھا کہ ایک سرخ ریشمی حُلّہ بک رہا ہے تو عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کاش! آپ اُسے خرید لیں تاکہ وفود کے آنے اور جمعہ کے روز پہنا کریں۔ فرمایا کہ ایسی چیزیں وہی پہنا کرتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے پہننے کے لئے ایک سرخ ریشمی حُلّہ بھیجا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے یہ پہناتے ہیں حالانکہ میں آپ سے (اس کے بارے میں) سن چکا ہوں جو آپ نے فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ میں نے یہ اس لئے تمہارے واسطے بھیجا ہے کہ اسے بیچ لو یا کسی عورت کو پہنا دو۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ رَاٰى عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيْرٍ سِيَرَاءَ۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اُمّ کلثوم علیہا السلام بنت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اُن کے اوپر سرخ ریشمی چادر تھی۔

باب ۴۸۴ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضور کا لباس اور بستر کے بارے میں قناعت فرمانا

وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسْطِ.

٧٨٩. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ، فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ؟ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِي اللهَ وَرَسُولَهُ وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ: أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا فَلَمْ تَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ؟ فَرَدَّدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ قُلْتُ لَهُ وَمَا هُوَ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهِنَّ كُلِّهَا وَإِذَا النَّبِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ایک سال تک میں اسی انتظار میں رہا کہ حضرت عمر سے اُن دو ازواجِ مطہرات کے بارے میں دریافت کروں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے متعلق گٹھ جوڑ کر لیا تھا۔ مگر میں خوف محسوس کرتا رہا۔ ایک دفعہ وہ (حج سے لوٹتے ہوئے) ایک منزل پر اُترے اور پیلو کے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گئے۔ جب اُن سے نکل کر آئے تو میں نے اُن سے پوچھا۔ فرمایا وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے اندر ہم عورتوں کو کوئی چیز شمار نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالٰی نے اُن کا ذکر فرمایا تو ہمیں معلوم ہوا کہ اُن کے ہمارے اوپر کچھ حقوق ہیں لیکن اپنے معاملات میں ہم انہیں مداخلت کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ میری بیوی اور میرے درمیان ایک بات پر بحث تھی۔ میں نے انہیں سختی کے ساتھ جواب دیا اور کہا کہ تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے تو یہ فرماتے ہیں لیکن آپ کی صاحبزادی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اذیت پہنچاتی ہے۔ پس میں حفصہ کے پاس گیا اور اُس سے کہا:۔ بیشک میں تمہیں اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں۔ اذیت اور دکھ کے مارے پہلے میں حفصہ کے پاس گیا اور پھر حضرت اُمِ سلمہ کے پاس۔ میں نے اُن سے بھی کہا تو انہوں نے فرمایا:۔ اے عمر تم پر تعجب ہے کہ تم ہمارے معاملات میں تو مداخلت کرتے ہی رہتے تھے لیکن اب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کی ازواجِ مطہرات کے معاملات میں بھی مداخلت کرنے لگے ہو اور انہوں نے میری تردید کر دی انصار میں سے ایک شخص تھا کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں موجود نہ ہوتا اور میں موجود ہوتا تو اُسے جا کر بتا دیتا اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں نہ ہوتا اور وہ ہوتا تو جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہوتا وہ مجھے آ بتاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے گرد و نواح کی حکومتوں کو مطیع کر لیا گیا تھا لیکن شام میں صرف غسان کا بادشاہ رہتا تھا اور ہمیں ڈر رہتا تھا کہ وہ ہم پر ٹوٹ نہ پڑے میں نے دیکھا کہ انصاری آکر کہہ رہے کہ ایک بہت بڑا واقعہ رونما ہو گیا میں نے اُس سے کہا کہ کیا ہوا، کیا غسانی آگیا؟ کہا اس سے بھی بڑا واقعہ ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی۔ میں گیا تو دیکھا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ فِي مَشْرُبَةٍ لَّهُ وَعَلَى
الْبَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيْفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ
لِيْ فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
حَصِيْرٍ قَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِّنْ أَدَمٍ
حَشْوُهَا لِيْفٌ وَّإِذَا أُهُبٌ مُّعَلَّقَةٌ وَّقَرَظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِيْ
قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِيْ رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ
فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا
وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ۔

۷۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ
مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ
الْحُجُرَاتِ كَمْ مِّنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ
قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدُ لَهَا أَزْرَارٌ فِيْ كُمَّيْهَا بَيْنَ
أَصَابِعِهَا:

بَابُ ۴۸۵ مَا يُدْعٰى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ
حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ
قَالَتْ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ
فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوْهَا هٰذِهِ
الْخَمِيْصَةَ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِأُمِّ خَالِدٍ
فَأُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَهَا بِيَدِهٖ
وَقَالَ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلٰى عَلَمِ
الْخَمِيْصَةِ وَيُشِيْرُ بِيَدِهٖ إِلَيَّ وَيَقُوْلُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا
سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ. قَالَ إِسْحَاقُ
حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِّنْ أَهْلِيْ أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلٰى أُمِّ خَالِدٍ:

کہ تمام حجروں سے رونے کی آوازیں آرہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بالاخانے پر تشریف فرما تھے اور بالاخانے کے دروازے پر ایک غلام تھا میں نے اُس کے پاس جاکر کہا کہ مجھے اجازت دے دو اجازت ملنے پر میں اندر داخل ہوا

تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چٹائی پر تشریف فرما ہیں، جس کے نشانات آپ کے پہلو میں پڑے ہوئے تھیں اور سر مبارک کے نیچے کھال کا سرہانہ تھا جسکے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی نیز چند کھالیں لٹکی ہوئی تھیں اور گھاس تھی میں نے اس واقعے کا ذکر کیا جو حفصہ اور ام سلمہ سے کہا تھا اور حضرت ام سلمہ نے جو مجھے منہ توڑ جواب دیا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور آپ انتیس ۲۹ روز بالاخانے پر رہے

ہند بنت الحارث کا بیان ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایک رات یہ فرماتے ہوئے بیدار ہوئے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ رات میں کتنے فتنے نازل ہوئے اور کتنے خزانے اتارے گئے۔ کون ہے جو اِن حجرے والی عورتوں کو جگائے کیونکہ بہت سی لباس پہننے والی ایسی ہیں جو قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔ زہری کا بیان ہے کہ ہند کی آستینوں میں انگلیوں کے قریب بٹن لگے ہوئے تھے۔

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا دعا کرے

سعید بن عمرو نے حضرت اُم خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کپڑے لائے گئے جن میں ایک سیاہ اونی چادر بھی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ کسے اُڑھاؤں؟ لوگ خاموش ہو رہے تو آپ نے فرمایا کہ اُم خالد کو میرے پاس لاؤ لوگ انہیں اُٹھا کرلے گئے تو آپ نے کمبل اپنے دست مبارک سے اُٹھا کر اُن کے جسم پر ڈال دیا۔ اور فرمایا کہ مدت دراز تک پہنو یہاں تک کہ پرانا کر کے پھاڑو۔ دو مرتبہ فرمایا۔ پھر کمبل کے نقش ونگار کو ملاحظہ فرماتے ہوئے دست مبارک سے میری جانب اشارہ کرتے اور فرماتے۔ اے اُم خالد یا سَنَاہ والسَّنَایہ حبشی زبان میں ہے کہ اچھا ہے اچھا ہے۔ اسحاق کا بیان ہے کہ ہمارے اہل وعیال میں سے ایک عورت نے مجھے بتایا کہ اُس نے اُم خالد کو اُسے استعمال کرتے دیکھا

بَابُ ۴۸۶ اَلتَّزَعْفُرُ لِلرِّجَالِ۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

مردوں کے لئے زعفرانی رنگ

مسدد، عبدالوارث، عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفرانی رنگ کے کپڑے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۴۸۷ اَلثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِوَرْسٍ اَوْ بِزَعْفَرَانٍ۔

زعفرانی رنگ کے کپڑے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھنے والے کو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۴۸۸ اَلثَّوْبِ الْاَحْمَرِ۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا وَقَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ۔

سرخ رنگ کے کپڑے

ابواسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میانہ قد تھے اور میں نے آپ کو سرخ حُلّے میں ملبوس دیکھا تو مجھے کوئی چیز آپ سے حسین نظر نہ آئی۔

بَابُ ۴۸۹ اَلْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَمَيَاثِرِ الْحُمْرِ۔

سرخ رنگ کے گدّے

سُوَید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے:۔ بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا چھینکنے والے کو جواب دینا اور ہمیں ریشم، دیباج، قسی، استبرق اور سرخ گدّے استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۴۹۰ اَلنِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيْدٍ اَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

بال صاف کی ہوئی کھال کے جوتے

سعید ابو مسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ

عبید بن جریج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ کے ساتھیوں میں سے دوسروں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ عرض کی کہ میں نے آپ کو دیکھا

يا ابن جريج قال رأيتك لا تمس من الأركان إلا اليمانيين ورأيتك تلبس النعال السبتية ورأيتك تصبغ بالصفرة ورأيتك إذا كنت بمكة أهل الناس إذا رأوا الهلال ولم تهل أنت حتى كان يوم التروية فقال له عبد الله بن عمر أما الأركان فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يمس إلا اليمانيين وأما النعال السبتية فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس النعال التي ليس فيها شعر ويتوضأ فيها فأنا أحب أن ألبسها. وأما الصفرة فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبغ بها فأنا أحب أن أصبغ بها. وأما الإهلال فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل حتى تنبعث به راحلته ؛

۷۹۸ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران أو ورس وقال من لم يجد نعلين فليلبس خفين وليقطعهما أسفل من الكعبين.

۷۹۹۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم. من لم يكن له إزار فليلبس سراويل ومن لم يكن له نعلان فليلبس خفين ؛

باب ۴۹ يبدأ بالنعل اليمنى

۸۰۰۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني أشعث بن سليم سمعت أبي يحدث عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن في طهوره

کہ دونوں یمانی رکنوں کے سوا کسی اور رکن کا طواف کرتے ہوئے بوسہ نہیں دیتے اور میں نے آپ کو بالوں سے صاف کی ہوئی کھال کے جوتے پہنتے دیکھا اور کپڑوں کو زرد رنگتے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو لوگوں نے چاند دیکھ کر احرام کھول دیا لیکن آپ نے ترویہ کے روز تک احرام نہیں کھولا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر نے اُن سے فرمایا کہ ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دونوں یمانی رکنوں کے سوا بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رہی سبتیہ جوتے پہننے کی بات، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنتے دیکھا ہے جن میں بال نہیں ہوتے تھے۔ اور انہیں پہنے ہوئے وضو فرما لیا کرتے تھے تو میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں۔ رہا زرد رنگ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا رنگتے ہوئے دیکھا تو میں بھی وہی رنگ چڑھانا پسند کرتا ہوں رہی احرام کھولنے کی بات تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے اُس وقت احرام کھولا ہو جب تک آپکی سواری نہ چل پڑے

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھنے والے کو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جس کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرلے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس کو ازار میسر نہ ہو تو شلوار پہن لے اور جس کو جوتے نہ مل سکیں تو وہ موزے پہن لے۔

پہلے داہنا جوتا پہنے

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے

وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ — کو پسند فرماتے تھے

بَاب ۴۹۲ يَنْزِعُ نَعْلَ الْيُسْرٰى — پہلے بایاں جوتا اتارے

۸۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے، تاکہ دایاں پیر پہننے میں اول اور اتارنے میں آخری رہے۔

ف: اس مضمون کی احادیث مطہرہ سے واضح ہو رہا ہے کہ سنت رسول یہی ہے کہ جوتا، قمیص اور شلوار وغیرہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتدا کی جائے۔ کنگھی بھی پہلے دائیں جانب سے کی جاتے اور اتارتے وقت ابتدا بائیں جانب سے کی جائے۔ اسی طرح مسجد اور ہر مکان میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پیر اندر رکھا جائے اور نکلتے وقت بایاں پیر پہلے باہر رکھنا چاہیے۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اس کے برعکس کیا جائے یعنی داخل ہونے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھا جائے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پیر باہر رکھا جائے۔

کراچی سے دعوتِ اسلامی کے نام سے اہلِ سنت وجماعت کی ایک بہت ہی مبارک تبلیغی جماعت اٹھی ہے جس کے بانی وسرپرست مولانا محمد الیاس قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ یہ حضرات اتباع سنت ہی کی تبلیغ کرتے ہیں جو بڑی مبارک بات ہے۔ مولانا محمد الیاس قادری صاحب نے سنتوں کی ترغیب دینے کی غرض سے ایک عظیم وضخیم کتاب فیضانِ سنت کے نام سے لکھی ہے جو دعوتِ اسلامی والوں کا نصاب ہے اور اس کا کچھ حصہ مساجد میں پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ اس تنظیم وتحریک میں زیادہ تر نوجوان طلبہ شامل ہیں۔ خدا کرے کہ یہ مشن روز بروز پھلے پھولے اور پاکستان کا ہر فرد اسی رنگ میں رنگا ہوا نظر آنے لگے۔ ایک صاحب ایمان اگر ہر کام میں سنتِ رسول پر عمل کرنے لگے تو سمجھیے کہ اس پر خدائے ذوالمنن کا عظیم احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی رنگ میں رنگ دے، آمین۔

فیضانِ سنت نامی کتاب مولانا محمد الیاس قادری ضیائی مدظلہ العالی نے تحفے کے طور پر اس ناچیز کو بھی مرحمت فرمائی ہے۔ اتباعِ سنت پر ابھارنے والی اور سنتوں کا درس دینے والی بڑی ایمان افروز کتاب ہے۔ فنِ حدیث کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس کتاب کو ترغیبِ سنن کے لحاظ سے دیکھنا چاہیے۔ اس زاویہ سے یہ کتاب بڑے کام کی چیز اور اپنے میدان کی منفرد تصنیف ہے۔ اس کا پڑھنا اور سننا ہر مسلمان کے لیے انتہائی سود مند ہے۔ اسی طرح سکھر کے مولانا انیس احمد نوری زید مجدہٗ کی تصنیف کھانے پینے کی سنتیں بھی بڑی مفید کتاب ہے۔ یہ بھی اگر مطالعے میں رکھا جائے تو افادیت سے خالی نہیں۔ ایک مسلمان کے لیے اس سے بہتر اور کیا بات ہوگی کہ اس پر سنتوں کا رنگ چڑھ جائے۔ اللہ تعالےٰ اپنے اس عصیاں شعار بندے کو بھی سنتوں کا عامل بنائے، آمین۔

بَاب ۴۹۳ لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ — ایک جوتا پہن کر نہ چلو

۸۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے چاہیے کہ دونوں جوتے اتارے

فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا ؛

یا دونوں پہنے ۔

بَابٌ ۴۹۴ قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا ؛

جوتے میں دو تسمے ہوں یا ایک بڑا تسمہ ہو ۔

۸۰۳ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی نعلینِ مبارک میں دو دو تسمے ہوتے تھے ۔

۸۰۴ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ هٰذِهٖ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

عیسٰی بن طہمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ ہمارے پاس جوتے پہن کر تشریف لائے جن میں دو، دو تسمے تھے تو ثابت بنانی نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں ۔

بَابٌ ۴۹۵ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ ؛

چمڑے کا سُرخ قبہ

۸۰۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُوْنَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ؛

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ چمڑے کے سرخ قبے میں تشریف فرما تھے میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر آئے تو لوگ وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے تھے جس کو مل جاتا وہ اُسے اپنے اوپر مل لیتا اور جس کو اُس میں سے نہ ملا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے اپنے ہاتھ تر کر لیتا ۔

یہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کی بات ہے جبکہ اسی بخاری شریف کی جلد دوم کے شروع میں صلح حدیبیہ سے متعلق ایک طویل حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے مستعمل پانی، لعاب دہن اور موئے مبارک کی بات تھی کہ حضرات صحابۂ کرام انھیں حاصل کرنے کی کس طرح کوشش کیا کرتے تھے ــــــ اس حدیث کے اندر ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لے کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آتے ہیں۔ اُس پانی سے چند قطرے حاصل کرنے کی شمع رسالت کا ہر پروانہ کس طرح کوشش کرتا ہے۔ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کس طرح کوشاں ہیں ۔ دو چار قطرے جس کو مل گئے وہ ہاتھوں پر مل کر اپنے جسم پر مل رہا ہے۔ جس کو اس پانی سے ایک قطرہ بھی نہ مل سکا وہ کسی دوسرے کے تر ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیر کر اُسے اپنے کپڑوں اور جسموں پر مل رہا ہے۔ کیا کبھی غور فرمایا ہے کہ وہ رُوحِ اسلام کے آشنا اور اسلامی تعلیمات کے علمبردار ایسا کیوں کر رہے تھے ؟ ۔

کیا ایسا کرنے کا انھیں پروردگارِ عالم نے حکم فرمایا تھا؟ اگر خدا نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا تھا تو واضح طور پر وہ حکم قرآن مجید کی کون سی سورت کی کون سی آیت میں ہے ؟ ــــــ اگر ایسا کرنے کا انھیں اللہ کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا، تو واضح طور پر بتایا جائے کہ حدیث کی کونسی کتاب کے اندر وہ حکم موجود ہے ؟ ــــــ یقیناً ایسا

حکم واضح طور پر نہ قرآن مجید میں ملے گا اور نہ حدیث کی کسی بھی کتاب میں۔ اللہ اور رسول نے واضح طور پر یہ حکم دیا ہی نہیں ہے — اس کے باوجود صحابۂ کرام ایسا کرتے تھے — پوری کوشش سے کرتے تھے — رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو کرتے تھے — حکم نہ دینے کے باعث اللہ تعالیٰ بھی انہیں ایسا کرنے سے نہیں روکتا تھا — اپنے سامنے یہ ہوتا ہوا دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی انہیں منع نہیں فرماتے تھے — آخر منع نہ فرمانے کی وجہ کیا تھی؟ — منع فرمانا تو رہا ایک طرف، صحابہ کرام کے ایسا کرنے پر اللہ رب العزت بھی خوش تھا اور اللہ کا محبوب بھی خوش۔ آخر کیوں؟

نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ!
اٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ!

یہی تو وہ نکتہ ہے جس کو سمجھ نہ سکنے کے باعث شیطان مارا گیا اور اتنا بڑا عابد و زاہد ہونے کے باوجود راندۂ درگاہ ہو کر رہ گیا۔ گلے میں لعنت کا طوق پڑ گیا — بات یہ ہے کہ ساری عبادتیں، جملہ ریاضتیں، تمام بھاگ دوڑ تعظیمِ رسالت کے باعث ہی شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ یہ ہے تو سب کچھ ہے اور خدانخواستہ اگر یہ نہیں تو پلے کچھ بھی نہیں — شیطان کے پلے کیا کچھ نہ تھا۔ اگر کچھ نہیں تھا تو تعظیمِ نبی کی دولت نہیں تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بالآخر کچھ بھی پلے نہ رہا اور گلے میں لعنت کا طوق پڑا۔ راندۂ درگاہ ہوا — فرعونی جادوگروں کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ ایمان کی دولت سے بھی محروم تھے لیکن کفر کی حالت میں ہوتے ہوئے اللہ کے نبی حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کا ادب کیا۔ تھوڑے ہی عرصے میں کیا کچھ نہ پالیا۔ نبی کا ادب کرنے کی برکت سے ایمان مل گیا — شہادت کی دولت مل گئی — منصبِ صحابیت مل گیا — مقامِ نبوت سے نیچے کون سا مقام اور شرف تھا جو انھوں نے نبی کا ادب کرنے کے باعث پا نہ لیا — ابلیس نے نبی کی تعظیم نہ کر کے سب کچھ گنوا دیا۔ انھوں نے خالی ہاتھ ہوتے ہوئے نبی کا ادب کیا تو بہت کچھ پالیا، وہم و گمان سے زیادہ پالیا، سبحان اللہ!

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں!
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے!

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْاَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِیْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ ÷

زہری نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے — حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں ایک قبے میں ایک جگہ جمع کیا۔

باب ۴۹۶

چٹائی وغیرہ پر بیٹھنا

۸۰۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَحْتَجِرُ حَصِیْرًا بِاللَّیْلِ فَیُصَلِّیْ وَیَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ فَیَجْلِسُ عَلَیْهِ فَجَعَلَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت چٹائی کا حجرہ بنا لیا کرتے اور اس میں نماز پڑھتے اور دن کے وقت اُسے اکٹھا کر لیتے اور اس پر جلوہ افروز ہوا کرتے۔ لوگ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو کر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے

النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ ؞

لگے۔ یہاں تک کہ اُن کی تعداد کافی بڑھ گئی تو اُن کی جانب متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا:۔ وہ اعمال اختیار کرو جن کے کرنے کی تمہارے اندر طاقت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالٰی نہیں اکتاتا جب تک تم اکتا نہ جاؤ اور اللہ تعالٰی کے نزدیک پیارے اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑے ہوں۔

باب ۷۹۷ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ. وَقَالَ اللَّيْثُ

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ هٰذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

سونے کے بٹن

لیث، ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہ اُنکے والد مخرمہ نے اُن سے فرمایا:۔ اے بیٹے! مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں جنہیں وہ تقسیم فرما رہے ہیں، لہٰذا تم میرے ساتھ چلو۔ پس ہم حاضر خدمت ہوئے اور نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اُن کے کاشانۂ اقدس پر پایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو میرے پاس بلا کر لے آؤ۔ میں نے اسے گستاخی شمار کیا اور عرض گزار ہوا کہ کیا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو آپ کے پاس بلا کر لاؤں؟ فرمایا کہ بیٹے! وہ ظالم حکمرانوں جیسے نہیں ہیں۔ پس میں نے آپ کو بلایا اور آپ باہر تشریف لے آئے اور آپکے جسم اطہر پر دیباج کی ایک قبا تھی جس میں سونے کے بٹن تھے پھر فرمایا کہ مخرمہ! یہ میں نے تمہارے لئے بچا کر رکھی تھی۔ پس وہی قبا انہیں مرحمت فرما دی۔

باب ۷۹۸ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ ؞

۸۰۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ ؞

سونے کی انگوٹھیاں

معاویہ بن سُوید بن مقرن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں سے منع فرمایا:۔ سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا، ریشم، استبرق، دیباج سرخ گدوں، قسی اور چاندی کے برتنوں سے منع فرمایا ہے اور سات باتوں کا ہمیں حکم دیا ہے۔ یعنی بیمار کی مزاج پُرسی کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت کو قبول کرنا، قسم کو پوری کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔

۸۰۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

بْنِ نُهَيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَقَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ ؕ

سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔ عمرو، شعبہ، قتادہ نضر نے بشیر بن نہیک سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ فَرَمَى بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ ؕ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا تو لوگوں نے بھی پہننی شروع کر دیں، لہٰذا آپ نے وہ پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی تیار کروالی۔

باب ۴۹۹ خَاتَمِ الْفِضَّةِ۔

چاندی کی انگوٹھیاں

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ ؕ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا اور اس کے اندر محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ پس لوگوں نے بھی اسی طرح کی پہن لیں۔ جب آپ نے انہیں پہنے ہوئے دیکھا تو اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا کہ میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وہ انگوٹھی حضرت ابوبکر نے پہنی، پھر حضرت عمر نے اور پھر حضرت عثمان نے یہاں تک کہ حضرت عثمان سے وہ اریس کنویں کے اندر گر گئی۔

باب ۵۰۰

سونے اور چاندی کی انگوٹھی پھینکنا

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی لیکن پھر پھینک دی اور فرمایا کہ اسے میں اب کبھی نہیں پہنوں گا۔ تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے صرف ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی ایک انگوٹھی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَزِيَادٌ وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أُرَى خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ.

دیکھی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں ۔ اسی طرح ابراہیم بن سعد اور زیاد اور شعیب نے زہری سے روایت کی ہے اور ابن مسافر نے زہری سے روایت کی ہے کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی دیکھی ۔

بَابُ ۵۰۱ فَصِّ الْخَاتَمِ

انگوٹھی کا نگینہ

۸۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا.

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک روز حضور نے نماز عشاء میں آدھی رات تک دیر کر دی پھر آپ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور گویا میں آپ کی انگوٹھی مبارک کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں فرمایا کہ لوگ تو نماز پڑھ کر سو بھی گئے لیکن جب تک تم انتظار میں رہو گے اس وقت تک تم نماز میں ہو۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۸۱۷، ۸۲۰ اور ۲۰۳۳ کے اندر بھی موجود ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا ایمان افروز تصور ہے کہ توجہ محبوب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لگی ہوئی ہے۔ شغل برزخ یعنی تصور شیخ کی اصل اور ضرورت بھی تو یہی ہے یعنی:

ع اُن کی دھن، اُن کی لگن، اُن کی تمنا، اُن کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

۸۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اس میں نگینہ بھی تھا، یحییٰ، ایوب، حمید، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

بَابُ ۵۰۲ خَاتَمِ الْحَدِيدِ

لوہے کی انگوٹھی

۸۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مُقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: میں اسلئے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دوں۔ پس وہ کافی دیر کھڑی رہی اور آپ نے اُسے ایک نظر دیکھ کر سر مبارک جھکا لیا جب اُسے کافی دیر ہو گئی تو ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ اگر اسے اپنی زوجیت میں لینے کی آپ کو حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس مہر دینے کیلئے کچھ ہے، عرض گزار

تَصَدَّقُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: انْظُرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ: أُصْدِقُهَا إِزَارِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِزَارُكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا قَالَ: قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

باب ۵۰۳ نَقْشِ الْخَاتَمِ

۸۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَكَأَنِّي بِوَبِيصِ أَوْ بِبَصِيصِ الْخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ.

۸۱۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيسَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ.

باب ۵۰۴ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ

۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

ہوا کہ کچھ بھی نہیں۔ فرمایا کہ جاکر دیکھو۔ پس وہ گیا اور جب لوٹا تو عرض کی کہ خدا کی قسم مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا کہ پھر جاکر تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گیا اور جب واپس آیا تو عرض کی کہ خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ اُس نے اِزار باندھ رکھی تھی اور اوپر کوئی چادر نہ تھی۔ چنانچہ اُس نے عرض کی کہ میں اپنی ازار اسے مہر میں دے دونگا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ازار اگر اُسے استعمال کرواؤ گے تو یہ تمہارے اوپر نہیں رہے گی اور اگر تم اِسے استعمال کروگے تو اس عورت کے اوپر نہ ہوگی۔ چنانچہ وہ آدمی ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا کہ پیٹھ پھیر کر جارہا ہے۔ پس اُسے بلوا کر فرمایا:۔ تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے؟ عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں اور وہ شمار کیں۔ فرمایا کہ جتنا تمہیں قرآن مجید آتا ہے اسکی وجہ سے میں نے تمہیں اس کا مالک بنادیا ہے۔

انگوٹھی کے نقوش

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ عجمیوں کی ایک جماعت یا لوگوں کے لئے خط لکھا جائے تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ خط کو اُس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اُس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک مہر تیار کروائی اور اُس پر "محمد رسول اللہ" نقش کروایا۔ گویا میں اُس انگوٹھی کی چمک دمک کو نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی انگشت مبارک یا ہتھیلی میں دیکھ رہا ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ پھر اُن کے بعد حضرت عثمان کے ہاتھ میں۔ یہاں تک کہ اِس کے بعد وہ اریس کنویں میں گر گئی اُس پر "محمد رسول اللہ" نقش تھا۔

چھنگلی انگلی میں انگوٹھی پہننا

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ اِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَّنَقَشْنَا فِيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ اَحَدٌ، قَالَ فَاِنِّيْ لَاَرٰى بَرِيْقَهٗ فِيْ خِنْصَرِهٖ.

کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی تیار کروائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کروائی ہے اور اس کے اندر نقش بھی کندہ کروایا ہے لہٰذا کوئی دوسرا شخص نقش کندہ نہ کروائے حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں آپ کی چھنگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں

باب ۵۰۵ اِتِّخَاذِ الْخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ اَوْ لِيُكْتَبَ بِهٖ اِلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ.

مہر لگانے کے لئے انگوٹھی کا استعمال

یا اہل کتاب وغیرہ کے لئے مہر کردہ خط بھیجنے کے لئے

۸۲۰- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَءُوْا كِتَابَكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُوْمًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّنَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ.

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ قیصر روم کے لئے خط لکھا جائے تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ وہ آپ کے خط کو نہیں پڑھیں گے جب تک اُس پر مہر لگی ہوئی نہ ہو گی۔ چنانچہ آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اُس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا گویا میں اُس کی چمک کو آپ کے دستِ مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔

باب ۵۰۶ مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِيْ بَطْنِ كَفِّهٖ.

جو ہتھیلی کی جانب انگوٹھی کا نگینہ رکھے

۸۲۱- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّ يَجْعَلُ فَصَّهٗ فِيْ بَطْنِ كَفِّهٖ اِذَا لَبِسَهٗ، فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ اصْطَنَعْتُهٗ وَاِنِّيْ لَا اَلْبَسُهٗ فَنَبَذَهٗ فَنَبَذَ النَّاسُ. قَالَ جُوَيْرِيَةُ وَلَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا قَالَ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کروائی اور جب اُسے پہنتے تو نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کروالیں۔ پس آپ منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے یہ بنوائی تھی لیکن اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ آپ نے وہ پھینک دی اور لوگوں نے بھی پھینک دیں۔ جویریہ کا قول ہے کہ نافع نے یہ بھی فرمایا کہ دائیں ہاتھ میں تھی۔

باب ۵۰۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْقُشُ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِهٖ.

حضور نے فرمایا کہ کوئی اپنی انگوٹھی منقش نہ کروائے

۸۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اُس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا کہ میں نے

إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ.

چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور محمد رسول اللہ نقش کروایا ہے لہٰذا کوئی یہ نقش کندہ نہ کروائے۔

بَابٌ ۵۰۸ هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ

کیا انگوٹھی پر تین سطروں میں نقش کندہ کروائے۔

۸۲۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ، وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ، مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللهِ سَطْرٌ. وَزَادَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ قَالَ فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهِ فَسَقَطَ. قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَنَنْزَحُ الْبِئْرَ فَلَمْ نَجِدْهُ.

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر جب مسند خلافت پر بیٹھے تو میرے لیے خط لکھا اور انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا یعنی ایک سطر میں مُحَمَّدٌ، دوسری سطر میں رَسُوْلُ اور تیسری سطر میں اللهِ ـ دوسری روایت میں ثمامہ کا بیان ہے بحضرت انس نے فرمایا کہ انگوٹھی نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں تھی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں اور حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ جب حضرت عثمان اریس کنوئیں پر بیٹھے تو راوی کا بیان ہے کہ وہ انگوٹھی کو نکال کر اُس کے ساتھ دل بہلانے لگے تو وہ گر پڑی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عثمان کے ساتھ ہم تین روز تک اُسے تلاش کرتے رہے اور کنوئیں کا سارا پانی تک نکال دیا لیکن ہم اُسے نہ پا سکے۔

بَابٌ ۵۰۹ الْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ، وَكَانَ عَلَى عَائِشَةَ خَوَاتِيمُ ذَهَبٍ

عورتوں کے لیے انگوٹھی

حضرت عائشہ صدیقہ نے سونے کی انگوٹھیاں پہن رکھی تھیں

۸۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ. وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَأَتَى النِّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ.

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں عید کی نماز میں نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ ابن وہب نے جریج سے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر عورتیں آئیں تو وہ چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

بَابٌ ۵۱۰ الْقَلَائِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ يَعْنِي قِلَادَةً مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ

عورتوں کے ہار اور کڑے

یعنی وسک کی خوشبو کے ہار پہننا

۸۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم عید کے روز باہر نکلے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان کے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتیں حاضر ہوئیں تو آپ

اَتَى النِّسَاءَ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا۔

نے انہیں صدقہ خیرات کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کڑے اور بالیاں تک خیرات کردیں۔

بَابٌ ۵۱۱ اِسْتِعَارَةُ الْقَلَائِدِ۔

ہار مستعار لینا

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِاَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ۔ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اِسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ ہار گم ہوگیا جو حضرت اسماء کا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کی تلاش میں کئی آدمی بھیجے۔ چنانچہ نماز کا وقت ہوگیا اور لوگ باوضو نہ تھے۔ لیکن انہیں پانی نہ ملا تو انہوں نے بغیر وضو کے نمازیں پڑھیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس امر کا تذکرہ کیا، پس اللہ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔ ابن نمیر، ہشام، عروہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ ہار حضرت اسماء سے مستعار لیا تھا۔

بَابٌ ۵۱۲ الْقُرْطِ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ۔

بالیاں

ابن عباس کا بیان ہے کہ حضور نے عورتوں کو خیرات کرنے کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں اور اپنے حلقوموں کیطرف بڑھا رہی ہیں

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِيْ قُرْطَهَا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عید کے روز دو رکعتیں پڑھائیں نہ اُن سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اُس کے بعد میں پھر عورتیں حاضر ہوئیں اور حضرت بلال اُن کے ساتھ تھے چنانچہ آپ نے انہیں خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتیں اپنی بالیاں تک نچھاور کر رہی تھیں۔

بَابٌ ۵۱۳ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ۔

بچوں کے ہار

۸۲۸۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُوْقٍ مِنْ اَسْوَاقِ الْمَدِيْنَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ: اَيْنَ لُكَعُ؟ ثَلَاثًا اُدْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ: فَقَامَ

نافع بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے بازاروں میں سے ایک بازار کے اندر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب آپ واپس لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا۔ آپ نے فرمایا کہ ننھا منا کہاں ہے؟ تین مرتبہ فرمایا کہ حسن بن علی کو بلاؤ۔ چنانچہ حسن بن علی کھڑے ہوئے اور چل پڑے اور اُن کی گردن میں سخاب (ایک قسم کا ہار) تھا۔ نبی

الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَ فِي عُنُقِهِ السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ۔

کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک پھیلا کر فرمایا کہ ایسے۔ امام حسن نے بھی ہاتھ پھیلا کر کہا کہ ایسے۔ چنانچہ آپ نے انہیں سینے سے لگا کر کہا:۔ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، پس تو بھی اس سے محبت فرما اور اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اُس وقت سے کوئی اور مجھے حسن بن علی سے زیادہ پیارا نہیں جب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے متعلق یہ فرمایا۔

ف: امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بڑی شان ہے کہ محبوب پروردگار صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اِن سے غایت درجہ محبت تھی جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ "اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تُو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے"۔ اس سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام کیا تھا۔

بَابٌ ۵۱۴ اَلْمُتَشَبِّهُوْنَ بِالنِّسَاءِ وَ الْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ ۔

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ۔ تَابَعَهُ عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ۔

عکرمہ کا بیان کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی وضع قطع اختیار کریں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی وضع قطع اپنائیں۔ عمرو بن مرزوق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور ہمیں شعبہ نے خبر دی ہے۔

بَابٌ ۵۱۵ اِخْرَاجُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوْتِ ۔

عورتوں کی مشابہت کرنے والے کو گھر سے نکال دینا

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ، قَالَ فَاَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا وَاَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا ۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے زنانی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں اور مردانہ وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ ایسے افراد اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں کو اور حضرت عمر نے فلاں کو نکال دیا تھا۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ انہیں اُن کی والدۂ ماجدہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ

أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللهِ إِنْ فَتَحَ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ، وَقَوْلُهُ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ يَعْنِي أَطْرَافَ هٰذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ۔

باب ٥١٦ قَصِّ الشَّارِبِ

وَكَانَ عُمَرُ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هٰذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ۔

٨٣٢ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ۔

٨٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ۔

باب ٥١٧ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ۔

٨٣٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ

تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس موجود تھے اور گھر میں ایک مخنث بھی تھا جس نے حضرت ام سلمہ کے بھائی حضرت عبداللہ سے کہا: - اے عبداللہ اگر کل تم نے طائف کو فتح کر لیا تو میں تمہیں دختر غیلان دکھاؤں گا جو آتی ہے تو چار بل پڑتے اور جاتی ہے تو آٹھ۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے افراد کو اپنے پاس اندر نہ آنے دیا کرو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ سے پیٹ کی چار سلوٹیں مراد ہیں یعنی وہ اُن کے ساتھ آتی ہے اور تُدْبِرُ بِثَمَانٍ سے اُن سلوٹوں کے کنارے مراد ہیں جو دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ مل جاتی ہیں۔ اسی لئے ثمان کہا اور ثمانیۃ نہیں کہا اور اطراف کا واحد مذکر ہے اسی لئے ثمانیۃ اطراف نہیں کہتے۔

مونچھیں کتروانا

حضرت عمر اپنی مونچھیں اتنی کترواتے کہ جلد نظر آنے لگتی تھی نیز داڑھی اور مونچھوں کے درمیانی بال کتروا دیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - مونچھوں کا کتروانا فطرت میں داخل ہے۔

سعید بن المسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فطرت پانچ چیزیں ہیں یا پانچ چیزیں فطرت کے تقاضوں سے ہیں۔ یعنی ختنہ کروانا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں پست کرنا۔

ناخن کٹوانا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - فطرت کے کاموں میں سے موئے زیر ناف کا صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور مونچھوں کا پست

وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ۔

٨٣٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ. الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْآبَاطِ۔

کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پیدائشی پانچ باتیں ہیں ختنہ کروانا، موئے زیر ناف کی صفائی کرنا، مونچھیں کٹوانا ناخن تراشنا اور بغل کے بال اکھاڑنا۔

٨٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھی بڑھاؤ مونچھیں کٹواؤ اور حضرت ابن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جتنی زیادہ ہوتی اُسے کٹوا دیتے۔

بَابُ ٥١٨ إِعْفَاءِ اللِّحَى

داڑھی بڑھانا

٨٣٧۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحَى۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مونچھیں پست کرو اور داڑھی بڑھاؤ (نیز یہ محبت رسول کا تقاضا بھی ہے)۔

بَابُ ٥١٩ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ۔

بڑھاپے کے بارے میں

٨٣٨۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَخَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خضاب لگایا کرتے تھے؛ فرمایا کہ آپ بڑھاپے کے نزدیک بہت کم گئے تھے

٨٣٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خضاب کی عمر کو پہنچے ہی نہیں تھے اگر میں چاہتا تو آپ کی داڑھی مبارک کے سفید بالوں کو گن سکتا تھا۔

٨٤٠۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے گھر والوں نے مجھے ایک پیالے میں پانی دے

أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْحُجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا ۔

٨٤١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا. وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ ۔

بَاب ٥٢٠ الْخِضَابِ

٨٤٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ ۔

بَاب ٥٢١ الْجَعْدِ

٨٤٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ، بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ ۔

٨٤٤ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

کر حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ اسرائیل نے اپنی تین انگلیاں بند کر کے اُس پیالی کی طرح بنائیں جس کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک ڈالا گیا تھا چنانچہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی تکلیف ہوتی تو اُس کی طرف ایک برتن میں پانی بھیج دیا جاتا۔ پس میں (عثمان) نے برتن میں جھانک کر دیکھا تو میں نے چند سرخ بال دیکھے۔

سلّام کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہُوا تو وہ ہماری طرف نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ایک خضاب والا موئے مبارک لے کر آئیں۔ لیکن ہم سے ابو نعیم، نصیر بن ابوالاشعث نے ابن موہب سے روایت کی کہ حضرت اُمِّ سلمہ نے انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا سرخ بال دکھایا تھا۔

خضاب

ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہٰذا تم اُن کی مخالفت کیا کرو۔

گھنگریالے بال

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔ نہ آپ بہت زیادہ سفید تھے اور نہ بالکل گندمی رنگ والے۔ نہ آپ کے بال قطعی گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ نے انہیں چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا تو مکّہ مکرمہ میں دس سال اور پھر مدینہ طیبہ میں دس سال رکھ کر اللہ تعالےٰ نے آپ کو وفات دی گویا ساٹھ سال کی عمر میں اور اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی

إِسْرَآءِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ۔ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَحِكَ۔ تَابَعَهُ شُعْبَةُ شَعْرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے سرخ حُلّے میں کسی شخص کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ میرے بعض دوستوں نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ حضور کے گیسوے مبارک گاہے کندھوں تک ہوتے تھے ابواسحاق کا بیان ہے کہ میں نے کئی مرتبہ انہیں (حضرت براء) کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا اور جب یہ ان کرتے ہوئے وہ ہنس پڑتے شعبہ نے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپکے گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات خانہ کعبہ کے پاس مجھے خواب میں ایک آدمی دکھایا گیا اُس کا رنگ گندمی تھا اور گندمی رنگ کا کوئی آدمی تم نے اتنا حسین نہیں دیکھا ہوگا۔ اُس کے گیسو تھے اور تم نے گیسوؤں والا کوئی شخص اتنا حسین نہیں دیکھا ہوگا۔ اُس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ دو آدمیوں کا سہارا لیا ہوا تھا یا دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال بالکل گھنگریالے تھے داہنی آنکھ سے کانا تھا، گویا وہ انگور کی مانند اُبھری ہوئی تھی۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ مسیح دجّال ہے۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک آپ کے کندھوں تک ہوا کرتے تھے۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوے اطہر دوش مبارک تک ہوتے تھے۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوے اطہر نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ پوری طرح گھنگریالے بلکہ ان کے درمیان میں تھے جو کبھی تا بہ گوش ہوتے اور کبھی تا بہ دوش۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی

قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ ؛

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ پُرگوشت تھے اور آپ کے بعد میں نے ایسا اور کوئی نہیں دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ ان کے درمیان میں تھے۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ اَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر پُرگوشت تھے چہرہ انور اتنا حسین تھا کہ آپ جیسا نہ میں نے پہلے کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد اور آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ اَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ۔ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ ۔ وَقَالَ اَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهُ شَبَهًا لَهُ ؛

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ایک آدمی کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک پُرگوشت تھے۔ چہرہ انور اتنا حسین کہ میں نے آپ کے بعد ایسا اور کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں قدم اور ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں۔ حضرت انس اور حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم مبارک پُرگوشت تھے۔ بعد میں ایسا کوئی نہیں دیکھا جو آپ سے بالکل مشابہت رکھتا ہو۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ: اِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ اَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: اَمَّا اِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا اِلٰى صَاحِبِكُمْ وَاَمَّا مُوسٰى فَرَجُلٌ اٰدَمُ جَعْدٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي ؛

مجاہد کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہوگا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے تو حضور کو فرماتے ہوئے نہیں سُنا لیکن آپ نے یہ فرمایا کہ جو حضرت ابراہیم کو دیکھنا چاہے وہ اپنے صاحب کو (مجھے) دیکھ لے اور حضرت موسیٰ گندمی رنگ کے، گھنگریالے بالوں والے اور سرخ اونٹ پر سوار ہوں گے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں جبکہ وہ وادی میں اُتر کر تلبیہ پڑھیں گے

بَابُ ۵۲۲ التَّلْبِيدِ ؛

بالوں کو گوند سے جمانا

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ ۔ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا ؛

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا:۔ جو بالوں کو گوند سے جمائے اُسے چاہیے کہ (حج و عمرہ کے بعد) سر منڈوا دے اور حالتِ احرام کی مشابہت نہ کرے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بال جمائے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۵۴ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ۔

۸۵۵ - حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَانُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ اِنِّي لَبَّدْتُ رَاْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا اَحِلُّ حَتَّى اَنْحَرَ ۔

بَابُ ۵۲۳ الْفَرْقِ ۔

۸۵۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ اَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ ۔

۸۵۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گوند سے بال جما کر یوں تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں تیرے لئے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لئے حاضر ہوں، میں تیرے لئے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے لئے حاضر ہوں بیشک سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور بادشاہی تیرا کوئی شریک نہیں۔ ان سے زیادہ کلمات نہیں کہتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر کا بیان ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے تو عمرے کا احرام کھول دیا لیکن آپ نے تاحال اپنے عمرے کا احرام نہیں کھولا؟ فرمایا کہ میں نے اپنے بالوں کو گوند سے جمایا ہوا ہے اور اپنی قربانی کو ہار پہنا دیا ہے لہٰذا جب تک قربانی نہ کرلوں میں احرام نہیں کھول سکتا۔

مانگ نکالنا

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہر ایسے کام میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے جس کے متعلق کوئی حکم نہ دیا گیا ہو۔ چنانچہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکاتے جب کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ پہلے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنے گیسوے مبارک کو لٹکایا کرتے لیکن پھر مانگ نکالنے لگے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا:- گویا میں اب بھی نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبودار چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالت احرام میں ہیں۔ عبداللہ بن رجاء نے مَفرِقِ النَّبی کہا ہے

اہل محبت کی یہی تو پہچان ہے کہ وہ ہمہ وقت محبوب کی یاد میں مستغرق رہتے ہیں۔ دل میں یاد ہے تو محبوب کی، زبان پر ذکر ہے تو محبوب کا، تعریفیں ہیں تو محبوب کی۔ اُسے پیار ہے تو محبوب سے اور محبوب کے پیاروں سے، اُسے عداوت ہوتی ہے تو محبوب کے دشمنوں سے۔ غرضیکہ وہ اپنے محبوب کا دیوانہ اور شمع جمال محبوب کا پروانہ بن جاتا ہے۔ محبوب کا حسن و جمال اُس کی نگاہوں میں سما جاتا ہے، محبوب کا تصور اتنا پختہ ہو جاتا ہے کہ محبوب غائب بھی ہو تب بھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ نگاہوں کے سامنے ہے

جیسے اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرما رہی ہیں کہ گویا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ کی چمک کو اب بھی دیکھ رہی ہوں یا جیسے اس جلد کی حدیث ۸۱۴، ۸۱۷، ۸۲۰ اور ۲۰۴۳ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فر... کہ گویا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ! حقیقت یہ ہے کہ خالق عالم نے ا... محبوب کو بنایا ہی ایسا صاحب جمال و کمال ہے کہ اُن کے اعضائے مقدسہ اور سراپائے اقدس کا خیال آتے ہی آج بھی اہل محبت ... یوں درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے لگتے ہیں :-

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

اُن کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
اُن کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ بے حد درود
اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عرق
اُس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ — ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
اشک باریِ مژگاں پہ برسے درود — سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دِل جگمگانے لگے — اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
دوش بردوش ہے جس سے شانِ شرف — ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں — ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں — ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا — موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم — اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں، دریا بہیں — انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال — ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
روئے آئینۂ علم پشتِ حضور — پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام
حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل — یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام
رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود — شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
دِل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں — غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھینچ کر بندھی — اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا — اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
انبیا تہ کریں زانو اُن کے حضور — زانووں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
ساقِ اصلِ قدم، شاخِ نخلِ کرم — شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم — اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن — اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں درود — اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

باب ۵۲۴ الذَّوَائِبِ

۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

گیسو رکھنا

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک رات میں نے اپنی خالہ یعنی اُمّ المومنین حضرت میمونہ بنتِ حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری اور اُس

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ

٨٥٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهٰذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي ❊

بَابُ ٥٢٥ الْقَزَعِ ❊

٨٦٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ وَتَرَكَ هٰهُنَا شَعَرَةً وَهٰهُنَا وَهٰهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ. قِيلَ لِعُبَيْدِ اللهِ: فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ، قَالَ لَا أَدْرِي هٰكَذَا قَالَ الصَّبِيِّ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ، وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا، وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هٰذَا وَهٰذَا ❊

٨٦١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ ❊

بَابُ ٥٢٦ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا ❊

٨٦٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی باری اُن کے پاس تھی۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ اُن کا بیان ہے کہ حضور نے مجھے میرے سر کے بالوں سے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر

عمرو بن محمد، ہشیم، ابوالبشر نے اسی طرح روایت کر کے کہا کہ میرے گیسوؤں کو پکڑ کے یا میرے سر کو پکڑ کر۔

بال چھوٹے بڑے رکھنا۔

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ انہوں نے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال کاٹنے اور چھوڑنے سے منع فرمایا۔ نافع کا بیان ہے کہ میں نے (عمر بن نافع سے) پوچھا کہ قزع کیا چیز ہے تو عبیداللہ نے ہمیں اشارے سے بتایا کہ جب بچے کا سر منڈایا جائے اور اِس جگہ اور اُس جگہ بال چھوڑ دیے جائیں۔ چنانچہ عبیداللہ نے ہمارے سامنے اپنی پیشانی اور سر کے دونوں اطراف کی جانب اشارہ کیا۔ عبیداللہ سے پوچھا گیا کہ لڑکی اور لڑکے کا حکم کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کیونکہ مجھ سے بچے کا لفظ کہا گیا۔ عبیداللہ نے کہا کہ میں نے دوبارہ پوچھا تو بتایا کہ لڑکے کی پیشانی اور گُدّی کے بال مونڈنے میں حرج نہیں لیکن قزع یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دئے جائیں اور اُن کے سوا سر پر بال نہ ہوں اور اسی طرح اِدھر اُدھر سے آدھے سر کے بال مونڈنا۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ سر کے کچھ بال مونڈے جائیں اور کچھ چھوڑ دئے جائیں۔

عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی جبکہ احرام کی حالت میں آپ منیٰ کے اندر

وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ لِحُرْمِهِ، وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ ؛

تھے یعنی واپس لوٹنے سے پہلے

بَابٌ ۵۲۷ الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ؛

سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا

۸۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ ؛

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو وہ اچھی سے اچھی خوشبو لگاتی جو مل سکتی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک آپ کے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں پاتی

بَابٌ ۵۲۸ الْاِمْتِشَاطِ ؛

کنگھی کرنا

۸۶۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْصَارِ ؛

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے سوراخ کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس کے اندر جھانکا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت کسی اوزار کے ساتھ اپنا سر مبارک کھجا رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اندر دیکھ رہے ہو تو میں یہ اوزار تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ بیشک اجازت لینا دیکھنے سے پہلے مقرر کیا گیا ہے۔

بَابٌ ۵۲۹ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا ؛

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا

۸۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ ؛

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا: - میں حائضہ ہونے کی حالت میں بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

۸۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ؛

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

بَابٌ ۵۳۰ التَّرْجِيلِ

مرد کا سر میں کنگھی کرنا

۸۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ ؛

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضور کنگھی کرنے اور وضو میں داہنی جانب سے حتی الامکان ابتدا کرنا پسند فرماتے تھے۔

بَابٌ ۵۳۱ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ ؛

مشک کے بارے میں

۸۶۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ؛

باب ۵۳۲ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ ؛

۸۶۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ ؛

باب ۵۳۳ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ ؛

۸۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ . وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ ؛

باب ۵۳۴ الذَّرِيرَةِ ۔

۸۷۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ ؛

باب ۵۳۵ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ ؛

۸۷۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالَى مَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ؛

باب ۵۳۶ الْوَصْلِ فِي الشَّعَرِ ؛

۸۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

وسلم نے فرمایا:- نبی آدم کا ہر عمل اُس کے اپنے لئے ہے ماسوائے روزے کے کہ وہ میرے (خدا کے) لیے ہے اور اُس کا بدلہ میں خود دیتا ہوں اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

بہترین خوشبو لگانا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو آپ کے احرام کی حالت میں خوشبو لگایا کرتی جو بہترین قسم کی مجھے دستیاب ہوتی تھی

جو خوشبو رد نہ کرے

ثمامہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ خوشبو کو رد نہیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم خوشبو کو رد نہیں فرمایا کرتے تھے۔

عطر لگانا

عروہ بن زبیر اور قاسم بن محمد دونوں حضرات کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے ہاتھ سے عطر لگایا، احرام کے بغیر اور احرام کی حالت میں۔

خوبصورتی کیلئے دانتوں کو کشادہ کرنا

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی عورتوں اور گدوانے والی عورتوں چہرے کے بال نوچنے والی عورتوں اور خوبصورتی کی خاطر دانتوں کو کشادہ کروانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔ لہٰذا مجھے کیا ہوا ہے جو اس پر لعنت نہ کروں جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے جبکہ اللہ کی کتاب میں یہ ہے۔ رسول جو کچھ تمہیں دیں اُسے لے لو۔

بالوں کو جوڑنا

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ - وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ - اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاؤُهُمْ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ -

۸۷۴ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوْا اَنْ يَّصِلُوْهَا فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ ؛

۸۷۵ - حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمِّيْ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنِّيْ اَنْكَحْتُ ابْنَتِيْ ثُمَّ اَصَابَهَا شَكْوٰى فَتَمَرَّقَ رَاْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِيْ بِهَا اَفَاَصِلُ رَاْسَهَا فَسَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ -

۸۷۶ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ

بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حج کے سال منبر پر فرماتے ہوئے سُنا۔ انہوں نے بالوں کا گچھا ایک سپاہی سے لے کر فرمایا تمہارے علماء کہاں ہیں۔ جبکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو میں نے ایسا کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل اسی لئے ہلاک ہوئے جبکہ اُن کی عورتوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو بالوں کو جوڑیں یا جڑوائیں اور جو گودیں یا گدوائیں ۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کا نکاح ہوا اور وہ بیمار ہو گئی تو اُس کے بال جھڑنے لگے ۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ اس کے بال جوڑ دیے جائیں ۔ لہٰذا انہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے ــــ اسی طرح ابن اسحاق ، ابان بن صالح ، حسن ، صفیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا ہے پھر وہ بیمار پڑ گئی ہے اور اُس کے سر کے بال جھڑ گئے ، جن کے باعث اس کا شوہر اُس کی جانب متوجہ نہیں ہوتا ۔ کیا میں اُس کے سر کے بال جوڑ دوں ؟ اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی کے متعلق سخت الفاظ فرمائے ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۔

۸۷۷ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ۔ قَالَ نَافِعٌ اَلْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ ۔

۸۷۸ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ اٰخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَاَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعْرٍ قَالَ : مَا كُنْتُ اَرٰى اَحَدًا يَّفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُوْدِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّوْرَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعْرِ ۔

بَابُ ۵۳۷ الْمُتَنَمِّصَاتِ

۸۷۹ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ ، فَقَالَتْ اُمُّ يَعْقُوْبَ : مَا هٰذَا ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَمَا لِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ وَفِيْ كِتَابِ اللهِ ، قَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ ، قَالَ وَاللهِ لَئِنْ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۔

بَابُ ۵۳۸ الْمَوْصُوْلَةِ ۔

۸۸۰ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ۔

۸۸۱ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ قَالَتْ : سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

عورت پر لعنت فرمائی ہے ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : ۔ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی ، جڑوانے والی ، گودنے والی گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے ۔ نافع کا قول ہے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے ۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آخری مرتبہ مدینہ منورہ میں آئے تو خطبہ دیتے ہوئے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا : ۔ میں نے تو یہودیوں کے سوا یہ کام کرتے ہوئے اور کسی کو نہیں دیکھا ۔ بیشک نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالوں کے جوڑنے کو دھوکا بازی ہی قرار دیا ہے ۔

عورتوں کا چہرے کے بال صاف کرنا

ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گودنے والی چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کروانے والی عورتیں اللہ تعالیٰ کی پیدائش کو بدلنے والی ہیں ۔ ان پر لعنت ہو ۔ ام یعقوب نے کہا ایسا کیوں ؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور اللہ کی کتاب میں بھی ہے ۔ وہ کہنے لگیں کہ میں نے قرآن کریم کے دونوں دفتر پڑھ لئے ہیں لیکن میں نے تو ایسی بات نہیں پائی ۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم نے اسے پڑھا ہوتا تو ضرور پالیتیں کہ : رسول تمہیں جو دیں وہ لے لو ۔

بال جڑوانے والی

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا : ۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے والی ، جڑوانے والی ، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے ۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ! میری بیٹی کو چیچک

يَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اِبْنَتِيْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا وَاِنِّيْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِيْهِ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ ۔

۸۸۲ - حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوَاشِمَةُ وَالْمُوْتَشِمَةُ وَالْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ يَعْنِيْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۸۸۳ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللهِ ۔

بَابٌ ۵۳۹ اَلْوَاشِمَةُ

۸۸۴ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ ۔

۸۸۵ - حَدَّثَنِيْ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ اُمِّ يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ ۔

۸۸۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَاٰكِلِ الرِّبَا وَمُوْكِلِهٖ

نکلی جس کے باعث اُس کے بال جھڑ گئے۔ چونکہ میں نے اُس کا نکاح کر دیا ہے لہٰذا کیا میں اُس کے بال جوڑ دوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا یا فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے گدوانے والی، بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن پر لعنت کی ہے۔

ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی، گدوانے والی، چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کروانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی پیدائش کو بدلنے والی ہیں اور مجھے کیا ہوا جو اُس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور یہی اللہ کی کتاب میں ہے۔

گودنے والی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نظر کا لگنا حق ہے اور آپ نے گودنے سے منع فرمایا ہے۔

ابن بشار، ابن مہدی، سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے وہ حدیث بیان کی جو منصور، ابراہیم، علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے حدیث منصور کی طرح اسے اُم یعقوب سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سُنا ہے۔

عون بن ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے ہوئے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور کتّے کی قیمت لینے نیز سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا، علاوہ بریں گودنے والی اور گدوانے والی پر

وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ ؛

بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ ؛

۸۸۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اُتِیَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَامَ فَقَالَ: اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْوَشْمِ؟ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُ، قَالَ مَا سَمِعْتَ؟ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ ؛

۸۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ؛

۸۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَالِیْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ ؛

بَابُ التَّصَاوِيْرِ ؛

۸۹۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيْرُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ عَذَابِ الْمُصَوِّرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

لعنت فرمائی۔

گدوانے والی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی پس حضرت عمر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، تم میں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق کس نے سنا ہے؟ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: اے امیر المومنین! میں نے سُنا ہے۔ فرمایا کہ تم نے کیا سُنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نہ کوئی گودے اور نہ کوئی گدوائے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی گدوانے والی، چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کروانے والی پر لعنت فرمائی کیونکہ وہ اللہ کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔ مجھے کیا ہے جو میں اُس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور یہی اللہ کی کتاب میں ہے۔

تصویریں رکھنا

حضرت ابن عباس نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ، ابن عباس، حضرت ابوطلحہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سُنا ہے۔

قیامت کے روز تصویر بنانے والے کو سخت عذاب ہوگا۔

۸۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ ٭

مسلم بن صبیح کا بیان ہے کہ ہم مسروق کیساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے تو انہوں نے گھر کے سائبان میں تصویریں دیکھیں تو فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ قیامت کے روز تمام لوگوں سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۸۹۲، ۹۰۳، ۱۰۴۲، ۲۴۰۲ اور ۲۴۰۳ میں بھی موجود ہے۔ مصوری ہی بت پرستی کا پیش خیمہ ہے۔ احادیث مطہرہ کے مطابق قیامت میں سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا۔ ان سے اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں جان ڈالنے کے لیے کہا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام کوئی بھی نہیں کر سکے گا کیونکہ کسی میں جان ڈالنا یہ تو صرف اللہ ربّ العزت ہی کے قبضہ قدرت میں ہے مصور چونکہ اللہ تعالیٰ کا عملاً مدِمقابل بنتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بہت ناراض ہوگا جس کی خبر اس کے محبوب نے سنائی ہوئی ہے۔

آج کے سائنسی دَور میں تصویر کشی نے بہت ترقی کی ہوئی ہے۔ یہ لعنت پورے عروج پر ہے۔ کتنے ہی علماء اور مشائخ تک بڑے ذوق شوق سے تصویریں کھنچواتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی اخبار میں نمایاں طور پر اُن کی تصویریں آجائیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ جہاں تصویر کھینچنا گناہ ہے وہاں تصویر کھنچوانا بھی گناہ ہے۔ علمائے کرام ہی خلافِ شرع حرکات کے راستے میں سدِ سکندری بنا کرتے تھے لیکن آج کل جب اکثر علماء بھی اس بیماری میں مبتلا ہوگئے تو اس بیماری کے پھیلنے میں کوئی رکاوٹ ہی نہ رہی۔ آج یہ فتنہ ایک بپھرے ہوئے سیلاب کی طرح پھیلا ہوا ہے۔

ذہنی عیاشی کے باعث ستم بالائے ستم یہ کہ عورتوں کی حیا سوز تصویریں فیشن اور معمولات کا حصہ بن گئی ہیں۔ در و دیوار پر عورتوں کی تصویریں، اخباروں اور رسالوں میں ناچنے گانے والی عورتوں کی تصاویر ہی تصاویر اور اکثر ایسے انداز میں کہ دین و دیانت اور تقویٰ و طہارت کے خرمن میں آگ لگا دیتی ہیں۔ اس آگ کو بھڑکانے والے تو خوب بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔ ہر گلی کوچے اور ہر گھر میں چیخ چلّا رہے ہیں لیکن اس آگ کو بجھانے والا ایک بھی نہیں اٹھتا۔ ملّتِ اسلامیہ کی غیرت کا جنازہ نکل رہا ہے لیکن اس ستم ظریفی پر آنسو بہانے والا، اس درد کا مداوا کرنے والا، اس بپھرے ہوئے سیلاب کا رخ موڑنے والا ایک بھی مردِ میدان سامنے نہیں آتا۔ اسی پر تو شاعرِ مشرق یوں نوحہ کناں ہوئے تھے:-

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خون ریز ہے ساقی

۸۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ٭

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ ان تصویروں کو بناتے ہیں قیامت کے روز انہیں عذاب دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں اُن میں جان ڈالو۔

بَابُ ۵۴۳ نَقْضِ الصُّوَرِ ٭

تصویریں توڑ دینا

۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

عمران بن حطّان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ اِلَّا نَقَضَهُ۔

تعالٰے عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس کے اندر تصویر والی کوئی چیز نہ چھوڑتے مگر اسے توڑ پھوڑ کر پھینک دیتے تھے۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَاٰى اَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ اِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ۔

ابوزرعہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں داخل ہوا، تو میں نے مکان کے اوپر ایک مصور کو تصویر بناتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری مخلوق جیسی بنانے چل پڑے، تو چاہیے کہ ایک دانہ بنا کر دکھائے اور چاہیے کہ ایک ذرہ ہی بنا کر دکھا دے۔ پھر انہوں نے (وضو کے لیے) پانی کا ایک برتن منگوایا اور اپنے ہاتھ بغل تک دھوئے میں عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابوہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ فرمایا کہ میں زیور پہننے کی انتہا تک دھوتا ہوں۔

بَابٌ ۵۴۴ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ۔

جو تصویریں بچھائے یا لٹکائے

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ اَفْضَلُ مِنْهُ۔ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ: اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ، قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ۔

عبدالرحمٰن بن قاسم کا بیان ہے جن سے افضل اُن دنوں مدینہ منورہ میں کوئی اور نہ تھا۔ کہ میں نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایک سفر سے مدینہ منورہ واپس لوٹے تو میں نے اپنے صحن میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو جھٹک کر پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ قیامت کے روز تمام انسانوں سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق جیسی چیزیں بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اُس کا ایک تکیہ یا دو تکیے بنا لیے۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ دَاوٗدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَاَمَرَنِي اَنْ اَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ۔ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس آئے تو میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ نے مجھے حکم دیا کہ اُسے اتار دوں تو میں نے اُسے اتار دیا نیز میں اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے

بَابٌ ۵۴۵ مَنْ كَرِهَ الْقُعُودَ عَلَى

جو تصویر پر بیٹھنا ناپسند کرے

الصُّورَةِ ؛

۸۹۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ؟ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ ؛

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ جو میں نے گناہ کیا اُس سے اللہ کی بارگاہ میں تائب ہوتی ہوں۔ فرمایا کہ یہ گدا کیسا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کیلئے۔ فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں انہیں زندہ کرو اور رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

ف : یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۹۰۰ اور ۹۰۱ میں بھی موجود ہے۔ آج کل بے راہ روی کے باعث گھروں میں بڑے اہتمام کے ساتھ تصاویر کو مزین کر کے لٹکانا نیز دفاتر اور سرکاری عمارتوں میں سیاسی رہنماؤں کی تصاویر آویزاں کرنا ایک فیشن بن گیا ہے۔ اخبارات تصاویر سے بھرپور۔ در و دیوار پر تصاویر حتیٰ کہ مصنوعات پر تصاویر اور خصوصاً عورتوں کی تصویروں کو پورے توبہ شکن انداز میں شائع کرنا معمول بن گیا ہے۔ اس ذہنی آوارگی کے خلاف ملت کے کسی خیر خواہ کی مؤثر زبان نہیں کھلتی۔ کوئی نہیں کہتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے؟ ــــــ اس کے نتائج سب کی آنکھوں کے سامنے تیرتے پھر رہے ہیں۔ خرمنِ دین و ایمان میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اخلاقِ عالیہ کا چہرہ جھلس گیا ہے۔ حیا کا دامن تار تار ہو چکا ہے۔ غیرت سرِ بازار نیلام ہو رہی ہے لیکن اس بپھرے ہوئے سیلاب کے سامنے بند باندھنے والا کوئی غیرت مند سامنے نہیں آتا ــــــ کیا یہ اُسی قوم کا کردار ہے جو پروردگارِ عالم کی کتاب اور اس کے محبوب کے طریقے کو اپنا ضابطۂ حیات مانتی ہے؟

۸۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ

زید بن خالد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بُسر کا بیان ہے کہ پھر زید بیمار ہو گئے تو ہم اُن کی عیادت کے لئے گئے۔ دیکھا کہ اُن کے دروازے کے پردے پر تصویر بنی ہوئی ہے۔ میں نے حضرت میمونہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پروردہ عبید اللہ سے کہا کہ کیا زید نے ہمیں پہلے دن تصویر کے بارے میں نہیں بتایا تھا؟ عبید اللہ نے کہا کہ کیا آپ نے یہ نہیں سنا تھا کہ انہوں نے کپڑے کے نقوش کو مستثنیٰ کیا تھا۔ ابن وہب، عمرو یعنی ابن الحارث، بکیر، بسر، زید، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بَابُ ٥٤٦ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي التَّصَاوِيرِ ؛

٨٩٩ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي ؛

بَابُ ٥٤٧ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ ؛

٩٠٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ أَوْ كَلْبٌ ؛

بَابُ ٥٤٨ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

٩٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ قَالَ: مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ. وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ

اسی طرح روایت کی ہے۔

نماز کے وقت تصاویر کی موجودگی

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ کے کاشانہ اقدس کے ایک جانب صحن کا پردہ لٹک رہا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اِسے ہٹا دو کیونکہ اس پردے کی تصویریں نماز میں میرے سامنے ہوتی ہیں۔

تصویروں والے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ کیا۔ لیکن اُن کے آنے میں دیر ہوگئی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گراں گزری۔ چنانچہ آپ باہر تشریف لے آئے اور بوقتِ ملاقات اُن سے شکایت کی کہ وقت مقررہ پر کیوں نہ آئے؟ حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

جو تصویر والے گھر میں داخل نہ ہو۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے آپ کے چہرہ انور پر کراہت کے آثار دیکھ لئے۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اُس کے رسول کی جانب تائب ہوتی ہوں مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا؟ فرمایا کہ اس گدے کا کیا حال ہے؟ عرض کی کہ میں نے اسے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کیلئے خریدا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائیگا اور اُن سے کہا جائیگا کہ جو چیزیں تم نے بنائی تھیں اُن میں جان ڈالو اور فرمایا کہ وہ گھر جس کے اندر تصویر ہو اُس میں

الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ ؛

بَابٌ ۵۴۹ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ ؛

۹۰۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرٰى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ ؛

بَابٌ ۵۵۰ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ ؛

۹۰۳. حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سُئِلَ فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ ؛

بَابٌ ۵۵۱ الْإِرْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ ؛

۹۰۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ ؛

بَابٌ ۵۵۲ الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ ؛

۹۰۵. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ ؛

رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

جس نے مصور پر لعنت کی

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک غلام خریدا جو حجام تھا تو اُس نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت لینے اور زنا کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔ نیز سود کھانے والے، سود کھلانے والے، گودنے والی، بالوں کو جوڑنے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

مصور سے قیامت میں کہا جائے گا کہ اب اس میں روح پھونک

قتادہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں موجود تھا چنانچہ لوگ اُن سے مسئلے پوچھ رہے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیے بغیر انہیں جواب دے رہے تھے، یہاں تک کہ اُن سے تصویر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے روز اُسے مجبور کیا جائے گا کہ اُس میں جان ڈالے لیکن وہ نہیں ڈال سکے گا۔

کسی کے پیچھے سواری پر بیٹھنا

عروہ بن زبیر نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر پڑی ہوئی تھی اور آپ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بنی عبدالمطلب کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آپ کے استقبال کو نکلے چنانچہ آپ نے ایک بچے کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

باب ۵۵۳ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ ۔

۹۰۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ذُكِرَ الْأَشَرُّ الثَّلَاثَةُ عِنْدَ عِكْرِمَةَ، فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ، أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ ۔

باب ۵۵۴

۹۰۷ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أُخْرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً. ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ، قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ ۔

باب ۵۵۵ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ

۹۰۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ

سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا

دوسرا مالک کی اجازت سے آگے بیٹھ سکتا ہے ورنہ زیادہ حق دار مالک ہے۔

ایوب کا بیان ہے کہ عکرمہ کے سامنے ذکر ہوا کہ سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بری بات ہے۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قثم کو اپنے آگے اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا یا قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھایا تھا۔ بتایئے کہ ان میں سے برا اور اچھا کون ہے۔

حضور کا حضرت معاذ کو اپنے پیچھے بٹھانا

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا نیز میرے اور حضور کے درمیان پالان کی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی۔ ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ رسول خدا! خدمت کے لئے حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی، رسول خدا کی خدمت کیلئے حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دور چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ رسول خدا کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ بن جبل! عرض کی کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ یہ کام کریں؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر سے واپس آ رہے تھے اور میں سواری پر حضرت ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا

اللہ عنہ قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیبر وانی لردیف ابی طلحۃ وھو یسیر وبعض نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ عثرت الناقۃ فقلت المرأۃ فنزلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انھا امکم، فشددت الرحل ورکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما دنا او رای المدینۃ قال: آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون۔

باب ۵۵۶ الاستلقاء ووضع الرجل علی الاخری۔

۹۰۹۔ حدثنا احمد بن یونس حدثنا ابراھیم بن سعد حدثنا ابن شہاب عن عباد بن تمیم عن عمہ انہ ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضطجع فی المسجد رافعا احدی رجلیہ علی الاخری۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الادب

باب ۵۵۵ قول اللہ تعالی ووصینا الانسان بوالدیہ۔

۹۱۰۔ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبۃ قال الولید بن عیزار اخبرنی قال سمعت ابا عمرو الشیبانی یقول اخبرنا صاحب ھذہ الدار واومأ بیدہ الی دار عبد اللہ قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ؟ قال الصلاۃ علی وقتھا قال ثم ای؟ قال بر الوالدین قال ثم ای؟ قال الجھاد فی سبیل اللہ۔ قال حدثنی بھن ولو استزدتہ لزادنی۔

تھا اور وہ چل رہے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ آپ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اونٹنی پھسل گئی تو میں چلایا کہ عورت عورت۔ پھر میں اتر گیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: - یہ تمہاری ماں ہیں۔ چنانچہ میں نے سواری کو کس دیا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سوار ہو گئے۔ جب ہم نزدیک آ پہنچے یا مدینہ منورہ کو دیکھا تو آپ نے کہا: - ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنے والے۔

چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا

عباد بن تمیم نے اپنے چچا حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنا ایک پیر اٹھا کر دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ادب کا بیان

اللہ تعالے نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت فرمائی

ابو عمرو شیبانی کا بیان ہے کہ ہمیں اس گھر والے نے بتایا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر کی جانب اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ عرض گزار ہوئے کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھ سے آپ نے یہی چیزیں بیان فرمائیں اگر میں اور پوچھتا تو آپ مزید بتا دیتے۔

باب ٥٥٨ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

٩١١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ. وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ مِثْلَهُ.

حُسنِ سلوک کا لوگوں میں سب سے زیادہ مستحق کون ہے

ابوزرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! میرے حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد ہے ۔۔۔ اسی طرح ابن شبرمہ، یحییٰ بن ایوب نے ابوزرعہ سے روایت کی ہے۔

باب ٥٥٩ لَا يُجَاهِدُ اِلَّا بِاِذْنِ الْاَبَوَيْنِ

٩١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُجَاهِدُ؟ قَالَ لَكَ اَبَوَانِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ.

والدین کی بغیر اجازت جہاد پر نہ جائے

مسدد، یحییٰ، سفیان اور شعبہ، حبیب بن ابوثابت ۔۔۔ محمد بن کثیر، سفیان، حبیب، ابوالعباس، نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کیا میں جہاد کروں؟ فرمایا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو اُن کی خدمت کرو، یہی تمہارا جہاد ہے۔

باب ٥٦٠ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

٩١٣ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ.

کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بہت بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ دریافت کیا گیا۔ کہ کوئی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کرتا ہے؟ فرمایا کہ آدمی دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ اُس کے باپ اور اُس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

باب ٥٦١ اِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ

٩١٤ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ

والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا۔ چنانچہ وہ ایک پہاڑ کی غار میں چھپ گئے غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک بہت بڑا پتھر آگرا اور وہ بند ہوکر رہ گئے جنہوں

الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا، فَقَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَاِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ۔ وَقَالَ الثَّانِي: اللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْاٰخَرُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ اَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَاَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَاْ بِي فَقُلْتُ اِنِّي لَا اَهْزَاُ

وہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل دیکھو جو تم نے محض رضائے الٰہی کے لئے کیا ہو اور اُس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، شاید یہ مشکل آسان ہو جائے چنانچہ اُن میں سے ایک نے کہا:۔ اے اللہ! میرے والدین زندہ تھے اور انتہائی بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے نیز میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں اُن کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک روز جنگل میں دور جا نکلا اور شام کو دیر سے واپس لوٹا۔ وہ اُس وقت سو چکے تھے میں حسب معمول دودھ لیکر اُن دونوں کے سرہانے آکھڑا ہوا میں نے اُنہیں نیند سے بیدار کرنا ناپسند کیا اور بچوں کو اُن سے پہلے پلا دینا بھی مجھے اچھا نہ لگا حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس رو پیٹ رہے تھے۔ حتیٰ کہ صبح ہونے تک میری اور اُنکی یہی حالت رہی۔ اے اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کیلئے کیا تو اس پتھر کو ہٹا دے تاکہ ہم آسمان تو دیکھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے تھوڑا سا ہٹا دیا کہ اُس میں سے اُنہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی جس سے میں بہت زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کوئی آدمی کسی عورت سے کرتا ہوگا میں نے اُس سے اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا تو اُس نے اُس وقت تک کیلئے انکار کیا جب تک اُسے سو دینار نہ دوں۔ میں نے دوڑ دھوپ شروع کر دی یہاں تک کہ سو دینار جمع کر لیے۔ میں انہیں لیکر اُس کے پاس گیا جب میں اُسکی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا:۔ اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور لگی ہوئی مہر کو نہ کھول پس میں اُس کے پاس سے چلا آیا۔ اے اللہ! اگر میں نے ایسا محض تیری رضا کیلئے کیا تو ہماری اس مشکل کو آسان فرما دے۔ پس چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی تیسرے نے کہا:۔ اے اللہ! بیشک میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر لگایا تھا کہ ایک فرق چاول دونگا جب وہ کام ختم کر چکا تو اُس نے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا میں نے مزدوری اُس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری چھوڑ کر میرے پاس سے چلا گیا۔ پس میں اُن کے ساتھ برابر کاشتکاری کرتا رہا یہاں تک کہ غلے سے کئی گائیں خرید لیں اور چرواہا رکھ لیا۔ مدتوں بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے ڈرو، مجھ پر ظلم نہ کرو اور میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے کہا اِن گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا مال ہے اُس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا ہوں بلکہ یہ اپنی گائیں اور چرواہا لے جاؤ۔ پس وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ پس تو جانتا

بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۞

بَاب ۵۶۲ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ ۞

۹۱۵ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ ۞

۹۱۶ - حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ ۞

۹۱۷ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ ۞

بَاب ۵۶۳ صِلَةُ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ ۞

۹۱۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَخْبَرَتْنِيْ اَسْمَاءُ ابْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَتَتْنِيْ اُمِّيْ

ہے۔ اگر میں نے یہ محض تیری رضا کے لئے کیا تو جتنا راستہ بند رہ گیا ہے اُسے کھول دے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اُن کے سامنے سے وہ پتھر ہٹا دیا۔

والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام فرمائی ہے نیز عام ضرورت کی چیزیں نہ دینے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اُس نے تمہارے لئے بیکار گفتگو، سوال کی کثرت اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اُس وقت آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ اُٹھ بیٹھے اور فرمایا: خبردار اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ نیز جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ چنانچہ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کہ آپ شاید خاموش نہیں ہونگے۔

عبید اللہ بن ابوبکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا۔ آپ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی جان کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر فرمایا کہ کیا میں کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ میرا غالب گمان یہی ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی کے متعلق فرمایا۔

مشرک باپ سے صلہ رحمی

عروہ بن زبیر کا بیان کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں میری والدہ میرے پاس آئیں جو مسلمان نہ تھیں۔ پس میں نے نبی کریم

رَاغِبَةٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آصِلُهَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهَا: لَا يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ.

باب ۵۶۴ صِلَةِ الْمَرْأَةِ أُمَّهَا وَلَهَا زَوْجٌ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ قَالَ: نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ.

۹۱۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ.

باب ۵۶۵ صِلَةِ الْأَخِ الْمُشْرِكِ

۹۲۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ. قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ. فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا. فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ.

باب ۵۶۶ - فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ

۹۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اُن کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ فرمایا ہاں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ پھر اللہ تعالٰے نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اللہ تمہیں اُن سے منع نہیں کرتا جو جو دین میں تم سے نہ لڑے (سورۃ الممتحنہ، آیت ۸)

عورت کا اپنی ماں سے خاوند کی موجودگی میں صلہ رحمی کرنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء نے فرمایا کہ میری مشرکہ والدہ اپنے والد کو ساتھ لے کر آئیں، دونوں میرے پاس آئیں جبکہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور قریش کے درمیان معاہدہ تھا تو میں رسول خدا سے پوچھنے کی خاطر حاضر ہوئی، عرض گزار ہوئی کہ میری غیر مسلم والدہ آئی ہے، فرمایا اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

حضرت عبد اللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالٰے عنہم نے انہیں بتایا کہ جب ہرقل شاہ روم نے انہیں بلایا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے، خیرات کرنے، پاک دامن رہنے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔

مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی کرنا

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک دھاری دار ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھا تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے آپ خرید لیں تاکہ جمعہ کے روز اور وفود کی آمد کے وقت اسے پہن لیا کریں فرمایا کہ اسے وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اُسی طرح کے حلے آئے تو آپ نے ایک حضرت عمر کے لئے بھیج دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے بارے میں آپ نے ایسا فرمایا ہے ارشاد ہوا کہ میں نے یہ تمہیں پہننے کیلئے نہیں دیا بلکہ اسے فروخت کر لو یا کسی اور کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے اُس بھائی کیلئے بھیج دیا جو مکہ مکرمہ میں تھے اور ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے

صلہ رحم کی فضیلت

موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی

اَخْبَرَنِیْ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوْسَی بْنُ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ: قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بَھْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ وَّ اَبُوْہُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّھُمَا سَمِعَا مُوْسَی ابْنَ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ، فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَہٗ مَالَہٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَرَبٌ مَّالَہٗ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّكٰوۃَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْھَا، قَالَ كَاَنَّہٗ كَانَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ۔

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ کسی نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے۔ موسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا:۔ یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے۔ لوگ کہنے لگے کہ اسے کیا ہوا؟ اسے کیا ہوا؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ایک ضرورت ہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ اب اسے چھوڑ دو راوی کا بیان ہے کہ گویا اس وقت حضور اپنی سواری پر تھے۔

بَابٌ ۵۶۷ اِثْمِ الْقَاطِعِ

رشتہ داری توڑنا گناہ ہے۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اِنَّ جُبَیْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ۔

محمد بن جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رشتہ داری توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

بَابٌ ۵۶۸ مَنْ بُسِطَ لَہٗ فِی الرِّزْقِ بِصِلَۃِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کے باعث رزق میں فراخی ہونا

۹۲۳۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَاَنْ یُّنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اُس کا رزق فراخ ہو اور اس کی عمر دراز ہو جائے تو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کے

اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِي رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَلَهٗ فِي اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ ؛

رزق میں کشادگی ہو جائے اور اُس کی عمر دراز ہو تو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے ۔

باب ۵۶۹ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللّٰهُ ؛

جو رشتہ داری جوڑے خدا اُس سے خوش ہو کر ملے گا

۹۲۵ - حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهٖ قَالَتِ الرَّحِمُ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ لَكِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ ؛

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور جب اُس کی تخلیق سے فارغ ہوا تو رشتہ داری اُس کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی: یہ مقام اُس کا ہے جو رشتہ داری توڑنے سے تیری پناہ چاہے ۔ ارشاد ہوا ہاں ۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں اُس سے تعلق جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں اُس سے تعلق توڑ لوں؟ عرض کی کہ اے رب! کیوں نہیں ۔ فرمایا کہ تجھے یہ شرف دیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ۔ تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (سورہ محمد، آیت ۲۲) ۔

۹۲۶ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ ؛

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک مہربانی ایک ایسی شاخ ہے جو رحمٰن سے ملی ہوئی ہے ۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تجھ سے ملے گا میں اُس سے ملوں گا اور جو تجھ سے تعلقات توڑے گا میں اُس سے قطع تعلق کر لوں گا ۔

۹۲۷ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّحِمُ شِجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهٗ ؛

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ رحم ایک شاخ ہے جو اُس سے ملے گا تو میں اُس سے ملوں گا اور جو اُس سے تعلقات توڑے گا تو میں اُس سے قطع تعلق کر لوں گا ۔

باب ۵۷۰ يَبُلُّ الرَّحِمَ بِبَلَالِهَا ؛

رشتہ داری معمولی سی تری سے بھی تر رہتی ہے ۔

۹۲۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آہستہ نہیں بلند آواز سے سنا کہ بیشک میرے والد ماجد کی آل ۔ عمرو کا بیان ہے کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں آگے سفید جگہ تھی (پھر یہ تھا کہ) میرا کوئی ولی

يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي. قَالَ عَمْرٌو فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ. لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ. زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا.

نہیں، میرا ولی تو اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مسلمان ہیں عنبسہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ جو انہوں نے عبدالواحد، بیان، قیس حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا: ۔ ہاں میری اُن کے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں تری کے ساتھ تر رکھتا ہوں یعنی رشتہ داری کے باعث صلہ رحمی کرتا ہوں۔

بَابٌ ۵۷۱ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي

بدلہ لینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے

۹۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا.

اعمش، حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ نے مجاہد بن جبر سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے سفیان کا بیان ہے کہ اعمش نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوعاً روایت نہیں کیا جبکہ حسن اور فطر نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ۔ بدلہ لینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اُس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اُسے جوڑے ۔

بَابٌ ۵۷۲ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

جس نے حالت شرک میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا

۹۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ. وَيُقَالُ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَتَحَنَّثُ، وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ أَتَحَنَّثُ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ وَتَابَعَهُمْ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُن کاموں کے بارے میں حضور کا کیا خیال ہے جو میں زمانہ جاہلیت میں کیا کرتا تھا جیسے صلہ رحمی، غلام آزاد کرنا اور صدقہ دینا۔ کیا اُن کا مجھے کوئی اجر ملے گا؟ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ تم اپنی سابقہ بھلائیوں کے سبب ہی دولتِ اسلام سے مشرف ہوئے ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابوالیمان سے اَتَحَنَّثُ مروی ہے ۔ معمر، صالح، ابن مسافر نے اُتَحَنَّثُ کہا ہے۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ اَلتَّحَنُّثُ سے مراد نیکی کرنا ہے۔ اسی طرح ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے۔

بَابٌ ۵۷۳ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا

دوسرے کے بچے کو کھیلنے دینا، اُسے بوسہ دینا اور اُس سے ہنسنا بولنا

۹۳۱ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ

حضرت اُم خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنے

بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ، قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا ۔

والدِ محترم کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میرے جسم پر زرد رنگ کی قمیص تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سَنَہْ سَنَہْ عبداللہ کا بیان ہے کہ یہ حبشہ کی زبان میں حَسَنَۃٌ کی جگہ کہتے ہیں یعنی اچھی ہے۔ حضرت اُم خالد فرماتی ہیں کہ پھر میں مہرِ نبوت سے کھیلنے لگی میرے والدِ محترم نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اسے کھیلنے دو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کپڑا خوب پہنو اور پرانا کر کے پھاڑو، پھر خوب پہنو اور پرانا کر کے پھاڑو، پھر خوب پہنو اور پرانا کر کے پھاڑو۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ وہ کپڑا بہت دنوں باقی رہا یہاں تک کہ ایک مدت گزر جانے کے باعث کالا ہو گیا۔

بَابُ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ

بچے سے پیار کرنا، اُسے بوسہ دینا اور گلے لگانا

وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ۔

ثابت نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضور نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو لیکر بوسہ دیا اور سونگھا۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا ۔

ابن ابو یعقوب کا بیان ہے کہ ابن ابو نُعیم نے فرمایا:۔ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک آدمی اُن سے مچھر کے خون کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اُس نے کہا کہ میں عراق کا باشندہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ذرا اس شخص کو تو دیکھو کہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے کو شہید کر دیا تھا اور میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ دونوں (امام حسن اور امام حسین) دنیا میں میرے دو پھول ہیں

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتاتے ہوئے فرمایا:۔ میرے پاس ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لے کر مانگنے آئی۔ اسوقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ نکلا۔ میں نے وہی کھجور اُسے دے دی تو اُس نے اپنی دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی۔ پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں نے آپ سے اُس کا ذکر کیا۔ چنانچہ فرمایا کہ جو ان بیٹیوں کو کچھ بھی دے اور ان پر احسان کرے تو اُس کے لئے وہ نیکی جہنم سے آڑ ہو گی۔

٩٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت امامہ بنت ابو العاص (اپنی ننھی منی نواسی) کو آپ نے اپنے دوش مبارک پر اٹھایا ہوا تھا۔ پھر آپ نماز پڑھنے لگے تو جب رکوع میں جاتے تو انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے۔

٩٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن بن علی کو بوسہ دیا اور اُس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تیمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع نے کہا میرے تو دس بیٹے ہیں لیکن میں نے تو اُن میں سے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی طرف دیکھ کر فرمایا جو لوگوں پر رحم نہ کرے اُس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

٩٣٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ! فَمَا نُقَبِّلُهُمْ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ أَمْلِكُ لَكَ إِنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک اعرابی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آپ تو بچوں کو بوسہ دیتے ہیں حالانکہ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے مہربانی کو نکال دیا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

٩٣٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيُهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ اللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی لائے گئے۔ جن میں ایک عورت بھی قید کر کے لائی گئی تھی۔ اُس قیدی عورت کی چھاتیوں میں دودھ بھرا ہوا تھا۔ جب وہ قید میں کسی بچے کو دیکھتی تو اُسے دودھ پلاتی یعنی سینے سے لگا لیتی اور دودھ پلانے لگتی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ حالانکہ وہ قدرت رکھتی ہے لیکن ڈالے گی نہیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ اپنے بیٹے پر ہے۔

بَابٌ ۵۷۵ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ۔

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں۔ چنانچہ ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لئے اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا۔ مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہ اسی ایک حصے سے ہے، یہاں تک کہ گھوڑا جو اپنے بچے کو تکلیف پہنچنے کے ڈر سے اُس کے اوپر سے جو اپنا کھر اٹھائے وہ بھی اُسی ایک حصے سے ہے

بَابٌ ۵۷۶ قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ۔ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ۔

اولاد کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ اس کے ساتھ کھائے گی

عمرو بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اُس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیگی۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تائید میں یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (سورۃ الفرقان، آیت ۶۸)

بَابٌ ۵۷۷ وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حِجْرِهِ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ۔

بچے کو گود میں لینا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو گود میں لے کر اُس کی تحنیک فرمائی تو اُس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر اُس پر بہا دیا۔

بَابٌ ۵۷۸ وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

بچے کو ران پر بٹھانا

حضرت ابو عثمان نہدی نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے لے کر اپنی ران پر بٹھا لیا کرتے اور امام حسن کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے

عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا، وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ التَّيْمِيُّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ ؛

پھر دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا کرتے: ۔ اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما۔ کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں ۔ تیمی کا بیان ہے کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ میں نے ابو عثمان سے فلاں فلاں حدیثیں سُنی ہیں لیکن یہ یہ حدیث تو نہیں سُنی۔ جب میں نے اپنی بیاض دیکھی تو اُس میں یہ حدیث اُسی طرح لکھی ہوئی دیکھی جیسے سُنی تھی ۔

بَابٌ ۵۷۹ حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيْمَانِ ؛

وعدہ پورا کرنا ایمان کا حصّہ ہے

۹۴۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا ؛

عروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا: ۔ مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر حالانکہ وہ میرے نکاح سے تین سال پہلے وفات پا گئی تھیں۔ کیونکہ میں حضور کو اکثر اُن کا ذکر فرماتے ہوئے سنتی نیز حضور کو آپ کے رب نے حکم فرمایا تھا کہ انہیں جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دو اور جب حضور بکری ذبح فرماتے تو اُن کی سہیلیوں کے لئے اُس میں سے بھیجتے ۔

ف: یہ مضمون اِسی جلد کی حدیث ۲۳۳۲ اور ۲۴۴۴ میں بھی موجود ہے ــــــ محبت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ محبوب کا ذکر تعریف کے ساتھ کثرت سے زبان پر آتا ہے اور محبوب کی وفات کے بعد بھی اُسے بھلایا نہیں جاتا۔ یہ بھی محبت کا تقاضا ہے کہ آدمی محبوب کے پیاروں سے بھی پیار کرتا ہے اور حسنِ سلوک کے وقت انھیں دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ محبت کے یہ تمام تقاضے بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی پہلی زوجۂ مطہرہ اور امتِ محمدیہ کی اوّلین ماں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کتنی محبت تھی حضور کی زبانِ مبارک سے اکثر اِن کی تعریفیں سننا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے باعثِ رشک تھا کیونکہ اپنے وقت میں یہ محبوبِ پروردگار کی محبوبہ تھیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

بَابٌ ۵۸۰ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا

تیم کی پرورش کرنے کی فضیلت

۹۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى ؛

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح نزدیک ہوں گے اور آپ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے ذریعے یہ بات بتائی ۔

بَابٌ ۵۸۱ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ ؛

بیواؤں کے لئے محنت کرنے والا

٩٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلسَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ.

صفوان بن سلیم (تابعی) اس حدیث کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: — بیوہ اور مسکین کے لئے امدادی کوشش کرنے والا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اُس شخص کی مانند جو دن کو ہمیشہ روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے۔

٩٤٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

اسماعیل، مالک، ثور بن زید دیلی، ابوالغیث، مولیٰ ابن مطیع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔

باب ٥٨٢ السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِينِ

مسکین کے لئے محنت کرنے والا

٩٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلسَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کے لئے امدادی کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ قعنبی کو شک ہے کہ شاید امام مالک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اُس شب بیدار کی طرح ہے جو کبھی سستی محسوس نہیں کرتا اور اُس روزہ دار کی طرح جو کبھی روزہ نہیں چھوڑتا۔

باب ٥٨٣ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ

آدمیوں اور جانوروں پر ترس کھانا

٩٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم چند ہم عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس روز تک آپ کے پاس قیام کیا جب آپ نے یہ محسوس فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کیطرف لوٹنا چاہتے ہیں تو آپ نے ہم سے ہمارے اُن گھر والوں کے بارے میں پوچھا جنہیں ہم چھوڑ آئے تھے چنانچہ ہم نے سب کچھ عرض کر دیا چونکہ آپ شفیق و رحیم تھے اسلئے فرمایا: اپنے گھر والوں کیطرف لوٹ جاؤ۔ انہیں دین سکھاؤ اور اُس پر عمل کرنے کا حکم دو اور نماز اس طرح پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جب نماز کا وقت ہوا کرے تو چاہیے کہ تم میں سے ایک اذان کہہ دیا کرے پھر جو تم میں سب سے بڑا ہو اُسے چاہیے کہ تمہارا امام بن جایا کرے۔

٩٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اپنا راستہ طے کر رہا تھا کہ اُس پر پیاس نے بہت غلبہ کیا چنانچہ اُسنے ایک کنواں دیکھا تو وہ اُس کے اندر اُتر گیا اور پانی پی

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ: فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

لیا جب وہ باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ کتا ہانپ رہا ہے اور مارے پیاس کے مٹی چاٹ رہا ہے اُس آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس لگی ہوئی ہوگی جیسے مجھے لگی تھی۔ چنانچہ وہ کنوئیں میں اُترا، اپنے موزے میں پانی بھرا اور اُس کے منہ میں ڈال دیا۔ کتّے نے پانی پی لیا تو اللہ تعالٰے نے اُس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرمادی لوگ عرض گزار ہوئے:- یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ احسان کرنے پر بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ تر جگر والے ہر جاندار کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب ہے

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:- رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے دوران نماز ایک اعرابی نے کہا:- اے اللہ! مجھ پر اور محمّد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ کر۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا:- تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔ اس سے آپ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰے عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:- کہ تم مسلمانوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے پر رحم کرنے، دوستی رکھنے اور شفقت کا مظاہرہ کرنے میں ایک جسم کی طرح ثابت ہونگے۔ چنانچہ جسم کے جب کسی بھی حصّے کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم جاگنے اور بخار وغیرہ میں اُس کا شریک ہوتا ہے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۹۶۴ کے اندر بھی موجود ہے اور حدیث ۹۴۸ میں یہاں تک آیا کہ ایک آدمی پیاسے کتے کو پانی پلانے پر ہی بخشا گیا۔ جائے غور ہے کہ پھر پیاسے انسان بلکہ پیاسے مسلمان کو پانی پلانا کیا درجہ رکھتا ہوگا؟ —— ایک بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کا اجر کیا ہوگا؟ —— واقعی ہمارے اسلاف کی اس بات پر پوری نظر رہتی تھی۔ وہ اپنے بھوکے اور پیاسے مسلمان بھائیوں کو تڑپنے نہیں دیتے تھے بلکہ پہلے انھیں کھلاتے پلاتے اور بعد میں آپ کھاتے پیتے تھے۔ ایسا کر کے انھیں دلی مسرت ہوتی تھی۔ وہ اپنے آپ کو شب و روز خدا کی رحمت کے مستحق بنانے میں کوشاں رہتے تھے کیونکہ خدا بھی اپنے اُن بندوں پر ہی رحم فرمائے گا جو اس کے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔ ہمارے اسلاف سب مسلمانوں کو واقعی ایک ہی جسم کے اجزا شمار کرتے تھے اور دوسرے کے دکھ درد دُور کرنے میں برابر کے شریک ہوتے تھے جبکہ آج ہم میں سے اکثر مسلمان کہلانے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو دکھ درد پہنچانے، انھیں تنگ کرنے اور لوٹنے میں کوشاں ہیں۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اسلامی زاویہ سے سوچنے اور مسلمانوں کو اپنے بھائی سمجھنے کی توفیق مرحمت

فرمائے آمین۔

اسی جلد کی حدیث ۹۵۲ اور ۲۲۳۰ میں واضح طور پر موجود ہے کہ جو خدا کے بندوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا اور حدیث ۹۵۴ میں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ وہ آدمی مسلمان ہی نہیں ہے جس کا ہمسایہ اس کی ایذا رسانی سے بے خوف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے سراپا رحمت و باعثِ تسکینِ قلب بنائے۔ آمین۔

۹۵۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَاَكَلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ دَابَّةٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً ؞

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب کوئی مسلمان درخت لگائے، پھر اس سے کوئی انسان یا جانور کھائے تو لگانے والے کی طرف سے وہ صدقہ شمار ہوتا ہے۔

۹۵۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ ؞

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا

بَابُ ۵۸۴ اَلْوَصَاةُ بِالْجَارِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

پڑوسی کے حق میں وصیت کرنے والا

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِلٰى قَوْلِهٖ مُخْتَالًا فَخُورًا ؞

ارشادِ ربانی ہے:۔ اور اللہ کی عبادت کرو اور اللہ کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو...... (سورہ النساء، آیت ۳۶)

۹۵۳- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ ؞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ شاید اسے اس کا وارث بنا دیا جائے گا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ ؞

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے متعلق حکم پہنچاتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب اسے اس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

بَابُ ۵۸۵ اِثْمِ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ يُوبِقْهُنَّ: يُهْلِكْهُنَّ، مَوْبِقًا

جس کی ایذا رسانی سے اس کا ہمسایہ بے خوف نہیں

مُهْلِكًا:

۹۵۴- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ. تَابَعَهُ شَبَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَشُعَيْبُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

يُوبِقُهُنَّ جو انہیں ہلاک کر دے ۔ مُوبِقًا جائے ہلاکت

سعید نے ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کون؟ فرمایا کہ جس کا ہمسایہ اُس کی ایذا رسانی سے بے خوف نہیں۔ اسی طرح شبابہ نے اسد بن موسیٰ سے اس کی روایت کی ہے ۔ حمید بن اسود، عثمان بن عمرو اور ابو بکر بن عباس اور شعیب بن اسحاق، ابن ابی ذئب مقبری نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس کی روایت کی ہے ۔

بَابٌ ۵۸۶ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا:

کوئی عورت اپنی پڑوسن کی تحقیر نہ کرے

۹۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: ۔ اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی پڑوسن کی تذلیل و تحقیر نہ کرے اگرچہ وہ بکری کے کھُر جیسی کیوں نہ ہو۔

بَابٌ ۵۸۷ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ:

جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے

۹۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے۔

۹۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جبکہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مصروف تکلم تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا

فقال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه جائزته قال وما جائزته يا رسول الله؟ قال يوم وليلة والضيافة ثلاثة أيام فما كان وراء ذلك فهو صدقة عليه، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت ؛

باب ۵۸۸ حق الجوار في قرب الأبواب ؛

۹۵۸ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني أبو عمران قال سمعت طلحة عن عائشة قالت قلت يا رسول الله إن لي جارين فإلى أيهما أهدي قال: إلى أقربهما منك بابا ؛

باب ۵۸۹ كل معروف صدقة ؛

۹۵۹ - حدثنا علي بن عياش حدثنا أبو غسان قال حدثني محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل معروف صدقة ؛

۹۶۰ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا سعيد بن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري عن أبيه عن جده قال قال النبي صلى الله عليه وسلم: على كل مسلم صدقة قالوا فإن لم يجد قال فيعمل بيده فينفع نفسه ويتصدق قالوا فإن لم يستطع أو لم يفعل قال فيعين ذا الحاجة الملهوف قالوا فإن لم يفعل قال فيأمر بالخير أو قال بالمعروف، قال فإن لم يفعل قال فيمسك عن الشر فإنه له صدقة

باب ۵۹۰ طيب الكلام. وقال

ہے اُسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت دستور کے مطابق کرے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! دستور کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن رات مہمانی تین دن تک ہے اور جو اس کے علاوہ ہو وہ صدقہ ہے۔ نیز جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہنا چاہیے۔

ہمسائگی کا حق دروازوں کی نزدیکی کے مطابق ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی:۔ یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں۔ پس میں اُن میں سے کس کے لیے تحفہ بھیجا کروں؟ فرمایا کہ اُن میں سے جو دروازے کے لحاظ سے تمہارے زیادہ قریب ہے۔

نیکی کا ہر کام ہی صدقہ ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو بھی نیک کام کیا جائے وہ صدقہ ہے (یعنی اُس کا صدقہ کی طرح ثواب ملتا ہے)۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لئے صدقہ ضروری ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ کام نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، جس سے اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اگر اس کی طاقت نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ ضرورت مند اور محتاج کی مدد کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا تو نیکی کا حکم کرے یا فرمایا کہ نیکی کرے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ فرمایا تو برائی سے رُکا رہے کیونکہ یہی اُس کے لئے صدقہ ہے

اچھی طرح گفتگو کرنا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے

٩٦١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر فرمایا۔ پھر اُس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا۔ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا، اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ دو دفعہ کے بارے میں مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ دوزخ سے بچو خواہ کھجور کا ایک حصہ ہی دے کر اگر یہ نہ ہو سکے تو اچھی بات کہنے کے ذریعے۔

باب ٥٩١ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ

ہر معاملے میں نرمی سے کام لینا

٩٦٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا:۔ تم پر موت ہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اُن کی گفتگو کو سمجھ گئی اور میں نے کہا کہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے عائشہ! جانے دو، اللہ تعالےٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! شاید آپ نے سنا نہیں کہ اُنہوں نے کیا کہا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کہہ دیا تھا کہ تم پر ہو۔

٩٦٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزْرِمُوهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ۔

ثابت نے حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اُسے مارنے کے لئے اُٹھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اِس کا پیشاب نہ روکو، پھر آپ نے ایک ڈول پانی منگوایا اور اُس کے اُوپر بہا دیا گیا۔

باب ٥٩٢ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا

مسلمانوں کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

٩٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

ابو بردہ نے اپنے والد محترم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بُرَيْدِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ ؁

تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصّہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ نے انگشت ہائے مبارک کو آپس میں پیوست کر کے بتایا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی سوال کرنے یا کسی حاجت کا طالب ہو کر آیا تو آپ نے چہرہ انور ہماری طرف پھیر کر فرمایا:۔ سفارش کرو کہ تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالےٰ اپنے نبی کی زبان پر جو بات چاہتا ہے پوری فرما دیتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ چوبیسواں پارہ ختم ہُوا

پارہ ـــــ ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ۵۹۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيْتًا۔ كِفْلٌ: نَصِيْبٌ قَالَ اَبُوْمُوْسٰى: كِفْلَيْنِ اَجْرَيْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ۔

اچھی یا بری سفارش کرنے والا بھی حصہ دار ہے

ارشاد ربانی ہے۔ جو اچھی سفارش کرے اسکے لئے اس میں حصہ ہے اور جو بری سفارش کرے اسکے لئے اس میں سے حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (سورۃ النساء، آیت ۸۵) کفل حصہ۔ ابوموسیٰ کا قول ہے کہ کِفْلَیْن حبشہ کی زبان میں دوہری مزدوری کو کہتے ہیں۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْصَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَآءَ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی سائل یا صاحب حاجت آتا تو آپ حاضرین سے فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو بات چاہے پوری فرما دیتا ہے۔

باب ۵۹۴ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا۔

حضور فحش گو نہ تھے اور نہ فحش گوئی کے قریب پھٹکتے تھے۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ اِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَخْيَرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ خُلُقًا۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ مسروق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ حضرت معاویہ کوفہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس وقت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نہ فحش گو تھے اور نہ فحش گوئی کے قریب پھٹکتے تھے۔ نیز ان کا یہ بھی بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ آدمی ہے جس کا خلق سب سے اچھا ہے۔

ف: انسان کی پہچان اخلاق سے ہوتی ہے۔ عادات و خصائل اور لوگوں کے ساتھ برتاؤ ہی ایسی چیز ہے جس کے باعث کوئی کسی کو اچھا یا برا سمجھتا ہے۔ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اسے اچھا سمجھا جائے تو ضروری ہے کہ اپنے اپنے اخلاق کی اصلاح کی جائے لیکن بس۔

وہ کام کر کہ عمر خوشی سے کٹے تری
وہ بات کہہ کہ یاد تجھے سب کیا کریں

٩٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا، قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ.

عبداللہ بن ابوملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ تمہارے اوپر موت ہو حضرت عائشہ نے جواباً کہا کہ تمہارے اوپر ہو اور اللہ تم پر لعنت کرے اور تم پر اللہ کا غضب حضور نے فرمایا کہ اے عائشہ! جانے دو، نرمی اختیار کرو، بدخلقی اور بدگوئی سے بچو۔ عرض کی کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے وہی بات ان پر لوٹا دی۔ پس ان کے بارے میں میرے الفاظ شرف قبولیت حاصل کر گئے اور ان کے الفاظ میرے متعلق قبول نہیں ہوئے۔

٩٦٨ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ.

ہلال بن اسامہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم گالی دینے والے فحش گوئی کرنے والے اور لعنت بھیجنے والے نہ تھے۔ آپ ہم میں سے کسی کو غصے کے وقت صرف اتنا کہتے کہ اسے کیا ہوا، اس کی پیشانی خاک آلودہ۔

٩٦٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ: بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا:۔ رشتہ داروں کا برا بھائی یا برا بیٹا جب وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے پیش آئے جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! جب آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو یہ فرمایا تھا اور پھر آپ اس کے ساتھ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے پیش آئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! تم نے مجھے فحش گو کب پایا؟ بیشک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا آدمی وہ ہوگا جس سے اس کی برائی کے باعث لوگ کنارہ کش ہو جائیں۔

باب ۵۹۵ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ: وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهٗ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَخِيْهِ اِرْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ فَرَجَعَ فَقَالَ: رَاَيْتُهٗ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ۔

حسن اخلاق اور سخاوت اور بخل کی برائی۔

ابن عباس کا قول ہے کہ حضور تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی۔ جب ابوذر نے حضور کے مبعوث ہونے کی خبر سنی تو اپنے بھائی سے کہا کہ سوار ہو کر اس وادی میں جاؤ اور اس شخص کی باتیں سنو۔ جب وہ واپس لوٹا تو اس نے کہا: میں نے اسے اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَنْ تُرَاعُوْا لَنْ تُرَاعُوْا، وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ بَحْرًا اَوْ اِنَّهٗ لَبَحْرٌ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا تو لوگ خطرناک آواز کی طرف دوڑے تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آتے ہوئے ملے جو تمام لوگوں سے پہلے آواز کی جگہ جا پہنچے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ ڈرو مت اور آپ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار ہو کر گئے تھے اور تلوار آپ کی گردن میں لٹک رہی تھی۔ پھر فرمایا کہ میں نے اسے (گھوڑے کو) دریا پایا، یا اس کی روانی تو دریا جیسی ہے۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی سوال کیا گیا تو آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ نہیں۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا اِذْ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا، وَاِنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا۔

مسروق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور فحش گوئی کے قریب پھٹکنے والے نہ تھے اور حضور فرمایا کرتے کہ تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت چادر لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَۃٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَۃُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ هِیَ شَمْلَۃٌ، فَقَالَ سَهْلٌ هِیَ شَمْلَۃٌ مَنْسُوْجَۃٌ فِیْهَا حَاشِیَتُهَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَكْسُوْكَ هٰذِہٖ فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَیْهَا فَلَبِسَهَا، فَرَاٰهَا عَلَیْہِ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَحْسَنَ هٰذِہٖ فَاكْسُنِیْهَا، فَقَالَ نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَامَہٗ اَصْحَابُہٗ قَالُوْا مَا اَحْسَنْتَ حِیْنَ رَاَیْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مُحْتَاجًا اِلَیْهَا ثُمَّ سَاَلْتَہٗ اِیَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ اَنَّہٗ لَا یُسْاَلُ شَیْئًا فَیَمْنَعُہٗ، فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِیْنَ لَبِسَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَلِّیْ اُكَفَّنُ فِیْهَا۔

حاضر ہوئی۔ حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چادر کیسی ہے؟ دوسرے حضرات نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے۔ حضرت سہل نے کہا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس کے حاشیے بنے ہوئے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے پہننے کی خاطر لائی ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قبول فرمالی اور آپ کو ضرورت بھی تھی اور اسے پہننے کا شرف بخشا، جب صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے اسے آپ کے جسم اطہر پر دیکھا تو وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو بہت اچھی ہے لہذا یہ مجھے پہنا دیجئے۔ فرمایا اچھا جب نبی کریم اٹھ کر چلے گئے تو دوسرے صحابہ کرام نے انہیں ملامت کی اور کہا کہ آپ نے اچھا نہیں کیا کیونکہ جب آپ نے یہ دیکھ لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمالیا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی ہے اس کے باوجود آپ نے وہی مانگ لی اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جب آپ سے سوال کیا جائے تو آپ انکار نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا کہ میں اس کی برکت کا امیدوار ہوں کیونکہ اس کو نبی کریم کے جسم اطہر سے لگنے کا شرف حاصل ہو گیا ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفن دیا جاؤں۔

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیَنْقُصُ الْعَمَلُ وَیُلْقَی الشُّحُّ وَیَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب ہوتا جائے گا، عمل گھٹ جائے گا، بخل سما جائے گا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے پوچھا کہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل قتل۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ سَمِعَ سَلَّامُ ابْنُ مِسْكِیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا یَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دس سال تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا لیکن آپ نے مجھ سے اُف تک نہ کہی اور نہ یہ کہا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا اور فلاں کام تم نے کیوں نہ کیا۔

بَابٌ ۵۹۶ كَیْفَ یَكُوْنُ الرَّجُلُ فِیْ اَهْلِہٖ

آدمی اپنے گھر والوں میں کیسے رہے۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ: مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ

اسود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر والوں کے پاس کیا مشغلہ ہوتا ہے؟ فرمایا کہ حضور اپنے گھر والوں کے کام میں

فِیْ اَھْلِہٖ ؟ قَالَتْ کَانَ فِیْ مَھْنَۃِ اَھْلِہٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔

مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

بَاب ۵۹۷ الْمِقَۃِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ فَیُحِبُّہٗ جِبْرِیْلُ فَیُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِیْ اَھْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِیْ اَھْلِ الْاَرْضِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے الہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرئیل بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور حضرت جبرئیل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

بَاب ۵۹۸ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ۔

اللہ کے لئے محبت کرنا۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجِدُ اَحَدٌ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَحَتّٰی اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ، وَحَتّٰی یَکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی لذت نہیں پا سکتا جب تک اس کا کسی آدمی سے محبت کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو اور جب تک آگ میں پھینک دیا جانا اسے کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند نہ ہو، اسکے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے نجات دی ہے اور جب تک اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا دوسروں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

بَاب ۵۹۹ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی: یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اے ایمان والو! مرد، مردوں کا مذاق نہ اڑائیں۔ عجب نہیں کہ جن کا مذاق اڑایا جائے وہ ان سے بہتر ہوں (سورۃ الحجرات، آیت ۱۱)۔

ف: افسوس! ہماری بدنصیبی کہ آج کتنے ہی مسلمان کہلانے والوں کو اللہ اور رسول سب سے زیادہ محبوب نہ رہے۔ زندگی میں کتنے ہی موانع ایسے آتے ہیں جبکہ آج کے مسلمان اللہ اور رسول کے واضح احکامات کو ایک طرف رکھ کر اُن کے خلاف دوسروں کے کہنے پر عمل کرتے ہیں۔ کوئی دولت سمیٹنے کے جنون میں اس درجہ مبتلا ہے کہ اللہ اور رسول کے احکام کی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ کوئی ذہنی آوارگی میں اللہ اور رسول کو بھلائے ہوئے ہے۔ کوئی تفرقہ بازی کی بیماری میں اتنا مبتلا ہے کہ اپنے علماء کی غلط باتوں کو عین اسلامی ثابت کرنے میں شب و روز کوشاں ہے اور اس کے خلاف اللہ اور رسول کے فرمودات کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر مسلمانوں کو باور کرائے گا کہ اللہ اور رسول نے بھی وہی فرمایا ہے جو ہمارے علماء نے کہا ہے۔ کوئی وہ ہے جو سیاسی لیڈروں کی غلط باتوں کو

آسمانی وحی کی طرح سر جھکا کر تسلیم کرتے اور ان کے درست ہونے پر جان و دل سے یقین رکھتے ہیں خواہ وہ باتیں اللہ اور رسول کے احکام سے ٹکراتی ہوں۔ ـــــ ایک سچے مسلمان کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ اور رسول کے حکم کو مانتا ہے اور ان کے خلاف خواہ کوئی لیڈر کہے یا عالم، مولوی کہے یا پیر، اپنا کہے یا بیگانہ، اس کی بات نہ مانی جائے۔ بات صرف اسی کی مانی جائے جو اللہ اور رسول کا حکم سنائے اور جو اللہ اور رسول کے خلاف کہے اس کی بات ہرگز نہ مانی جائے۔ اسے ہرگز اپنا نہ سمجھا جائے۔ اسے اپنا بڑا یا خیر خواہ نہ مانا جائے۔ اسے اپنا استاد، پیر، رہنما اور لیڈر وغیرہ ہرگز نہ مانا جائے، اسے ہرگز قابلِ احترام شمار نہ کیا جائے۔ احترام تو اس کا کرنا چاہیے جو اللہ اور رسول کے احکام کی پیروی کرتا ہے۔ جو اللہ اور رسول کی طرف بلاتا ہے۔ جو اللہ اور رسول سے بغاوت پر ابھارے وہ قابلِ احترام نہیں قابلِ نفرت ہے۔ مسلمان کا شیوہ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ ۔ وہ اللہ کے لیے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مدعیانِ اسلام کو یہی زاویہ نظر اور طریقہ کار مرحمت فرمائے، آمین۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَمْعَۃَ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّضْحَکَ الرَّجُلُ مِمَّا یَخْرُجُ مِنَ الْاَنْفُسِ، وَقَالَ: لِمَ یَضْرِبُ اَحَدُکُمْ اِمْرَاَتَہٗ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّہٗ یُعَانِقُھَا وَقَالَ الثَّوْرِیُّ وَوُھَیْبٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنْ ھِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ریح خارج ہونے پر کوئی آدمی ہنسے اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنی عورت کو جانوروں کی طرح کیوں پیٹتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد وہ اس سے بھر ملے۔ سفیان ثوری، وہیب، ابو معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے ہشام سے روایت کی ہے کہ غلام جیسی پٹائی۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی: اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا؟ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، قَالَ فَاِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ، اَتَدْرُوْنَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا؟ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، قَالَ شَھْرٌ حَرَامٌ، قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے مقام پر فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ دن حرمت والا ہے اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ یہ حرمت والا شہر ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہارے ننگ و ناموس کو اسی طرح حرام کر دیا ہے جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔

بَابٌ ۶۰۰ مَا یُنْھٰی مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ

گالی دینا اور لعنت کرنا منع ہے۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ یُحَدِّثُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ غندر نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ۔

ابوالاسود الدیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی دوسرے کو فسق کے ساتھ اور کفر کے ساتھ متہم نہ کرے کیونکہ وہ اگر ایسا نہ ہو تو یہ بات اس کی طرف لوٹ آئے گی۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: مَالَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ۔

ہلال بن علی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحش گو، لعنت کرنے والے اور گالی دینے والے نہ تھے۔ غصے کے وقت بھی آپ صرف اتنا فرماتے کہ اسے کیا ہو گیا، اس کی پیشانی خاک آلودہ۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ۔

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے وہ اسی میں ہے جس کا نام لیا اور انسان پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کی بساط سے باہر ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ دنیا میں خودکشی کی تو قیامت کے روز اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائیگا اور جس نے مومن پر لعنت کی تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے ایمان والے پر کفر کا الزام لگایا تو یہ ایسا ہے جیسے اسے قتل کیا۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک فردیعنی حضرت سلیمان صرد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ ان میں سے ایک کو بہت زیادہ غصہ آیا، یہاں تک کہ اس کا منہ پھول گیا اور رنگ تبدیل ہو گیا۔ چنانچہ

فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ: أَتَرَى بِي بَأْسٌ؟ أَمَجْنُونٌ أَنَا؟ اذْهَبْ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ دور ہو جائے۔ پس اس کی طرف ایک آدمی گیا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بتایا اور کہا کہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ اس نے کہا۔ کیا میرے اندر کوئی خرابی دیکھتے ہو؟ کیا میں پاگل ہوں؟ جاؤ چلے جاؤ۔

۹۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَإِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو شب قدر کے متعلق بتانے کی غرض سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو آدمیوں کو جھگڑتے ہوئے پایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو بتانے کے لئے نکلا تھا لیکن فلاں فلاں آپس میں جھگڑ رہے تھے جس کے باعث یہ اجازت اٹھالی گئی اور شاید اس میں تمہارے لئے بہتری ہے لہذا اب تم اسے انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں راتوں میں تلاش کیا کرو۔

۹۸۷ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: أَسَابَبْتَ فُلَانًا؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ، هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ.

معرور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اوپر ایک چادر دیکھی اور اسی طرح کی چادر ان کے غلام کے زیب تن تھی۔ میں نے کہا: اگر آپ اسے لے لیتے تو آپ کا جوڑا مکمل ہو جاتا اور اسے دوسرا کپڑا دیدیتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے اور اس آدمی کے درمیان ایک راز کی بات ہے کہ اسکی والدہ عجمی تھی۔ میں نے اسکو گالی دی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا ذکر کیا چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے فلاں کو گالی دی؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اسکی والدہ کو گالی دی؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت کا اثر موجود ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس بڑھاپے کی عمر میں بھی۔ فرمایا۔ ہاں۔ وہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ کسی کا ماتحت کرے تو جو آپ کھائے اس میں سے کھلانا چاہیئے اور جو آپ پہنے اسمیں سے پہنانا چاہیئے اور اسے ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو وہ کر نہ سکے اور اگر کوئی مشکل کام کروائے تو چاہیئے کہ خود بھی اسکی مدد کرے۔

بَابُ ۶۰۱ - مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمُ الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

لوگوں کا ذکر کس طرح کرے۔

لمبا یا ٹھگنا نہ کہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهِ شَيْنَ الرَّجُلِ۔

نے فرمایا ہے کہ لمبے ہاتھوں والا یا ایسا کلمہ نہ کہے جس سے کسی کی برائی مقصود ہو۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا، وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ: أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ، قَالُوا بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا، پھر مسجد کے آگے ایک لکڑی پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے لیکن یہ بھی کلام کرنے سے ڈرتے رہے۔ جلد باز لوگ باہر نکل گئے اور کہنے لگے کہ نماز کم ہو گئی ہے۔ لوگوں میں وہ آدمی بھی موجود تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو ہاتھوں والا کہا کرتے تھے۔ اُس نے کہا۔ یا نبی اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی ہے؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ فرمایا تو دو ہاتھوں والے نے ٹھیک کہا۔ پس آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں مزید پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی لمبا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

بَابُ ٦٠٢ الْغِيبَةِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللهَ إِنَّ اللهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ۔

غیبت کی برائی۔

ارشاد ربانی ہے۔ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (سورۃ الحجرات، آیت ۱۲)۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا أَوْ عَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں مردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ ان میں یہ تو پیشاب کے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اور وہ غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تر ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا حصہ اُس قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۹۹۲ میں بھی موجود ہے کبھی غور فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسے معلوم ہوا کہ ان دونوں قبر والوں

کو عذاب دیا جارہا تھا۔ کیا دوسرے آدمیوں کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ کونسی قبر والے کو عذاب دیا جارہا ہے؟ اور کیا یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کس گناہ یا کن گناہوں کے باعث عذاب دیا جارہا ہے؟ ــــ ہرگز معلوم نہیں ہوتا اور نہ کسی کو کسی بھی ذریعے سے معلوم ہو سکتا ہے ــــ پھر بعض لوگوں کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مثلیت کا دعویٰ کرنا کس برتے پر ہے؟ اُن کا مقام بڑے بھائی جیسا اور کہنا کس خصوصیت کی وجہ سے ہے؟ کیا یہ مقامِ مصطفیٰ کا انکار تو نہیں؟ کیا یہ اپنی کلمہ گوئی کی نفی تو نہیں؟ اے بھولے راہیو! کلمہ طیبہ کے ہمراہیو!

مانگ لو حق سے توفیقِ دیں مانگ لو
نورِ ایمان صدق یقیں مانگ لو

قربان جائیں سرورِ کون و مکاں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معجز نما نگاہوں پر جنہیں عالم برزخ کے حالات نظر آتے تھے۔ جو اصحابِ قبور پر گزرنے والے حالات و واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے تھے۔ ــــ جو یہ بھی جان لیا کرتے تھے کہ فلاں قبر والے کو کس گناہ کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ جب عالم برزخ کے حالات و واقعات اور لوگوں کے افعال و اعمال اُن کے سامنے تھے تو سامنے پھرنے والوں کے، اِس دنیا میں رہنے والوں کے افعال و اعمال اُن سے کب پوشیدہ ہوں گے؟ معلوم ہوا کہ قدرت نے انھیں نگاہیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں جن سے دنیا اور برزخ کی کوئی چیز پوشیدہ نہ تھی۔ انھیں دنیا و آخرت کی ہر چیز کفِ دست کی طرح نظر آتی تھی۔ چھپی اور ظاہر چیزان کے لیے یکساں تھی۔ اُن کی نگاہوں کے سامنے نزدیک اور دُور والی چیز کے نظر آنے میں کوئی فرق نہیں تھا۔ ماضی اور مستقبل کے حالات بھی انھیں حال کی طرح نظر آتے تھے۔ خدا نے یہ دنیا اپنے محبوب کی خاطر ہی بنائی ہے اور اس کی کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں رکھی۔ اسی لیے تو کہا گیا ہے:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

بَابٌ ۶۰۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ

حضور نے فرمایا کہ انصار کے بہتر بن گھرانے بنی نجار ہیں۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ۔

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو نجار ہیں۔

بَابٌ ۶۰۴ مَا يَجُوْزُ مِنِ اغْتِيَابِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيَبِ۔

مفسدوں اور مشکوک لوگوں کے متعلق پیٹھ پیچھے کیا کہا جا سکتا ہے۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْذَنُوْا لَهُ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيْرَةِ أَوِ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ،

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اسے اجازت دیدو لیکن وہ قبیلے کا بُرا بھائی یا بُرا بیٹا ہے۔ جب وہ حاضرِ خدمت ہوا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو

فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ الَّذِيْ قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ اَيْ عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ۔

فرمائی۔ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ آپ نے تو اس کے متعلق یہ فرمایا تھا لیکن اس کے ساتھ گفتگو نرمی سے کی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! لوگوں میں سب سے برا وہ آدمی ہے جس سے لوگ اسکی فحش گوئی کے باعث تعلقات ترک کرلیں یا اسے چھوڑ دیں۔

باب ۶۰۵ النَّمِيْمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ

چغلی کھانا کبیرہ گناہوں سے ہے۔

۹۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبِيْدَةُ ابْنُ حُمَيْدٍ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ رض عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرَةٍ وَاِنَّهُ لَكَبِيْرٌ كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ اَوْ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِيْ قَبْرِ هٰذَا وَكِسْرَةً فِيْ قَبْرِ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک باغ کی جانب تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے دو انسانوں کی آوازیں سنیں جنہیں انکی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ انہیں کسی بڑے گناہ کے باعث عذاب نہیں دیا جا رہا اگرچہ وہ گناہ بھی بڑے ہیں۔ ان میں ایک پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی منگوائی، پھر اس کے دو حصے کئے تو ایک حصے کو ایک قبر پر اور دوسرے حصے کو دوسری قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

باب ۶۰۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيْمَةِ وَقَوْلِهِ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ، وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ: يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ: يَعِيْبُ۔

چغل خوری کی برائی:۔ ارشاد ربانی ہے بہت طعنے دینے والا۔ بہت ادھر ادھر کی لگاتا پھرنے والا (سورۂ القلم، آیت ۱۱) نیز فرمایا خرابی ہے اسکے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب بیان کرے، پیٹھ پیچھے بدگوئی کرے (الہمزہ، آیت پہلی)

۹۹۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

ہمام کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو ان سے کہا گیا کہ ایک آدمی فلاں حدیث کا رفع حضرت عثمان تک پیش کرتا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغلخور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

باب ۶۰۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جھوٹی بات کہنے سے بچو۔

۹۹۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَدَعَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو روزہ دار جھوٹی بات، اس کے مطابق جھوٹے کام اور جاہلانہ حرکات نہ چھوڑے تو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ امام احمد

طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ - قَالَ أَحْمَدُ أَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ ٭

کا بیان ہے کہ ایک شخص نے مجھے اس کی سند سمجھائی۔

بَاب ۶۰۸ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ ٭

دو غلی بات کرنے والے کے متعلق۔

۹۹۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو غلی بات کرنے والے کو تمام لوگوں سے برا دیکھو گے، جو ایک منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ اور۔

بَاب ۶۰۹ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ -

کسی کی بات سن کر اپنے ساتھی سے جا کہنا۔

۹۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ: رَحِمَ اللهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ ٭

ابو وائل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں محمد مصطفےٰ نے رضائے الٰہی کو ملحوظ نہیں رکھا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بات کی آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرۂ انور سُرخ ہو گیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے جنہیں اس سے زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

بَاب ۶۱۰ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ ٭

کیسی تعریف ناپسندیدہ ہے۔

۹۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ ٭

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے تم نے ہلاک کر دیا تم نے اس کی کمر توڑ دی۔

۹۹۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ مِرَارًا إِنْ كَانَ

عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوسرے شخص کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن اڑا دی اور یہ بات آپ نے کئی دفعہ دہرائی۔ اگر تم میں سے کسی کے لئے دوسرے

اَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ كَذَا وَ كَذَا اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ وَحَسِيْبُهُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا : قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَيْلَكَ ۔

باب ۶۱۱ مَنْ اَثْنٰى عَلٰى اَخِيْهِ بِمَا يَعْلَمُ

وَقَالَ سَعْدٌ ، مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ۔

۹۹۹ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ فِي الْاِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اِزَارِيْ يَسْقُطُ مِنْ اَحَدِ شِقَّيْهِ قَالَ : اِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ ۔

باب ۶۱۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔ وَقَوْلِهٖ : اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ ۔ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ وَ تَرْكِ اِثَارَةِ الشَّرِّ عَلٰى مُسْلِمٍ اَوْ كَافِرٍ ۔

۱۰۰۰ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَاْتِيْ اَهْلَهٗ وَلَا يَاْتِيْ ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْ اَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَ الْاٰخَرُ عِنْدَ رَاْسِيْ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ مَا بَالُ الرَّجُلِ . فَقَالَ مَطْبُوْبٌ يَعْنِيْ

کی تعریف کرنا ضروری ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے جبکہ جانتا ہو کہ واقعی وہ ایسا ہے اور حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو پاک نہ بناؤ۔ وہیب نے خالد سے ویلک کا لفظ روایت کیا ہے۔

اپنے بھائی کی ایسی تعریف کرنا جو علم میں ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہ میں نے حضور کو زمین پر چلنے والے کسی شخص کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے ماسوائے حضرت عبدالرحمٰن بن سلام کے۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ازار (لٹکنے) کے بارے میں فرمایا جو بھی فرمایا تو حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میری ازار ایک جانب سے لٹک جاتی ہے؟ فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو۔

اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔

بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو مال دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو (سورۂ النحل، آیت ۹۰) نیز فرمایا تمہاری زیادتی تمہاری ہی جان کا وبال ہے (سورۂ یونس، آیت ۲۳) نیز ارشاد ہوا پھر اس پر زیادتی کی جائے تو بیشک اللہ اسکی مدد فرمائیگا (سورۂ الحج، آیت ۶۰) فساد کو بھڑکنے سے روکنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند روز اسی حالت میں رہے کہ آپ کو خیال گزرتا کہ میں فلاں بیوی کے پاس سے آیا ہوں حالانکہ ان کے پاس سے آئے نہ ہوتے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ایک روز آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! جو بات میں پوچھنا چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتادی ہے یعنی میرے پاس دو آدمی آئے تو ان میں سے ایک میرے پیروں کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے سر کے پاس۔ یعنی جو پیروں کے پاس تھا وہ اس سے کہنے لگا جو سر کے پاس تھا کہ اس آدمی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ کہا کہ لبید بن اعصم

مَسْحُوْرًا قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ اَعْصَمَ قَالَ وَفِيْمَ قَالَ فِيْ جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوْفَةٍ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا كَاَنَّ رُءُوْسَ نَخْلِهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ وَكَاَنَّ مَآءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّآءِ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْرِجَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلَّا تَعْنِيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِيْ وَاَمَّا اَنَا فَاَكْرَهُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا قَالَتْ وَلَبِيْدُ بْنُ اَعْصَمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ حَلِيْفٌ لِّيَهُوْدَ۔

نے کیا ہے۔ پوچھا کس چیز پر؟ جواب دیا کہ سر کے بالوں کو نر کھجور کے چھلکے ہیں جو کنگھی اور کتان کے تار میں ہیں انہیں ذروان کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے دبایا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ یہی کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا۔ اسکی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر اور اس کا پانی مہندی کے دھوون جیسا ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو وہ چیزیں نکال لی گئیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! اس کے باوجود آپ نے اس بات کا چرچا کیوں نہیں فرمایا؟ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرما دی تو میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ لوگوں کی برائی کو شہرت دوں حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ لبید بن اعصم کا تعلق بنی زریق سے تھا جو یہودیوں کے حلیف تھے۔

بَابٌ ٦١٣ مَا يُنْهٰى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

حسد و غیبت کی ممانعت: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے (سورۃ الفلق، آیت ۵)۔

١٠٠١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو، نہ کسی کی جاسوسی کرو، نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی سے بغض و کینہ رکھو اور اے اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائیوں کی طرح ہو جاؤ۔

١٠٠٢ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی سے بغض نہ رکھو، نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی کی غیبت کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ بائیکاٹ (ترک تعلق) رکھے۔

بَابٌ ٦١٤ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا

بدگمانی سے بچو: اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو۔ بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو (سورۃ الحجرات، آیت ۱۲)۔

١٠٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کے عیب تلاش نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو۔ کسی کو دھوکا نہ دو، کسی سے حسد نہ کرو، کسی سے بغض نہ رکھو اور کسی کی غیبت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔

بَابُ ۶۱۵ مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ

کیسا گمان کیا جا سکتا ہے۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے خیال میں فلاں اور فلاں ہمارے دین کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ لیث کا بیان ہے کہ وہ دونوں آدمی منافقین کی جماعت سے تھے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے عائشہ! میں یہ خیال نہیں کرتا کہ فلاں فلاں ہمارے دین کے بارے میں جس پر ہم ہیں کچھ جانتے ہوں۔

بَابُ ۶۱۶ سَتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلٰى نَفْسِهٖ

مومن اپنے گناہ پر پردہ ڈالے۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امتی کے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے سوائے ان کے جو اپنے گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ کتنی بیہودگی ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام کرتا ہے اور صبح ہو جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے رکھتا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! میں نے رات فلاں فلاں کام کئے ہیں رات بھر اللہ تعالیٰ نے ان پر پردہ ڈالے رکھا اور صبح اس نے اللہ تعالیٰ کے ڈالے ہوئے پردے کو کھول دیا۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی کے بارے میں کیا فرماتے ہوئے سنا؟ فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے

وسلم يقول في النجوى: قال يدنو احدكم من ربه حتى يضع كنفه عليه فيقول عملت كذا وكذا فيقول نعم ويقول عملت كذا وكذا فيقول نعم فيقرره ثم يقول اني سترت عليك في الدنيا فانا اغفرها لك اليوم.

رب کے نزدیک ہو جائے گا۔ پھر وہ اس سے فرمائے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کئے؟ وہ عرض کرے گا۔ ہاں۔ اور کہے گا، کیا تو نے فلاں فلاں کام کئے؟ وہ عرض کرے گا۔ ہاں۔ پھر اس سے اقرار کروانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا، پس آج میں تیری مغفرت فرما دیتا ہوں۔

باب ٦١٧ الكبر. وقال مجاهد: ثاني عطفه مستكبر في نفسه عطفه رقبته.

تکبر۔ مجاہد کا قول ہے کہ ثانی عطفہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ عطفہ اس کی گردن۔

١٠٠٨ - حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفيان حدثنا معبد بن خالد القيسي عن حارثة بن وهب الخزاعي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الا اخبركم باهل الجنة؟ كل ضعيف متضاعف لو اقسم على الله لابره، الا اخبركم باهل النار؟ كل عتل جواظ مستكبر. وقال محمد بن عيسى حدثنا هشيم اخبرنا حميد الطويل حدثنا انس بن مالك قال: كانت الامة من اماء اهل المدينة لتاخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنطلق به حيث شاءت.

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں بتا دوں کہ جنتی کون ہیں؟ ہر وہ کمزور اور گمنام آدمی کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اسے سچا کر دے۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جہنمی کون ہیں؟ ہر اکھڑ، بداخلاق اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا۔ حمید الطویل کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پکڑ کر کہیں لے جانا چاہتی تو لے جا سکتی تھی۔

باب ٦١٨ الهجرة وقول رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يحل لرجل ان يهجر اخاه فوق ثلاث.

قطع کلام

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھے۔

١٠٠٩ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عوف بن مالك ابن الطفيل هو ابن الحارث وهو ابن اخي عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم لامها ان عائشة حدثت ان عبد الله بن الزبير قال في بيع او عطاء اعطته عائشة: والله لتنتهين عائشة او لاحجرن عليها فقالت اهو قال هذا؟ قالوا نعم، قال هو لله علي نذر ان لا اكلم ابن الزبير ابدا فاستشفع ابن الزبير اليها حين

ابن الحارث جو والدہ کی طرف سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے تھے انکا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کسی بیع یا اس عطیہ کے بارے میں کہا جو حضرت عائشہ نے کسی کو دیا تھا کہ اگر حضرت عائشہ ان باتوں سے نہ رکیں تو میں ان پر حجر کرونگا۔ انہوں نے کہا۔ کیا اس نے ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ مجھ پر اللہ کے لئے نذر ہے کہ کبھی ابن زبیر کے ساتھ کلام نہ کروں۔ جب جدائی کے دن بڑھنے لگے تو حضرت ابن زبیر نے انکی جانب سفارشیں بھیجیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بارے میں کبھی کوئی سفارش قبول

طَالَتِ الْهِجْرَةُ. فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَبَدًا وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِي. فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَقَالَ لَهُمَا: أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي. فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا حَتّٰى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا. قَالُوا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ ادْخُلُوا كُلُّكُمْ. وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ. فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ. فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِي وَتَقُولُ: إِنِّي نَذَرْتُ، وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ. فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذٰلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِي حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا.

۱۰۱۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ.

۱۰۱۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي

نہیں کروں گی اور نہ اپنی نذر کی قسم توڑوں گی جب حضرت ابن زبیر پر زیادہ جدائی گزری تو انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث سے بات کی جن کا تعلق بنی زہرہ سے تھا اور ان دونوں کو خدا کا واسطہ دیا کہ مجھے حضرت عائشہ کے پاس لے چلو کیونکہ یہ ان کے لئے حلال نہیں ہے کہ مجھ سے قطع تعلق کرنے کے لئے نذر مانیں۔ پس حضرت مسور اور حضرت عبدالرحمٰن انہیں اپنی چادروں میں چھپا کر لے چلے یہاں تک کہ حضرت عائشہ سے اجازت مانگتے ہوئے کہا۔ آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا۔ آجاؤ۔ عرض گزار ہوئے۔ کیا سارے؟ فرمایا۔ ہاں سارے آجاؤ۔ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ ان دونوں کے ساتھ ابن زبیر ہیں جب یہ اندر داخل ہوئے تو ابن زبیر پردے میں گھس گئے۔ حضرت عائشہ سے لپٹ کر خدا کا واسطہ دینے اور رونے لگے حضرت مسور اور حضرت عبدالرحمٰن بھی واسطے دینے لگے کہ ان سے کلام کیجئے اور ان کی معافی قبول فرمالیجئے۔ نیز دونوں حضرات کہتے رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکِ کلام سے منع فرمایا ہے جیسا کہ آپ کو بخوبی علم ہے کیونکہ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے، جب انہوں نے حضرت عائشہ کو سمجھانے اور اصرار کرنے کی حد کر دی تو انہوں نے رو کر ان دونوں کو سمجھایا اور فرمایا کہ میں نے نذر مانی ہے اور نذر کا معاملہ سخت ہوتا ہے جب یہ دونوں اپنی بات پہ اڑے رہے تو یہ حضرت ابن زبیر سے بول پڑیں اور اپنی نذر کے بدلے میں چالیس لونڈی غلام آزاد کئے۔ اس کے بعد جب وہ اپنی نذر کو یاد کرتیں تو بے اختیار رونے لگتیں یہاں تک کہ آنسوؤں سے ان کا دوپٹہ تر ہو جایا کرتا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو اور کسی کی غیبت نہ کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ عرصہ چھوڑے رکھے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ حلال

اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

نہیں ہے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ تعلقات ترک رکھے کہ جب وہ آپس میں ملیں تو ایک ادھر اور دوسرا ادھر منہ پھیر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔

بَاب ۶۱۹ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصٰى

نافرمانی کرنے والے سے ترک ملاقات۔

وَقَالَ كَعْبٌ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً۔

حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے کہ جب ہم حضور سے پیچھے رہ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا اور انہوں نے پچاس دنوں کا ذکر کیا۔

۱۰۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ. قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ اِنَّكِ اِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلٰى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَاِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ لَسْتُ اُهَاجِرُ اِلَّا اسْمَكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری رضامندی اور ناراضگی کو میں پہچان لیتا ہوں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ آپ اس بات کو کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم راضی ہو تو کہتی ہو۔ کیوں نہیں، محمد کے رب کی قسم اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو۔ نہیں ابراہیم کے رب کی قسم۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی، اس وقت بھی میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

بَاب ۶۲۰ هَلْ يَزُوْرُ صَاحِبَهٗ كُلَّ يَوْمٍ اَوْ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔

کیا دوست کے ساتھ روزانہ صبح و شام ملاقات کرے۔

۱۰۱۳ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ وَّقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ. لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ. وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَاعَةٍ لَّمْ يَكُنْ يَاْتِيْنَا فِيْهَا، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا اَمْرٌ قَالَ اِنِّيْ قَدْ اُذِنَ لِيْ بِالْخُرُوْجِ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے تو اپنے والدین کو دین کی دولت سے مالا مال ہی پایا ہے اور ان پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا مگر دن کے دونوں حصوں میں یعنی صبح و شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے! ایک روز بالکل دوپہر کے وقت ہم حضرت ابوبکر کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کسی شخص نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، حالانکہ ایسے وقت کبھی آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اس وقت آپ کی تشریف آوری کسی خاص کام کی وجہ سے ہوئی ہوگی۔ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔

باب ۶۲۱ الزِّيَارَةِ وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ، وَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ.

۱۰۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ فِي الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ.

ملاقات کرنا اور ان کے ہاں کھانا کھانا۔

حضرت سلمان فارسی حضور کے زمانۂ مبارک میں حضرت ابو درداءؓ سے ملنے گئے اور ان کے ہاں کھانا کھایا۔

انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے مکان میں جلوہ افروز ہوئے اور ان کے پاس کھانا تناول فرمایا۔ جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو گھر والوں کو تھوڑی سی جگہ صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہاں پانی چھڑک کر بوریا بچھا دیا گیا۔ پس آپ نے اس پر نماز پڑھی اور ان کے لئے دعا کی۔

باب ۶۲۲ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ.

۱۰۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اشْتَرِ هَذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَمَضَى فِي ذَلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ.

وفود کی خاطر آرائش کرنا۔

ابو اسحٰق کا بیان ہے کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے پوچھا کہ استبرق کس کو کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ موٹے اور کھردرے ریشمی کپڑے کو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو استبرق کا حلّہ بیچتے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اسے خرید لیجئے اور جب لوگوں کے وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں اس وقت پہنا کیجئے۔ فرمایا کہ ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ جب اس بات کو کافی مدت گزر گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے ایک حلّہ ارسال فرمایا۔ یہ اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ آپ نے یہ میرے لئے ارسال فرمایا جبکہ آپ نے ایسے کپڑوں سے ممانعت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے یہ بایں وجہ بھیجا کہ اس کے ذریعے کچھ پیسے حاصل کرلو۔ پس اس حدیث کی بنا پر حضرت ابن عمر کپڑے کے نقش و نگار کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

باب ۶۲۳ الْإِخَاءِ وَالْحِلْفِ. وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ.

اخوت اور دوستی کا عہد کرنا۔

حضرت ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ حضور نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا تھا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو حضور نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن ہمارے پاس (مدینہ منورہ میں) آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرما دی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری کے ساتھ ہو۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي.

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ اسلام میں قسم نہیں ہے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قریش اور انصار کے درمیان خود میرے گھر میں قسم کھائی تھی۔

بَابُ ۶۲۴ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ

وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

تبسم اور ہنسنا۔

حضرت فاطمہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ سرگوشی فرمائی تو میں ہنس پڑی۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی جب طلاق کی مدت پوری ہوگئی تو اسکے بعد اس نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! یہ ناچیز حضرت رفاعہ کے پاس تھی لیکن انہوں نے طلاق دیدی، یہانتک کہ تینوں طلاقیں پوری ہوگئیں۔ اسکے بعد اس ناچیز نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا لیکن بیشک خدا کی قسم انکے پاس نہیں ہے یا رسول اللہ مگر اس پھندنے کی طرح اور اسنے اپنی چادر کے کونے کا پھندنا بنا کر دکھایا۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابن سعید بن العاص اجازت کے انتظار میں حجرے کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پس حضرت خالد نے حضرت ابوبکر کو آواز دی کہ اے ابوبکر! اس عورت کو روکتے کیوں نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بلند آواز سے گفتگو کر رہی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر صرف مسکرائے۔ پھر فرمایا: شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہو؟ ایسا نہیں ہو سکتا جب تک تم اس (دوسرے

لَا حَتّٰى تَذُوْقِي عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ .

۱۰۱۹ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اِسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَسْاَلْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ عَلٰى صَوْتِهٖ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ . فَقَالَ اَنْتَ اَحَقُّ اَنْ يَّهَبْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِيْ وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقُلْنَ اِنَّكَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ .

خاوند) کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہیں چکھ لیتا۔

محمد بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس ازواج مطہرات میں سے قریشی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں اور آپ سے سوال کر رہی تھیں کہ عطیات بڑھا دیئے جائیں اور وہ اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے اجازت مانگی تو وہ پردے میں چھپ گئیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی اور یہ اندر داخل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تبسم فرما رہے تھے۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا ہی رکھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں کہ انہوں نے جب تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا چھپیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ حق دار تو آپ زیادہ ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر ان کی جانب متوجہ ہو کر کہا کہ اے اپنی جان سے دشمنی کرنے والیو تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں بلکہ غصے والے اور سخت گیر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن خطاب! سنو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھ لے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چل دے گا۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ اَوْ نَفْتَحَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَغَدَوْا فَقَاتَلُوْهُمْ قِتَالًا شَدِيْدًا وَكَثُرَ فِيْهِمُ الْجِرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ

ابوالعباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے تو فرمایا۔ ہم کل ان شاء اللہ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا۔ جب تک فتح حاصل نہ کر لیں ہم یہاں سے نہیں ہلیں گے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل بھی جنگ کرنا۔ تو خوب گھمسان کا رن پڑا اور کتنے ہی حضرات زخمی ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل انشاء اللہ ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ راوی

غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَسَكَتُوا فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلَّهُ بِالْخَبَرِ

۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلٰى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ لِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلٰى أَفْقَرَ مِنِّي وَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا۔

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً قَالَ أَنَسٌ فَنَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَ

کا بیان ہے کہ لوگ خاموش رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم ریز ہو گئے۔ حمیدی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ہم سے یہ پوری حدیث بیان کی۔

حمید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ رمضان المبارک کے اندر میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک غلام آزاد کرو۔ عرض کی کہ میرے پاس غلام کہاں ہے، فرمایا کہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھ لو۔ عرض گزار ہوا کہ اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی کہ یہ بھی میسر نہیں۔ پھر ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس کے اندر کھجوریں تھیں۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے العرق ایک پیمانہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ انہیں خیرات کر آئے۔ عرض کی، کیا اپنے سے زیادہ غریبوں کو؟ خدا کی قسم ان دونوں وادیوں کے درمیان کوئی گھر ہم سے زیادہ غریب نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبسم ریز ہو گئے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ پھر تو تم خود ان کے حقدار ہو۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر تھی، جس کے حاشیے گہرے تھے۔ ایک اعرابی آپ کو ملا جس نے آپ کی چادر مبارک کو پکڑ کر زور سے کھینچا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر دیکھا تو زور سے کھینچنے کے باعث حاشیہ چادر کے نشانات بن گئے تھے۔ پھر اعرابی نے کہا کہ اے محمد! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے مجھے اس میں سے دینے کا حکم فرمائیے۔ چنانچہ آپ نے اس کی جانب توجہ فرمائی، مسکرائے اور اسے مال دینے کا حکم فرمایا۔

قیس کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور میں نے جب بھی آپ کو دیکھا تو چہرۂ انور کو تبسم ریز ہی دیکھا اور ایک دفعہ میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر اچھی طرح نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور کہا۔

قَالَ: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

اے اللہ اسے ٹھہرا دے اور اسکو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

۱۰۲۴ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ.

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ اظہار حق سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر غسل فرض ہے؟ فرمایا۔ ہاں جبکہ پانی (منی) دیکھے۔

حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہا کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ ہوتا تو بچہ والدہ کے مشابہ نہ ہو سکتا۔

۱۰۲۵ – حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ

سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کا حلق مبارک نظر آنے لگتا آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۲۶ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرٰى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقٰى فَنَشَاَ السَّحَابُ بَعْضُهٗ اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوْا حَتّٰى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِيْنَةِ فَمَا زَالَتْ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا تُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَاِجَابَةَ دَعْوَتِهٖ.

محمد بن محبوب، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس۔ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمعہ کے روز اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ مدینہ منورہ میں خطبہ دے رہے تھے۔ چنانچہ وہ عرض گزار ہوا کہ بارش نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہذا اپنے رب سے پانی مانگیے۔ پس آپ نے آسمان کی جانب دیکھا اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آرہا تھا، آپ نے بارش مانگی تو بادل کے ٹکڑے آکر ایک دوسرے سے ملنے لگے۔ پھر بارش ہونے لگی، یہانتک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش متواتر اگلے جمعہ تک ہوتی رہی پھر وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ ہم تو غرق ہونے لگے لہذا اپنے رب سے دعا کیجیے کہ اس بارش کو ہم سے روک لے۔ چنانچہ آپ تبسم ریز ہوئے اور دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا۔ یہ دو یا تین دفعہ کہا۔ پس بادل چھٹنے اور مدینہ منورہ کے دائیں بائیں جانے لگے۔ چنانچہ ہمارے ارد گرد بارش ہونے لگی اور ہمارے اوپر بند ہو گئی۔ یوں ہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیت دعا دکھاتا ہے۔

باب ۶۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی : يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ وَمَا يُنْهٰى عَنِ الْكَذِبِ.

۱۰۲۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يَكُوْنَ صِدِّيْقًا، وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا.

۱۰۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.

۱۰۲۹ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ قَالَا الَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

باب ۶۲۶ فِي الْهَدْيِ الصَّالِحِ

۱۰۳۰ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمُ الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ شَقِيْقًا قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِيْنَ اَنْ يَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهِ اِلٰى اَنْ يَرْجِعَ اِلَيْهِ لَا نَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ فِيْ اَهْلِهِ اِذَا خَلَا.

سچوں کے ساتھ رہو۔

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹) اور جو جھوٹ سے روکا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک سچائی بھلائی کی طرف ہدایت کرتی ہے اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے یہانتک کہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاریاں جہنم میں پہنچاتی ہیں اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذّاب لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے گا، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے گا اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے گا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آکر کہنے لگے کہ جس شخص کو آپ نے (شب معراج) دیکھا تھا اس کے جبڑے چیرے جا رہے ہیں وہ بہت جھوٹا آدمی ہے ایسی بے پرکی اڑاتا تھا کہ اس کا جھوٹ اطراف عالم میں پھیل جاتا تھا۔ پس قیامت تک اس کے ساتھ یہی کیا جائے گا۔

اچھا چال چلن۔

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سے طور طریق، وضع قطع اور چال ڈھال کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) زیادہ مشابہت رکھتے ہیں، گھر سے باہر آنے سے لے کر گھر میں واپس جانے تک۔ لیکن یہ مجھے معلوم نہیں کہ جب وہ گھر میں تنہا ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ اَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

طارق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک سب سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین عادات و خصائل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و خصائل ہیں۔

باب ۶۲۷ الصَّبْرِ عَلَى الْاَذٰى وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

اذیت پر صبر کرنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ بیشک صبر کرنے والوں کو انکا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی (سورۃ الزمر، آیت ۱۰)۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ اَوْ لَيْسَ شَيْءٌ اَصْبَرَ عَلَى اَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَ اِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ.

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں یا کوئی چیز ایسی نہیں کہ اذیت ناک بات سنے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کر سکے۔ لوگ اس کے لئے بیٹا ٹھہراتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ انہیں نظر انداز کئے رکھتا ہے اور انہیں روزی دیتا رہتا ہے۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا اُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قُلْتُ اَمَّا اَنَا لَاَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي اَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتّٰى وَدِدْتُ اَنِّي لَمْ اَكُنْ اَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ اُوذِيَ مُوسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَبَرَ.

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا جس طرح آپ تقسیم فرمایا کرتے تھے تو ایک انصاری آدمی نے کہا۔ خدا کی قسم اس تقسیم میں اللہ کی رضامندی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا۔ یہ بات میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور بتاؤں گا۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اصحاب کے درمیان جلوہ افروز تھے میں نے چپکے سے آپ کو بتایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ناگوار گزرا اور آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور ناراض ہوئے، یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کاش! میں نے آپ کو یہ خبر نہ دی ہوتی۔ پھر فرمایا کہ حضرت موسیٰ کو اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

باب ۶۲۸ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

جو غصے کے باعث لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور لوگوں کو بھی اس کے کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی لیکن لوگوں نے وہ کام نہ کیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔

حمد بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ اس کام سے بچتے ہیں جو میں کرتا ہے۔ خدا کی قسم مجھے اللہ تعالیٰ کا لوگوں کی نسبت زیادہ علم ہے اور میں خدا سے ان کی نسبت زیادہ ڈرتا ہوں۔

۱۰۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ هُوَ ابْنُ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ۔

عبداللہ یعنی ابن ابی عتبہ مولیٰ انس نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیادار تھے اور جب آپ کوئی ایسی بات دیکھتے کہ پسند خاطر نہ ہوتی تو ہم اس کا اندازہ آپ کے چہرۂ انور سے لگالیا کرتے تھے۔

باب ۶۲۹ مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيْلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

جو بغیر کسی تاویل کے مسلمان کو کافر کہے وہ اپنے کہنے کے مطابق ہے۔

۱۰۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی سے کہے، اے کافر! تو ایک ان میں سے کافر ہوتا ہے۔ عکرمہ، ابن عمار، یحیی، عبداللہ بن یزید، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۳۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بھی اپنے مسلمان بھائی سے اے کافر کہے گا تو وہ کفران میں سے ایک کی طرف ضرور لوٹے گا۔

۱۰۳۸ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اسی کے مطابق ہے جو کہا اور جس نے کسی چیز کے ساتھ خودکشی کی تو وہ جہنم کی آگ میں اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت

جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ، وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ۔

کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگایا تو یہ اسے قتل کرنے جیسا ہے۔

بَابٌ ٦٣ مَنْ لَمْ يَرَ اِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ مُتَأَوِّلًا اَوْ جَاهِلًا

جو مسلمان کی تکفیر کرنے والے کو تاویل یا بے خبری کے باعث کافر نہ کہے۔

وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ اِلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔

حضرت ابن عمر نے حضرت حاطب کے لئے کہا کہ وہ منافق ہے تو حضور نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ نے ہر بات سے خبردار ہوتے ہوئے اہل بدر سے فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت فرما دی۔

ف: اس حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے کہ کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگانا اسے قتل کرنے جیسا ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ قرآن کریم ہے:۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ (۴: ۹۲)

اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب۔

اس سے اُن لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو بات بات پر سچے اور راسخ العقیدہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہوئے نہیں تھکتے۔ اگر اُن مہربانوں کے زاویۂ نظر کو درست مان لیا تو اس کی رُو سے تو چودہ صدیوں کے کسی ایک فرد کو بھی مسلمان ثابت نہیں کیا جا سکے گا۔ خدا نے تو اپنے محبوب کی امت کو امتِ مرحومہ اور سب امتوں کی سردار بنایا ہے لیکن یہ حضرات اسے امتِ ملعونہ باور کرانے پر تلے ہوئے ہیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے جملہ مدعیانِ اسلام کو صراطِ مستقیم پر چلائے جو انعام یافتہ بندوں کا راستہ یعنی حضرات اولیاء اللہ کا دین و مذہب ہے۔ آمین۔

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الصَّلٰوةَ فَقَرَاَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلّٰى صَلٰوةً خَفِيْفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِاَيْدِيْنَا وَنَسْقِيْ بِنَوَاضِحِنَا وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ اَنِّيْ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا

عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے پھر جب اپنی قوم کے پاس جاتے تو انہیں نماز پڑھاتے ایک دفعہ انہوں نے نماز میں سورۃ البقرہ پڑھنا شروع کی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر ایک شخص نے علیحدہ ہو کر ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی۔ جب یہ بات حضرت معاذ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ وہ منافق ہے۔ جب اس آدمی کو اس بات کا علم ہوا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! ہم ہاتھ سے کام کرنے والے اور اپنی زمینوں کو پانی دینے والے لوگ ہیں۔ حضرت معاذ نے ہمیں لمبی نماز پڑھائی اور سورۃ البقرہ پڑھنے لگے تو میں نے مختصر نماز پڑھ لی۔ اس پر انہوں نے خیال کیا کہ میں منافق ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ، ثَلَاثًا اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا ۔

وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنے والے ہو؟ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ تم سورۃ والشمس اور سورۃ الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص (بھول کر) لات وعزّیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جُوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیئے۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ ۔

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ اپنے والد ماجد سے سواروں میں جا کر ملے جب کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آواز دے کر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، لہٰذا تم میں سے جو قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہنا چاہیئے

باب ۶۳۱ مَا يَجُوزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِأَمْرِ اللَّهِ وَقَالَ اللَّهُ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۔

حکم الٰہی کے نفاذ میں غصہ اور سختی جائز ہے۔
ارشادِ ربانی: کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو (سورۃ التوبہ، آیت ۷۳)۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ ۔

محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت گھر میں ایک پردہ لٹک رہا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر اس پردے کو پکڑ کر پھاڑ دیا حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو ان تصویروں کو بناتے ہیں۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے عشاء کی نماز میں شامل نہ ہوا کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دورانِ وعظ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ.

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللهَ حِيَالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ.

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روز سے زیادہ غصے کی حالت میں نہیں دیکھا۔ ان کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! بعض تم میں سے لوگوں کو بھگانے والے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جو لوگ نماز پڑھائیں تو ہلکی پھلکی پڑھائیں کیونکہ نمازیوں میں بیمار، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے مسجد میں جانب قبلہ بلغم دیکھی تو اسے اپنے دستِ مبارک سے کھرچ دیا اور فرمایا۔ جب تم سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالٰی اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا نماز میں کوئی اپنے چہرے کے سامنے نہ تھوکے۔

یزید مولی منبعث نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گری ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، پھر اس کے سربندھن اور ظرف کو پہچان کر خرچ کر لو۔ اگر اس کا مالک کبھی آجائے تو اپنے پاس سے ادا کر دو۔ عرض کی یا رسول اللہ! کھوئی ہوئی بکری ملے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کے لئے ہے یا بھیڑیئے کے لئے ہے۔ وہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے یا آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کا کھانا پینا اس کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔ بسر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا حجرہ کھجور کی شاخوں یا بوریئے سے بنایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلے تو لوگوں

حُجَيْرَةً مُحْتَفَةً أَوْ حَصِيْرًا فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْهَا فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوْا يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوْا لَيْلَةً فَحَضَرُوْا وَأَبْطَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ.

نے بھی آپ کی پیروی کی اور آکر آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ پھر دوسری رات بھی لوگ حاضر ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لانے میں دیر کر دی اور آپ باہر نہ آئے۔ لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے پر کنکریاں ماریں۔ پس آپ ان کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اگر تم برابر اسی طرح میرے پیچھے نماز پڑھتے رہے تو میرے خیال میں یہ بھی تم پر فرض ہو جائے گی لہٰذا تمہیں چاہیئے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ انسان کی بہتر نماز گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔

باب ۶۳۲ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ.

غصے سے بچنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں (سورۃ الشوریٰ، آیت ۳۷) نیز فرمایا۔ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں (سورۃ آل عمران، آیت ۱۳۴)۔

۱۰۴۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہی ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔

۱۰۴۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوْسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ أَلَا

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالی دی اور ہم بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو غصے میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے فرمایا کہ وہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو سنتا نہیں کہ نبی کریم صلی

تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ

اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں کوئی پاگل نہیں ہوں۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی موصیت فرمایئے۔ ارشاد ہوا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔ اس نے بار بار یہی گزارش کی اور آپ نے فرمایا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔

بَابٌ ۶۳۳ الْحَيَاءِ

حیاء۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ۔

ابو السوار عدوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیا ہمیشہ بھلائی لاتی ہے۔ بشیر بن کعب کا بیان ہے کہ حکمت کی کتابوں میں مرقوم ہے کہ حیا میں وقار ہے اور حیا میں سکونِ قلب ہے۔ اس پر حضرت عمران نے ان سے کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم مجھے اپنی ڈائری کا لوٹ سنا رہے ہو۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضَرَّ بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو ایک حیادار آدمی کو ڈانٹتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ تم جو اس قدر حیا کرتے ہو تو اس کے باعث تمہیں نقصان پہنچے گا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا۔

عبداللہ بن ابو عتبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔

بَابٌ ۶۳۴ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

۱۰۵۲ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کلام نبوت سے جو پہلی بات لوگوں تک پہنچی وہ یہی ہے کہ جب تیرے پاس شرم وحیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

باب ۶۳۵ ـ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّيْنِ

دینی مسائل پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہیئے۔

۱۰۵۳ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ، فَقَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ۔

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت کو احتلام ہو جائے تو اس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟ فرمایا کہ ہاں جبکہ پانی (منی) دیکھے۔

۱۰۵۴ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يُتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ۔ وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ عُمَرَ فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا۔

محارب بن دثار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس سرسبز درخت جیسی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں اور نہ جھڑتے ہیں۔ لوگ کہنے لگے کہ وہ فلاں درخت ہے کوئی کہتا کہ فلاں درخت ہے، میں (حضرت ابن عمر) نے ارادہ کیا کہ کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے لیکن چونکہ میں نوجوان لڑکا تھا اس لئے میں نے حیا محسوس کی پس حضور نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ شعبہ، خبیب بن عبدالرحمن حفص بن عاصم نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی، لیکن یہ زیادہ ہے کہ پھر حضرت عمر سے میں نے یہ بات کہی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہوتا تو مجھے یہ بات بہت سا مال ملنے سے عزیز ہوتی۔

۱۰۵۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ؟ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا اَقَلَّ حَيَاءَهَا، فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِّنْكِ

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس نے حضور کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے گزارش کی کہ کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے کہا۔ اس عورت کے پاس حیا کی کتنی کمی تھی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تم سے بہتر

عَرَضَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفْسَھَا

ہے کیونکہ اسنے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا۔

باب ۶۳۶ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا ، وَکَانَ یُحِبُّ التَّخْفِیْفَ وَالْیُسْرَ عَلَی النَّاسِ

آسانی اختیار کرنا۔

حضور کا ارشاد ہے آسانی اختیار کرو اور آپ تخفیف اور آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ لَمَّا بَعَثَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَھُمَا یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا۔ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضٍ یُصْنَعُ فِیْھَا شَرَابٌ مِّنَ الْعَسَلِ یُقَالُ لَہُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِّنَ الشَّعِیْرِ یُقَالُ لَہُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور حضرت معاذ بن جبل کو حاکم بنا کر بھیجا تو دونوں سے فرمایا۔ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا سختی میں نہ ڈالنا، خوش کرنا۔ نفرت نہ دلانا اور دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا۔ حضرت ابو موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم ایسی جگہ میں رہتے ہیں جہاں شہد سے بتع نامی شراب اور جَو سے مزر نامی شراب بنائی جاتی ہے جنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے حاکم بنا کر بھیجا۔ دونوں حضرات کو آپ نے پانچ باتوں کی نصیحت فرمائی جو حسب ذیل ہیں :۔

۱۔ اپنے اپنے علاقے میں لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

۲۔ ایسے قوانین نافذ نہ کرنا جن سے لوگوں کی تنگی اور پریشانی میں اضافہ ہو۔

۳۔ لوگوں کو اپنے حسن سلوک سے خوش کرنے کی کوشش کرنا۔

۴۔ ایسے کام نہ کرنا جن سے اُن کے دلوں میں تمہارے خلاف یا آپس میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہو جائیں۔

۵۔ تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے رہنا۔

اِن پانچوں باتوں کو مسلمان حاکموں کا مکمل دستور العمل قرار دیا جاسکتا ہے۔ ہدایت فرما دی کہ مسلمان حکام نے کیا کرنا ہے۔ پاکستان اور دوسرے مسلمان ملکوں کے حکام کو غور کرنا چاہیے اور اپنی اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا چاہیے کہ اُن کا طرزِ عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقرر کردہ اس چارٹر کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس کے اندر اُن حضرات کی سرخروئی کا راز مضمر ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آسانی کرو، لوگوں کو سکون و اطمینان پہنچاؤ نفرت نہ دلاؤ۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار

عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلّٰهِ.

١٠٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ.

١٠٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ.

بَابُ ٦٣٧ الْاِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ.

١٠٦١ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز میں اپنی ذات کا ہرگز کبھی انتقام نہیں لیا، ہاں جب کوئی اللہ کی حرمت میں خلل انداز ہوتا تو اس سے اللہ کے لئے انتقام لیتے تھے۔

حماد بن زید کا بیان ہے کہ ازرق بن قیس نے فرمایا ہم اہواز میں ایک نہر کے کنارے پر تھے جس کا پانی خشک ہو گیا تھا۔ پس حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ چنانچہ وہ نماز پڑھنے لگے اور اپنے گھوڑے کو کھلا چھوڑ دیا۔ گھوڑا چل دیا تو یہ نماز چھوڑ کر اس کا پیچھا کرنے لگے یہاں تک کہ اسے پکڑ لیا اور پھر آ کر نماز ادا کر لی۔ ہم میں ایک آدمی نکتہ چین تھا، وہ کہنے لگا کہ اس بوڑھے کو تو دیکھو جس نے گھوڑے کی خاطر نماز چھوڑ دی۔ انہوں نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں، مجھ سے ایسی ناگوار بات کسی اور نے نہیں کہی۔ میرا گھر کافی فاصلے پر ہے، اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو چلنے دیتا تو اپنے گھر والوں میں رات تک نہ پہنچ سکتا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ کو دیکھا ہے کہ آسانی اختیار فرماتے ہیں۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو مارنے کے لئے لوگ اس کی طرف لپکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور پیشاب کے اوپر ایک ڈول یا ایک جرس پانی بہا دو کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنایا گیا ہے سختی کرنے والے نہیں بنایا گیا۔

لوگوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا

حضرت ابن مسعود کا قول ہے کہ اپنے دین کو مجروح کئے بغیر لوگوں سے تعلقات رکھو اور اہل خانہ سے مزاح میں بھی۔

ابو التیاح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو

اَبُوالتَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ملنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لاتے تو ہم میں خوب گھل مل جاتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی ابو عمیر سے فرماتے کہ نغیر کا کیا کیا؟

۱۰۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِيْ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ -

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی رہتی اور میری سہیلیاں تھیں جو میرے سامنے کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ اندر چھپ جاتیں۔ آپ انہیں نکال کر میرے پاس لاتے اور وہ میرے سامنے کھیلنے لگتیں۔

باب ۶۳۸ اَلْمُدَارَاةُ مَعَ النَّاسِ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اِنَّا لَنَكْشِرُ فِيْ وُجُوْهِ اَقْوَامٍ وَاِنَّ قُلُوْبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ

لوگوں کے ساتھ رواداری برتنا۔

حضرت ابو درداء سے منقول ہے کہ بعض لوگوں کے ساتھ ہم رواداری برتتے حالانکہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے تھے۔

۱۰۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ اِسْتَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ اَيْ عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهِ .

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے اجازت دیدو، یہ قبیلے کا برا بیٹا یا قبیلے کا برا بھائی ہے۔ جب وہ اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے کلام فرمایا۔ حضرت صدیقہ نے عرض کی۔ آپ نے پہلے تو ایسا فرمایا لیکن پھر اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو فرمائی۔ پس ارشاد ہوا۔ اللہ کے نزدیک سب سے برا آدمی وہ ہے جس کی بے حیائیوں کے باعث لوگ اسے چھوڑ دیں یا اس سے کنارا کش ہو جائیں۔

۱۰۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَتْ لَهُ اَقْبِيَةٌ مِّنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرَةٍ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِيْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِّمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ . قَالَ اَيُّوْبُ بِثَوْبِهِ اَنَّهُ يُرِيْهِ اِيَّاهُ وَكَانَ فِيْ خُلُقِهِ شَيْءٌ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا

ایوب نے حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیباج کی چند قبائیں بطور ہدیہ پیش کی گئیں جن میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ پس آپ نے انہیں اپنے اصحاب میں تقسیم فرمایا اور ایک حضرت مخرمہ کے لئے بچا کر رکھ لی جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے لئے رکھی تھی۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ کپڑے میں چھپائی اور صرف انہیں کو دکھائی اور یہ بھی آپ کے خلق کا ایک حصہ ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن

أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ۔

مخرمہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قبائیں پیش کی گئیں۔

باب ۶۳۹ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ۔

مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔
حضرت معاویہ کا قول ہے کہ تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ایک ہی سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا (یعنی ایک شخص سے دوسری دفعہ نقصان نہیں اٹھاتا)۔

باب ۶۴۰ حَقِّ الضَّيْفِ

مہمان کا حق۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے تمہارے متعلق کیا یہ پتہ نہیں لگا کہ تم ہمیشہ راتوں کو قیام کرتے اور دن کو روزے رکھتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو، بلکہ راتوں کو قیام کیا کرو اور سویا بھی کرو۔ روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ قریب ہے کہ تم لمبی عمر کو پہنچو، لہذا تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ چونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے لہذا یہ تمہارے ہمیشہ کے روزے ہو جائیں گے۔ انکا بیان ہے کہ میں سخت عبادت کا عادی ہو چکا تھا اسلئے عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ انکا بیان ہے کہ میں نے اس پر بھی زیادتی چاہی اور عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کے نبی حضرت داؤد کے روزے رکھ لیا کرو۔ میں عرض گزار ہوا اللہ کے نبی حضرت داؤد کے روزے کیسے ہیں؟ فرمایا کہ ایک روزہ رکھنا دوسرے روز نہ رکھنا یوں نصف نصف۔

باب ۶۴۱ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ وَقَوْلِهِ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ

مہمان کی عزت و خدمت کرنا۔
ارشاد ربانی: ابراہیم کے معزز مہمانوں کی (سورۃ الذاریات، آیت ۲۴)۔

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ایک رات دن تو اس کا حق ہے، تین دن تک ضیافت ہے اور اس سے آگے صدقہ ہے۔ کسی شخص کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ دوسرے کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے گھر سے نکلنے پر مجبور کر دے۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ مِثْلَهُ وَزَادَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

اسمٰعیل نے بھی امام مالک سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۰۶۹ اور ۱۰۷۱ کے اندر بھی موجود ہے۔ اچھی بات کہنا اور دوسروں کو اچھی باتوں کی تلقین کرتے رہنا بہت ہی اچھی بات ہے۔ اگر یہ میسر نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ آدمی خاموش رہے کیونکہ خاموشی میں سلامتی ہے۔ انسان اپنی زبان کے ذریعے بعض اوقات اپنے لیے پریشانیاں پیدا کر لیتا ہے۔ آدمی پر اکثر مصیبتیں اُس کی زبان کے باعث ہی آتی ہیں۔ عقل مندوں کا کہنا ہے کہ زبان اپنی حد میں رہے تو زبان ہے، ایک نقطہ بھی بڑھ جائے تو زیاں ہے اور ٹیڑھی ہو جائے تو زبُون ہے۔ بزرگوں نے ہمیشہ کم گوئی کی تلقین فرمائی ہے۔ اسی لیے تو کہا گیا ہے:۔

کہے ایک انسان جب سن لے دو
زباں حق نے اک دی ہے اور کان دو

اچھی بات کہنے کے سلسلے میں آدمی کو یہ اصول اپنا لینا چاہیے:۔

جو بات کسی سے کہو اچھی ہو، بھلی ہو
کڑوی نہ ہو، کھٹی نہ ہو، مصری کی ڈلی ہو

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَا فَمَا تَرَى

ابوالخیر کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر ہم ایسی قوم کے پاس اتریں جو مہمان نوازی نہ کرے تو آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہم سے فرمایا

فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.

اگر تم کسی قوم کے پاس جا اترو اور تمہارے متعلق وہی حکم دیں جو مہمان کا حق ہے تو اسے قبول کر لو اور اگر ایسا نہ کریں تو جو مہمانداری کا حق ہے وہ ان سے وصول کر لو۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ صلہ رحمی کرے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہنا چاہیئے۔

باب ۶۴۲ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ

مہمان کے لئے پر تکلف کھانے تیار کرنا۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ. قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَدَقَ سَلْمَانُ.

عون بن ابوجحیفہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیمان فارسی اور حضرت ابودرداء کو بھائی بنا دیا تو حضرت سلیمان نے حضرت ابودرداء سے ملاقات کی اور حضرت ام درداء کو خستہ حالی میں دیکھ کر پوچھا کہ تمہارا کیسا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے بھائی ابودرداء کو دنیا سے واسطہ ہی نہیں رہا جب حضرت ابودرداء آگئے تو انکے لئے کھانا تیار کیا گیا اور کہا کہ کھائیے کیونکہ میں تو روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ میرے ساتھ نہ کھائیں چنانچہ انہوں نے بھی کھایا جب رات ہو گئی تو حضرت ابودرداء قیام کرنے لگے تو انہوں نے کہا کہ سو جائیے۔ وہ پھر قیام کرنے لگے تو انہوں نے کہا کہ سو جائیے۔ جب آخری رات ہوئی تو حضرت سلمان نے کہا کہ اب کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی۔ پھر حضرت سلمان نے ان سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے اور آپ کے نفس کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے، لہذا ہر حق والے کا حق ادا کیجئے۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے حضور اس امر کا تذکرہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان نے سچ کہا ہے۔ ابوجحیفہ کا لقب

اَبُوْجُحَيْفَةَ وَهْبُ السُّوَائِيُّ يُقَالُ وَهْبُ الْخَيْرِ.

وہب السوائیؓ ہے جنہیں وہب الخیر بھی کہا جاتا ہے۔

بَاب ۶۴۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ

مہمان کے نزدیک غصہ اور رنج کا اظہار کرنا نامناسب ہے۔

۱۰۷۳ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ دُوْنَكَ اَضْيَافَكَ فَاِنِّيْ مُنْطَلِقٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ اَنْ اَجِيْءَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهٗ فَقَالَ اطْعَمُوْا فَقَالُوْا اَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ اطْعَمُوْا قَالُوْا مَا نَحْنُ بِاٰكِلِيْنَ حَتّٰى يَجِيْءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا. قَالَ اقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ فَاِنَّهٗ اِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوْا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ فَاَبَوْا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ؟ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ، فَقَالَ يَا غُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِيْ لَمَّا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ اَضْيَافَكَ فَقَالُوْا صَدَقَ اَتَانَا بِهٖ فَقَالَ فَاِنَّمَا انْتَظَرْتُمُوْنِيْ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهٗ حَتّٰى تَطْعَمَهٗ قَالَ لَمْ اَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ وَيْلَكُمْ مَا اَنْتُمْ لِمَ لَا تَقْبَلُوْنَ عَنَّا قِرَاكُمْ؟ هَاتِ طَعَامَكَ فَجَاءَهٗ فَوَضَعَ يَدَهٗ فَقَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ، الْاُوْلٰى لِلشَّيْطَانِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا.

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ایک جماعت کی ضیافت فرمائی اور حضرت عبدالرحمٰن سے فرمایا کہ میری جگہ تم انہیں کھانا کھلا دینا کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جا رہا ہوں اور میرے واپس آنے سے پہلے انہیں کھلا پلا کر فارغ ہو جانا۔ پس حضرت عبدالرحمٰن مہمانوں کو لے آئے اور ماحضر ان کے سامنے رکھ کر کہا کہ کھائیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے میزبان کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آپ کھائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک ہمارے میزبان نہ آ جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے ماحضر قبول فرمائیے کیونکہ اگر آپ نے کھانا نہ کھایا اور وہ تشریف لے آئے تو میری شامت آ جائے گی۔ پھر بھی انہوں نے انکار کیا۔ میں نے جان لیا کہ انہیں مجھ پر غصہ آئے گا جب وہ تشریف لے آئے تو میں ایک طرف ہو گیا انہوں نے پوچھا کہ آپ نے کیا بنایا؟ چنانچہ انہوں نے سب کچھ سنایا۔ انہوں نے کہا۔ اے عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا۔ پھر کہا اے عبدالرحمٰن! میں پھر بھی خاموش رہا۔ کہا اے جاہل! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میری آواز سن کر میرے پاس آنے کیوں نہیں ہو؟ چنانچہ میں باہر نکل کر عرض گزار ہوا کہ مہمانوں سے پوچھ لیجئے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے ہمارے سامنے کھانا رکھا تھا فرمایا تو آپ لوگوں نے میرا انتظار کیا۔ خدا کی قسم میں آج کھانا نہیں کھاؤں گا۔ ان لوگوں نے کہا تو جب تک آپ نہیں کھاتے ہم بھی نہیں کھائیں گے! انہوں نے کہا افسوس! میں نے ایسی بری رات نہیں دیکھی آپ ہماری مہمانی قبول کیوں نہیں کرتے؟ خیر کھانا لاؤ۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن کھانا لے آئے اور انہوں نے بسم اللہ

بَاب ۶۴۴ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهٖ. لَا اٰكُلُ حَتّٰى تَاْكُلَ، فِيْهِ حَدِيْثُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مہمانوں کا میزبان سے کہنا کہ اگر آپ نہیں کھاتے ہیں بھی نہیں کھاؤں گا۔

اس بارے میں حضرت ابوجحیفہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۰۷۴ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اپنے مہمان یا مہمانوں کو لے کر تشریف لائے

الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما جاء ابوبکر بضیف لہ او باضیاف لہ فامسی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما جاء قالت امی احتبست عن ضیفک او اضیافک اللیلۃ قال ما عشیتہم فقالت عرضنا علیہ او علیہم فابوا او فابی فغضب ابوبکر فسب وجدع وحلف لا یطعمہ فاختبات انا فقال یا غنثر وحلفت المرأۃ لا تطعمہ حتی یطعمہ فحلف الضیف او الاضیاف ان لا یطعمہ او یطعموہ حتی یطعمہ فقال ابوبکر کان ہذہ من الشیطان فدعا بالطعام فاکل واکلوا فجعلوا لا یرفعون لقمۃ الا ربا من اسفلہا اکثر منہا فقال یا اخت بنی فراس ما ہذا فقالت وقرۃ عینی انہا الآن لاکثر قبل ان ناکل فاکلوا وبعث بہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر انہ اکل منہا۔

باب ۶۳۵ اکرام الکبیر ویبدأ الاکبر بالکلام والسؤال

۱۰۷۵ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد ہو ابن زید عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار مولی الانصار عن رافع بن خدیج وسہل بن ابی حثمۃ انہما حدثاہ ان عبد اللہ بن سہل ومحیصۃ بن مسعود اتیا خیبر فتفرقا فی النخل فقتل عبد اللہ بن سہل فجاء عبد الرحمن بن سہل وحویصۃ ومحیصۃ ابنا مسعود الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتکلموا فی امر صاحبہم فبدأ عبد الرحمن وکان اصغر القوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر قال یحیی لیلی الکلام الاکبر فتکلموا فی امر

پھر شام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے جب واپس تشریف لائے تو میری والدہ ماجدہ عرض گزار ہوئیں کہ آج رات آپ نے مہمان یا مہمانوں کے کھانے میں دیر کر دی۔ فرمایا کہ کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس کے یا ان کے سامنے کھانا رکھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت ابوبکر ناراض ہوئے اور برا بھلا کہنے لگے اور نہ کھانے کی قسم کھائی۔ چنانچہ میں چھپ گیا تو آپ نے کہا۔ اے جاہل! پس والدہ ماجدہ نے بھی قسم کھا لی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گی جب تک یہ نہ کھائیں۔ مہمان یا مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ وہ کھانا نہیں کھائے گا یا نہیں کھائیں گے جب تک یہ نہ کھائیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ یہ بات شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور کھایا لہٰذا انہوں نے بھی کھایا۔ چنانچہ یہ جب لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے اور بڑھ جاتا۔ پس انہوں نے فرمایا کہ اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، یہ کھانا تو اس سے بھی زیادہ ہے جس کو ہم کھانے بیٹھے تھے۔ چنانچہ سب نے کھا لیا اور پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ پھر بتایا کہ حضور نے بھی اس سے تناول فرمایا۔

بڑوں کا ادب کرنا۔ کلام اور سوال میں بڑا ابتدا کرے۔

بشیر بن یسار مولیٰ انصار نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سہل اور حضرت محیصہ بن مسعود دونوں خیبر گئے وہاں باغ میں دونوں جدا ہو گئے تو حضرت عبد اللہ بن سہل کو شہید کر دیا گیا۔ پس حضرت عبد الرحمٰن بن سہل، حضرت حویصہ و حضرت محیصہ یعنی مسعود کے دونوں صاحبزادے، یہ تینوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے بارے میں عرض کرنے لگے۔ چنانچہ گفتگو حضرت عبد الرحمٰن نے شروع کی جو عمر میں سب سے چھوٹے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا آدمی گفتگو کرے۔ یحییٰ راوی نے کہا کہ گفتگو بڑا کرے۔ پس انہوں نے اپنے ساتھی کے بارے میں گفتگو کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم پچاس آدمی

صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَادَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ. قَالَ سَهْلٌ فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا. قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ.

۱۰۷۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ، فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا؟ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ.

بَابُ ۶۲۶ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ وَقَوْلِهِ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ

قسمیں کھا کر اپنے مقتول کی دیت لے سکتے ہو؟ عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ بات ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔ فرمایا تو پچاس یہودی قسمیں کھا کر اپنی برأت ثابت کر دیں گے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ لوگ تو کافر ہیں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جانب سے دیت ادا کر دی۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے لیا تو وہ اپنے گلے میں جا گھسی اور اس نے مجھے لات ماری۔ لیث، یحییٰ بشیر نے حضرت سہل سے اس کی روایت کی۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں انہوں (بشیر بن یسار) نے یہ فرمایا کہ حضرت رافع بن خدیج کے ساتھ۔ ابن عیینہ، یحییٰ، بشیر نے اکیلے حضرت سہل سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے وہ درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے بھی نہیں جھڑتے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور ہے، لیکن میں نے بولنا ناپسند کیا کیونکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے۔ جب یہ دونوں حضرات نہ بولے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والدِ ماجد کے ساتھ باہر نکلا تو میں نے کہا۔ ابا جان! میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور ہے۔ فرمایا تو پھر تمہیں عرض کرنے سے کس نے روکا؟ اگر تم یہ بتا دیتے تو یہ بات میرے نزدیک بہت مال ملنے سے زیادہ پسندیدہ ہوتی۔ عرض کی کہ مجھے صرف اسی بات نے روکا کہ میں نے آپ کو اور حضرت ابوبکر کو بولتے نہ دیکھا، لہذا اپنا بولنا ناپسند نظر آیا۔

کیسا شعر، رجز اور حدی خوانی جائز ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔ مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پہ پلٹا کھائیں گے (سورۃ الشعراء)۔

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ کُلِّ لَغْوٍ یَّخُوْضُوْنَ.

آیت ۲۲۴ تا ۲۲۷)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ہر لغویات میں مغز کھپائی کرتے ہیں۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا۔ اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ یَغُوْثَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَةً.

مروان بن حکم کو عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث نے بتایا کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنکو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ کسی شعر میں دانائی بھی ہوتی ہے۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبًا یَقُوْلُ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ اِذْ اَصَابَهٗ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِیَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ،

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ
وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا لَقِیْتِ

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد کے لئے جا رہے تھے کہ ایک پتھر لگا جس سے آپ پھسلے اور پیر کی ایک انگلی سے خون بہنے لگا تو فرمایا۔

خون بر انگل سے ہے جو بہہ رہا
شکر ہے کہ راہِ حق میں ہے بہا

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. اَصْدَقُ کَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ:

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ!
وَکَادَ اُمَیَّةُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُّسْلِمَ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شاعر نے جو سب سے سچی بات کہی وہ لبید کے یہ الفاظ ہیں۔

سوائے حق تعالیٰ کے کوئی بھی ہو وہ فانی ہے۔
اور قریب تھا کہ امیہ بن صلت اسلام قبول کر لیتا۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَسِرْنَا لَیْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْاَکْوَعِ، اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَیْهَاتِکَ؛ قَالَ وَکَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ یَحْدُوْ بِالْقَوْمِ یَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَیْنَا!

یزید بن ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم خیبر کی جانب نکلے اور ایک رات چلتے رہے تو ایک شخص نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں اپنا کلام کیوں نہیں سناتے؟ چونکہ حضرت عامر شاعر تھے لہٰذا سواری سے اتر پڑے اور حدی خوانی کرتے ہوئے کہنے لگے۔

تو ہدایت گر نہ فرماتا مرے پروردگار

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟ قَالُوا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى أَيِّ لَحْمٍ؟ قَالُوا عَلٰى لَحْمِ حُمُرٍ الْإِنْسِيَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْرِقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا فَقَالَ لِي مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، قَالَ مَنْ قَالَهُ، قُلْتُ قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ

کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
بخش دے ہم زندگی بھر کام جو کرتے رہے
دشمنوں کے بالمقابل دے ہمیں صبر و قرار
ہم پہ نازل کر سکینہ اے مرے رب غفور
پہنچتے جب دشمنان دین آئیں نابکار
شور و غل کرتے ہوئے چڑھتے ہیں ہم پر بار بار

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اونٹوں کو کون ہانک رہا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عامر بن اکوع۔ فرمایا کہ اللہ تعالٰے اس پر رحم فرمائے۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا عامر کے لئے تو جنت واجب ہو گئی۔ یا نبی اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ حاصل کرنے دیتے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم خیبر جا پہنچے اور ہم نے ان لوگوں کا محاصرہ کر لیا لیکن ہمیں سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ پھر اللہ تعالٰی نے ہمیں ان پر فتح دی۔ فتح کے روز جب شام ہوئی تو لوگوں نے بڑی آگ سلگائی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آگ کیسی ہے اور کس چیز کے لئے آگ جلائی جا رہی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ گوشت پر۔ فرمایا کہ کس چیز کے گوشت پر؟ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کے گوشت پر۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور انہیں توڑ ڈالو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم انہیں الٹا کر دھو نہ لیں؟ فرمایا، چلو ایسا کر لو۔ جب لوگوں نے صف بندی کی تو حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی۔ انہوں نے ایک یہودی پر ضرب لگانے کے لئے اٹھائی مگر وہ ان کے گھٹنے پر آ لگی اور اسی زخم سے وفات پا گئے۔ جب لوگ واپس ہوئے تو حضرت سلمہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے افسردہ دیکھ کر فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے۔ فرمایا کہ ایسا کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ فلاں فلاں اور حضرت اسید بن حضیر انصاری کہتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کہنے والے غلط کہتے ہیں بلکہ اس کے لئے تو دوہرا ثواب ہے اور اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے

بِهَا مِثْلَهُ.

فرمایا کہ وہ تو جاہد اور مجاہد تھا، عرب میں ایسے جو اکڑ بہت کم ہوئے ہیں۔

۱۰۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ. أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لائے جن کے پاس حضرت ام سلیم بھی تھیں تو آپ نے فرمایا۔ اے انجشہ! تیری خرابی ہو، شیشے والی سواری کو آہستہ چلا۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی اور کہتا تو لوگ اس کا برا مناتے جنانچہ فرمایا کہ تیری شیشے کی سواری۔

باب ۶۴۷ هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کی ہجو گوئی

۱۰۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حسان بن ثابت نے مشرکین کی ہجو کہنے کی اجازت طلب کی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نسب کا کیا کرو گے؟ حضرت حسان عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کے نسب کو یوں نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت حسان کو برا بھلا کہتے ہوئے حضرت عائشہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حسان کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا کرتے تھے۔

۱۰۸۳ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذَلِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ.

ابو سنان کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہارا بھائی گندی باتیں نہیں کہتا، اس سے آپ کی مراد حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنہوں نے کہا ہے ۵

وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا

بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ
یَبِیْتُ یُجَافِیْ جَنْبَهٗ عَنْ فِرَاشِهٖ
اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْکَافِرِیْنَ الْمَضَاجِعُ
تَابَعَهٗ عُقَیْلٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ. وَقَالَ الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ وَّالْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ

مانتے ہیں اُس کو ہم فرمائیں جو عالی جناب
اُن کے پہلو رات کو بستر سے رہتے ہیں الگ
خواب گاہوں میں کہ ہوں کفار جس دم محو خواب
اسی طرح عقیل نے زہری سے روایت کی ہے۔ زبیدی از زہری، سعید، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی۔
ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔

عَنِ الزُّهْرِیِّ وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیَّ یَسْتَشْهِدُ اَبَا هُرَیْرَةَ فَیَقُوْلُ: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ نَشَدْتُکَ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ نَعَمْ.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے سنا کہ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ کو گواہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ اے ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا، ہاں۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ اُهْجُهُمْ اَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِیْلُ مَعَکَ.

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ ہجو کہو یا فرمایا کہ ان کی ہجو کہو اور جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۰۸۲ اور ۱۰۸۴ میں تفصیلاً مذکور ہو چکا ہے۔ ان تینوں حدیثوں کو سامنے رکھیے۔ کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کہتے ہیں، بدگوئی کر کے اپنے دلوں کی آگ بجھاتے ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے قادر الکلام اور باکمال شاعر تھے۔ وہ اپنے شعروں کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں کرتے، تنقیص کرنے والوں کے اعتراضات کا جواب دیتے اور بدگوئیوں کی ہجو کہا کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کا یہ کارنامہ بہت پسند تھا۔ آپ نے ان کی تحسین فرمائی ——— ان کی عزت افزائی کی ——— دعا کی کہ اے اللہ! اس کی روح القدس کے ساتھ مدد فرما ——— مژدہ سنایا کہ تم ہمارے گستاخوں کی ہجو کہو، جبریل تمہارے ساتھ ہیں ——— اللہ اللہ! شان رسالت کا دفاع کرنا کتنا مقدس فعل ہے! ——— حضور کی بدگوئی کرنے والوں کی ہجو کہنا یعنی اُن کی برائیاں ظاہر کرنا بھی ایسا فعل ہے جو اللہ اور رسول کو پسند ہے اور اس میں حضرت جبریل علیہ السلام بھی مددگار بنتے ہیں۔

اسی لیے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا کہ حسان کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ!

حالت کی ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ پہلے زمانوں میں انبیاء و مرسلین کی بدگوئی کفار کیا کرتے تھے لیکن یہ کام ایک مدت سے بعض مسلمان کہلانے

والوں نے ہی سنبھال لیا اور کم از کم انھوں نے کافروں کی یہ مشکل تو آسان کر دی ہے۔ اب ایسے لوگ شانِ رسالت کی یہاں تک تنقیص کرنے لگے ہیں جو غیر مسلم یعنی اسلام کے کھلے دشمن بھی نہیں کر سکتے تھے۔ ستم بالائے ستم تو یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی کوئی فہمائش کرے یا ان کے خلاف زبان کھولی جائے تو الٹا فہمائش کرنے والے کو ملعون کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے اندر ایسے مہربانوں کی حکومتی سطح پر خوب قدر ہوئی ہے۔ نصابی کتب کے ذریعے انھیں بزرگ منوایا جا رہا ہے۔ انھیں مسلمانوں کے رہنما، محسن اور خیر خواہ بتایا جاتا ہے اور یوں دانستہ طور پر نئی نسل کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خدائے ذوالمنن ابنائے زمانہ کو عقلِ سلیم عطا فرمائے، آمین۔

بَابُ ۶۴۸: مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

ناپسندیدہ شاعری

وہ شاعری ناپسندیدہ ہے جو اللہ کی یاد، دینی علوم اور قرآن کریم سے روک دے۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا جو اسے کھائے اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

بَابُ ۶۴۹: قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِينُكَ وَعَقْرَى حَلْقَى

حضور کا دو زبان زد محاورے استعمال کرنا، دائیں ہاتھ خاک آلود اور سر کٹی۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ: ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پردے کی آیت نازل ہو جانے کے بعد ابو القعیس کے بھائی نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں انہیں اجازت نہیں دوں گی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القعیس کی بیوی نے پلایا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اس آدمی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ دودھ مجھے اس کی عورت نے پلایا ہے۔ فرمایا کہ اسے اجازت دیدو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو۔ عروہ کا

يمينك قال نبذ لك كانت عائشة تقول حرموا من الرضاعة ما يحرم من النسب.

۱۰۸۹ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا الحكم عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رضي الله عنها قالت: اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان ينفر فرأى صفية على باب خبائها كئيبة حزينة لانها حاضت فقال: عقرى حلقى لغة قريش انك لحابستنا ثم قال اكنت افضت يوم النحر يعني الطواف قالت نعم قال فانفري اذا.

باب ۶۵۰ ما جاء في زعموا

۱۰۹۰ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابي النضر مولى عمر بن عبيد الله ان ابا مرة مولى ام هانئ بنت ابي طالب اخبره انه سمع ام هانئ بنت ابي طالب تقول: ذهبت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة ابنته تستره فسلمت عليه فقال من هذه فقلت انا ام هانئ بنت ابي طالب، فقال مرحبا بام هانئ فلما فرغ من غسله قام فصلى ثماني ركعات ملتحفا في ثوب واحد. فلما انصرف قلت يا رسول الله زعم ابن امي انه قاتل رجلا قد اجرته فلان ابن هبيرة. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اجرنا من اجرت يا ام هانئ. قالت ام هانئ وذاك ضحى.

باب ۶۵۱ ما جاء في قول الرجل ويلك

۱۰۹۱ - حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا همام عن قتادة عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم. رأى رجلا يسوق بدنة فقال اركبها، قال انها بدنة قال اركبها قال

بیان ہے کہ اسی لئے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رضاعت سے بھی اُن رشتوں کو حرام سمجھو جن کو نسب کے ذریعے حرام سمجھتے ہو۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپسی کا ارادہ فرمایا تو دیکھا کہ حضرت صفیہ اپنے خیمے کے دروازے پر رنجیدہ اس کی تصویر بنی کھڑی تھیں کیونکہ انہیں حیض آگیا تھا۔ آپ نے قریش کے محاورے میں فرمایا کہ سر کٹی کیا تم ہمیں روکنے والی ہو؟ پھر فرمایا کہ کیا تم قربانی کے روز والا واپسی کا طواف کر چکی ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا کہ پھر تو تم بھی چلو۔

لفظ زَعَمُوا کے بارے میں۔

ابو مُرّہ مولیٰ اُم ہانی بنت ابو طالب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو دریافت فرمایا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں ام ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ خوش آمدید ام ہانی۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اس طرح کہ آپ ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! والدہ کی جانب سے میرا بھائی کہتا ہے کہ تم نے فلاں بن ہبیرہ کو جو پناہ دی ہے میں اس آدمی کو قتل کرنے والا ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

لفظ وَیْلَکَ کہنے کے متعلق۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا کہ یہ سواری کا

اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ.

اونٹ ہے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ تم پر افسوس۔

۱۰۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ: ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لئے جا رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا کہ تم پر افسوس اس پر سوار ہو جاؤ۔

۱۰۹۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ يَحْدُو، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

ثابت بنانی اور ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ انجشہ نامی ایک کالا غلام تھا جو حدی خوانی کر رہا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے انجشہ! تیری خرابی ہو شیشوں کو آہستہ چلا۔

۱۰۹۴ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا اُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ.

عبد الرحمٰن بن ابو بکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو، تم نے تو اپنے بھائی کی گردن اڑا دی۔ یہ تین بار فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کو تعریف کرنی ہی پڑ جائے تو کہے کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور اگرچہ جانتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے بالمقابل کسی کو پاکباز نہ بنائے۔

۱۰۹۵ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قَسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعْدِلْ. قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَلْاَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لَا اِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ

ابو سلمہ اور ضحاک کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے ہیں تو ذوالخویصرہ نامی شخص نے کہا جو بنی تمیم سے تھا کہ یا رسول اللہ! انصاف کیجیے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اس کے ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں

وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اپنے روزوں کو۔ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہونگے جیسے کمان سے تیر۔ پھر اُس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آئے، وہ لید اور خون کو پھوڑ کر نکل گیا۔ وہ لوگوں کے تفرقہ بازی کے وقت نکلتے ہیں۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا انڈے کی طرح ہوگا جو ہلتا ہوگا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب ان لوگوں سے قتال کیا گیا تو اس کی مقتولین میں تلاش کی گئی تو اس نشانی کا آدمی مل گیا جو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی تھی۔

ف: یہ مضمون الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۲۲۸۲ اور ۲۴۰۷ میں بھی موجود ہے۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے بنی تمیم کے ذوالخویصرہ کا نام حرقوص بن زہیر تھا۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی کیونکہ یہ حق صرف آپ ہی کو حاصل تھا ورنہ صحابہ کرام اسے قتل کرنا چاہتے تھے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی نمائندگی کرتے ہوئے گذارش کی تھی کیونکہ شریعتِ اسلامیہ کی رو سے گستاخِ رسول واجب القتل ہوتا ہے۔
—— گستاخانِ رسول کا یہ گروہ قیامت تک چلتا رہے گا اور اصلی مسلمانوں کی نسبت یہ لوگ زیادہ عبادت گذار ہوں گے لیکن اس کے باوجود رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دین سے خارج بتایا ہے اور حدیث ۱۸۲۱ میں حکم دیا ہے کہ تم انھیں جہاں پاؤ قتل کر دینا کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز اجر ملے گا —— حدیث ۲۲۸۲ میں فرمایا کہ اگر میں انھیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کر دوں —— یہ اسی لیے ہے کہ گستاخِ رسول کا اسلام سے کوئی واسطہ ہی نہیں رہ جاتا اور شرعاً ایسا شخص واجب القتل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ، قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا فرمایا کہ تیری خرابی ہو کیا ہوا؟ عرض کی کہ میں رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر دو۔ عرض کی کہ مجھے یہ میسر نہیں۔ فرمایا تو متواتر دو مہینے کے روزے رکھ لو۔ عرض کی کہ اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی کہ مجھے تو اس کی توفیق بھی نہیں۔ پس آپ کی خدمت میں کھجوروں کا

مِسْكِينًا . قَالَ مَا أَجِدُ وَإِنِّي بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ . فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ . قَالَ خُذْهُ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ

ایک ٹوکرا آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے لیکر خیرات کرآؤ۔ عرض کی یا رسول اللہ! کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ، کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے زیادہ حاجت مند اور کوئی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہانتک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ فرمایا کہ تم لے لو۔ اسی طرح یونس، زہری، عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے ویلک کا لفظ بھی روایت کیا ہے

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا .

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے ہجرت کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔ ہجرت بڑا کٹھن کام ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ عرض کی، ہاں فرمایا کہ کیا تم اُسے صدقہ کرنے کے لئے تیار ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو دریا کے اُس طرف کام کرتے رہو، اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ . قَالَ شُعْبَةُ شَكٌّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ . وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ .

واقد بن محمد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری خرابی یا تم پر افسوس۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہیں (واقد کو) شک واقع ہوا۔ میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کی گردن نہ اڑانے لگنا۔ نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ تم پر افسوس ہے۔ عمر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ تمہاری خرابی ہو یا تم پر افسوس ہے۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر لی ہے؟ عرض کی کہ میں نے تیاری تو نہیں کی لیکن اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں

أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ، فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ: إِنْ أُخِّرَ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ. وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۶۵۲ عَلَامَةِ حُبِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ: إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ.

۱۱۰۰ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

۱۱۰۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

۱۱۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

فرمایا کہ تم تو اس کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔ پس ہم عرض گزار ہوئے، کیا ہمارا معاملہ بھی یہی ہے؟ فرمایا، ہاں۔ اس روز ہمیں بہت ہی خوشی ہوئی۔ پھر مغیرہ کا غلام گزرا جو میرا ہم عمر تھا، تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔ شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی لیکن شعبہ نے اختصار کے ساتھ۔

خدا سے محبت رکھنے کی نشانی۔

ارشاد ربانی ہے۔ اگر تم اللہ کو دوست ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا (سورۂ آل عمران، آیت ۳۱)۔

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھے لیکن اسے نہ پائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح سلیمان بن قرم، ابو عوانہ، اعمش، ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے ملا نہیں۔ فرمایا کہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح ابو معاویہ نے محمد بن عبید سے روایت کی ہے۔

سالم بن ابو الجعد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

انس بن مالك أن رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم متى الساعة يا رسول الله؟ قال: ما أعددت لها؟ قال ما أعددت لها من كثير صلاة ولا صوم ولا صدقة ولكني أحب الله ورسوله، قال: أنت مع من أحببت.

وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کی کہ میں نے نماز، روزہ اور صدقہ کی کثرت کی ذریعے تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔

باب ۶۵۳ قول الرجل للرجل اخسأ

کسی سے کہنا کہ دور ہو جا۔

۱۱۰۴ حدثنا أبو الوليد حدثنا سلم بن زرير سمعت أبا رجاء سمعت ابن عباس رضي الله عنهما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابن صائد: قد خبأت لك خبيئا فما هو؟ قال الدخ قال: اخسأ.

ابو رجار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد (ابن صیاد) سے فرمایا کہ میں نے تیرے لئے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے، بتا وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ الدخ۔ فرمایا کہ دور ہو جا۔

۱۱۰۵ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر أخبره أن عمر بن الخطاب انطلق مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط من أصحابه قبل ابن صياد حتى وجده يلعب مع الغلمان في أطم بني مغالة وقد قارب ابن صياد يومئذ الحلم فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال: أتشهد أني رسول الله؟ فنظر إليه فقال أشهد أنك رسول الأميين ثم قال ابن صياد: أتشهد أني رسول الله؟ فرضه النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال آمنت بالله ورسله، ثم قال لابن صياد: ما ذا ترى؟ قال يأتيني صادق وكاذب. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلط عليك الأمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إني خبأت لك خبيئا قال هو الدخ قال اخسأ فلن تعدو قدرك. قال عمر يا رسول الله أتأذن لي فيه أضرب عنقه، قال رسول الله صلى الله عليه

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا حضرت عمر بن خطاب ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کی معیت میں ابن صیاد کی طرف گئے، یہاں تک کہ اسے پالیا جبکہ وہ بنی مغالہ کے محلے میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور ابن صیاد ان دنوں قریب البلوغ تھا۔ اسے کوئی علم نہ ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ اس نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دھکا دیا، پھر فرمایا کہ میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے ابن صیاد سے فرمایا۔ تو کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میرے پاس سچے اور جھوٹے آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا کام مخلوط ہو کر رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے بتانے کے لئے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں۔ اس نے کہا کہ وہ الدخ ہے۔ فرمایا کہ دور ہو۔ تو اپنے مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت

فُلَانٍ.

عہد شکنی ہے۔

بَاب ۶۵۶ لَا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِي

کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا۔

۱۱۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا جی خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا جی خراب ہو گیا ہے۔

۱۱۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي تَابَعَهُ عُقَيْلٌ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا دل خراب ہو گیا ہے اسی طرح عقیل نے روایت کی ہے۔

بَاب ۶۵۷ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

زمانے کو برا نہ کہو۔

۱۱۱۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ: يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آدم کی اولاد زمانے کو گالیاں دیتی ہے جبکہ زمانہ میں ہوں، رات اور دن میرے قبضے میں ہیں۔

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ.

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگور کو کرم اور زمانے کو خراب مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ہی زمانہ ہے۔

بَاب ۶۵۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. وَقَدْ قَالَ إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ: إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ، كَقَوْلِهِ: لَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ: إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا

مفلس وہ جو قیامت کے روز مفلس رہا۔

حضور نے فرمایا کہ کرم مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز مفلس ہو گا جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ بادشاہی صرف خدا کی ہے اور اس کی تعریف انتہائی بادشاہی سے کی جاتی ہے۔ پھر بادشاہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تہ و بالا کر دیتے ہیں۔

۱۱۱۳ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُوْنَ الْکَرْمُ اِنَّمَا الْکَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ کرم کا لفظ (انگور کے لئے) استعمال کرتے ہیں حالانکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔

بَابٌ ۶۵۹ قَوْلِ الرَّجُلِ فَدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فِیْهِ الزُّبَیْرُ.

کسی سے کہنا کہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان۔

اس بارے میں حضرت زبیر سے منقول ہے۔

۱۱۱۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ حَدَّثَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُفَدِّیْ اَحَدًا غَیْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِرْمِ فَدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اَظُنُّهٗ یَوْمَ اُحُدٍ.

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فدا ہونے کا لفظ حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کسی کے لئے نہیں سنا۔ فرماتے ہیں میرے ماں باپ تم پر قربان تیر اندازی کرو۔ میرے خیال میں یہ غزوۂ احد کی بات ہے

بَابٌ ۶۶۰ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فِدَاكَ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَیْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا

کسی سے کہنا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔

حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم اپنے باپوں اور ماؤں کو آپ پر قربان کریں۔

۱۱۱۵ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَفِیَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰی رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا کَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ وَاَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ اَحْسِبُ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِیْرِهٖ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فِدَاكَ هَلْ اَصَابَكَ مِنْ شَیْءٍ قَالَ لَا وَلٰکِنْ عَلَیْكَ بِالْمَرْاَةِ فَاَلْقٰی اَبُوْ طَلْحَةَ ثَوْبَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَاَلْقٰی ثَوْبَهٗ عَلَیْهَا فَقَامَتِ الْمَرْاَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلٰی رَاحِلَتِهِمَا فَرَکِبَا فَسَارُوْا حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِظَهْرِ الْمَدِیْنَةِ اَوْ قَالَ اَشْرَفُوْا عَلَی الْمَدِیْنَةِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آرہے تھے اور حضرت صفیہ حضور کے پیچھے سواری پر بیٹھی تھیں۔ راستہ چلتے ہوئے ایک جگہ اونٹنی کا پیر پھسل گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجۂ مطہرہ دونوں گر پڑے حضرت ابوطلحہ میرے خیال میں اپنے اونٹ کے اوپر سے کود پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے۔ یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی، فرمایا کہ نہیں لیکن عورت کو سنبھالو۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ نے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور ام المومنین کی طرف بڑھے۔ پھر ان کے اوپر ان کا کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں۔ پھر ان کے کجاوے کو درست کر دیا تو دونوں سوار ہو گئے۔ چنانچہ روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے قریب جا پہنچے یا یوں فرمایا کہ مدینہ منورہ نظر آنے لگا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یوں گویا ہوئے۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اور اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں،

لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

باب ٦٦١ أَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

١١١٦ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نُكَنِّيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ. فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ.

باب ٦٦٢ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١١١٧ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.

١١١٨ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.

١١١٩ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ.

باب ٦٦٣ اسْمِ الْحَزْنِ

١١٢٠ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

آپ برابر یہی کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا نام۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم میں سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ پس ہم نے کہا کہ ہم آپ کو ابو القاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور ایسا کرنا اچھا نہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمٰن رکھ لو۔

حضور نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

اس بارے میں حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کو اس کنیت سے نہیں پکاریں گے، جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

ابن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ ابو القاسم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔

ابو المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہم میں سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم ابو القاسم کے ساتھ آپ کو نہیں پکاریں گے اور نہ اس کے ساتھ آپ کی آنکھ ٹھنڈی کریں گے۔ پس اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمٰن رکھ لو۔

حزن نام رکھنا۔

ابن المسیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ حزن۔ فرمایا کہ تم سہل ہو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ. قَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ.

١١٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمَحْمُودٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ. عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بِهٰذَا.

بَابُ ٦٦٤ تَحْوِيلِ الْاِسْمِ اِلٰى اِسْمٍ اَحْسَنَ مِنْهُ.

١١٢٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ، فَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

١١٢٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ.

١١٢٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ

کہنے لگے کہ میں اپنے اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اُس کے بعد حزن وملال ہمارے خاندان کی قسمت ہو کر رہ گیا ہے۔

علی بن عبداللہ اور محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن المسیب نے اپنے والدِ ماجد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے حدیث مذکورہ کی روایت کی ہے۔

نام بدل کر اُس سے اچھا نام رکھنا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منذر بن ابو اسید جب پیدا ہوا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اسے اپنی ران پر بیٹھا لیا اور ابو اسید بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی کسی چیز میں مشغول ہو گئے۔ پھر ابو اسید نے اپنے لڑکے کو لے جانے کا حکم دیا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے اٹھا لیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِدھر متوجہ ہوئے تو فرمایا کہ لڑکا کہاں ہے؟ چنانچہ ابو اسید عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اُسے بھجوا دیا ہے۔ فرمایا کہ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ فرمایا بلکہ اس کا نام تو منذر ہے۔ پس اس روز سے اس کا نام منذر ہو گیا۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زینب کا نام بَرّہ تھا تو ان سے کہا گیا کہ تم اپنی پاکیزگی ظاہر کرتی ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ کا بیان ہے کہ میں ابن المسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے اپنے دادا حزن کے بارے میں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ کہا کہ میرا نام حزن ہے۔ فرمایا بلکہ تم سہل ہو۔ کہا کہ میں

اِسْمِیْ حَزْنٌ. قَالَ بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا اَنَا بِمُغَیِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِیْهِ اَبِیْ. قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ فَمَا زَالَتْ فِیْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ.

اس نام کو تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد حزن و ملال نے ہمارے گھر ڈیرہ ڈال لیا ہے

بَاب ۶۶۵ مَنْ سَمّٰی بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِیَآءِ وَقَالَ اَنَسٌ قَبَّلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِیْمَ یَعْنِیْ اِبْنَهٗ.

جو انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھے

نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو بوسہ دیا۔

۱۱۲۵ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَاَیْتَ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ مَاتَ صَغِیْرًا وَلَوْ قُضِیَ اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیٌّ عَاشَ اِبْنُهٗ وَلٰکِنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ.

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا ہے، فرمایا کہ وہ چھوٹی عمر ہی میں وفات پا گئے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ف: یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلحاظ زمانہ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تینوں صاحبزادے قاسم، عبداللہ اور ابراہیم بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ محبوب پروردگار کے صاحبزادے اگر لمبی عمر پاتے اور شرف نبوت سے سرفراز نہ فرمائے جاتے تو یہ اُن کے لیے باعث عار ہوتا اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خدا نے کسی کو نبی بنانا ہی نہیں تھا، لہٰذا آپ کے صاحبزادوں کو قسّام ازل نے لمبی عمر ہی عطا نہیں فرمائی کہ نبوت دینے یا نہ دینے کا معاملہ درپیش ہو۔ اسی لیے انھیں بچپن ہی میں اپنے پاس بلا لیا تھا۔

سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قصر نبوت کی آخری اینٹ اور بلحاظ زمانہ آخری نبی ہیں۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو ختمیت کے بارے میں اللہ اور رسول نے بتایا اور اُمتِ محمدیہ اسی پر تیرہ (۱۳) صدیوں تک بغیر کسی اختلاف کے قائم رہی لیکن تیرھویں صدی کے آخر یعنی ۱۲۹۰ھ میں ہمارے اسی ملک یعنی متحدہ ہندوستان کے اندر دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی (المتوفی ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء) نے اس مسلمہ عقیدے کے خلاف تحذیر الناس کتاب لکھ کر نبوت کا دعویٰ کرنے کے لیے راستہ بنایا۔ اُس کتاب کی تین سراسر غیر اسلامی عبارتیں ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

۲۔ غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

۳۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

ختم نبوت کے بارے میں نانوتوی صاحب کے یہ وہ نظریات ہیں جو امتِ محمدیہ نے تیرہ (۱۳) صدیاں گزر جانے پر پہلی دفعہ سنے۔ مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ تھا اور آج بھی ہے کہ سید نا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلحاظ زمانہ تمام

انبیاء و مرسلین سے آخری ہیں۔ نہ آپ کے زمانہ میں کوئی دوسرا نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا ۔۔۔ نانوتوی صاحب نے اس کے برخلاف بتایا کہ حضور کو زمانے کے لحاظ سے آخری نبی ماننے والے ایسے عوام ہیں جنھیں فہم و فراست حاصل نہیں جبکہ اہل فہم کے نزدیک پچھلے یا پہلے نبی ہونے میں بالذات کوئی فضیلت نہیں ہے۔ دوسری اور تیسری عبارت میں انھوں نے بتادیا کہ حضور کے زمانے میں کسی نبی کا ہونا یا حضور کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا عقیدۂ خاتمیت کے خلاف نہیں بلکہ ایسا ہو جانے پر بھی حضور کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

خاتمیت کے بارے میں یہ نظریات سراسر غیر اسلامی اور کفریہ ہیں۔ مرزائے قادیان بھی اسی چور دروازے سے قصر نبوت میں داخل ہوگیا اور تنبّی دجالوں میں شامل ہونے کا وبال سمیٹ لیا۔ اگر نانوتوی صاحب سے ہٹ کر بات کی جائے تو دیوبندی حضرات خاتمیت کے بارے میں وہی کچھ کہتے ہیں جو اہل حق کا ہمیشہ سے عقیدہ رہا ہے مثلاً ان حضرات کے مفتئ اعظم پاکستان، مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی) نے لکھا ہے :-

ان اللغة العربية حاكمة بان معنى خاتم النبيين فى الاٰية هو اٰخر النبيين لا غير (ہدایۃ المهديين)

بے شک عربی لغت اس کا حکم کرتی ہے کہ آیت کے لفظ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے نہ کہ کچھ اور

آگے چل کر اس عقیدے پر تفسیر روح المعانی کے حوالے سے یوں اجماع امت بتاتے ہیں :-

اجمعت عليه الامة فيكفر مدعى خلافه و يقتل ان اصر۔ (ایضاً)

امت کا اس معنی پر اجماع ہے اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اصرار کرے تو قتل کیا جائے۔

ایک طرف دیوبندی حضرات اپنے نانوتوی صاحب کے خاتمیت کے بارے میں قطعی کفریہ نظریات کو اسلامی کہتے ہیں اور دوسری جانب منظم ہو کر عقیدۂ خاتمیت کی خاطر اہل حق سے بھی بڑھ کر کام کر رہے ہیں۔ مرزائے قادیان کے لیے راستہ نانوتوی صاحب نے بنایا اور ان کی معنوی ذریت ہی سب سے زیادہ اُن سے برسر پیکار ہے۔ دیوبندی حضرات کا اس بارے میں کفر اور اسلام دونوں سے محبت رکھنے کا مظاہرہ کرنا اہل نظر کے لیے تعجب خیز ہے۔

خاتمیت کے بارے میں مودودی صاحب کا نظریہ بھی بالکل اہل حق کے مطابق ہے اور انھوں نے اپنی متعدد تصانیف میں اس عقیدے کو جابجا اور کھل کر بیان کیا ہے۔ اس عقیدے پر اکابر امت کا اجماع دکھانے کی غرض سے انھوں نے بتیس حضرات کی شہادتیں پیش کرنے کے بعد لکھا ہے :- " یہ ہندوستان سے لے کر مراکش اور اندلس تک اور ترکی سے لے کر یمن تک ہر مسلمان ملک کے اکابر علماء و فقہا اور محدثین و مفسرین کی تصریحات ہیں۔ ہم نے ان کے ناموں کے ساتھ ان کے سنین ولادت و وفات بھی دے دیے ہیں جن سے ہر شخص بیک نظر معلوم کر سکتا ہے کہ پہلی صدی سے تیرھویں صدی تک تاریخ اسلام کی ہر صدی کے اکابر ان میں شامل ہیں۔ . . .
. . . ان تحریروں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ پہلی صدی سے آج تک پوری دنیائے اسلام متفقہ طور پر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہی سمجھتی رہی ہے۔ حضور کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعوے کو مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے وہ قرآن کی عبارت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ جس کی تصریح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمادی ہے۔ جس پر صحابۂ کرام کا اجماع ہے اور جسے صحابۂ کرام

کے زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف مانتے رہے ہیں ، اس کے خلاف کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نئے دعویٰ کے لیے نبوت کا دروازہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے اور ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جا سکتا ہے ؟" (ختم نبوت، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء، ص ۳۱ - ۳۲)

مودودی صاحب مذکورہ وضاحت کے آخر میں جو سوال کر رہے ہیں کاش ! وہ سوال کا رخ متعین کر لیتے ۔ مرزائیوں اور مرزا غلام احمد قادیانی سے ۲۹ سال پہلے شجر خاتمیت پر کلہاڑی چلانے والے مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب کے عقیدت مندوں سے سوال کرتے کہ موصوف نے خاتمیت کا اجماعی معنیٰ سب سے پہلے کیوں بدلا تھا ؟ ——— یہ جرأت مودودی صاحب کو زندگی بھر نہ ہوئی کہ وہاں بھی وہی دیوبندی حضرات والی دورنگی تھی ۔ مرزائے قادیان نے خاتمیت کے مفہوم کو بدلا تو اس دجال کو واقعی ملزم قرار دیتے اور مرزائیت کی تردید میں سرگرمی بھی دکھاتے تھے لیکن مرزائے قادیان کو راستہ دکھانے والے اور سب سے پہلے خاتمیت کے اجماعی عقیدے پر تیشہ زنی کرنے والے نانوتوی صاحب کے نام سے پہلے وہ بڑی عقیدت سے حضرت مولانا کا سابقہ لگاتے اور آخر میں رحمۃ اللہ علیہ کا لاحقہ آویزاں کرتے ۔ افسوس !

حضرت ناصح گر آئیں دیدہ و دل فرش راہ
کوئی لیکن یہ تو سمجھا دے کہ سمجھائیں گے کیا

۱۱۲۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اس کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی موجود ہے ۔

۱۱۲۷ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سالم بن عبد الجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو ، کیونکہ میں قاسم ہوں کہ تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں ۔ اس کو حضرت انس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ۔

۱۱۲۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا اَبُو حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَاٰنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِي فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے ۔

۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وُلْدِ أَبِي مُوسَى.

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو میں اُسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا، کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی اور اس کے لئے دعائے برکت کی اور پھر وہ میرے سپرد کر دیا اور یہ حضرت ابو موسیٰ کا سب سے بڑا صاحبزادہ تھا۔

۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ. رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو سورج کو گرہن لگا۔ حضرت ابو بکرہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

باب ۶۶۶ تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ

ولید بن ولید کا نام۔

۱۱۳۱ - أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ.

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو دعا کی۔ اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابو ربیعہ اور مکہ مکرمہ کے کمزوروں کو نجات عطا فرما۔ قبیلہ مضر کی سخت پکڑ فرما اور ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال مسلط کر دے۔

باب ۶۶۷ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنِ اسْمِهِ حَرْفًا. وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هِرٍّ.

اپنے کا نام گھٹا کر لینا۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے بلی کے باپ۔

۱۱۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَ هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا نَرَى.

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عائش! یہ جبرئیل ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اُن پر سلام اور اللہ کی رحمت۔ انہوں نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم سوار تھیں اور نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا غلام انجشہ سواریوں کو چلا رہا تھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انجش! ابھی شیشوں والی سواری کو آہستہ چلا۔

باب ۶۶۸ اَلْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ۔

پیدائش سے پہلے بچے کی کنیت رکھنا۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فَطِيمٌ وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے اچھے اخلاق والے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہا جاتا تھا اور میرے خیال میں اس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا چنانچہ جب ہمارے پاس آپ تشریف لاتے تو فرماتے۔ اے ابو عمیر! نغیر کا کیا بنا یا؟ نغر کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا۔ کبھی نماز کا وقت ہو جاتا اور آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو جس فرش پر آپ تشریف فرما ہوتے اسے بھاڑنے اور صاف کرنے کا حکم فرماتے، پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے، چنانچہ آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے۔

باب ۶۶۹ اَلتَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى۔

دوسری کنیت کی موجودگی میں ابو تراب کنیت رکھنا۔

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی کو اپنے ناموں میں ابو تراب سب سے زیادہ پسند تھا جب انہیں اس کے ساتھ پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے اور ان کا ابو تراب نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا تھا کہ ایک روز حضرت فاطمہ سے ناراض ہو کر باہر نکل آئے اور مسجد میں دیوار کے ساتھ لیٹ گئے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے آئے تو راوی کا بیان ہے کہ وہ اسی طرح دیوار کے ساتھ لیٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان کی پیٹھ مٹی سے بھری ہوئی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے کہ اے ابو تراب! اٹھ بیٹھو۔

باب ۶۷۰ أَبْغَضُ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ

جو نام اللہ کو سب سے ناپسند ہے۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهَانْ شَاهْ۔

بَابُ ۱۷۱ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأُسَامَةُ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ. فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولٍ: أَيُّهَا الْمَرْءُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرا نام اس کا ہوگا جس نے اپنا نام سارے جہاں کا مالک رکھا ہوگا۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرا نام۔ سفیان نے کئی مرتبہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب ناموں سے بُرا نام وہ ہوگا جس نے اپنا نام ساری دنیا کا مالک رکھا ہوگا۔ سفیان کا بیان ہے کہ دوسرے حضرات اس کی تفسیر میں بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہیں۔

مشرک کی کنیت رکھنا۔

حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر ابن ابو طالب چاہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر پڑی تھی اور بنی حارث بن خزرج کی طرف حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے نکلے اور حضرت اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غزوۂ بدر سے پہلے کی بات ہے۔ آپ چل دیئے یہانتک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور یہ عبداللہ بن ابی کے مسلمان ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ مجلس مخلوط تھی جس میں مسلمان، مشرک بت پرست اور یہودی سب موجود تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب مجلس پر سواری کی گرد پڑی تو ابن ابی نے اپنی ناک چادر سے ڈھانپ لی اور کہا کہ ہمارے اوپر گرد نہ اُڑاؤ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہو گئے۔ پھر نیچے اتر کر اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور اُنہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا جناب والا! آپ کا یہ طرزِ عمل مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو اور جو آپ کے پاس جائے اُسے یہ قصے سنا دیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا۔ یا رسول اللہ!

لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى أَنْ يُتَوِّجُوهُ وَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ

ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْآيَةَ وَقَالَ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ حَتّٰى أُذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ مَعَهُمْ أُسَارٰى مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ

کیوں نہیں، آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پس مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہونے لگی اور قریب تھا کہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جاتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں برابر چپ کراتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر سوار ہو کر چل دیئے یہاں تک کہ حضرت سعد بن عبادہ کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے سعد! کیا تم نے ابوحباب کی بات سُنی؟ عبد اللہ بن ابی نے ایسا ایسا کہا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میرے والد صاحب آپ پر فدا ہوں، آپ اسے معاف فرما دیں اور اس سے درگزر کریں کیونکہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس شہر کے لوگوں نے طے کر لیا تھا کہ اُسے تاج پہنائیں گے اور اسے اپنا سربراہ بنائیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اُس حق کے ذریعے اسے رد کر دیا جو آپ کو عطا فرمایا گیا ہے تو بھنّا کر وہ ایسا کرتا ہے جو آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو

معاف فرما دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مشرکوں اور اہلِ کتاب کو معاف کر دیا کرتے اور اُن کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور ضرور تم اگلے کتاب والوں سے سُنو گے۔ (سورۃ آل عمران، آیت ۱۸۶) نیز فرمایا۔ بہت سے اہلِ کتاب نے چاہا (سورۃ البقرہ، آیت ۱۰۹) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر عفو سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم فرمایا ہے یہاں تک کہ ان سے نمٹنے کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ جب آپ نے غزوۂ بدر کیا تو اللہ تعالیٰ نے کفار کے سرگروہوں اور قریش کے سرداروں کو چن چن کر قتل کروا دیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب منصور و مظفر ہو کر مالِ غنیمت کے ساتھ لوٹے نیز کفار کے سرگروہوں اور قریش کے سرداروں کو قیدی بنا کر لائے۔ اس وقت ابن ابی سلول اور اس کے ساتھی مشرکوں بت پرستوں نے کہا کہ اب اسلام غالب آگیا ہے لہٰذا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الْاَوْثَانِ: هٰذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمُوْا.

کے دستِ حق پرست پر (دکھاوے کو) اسلام کی بیعت کرلی اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا۔

۱۱۳۹ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَفَعْتَ اَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَاِنَّهُ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ، قَالَ نَعَمْ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، لَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

عبداللہ بن حارث بن نوفل کا بیان ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا آپ نے ابو طالب کو کوئی نفع پہنچایا؟ فرمایا، ہاں وہ اب کم گہری آگ میں ہیں اور اگر میں درمیان میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نچلے طبقے میں ہوتے۔

بَابٌ ۶۷۲ الْمَعَارِيْضُ مَنْدُوْحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ

صراحت سے بات نہ کرنا جھوٹ میں داخل نہیں۔

وَقَالَ اِسْحٰقُ سَمِعْتُ اَنَسًا مَاتَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ، قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هَدَأَ نَفَسُهُ وَاَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ اَنَّهَا صَادِقَةٌ.

ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو حضرت ابو طلحہ کا لڑکا فوت ہو گیا انہوں نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم نے جواب دیا۔ اب اس کی جان آرام میں ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام کر رہا ہوگا۔ انہوں نے گمان کیا کہ یہ سچ کہہ رہی ہیں۔

۱۱۴۰ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَحَدَا الْحَادِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفُقْ يَا اَنْجَشَةُ وَيْحَكَ بِالْقَوَارِيْرِ.

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ہانکنے والا اونٹوں کو تیزی سے چلا رہا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انجشہ! شیشوں کو آہستہ لے کر چل۔

۱۱۴۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَاَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَكَانَ غُلَامٌ يَحْدُوْ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ يَعْنِي النِّسَاءَ.

ثابت اور ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور انجشہ نامی ایک غلام حدی خوانی کر رہا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انجشہ! ان شیشوں کو آہستہ لے کر چل۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ عورتوں کو۔

۱۱۴۲ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ ہانکنے والے کا نام انجشہ تھا اور اس کی

لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ. قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ.

۱۱۴۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

بَابُ ۶۲۳ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ.

۱۱۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ.

بَابُ ۶۲۴ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ. وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ.

۱۱۴۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

آواز بہت اچھی تھی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اے انجشہ! آہستہ چلا شیشوں کو توڑ نہ دینا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نازک خواتین کو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اس میں کوئی خرابی نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے دریا کی طرح رواں پایا۔

یہ کہنا کہ یہ کوئی چیز نہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔

یحییٰ بن عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ وہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بعض اوقات وہ ایسی بات بتاتے ہیں جو درست ثابت ہو جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درست بات جنات کی طرف سے ہوتی ہے جسے وہ کاہن کے کان میں ڈالتے ہیں۔ جیسے ایک مرغ دوسرے مرغ کے کان میں آواز پہنچا دیتا ہے اور پھر کاہن اُس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا لیا کرتا ہے۔

آسمان کی جانب دیکھنا۔

ارشادِ ربانی ہے۔ کیا اونٹ کو نہیں دیکھا کہ کیسا بنایا گیا اور آسمان کو کہ کیسا بلند کیا گیا (سورۃ الغاشیہ، آیت ۱۷، ۱۸)۔ ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھر مجھ پر وحی کا آنا کچھ دنوں کے لئے بند ہو گیا تو ایک

اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّی الْوَحْیُ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَآءَنِیْ بِحِرَآءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِیٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

رو زمین جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

۱۱۴۶ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شَرِيْكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِیْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَرَاَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔

کریب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تھے۔ جب آخری تہائی رات باقی رہ گئی یا اس کا کچھ حصہ تو آپ اُٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ آیت پڑھی۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے (سورۂ آل عمران، آیت ۱۹۰)۔

باب ۶۷۵ نَكْتِ الْعُوْدِ فِی الْمَآءِ وَالطِّيْنِ

پانی اور مٹی میں لکڑی مارنا۔

۱۱۴۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَآئِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ وَفِیْ يَدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدٌ يَضْرِبُ بِهٖ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ فَجَآءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰی تُصِيْبُهٗ اَوْ تَكُوْنُ فَذَهَبْتُ فَاِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ قَالَ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک باغ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ یہ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ تھا۔ نبی کریم کے دستِ مبارک میں ایک لکڑی تھی جسے پانی اور مٹی میں مارتے تھے۔ ایک شخص آیا اور دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھولدو اور اسے جنت کی بشارت دے دو۔ میں گیا تو وہ حضرت ابوبکر تھے۔ میں نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دیدو۔ دیکھا تو وہ حضرت عمر تھے۔ پس میں نے انکے لئے دروازہ کھول دیا اور جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کی اجازت مانگی۔ لیکن آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی اُٹھ بیٹھے اور فرمایا۔ دروازہ کھولدو، اور اسے جنت کی بشارت دو لیکن اُس مصیبت کے ساتھ جو اسے پہنچے گی یا اسکے لئے ہوگی۔ میں گیا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ پس میں نے اُن کے لئے دروازہ کھول دیا اور اُنہیں جنت کی بشارت دے کر وہ بات بتائی جو حضور نے فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے۔

باب ۶۷۶ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّیْءَ بِيَدِهٖ فِی الْاَرْضِ۔

اپنے ہاتھ سے کسی چیز کے ساتھ زمین کریدنا۔

١١٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ: لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالُوْا أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى الْآيَةَ.

ابو عبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک جنازے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ ایک لکڑی کے ساتھ زمین کریدنے لگے، پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں مقرر ہو چکا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں؟ فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ پھر جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔

باب ٦٧٧ التَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

تعجب کے وقت تکبیر و تسبیح کہنا۔

١١٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيْدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتّٰى يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ لَا قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ.

ہند بنت حارث کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے کہا، سبحان اللہ کتنے خزانے اور کتنے فتنے نازل فرمائے گئے ہیں۔ ہے کوئی جو حجروں والی عورتوں کو جگا دے، اس سے آپ کی مراد اپنی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں، بہت سی کپڑے پہننے والی عورتیں قیامت میں ننگی ہونگی۔ حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا۔ اللہ اکبر۔

١١٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔ حضرت علی بن حسین کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہما زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی زیارت . . . . کے لئے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے۔ پس وہ عشا کے وقت گھڑی بھر آپ سے باتیں کرتی رہیں پھر جانے کے لئے کھڑی ہو گئیں تو پہنچانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب

تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا.

بَابُ ۶۷۸ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

۱۱۵۱ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ.

بَابُ ۶۷۹ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ

۱۱۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ.

بَابُ ۶۸۰ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ

۱۱۵۳ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ ابْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ

مسجد کے دروازے پر پہنچے جس کے نزدیک حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ تھی تو پاس سے دو انصاری گزرے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ پھر وہ دونوں چلے گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں سے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو۔ یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ اور ان دونوں کو یہ بات عجیب نظر آئی فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے تو مجھے ڈر ہوا کہ تمہارے دلوں میں کوئی وسوسہ نہ ڈال دے۔

کنکری پھینکنے کی ممانعت۔

عقبہ بن صہبان ازدی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد ہوا کہ اس کے ساتھ نہ شکار مارا جاتا ہے اور نہ دشمن کو زک پہنچتی ہے بلکہ یہ تو آنکھ پھوڑتی یا دانت توڑتی ہے۔

چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔

سلیمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں نے چھینکا تو ایک کے جواب میں آپ نے یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کے جواب میں نہ کہا جب آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا۔

چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اُس کا جواب۔

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے اور سات کاموں سے منع کیا ہے۔ ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کا جواب دینے، دعوت قبول کرنے، سلام کا

وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ. وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ.

بَابٌ ٦٨١ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ

١١٥٤ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

بَابٌ ٦٨٢ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ.

١١٥٥ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

بَابٌ ٦٨٣ لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ.

١١٥٦ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتَّ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي

جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے اور سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا، نیز ریشم دیباج سندس اور میاثر کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

چھینک کے وقت کیا پسندیدہ ہے اور جمائی کے وقت کیا ناپسندیدہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بیشک اللہ تعالےٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ پس جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمدللہ کہے اور ہر مسلمان پر حق ہے کہ جو اسے سنے تو یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے لہذا جہاں تک ہوسکے اسے روکنا چاہیئے اور جمائی لینے والا جب ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

جب کوئی چھینکے تو اسے کیا جواب دیا جائے۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیئے کہ الحمدللہ کہے اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیئے کہ یرحمک اللہ کہے اور جب یرحمک اللہ کہے تو یہدیکم اللہ و یصلح بالکم بھی کہنا چاہیئے۔

اگر چھینکنے والا الحمدللہ نہ کہے تو جواب نہ دیا جائے۔

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہا اور اس کے جواب میں نہ کہا۔ فرمایا کہ

قَالَ: اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ.

اس نے الحمد اللہ کہا اور اس نے نہیں کہا تھا۔

باب ۶۸۴ اِذَا تَثَاوَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ.

جماہی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیئے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاوَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جماہی کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد اللہ کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جو اسے سنے کہ اس سے یرحمک اللہ کہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو چاہیئے کہ بساط بھر اسے رد کرے کیونکہ جب تم میں سے کسی کو جماہی آتی ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

اجازت مانگنا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے۔

باب ۶۸۵ بَدْءِ السَّلَامِ.

سلام کی ابتدا کرنا۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٍ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ ان کا قد ساٹھ میٹر تھا۔ جب انہیں پیدا کر دیا تو فرمایا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو جو بیٹھے ہوئے ہیں اور غور سے سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ السلام علیکم تو انہوں نے کہا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ یعنی فرشتوں نے لفظ رحمۃ اللہ کا اضافہ کیا۔ پس جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور ان کے بعد سے اب تک انسانوں کے قد کاٹھ میں کمی ہوتی آرہی ہے۔

باب ۶۸۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا

بغیر اجازت دوسرے کے گھر میں نہ جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور اس کے رہنے والوں پر سلام نہ کرلو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ پھر اگر ان میں کسی کو

فِیْهَا اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْکٰی لَکُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ. لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْکُوْنَةٍ فِیْهَا مَتَاعٌ لَّکُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ. وَقَالَ سَعِیْدُ بْنُ اَبِی الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ اِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ یَکْشِفْنَ صُدُوْرَهُنَّ وَرُءُوْسَهُنَّ. قَالَ اصْرِفْ بَصَرَکَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا یَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ. خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی مَا نُهِیَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ فِی النَّظَرِ اِلَی الَّتِیْ لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ: لَا یَصْلُحُ النَّظَرُ اِلٰی شَیْءٍ مِّنْهُنَّ مِمَّنْ یُشْتَهٰی النَّظَرُ اِلَیْهِ وَاِنْ کَانَتْ صَغِیْرَةً. وَکَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ اِلَی الْجَوَارِیْ یُبَعْنَ بِمَکَّةَ اِلَّا اَنْ یُرِیْدَ اَنْ یَشْتَرِیَ

۱۱۵۹ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ یَسَارٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ یَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلٰی عَجُزِ رَاحِلَتِهِ وَکَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَّضِیْئًا فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ یُفْتِیْهِمْ وَاَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ وَضِیْئَةٌ تَسْتَفْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَاَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْهَا فَاَخْلَفَ بِیَدِهِ فَاَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ اِلَیْهَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ

نہ پاؤ جب بھی بغیر مالکوں کی اجازت کے اُن میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ، یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اُن گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو (سورۃ النور، آیت ۲۷ تا ۲۹) سعید بن ابو الحسن نے حسن بصری سے کہا کہ غیر عرب عورتیں اپنے سینوں اور سروں کو کھلا رکھتی ہیں۔ فرمایا تم ان سے اپنی نگاہ کو پھیر لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (سورۃ النور آیت ۳۰) قتادہ کا بیان ہے کہ یہ اُن عورتوں کے متعلق ہے جو حلال نہیں ہیں، نیز ارشاد ربانی ہے۔ اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں (سورۃ النور آیت ۳۱) نظر کی خیانت اسی کو کہتے ہیں کہ جس کے دیکھنے سے منع کیا گیا ہے اسے دیکھے۔ نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے بارے میں زہری کا قول ہے کہ جس کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہو اسکا دیکھنا درست نہیں ہے اگرچہ وہ چھوٹی لڑکی ہو عطاء نے ان لونڈیوں کو دیکھنا مکروہ کہا ہے جو مکہ مکرمہ میں بکنے کے لئے آتی ہیں سوائے اس کے کہ خریدنے کا ارادہ ہو۔

سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ قربانی کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا اور فضل ایک خوبرو آدمی تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مسائل بتانے کے لئے کھڑے ہو گئے اور قبیلہ خثعم کی ایک عورت آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی کیونکہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مسئلہ دریافت کرنا تھا۔ پس حضرت فضل اس کی جانب دیکھنے لگے اور انہیں اس کا حسن وجمال پسند آگیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے تو اس وقت بھی حضرت فضل اس کی جانب دیکھ رہے تھے، چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور حضرت فضل کی ٹھوڑی پکڑ کر منہ دوسری طرف کر دیا تاکہ اسے نہ دیکھیں۔ وہ عورت عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج

فَرِيضَةَ اللهِ فِي الْحَجِّ عِبَادِهِ، أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ، قَالَ نَعَمْ۔

فرض کیا ہے لیکن میرے ابا جان بہت بوڑھے ہو گئے ہیں اور سواری پر بھی اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتے۔ پس کیا میں اُن کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۶۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ، قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ راستوں میں بیٹھنے سے بچتے رہنا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ کار نہیں کیونکہ ہم بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تمہارا مجالس میں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا، اور بری باتوں سے منع کرنا۔

بَابُ ۶۸۷ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى: وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا

السَّلَامُ اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے۔ جب تمہیں کوئی سلام کرے تو اُس سے بہتر جواب دو یا وہی الفاظ لوٹا دو۔

۱۱۶۱ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ. فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو بندوں پر سلام سے پہلے ہم نے کہا کہ اللہ پر سلام ہو، جبرئیل پر سلام ہو، میکائیل پر سلام ہو اور فلاں پر سلام ہو، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو چہرۂ انور ہماری طرف کر کے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو اسے یوں کہنا چاہیئے۔ تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہمارے اوپر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ کیونکہ جب اس طرح کہا جائے گا تو زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام پہنچ جائے گا (پھر کہے)، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اختیار ہے کہ

ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ۔ جو چاہے دعا مانگے۔

ف: یہ مضمون اِسی جلد کی حدیث ۲۲۳۵ میں بھی موجود ہے۔ اس حدیث کے اندر التحیات اور تشہد کے الفاظ سکھائے گئے ہیں، جن کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ بھی ہے یعنی اے نبی! آپ پر سلام ہو ـــــ تمام صحابۂ کرام نماز کے اندر اسی طرح سلام عرض کرتے خواہ وہ حضور کے پیچھے نماز پڑھتے خواہ دور دراز دیگر مساجد میں پڑھ رہے ہوتے۔ حتیٰ کہ جو حضرات جہاد کرنے دور دراز مقامات پر چلے جاتے وہ بھی اپنی نمازوں میں حضور کو مخاطب کر کے سلام عرض کرتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ۔ کہتے۔ ان کے دلوں میں بھی کبھی یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ہم اتنی دُور سے حضور کو کیوں مخاطب کریں۔ اتنے دُور دراز مقامات سے حضور ہمارا سلام نہ سُن سکیں گے لہٰذا سلام ہی نہ کریں ـــــ وہ جانتے تھے

در راہِ عشق مرحلۂ قُرب و بُعد نیست
می بینمت عیاں و دعا می فرستمت

فقہ حنفی کی مشہور کتاب دُرِ مختار کے اندر اس سلام پیار کے بارے میں یُوں ہے:

وَيَقْصِدُ بِاَلْفَاظِ التَّشَهُّدِ مَعَانِيَهَا مُرَادَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِ الْاِنْشَاءِ كَاَنَّهٗ يُحَيِّى اللّٰهَ وَيُسَلِّمُ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَعَلٰى نَفْسِهٖ وَاَوْلِيَاءِهٖ لَا الْاِخْبَارَ عَنْ ذٰلِكَ۔

اور تشہد کے الفاظ سے ان کے معانی کو مراد بنائے اور اپنی جانب سے عرض کرے گویا اللہ تعالیٰ کی تحیت کرتا اور اپنے نبی کو سلام عرض کرتا ہے اور اپنی جان اور اولیاء اللہ کو بھی، نہ کہ خبر کے طور پر۔

فخرِ احناف علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے دُرِ مختار کی رَدّ المحتار کے نام سے مایۂ ناز شرح لکھی تھی۔ انھوں نے اس بات کی مزید تشریح و تصریح کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَيْ لَا يَقْصِدُ الْاِخْبَارَ وَالْحِكَايَةَ عَمَّا وَقَعَ فِي الْمِعْرَاجِ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ رَبِّهٖ سُبْحَانَهٗ وَالْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

یعنی ان خبروں کی حکایت کا قصد نہ کرے جو معراج میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے رب سبحانہ اور ملائکہ علیہم السلام سے واقع ہوئیں۔

اسلام کے بطلِ جلیل اور اہلِ سنّت و جماعت کے مایۂ ناز امام حجۃ الاسلام، امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۵ھ) نے اِسی عرضِ سلام بحالتِ نماز کے بارے میں نمازیوں کو یوں تلقین فرمائی ہے:۔

وَاَحْضِرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَهُ الْكَرِيْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَلْيَصْدُقْ اَمَلُكَ فِيْ اَنَّهٗ يَبْلُغُهٗ وَيَرُدُّ عَلَيْكَ مَا هُوَ اَوْفٰى مِنْهُ۔ (احیاء العلوم، جلد اوّل)

اور اپنے دل میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر کر اور اُن کی صورت کا تصور کر کے کہہ کہ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں اور دل سے جان کہ یہ انھیں پہنچے گا اور تجھے اس کا جواب مرحمت فرمانا اُن کی شان کے آگے کوئی بات ہی نہیں۔

متحدہ ہندوستان کے مایۂ ناز محدث، جلیل القدر محقق، عظیم الشان عاشقِ رسول، سرمایۂ روزگار یعنی خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ ۱۶۴۲ء) نے اسی حدیث کی شرح لکھتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے:۔

و بعضے از عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریانِ

اور بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب حقیقتِ

حقیقتِ محمدیہ است در ذرائرِ موجودات و افرادِ ممکنات ۔ پس آنحضرت در ذاتِ مصلّیاں موجود و حاضر است ۔ پس مصلّی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود تا با نوارِ قرب و اسرارِ معرفت متنوّر و فائز گردد ۔

(اشعۃ اللمعات، جلد اوّل)

محمّدیہ کے سرایت کر جانے کی وجہ سے ہے موجودات کے ذرّوں اور ممکنات کے افراد ہیں ۔ پس آں حضرت تو نمازیوں کی ذات کے اندر بھی موجود اور حاضر ہیں ۔ پس نمازی کو چاہیے کہ اس بات سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ رہے تا کہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے متنوّر اور فائز ہو سکے ۔

جب عین حالتِ نماز میں بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے سلام عرض کرتے ہیں تو نماز سے باہر مخاطبے کے ساتھ سلام عرض کرنا یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ۔ کہنا کیونکر شرک یا ناجائز ہو سکتا ہے ؟ کیا نماز کے اندر شرک کی اجازت ہے اور نماز سے باہر یارسول اللہ کہنا شرک ہے ؟ ـــــ اس مخاطبے کو شرک یا ناجائز بتانا منکرینِ شانِ رسالت کی سینہ زوری اور دھاندلی کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے ۔ خدائے ذو المنن جملہ مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے ۔ آمین ۔

باب ۶۸۸ تَسْلِیْمِ الْقَلِیْلِ عَلَی الْکَثِیْرِ

۱۱۶۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ ۔

تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کیا کریں ۔

باب ۶۸۹ تَسْلِیْمِ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ

۱۱۶۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زِیَادٌ اَنَّہٗ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ زَیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ ۔

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے ۔

ثابت مولیٰ عبد الرحمٰن بن زید کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوار پیدل کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کیا کریں ۔

باب ۶۹۰ تَسْلِیْمِ الْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ

۱۱۶۴ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَۃَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زِیَادٌ اَنَّ ثَابِتًا اَخْبَرَہٗ وَھُوَ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ

چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے ۔

ثابت مولیٰ عبد الرحمٰن بن زید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ سوار پیدل چلنے والے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں ۔

وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

باب ۶۹۱ تَسْلِيمِ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

باب ۶۹۲ إِفْشَاءِ السَّلَامِ۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

سلام کا پھیلانا۔

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا۔ بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام پھیلانا، اور قسم کا پورا کرنا، علاوہ ازیں چاندی کے برتنوں میں پینے، سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی گدوں پر بیٹھنے اور ریشم دیباج۔ قسی۔ استبرق کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۶۹۳ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

واقف اور ناواقف سب کو سلام کرنا۔

ابوالخیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں کیا کام بہتر ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے کہ جب وہ ملیں تو ایک ادھر منہ پھیر لے اور دوسرا ادھر اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔

بِالسَّلَامِ، وَذَكَرَ سُفْيَانُ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

سفیان کا بیان ہے کہ انہوں نے اس سے تین مرتبہ زہری سے سنا ہے۔

باب ۶۹۴ اٰيَةِ الْحِجَابِ.

پردے کی آیت۔

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَخَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَاْنِ الْحِجَابِ حِيْنَ اُنْزِلَ، وَقَدْ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْاَلُنِيْ عَنْهُ وَكَانَ اَوَّلُ مَا نَزَلَ فِي مُبْتَنَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوْا فَمَشٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى جَآءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوْا فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَظَنَّ اَنْ قَدْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَاِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَاُنْزِلَ اٰيَةُ الْحِجَابِ فَضَرَبَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سِتْرًا.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں دس سال آپ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ لہذا مجھے پردہ کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ علم ہے کہ اس کا حکم کب نازل ہوا اور حضرت ابی بن کعب مجھ سے اس کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ چنانچہ یہ حکم اس وقت پہلے پہل نازل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ زفاف کیا۔ صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عروسی حالت میں تھے کہ آپ نے لوگوں کو دعوتِ ولیمہ دی۔ چنانچہ لوگ کھانا کھا کر باہر نکل گئے لیکن چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہے اور کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور باہر نکل گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل گیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا، یہاں تک کہ حضرت عائشہ کے حجرے کے دروازے پر جا پہنچے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گمان فرمایا کہ وہ نکل گئے ہونگے چنانچہ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا، یہاں تک کہ حضرت زینب کے گھر آگئے لیکن وہ بیٹھے ہوئے تھے اور اٹھا حال نہیں گئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا یہانتک کہ پھر حضرت عائشہ کے حجرے کی چوکھٹ تک جا پہنچے۔ پھر آپ نے گمان فرمایا کہ وہ چلے گئے ہونگے لہذا آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ تو وہ چلے گئے تھے چنانچہ اس وقت پردے کی آیت نازل ہوئی لہذا آپ اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکا دیا۔

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَاَخَذَ

ابو مجلز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو اپنی زوجیت کا شرف بخشا تو لوگ آئے، کھانا کھایا اور کچھ حضرات بیٹھے باتیں کرتے رہے آپ نے تاثر دیا کہ گویا اٹھنا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ پھر بھی نہ اٹھے۔

كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا، فَأَخْبَرْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ.

جب انہوں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہو گئے تو کچھ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور کچھ پیچھے بیٹھے ہی رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اندر داخل ہونے کے لئے تشریف لائے تو بعض لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر وہ کھڑے ہو کر چلے گئے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر میں بھی اندر جانے کو تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی۔ اے ایمان والو۔ نبی کے گھروں میں داخل نہ ہونا۔۔۔۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۵۳)۔

١١٧٠ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ. قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ. وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ. فَقَالَ عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اپنی ازواج مطہرات کو پردے میں رکھا کیجئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ایسا نہ کیا گیا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رات کے وقت ہی قضائے حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں۔ پس ایک روز حضرت سودہ بنت زمعہ باہر نکلیں اور وہ دراز قد عورت تھیں تو حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ لیا جبکہ وہ مجلس میں تھے۔ کہنے لگے کہ اے حضرت سودہ! میں نے آپ کو پہچان لیا ہے، صرف اس لالچ میں ایسا کہا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے چنانچہ خدائے بزرگ و برتر نے پردے کی آیت نازل فرما دی۔

بَابُ ٦٩٥ الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

اجازت لینے کا حکم اسی لئے ہے کہ نظر نہ پڑے۔

١١٧١ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ.

زہری کا بیان ہے کہ مجھے اس حدیث کے صحیح ہونے پر ایسا ہی یقین ہے جیسا تمہارے یہاں ہونے پر کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں سے ایک گھر کے اندر جھانکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس وقت ایک ڈنڈا تھا جس کے ساتھ سر کھجا رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو اندر جھانک رہا ہے تو میں اسے تیری آنکھ میں مار دیتا۔ اجازت لینے کا حکم اسی دیکھنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

١١٧٢ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ

عبید اللہ بن ابو بکر نے حضرت انس بن مالک رضی

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ مَعَ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ اَوْ بِمَشَاقِصَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعُنَهٗ.

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک حجرے میں جھانک کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیر کا پھل یا کتنے ہی پھل لے کر گئے اور گویا آپ اُسے تلاش کر رہے تھے کہ اُس کی آنکھ میں تیر مار دیں ۔

باب ۶۹۶ زِنَا الْجَوَارِحِ دُوْنَ الْفَرْجِ

۱۱۷۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ اَرَ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ح حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ اَوْ يُكَذِّبُهٗ.

شرمگاہ کے سوا دوسرے اعضا کا زنا ۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ کے قول سے زیادہ لمم سے مشابہت رکھنے والی اور کسی کی بات نہیں دیکھی ۔ دوسری روایت میں بھی طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی کے قول کو لمم سے مشابہت رکھنے میں حضرت ابوہریرہ کے قول سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا میں جو انسان کا حصہ مقرر فرما دیا ہے وہ یقیناً اسے مل جاتا ہے، چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا، نفس کا زنا خواہش و تمنا کرنا اور شرمگاہ ان سب کی تصدیق یا تردید کر دیتی ہے ۔

باب ۶۹۷ التَّسْلِيْمِ وَالْاِسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا

۱۱۷۴ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا

سلام کرنا اور اجازت تین بار مانگنا ۔

ثمامہ بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کچھ فرماتے تو اُسے تین بار دُہراتے ۔

۱۱۷۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ مِّنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ اِذْ جَاءَ اَبُوْ مُوْسٰى كَاَنَّهٗ مَذْعُوْرٌ فَقَالَ: اِسْتَاْذَنْتُ عَلٰى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ اِسْتَاْذَنْتُ ثَلَاثًا

بسر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں موجود تھا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ میں نے حضرت عمر سے تین بار اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہ ملی پس میں واپس لوٹ آیا ۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ کو کھڑا رہنے سے کس چیز نے مانع کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اجازت مانگی جب مجھے اجازت نہ ملی تو میں واپس لوٹ آیا

فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ، فَقَالَ وَاللهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ بُسْرٍ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بِهٰذَا۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت مانگ لے اور اسے اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، آپ کو اس پر دلیل قائم کرنا ہوگی، کہ آیا تم میں سے کسی اور نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت ابی بن کعب نے کہا کہ خدا کی قسم، آپ کی گواہی وہی دیگا جو لوگوں میں سب سے چھوٹا ہو۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ حاضرین کے اندر سب سے کم عمر میں تھا پس میں حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ گیا اور حضرت عمر سے کہا کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ یزید بن بسر نے بھی حضرت ابو سعید خدری سے ایسا ہی سنا ہے۔

بَابُ ۶۹۸ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ؟ قَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ إِذْنُهُ.

جب کسی آدمی کو بلایا جائے تو کیا وہ بھی اجازت طلب کرے

سعید، قتادہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس کے لئے وہی اجازت ہے۔

۱۱۷۶ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ. فَقَالَ أَبَا هِرٍّ الْحَقْ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ. قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ. فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا.

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ اندر داخل ہوا تو آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابو ہر! اہل صُفّہ کے پاس جاؤ، انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ اُن کا بیان ہے کہ میں گیا اور انہیں بلا لایا۔ جب وہ آئے تو انہوں نے اجازت طلب کی۔ جب انہیں اجازت دے دی گئی تو وہ اندر داخل ہو گئے۔

بَابُ ۶۹۹ التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں کو سلام کرنا۔

۱۱۷۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول یہی تھا۔

بَابُ ۷۰۰ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ

مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا۔

۱۱۷۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے

ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قُلْتُ وَلِمَ؟ قَالَ كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تُرْسِلُ اِلٰى بُضَاعَةَ، قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَخْلٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَاْخُذُ مِنْ اُصُوْلِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهٗ فِيْ قِدْرٍ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيْرٍ فَاِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهٗ اِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ اَجْلِهٖ، وَمَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

فرمایا کہ ہم جمعہ کے روز کی بہت خوشی مناتے۔ میں نے پوچھا کہ کس وجہ سے؟ فرمایا کہ ہمارے ہاں ایک بڑھیا تھی جو ہمیں بضاعہ کی طرف بھیجتی تھی۔ ابن مسلمہ کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا ایک باغ تھا۔ پھر وہ چقندر کی جڑیں لے کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی اور پھر ان میں جو کے چند دانے ڈال کر پکایا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ پڑھ کر لوٹتے اور اُسے سلام کرتے تو وہ ہمارے سامنے بھی وہ کھانا پیش کرتی، جس کے باعث ہم بہت خوش ہوتے اور ہم نماز جمعہ کے بعد ہی قیلولہ کرتے اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، تَرٰى مَا لَا نَرٰى تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهٗ شُعَيْبٌ وَقَالَ يُوْنُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبَرَكَاتُهٗ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ، آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد تھے۔ شعیب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ یونس، نعمان، زہری (رضی اللہ عنہ) کی روایت میں وبرکاتہ بھی ہے۔

باب ۷۰۱۔ اِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ اَنَا

جب کوئی کہے کہ کون ہے تو جواب میں کہہ دینا کہ میں ہوں۔

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ اَنَا، فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا.

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اُس قرضے کے متعلق حاضر ہوا جو میرے والد مرحوم پر تھا۔ پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو فرمایا کون ہے؟ پس میں نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں، میں، گویا یہ ناپسند خاطر ہوا۔

باب ۷۰۲۔ مَنْ رَدَّ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى اٰدَمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

جواب میں علیک السلام کہنا

حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم کو جواب دیا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ۔

۱۱۸۱ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِی الثَّانِیَۃِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَھَا: عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلَاتِکَ کُلِّھَا، وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ فِی الْاَخِیْرِ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں جلوہ افروز تھے۔ پس اُس نے نماز پڑھی، پھر سلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ وعلیک السلام۔ جاؤ جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ وہ واپس گیا، نماز پڑھی، پھر واپس آیا اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا۔ وعلیک السلام پھر واپس جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ دوسری بار یا تیسری مرتبہ وہ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو پوری طرح وضو کیا کرو، پھر قبلے کی طرف منہ کرکے تکبیر کہا کرو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آئے وہ پڑھا کرو، پھر رکوع کیا کرو یہانتک کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جایا کرے، پھر سر اٹھالو یہانتک کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہانتک کہ اطمینان سے سجدہ ہو جائے پھر سر اٹھالو یہانتک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اسی طرح اپنی ساری نمازیں کرو۔ ابواسامہ نے کہا کہ آپ نے آخر میں فرمایا۔ یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۸۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر سر اٹھالو یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

بَابٌ ۷۰۳ - اِذَا قَالَ فُلَانٌ یُقْرِئُکَ السَّلَامُ

جب کوئی کہے کہ فلاں آپ سلام کہتا ہے۔

۱۱۸۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا حَدَّثَتْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا اِنَّ جِبْرِیْلَ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ جبریل (علیہ السلام) تمہیں سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔

بَابُ ٢٠ التَّسْلِيْمِ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ ؕ

ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک بیٹھے ہوں۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَفِيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلٍ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلٍ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِيْ مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِيْ مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى هَمُّوْا أَنْ يَتَوَاثَبُوْا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ: أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُوْ حُبَابٍ يُرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ. قَالَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاصْفَحْ. فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِيْ أَعْطَاكَ. وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى أَنْ يُتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْنَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنائی ہوئی بچھونا پڑی ہوئی تھی اور بنی حارث بن خزرج کی طرف حضرت سعد بن عبادہ کی مزاج پرسی کے لئے روانہ ہوئے اور حضرت اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غزوۂ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے آپ چل دیئے یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا جس میں عبداللہ بن اُبی بن سلول بھی موجود تھا اور یہ عبداللہ بن اُبی کے مسلمان ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ مجلس بھان متی کا کنبہ تھا جس میں مسلمان، مشرک بت پرست اور یہودی موجود تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی وہاں تھے جب مجلس پر سواری کی گرد پڑی تو ابن اُبی نے اپنی ناک چادر سے چھپالی اور کہا کہ ہمارے اوپر دھول نہ اڑاؤ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہوگئے پھر نیچے اتر کر انہیں خدا کی طرف دعوت دی اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن اُبی بن سلول نے کہا۔ جناب والا! آپ کا یہ طرز عمل مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ اگر یہ پیغام حق ہے تو مجلسوں میں آکر ہمیں تنگ نہ کیا کرو بلکہ جو آپ کے پاس جائے اُسے یہ قصے سنا دیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تکرار ہونے لگی یہاں تک کہ لوگ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہونے پر آمادہ تھے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں برابر خاموش کرانے رہے پھر اپنے جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے اور فرمایا، اے سعد تم نے سنا جو ابو حباب نے کہا، اس سے عبداللہ بن اُبی مراد تھا اور اس نے ایسا ایسا کہا ہے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور درگزر کیجئے۔ اس خدا کی قسم جس نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا بیشک اس شہر کے باشندے اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے اپنا بادشاہ بنا کر اس کی تاجپوشی کریں گے جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعے جو آپ کو مرحمت فرمایا گیا ہے اُسے رد کر دیا تو اس بات سے وہ بھنّا اٹھا ہے اور اسی لئے وہ ایسی حرکتیں کرتا ہے جو آپ

بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَعْطَاكَ شَرَفَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ مَا رَاَیْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

نے ملاحظہ فرمایئں۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے معاف فرما دیا۔

باب ۷۰۵ مَنْ لَّمْ یُسَلِّمْ عَلٰی مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَلَمْ یَرُدَّ سَلَامَهٗ حَتّٰی تَتَبَیَّنَ تَوْبَتُهٗ وَاِلٰی مَتٰی تَتَبَیَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِیْ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَا تُسَلِّمُوْا عَلٰی شَرَبَةِ الْخَمْرِ.

جو اس وقت تک گناہ کے مرتکب کو سلام نہ کرے اور نہ جواب دے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا ارشاد ہے کہ شرابی کو سلام نہ کرو۔

۱۱۸۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِكٍ یُحَدِّثُ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ کَلَامِنَا وَاٰتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَیْهِ فَاَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ حَرَّكَ شَفَتَیْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا؟ حَتّٰی کَمُلَتْ خَمْسُوْنَ لَیْلَةً وَّاٰذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَیْنَا حِیْنَ صَلَّی الْفَجْرَ.

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر آپ کو سلام کیا اور اپنے دل میں کہا کہ دیکھوں حضور سلام کا جواب دینے کے لئے لب ہائے مبارک کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں، غرضیکہ اسی حالت میں پچاس روز پورے گزر گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد بارگاہ خداوندی میں ہماری توبہ قبول ہونے کا مژدہ سنایا۔

باب ۷۰۶ کَیْفَ یُرَدُّ عَلٰی اَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ

ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

۱۱۸۶ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَیْكَ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا یَا عَائِشَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّهٖ، فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَیْکُمْ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور کہا اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ یعنی تمہارے اوپر موت ہو۔ پس میں ان کی بات کو سمجھ گئی اور میں نے جواباً کہا کہ تمہارے اوپر موت اور لعنت ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ! جانے دو، اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے اُن کی گفتگو سنی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لئے تو میں نے وَعَلَیْکُمْ یعنی اور تمہارے اوپر ہو، کہہ دیا تھا۔

۱۱۸۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہودی تمہیں سلام

قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ.

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ.

بَاب ۷۰۷ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا، قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى كِتَابًا، قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا

کریں تو ان کے جواب میں وَعَلَیکُم کہہ دیا کرو۔

عبیدہ بن ابو بکر بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو ان کے جواب میں و علیکم کہہ دیا کرو۔

جو ایسے خط کو دیکھے جس میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف لکھا ہو تاکہ صورت حال واضح ہو جائے۔

ابو عبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت ابو مرثد غنوی کو جبکہ ہم تینوں سوار تھے، ایک مہم پر روانہ کیا اور فرمایا کہ تم جاؤ یہاں تک کہ جب روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو تمہیں مشرکوں کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابو بلتعہ کا خط ہے جسے لے کر مشرکین مکہ کی طرف جا رہی ہے۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے اونٹ پر چلتے ہوئے جا لیا، جیسا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم نے اس سے کہا کہ وہ خط دیدیجئے جو تمہارے پاس ہے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ چنانچہ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پالان وغیرہ کی تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں تو اس کے پاس کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بیانی نہیں کی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے یا تم خط نکال کر دیدو ورنہ میں تمہیں ننگا کر دوں گا۔ انکا بیان ہے کہ جب اس نے میری جانب سے سختی دیکھی تو اس نے ہاتھ اپنے نیفے کی جانب بڑھایا جبکہ اس نے ازار کی جگہ کمبل باندھا ہوا تھا اور خط نکال کر دیدیا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب روانہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ جو تم نے کیا تمہیں اس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، نہ مجھ میں تغیر آیا اور نہ میں تبدیل ہوا۔

غَنِيْمَتُ وَلَا بَدَّلْتُ أَرَدْتُّ أَنْ تَكُوْنَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدًا يَدْفَعُ اللهُ بِهَا عَنْ أَهْلِيْ وَمَالِيْ وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ: صَدَقَ فَلَا تَقُوْلُوْا لَهُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ فَقَالَ، يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ:

میرا ارادہ تھا کہ قوم پر کوئی احسان کر دوں جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کو لوٹنے سے انہیں روکے رکھے اور آپ کے اصحاب سے وہاں میرا رشتہ دار کوئی نہیں ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کی حفاظت فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ سچ کہا، ان سے اچھی بات کے سوا اور کچھ نہ کہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت ہو تو میں اس کی گردن اڑا دوں حضرت علی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اے عمر! انہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو چاہو کرو، کیونکہ تمہارے لئے جنت واجب ہو چکی ہے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر اشک آلودہ ہو گئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۸۲۹ میں بھی ہے۔ معلوم ہوا کہ اصحابِ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بڑی شان کے مالک ہیں کہ پروردگار عالم نے ان تمام حضرات کی مغفرت کا وعدہ فرمایا تھا۔ بدری صحابہ ساری امتِ محمدیہ کے سردار ہیں حتیٰ کہ باقی تمام صحابۂ کرام پر بھی انہیں فضیلت حاصل تھی۔ اُن کے خلاف ذرا بھی زبان کھولنے کا شرعاً کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔ انھیں بزرگوں میں سے ایک حضرت حاطب بن ابو بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جنھوں نے ایک عورت کے ہاتھوں کفارِ مکہ کے لیے خط بھیجا تھا جس کا اس حدیث میں ذکر ہے۔

دوسری بات یہاں یہ بھی قدرِ نظر رکھنی چاہیے کہ خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی حیران کن اور معجزانہ نگاہیں عطا فرمائی تھیں کہ آپ نے اس خط سے متعلقہ ساری کارگزاری کو ملاحظہ فرما لیا تھا اور حضرت علی، حضرت زبیر اور حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھیج کر مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے اس خط کو لے جانے والی عورت سے چھنوا لیا تھا۔ بظاہر ان کی یہ کارگزاری سب کے نزدیک انتہائی خطرناک اور قابلِ اعتراض تھی جس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو انھیں قتل کر دینے کی اجازت بھی طلب فرمائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتمامِ حجت اور سب کو مطمئن کرنے کی غرض سے اُن سے وضاحت طلب فرمائی۔ انھوں نے جو ضرورت اور مصلحت عرض کی اُس کے پیشِ نظر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا:

صَدَقَ فَلَا تَقُوْلُوْا لَهُ إِلَّا خَيْرًا۔ انھوں نے سچ کہا، لہٰذا ان کے لیے بھلے لفظوں کے سوا کچھ نہ کہنا۔

ظاہری لحاظ سے وہ فعل انتہائی قابلِ اعتراض اور مسلمانوں کے لیے بہت ہی نقصان دہ تھا لیکن دلی مقصد اچھا تھا اور جب انھوں نے اپنا دلی مقصد بیان کیا جو اُن کی مجبوری کا آئینہ دار تھا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق فرمائی اور دوسروں کو اُن کے خلاف زبان کھولنے سے بھی منع فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو ایسی بینائی عطا فرمائی تھی جس سے دلی ارادے بھی نظر آ جاتے تھے۔ اسی لیے تو کہا گیا ہے کہ یا رسول اللہ!

چشمِ تو بینندہ ای مافی الصدور

بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلَى
اہلِ کتاب کے لئے خط کس طرح لکھا جائے۔

أَهْلِ الْكِتَابِ.

۱۱۹۰ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ.

بَابُ ۷۰۹ مَنْ يَبْدَأُ فِي الْكِتَابِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ.

بَابُ ۷۱۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ.

۱۱۹۱ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ: قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ابوسفیان بن حرب نے انہیں خبر دی کہ ہرقل نے انہیں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا جو شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ تو وہ گئے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے پڑھا تو اس میں مرقوم تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل شاہ روم کے لئے ہے۔ سلام اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اس کے بعد۔

خط کی ابتدا کن لفظوں سے کی جائے۔

عبدالرحمن بن ہرمز نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اس نے ایک لکڑی لے کر کھوکھلی کی اور اس کے اندر ہزار دینار رکھے، پھر اپنے ساتھی کے نام خط لکھ کر اس میں رکھ دیا۔ ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی نے لکڑی کھولی اس کے اندر مال رکھا اور ایک خط اسکے لئے رکھا کہ یہ فلاں کی طرف سے فلاں کے لئے ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر اتر آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار یا فرمایا کہ اپنے بہتر آدمی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ بیٹھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ (یہودی) تمہارے فیصلے کے لئے اترے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ

فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّي اَحْكُمُ اَنْ تَقْتُلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِيَ ذَرَارِيَّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ. قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَفْهَمَنِي بَعْضُ اَصْحَابِي عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ مِنْ قَوْلِ اَبِي سَعِيْدٍ اِلٰى حُكْمِكَ.

پس میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قید کر لیا جائے۔ پس حضور نے فرمایا کہ تم نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو حکم فرمایا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض ساتھیوں نے ابو الولید کے واسطے سے حضرت ابو سعید کے بیان میں علیٰ حکمک کی جگہ مجھے الی حکمک بتایا ہے۔

بَابٌ ۱۱. الْمُصَافَحَةِ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي.

مصافحہ کرنا۔

ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا اور میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے۔ پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ میری جانب لپکے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مصافحے کا رواج تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، حیات، ابو عقیل زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جدِ امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

بَابٌ ۱۲. الْاَخْذِ بِالْيَدَيْنِ. وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ

دونوں کا ہاتھ پکڑنا۔

حماد بن زید نے عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

ابو معمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح تشہد سکھایا۔ جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے اور اس وقت میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں میں تھا اور وہ یہ ہے۔ تمام زبانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمارے اوپر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ يَعْنِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ چونکہ اس وقت آپ ہمارے درمیان موجود تھے اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم نے السلام علی النبی کہنا شروع کر دیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الحمد للہ کہ پچیسواں ۲۵ پارہ ختم ہوا

پارہ — ۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۷۱۳ المعانقة وقول الرجل کیف اصبحت؟

۱۱۹۵ حدثنا اسحاق اخبرنا بشر بن شعیب حدثنی ابی عن الزھری قال اخبرنی عبد اللہ بن کعب ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ ان علیا یعنی ابن ابی طالب خرج من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم و حدثنا احمد بن صالح حدثنا عنبسة حدثنا یونس عن ابن شھاب قال اخبرنی عبد اللہ بن کعب بن مالک ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ خرج من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجعہ الذی توفی فیہ فقال الناس یا ابا الحسن کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال اصبح بحمد اللہ بارئا فاخذ بیدہ العباس فقال الا تراہ انت واللہ بعد الثلاث عبد العصا واللہ انی لاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیتوفی فی وجعہ وانی لاعرف فی وجوہ بنی عبد المطلب الموت فاذھب بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنسالہ فیمن یکون الامر فان کان فینا علمنا ذلک وان کان فی غیرنا امرناہ فاوصی بنا، قال علی واللہ لئن سالناھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیمنعناھا لا یعطیناھا الناس ابدا، وانی لا اسالھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابدا۔

معانقہ کرنا اور دوسرے کا مزاج پوچھنا

عبد اللہ بن کعب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے —— عبد اللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس نے بتایا کہ حضرت علی بن ابو طالب اُس مرض کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جس کے اندر آپ کا وصال ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابو الحسن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج کیسے ہیں؟ فرمایا، اللہ کا شکر ہے کہ بہتر حالت میں ہیں۔ اس پر حضرت عباس نے اُنکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تین دن کے بعد خدا کی قسم تم لاٹھی سے ہانکے جاؤ گے خدا کی قسم بیشک میں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنقریب اس بیماری میں وفات پا جائیں گے کیونکہ میں نے بنی عبد المطلب کے چہرے موت کے وقت دیکھے ہیں۔ پس ہمیں چاہیے کہ جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس امر کا سوال کریں کہ خلافت کن کے پاس رہے گی۔ اگر وہ ہم میں ہوگی تو ہمیں علم ہو جائے گا اور اگر ہمارے سوا دوسرے لوگوں میں رہے گی تو ہم عرض کریں گے کہ ہمارے لئے وصیت فرما دی جائے۔ حضرت علی نے کہا کہ خدا کی قسم، اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی اور آپ نے انکار فرما دیا تو لوگ کبھی ہمیں خلافت نہیں دیں گے۔ لہٰذا میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ کبھی نہیں پوچھوں گا

باب ۱۷۱ مَنْ اَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهٰذَا۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا وَاللهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا يَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَرَانَا بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتّٰى أَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرَحْ فَمَكَثْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ

جو جواب میں لبیک وسعدیک کہے

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا۔ اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ حضور کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ اسی طرح تین مرتبہ کہنے کے بعد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے، یہی کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، پھر ایک گھڑی چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ حضور کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ یہی کہ جب وہ ایسا کریں تو انہیں عذاب نہ دے۔

ہدبہ، ہمام، قتادہ، حضرت انس نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے

زید بن وہب کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم سے ربذہ میں حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین میں عشاء کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا اور اُحد پہاڑ ہمارے سامنے تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ابوذر! اگر میرے پاس کوہ اُحد کے برابر بھی سونا آئے اور ایک رات یا تین راتیں گزر جانے کے بعد میرے پاس ایک اشرفی بھی رہ جائے تو یہ مجھے پسند نہیں ہے مگر یہ کہ کسی کا قرض ادا کرنا ہو، ورنہ اللہ کے بندوں پر اسی طرح، اسطرح اور اسطرح خرچ کر دوں اور ہمیں اپنے ہاتھ کے اشارے سے منظر دکھایا۔ پھر فرمایا۔ اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپکی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کہ بکثرت مال والے قیامت میں کنگال ہوں گے۔ مگر جو اللہ کے بندوں پر اسطرح اسطرح اور اسطرح خرچ کریں پھر فرمایا کہ تم اُسوقت تک اپنی اس جگہ کو نہ چھوڑنا جب تک میں واپس لوٹ نہ آؤں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے یہاں تک کہ میری نگاہوں سے غائب ہو گئے۔ پھر میں نے ایک آواز سنی تو مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی حادثہ تو پیش نہیں آگیا۔ میں معلوم کرنے کیلئے جانا چاہتا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد آگیا کہ جگہ نہ چھوڑنا۔ لہٰذا میں ٹھہرا رہا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی تو میں ڈرا کہ کہیں آپکو کوئی حادثہ تو پیش نہیں آگیا۔ مجھے حضور کا ارشاد یاد آگیا تو میں ٹھہرا رہا۔ چنانچہ نبی

الجنة قلت یا رسول الله وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق. قلت لزید انه بلغنی انه ابو الدرداء فقال اشهد لحدثنیه ابوذر بالربذة قال الاعمش وحدثنی ابو صالح عن ابی الدرداء نحوه وقال ابو شهاب عن الاعمش یمکث عندی فوق ثلاث.

باب ۱۵ لا یقیم الرجل الرجل من مجلسه

۱۱۹۹ حدثنا اسماعیل بن عبد الله قال حدثنی مالك عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یقیم الرجل الرجل من مجلسه ثم یجلس فیه.

باب ۱۶ اذا قیل لكم تفسحوا فی المجلس فافسحوا یفسح الله لكم واذا قیل انشزوا فانشزوا الایة

۱۲۰۰ حدثنا خلاد بن یحیی حدثنا سفیان عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی ان یقام الرجل من مجلسه ویجلس فیه اخر ولكن تفسحوا وتوسعوا وكان ابن عمر یكره ان یقوم الرجل من مجلسه ثم یجلس مكانه.

باب ۱۷ من قام من مجلسه او بیته ولم یستاذن اصحابه او تهیا للقیام لیقوم الناس

۱۲۰۱ حدثنا الحسن بن عمر حدثنا معتمر سمعت ابی یذكر عن ابی مجلز عن انس بن مالك رضی الله عنه قال لما تزوج رسول الله صلی الله علیه وسلم زینب ابنة جحش دعا الناس طعموا ثم جلسوا یتحدثون قال فاخذ كانه یتهیا للقیام فلم یقوموا فلما رای ذلك قام فلما قام قام من قام

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبرائیل تھے جنہوں نے آکر مجھے بتایا کہ میرا جو امتی اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ زنا اور چوری کرے، فرمایا، وہ خواہ زنا یا چوری کرے میں (اعمش) نے زید سے کہا کہ مجھے تو یہ معلوم ہوا کہ اس کے راوی حضرت ابودرداء ہیں! انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھ سے ربذہ میں یہ حدیث حضرت ابوذر رضی

کوئی کسی کو اس کی نشست سے نہ اٹھائے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے

مجلس کے قرآنی آداب

جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ دو تو جگہ دے دیا کرو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو کھڑے ہو جایا کرو (سورۃ المجادلہ آیت)

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھے، بلکہ کھل جایا کرو اور کشادگی پیدا کیا کرو اور حضرت ابن عمر اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی آدمی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھے۔

بغیر اجازت مجلس سے کھڑے ہونا

یا اس لئے کھڑے ہونا کہ لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے

ابو مجلز کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو لوگوں کی دعوت فرمائی، وہ کھا کر بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یوں تاثر دیا کہ گویا اٹھنے والے ہیں لیکن وہ پھر بھی نہ اٹھے۔ جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی، تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے لہٰذا کچھ لوگ آپ کے

مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا، قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللهِ عَظِيمًا۔

بَابُ ۱۸ الِاحْتِبَاءِ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ

۱۲۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هَكَذَا۔

بَابُ ۱۹ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ

قَالَ خَبَّابٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً قُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللهَ؟ فَقَعَدَ

۱۲۰۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ۔

۱۲۰۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ مِثْلَهُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ۔

بَابُ ۲۰ مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ

ساتھ کھڑے ہو گئے اور تین آدمی باقی رہ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے جانے کی خاطر واپس آئے تو وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے راوی کا بیان ہے کہ میں گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں، چنانچہ آپ اندر داخل ہو گئے اور میں بھی اندر داخل ہونے لگا تھا کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دی جائے" سورۃ الاحزاب۔

گھٹنوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھنا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صحن کعبہ میں دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھے ہوئے تھے۔

جو اپنے ساتھیوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے

حضرت خباب کا بیان ہے کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ چادر سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے ہیں، عرض گزار ہوا کہ کیا آپ دعا نہیں کریں گے؟ اس پر آپ اٹھ بیٹھے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا

مسدد نے بشر سے اسی کی مثل روایت کی ہے کہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جھوٹ بولنے سے بچتے رہنا۔ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا، کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

جو کسی حاجت کی وجہ سے یا قصداً تیز چلے

١٢٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ.

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی اور پھر جلدی سے کاشانہ اقدس میں داخل ہو گئے۔

بَابُ ٧٢١ السَّرِيرِ

تخت پر نماز

١٢٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تخت کے درمیان ہو، نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی رہتی۔ اگر کوئی حاجت ہوتی تو میں آپ کے سامنے سے گزرنا ناپسند کرتی، اور سرک کر آہستہ آہستہ ایک جانب ہو جاتی تھی۔

بَابُ ٧٢٢ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ

جس کو تکیہ پیش کیا جائے

١٢٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي: أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ.

ابو الملیح کا بیان ہے کہ میں تمہارے (ابو قلابہ کے) والد ماجد کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میرے روزے رکھنے کا ذکر کر دیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا تکیہ پیش کیا جسکے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضور زمین پر جلوہ افروز ہو گئے اور تکیہ آپ کے اور میرے درمیان رہا چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے لئے ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا کافی نہیں ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فرمایا کہ پانچ رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! فرمایا کہ سات میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! فرمایا کہ نو۔ میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ۔ میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! فرمایا کہ داؤدی روزوں سے اوپر نفلی روزے نہیں ہیں کہ ایک دن روزہ رکھنا اور دوسرے روز روزہ نہ رکھنا۔

١٢٠٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ. وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ

ابراہیم نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ شام گئے۔ ابراہیم کا بیان ہے کہ علقمہ شام کو گئے۔ چنانچہ مسجد میں پہنچے، دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی جلیس عطا فرما۔ پھر وہ حضرت ابو درداء کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا کہ

فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا فَقَعَدَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ. يَعْنِي حُذَيْفَةَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ. يَعْنِي عَمَّارًا أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالْوِسَادِ. يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى؟ قَالَ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى فَقَالَ مَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يُشَكِّكُونِي وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ عرض کی کہ کوفے کا۔ دریافت کیا کہ کیا تم میں وہ شخص موجود نہیں ہے جس کے سوا ایک بھید کا جاننے والا اور کوئی نہیں۔ یعنی حضرت حذیفہ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو اللہ تعالے نے اپنے رسول کی زبانی شیطان سے بچایا ہوا ہے یعنی حضرت عمار۔ کیا تم میں مسواک اور سرہانے والا نہیں ہے، یعنی حضرت ابن مسعود۔ بھلا عبداللہ بن مسعود آیت وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى کو کس طرح پڑھتے تھے؟ کہا کہ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى فرمایا کہ یہ لوگ مجھے برابر شک میں ڈالتے رہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے یہ آیت اسی طرح سنی ہے۔

باب ۷۲۳ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ ہمارا قیلولہ کرنا اور کھانا کھانا نماز جمعہ کے بعد ہوتا تھا۔

باب ۷۲۴ الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں قیلولہ کرنا

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ. فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ. انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی کو ابوتراب سے بڑھ کر اپنا کوئی اور نام پسند نہیں تھا۔ جب انہیں اس نام سے بلایا جاتا تو بہت خوش ہوتے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا چچا زاد بھائی کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میرے اور اُن کے درمیان کوئی بات ہو گئی ہے لہٰذا وہ مجھ سے ناراض ہو کر باہر چلے گئے ہیں اور میرے پاس نہیں ٹھہرے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا کہ دیکھو تو سہی وہ کہاں گئے ہیں۔ وہ گیا اور آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور اُس وقت بھی وہ لیٹے ہوئے تھے جبکہ اُنکی چادر اُنکے کندھے سے ہٹ گئی تھی اسلئے وہ مٹی سے بھر گئے تھے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اُنکے جسم سے مٹی جھاڑتے

قُم اَبَا تُرَابٍ قُم اَبَا تُرَاب

اور فرماتے جاتے ۔۔ ابوتراب کھڑے ہوجاؤ۔ ابوتراب کھڑے ہوجاؤ

بَابُ ۷۲۵ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ

جو کسی قوم کے پاس گیا اور وہاں قیلولہ کیا۔

۱۲۱۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلٰى ذٰلِكَ النِّطَعِ قَالَ فَاِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ اَوْصٰى اَنْ يُّجْعَلَ فِي حَنُوْطِهِ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ قَالَ فَجُعِلَ فِي حَنُوْطِهِ۔

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے حضرت اُم سُلیم چمڑے کا گدا بچھایا کرتیں اور آپ اُسی گدے پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے ان کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو جاتے تو میں آپ کا مقدس پسینہ اور موئے مبارک جمع کرلیتا اور انہیں ایک شیشی میں میں ڈال کر خوشبو میں ملا لیا کرتا۔ ثمامہ کا بیان ہے کہ جب حضرت انس بن مالک کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت فرمائی کہ وہ خوشبو اُن کے کفن کو لگائی جائے، اُن کا بیان ہے کہ وہی خوشبو اُن کے کفن کو لگائی گئی

ف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک شیشی میں جمع کیا اور اسے خوشبو میں ملایا کیونکہ آپ کا مقدس پسینہ دنیا بھر کی ہر خوشبو سے زیادہ خوشبودار تھا۔ اس لیے تو ایک عاشقِ صادق نے کہا ہے :۔

والله جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر، نہ پھر چاہے دلہن پھول

انھوں نے حضور کا مبارک پسینہ اور موئے مقدس جمع کیے، انھیں خوشبو میں رکھا اور وصیت فرمائی کہ میرے کفن کو یہی خوشبو لگانا۔ ان کی وصیت پر عمل کیا گیا اور ان کے کفن کو وہی خوشبو لگائی گئی کیونکہ وہ حضرات خوب جانتے تھے کہ ان چیزوں کی قدر و قیمت اور برکت کیا ہے ـــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ کیا تھا، کیا پروردگارِ عالم نے قرآن کریم میں ایسا کرنے کا کہیں واضح حکم دیا ہے ؟ جواب یقیناً نفی میں ہوگا ـــــ کیا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایسا حکم حدیث کی کسی کتاب میں دکھایا جا سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں دکھایا جا سکے گا۔ پھر صحابہ کرام ایسا کیوں کرتے تھے ؟ اس کے جواب پر وہ حضرات خاص طور پر غور فرمائیں جن کی دکانوں سے شرک اور بدعت کے سوا اور کوئی سودا ملتا ہی نہیں۔ جو تعظیم رسالت کے کاموں پر ناک بھوں چڑھاتے، پیچ و تاب کھاتے اور دھواں دھار فتووں کا زور دکھاتے ہیں۔ بات بات پر پوچھتے ہیں کہ دکھاؤ قرآن و حدیث میں ایسا کرنے کا کہاں حکم آیا ہے۔ اگر یہ مہربان زمانۂ رسالت میں ہوتے تو یہی سوال صحابۂ کرام سے بھی کیا کرتے اور منافقینِ مدینہ ان کی پوری طرح تائید کیا کرتے اور اپنے اِن محسنوں کو سر آنکھوں پر جگہ دیتے۔ پروردگارِ عالم اِس سلسلے میں جملہ مدعیانِ اسلام کو صحابۂ کرام کے زاویۂ نظر سے دیکھنے اور سوچنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

۱۲۱۲ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اِلٰى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ تَحْتَ

عبداللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے قبا میں پہنچے تو حضرت اُم حرام بنت ملحان کے پاس ٹھہرے جو آپ کو کھانا کھلایا کرتیں۔ یہ حضرت عبادہ بن صامت کی زوجہ محترمہ تھیں چنانچہ ایک روز جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ قَالَ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ، قُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

بَابٌ ٧٢٦ الْجُلُوسِ كَيْفَ مَا تَيَسَّرَ

١٢١٣ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

بَابٌ ٧٢٧ مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهِ فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرَ بِهِ.

١٢١٤ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَأَقْبَلَتْ

آپکو کھانا کھلایا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت ام حرام کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی:۔ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھے میرے کچھ امتی دکھائے گئے جو اس سمندر کی سطح پر سوار ہو کر اس طرح راہ خدا میں جہاد کر رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا فرمایا کہ تخت پر بادشاہوں کی طرح۔ یہ اسحاق راوی کا شک ہے۔ میں نے عرض کی:۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے اُن میں شامل فرما دے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی پھر اپنا سر رکھا اور سو گئے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں عرض گزار ہوئی:۔ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ اور لوگ پیش کیے گئے جو راہ خدا میں اس سمندر کی سطح پر ایسے سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا تخت پر بادشاہوں کی طرح میں عرض گزار ہوئی:۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے اُن میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو۔ پس یہ حضرت معاویہ کے زمانہ میں سمندری جہاز پر سوار ہوئیں جب سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری کے جانور سے گر پڑیں اور جان، جان آفریں کے سپرد کر دی۔

جس طرح آسانی ہو اُسی طرح بیٹھنا

عطاء بن یزید لیثی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کا لباس پہننے اور دو طرح کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ لباس میں تو اشتمال صماء اور احتباء ہیں کہ ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھنا کہ شرمگاہ پر کچھ بھی نہ ہو۔ تجارت میں ملامسہ اور منابذہ قسم کی تجارت سے منع فرمایا۔ اسی طرح معمر، محمد بن ابو حفصہ، عبداللہ بن بدیل نے زہری سے روایت کی ہے۔

جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے اور جو اپنے دوست کا بھید ظاہر نہ کرے بلکہ اُسکی وفات کے بعد بتائے

مسروق کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی تو حضرت فاطمہ آئیں اور خدا کی قسم اُن کا چلنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمْشِي لَا وَاللهِ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مَشْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ إِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ: خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ؟ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي. قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ فَأَخْبَرَتْنِي قَالَتْ، أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ. فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ۔

بَاب ۷۲۸ الْاِسْتِلْقَاءِ

۱۲۱۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

بَاب ۷۲۹ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ وَ

قَوْلِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ

علیہ وسلم کے چلنے سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ جب آپ نے انہیں دیکھا تو خوش ہوئے اور فرمایا: ۔ میری بیٹی مرحبا! پھر انہیں، اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔ پھر اُن کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ روئیں۔ جب انہیں بہت زیادہ پریشان دیکھا تو اُن کے ساتھ دوبارہ سرگوشی فرمائی۔ اس دفعہ وہ ہنس پڑیں۔ چنانچہ حضور کی ازواج مطہرات میں سے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بھید کے لئے ہم میں سے تمہارا انتخاب کیا، پھر بھی تم روتی ہو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُٹھ گئے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ حضور نے تم سے کیا سرگوشی فرمائی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کرتی۔ جب حضور کا وصال ہو گیا تو میں نے اُن سے کہا کہ میں تمہیں اُس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو تم پر میرا ہے کہ مجھے بتا دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اب بتا دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بتاتے ہوئے کہا کہ پہلی دفعہ جب آپ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ جبرائیل ہر سال قرآن کریم کا ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال میرے ساتھ دو مرتبہ دور کیا ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ میرا آخری وقت قریب آگیا؛ لہٰذا اللہ سے ڈرنا اور صبر سے کام لینا اور میں تمہارے لئے اچھا آگے جانے والا ہوں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ نے کہا کہ میں رونے لگی جیسا کہ آپ نے دیکھا۔ پھر میرے رنج و غم کو ملاحظہ کرتے ہوئے آپ نے دوبارہ سرگوشی فرمائی اور فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں، ہے کہ مسلمان عورتوں

چت لیٹنا

عبادہ بن تمیم کا بیان ہے کہ میرے عم محترم حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا اور آپ نے ایک پیر دوسرے پیر کے اوپر رکھا ہوا تھا۔

تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

ارشاد ربانی ہے: ۔ اے ایمان والو! جب تم آپس میں صلاح مشورہ کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو

الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اِلٰى قَوْلِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. وَقَوْلِهٖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ.

بلکہ نیکی اور پرہیز گاری کا مشورہ کرو... (سورۂ المجادلہ، آیت ۹،۱۰)
نیز فرمایا ہے:۔ اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی گزارش سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے۔ پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے... (سورۂ المجادلہ، آیت ۱۲،۱۳)

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں (یہ حدیث امام بخاری نے دو سندوں کے ساتھ پیش کی ہے)۔

باب ۷۳۰۔ حِفْظُ السِّرِّ

راز کی حفاظت کرنا

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَسَرَّ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهٖ اَحَدًا بَعْدَهٗ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِيْ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهٖ.

معتمر بن سلیمان نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک راز کی بات بتائی تو میں نے آپ کی وفات کے بعد بھی وہ کسی کو نہیں بتائی یہاں تک کہ میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم نے پوچھی تو میں نے انہیں بھی نہیں بتائی

باب ۷۳۱۔ اِذَا كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَاْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ

جب تین سے زیادہ ہوں تو آہستہ بات کرنے اور سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ اَجَلَ اَنْ يُّحْزِنَهٗ.

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص سرگوشی نہ کریں، جب تک بہت سے آدمیوں سے نہ مل جائیں، ورنہ یہ بات اُسے رنج پہنچائے گی۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَّا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ کی رضا مندی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو حضور کی خدمت میں ضرور جاؤں گا چنانچہ میں آپکی بارگاہ

فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَاءٍ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى مُوْسٰى اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

میں حاضر ہوا اور چپکے سے واقعہ عرض کر دیا۔ تو آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی تھی مگر

بَابٌ ۷۳۲ طُوْلِ النَّجْوٰى. وَاِذْ هُمْ نَجْوٰى مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنٰى يَتَنَاجَوْنَ

دیر تک سرگوشی کرنا

نَجْوٰى یہ نَاجَيْتُ کا مصدر ہے یہ اُن کی عادت بیان کی کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں

۱۲۲۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَامَ اَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى.

عبد العزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز (عشاء) کی اقامت کہہ دی گئی اور ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہا تھا۔ وہ برابر سرگوشی کرتا رہا یہاں تک کہ آپ کے اصحاب میں سے کئی سو گئے پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی

بَابٌ ۷۳۳ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو

۱۲۲۱ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ.

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے لگو تو آگ کو اپنے گھروں میں جلتی ہوئی نہ چھوڑو۔

۱۲۲۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ فِي الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَاْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ.

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک گھر کو مدینہ منورہ میں رات کے وقت گھر والوں سمیت آگ لگ گئی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اُن کا واقعہ عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا:۔ یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

۱۲۲۳ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ برتنوں کو ڈھک دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو اور چراغوں کو بجھا دیا کرو کیونکہ بعض اوقات چوہا بتی کھینچ کر لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا کر رکھ دیتا ہے۔

بَابٌ ۷۳۴ اِغْلَاقِ الْاَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

رات کو دروازے بند کر لینا

۱۲۲۴ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ.

بَابُ ۳۵ الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ

۱۲۲۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ

۱۲۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُّومِ

۱۲۲۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِينٌ

بَابُ ۳۶ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے وقت جب تم سونے لگو تو چراغوں کو بڑھا دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو، مشک کا منہ باندھ دیا کرو اور پینے کی چیزیں ڈھانپ دیا کرو ہمام کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خواہ لکڑی کے ساتھ

بڑا ہو کر ختنہ کروانا اور بغل کے بال اکھاڑنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فطری کام پانچ ہیں یعنی ختنہ کروانا، موئے زیرناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، مونچھیں پست کرانا اور ناخن کٹوانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسّی سال کے بعد قدوم آلے سے اپنا ختنہ کروایا۔ قتیبہ، مغیرہ، ابوالزناد نے کہا کہ یہ القدّوم دال کی تشدید کے ساتھ ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ اُن دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ اُن دنوں آدمی کا ختنہ اُس وقت تک نہیں کیا جاتا تھا جب تک سن بلوغ کو نہ پہنچ جائے۔ ابن ادریس، ان کے والد، ابواسحاق، سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میرے ختنے ہو چکے تھے۔

ہر وہ کھیل باطل ہے جو اللہ کی اطاعت سے روکے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں۔

ارشاد

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

۱۲۲۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

بَابُ ۷۳۷ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ.

۱۲۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ.

۱۲۳۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ وَغَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَى قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ.

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۷۳۸ قَوْلِهِ تَعَالَى ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ. وَلِكُلِّ نَبِيٍّ

ربانی ہے:۔ اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکادیں (سورۂ لقمان آیت ۶)

حُمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے حلف اٹھاتے ہوئے اگر کوئی کہہ بیٹھے کہ لات وعزّیٰ کی قسم تو اُسے چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اُسے چاہیے کہ خیرات کرے

عمارتوں کے بارے میں

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے جانوروں کے چرانے والے عمارتوں پر فخر کریں گے۔

سعید بن عمرو کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے ہاتھوں اپنا گھر بنا یا جو مجھے بارش اور دھوپ سے بچاتا ہے اُس کی تعمیر کے اندر اللہ کی مخلوق سے کسی نے میری مدد نہیں کی

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ میں نے کبھی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ کوئی پودا لگایا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث اُن کے ایک اہل خانہ کے سامنے بیان کی تو اُس نے کہا کہ خدا کی قسم انہوں نے مکان بنایا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے کہا: ہوسکتا ہے کہ عمارت بنانے سے پہلے یہ کہا ہو

دعاؤں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دعا مانگنے کا حکم

ارشاد ربانی ہے:۔ مجھ سے دعا کرو، میں قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے اُونچے کھنچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو

دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

۱۲۳۱ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ یَّدْعُوْ بِهَا وَاُرِیْدُ اَنْ اَخْتَبِیَٔ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ فِی الْاٰخِرَةِ. وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِیْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ نَبِیٍّ سَاَلَ سُؤْلًا اَوْقَالَ لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِیْبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

(کنز سورۃ المؤمن، آیت ۶۰)۔ ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو اٹھا رکھوں جو آخرت میں میری اُمت کی شفاعت ہو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہر نبی کے سوال کرنے کے لئے ایک سوال ہوتا تھا یا فرمایا کہ ہر نبی کے مانگنے کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو مقبول فرمائی جاتی پس میں نے اپنی دعا کو قیامت کے روز اپنی اُمت کی شفاعت قرار دے لیا ہے۔

بَابٌ ۴۳۹ اَفْضَلُ الْاِسْتِغْفَارِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهَارًا. وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ.

افضل استغفار

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اپنے رب سے معافی مانگو وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ تم پر موسلادھار بارش بھیجے گا۔ اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنائے گا۔ اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا (سورہ نوح آیت ۱۰، ۱۲) نیز فرمایا:۔ اور جب کوئی بے حیائی اور اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اور گناہ کون بخشے اللہ کے سوا۔ اور اپنے کئے پر

۱۲۳۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ یَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے:۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد و وعدہ کیا اس پر اپنی بساط بھر قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن نعمتوں سے تو نے مجھے نوازا اُن کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی اس پر یقین رکھتے ہوئے دن میں ایسا کہے اور پھر شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین رکھتے ہوئے رات کو یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔

بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

ف: یہ سید الاستغفار ہے جس کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۱۲۴۹ میں بھی ہے۔ ہمارا استغفار کرنا گناہوں کی معافی کے لیے ہوتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استغفار کرنے کو گناہوں کی مغفرت کرانے کے لیے نہ سمجھ لیا جائے بلکہ وہ اعلیٰ سے اور اعلیٰ درجے کے حصول کی دعا ہے جیسا کہ حدیث ۱۲۳۳ میں آپ نے فرمایا ہے کہ میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ یہ ہر حالت سے اُس کی اگلی حالت میں ترقی پانے کی درخواست تھی۔ جس کو گناہوں کی مغفرت سمجھنا شانِ رسالت سے بے خبری ہے کیونکہ حضور تو خدا کی ساری مخلوق میں ہر پاک سے بھی پاک اور ہر معصوم سے بھی بڑھ کر معصوم تھے۔ گناہ کی کیا مجال کہ اُن کی بارگاہِ عالی کے قریب سے بھی گزرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی مقدس بارگاہ کا ادب دان بنائے، آمین۔

اسی جلد کی حدیث ۱۲۳۷، ۱۲۴۱ اور ۱۲۵۱ میں سوتے اور جاگتے وقت کی دعاؤں کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ حدیث ۱۳۲۶ میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حدیث ۱۳۲۷ میں سُبْحَانَ اللّٰهِ ۔ پڑھنے کا اجر بتایا گیا ہے اور حدیث ۱۳۲۸، ۱۵۸۶ اور ۲۴۰۸ میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ پڑھنے کی ترغیب ہے۔ ایسے کلمات کو بھی ضرور معمول بنانا چاہیے کہ محنت بہت تھوڑی اور اجرت بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح حدیث ۲۲۴۵ میں اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کو یاد کرنے اور پڑھنے پر جنت کی بشارت سنائی گئی ہے۔

بہر حال سید الاستغفار کو اپنے معمولات و وظائف میں شامل کر کے صبح و شام پڑھنا چاہیے کیونکہ اسے صبح و شام پڑھنے والے کو جنتی قرار دیا گیا ہے۔ استغفار کرنا اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا ہے اگر استغفار کرتے رہیں اور گناہ بھی کرتے رہیں تو یہ استغفار کرنا کہاں بلکہ یہ تو ایک مذاق ہے اور ایسا کرنے سے تو گناہ معاف نہیں ہوں گے اور نہ جنت کا استحقاق حاصل ہوگا۔ پہلے گناہوں کو چھوڑنا ضروری ہے اور پھر اُن کی معافی کی درخواست پیش کی جائے یعنی استغفار کیا جائے تاکہ پچھلے گناہ معاف ہوں۔ استغفار کے اندر ہماری اکثر مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اسی لیے اپنی قوم سے فرمایا تھا:-

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ

(۱۱: ۵۲)

اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ تم پر زور کی بارشیں بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اُس میں اور اضافہ کرے گا اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔

حضرت نوح علیہ السلام ان سے بھی پہلے اپنی قوم کو یوں تلقین فرما چکے تھے:-

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ (۷۱: ۱۰ تا ۱۳)

تو میں نے کہا:- اپنے رب سے معافی مانگو۔ وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ تم پر زور دار بارشیں بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔ تمہیں کیا ہوا کہ اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتے۔

قرآنِ کریم کی رُو سے استغفار کرنے والوں کو مذکورہ نعمتیں ملتی ہیں اور سب سے بڑی نعمت تو وہ کامیابی ہے جو آخرت

ہاں دکھا دے یا الٰہی! پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

میں نصیب ہوگی۔ لیکن استغفار اس کا نام نہیں ہے کہ استغفار کی تسبیح رٹتے رہیں اور سارے گناہ کرتے رہیں۔ یہ استغفار نہیں بلکہ اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے۔ اپنی جان کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلنا ہے ——— جانِ برادر! پہلے گناہوں کو چھوڑا جاتا ہے اور پھر گزشتہ گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جاتی ہے۔ اگر حقوق العباد کا معاملہ ہے تو صاحبِ حق کا حق ادا کر کے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

توبہ کا در تو کھلا ہوا ہے لیکن قوم کا بیشتر حصہ برائیوں پر کمربستہ ہوا پڑا ہے۔ جو نہیں کرنا چاہیے تھا وہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ جن برائیوں کو غیر مسلم بھی چھوڑ چکے اُن سب کو بڑی ہمت سے مسلمان کہلانے والوں نے اپنا رکھا ہے۔ کس درجہ بے راہرو ہو چکے ہیں یہ سب کے سامنے ہے جبکہ اہلِ نظر اس صورتِ حال پر خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ ایسے اسباب پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خوفِ خدا اور خطرۂ روزِ جزا پیدا ہو جائے۔ غیر مسلموں نے آخرت کو پسِ پشت ڈال رکھا ہے لیکن اپنی دنیا کو تو سنوار لیا۔ دنیا کو تو اپنے لیے جنت بنا لیا۔ جبکہ مسلمان کہلانے والوں نے اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر رکھا ہے۔ کبھی یہ قوم پوری دنیا کے سامنے انسانیت کا ثبوت پیش کیا کرتی تھی لیکن آج ہم سامانِ تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔

بَابُ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

حضور کا دن اور رات میں روزانہ استغفار کرنا

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ خدا کی قسم، میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ بارگاہ خداوندی میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں

بَابُ التَّوْبَةِ قَالَ قَتَادَةُ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ

توبہ کرنا

قتادہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرنی چاہیے یعنی خلوصِ دل سے

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا قَالَ أَبُو شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ

حارث بن سُوید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرا انکا اپنا قول ہے۔ اپنا قول یہ بیان فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے کوئی آدمی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا اور وہ ڈرے کہ کہیں یہ اوپر نہ آگرے جبکہ فاسق و فاجر آدمی اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے ناک کے اوپر سے مکھی گزرتی ہوئی چلی گئی اور فرمایا کہ اسطرح ابو شہاب نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ناک کے اوپر سے گزر ابتایا۔ پھر حدیث

رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهٖ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ حَتّٰى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيْ فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ. تَابَعَهٗ اَبُوْعَوَانَةَ وَجَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ. وَقَالَ شُعْبَةُ وَاَبُوْمُسْلِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ. وَقَالَ اَبُوْمُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ.

۱۲۳۵ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَدْ اَضَلَّهٗ فِيْ اَرْضِ فَلَاةٍ.

باب ۷۴۲ الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ

۱۲۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيْءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهٗ.

باب ۷۴۳ اِذَا بَاتَ طَاهِرًا

۱۲۳۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ

م ۱۲۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے اس کو روایت کیا۔ ابراہیم تیمی، حارث بن سُوید، حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی۔

بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی آدمی پر خطر منزل پر ٹھہرے اور اس کے پاس سواری ہو جس کے اوپر کھانے پینے کی چیزیں ہوں، چنانچہ وہ اپنا سر رکھ کر سو جاتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری کہیں جا چکی ہوتی ہے پھر گرمی اور پیاس کی شدت اسے تڑپاتی ہے یا جو اللہ نے چاہا۔ اس نے کہا کہ میں اپنی جگہ کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ واپس لوٹتا اور سو جاتا ہے۔ جب (بیدار ہوکر) سر اٹھاتا ہے تو اس کی سواری پاس ہوتی ہے۔ اسی طرح ابو عوانہ اور جریر نے اعمش سے روایت کی ہے۔ ابو اسامہ، اعمش، عمارہ نے حارث بن سُوید سے روایت کی۔ شعبہ، ابو مسلم، اعمش، ابراہیم تیمی نے حارث بن سُوید سے روایت کی۔ ابو معاویہ، اعمش، عمارہ، اسود نے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔
حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالےٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اسے مل جائے۔

دائیں کروٹ لیٹنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے، پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آپ کو بلانے کے لیے آتا۔

طہارت کی حالت میں رات گزارے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم خوابگا

بْنُ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْاَیْمَنِ وَقُلْ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ رَھْبَةً وَّرَغْبَةً اِلَیْكَ لَامَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ، اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْھُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ. فَقُلْتُ اَسْتَذْکِرُھُنَّ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.

میں جانے لگو تو وضو کرو جیسے نماز کے لئے کیا جاتا ہے، پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو: "اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے اپنا پشت پناہ بنالیا تجھ سے ڈرتے اور رغبت رکھتے ہوئے۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور ٹھکانا نہیں جو کتاب تو نے نازل فرمائی میں اُس پر ایمان لایا اور تیرے اُس نبی پر جو تو نے بھیجا"۔ اگر تو مر بھی جائے تو فطرت پر مرے گا۔ ان کلمات کو اپنی ہر گفتگو سے بعد میں رکھا کر میں نے کہا کہ کیا وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ کہہ لیا کروں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ کہا کرو۔

باب ۲۴۴ مَا یَقُوْلُ اِذَا نَامَ

سوتے وقت کیا پڑھے

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ قَالَ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا. وَاِذَا قَامَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ.

ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تو کہتے: "تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں"۔ جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے۔ "خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے"۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْھَمْدَانِیُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی رَجُلًا فَقَالَ اِذَا اَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ، وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ، رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ، اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ۔

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا۔ ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو وصیت فرمائی کہ جب تم اپنی خواب گاہ میں جانے کا ارادہ کرو تو کہو۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تیری تحویل میں دیا اور میں تیری طرف متوجہ ہو گیا اور میں نے اپنا پشت پناہ تجھے بنالیا، تیری جانب رغبت ہونے کے باعث تیرے سوا جائے پناہ اور ٹھکانا اور کسی کے پاس نہیں۔ میں تیری اُس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اُس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ اگر تم مر بھی گئے تو فطرت پر مرو گے۔

باب ۴۵ وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنٰى تَحْتَ الْخَدِّ الْأَيْمَنِ

دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھے۔

۱۲۴۰ حَدَّثَنِیْ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رات کے وقت جب خواب گاہ میں جاتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر کہتے: "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں"۔ جب بیدار ہوتے تو کہتے:۔" خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

باب ۴۶ النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

دائیں کروٹ پر سونا

۱۲۴۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ. اِسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ مَلَكُوتٌ. مُلْكٌ. مَثَلُ رَهَبُوتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ. تَقُولُ تُرْهِبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْحَمَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تو دائیں کروٹ پر سوتے تھے، پھر کہتے: "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، اور تیری جانب توجہ ہوا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے اپنی پشت پناہ بنایا، تیری جانب رغبت اور تیرا ڈر ہونے کے باعث، جائے پناہ اور ٹھکانا تیرے سوا اور کہیں نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا"۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کلمات کا کہنے والا اگر اسی رات کو مر بھی جائے تو فطرت یعنی اسلام پر مرا۔ اِسْتَرْهَبُوهُمْ مشتق ہے الرَّهْبَةِ سے اور مَلَكُوتٌ مُلْكٌ سے۔ مثل مشہور ہے رَهَبُوتٌ (ڈرنا) بہتر ہے رَحَمُوتٌ (مہربانی) سے اور کہتے ہیں، تُرْهِبُ (ڈرنا) بہتر ہے ترحم (رحم کرنا) سے۔

باب ۴۷ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ

رات کو جاگ اٹھے تو یہ دعا مانگے

۱۲۴۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا

ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ میں نے رات حضرت میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جب اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو منہ اور ہاتھ دھوئے اور سو گئے۔ پھر کھڑے ہوئے، مشکیزے کے پاس آئے، اس کا منہ کھولا اور درمیانہ

ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا بَيْنَ وُضُوْئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرٰى أَنِّيْ كُنْتُ أَتَّقِيْهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَأَخَذَ بِأُذُنِيْ فَأَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهٗ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهٗ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّأَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا قَالَ كُرَيْبٌ وَّسَبْعٌ فِي التَّابُوْتِ. فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ وُّلْدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِيْ بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

وضو کیا یعنی تھوڑا یا زیادہ پانی استعمال نہ فرمایا۔ پس آپ نے نماز پڑھی اور میں بھی کھڑا ہوگیا مگر دیر کر کے اُٹھا کیونکہ مجھے یہ اچھا محسوس نہ ہوا کہ آپ یہ سمجھیں کہ میں دیکھ رہا تھا۔ پس میں نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کیلئے آپ کے بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ چنانچہ آپ نے میرا کان پکڑا اور مجھے بائیں جانب کھڑا کرلیا۔ آپ نے پوری تیرہ رکعتیں پڑھیں، پھر لیٹے اور سو گئے، یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ جب بھی سوتے تو خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال نے نماز کے لئے اذان پڑھ دی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا اور آپ اپنی دعا میں کہہ رہے تھے: ۔ اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر دے اور میری نگاہ میں نور اور میری سماعت میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور مجھے نور بنا دے کریب کا بیان ہے کہ آپ نے سات چیزوں کا ۱۲۴۲۔ ذکر فرمایا میں حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک شخص سے ملا تو اُس نے اِن کا ذکر کر کے عصبی ولحمی ودمی، شعری ولبشری کا ذکر کیا نیز دو چیزیں اور بیان کیں۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میرے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر نیچے نور ہی نور کر دے نیز میرے تمام اعضاء کو نورانی بنا دے اور آخر میں دعا کی کہ وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا اور مجھے سراپا نور بنا دے۔ ظاہر ہے کہ پروردگار عالم نے ضرور ایسا ہی کر دیا ہوگا۔ لہٰذا رحمت دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اگر کسی کے نزدیک پہلے سے نور نہیں تھے تو اس دعا کے بعد تو ضرور نور بلکہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ بنا دیئے گئے ہوں گے۔ لہٰذا منکرین کو بھی چاہیے کہ حضور کے نور ہونے کا اب تو انکار نہ کریں اور وہ بھی کہا کریں کہ یا رسول اللہ!

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور، تیرا سب گھرانا نور کا

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے وقت تہجد پڑھتے تو کہتے: ۔ "اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو کچھ اُن میں ہے اور قابل تعریف تو ہے، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو کچھ اُن میں ہے، تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچی ہے، تیرا دیدار یقینی ہے، جنت یقینی ہے، دوزخ یقینی ہے

لِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.

باب ۷۴۸ التَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۲۴۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ اَقُوْمُ فَقَالَ مَكَانَكِ فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ اِذَا اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا اَوْ اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهٰذَا خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ. وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ التَّسْبِيْحُ اَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ.

باب ۷۴۹ التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۲۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِيْ يَدَيْهِ وَقَرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ.

باب ۷۵۰

۱۲۴۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ

قیامت یقینی ہے سارے نبی سچے ہیں اور محمد مصطفیٰ سچے ہیں اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیری طرف میں نے رجوع کیا۔ تیری مدد کے سہارے (دشمنوں سے) جھگڑا اور تیرے سپرد میں نے اپنا فیصلہ کیا۔ پس جو میں نے پہلے کیا اور آئندہ کروں، اسے معاف فرمادے اور جو میں نے چھپایا اور ظاہر کیا تو ہی سب سے پہلے تھا اور تو ہی سب کے بعد ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۲۴۳

سوتے وقت تکبیر اور تسبیح پڑھنا

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ نے ان چھالوں کی جو چکی پیسنے کے باعث اُن کے ہاتھوں میں پڑ گئے تھے حضور سے شکایت کی چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خادم مانگنے کیلئے حاضر ہوئیں لیکن آپ کو نہ پایا چنانچہ حضرت عائشہ سے اس امر کا ذکر کر گئیں۔ جب حضور ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے یہ بات گوش گزار کر دی حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر حضور ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے ہم کھڑے ہونے لگے تو فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ رہو پس آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو جب تم اپنے بستروں پر لیٹنے لگو یعنی خواب گاہ سنبھالو تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ شعبہ، خالد، عا

سوتے وقت تعوذ اور کچھ قرآن کریم سے پڑھنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بستر پر جانے لگتے تو سورۂ الفلق اور سورۂ الناس پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور پھر انہیں اپنے جسم اطہر پر مل لیا کرتے تھے۔

بستر جھاڑ کر سونا

ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم

سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ. تَابَعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ. وَقَالَ يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۷۵۱ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ

۱۲۴۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

باب ۷۵۲ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۱۲۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

باب ۷۵۳ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

۱۲۴۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ

میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اُسے چاہیے کہ اپنے بستر کو اپنی ازار کے اگلے (اندرونی) حصے سے صاف کرے کیونکہ اُسے کیا معلوم کہ اُس کے بعد کیا چیز اندر آ گئی۔ پھر کہے: "اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں اپنا پہلو بستر سے لگاتا ہوں اور تیری عنایت سے اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میری روح قبض فرمائے تو اُس پر رحم کرنا اور اُس کی حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے"۔ اسی طرح ابوضمرہ، اسمٰعیل بن زکریا نے عبیداللہ سے روایت کی۔ یحییٰ، بشر، عبیداللہ، سعید، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ مالک اور ابن عجلان، سعید، حضرت ابوہریرہ نے اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آدھی رات کے وقت کی دعا

ابو عبداللہ اغر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر رات کو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا کی طرف اپنی شان کے مطابق نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ فرماتا ہے: "کون ہے جو مجھ سے دعا کرنے والا تاکہ میں اُس کی دعا قبول فرماؤں، کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا تاکہ میں اُسے عطا کر دوں، کون ہے مجھ سے استغفار کرنے والا تاکہ میں اُس کی مغفرت کر دوں"

بیت الخلاء میں جانے کے وقت کی دعا

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو کہتے: "اے اللہ! میں ناپاکی اور ناپاکوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

صبح اٹھنے پر کیا پڑھے

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ سید الاستغفار یہ ہے: "اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو

صلی اللہ علیہ وسلم قال سید الاستغفار اللّٰھم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت ابوء لک بنعمتک وابوء لک بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اعوذ بک من شر ما صنعت اذا قال حین یمسی فمات دخل الجنۃ او کان من اھل الجنۃ واذا قال حین یصبح فمات من یومہ مثلہ

۱۲۵۰ ۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن ربعی بن حراش عن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام قال باسمک اللّٰھم اموت واحیا واذا استیقظ من منامہ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ۔

۱۲۵۱ ۔ حدثنا عبدان عن ابی حمزۃ عن منصور عن ربعی بن حراش عن خرشۃ بن الحر عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال اللّٰھم باسمک اموت واحیا فاذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ۔

باب ۷۵۴ ۔ الدعاء فی الصلاۃ

۱۲۵۲ ۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا اللیث قال حدثنی یزید عن ابی الخیر عن عبد اللہ بن عمرو عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء ادعو بہ فی صلاتی قال قل اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم ۔ وقال عمرو عن یزید عن ابی الخیر انہ سمع عبد اللہ بن عمرو قال ابو بکر رضی اللہ عنہ للنبی صلی اللہ

تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد وعدہ کیا تھا اُس پر بساط بھر قائم ہوں جو تو نے مجھے نعمتیں دیں اُن کا اقرار کرتا ہوں اور تیرے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" اگر کوئی شام کو اسے پڑھے اور رات کو مرجائے تو جنت میں داخل ہوا یا اہل جنت سے ہوگیا اور اگر صبح کے وقت ۱۲۴۹۔ پڑھے اور اُسی روز مرجائے تب بھی جنتی ہے یا جنت میں داخل ہوگا۔

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے: "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو کہتے:۔ خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

خرشہ بن حر کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو کہتے: "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں"۔ اور جب بیدار ہوتے تو کہتے:۔ "خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

نماز میں پڑھنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے ایسی دعا سکھائیے جس کے ساتھ میں نماز میں دعا کیا کروں۔ فرمایا کہ تم یوں کہا کرو:۔ "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا بہت زیادہ ظلم اور گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا مگر تو۔ پس مجھے بخش دے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ اور مجھ پر رحم فرما۔ بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے"۔ عمرو، یزید، ابوالخیر عبداللہ بن عمر، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم

عليه وسلم

١٢٥٣ حدثنا علي حدثنا مالك بن سعير حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها أنزلت في الدعاء

١٢٥٤ حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن عبد الله رضي الله عنه قال كنا نقول في الصلاة السلام على الله السلام على فلان فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم إن الله هو السلام فإذا قعد أحدكم في الصلاة فليقل التحيات لله إلى قوله الصالحين فإذا قالها أصاب كل عبد لله في السماء والأرض صالح أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ثم يتخير من الثناء ما شاء

باب ۵۵ الدعاء بعد الصلاة

١٢٥٥ حدثني إسحاق أخبرنا يزيد أخبرنا ورقاء عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة قالوا يا رسول الله ذهب أهل الدثور بالدرجات والنعيم المقيم قال كيف ذاك قال صلوا كما صلينا وجاهدوا كما جاهدنا وأنفقوا من فضول أموالهم وليست لنا أموال قال أفلا أخبركم بأمر تدركون من كان قبلكم وتسبقون من جاء بعدكم ولا يأتي أحد بمثل ما جئتم إلا من جاء بمثله تسبحون في دبر كل صلاة عشرا وتحمدون عشرا وتكبرون عشرا تابعه عبيد الله بن عمر عن سمي ورواه ابن عجلان عن سمي ورجاء بن حيوة ورواه جرير عن عبد العزيز بن رفيع عن أبي صالح عن أبي الدرداء ورواه سهيل عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

١٢٥٦ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آیت: "اور نہ اپنی نماز میں بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ" یہ دعا کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نمازوں میں یوں سلام کہا کرتے: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو فلاں پر سلام ہو پس ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز کے قعدہ میں بیٹھے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: "التحیات للہ سے الصالحین تک"۔ جب اس طرح کہے گا تو آسمان و زمین میں جتنے اللہ کے نیک بندے ہیں سب کو سلام پہنچ جائے گا۔ پھر کہے: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔ پھر جو چاہے دعا کرے۔

نماز کے بعد دعا۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں میں بازی لے گئے۔ فرمایا کہ یہ کیونکر؟ عرض کی کہ جس طرح انہوں نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی، جس طرح انہوں نے جہاد کیا تو ہم نے بھی کیا۔ لیکن انہوں نے اپنا وافر مال راہِ خدا میں خرچ کیا جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں، جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گزرے اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے۔ مگر وہ جو تمہاری طرح کرے۔ تم اپنی ہر نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ اور دس دفعہ اللہ اکبر کہا کرو۔ عبید اللہ بن عمر نے سُمی سے اسی طرح روایت کی، ابن عجلان نے سُمی اور رجاء بن حیوٰۃ سے روایت کی۔ جریر، عبد العزیز بن رفیع، ابو صالح نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ سہیل، ان کے والد ماجد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

۱۲۵۵ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ.

باب ۷۵۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَ نَفْسِهِ

وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ.

۱۲۵۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَيَا عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِهِمْ يُذَكِّرُ تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هٰذَا وَلٰكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهِ فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمُ قَاتَلُوْهُمْ فَأُصِيْبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ فَلَمَّا أَمْسَوْا أَوْقَدُوْا نَارًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النَّارُ، عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ، قَالُوْا عَلَى حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ. أَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا وَكَسِّرُوْهَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نُهَرِيْقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ.

تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے لئے خط میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام پھیرتے ہی ہر نماز کے بعد کہتے۔ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور اور وہ ہر شئے پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا فرمائے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اُسے کوئی دے نہیں سکتا کوئی شان والا اپنی مرضی سے نفع نہیں پہنچا سکتا کیونکہ شان کا عطا کرنے والا تو ہے" شعبہ نے منصور سے اس کی روایت کی اور کہا کہ میں نے اسے مسیّب سے سُنا

جو اپنے مسلمان بھائی کیلئے دعا کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُن کے لئے دعا کیجیے۔ حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: "اے اللہ! عبید اللہ بن عامر کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے گناہ بخش دے۔"

یزید بن ابو عُبید مولیٰ سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے تو ایک شخص نے کہا: "اے عامر! کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں اپنے اشعار سنائیں"۔ پس یہ سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے کہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ فرماتا تو ہم راہ ہدایت نہ پاتے اور اس کے علاوہ اور کتنے ہی اشعار پڑھے جو مجھے یاد نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ عامر بن اکوع ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش، آپ ہمیں ان سے فائدہ حاصل کرنے دیتے۔ جب لوگ صف بستہ ہوئے تو حضرت عامر کو اپنی ہی تلوار کا زخم لگا جس کے سبب اُن کا وصال ہو گیا۔ شام کے وقت لوگوں نے بڑی کثرت سے آگ جلائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے اور کس چیز کیلئے جلائی جا رہی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کے لیے۔ فرمایا کہ جو کچھ ہانڈیوں میں ہے اُسے پھینک دو اور انہیں توڑ ڈالو۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گوشت پھینک کر ہانڈی دھو نہ لیں؟

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مال صدقہ لے کر آتا تو آپ کہتے:- اے اللہ فلاں کی آل پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ اسی طرح میرے والد ماجد حاضر خدمت ہوئے تو کہا:- اے اللہ! آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَكَّ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخلصہ کے رنج سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ وہ ایک بت تھا جس کی لوگ پوجا کرتے اور اُسے کعبہ یمانیہ کہتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس عاجز سے گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھا جاتا۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی:- یا اللہ! اسے جما دے اور اسے ہدایت دینے والا نیز ہدایت یافتہ بنا۔ اُن کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم احمس کے پچاس آدمی (گھڑ سوار) لیکر نکلا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت لیکر نکلا۔ چنانچہ میں اُس کے پاس پہنچا اور اُسے جلا دیا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم میں نے اُسے م...

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت اُم سُلیم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ انس تو آپ کا خادم ہے آپ دعا کیجئے: اے اللہ! اسکے مال و اولاد کو بڑھا اور جو اسے عطا فرمایا ہے اُس میں برکت دے۔

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا فِي سُورَةِ كَذَا وَكَذَا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا:- اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے کہ اُس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد کروا دیں جو میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا۔

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَأَخْبَرْتُ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس تقسیم میں رضائے الٰہی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ پس میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

باب ۵۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ، فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مِرَارٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ، فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذٰلِكَ يَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذٰلِكَ الْاِجْتِنَابَ.

باب ۵۸ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ.

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ.

باب ۵۹ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

دی تو آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ میں نے چہرۂ انور پر غصے کے آثار دیکھے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

دُعا میں قافیہ آرائی اچھی نہیں

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو ہفتے میں ایک بار واعظ سناؤ، اگر زیادہ کی تمنا ہو تو دوبارہ اور اگر بہت زیادہ چاہو تو تین بار اور ایسا نہ کرنا کہ لوگ قرآن کریم سے اکتا جائیں اور میں تمہیں ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھوں کہ لوگ اپنی خوش طبعی کی باتوں میں مصروف ہوں تو تم اُن کی بات کاٹ کر اپنی تقریر جھاڑنا شروع کر دو کہ وہ پریشان ہو کر رہ جائیں، بلکہ خاموشی اختیار کرو اور اگر وہ تم سے وعظ کرنے کو کہیں تو تقریر کرو لیکن اُن کی خواہش کو دیکھ کر دعا میں مقفّع عبارت نہ ہو ایسا کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ ایسا کرنے سے اجتناب ہی فرماتے تھے۔

یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ خدا پر کسی کا دباؤ نہیں ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اُسے چاہیے کہ حتمی سوال کرے اور یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے فلاں چیز عطا فرما دے کیونکہ خدا پر دباؤ ڈالنے والا کوئی نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یوں دعا نہ کرے: "اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما"، بلکہ حتمی سوال کرے کیونکہ اُسے زبردستی روکنے والا کوئی نہیں۔

جلد بازی سے کام نہ لے تو بندے کی دعا قبول ہوتی ہے

ابو عبید مولیٰ ابن ازہر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔

بَابُ ۷۶۰ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

بَابُ ۷۶۱ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ۔

۱۲۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتَّى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

بَابُ ۷۶۲ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَدَعَا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ

عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تم میں سے کوئی جلدی نہ کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن یوں کہنے لگتا ہے کہ میں نے دعا کی لیکن تو نے قبول نہ فرمائی

دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے کہ: "اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں"۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

دعا میں قبلہ رو ہونا ضروری نہیں

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ "یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش برسائے" تو آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش ہونے لگی یہاں تک کہ لوگوں کا اپنے گھروں تک پہنچنا دوبھر ہو گیا۔ چنانچہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی تو وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: "اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش کو ہم سے ہٹائے کیونکہ ہم تو غرق ہو چلے" چنانچہ آپ نے دعا کی: "اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا" چنانچہ بادل مدینہ منورہ کے ارد گرد چلے گئے اور مدینہ طیبہ پر بارش بند ہو گئی۔

قبلہ رو ہو کر دعا کرنا

یحییٰ بن عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارش کی دعا کرنے کے لئے عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپ نے بارش کے لئے دعا مانگی۔ پھر قبلہ رو ہو گئے اور آپ نے

اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَآءَهُ .

اپنی چادر الٹ دی ۔

بَابُ ٦٣ دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ بِطُوْلِ الْعُمُرِ وَبِكَثْرَةِ مَالِهٖ

حضور کا اپنے خادم کے لئے بھی عمر اور مال بڑھنے کی دعا کرنا

١٢٦٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ اُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ. قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ .

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ۔ میری والدۂ ماجدہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اپنے خادم انس کے لئے دعا کیجئے ۔ آپ نے دعا کی: " اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر دے اور جو اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے "۔

بَابُ ٦٤ اَلدُّعَآءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

تکلیف کے وقت کی دعا ۔

١٢٧٠ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ .

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں دعا کیا کرتے: " نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت اور علم والا ہے ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے ۔

١٢٧١ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَقَالَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ .

قتادہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں دعا کیا کرتے: " نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت و حکمت والا ہے ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے "۔

بَابُ ٦٥ التَّعَوُّذِ مِنْ جُهْدِ الْبَلَآءِ

سخت مصیبت سے پناہ مانگنا

١٢٧٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جُهْدِ الْبَلَآءِ، وَدَرْكِ الشَّقَآءِ، وَسُوْءِ الْقَضَآءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ. قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيْثُ ثَلَاثٌ زِدْتُ اَنَا وَاحِدَةً لَا اَدْرِيْ اَيَّتُهُنَّ هِيَ .

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت مصیبت، بدبختی کے آنے، بُری تقدیر اور دشمنوں کے طعن و تشنیع سے پناہ مانگا کرتے تھے ۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ حدیث میں تین باتوں کا ذکر تھا، ایک کا مجھ سے اضافہ ہو گیا۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ ایک کونسی ہے ۔

باب ۲۶۶ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى

۱۲۷۳ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى. قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى.

حضور کا رفیقِ اعلیٰ سے ملنے کی اللہ تعالےٰ سے دعا کرنا

ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر نے مجھے اہل علم کے مجمع میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تندرستی کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی اُس وقت تک روح قبض نہیں کی گئی یہاں تک کہ اُسے جنت میں اُس کا ٹھکانا دکھا دیا گیا اور پھر اُسے اختیار دیا گیا۔ جب آپ بیمار پڑے تو آپ کا سرِ مبارک میری ران پر تھا اور گھڑی بھر بیہوشی رہی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے چھت کی دیکھا اور کہا: "اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ"۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے اور وہ صحیح ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی ہے: "اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ"۔

باب ۲۶۷ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ

۱۲۷۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا قَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ.

۱۲۷۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فِي بَطْنِهٖ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ.

۱۲۷۶ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا

موت اور زندگی کی دعا کرنا

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ میں حضرت خبّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع فرمایا نہ ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خبّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے ہوئے تھے کہ اگر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوا ہوتا تو میں اس کے لئے دعا کرتا۔

عبدالعزیز بن صُہیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف کے باعث موت کی تمنا نہ کرے جو اُسے پہنچے اور اگر موت کی آرزو کرنے کے سوا چارہ کار نہ ہو تو یوں کہنا چاہیے:۔ اے اللہ! مجھے اُس وقت تک زندہ رکھا

كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

بَابُ ٧٦٨ الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُؤُسِهِمْ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى وُلِدَ لِي غُلَامٌ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ.

١٢٧٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

١٢٧٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ أَوْ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ.

١٢٧٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ.

١٢٨٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے وفات دینا جبکہ موت میرے لئے بہتر ہو۔

بچوں کیلئے برکت کی دعا کرنا اور اُنکے سر پر ہاتھ پھیرنا۔

حضرت ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لئے برکت کی دُعا کی۔

جُعد بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ جان مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض گزار ہوئیں:۔ یارسول اللہ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا پھر میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو حجلہ

سعید بن ابوایوب نے ابوعُقیل سے روایت کی ہے کہ میرے جدّ امجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے بازار سے یا بازار کی طرف لے جاتے اور غلہ خریدتے تو اُن کی حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عمر سے ملاقات ہوتی۔ چنانچہ وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لیجئے کیونکہ آپ کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے برکت کی تھی۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا کہ بھیجنے کے باوجود سواری پر لدا ہوا غلہ جتنا لے جاتے اتنا ہی گھر واپس آجاتا۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے محمود بن ربیع نے بتایا کہ جن کے منہ پر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُن کے کنوئیں کا پانی لے کر کُلی کی جبکہ وہ بچے تھے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لئے دعا کرتے۔ چنانچہ ایک بچہ لایا گیا تو اُس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر اُس پر بہا دیا اور اُسے نہ دھویا۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ۔

بَابُ ۷۶۹ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ۔

بَابُ ۷۷۰ هَلْ يُصَلّٰى عَلٰى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ اِذَا اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى ۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جن کے اُوپر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو ایک وتر پڑھتے ہوئے دیکھا۔

حضور پر درود بھیجنا

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے تو انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دے دوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہے لیکن ہم آپ پر درود کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو:۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ پر اور آلِ محمد پر جیسے تو نے درود بھیجی حضرت ابراہیم پر بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت دے حضرت محمد مصطفیٰ کو اور آلِ محمد کو جیسے تو نے برکت دی حضرت ابراہیم

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلام کرنا تو یہ ہے لیکن ہم درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو:۔ اے اللہ! محمد مصطفیٰ پر درود بھیج جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جیسے تو نے حضرت ابراہیم پر درود بھیجی اور حضرت محمد مصطفیٰ کو برکت دے اور آلِ محمد کو جیسے تو نے حضرت ابراہیم اور آلِ ابراہیم کو برکت دی۔

کیا حضور کے سوا دوسروں پر درود بھیجے

ارشادِ ربانی ہے:۔ اور اُن کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا اُن کے دلوں کا چین ہے (سورہ التوبہ آیت ۱۰۳)

عمرو بن مُرّہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقہ لیکر حاضر ہوتا تو آپ کہتے:۔ اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد ماجد صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا:۔ اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر رحمت نازل فرما۔

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

عمرو بن سُلیم زرقی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو حُمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے :۔ یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو :۔ اے اللہ! محمد مصطفےٰ پر اُن کی ازواجِ مطہرات اور اولاد پر درود نازل فرما جیسے تو نے آلِ ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد مصطفےٰ کو برکت دے اور آپ کی ازواج و اولاد کو جیسے تو نے آلِ ابراہیم کو برکت دی۔ بیشک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

بَابُ ۷۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذَيْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكَاةً وَّرَحْمَةً۔

حضور نے دعا کی کہ جس کو میں نے تکلیف دی اُسے کفارہ اور رحمت بنا دے

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهٗ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا کہ اے اللہ! جس صاحبِ ایمان کے لئے میں نے نامناسب لفظ کہا ہو تو قیامت کے روز اُسے اپنے قرب کا ذریعہ بنا دینا۔

بَابُ ۷۸ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

فتنوں سے پناہ مانگنا

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ الْمَسْاَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهٗ لَكُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَهٗ فِي ثَوْبِهٖ يَبْكِي فَاِذَا رَجُلٌ كَانَ اِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ اَبِي قَالَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ اِنَّهٗ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَاَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا یہاں تک کہ سوالات کا سلسلہ دراز ہوگیا تو آپ ناراض ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر آپ نے فرمایا:۔ آج تم مجھ سے کوئی ایسی چیز نہیں پوچھو گے جو میں تمہیں بتا نہ دوں آپ نے دائیں بائیں توجہ فرمائی تو ہر شخص کپڑے میں اپنا سر چھپا کر رو رہا تھا۔ چنانچہ ایک شخص جس کو لوگ اُس کے باپ کے سوا دوسرے کی جانب نسبت کرتے تھے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر حضرت عمر گویا ہوئے اور عرض کی :۔ ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں ہم فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو پہلے نہیں دیکھا۔ بیشک مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئیں، یہاں تک کہ میں نے انہیں اس دیوار کے پرے دیکھا۔ قتادہ اس حدیث

هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔ کو بیان کرتے وقت اس آیت کو بھی پڑھا کرتے۔ اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورۃ المائدہ آیت ۱۰۱)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے پروردگار نے قیامت تک کی تمام باتیں بتادی تھیں اور اُن کی معجز نمانگاہوں سے قیامت تک ہونے والا کوئی چھوٹا یا بڑا واقعہ پوشیدہ نہیں تھا، اسی لیے بار بار صحابۂ کرام کے سامنے اعلان فرمایا اور سوال کرنے کے لیے کہا ——— اس پر ایک صحابی نے سوال کیا کہ حضور میرا باپ کون ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا عام انسانوں کو حقیقی علم نہیں ہوتا بلکہ آدمی کی والدہ ہی اس کے بارے میں حتمی طور پر جانتی ہے لیکن رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتادیا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ سبحان اللہ! یہ ہے نگاہ مصطفےٰ کا عالم۔

دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک چھپا ہوا منافق کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ آپ نے جواب دیا کہ جہنم میں ——— معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب کو ہر آدمی کا ٹھکانا اور انجام بھی معلوم ہے جیسا کہ آپ نے ایک دفعہ صحابۂ کرام کو دو کتابیں بھی دکھائیں۔ ایک میں تمام اہلِ جنت کے نام تھے اور آخر میں ان کی کل تعداد تھی اور دوسری میں جہنمیوں کے نام اور اُن کی کل تعداد درج تھی ——— لہٰذا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی باتوں سے بے خبر منوانے پر زور لگانا، آیات واحادیث کے مفہوم ومعانی کو کھینچ گھسیٹ کر اپنی تائید میں پیش کرنا اور اس کارگزاری سے عوام الناس کو اپنا ہم نوا بنانا شانِ رسالت کے خلاف سازش، غیر مسلموں کی سکھائی ہوئی شرارت اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا تو ہے لیکن اس رسول دشمنی سے اپنی عاقبت خراب کرنے کے سوا حاصل اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ خدائے ذوالمنن تمام مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب کرے، آمین۔

بَابُ ۷۷۳ التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

لوگوں کے غالب آجانے سے پناہ مانگنا

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَاءَهٗ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهٗ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ اَزَلْ اَخْدُمُهٗ حَتّٰى اَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَاَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ اَرَاهُ يُحَوِّيْ وَرَاءَهٗ بِعَبَاءَةٍ اَوْ كِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ ثُمَّ

عمرو بن ابو عمرو مولیٰ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ سے اُن کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا اپنی خدمت کیلئے مانگا۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھاکر نکلے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ اترتے تو میں اکثر آپ کو یہ کہتے ہوئے سنتا: اے اللہ! میں رنج وغم سے، عاجزی اور سستی سے، بخل اور نامردی سے، کمرشکن قرض اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پس میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ جب ہم خیبر سے واپس آرہے تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حُیَی کو ساتھ رکھا تھا۔ جنہیں آپ نے اپنے لئے منتخب فرمالیا تھا۔ چنانچہ میں دیکھ رہا تھا کہ آپ نے چادر یا کمبل سے اپنے پیچھے اُن کے لئے ایک دائرہ سا بنا رکھا تھا یہاں تک کہ جب ہم صہباء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے ایک

۱۲۸۸ - خادم مترجم کی دعا: اے اللہ اس کے عمر اور رزق میں برکت عطا فرما۔

ارسلني فدعوت رجالا فاكلوا وكان ذلك بناءه بها ثم اقبل حتى بدا له احد قال هذا جبيل يحبنا ونحبه فلما اشرف على المدينة قال اللهم اني احرم ما بين جبليها مثل ما حرم به ابراهيم مكة، اللهم بارك لهم في مدهم وصاعهم۔

چمڑے کے دسترخوان پر ملیدہ تیار کروایا۔ پھر لوگوں کو بلانے کے لیے مجھے بھیجا۔ چنانچہ لوگوں نے کھانا کھایا اور یہی آپکی دعوت ولیمہ تھی۔ پھر آپ آگے بڑھے یہاں تک کہ کوہ احد نظر آنے لگا تو فرمایا کہ یہ پہاڑی ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ منورہ دکھائی دیا تو آپ نے کہا۔ اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا۔ اے اللہ! ان کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔ ۱۲۸۸

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۶۶۰، ۲۱۶۶ اور ۲۱۹۱ میں بھی موجود ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم بنا دیا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنا دیا تھا۔ معلوم ہوا کہ خدائے ذوالمنن نے اپنے حبیب اور خلیل کو تحلیل وتحریم یعنی حلال اور حرام قرار دینے کا اختیار بھی مرحمت فرمایا تھا۔ اس بارے میں تفصیلی حاشیہ پیچھے گزر چکا ہے، وہاں ملاحظہ فرما لیا جائے۔

باب ۷۷۔ التعوذ من عذاب القبر۔

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۱۲۸۹۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا موسى بن عقبة قال سمعت ام خالد بنت خالد قال ولم اسمع احدا سمع من النبي صلى الله عليه وسلم غيرها قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يتعوذ من عذاب القبر۔

موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے سوا کسی نے یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے نہیں سنی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

۱۲۹۰۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك عن مصعب كان سعد يأمر بخمس ويذكرهن عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يأمر بهن اللهم اني اعوذ بك من البخل واعوذ بك من الجبن واعوذ بك ان ارد الى ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنيا يعني فتنة الدجال واعوذ بك من عذاب القبر۔

عبدالملک بن عمیر نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں پانچ باتوں کا حکم دیتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا حکم فرمایا کرتے:۔ اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں نامردی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں انتہائی ضعیفی کی عمر تک لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں یعنی دجال کے فتنے سے اور میں عذاب قبر سے۔

۱۲۹۱۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن ابي وائل عن مسروق عن عائشة قالت دخلت على عجوزان من عجز يهود المدينة فقالتا لي ان اهل القبور يعذبون في قبورهم فكذبتهما ولم انعم ان اصدقهما فخرجتا ودخل على النبي صلى الله عليه وسلم فقلت له يا

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے تو میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کے خیال کی تصدیق نہیں کی، تو وہ چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے میں عرض گزار ہوئی۔

رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَجُوْزَیْنِ وَذَکَرَتْ لَہٗ فَقَالَ: صَدَقَتَا اِنَّھُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُہُ الْبَھَائِمُ کُلُّھَا، فَمَا رَأَیْتُہٗ بَعْدُ فِیْ صَلٰوۃٍ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

یا رسول اللہ! دو بوڑھی عورتوں نے مجھ سے یہ بات کہی تو آپ نے فرمایا ان دونوں نے سچ کہا۔ بیشک انہیں عذاب دیا جاتا ہے اور یہ سب حیوانات اُس عذاب کو دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے آپ کو دیکھا کہ ہر نما(ز)...

بابٌ ۷۵ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا

۱۲۹۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ، کَانَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

معتمر نے اپنے والدِ ماجد کو اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے: "اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، ضعیفی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بابٌ ۷۶ التَّعَوُّذِ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

۱۲۹۳ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے: "اے اللہ! میں سستی، ضعیفی، گناہ قرض، فتنۂ قبر، عذاب قبر، فتنۂ دوزخ، عذاب دوزخ اور امیری کے فتنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں غربت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے صاف کردے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا نیز میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان تو نے دوری رکھی ہے۔

بابٌ ۷۷ الْاِسْتِعَاذَۃِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْکَسَلِ۔

بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا۔

۱۲۹۴ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ۔

عمرو بن ابو عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے: ۔ اے اللہ! میں رنج و غم سے، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے دبا لینے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

[illegible] ۱۲۹۱۰ م [illegible] ۱۲۹۰۰ م

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ. اَلْبُخْلُ وَالْبَخَلُ وَاحِدٌ مِثْلُ الْحُزْنِ وَالْحَزَنِ

۱۲۹۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَاْمُرُ بِهٰؤُلَاءِ الْخَمْسِ وَيُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ اَرَاذِلُنَا اَسْقَاطُنَا

۱۲۹۶ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ.

بَابُ الدُّعَاءِ يَرْفَعُ الْوَبَاءَ وَالْوَجَعَ

۱۲۹۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ اِلَيْنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا.

۱۲۹۸ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ: عَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوٰى اَشْفَيْتُ مِنْهَا عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِي مَا تَرٰى

بخل سے پناہ مانگنا

اَلْبُخْلُ اور اَلْبَخَلُ ایک ہیں جیسے اَلْحُزْنُ اور اَلْحَزَنُ۔

عبدالملک بن عمیر نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان پانچ باتوں کا حکم دیتے اور انہیں نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے: ۔ اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی ضعیفی کی عمر کو پہنچ جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

بہت ہی ضعیفی کی عمر سے پناہ مانگنا

اَرَاذِلُنَا ہمارے کمینے لوگ۔

عبدالعزیز بن صُہیب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پناہ مانگتے ہوئے کہا کرتے: " اے اللہ! میں سُستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی ضعیفی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

دعا وبا اور مصیبت کو دور کر دیتی ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: "اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت ڈال دے جیسے تو نے مکہ مکرمہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جُحفہ کی طرف بھیج دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے مُد اور صاع میں برکت دے"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ تکلیف کے باعث میں موت کے منہ تک پہنچ گیا تھا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جتنی مجھے تکلیف ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک

مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَبِشَطْرِهٖ؟ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، قَالَ سَعْدٌ رَثٰى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ۔

بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی تو آدھا؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ دست چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں اور تم رضائے الٰہی کے لئے جو کچھ خرچ کرتے ہو اُس کا تمہیں ثواب ملتا ہے، یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دو اُس کا بھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا میں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم بچھڑ جاؤ گے نہیں بلکہ تم رضائے الٰہی کیلئے کام کرو گے جس کے باعث تمہارے درجے اور عزت میں اضافہ ہوگا اور شاید تم عمر دراز پاؤ جس کے باعث کتنے ہی لوگ تم سے نفع پائیں اور کتنے ہی نقصان اٹھائیں۔ اے اللہ میرے ساتھیوں کی ہجرت پوری فرما دے اور انہیں واپس نہ لوٹا لیکن حضرت سعد بن خولہ کا افسوس رہا ہے۔

بَابُ ۸۱ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ

بہت ضعیفی کی عمر، دنیا اور دوزخ کے فتنے سے پناہ مانگنا

۱۲۹۹ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُن لفظوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو جن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے:۔ "اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور نکمّی عمر کی طرف لوٹ جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے:۔ اے اللہ! میں سستی، نکمّی عمر، قرض کے بوجھ اور گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب، فتنۂ جہنم، عذابِ قبر، امیری کے فتنہ کی بُرائی، غربت کے فتنہ کی برائی اور مسیح دجّال کے فتنہ کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف کر

الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

دے جسطرح سفید کپڑا گندگی سے صاف کر دیا جاتا ہے نیز میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب

باب ۷۸۲ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰى

۱۳۰۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

دولت مندی کے فتنے سے پناہ مانگنا

عروہ بن زبیر نے اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یوں پناہ مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں فتنہ جہنم اور عذاب جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دولت مندی کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مفلسی کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح و دجال کے فتنے سے تیری پناہ

باب ۷۸۳ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

۱۳۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ،

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

مفلسی کے فتنے سے پناہ مانگنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں فتنہ جہنم، فتنہ قبر، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنہ دولت مندی کی برائی، فتنہ مفلسی کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے یوں صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے نیز میرے گناہوں اور میرے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے

اے اللہ! میں سستی، بار عصیاں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں

باب ۷۸۴ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ.

۱۳۰۳ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ. وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ

کثرت مال اور برکت کی دعا کرنا

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالٰی عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے اس کے لیے اللہ تعالٰی سے دعا کیجیے۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت دے اور اس میں اسے برکت دے جو اسے عطا فرمایا ہے۔ ہشام بن زید کا بیان ہے کہ

بْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ۔

میں نے حضرت انس بن مالک سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئیں: ۔ انس آپ کا خادم ہے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی: ۔ اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو بڑھا اور اس میں اسے برکت عطا فرما جو اسے دیا ہے۔

بَابُ ۸۵: الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِسْتِخَارَةِ

استخارہ کے وقت دعا کرنا

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ: إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں استخارے کی تعلیم اس طرح دیا کرتے جیسے قرآن کریم کی سورت کی۔ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یوں دعا کرو: ۔ اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے بھلائی چاہتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعے توفیق کا طلب گار ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے جبکہ میں نہیں جانتا اور تو تمام چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام تیرے علم میں میرے لئے دینی، معاشی اور اخروی لحاظ سے بہتر ہے یا حال اور مال میں بہتر ہے تو اُسے میرے لئے مقرر فرما دے اور اگر یہ کام میرے لئے دینی، دنیاوی اور اخروی لحاظ سے برا ہے یا یہ فرمایا کہ حال اور مال کے لحاظ سے برا ہے تو اُسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اُس سے دور رکھنا اور جس کام میں میرے لئے بھلائی ہو وہ میرا مقدر فرما دے، پھر اُسکے ساتھ مجھے راضی کر دینا اور اپنی حاجت عرض کرے۔

بَابُ ۸۶: الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے وقت دعا کرنا

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس سے وضو فرمایا، پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی: ۔ اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما، اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر دعا کی: ۔ اے اللہ! قیامت کے روز اپنی مخلوق میں سے اس کا مرتبہ اکثر لوگوں سے بلند رکھنا۔

باب ۷۸۷ الدعاء اذا علا عقبة

۱۳۰۷ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي عثمان عن ابي موسى رضي الله عنه قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فكنا اذا علونا كبرنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ايها الناس اربعوا على انفسكم فانكم لا تدعون اصم ولا غائبا ولكن تدعون سميعا بصيرا ثم اتى علي وانا اقول في نفسي لا حول ولا قوة الا بالله فقال يا عبد الله ابن قيس قل لا حول ولا قوة الا بالله فانها كنز من كنوز الجنة او قال الا ادلك على كلمة هي كنز من كنوز الجنة لا حول ولا قوة الا بالله.

بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو کیونکہ تم کسی گونگے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ سب کچھ سننے اور سب کچھ دیکھنے والے کو پکارتے ہو۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اُس وقت میں اپنے دل میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا تو آپ نے فرمایا:۔ اے عبداللہ بن قیس! لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

باب ۷۸۸ الدعاء اذا هبط واديا فيه حديث جابر

وادی میں اترتے وقت دعا کرنا

اس بارے میں حضرت جابر کی حدیث ہے۔

باب ۷۸۹ الدعاء اذا اراد سفرا او رجع.

۱۳۰۸ - حدثنا اسماعيل قال حدثني مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قفل من غزو او حج او عمرة يكبر على كل شرف من الارض ثلاث تكبيرات ثم يقول لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آيبون تائبون عابدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده.

سفر کا ارادہ کرتے وقت اور واپسی پر دعا کرنا

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اونچی جگہ پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور اُس کے بعد یوں گویا ہوتے: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اُسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اُس اکیلے نے فوجوں کو شکست دی۔

باب ۷۹۰ الدعاء للمتزوج

۱۳۰۹ - حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن انس رضي الله عنه قال رای النبي صلى الله عليه وسلم على عبد الرحمن بن عوف

دولہا کے لئے دعا کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پر زرد نشانات دیکھے تو فرمایا:۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ عرض کی کہ میں نے

أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ: مَهْيَمْ أَوْمَهْ؟ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

گٹھلی کے برابر سونا دے کر ایک عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعًا أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ: هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ أَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قُلْتُ هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ فَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ. لَمْ يَقُلْ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو بَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ.

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے والد محترم کا وصال ہو گیا اور پیچھے سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑیں تو میں نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے جابر! تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کنواری یا شوہر دیدہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ شوہر دیدہ سے فرمایا کہ لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اُس کے ساتھ دل بہلاتے اور وہ تمہارے ساتھ یا یہ فرمایا کہ تم اُس کو ہنساتے اور وہ تمہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ابا جان فوت ہو گئے اور انہوں نے سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ پس میں نے یہ ناپسند کیا کہ اُن جیسی (ناتجربہ کار) لڑکی لے آؤں لہٰذا میں نے ایسی عورت سے شادی کی ہے جو اُن کی دیکھ بھال کر سکے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔

(حاشیہ: ابن عیینہ اور محمد بن مسلم نے عمرو بن دینار سے بَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ کے الفاظ روایت نہیں کیے ۱۲۔ ۱۳۱۰)

بَابٌ ۷۹۱ مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

بیوی کے پاس آکر کیا دعا کرے

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یوں دعا کرے۔ اللہ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھنا اور اُس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ کیونکہ اگر اُس سے اُن دونوں کی قسمت میں کوئی اولاد ہے تو شیطان کبھی اُسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

بَابٌ ۷۹۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

حضور نے دنیا کی بھلائی کیلئے بھی دعا کی

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:۔ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دینا اور ہمیں عذاب جہنم سے بچانا

بَابٌ ۷۹۳ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَآءِ حَدَّثَنَا عُبَیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ کَمَا تُعَلَّمُ الْکِتَابَةُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ نُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ اُن کے والدِ ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم یہ کلمات ہمیں اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے تمہیں لکھنا سکھایا جاتا ہے:۔ اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں انتہائی کی عمر کو پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں فتنہ دنیا اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

باب ۷۹۴ تَکْرِیْرِ الدُّعَآءِ

بار بار دعا کرنا

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِیَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ حَتّٰی اِنَّهٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّیْءَ وَمَا صَنَعَهٗ، وَاِنَّهٗ دَعَا رَبَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُهٗ فِیْهِ؟ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَمَا ذَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ جَآءَنِیْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ؟ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِیْمَاذَا؟ قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ، قَالَ فَاَیْنَ هُوَ؟ قَالَ فِیْ ذَرْوَانَ۔ وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِیْ بَنِیْ زُرَیْقٍ قَالَتْ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی عَآئِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَکَاَنَّ مَآءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّآءِ وَلَکَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ قَالَتْ فَاَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلَّا اَخْرَجْتَهٗ؟ قَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ شَفَانِیَ اللّٰهُ وَکَرِهْتُ اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا۔ زَادَ عِیْسَی ابْنُ یُوْنُسَ وَاللَّیْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تو حالت یہ ہوئی کہ آپ ایک کام کے بارے میں خیال فرماتے کہ کر لیا ہے۔ لیکن کیا نہیں ہوتا تھا چنانچہ آپ نے اپنے رب سے دعا کی۔ پھر فرمایا:۔ کیا تم جانتی ہو کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ بات بتا دی ہے جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا کہ میرے پاس دو آدمی آئے۔ پس اُن میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پیروں کے پاس چنانچہ ایک نے اُن میں سے اپنے ساتھی سے کہا۔ اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ اُس نے کہا کہ جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ جادو کس نے کیا؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کہ کس چیز میں؟ جواب کہ کنگھی، کنگھی سے نکلے ہوئے بال اور نر کھجور کی چھال میں۔ پوچھا کہ وہ کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذروان میں۔ ذروان بنی زریق کا کنواں تھا حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کنویں پر گئے۔ پھر جب حضرت عائشہ کے پاس واپس لوٹے تو فرمایا:۔ خدا کی قسم، اس کا پانی تو مہندی کے دھوون کی طرح ہے اور اسکی کھجوریں گویا شیاطین کے سر ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واپس آکر کنویں کے حالات بتائے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ نے اسے نکلوایا کیوں نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دیدی تو میں نے ناپسند کیا کہ برائی کو لوگوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَدَعَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

بَاب ۷۹۵ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ.

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَنَتَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ. اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ.

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَاُصِيْبُوْا فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلٰى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُوْلُ اِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

یوں مختصر کر دوں۔ دوسری سند کیساتھ حضرت عائشہ سے جو روایت

مشرکین کے خلاف دعا کرنا

حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سات سال مسلط فرما اور دعا کی:۔ اے اللہ! ابوجہل کو سنبھال۔ حضرت ابن عمر کا بیان کہ حضور نے نماز میں دعا کی:۔ "اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما" یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا:۔ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں.... (سورۂ آل عمران، آیت ۱۲۸)

ابن ابی خالد نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے افواج کفار کے خلاف دعا کی:۔ اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے، کفار کی فوجوں کو ہزیمت دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں آخری رکعت کے اندر سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہنے کے بعد قنوت پڑھی:۔ اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرمائے۔ اے اللہ! اُن پر حضرت یوسف جیسے سال مسلط فرما۔

عاصم بن سلیمان نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور اُن حضرات کو قاری کہا جاتا۔ پس وہ شہید کر دیے گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنا اس حادثے کا رنج ہوا اتنا میں نے کسی اور واقعے پر نہیں دیکھا چنانچہ آپ نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور کہتے:۔ بیشک عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی ہے

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: السَّامُ عَلَيْكَ فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ: قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي أَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ.

عنہا نے فرمایا: یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہوئے کہا کرتے: "تم پر موت ہو"۔ حضرت عائشہ انکی بات کو سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ تمہارے اوپر موت اور لعنت ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے عائشہ جانے بھی دو۔ اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے انہیں کیا جواب دیا۔ چنانچہ میں نے کہا: "تمہارے اوپر ہو۔"

۱۳۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ: مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَلٰى صَلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ.

عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنگ خندق کے روز ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ نے کہا: "اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ سے روکے رکھا"۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور وہ نماز عصر تھی۔

باب ۷۹۶ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ

مشرکین کے لئے دعا کرنا

۱۳۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ.

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: "یا رسول اللہ! بیشک دوس قبیلے نے نافرمانی کی اور حق کا انکار کیا لہٰذا اُن کے لئے بربادی کی دعا کیجیے"۔ لوگوں نے گمان کیا کہ اُن کے خلاف دعا کی جائیگی۔ چنانچہ آپ نے دعا کی:۔ اے اللہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس بھیج۔

باب ۷۹۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ

حضور نے دعا کی کہ جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں وہ معاف فرما دے۔

۱۳۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ: رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے: "اے اللہ! میری خطا، جہل اور کام میں کمی بیشی کو معاف فرما دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں معاف کر دے خواہ وہ دانستہ، نادانستہ یا ہنسی مذاق میں کی ہوں۔ کیونکہ وہ سب میری

مِنِّيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جانب سے ہیں۔ اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا اور جو بعد میں کروں، جو چھپایا اور جو ظاہر کیا۔ سب کو معاف فرما دے تو ہی اوّل، تو ہی آخر ہے اور تو سب کچھ کر سکتا ہے"۔ عبید اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، ابو اسحاق، ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

۱۳۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى وَأَبِيْ بُرْدَةَ أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَايَ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ.

ابو بکر بن ابو موسیٰ اور ابو بُردہ نے میرے خیال میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے۔۔۔۔ "اے اللہ! میری خطائیں، جہل اور کام میں کمی بیشی کو معاف فرما دے جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! مذاق کی رو سے کئے ہوئے، سوچ سمجھ کر کئے ہوئے، بھول کر کیے اور دانستہ کیے ہوئے میرے گناہ معاف فرما دے کیونکہ وہ سب میری طرف سے ہیں"۔

بَابٌ ۷۹۸ - الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی خاص ساعت میں دعا کرنا

۱۳۲۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا.

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ روزِ جمعہ ایک ساعت ہوتی ہے، کوئی مسلمان کھڑا ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اُسے نہیں پاتا مگر جو بھلائی مانگتا ہے اُسے عطا فرما دی جاتی ہے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا ہم نے کہا کہ اشارے کی کمی وقت کی کمی پر دلالت کر رہی ہے۔

بَابٌ ۷۹۹ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُوْدِ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيْنَا.

حضور نے فرمایا کہ یہود کے خلاف ہماری دعا مقبول ہے لیکن ہمارے خلاف یہود کی دعا مقبول نہیں

۱۳۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُوْدَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: "تمہارے اوپر

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ. قَالَ وَعَلَيْكُمْ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ أَوِ الْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ.

موت ہو۔ آپ نے جواب دیا: "اور تمہارے اوپر ہو"۔ حضرت عائشہ نے کہا: "تم پر موت، اللہ کی لعنت اور غضب ہو"۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - اے عائشہ جانے دو۔ نرمی اختیار کرو نیز سختی اور بدگوئی سے پرہیز کرو۔ عرض گزار ہوئیں کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے انہیں جو جواب دیا وہ اُن کے بارے میں قبول ہوا اور انہوں نے جو میرے متعلق کہا وہ قبول نہیں ہوگا۔

بَابُ ۸۰۰ التَّأْمِيْنِ

آمین کہنا

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - جب قرآن کریم پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو۔ کیونکہ فرشتے اُس وقت آمین کہتے ہیں، تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت کر گیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

بَابُ ۸۰۱ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ

لا الٰہ الا اللہ، کہنے کی فضیلت

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کہے: "نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔ جو دن میں دس مرتبہ یہ کہے تو اُس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اُس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اُن کی سو برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور اُس روز شام تک یہ عمل اُس کے لئے شیطان سے بچاؤ ہوتا ہے اور اُس سے بڑھ کر اور کسی کا عمل نہیں ہوگا مگر جو ایسا یا اُس سے زیادہ عمل کرے۔ عبداللہ بن محمد، عبدالملک بن عمرو، عمر بن ابو زائدہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون نے فرمایا کہ جو اسے کہے گویا اُس نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے غلام آزاد کیا۔ عمر بن ابو زائدہ، عبداللہ بن ابو السفر، شعبی، ربیع بن خثیم نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ میں (شعبی) نے ربیع سے

السَّفْرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِثْلَهُ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى. فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ مُوسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاؤُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ قَوْلَهُ. وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَوْلَهُ. وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَحُصَيْنٌ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَوْلَهُ وَرَوَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پوچھا کہ آپ نے یہ بات کس سے سُنی؟ فرمایا کہ عمرو بن میمون سے۔ پس میں عمرو بن میمون کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سُنی۔ انہوں نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ سے پس میں ابن ابی لیلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سُنی؟ فرمایا کہ ابوایوب انصاری سے جو اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ـــ ابراہیم بن یوسف، ابواسحاق، عمرو میمون، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابوایوب انصاری نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کی۔ موسیٰ وہیب، داؤد، عامر، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابوایوب انصاری نے اسے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ اسمٰعیل، شعبی، ربیع نے بھی یہی کہا۔ آدم، شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، ہلال بن یساف ربیع بن خثیم، عمرو بن میمون نے حضرت ابن مسعود سے بھی اس کی روایت کی ـــ اعمش، حُصَین، ہلال، ربیع نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسے روایت کیا۔ ابومحمد حضرمی، حضرت ابوایوب انصاری نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

بَابُ ۸۰۲ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۱۳۲۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دن میں سبحان اللہ وبحمدہٖ سَو مرتبہ کہا۔ اُس کی تمام خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۱۳۲۸ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ. كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:ـــ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان میزان میں بھاری اور خدائے رحمٰن کو پیارے ہیں یعنی:ـــ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ.

باب ۸۰۳ فَضْلِ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ. قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا. قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً. قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ، قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا، قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللهِ مَا رَأَوْهَا، قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً. قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمْ

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مثال اُس آدمی کی جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا زندے اور مردے جیسی مثال ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہوں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی طرف آؤ۔ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ آسمان دنیا تک اُس پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں پھر اُن سے اُن کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ اُن سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے عرض کریں گے کہ خدا کی قسم تجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو اُن کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر فرمائے گا:۔ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے:۔ وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ اے رب! خدا کی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا۔ فرمائے گا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کریں گے کہ اگر وہ اُسے دیکھ لیں تو اُس کی بہت زیادہ حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت ہو جائے۔ فرمائے گا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے کہ دوزخ سے؟ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ خدا کی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا فرمائے گا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ عرض کریں گے کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو اُس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ فرمائے گا کہ گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ کچھ فرشتے عرض کریں گے کہ ان میں فلاں یا ساتھی تھا جو

الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ. رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ. وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۸۰۴ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقَبَةٍ أَوْ قَالَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، قَالَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

بَابُ ۸۰۵ لِلّٰهِ مِائَةُ اسْمٍ غَيْرَ وَاحِدٍ

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وَتْرٌ يُحِبُّ الْوَتْرَ.

بَابُ ۸۰۶ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقُلْنَا أَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أَدْخُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَإِلَّا جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَا إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ وَلٰكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اپنی حاجت کے تحت آیا تھا۔ فرمائیگا کہ وہ اُن کے پاس بیٹھا اور پاس بیٹھنے والے محروم نہیں رہتے۔ شعبہ نے اعمش سے اسکو روایت کیا لیکن غیر مرفوع۔ سہیل اُن کے والد حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی ٹیلے یا پہاڑی پر چڑھنے لگے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب بلندی پر گئے تو ایک آدمی نے بلند آواز سے کہا لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت خچر پر سوار تھے۔ ارشاد ہوا کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ پھر فرمایا اے ابو موسیٰ یا اے عبداللہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ نہ بتادوں؟ میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ نام ہیں، انہیں کوئی یاد نہیں کرتا مگر وہ جنت میں داخل ہوا اور وہ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

وعظ وقفے کے ساتھ ہوں۔

شقیق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ معاویہ بن یزید کوفی آگئے۔ ہم نے اُن سے کہا کہ آپ تشریف نہیں رکھیں گے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ میں تمہارے ساتھی کو لیکر آتا ہوں ورنہ میں بیٹھ جاؤنگا۔ پس حضرت عبداللہ بن مسعود تشریف لے آئے اور انہوں نے یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ پس ہمارے پاس کھڑے ہو کر فرمایا۔ میں تمہاری موجودگی سے باخبر تھا لیکن مجھے تمہاری طرف نکلنے سے اِس بات نے روکا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

رکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں مقررہ دنوں میں واعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے کیونکہ آپکو یہ ناپسند تھا کہ ہم اکتا جاتے۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ

رقت کا بیان۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّقَاقِ وَاَنْ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ

رقت کے بارے میں اور یہ کہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ. قَالَ عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ اُن کی قدر نہیں کرتے اور وہ صحت و فراغت ہیں ــــ عباس عنبری، صفوان بن عیسیٰ، عبد اللہ بن سعید بن ابو ہند، سعید بن ابی ہند، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث مذکورہ کی طرح روایت کی ہے۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ.

معاویہ بن قرہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے لہٰذا انصار و مہاجرین کو درست رکھنا۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ. تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم خندق کھودنے کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ وہ کھود رہے تھے اور ہم مٹی دوسری جگہ ڈالتے تھے اور وہ ہمارے پاس سے گزرے تو کہنے لگے:۔ اے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے (یہ متابعت ناقابل فہم ہے شاید کتابت کی غلطی ہو)۔

بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ. وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ

آخرت میں دنیاوی زندگی کی مثال

ارشاد ربانی ہے:۔ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اُس بارش کی طرح جسکا اگایا ہوا سبزہ کسانوں کو بھایا، پھر سوکھا کہ تو اُسے زرد دیکھے، پھر روندن ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور

عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ.

۱۳۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

بَابُ ۸۰۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ.

۱۳۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

بَابُ ۸۱۰ فِي الْأَمَلِ وَطُولِهِ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ.

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ. وَقَالَ عَلِيٌّ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ بِمُزَحْزِحِهِ بِمُبَاعِدِهِ.

۱۳۳۹ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا

اللہ کی طرف سے بخشش اور اُس کی رضامندی اور دنیا کی زندگی تو نہیں مگر دھوکے کا سرمایہ (سورۃ الحدید، آیت ۲۰)۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اُس سے جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بہتر ہے اور صبح و شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دنیا میں ایک غریب اور مسافر کی طرح رہو

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑا، پھر فرمایا: — دنیا میں تم ایسے رہو جیسے ایک مفلس آدمی یا مسافر ہو۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کیا کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو نیز تندرستی میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیاری کر لو۔

اُمید اور اُس کی لمبائی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: — جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی ہی دھوکے کا مال ہے (سورۃ آلِ عمران، آیت ۱۸۵) نیز فرمایا: "انہیں چھوڑ دو کہ کھائیں اور برتیں اور اُمید انہیں کھیل میں ڈالے رکھے تو اب جاننا چاہتے ہیں (سورۃ الحجر، آیت ۳)۔ حضرت علی نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھیر کر چلی جانے والی اور آخرت پیش آنے والی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، مگر تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بن جانا کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں لیکن کل حساب ہے اور عمل نہیں ہوگا۔ بِمُزَحْزِحِهِ سے مراد ہے اُس سے دور کرنے والا۔

ربیع بن خثیم کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا.

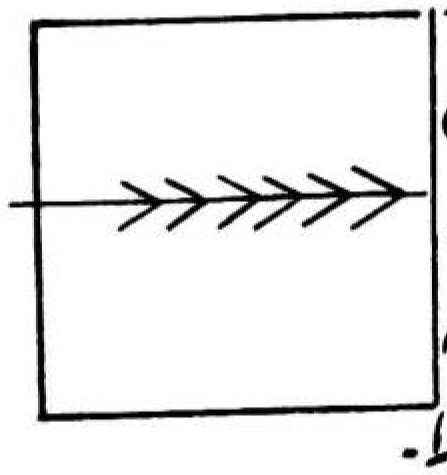
١٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ.

بَابُ ٨١ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ لِقَوْلِهِ: أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ.

١٣٤١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعْذَرَ اللهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً. تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ.

١٣٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ قَالَ اللَّيْثُ

عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطوط کے ذریعے ایک مربع شکل بنائی اور اُس کے درمیان ایک خط کھینچا جو اُس سے باہر نکلا ہوا تھا۔ پھر درمیان میں چھوٹے خطوط کچھ اُس کے اِس جانب کھینچے اور کچھ اُس جانب اور فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اُس کی موت ہے جو اُس پر محیط ہے یا فرمایا کہ جس نے اُسے گھیرا ہوا ہے اور یہ باہر نکلا ہوا خط اُسکی آرزو ہے اور چھوٹے خط اُس کے مصائب ہیں اگر ایک مصیبت سے بچا تو دوسری نے آ دبایا اور اگر دوسری سے بچا تو م



اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ انسان کی اُمید اور یہ اُس کی موت ہے وہ ان کے درمیان ہی پھنسا رہتا ہے کہ قریبی خط سے موت آجاتی ہے۔

جس کی عمر ساٹھ سال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُسکا عذر قبول نہیں فرمائے گا۔ ارشاد ربانی ہے:۔ کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا ۲

ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ اُس کے عذر کو قبول نہیں فرماتا جسکی وہ عمر دراز کر دے یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال تک جا پہنچے۔ ابوحازم اور ابن عجلان نے بھی مقبری سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بڑے بوڑھے کا دل بھی دو باتوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے یعنی:۔ دنیا کی محبت اور امیدوں کی درازی میں ۔۔۔ لیث، یونس، ابن وہب، یونس

۲ باب ۸۱۱ - تمہارے پاس ڈر سنانے والا آیا تھا (سورۂ فاطر آیت ۳۷)

حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ دَابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدٌ وَّ اَبُوْسَلَمَةَ ۔

۱۳۴۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْبَرُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَکْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ حُبُّ الْمَالِ وَطُوْلُ الْعُمُرِ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ۔

بَابٌ ۸۱۲ الْعَمَلِ الَّذِیْ یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ فِیْهِ سَعْدٌ ۔

۱۳۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ وَزَعَمَ وَقَالَ : وَعَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ : وَعَقَلَ مَجَّةً مَّجَّهَا مِنْ دَلْوٍ کَانَتْ فِیْ دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِیْ سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ یُّوَافِیَ عَبْدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ النَّارَ ۔

۱۳۴۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی : مَا لِعَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ ۔

بَابٌ ۸۱۳ مَا یُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا وَالتَّنَافُسِ فِیْهَا

۱۳۴۶ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ ابْنُ

ابن شہاب نے سعید اور ابوسلمہ سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جوں جوں ابن آدم کی عمر بڑھتی ہے اُسی قدر اُس کے ساتھ دو چیزیں بڑھتی جاتی ہیں یعنی مال کی محبت اور عمر کی درازی۔۔۔ شعبہ نے بھی قتادہ سے اسے روایت کیا ہے۔

جو عمل رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے

اس بارے میں حضرت سعد کی روایت ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن پر کلی فرمائی، یعنی حضور نے ڈول سے پانی لیکر اُن پر کلی کی تھی جو اُن کے گھر میں تھا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا جو بنی سالم کے ایک فرد تھے کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ قیامت کے روز جو بندہ اس حالت میں آئے گا کہ وہ رضائے الٰہی کیلئے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔۔۔ اپنے بندۂ مومن کے لئے میرے پاس کوئی جزا نہیں جبکہ میں اُس کی کوئی پیاری چیز چھین لوں اور وہ صبر کرے مگر جنت۔

دنیا کی چمک دمک اور اُس کی جانب راغب ہونے سے بچنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو ابْنَ عَوْفٍ وَّهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِهٖ فَوَافَتْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ وَقَالَ: اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَاَنَّهٗ جَاءَ بِشَيْءٍ؟ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ.

١٣٤٧ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اِنِّيْ فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا.

علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ کو بھیجا کہ جزیہ لے کر آئیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کرکے اُن پر حضرت علاء بن حضرمی کو حاکم مقرر فرما دیا تھا۔ پس حضرت ابو عبیدہ بحرین کا مال لیکر واپس آئے اور انصار نے اُن کی واپسی کے بارے میں سنا تو صبح کی نماز میں سارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آشامل ہوئے جب آپ فارغ ہوئے تو سارے سامنے آگئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ میرے خیال میں تم نے ابو عبیدہ کی آمد کے بارے میں سن لیا ہے کہ وہ کچھ لائے ہیں تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ایسی بات ہے۔ فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اور اُس چیز کی اُمید رکھو جو تمہیں خوشی پہنچائے، لیکن خدا کی قسم مجھے تمہاری مفلسی کا کوئی ڈر نہیں ہے بلکہ تمہارے متعلق یہ ڈر ہے کہ تم پر دنیا کشادہ کردی جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کردی گئی تھی اور اُس کے ساتھ ایسا ہی پیار کرنے لگو۔ جیسا پہلے لوگوں نے اُس کے ساتھ کیا اور یوں تمہیں بھی ہلاک کردے جیسے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

ابو الخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور شہدائے اُحد پر اُسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے پھر آپ منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا۔ میں تمہارے لئے پیش خیمہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم بیشک میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور خدا کی قسم مجھے اس بات کا کوئی ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ۔

ف: یہ بات اسی جلد کی حدیث ۱۴۹۰، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۵۰۲ اور ۱۵۰۴ میں بھی موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کرکے چند باتیں ارشاد فرمائیں چاہیے کہ آج مسلمان کہلانے والے انھیں کان کھول کر سنیں اور ان پر یقین کریں۔

۱۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے پیش خیمہ ہوں۔

۲۔ حضور نے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر گواہ ہوں۔

۳۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

۴۔ فرمایا کہ مجھے زمین کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں۔

۵۔ ارشاد ہوا کہ مجھے اس بات کا تو خدشہ ہی نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو۔

۶۔ فرمایا کہ مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

عجیب ستم ظریفی ہے کہ بعض لوگ کلمہ پڑھ کر، مسلمان کہلا کر اور محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کا دعوی کر کے اپنے نبی کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کو ماننے پر اُن کے ذہن آمادہ ہی نہیں ہوتے۔ اپنے نبی کے خدا داد فضائل و کمالات کا انکار کرنا اور توہین و تنقیص میں کوشاں رہنا ہی اُن حضرات کے دین و مذہب کی معجون کا جزو اعظم ہو کر رہ گیا ہے ——— حضور تو فرمائیں کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں لیکن وہ آپ کو مددگار ماننا ہی شرک ٹھہراتے ہیں ——— حضور تو فرمائیں کہ میں تم پر گواہ ہوں لیکن وہ مہربان ہر اُس مسلمان کو مشرک قرار دیتے ہیں جو آپ کو چشم دید گواہ مانے ——— حضور تو زمین پر بیٹھ کر اور ان پر حجت تمام کرنے کی غرض سے خدا کی قسم کھا کر فرمائیں کہ میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں لیکن یہ حضرات مسلمانوں کو باور کرانے پر مصر ہیں کہ آپ تو دیوار کے پرے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے اور نہ اب دیکھتے ہیں ——— حضور فرمائیں کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں بلکہ دوسری روایت میں فرمایا کہ مجھے ہر چیز کی کنجیاں دے دی گئی ہیں لیکن یہ لوگ پوری بے باکی اور گستاخانہ لہجے میں اپنا عقیدہ یوں بتاتے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ہے ——— حضور تو فرمائیں کہ مجھے اس بات کا کوئی خدشہ ہی نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک کرو گے لیکن ان حضرات کو اپنی جماعت کے سوا باقی سارے مسلمان شرک کے سمندر میں ڈوبے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ خدائے ذو المنن جملہ مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

۱۳۴۸ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَكْثَرَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ قِيْلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْاَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ هَلْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِيْنِهٖ فَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ اَنَا، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِيْنَ طَلَعَ ذٰلِكَ قَالَ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ كُلَّ مَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ تمہارے متعلق جس بات کا ڈر ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زمین کی برکتیں نکال دے گا۔ عرض کی گئی کہ زمین کی برکتیں کیا ہیں، فرمایا کہ دنیا داری کی زیب و زینت ایک شخص نے آپ سے عرض کی کہ کیا بھلائی کے ساتھ بھلائی بھی آتی ہے؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہمیں گمان گزرا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے جبین مبارک کا پسینہ پونچھتے ہوئے فرمایا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ یہ جان کر ہم نے اُس کی تعریف کی۔ فرمایا کہ بھلائی تو بھلائی ہی لاتی ہے اور یہ دنیا کا مال تر و تازہ اور شیریں معلوم ہوتا ہے جیسے فصلِ ربیع جو کچھ اگاتی ہے وہ چارہ

أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ .

یا تو پیٹ پھلا کر مار دیتا ہے یا موت کے قریب پہنچا دیتا ہے مگر جو جانور ہری بھری گھاس چرے اور پیٹ بھرتے ہی دھوپ میں جا کھڑا ہو جگالی کرے گوبر اور پیشاب کرے پھر دوبارہ آ کر چرنے لگے۔ اسی طرح یہ یہ دنیا کا مال شیریں ہے مگر جو حق کے ساتھ لے اور حق کی جگہ رکھے تو ثواب حاصل کرنے کا اچھا ذریعہ ہے اور جس نے بغیر حق کے اسے حاصل کیا تو وہ ایسے شخص کی طرح ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔ قَالَ عِمْرَانُ فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ .

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو لوگ ان کے بعد آئیں گے۔ اور پھر وہ جو اُن کے بعد آئیں گے حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے بعد اسے دو دفعہ دہرایا یا تین مرتبہ پھر اُن کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ نہیں بنایا گیا ہوگا، خیانت کریں گے اور اُن کا کوئی یقین نہیں کرے گا، منّت مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے اُن میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانہ کے ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو اُن کے بعد ہوں گے۔ پھر اُن کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ اُن کی گواہیاں اُن کی قسموں پر اور اُن کی قسمیں اُن کی گواہیوں پر سبقت لیتی پھریں گی۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خبّاب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جس روز انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ بیشک محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھی دنیا کو خیرباد کہہ گئے لیکن دنیا اُن کے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کر سکی اور ہمیں جو دنیا کا مال ملا اُس کے رکھنے

التُّرَابَ۔

١٣٥٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَيْسٌ قَالَ اَتَيْتُ خَبَّابًا وَهُوَ يَبْنِیْ حَائِطًا لَّهٗ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَنَا الَّذِيْنَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَّاِنَّا اَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ۔

١٣٥٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ٨١٤ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْ حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ. جَمْعُهٗ سُعُرٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ الْغَرُوْرُ الشَّيْطَانُ۔

١٣٥٤۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْقُرَشِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ ابْنَ اَبَانَ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بِطَهُوْرٍ وَّهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَهُوَ فِیْ هٰذَا الْمَجْلِسِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ : مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوْءِ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَغْتَرُّوْا۔

بَابٌ ٨١٥ ذَهَابِ الصَّالِحِيْنَ

١٣٥٥۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ مِرْدَاسٍ

کے لئے ہم مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں پاتے۔

قیس کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا۔ ہمارے جو ساتھی وفات پا گئے۔ دنیا اُن کے ثواب کو ذرا بھی کم نہیں کر سکتی اور ہم نے اُن کے بعد جو مال پایا تو ہمیں اُس کو رکھنے کے لئے مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں ملتی۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا نہ دے جائے۔

ارشاد ربانی ہے:۔ اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے۔ تم بھی اُسے دشمن سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ کو اسی لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہو جائیں (سورۃ الفاطر آیت ۵، ۶، ۷) السَّعِیر کی جمع سُعُر ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الغرور سے مراد شیطان ہے۔

معاذ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ ابن ابان نے انہیں بتایا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا جبکہ وہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے خوب اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اسی جگہ بیٹھ کر بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا جو اس طرح وضو کر کے مسجد میں آئے، پھر دو رکعتیں پڑھے اور بیٹھ جائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دئے جائیں گے اُن کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا نہ کھانا۔

نیک لوگوں کا چلے جانا

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَیَبْقٰی حُفَالَةٌ کَحُفَالَةِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ یُقَالُ حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ.

نے فرمایا:۔ سب سے پہلے نیک لوگ اُٹھ جائیں گے اور پھر جو اُن کے بعد ہیں اور پھر کوڑا باقی رہ جائے گا جیسے جو یا کھجور کا خراب حصہ۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کوئی پروا نہیں کرے گا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ حُفَالَةٌ خراب حصے کو کہتے ہیں۔

باب ۸۱۶ مَا یُتَّقٰی مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ.

جو مال کے فتنے سے بچا لیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ بیشک تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں (سورۃ التغابن، آیت ۱۵)

۱۳۵۶ - حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِیْفَةِ وَالْخَمِیْصَةِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَمْ یُعْطَ لَمْ یَرْضَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دینار و درہم کے بندے نیز ریشمی چادروں اور اُونی کپڑوں کے بندے ہلاک ہوئے کیونکہ یہ چیزیں اگر انہیں دے دی جائیں تو راضی ہو گئے اور نہ دی جائیں تو راضی نہیں ہوتے۔

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَّلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے پاس اگر مال سے دو وادیاں بھری ہوئی ہوں تو وہ تیسری کی تلاش شروع کر دے گا اور آدمی کے پیٹ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

۱۳۵۸ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنَّ لَهٗ اِلَیْهِ مِثْلَهٗ وَلَا یَمْلَاُ عَیْنَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا اَدْرِیْ مِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا. قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ ذٰلِكَ عَلَی الْمِنْبَرِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ اگر آدمی کے پاس اتنا مال ہو جس سے میدان بھر جائے تو ضرور چاہے گا کہ اتنا ہی اُس کے پاس اور ہو۔ اور آدمی کی آنکھ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ جملہ قرآن کریم میں ہے یا نہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سُنا۔

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ الْغَسِیْلِ عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ عَلَی الْمِنْبَرِ بِمَکَّةَ

عباس بن سہل بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ میں منبر پر دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سُنا کہ اے لوگو! بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلْأً مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ.

۱۳۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ. وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ كُنَّا نَرَى هٰذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتّٰى نَزَلَتْ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ.

بَابٌ ۸۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا. قَالَ عُمَرُ: اللّٰهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ.

۱۳۶۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ هٰذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ

علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے:۔ اگر آدمی کو سونے سے بھری ہوئی ایک وادی عطا فرما دی جائے تو وہ چاہے گا کہ ایسی ہی دوسری مل جائے اگر دوسری بھی دے دی جائے تو وہ تیسری کی آرزو کرے گا۔ حقیقت میں آدمی کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو چاہے گا کہ اُس کے پاس دو وادیاں ہوں اور اُس کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ ابوالولید، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم اسے قرآن کریم کا ایک حصہ سمجھا کرتے تھے یہاں تک کہ سورۃ التکاثر نازل ہوگئی۔

حضور نے فرمایا کہ مال میں تازگی اور مٹھاس ہے۔

ارشاد ربانی ہے:۔ لوگوں کے لئے آراستہ کی گئی اُن کی خواہشوں کی محبت، عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کیے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے (سورۂ آلِ عمران، آیت ۱۴) حضرت عمر نے دعا کی۔ اے اللہ! ہم میں طاقت نہیں مگر یہی کہ جن چیزوں کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی ہے اُن سے خوش ہوتے ہیں۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مال کو وہیں خرچ کروں جہاں خرچ کرنا چاہیے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مال کا سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمادیا۔ دوبارہ سوال کیا تو آپ نے عنایت فرمادیا۔ سہ بارہ سوال کیا تو آپ نے پھر مرحمت فرمادیا۔ پھر فرمایا کہ یہ مال۔ کبھی سفیان نے یوں روایت کی:۔ مجھ سے فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال تروتازہ اور میٹھا ہے۔ جو اسے اچھی نیت سے لے تو اُس میں اُسے

اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

برکت دی جاتی ہے اور جو اسے قلبی لالچ سے لے گا تو اُس میں اُسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اُس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو اور (یاد رکھو) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

بَابٌ ۸۱۸ مَا قَدَّمَ مِنْ مَّالِهٖ فَهُوَ لَهٗ

جو راہِ خدا میں خرچ کر دیا وہی مال اپنا ہے

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ، قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم میں سے ایسا کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے تو ایسا کوئی بھی نہیں کیونکہ ہمیں تو اپنا مال ہی سب سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا تو جو آگے بھیج دیا وہ اپنا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ وارث کا مال ہے۔

بَابٌ ۸۱۹ اَلْمُكْثِرُوْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

زیادہ مال جمع کرنے والے کم نیکیوں والے ہوتے ہیں

ارشادِ ربانی ہے:۔ جو دنیا کی زندگی اور اُس کی آرائش چاہتا ہو ہم اُس میں اُن کا پورا پھل دیں گے اور اُس میں کمی نہیں کریں گے یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو اُن کے عمل تھے (سورۂ ہود، آیت ۱۶)

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَحْدَهٗ وَلَيْسَ مَعَهٗ اِنْسَانٌ، قَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَكْرَهُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَهٗ اَحَدٌ، قَالَ فَجَعَلْتُ اَمْشِيْ فِيْ ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ اَبُوْ ذَرٍّ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ، قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ، قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ سَاعَةً فَقَالَ اِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيْهِ يَمِيْنَهٗ وَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رات کے وقت میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا جا رہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی آدمی نہیں تھا میں نے سوچا کہ شاید آپ کو ناپسند ہو کہ کوئی آپ کے ساتھ چلے۔ پس میں چاندنی میں آپ کے پیچھے چلتا رہا کہ آپ نے پیچھے مڑ کر مجھے دیکھ لیا اور فرمایا۔ کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے۔ میں ابوذر ہوں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! آجاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں آپ کے ساتھ ایک ساعت چلتا رہا تو آپ نے فرمایا کہ زیادہ مال والے قیامت کے روز کم نیکیوں والے ہوں گے سوائے اُس کے جس کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اُسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے خرچ کرے اور اُس کے ذریعے نیکی کمائے۔ حضرت ابوذر کا بیان ہے

شِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا
قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي اجْلِسْ هٰهُنَا
قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي
اجْلِسْ هٰهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ، قَالَ فَانْطَلَقَ فِي
الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ،
ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ، وَإِنْ
سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى
قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ
فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ
شَيْئًا قَالَ ذٰلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ
لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ
مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ
يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ
وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ
قَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ
أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ حَدَّثَنَا
زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدِيثُ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِنَّمَا
أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ
وَقَالَ اضْرِبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ
حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُرْسَلٌ
أَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ
الدَّرْدَاءِ هٰذَا إِذَا مَاتَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
عِنْدَ الْمَوْتِ

بَابٌ ٨٢ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا

١٣٦٤ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ
قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کچھ میں گھڑی بھر آپ کے ساتھ چلتا رہا، پھر فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔
وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسی جگہ پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر
تھے اور فرمایا کہ جب تک میں واپس آؤں تم یہیں بیٹھے رہنا۔ پس
آپ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ مجھ سے اوجھل ہو گئے
چنانچہ آپ نے کافی دیر لگائی اور پھر میں نے سنا کہ آپ تشریف لاتے
ہوئے فرما رہے تھے "اگرچہ اس نے چوری کی یا زنا کیا" جب
آپ تشریف لے آئے تو میں صبر نہ کر سکا اور عرض گزار ہوا۔ یا نبی
اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، پتھریلی زمین میں آپ کس
کے ساتھ کلام فرما رہے تھے جب کہ میں نے تو کسی کو آپ سے
گفتگو کرتے ہوئے نہیں سنا؟ فرمایا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے
جو پتھریلی زمین میں میرے پاس آئے اور کہا کہ اپنی امت کو بشارت
دے دو کہ جو اس حالت میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک
نہ کرتا ہو۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا:۔ اے جبرئیل!
خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا؟ کہا، ہاں۔ میں نے کہا، خواہ اس
نے چوری کی یا زنا کیا؟ کہا ہاں اگرچہ وہ شراب پیتا ہو۔ نضر
شعبہ، حبیب بن ابو ثابت اور اعمش اور عبدالعزیز بن رفیع
نے زید بن وہب سے اس کی روایت کی۔ امام بخاری
نے فرمایا کہ ابو صالح نے جو حدیث حضرت ابو درداء سے روایت
کی وہ مرسل ہے درجہ صحت کو نہیں پہنچی۔ ہم نے بایں وجہ
بیان کر دی کہ اس کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح حدیث ابو
ذر ہے۔ امام بخاری سے کہا گیا کہ حضرت ابو درداء سے تو عطا بن
یسار نے بھی اسے روایت کیا ہے فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے صحیح۔
حدیث ابوذر ہے نیز فرمایا کہ حضرت ابو درداء کی حدیث پر یہ اضافہ کر
لو کہ جب کوئی مرے اور مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ کہے۔

حضور کو یہ پسند نہ تھا کہ آپ کے پاس کوہ اُحد کے برابر سونا ہوتا۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ
نے فرمایا:۔ میں پتھریلی زمین میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ساتھ چل رہا تھا اور ہمارے سامنے اُحد پہاڑ تھا تو آپ نے فرمایا

وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هَذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ، ثُمَّ قَالَ لِي. مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: وَهَلْ سَمِعْتَهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ.

۱۳۶۵ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ.

بَاب ۸۲۱ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ

:- اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا:- یارسول اللہ میں حاضر ہوں فرمایا کہ مجھے اس بات کی کوئی خوشی نہیں کہ میرے پاس کوہ اُحد کے برابر سونا ہو اور تین رات میرے پاس رہے اور اُس میں سے ایک دینار بھی بچا رہے، البتہ جو قرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں ورنہ اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کرتا رہوں یعنی دائیں بائیں اور پیچھے سے۔ پھر چلتے رہے کہ آپ نے فرمایا:- زیادہ مال والے قیامت کے روز کم نیکیوں والے ہوں گے مگر جو ایسے، ایسے اور ایسے یعنی دائیں بائیں اور پیچھے سے خرچ کریں۔ مگر ایسے لوگ کم ہیں پھر مجھ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا یہاں تک کہ میں تمہارے پاس واپس آؤں۔ پھر آپ اندھیری رات میں چلے گئے یہاں تک کہ اوجھل ہو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے اونچی آواز سُنی۔ پس میں ڈرا کہ کہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو کچھ پیش نہیں آگیا۔ میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن مجھے ارشاد گرامی یاد آگیا کہ میرے آنے تک اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ چنانچہ میں نے اپنی جگہ نہ چھوڑی یہاں تک کہ آپ تشریف لے آئے میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میں نے ایک آواز سُنی اور ڈرا لیکن مجھے حضور کا ارشاد عالی یاد آگیا فرمایا کہ کیا تم نے سُنی؟ میں عرض گزار ہوا:- ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے میرے پاس آئے اور کہا:- جو آپکا اُمتی اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوا میں نے کہا:- خواہ اُس نے زنا کیا اور

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس کوہ اُحد کے برابر بھی سونا ہو تو یہ بات مجھے پسند نہیں کہ اُس پر تین راتیں گزر جائیں اور کچھ بھی اُس میں سے میرے پاس رہے مگر جو میں قرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں۔

اصل تونگری دل کی غنا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:- کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ جو ہم اُن کی مدد کر

مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُوْنَ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَعْمَلُوْهَا لَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا.

۱۳۶۶ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ.

بَاب ۸۲۲ فَضْلِ الْفَقْرِ.

۱۳۶۷ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٌ مَّا رَاْيُكَ فِيْ هٰذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ، هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاْيُكَ فِيْ هٰذَا؟ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ، هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا.

۱۳۶۸ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى لَمْ يَاْخُذْ مِنْ اَجْرِهٖ، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَاِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ

رہے ہیں مال اور بیٹوں سے ... تا (سورۃ المومنون ۵۵ تا ۶۳) ـ ابن عیینہ کا قول ہے کہ جو کام انہوں نے نہیں کیے وہ انہیں ضرور کر کے رہیں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ و سلم نے فرمایا ـ تونگری مال و اسباب کی کثرت سے نہیں بلکہ تونگری تو یہ ہے کہ دل تونگر ہو

فقر کی فضیلت

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ یہ تو نیک آدمیوں میں سے ہے اور خدا کی قسم اس قابل ہے کہ نکاح کا پیغام بھیجے تو قبول کیا جائے اور سفارش کرے تو منظور ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے پھر ایک آدمی گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے ؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ ! یہ تو مفلس مسلمانوں میں سے ہے۔ اگر کہیں پیغام بھیجے تو کوئی نکاح نہ دے اور سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو کوئی اس کی ہ

ابووائل کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کی تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رضائے الٰہی کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو دنیا کو خیرباد کہہ گئے اور انہوں نے اس اجر میں سے کچھ بھی نہیں لیا، جن میں حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور انہوں نے صرف ایک چادر چھوڑی تھی۔ جس کے ساتھ انکے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

نُغَطِّي رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

ہمیں حکم فرمایا کہ انکا سر چادر سے چھپا دیا جائے اور پیروں پر اذخر ڈال دی جائے اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے لگائے پودے کے پھل پک گئے اور وہ

۱۳۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ. تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَعَوْفٌ، وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثر غریب آدمی نظر آئے اور دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اندر عورتیں زیادہ نظر آئیں ۔ ایوب اور عوف اعرابی نے بھی اس کو روایت کیا۔ صخر، حماد بن نجیح، ابو رجاء نے حضرت ابن عباس سے اس کو روایت کیا۔

۱۳۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ.

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: - نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسترخوان پر کھانا تناول نہیں فرمایا یہاں تک کہ وفات پائی اور تادم آخر کبھی چپاتی نہیں کھائی۔

۱۳۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے لیکن اس وقت ہمارے پاس کوئی چیز نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے مگر تھوڑے سے جو میری کٹھلیا میں تھے جن میں سے کافی دنوں تک میں کھاتی رہی لیکن میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

بَابٌ ۸۲۳ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا

حضور اور آپ کے اصحاب نے دنیا سے کنارہ کش رہ کر زندگی گزاری تھی

۱۳۷۲ - حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: - اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بھوک کے باعث میں زمین پر پیٹ کے بل لیٹ جاتا اور کبھی بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ ایک روز میں لوگوں کی عام گزرگاہ پر بیٹھ گیا تو حضرت ابو بکر گزرے تو میں نے ان سے قرآن کریم کی ایک آیت پوچھی، میں نے سوال اسی لئے کیا کہ مجھے کھانا کھلا دیں، لیکن وہ گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے

مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ بِي فَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ: أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ الْحَقْ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ قَالَ: أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي قَالَ. وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذٰلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ؟ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا هِرٍّ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: خُذْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ

حضرت عمر گزرے تو میں نے اُن سے بھی کتاب الٰہی کی ایک آیت پوچھی اور اُن سے بھی کھانے کے باعث سوال کیا تھا۔ چنانچہ وہ بھی گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میرے پاس حضرت ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے اور مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا کیونکہ آپ نے میری دلی خواہش اور چہرے کی حالت کو جان لیا تھا۔ چنانچہ فرمایا:- اے ابوہرؓ! عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ آگے آؤ اور آپ چل دیے تو میں بھی آپ کے پیچھے رہا۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور مجھے بھی اجازت مرحمت فرمائی پس میں اندر داخل ہوا۔ چنانچہ آپ نے پیالے میں دودھ پایا تو فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے جواب دیا کہ فلاں مرد یا فلاں عورت نے بطور ہدیہ آپ کے لئے پیش کیا۔ فرمایا کہ اے ابوہرؓ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اہل صُفّہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بُلا لاؤ۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ اہل صُفّہ اسلام کے مہمان تھے، اہل و عیال، مال اور کسی شخص کے پاس نہیں جاتے تھے جب آپ کی خدمت میں صدقہ آتا تو اُن کے لئے بھیج دیتے اور خود اُس میں سے ذرا بھی تناول نہ فرماتے اور جب آپکی خدمت میں ہدیہ پیش کیا جاتا تو اُس میں اہل صفّہ کو بھی شامل فرما لیتے۔ مجھے یہ بات اچھی نہ لگی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دودھ اہل صُفّہ کا کیا بنائے گا؟ جبکہ اسکا زیادہ حقدار میں ہوں اگر یہ دودھ مجھے عطا فرما دیا جائے اور میں اسے پی لوں تو کچھ جان میں جان آئے۔ پس جب وہ آئیں جیسا کہ مجھے حکم فرمایا ہے اور میں انہیں دوں تو غالب گمان ہے کہ یہ دودھ مجھ تک تو پہنچے گا ہی نہیں، لیکن اللہ اور اُس کے رسول کا حکم ماننے بغیر چارہ نہیں۔ پس میں گیا اور انہیں بلا لایا۔ چنانچہ وہ آئے پھر انہوں نے اجازت مانگی تو انہیں اجازة دے دی گئی اور وہ گھر کے اندر بیٹھ گئے۔ فرمایا کہ اے ابوہرؓ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اسے لیکر انہیں دو۔ انکا بیان ہے کہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک آدمی کو دیا۔ چنانچہ جب وہ شکم سیر ہو گیا تو اٹس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا پھر دوسرے نے پیالہ مجھے دے دیا۔ اسی طرح میں

فَقَالَ اَبَاهِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتَ، قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ. فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا، قَالَ فَاَرِنِيْ فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ گیا اور اصحاب صفہ سب شکم سیر ہو چکے تھے چنانچہ آپ نے پیالہ لے لیا اور اُسے اپنے دست کرم پر رکھا پھر میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا۔ ارشاد ہوا۔ اے ابوہریرہ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ بیٹھ جاؤ اور پیو، چنانچہ میں بیٹھ گیا اور میں نے پیا پھر فرمایا کہ پیو۔ لہٰذا میں نے پھر پیا۔ آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ اور پیو یہاں تک کہ میں نے انکار کرتے ہوئے کہا قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کیساتھ مبعوث فرمایا ہے، مجھے اب کوئی گنجائش نظر نہیں آتی فرمایا کہ مجھے دکھاؤ، چنانچہ میں نے پیالہ پیش کر دیا پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچے ہوئے کو نوش فرمایا۔ ۱۳۷۳

ف: پہلی بات اس حدیث کی قابلِ غور یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے تاثرات یوں بیان کر رہے ہیں کہ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَعَرَفَ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَمَا فِيْ وَجْهِيْ. آپ نے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور جان لیا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا ——— چہرے کی حالت تو ہر کوئی دیکھ سکتا ہے لیکن حضور نے ان کے دل کی آرزو کو بھی جان لیا تھا۔ واقعی نگاہِ مصطفےٰ کو یہ اعجاز حاصل تھا کہ آپ دلوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو بھی جان لیا کرتے تھے۔ اسی لیے تو شاعرِ مشرق عرض گذار ہوئے تھے کہ یا رسول اللہ!

ع ——— چشمِ تو بینندۂ مَا فِي الصُّدُوْر

دوسری یہ بات قابلِ غور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ کے ایک ہی پیالے سے ستّر اصحاب صفّہ کو شکم سیر کر دیا تھا۔ ہر کوئی پیتا گیا اور پیالے میں ذرا بھی دودھ کم نہیں ہوتا تھا۔ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تصرف کی یہ طاقت مرحمت فرمائی تھی جس کو قدم قدم پر صحابۂ کرام اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے جس کے باعث انھوں نے سرکار کی راہوں میں دیدہ و دل کے فرش بچھائے ہوئے تھے اور اس عدیم المثال شمعِ رسالت پر تن من دھن سے پروانہ وار نثار ہونے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ خدا نے تو اپنے محبوب کو تصرف کی ایسی طاقت مرحمت فرمائی تھی لیکن بعض لوگ کہتے ہیں:- ——— اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی (تقویۃ الایمان، ص ۴۲) ——— پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اُن کو ایسی طاقت بخشی ہے کہ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (ص ۳۶) ——— رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف یوں محاذ آرائی کرنا رسول دشمنی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعیٔ اسلام کو صحابۂ کرام کے زاویۂ نظر سے توفیق مرحمت فرمائے، آمین:-

۱۳۷۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ وَاِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خِلْطٌ

قیس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں وہ پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا اور ہم نے اپنے آپ کو اُس وقت جہاد کرتے دیکھا جبکہ حبلہ کے پتوں اور اس سمر درخت کے سوا ہمیں کوئی اور خوراک میسر نہ تھی ہم میں سے کسی کو حاجت ہوتی تو بکری کی مینگنیوں کی طرح ہوتی تھی۔

ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلاَمِ، خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي.

۱۳۷۴ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلاَثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ.

۱۳۷۵ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الأَزْرَقُ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ هِلاَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلاَّ إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ.

۱۳۷۶ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيفٍ.

۱۳۷۷ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ وَقَالَ: كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَلاَ رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

۱۳۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلاَّ أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ.

۱۳۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

میں تیر کا نشانہ تک نہ ہوتا پھر بنو اسد مجھے اسلام پر ملامت کرنے بیٹھے ہیں اگر صورتِ حال یہی ہے تو میں بدنصیب ہوا اور میری م

۱۳۷۴ ۔ [illegible]

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آل نے مدینہ منورہ میں آکر حضور کے وصال تک گندم کی روٹیاں متواتر تین دن تک کبھی نہیں کھائیں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا:۔ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آل نے دو کھانے کبھی نہیں کھائے مگر اُن میں سے ایک کھانا کھجوریں ہوتیں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا ہوتا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی ہوتی تھی۔

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُن کا نانبائی بھی کھڑا تھا اور فرمایا کہ تم کھاؤ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کبھی پتلی چپاتی کھائی ہو۔ یہاں تک کہ بارگاہِ خداوندی میں جا پہنچے اور نہ میں نے یہ دیکھا کہ آپ نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت کو آنکھوں سے دیکھا بھی ہو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا:۔ ہم پر ایسا مہینہ بھی آجاتا جس کے اندر ہمارے گھر میں آگ نہ جلائی گئی ہو جبکہ کھجوریں اور پانی پر ہی خوراک کا دار و مدار ہوتا ماسوائے اُس گوشت کے جو ہمیں دیا جاتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عروہ بن زبیر سے فرمایا:۔ اے بھانجے! ہم چاند دیکھتے، یہاں تک کہ دو

يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ.

مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ جلانے کی نوبت نہ آتی ہوتی میں (عروہ بن زبیر) عرض گزار ہوا کہ پھر آپ کی گزر اوقات کس چیز پر ہوتی تھی؟ فرمایا کہ دو سیاہ چیزوں پر یعنی کھجوریں اور پانی ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند انصاری ہمسائے تھے جن کے ریوڑ تھے، وہ اپنے گھروں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ پیش کیا کرتے تو آپ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! آلِ محمد کو اتنی روزی دے جس سے اس کی زندگی قائم رہ سکے۔

بَابُ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

عمل میں میانہ روی اور ہمیشگی ہو

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتِ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ: فَأَيَّ حِينٍ كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ.

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جو ہمیشہ ہو۔ مسروق کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کہ حضور تہجد کے لئے کب کھڑے ہوا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہوا کرتے۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

م

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو سب سے پیارا عمل تھا جس کو عمل کرنے والا ہمیشہ کرتا۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو اُس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو بھی؟ فرمایا کہ مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ لہٰذا سیدھی راہ اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرکے صبح وشام اور رات

وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا

کے آخری حصے میں کچھ کر رہے ہو یہاں تک کہ منزل مقصود پر جا پہنچو۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا اَنْ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَاَنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اَدْوَمُهَا اِلَى اللّٰهِ وَاِنْ قَلَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اعمال میں میانہ روی پیدا کرکے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لو اور یہ ذہن نشین کر لو کہ تم میں سے کسی کے عمل اُسے جنت میں داخل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ وَقَالَ اكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ.

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو اور فرمایا کہ اعمال کی بساط بھر پابندی کیا کرو۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْاَيَّامِ؟ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً وَاَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيْعُ.

علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اے اُم المومنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل کیسا تھا؟ کیا کوئی کام کسی دن کے ساتھ مخصوص تھا؟ فرمایا کہ نہیں، آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی اور جو کچھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے وہ تم میں سے کون کر سکتا ہے۔

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّهُ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّرَحْمَةٍ. قَالَ اَظُنُّهُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو، خدا کا قرب حاصل کرو اور خوشی مناؤ کہ اپنے عمل کے ذریعے کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ کیا آپ بھی۔ فرمایا کہ میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت میں ڈھانپ لے: میرے خیال میں اسے ابو النضر، ابو سلمہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. سَدِّدُوْا وَأَبْشِرُوْا وَقَالَ مُجَاهِدٌ. سِدَادًا سَدِيْدًا صِدْقًا.

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ. قَدْ أُرِيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

بَابُ ۸۲۵ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ.

وَقَالَ سُفْيَانُ. مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيْلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ.

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِيْ خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ.

بَابُ ۸۲۶ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ. وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ.

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

کرو اور خوش ہو جاؤ۔ مجاہد کا قول ہے کہ سداداً اور سدیداً سے مراد ہے صدق دل کے ساتھ۔

ہلال بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور مسجد کی دیوار قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں نماز پڑھانے کے ابھی ابھی میں نے اس دیوار کے پرے جنت اور دوزخ کو اُن کی مثالی شکل میں دیکھا ہے میں نے خیر و شر کے بارے میں کسی روز ایسا نہیں دیکھا جیسا خیر و شر کو آج دیکھا ہے۔

اُمید بھی خوف کے ساتھ رہے۔

سفیان کا قول ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے اس کے برابر ڈر نہیں آتا کہ تم کچھ بھی نہیں جب تک نہ قائم کرو توراۃ اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا (سورۃ المائدہ آیت ۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جس روز اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا فرمایا تو اُس کے سو حصے کیے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھ کر ایک حصہ اپنی ساری مخلوق کے لئے بھیج دیا۔ پس اگر کافر بھی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان جائے کہ اُس کے پاس کتنا عذاب ہے تو جہنم سے وہ بھی بے خوف نہ رہے

اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں سے بچنا

صبر کرنے والوں ہی کو اُن کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی (سورۂ الزمر آیت ۱۰) حضرت عمر کا قول ہے کہ ہم نے صبر میں بہترین زندگی پائی۔

عطا بن یزید کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابو سعید خدری

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْاَلْهُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا اَعْطَاهُ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ اَنْفَقَ بِيَدَيْهِ. مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ لَّا اَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَاِنَّهٗ مَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ. وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَآءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انصار سے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مال کا سوال کیا۔ پس ہر سوال کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتنا دیا کہ جتنا مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جب سب کچھ اپنے ہاتھوں خرچ کر دیا تو آپ نے فرمایا:- میں تم سے چھپا کر اپنے پاس مال نہیں رکھا کرتا لیکن جو تم میں سے سوال کرنے سے بچنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا جو صبر کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا اور جو قناعت کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی کر دے گا اور تمہیں صبر سے بہتر اور وسیع چیز اور کوئی عطا نہیں فرمائی گئی

۱۳۹۱ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَرِمَ اَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

زیاد بن علاقہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھا کرتے کہ آپ کے مبارک قدموں پر ورم آجاتا اور سوج جاتے تو آپ سے کہا گیا۔ چنانچہ فرمایا کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

بَابُ ۸۲۷ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

جو توکل کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔

قَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ خُثَيْمٍ: مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

ربیع بن خثیم کا قول ہے کہ ہر پیش آمدہ مشکل کے متعلق ہے۔

۱۳۹۲ـ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ. يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ.

حصین بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کریں، نہ شگون لیں اور اپنے رب پر بھروسہ کریں۔

بَابُ ۸۲۸ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيْلٍ وَّقَالٍ.

بیکار قیل وقال ناپسندیدہ ہے۔

۱۳۹۳ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُغِيْرَةُ وَفُلَانٌ وَّرَجُلٌ ثَالِثٌ اَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَّرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَى الْمُغِيْرَةِ

ہشیم کا بیان ہے کہ ہم سے یہ حدیث کئی حضرات نے بیان کی جن میں سے ایک حضرت مغیرہ ہیں، دوسرا فلاں اور تیسرا ایک اور آدمی۔ شعبی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لئے لکھا کہ مجھے ایسی

أن اكتب إلي بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كتب إليه المغيرة. إني سمعته يقول عند انصرافه من الصلاة. لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ثلاث مرات، قال وكان ينهى عن قيل وقال وكثرة السؤال وإضاعة المال ومنع وهات، وعقوق الأمهات، ووأد البنات وعن هشيم أخبرنا عبد الملك بن عمير قال سمعت ورادا يحدث هذا الحديث عن المغيرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

حدیث لکھ کر بھیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہو۔ ورّاد کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے لکھا کہ میں نے یہ سنا کہ حضور جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ کہتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے وہی سب تعریفوں کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" اُن کا بیان ہے کہ حضور بیکار قیل وقال، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، دینے والی چیزیں نہ دینے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ہُشیم، عبدالملک بن عُمیر ورّاد اس حدیث کو حضرت مغیرہ سے مرفوعاً روایت کیا کرتے تھے۔

باب ۸۲۹ حفظ اللسان ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت وقوله تعالى: ما يلفظ من قول إلا لديه رقيب عتيد.

زبان کی حفاظت کرنا۔

جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ ارشادِ ربانی ہے:۔ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ (سورۂ ق، آیت ۱۸)

۱۳۹۴ - حدثنا محمد بن أبي بكر المقدمي حدثنا عمر بن علي سمع أبا حازم عن سهل بن سعد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه أضمن له الجنة.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو مجھے اُس کی ضمانت دے جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اُس کی جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں اُسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں۔

ف: یہی بات اسی جلد کی حدیث ۱۲۱۷ میں بھی موجود ہے۔ پہلی بات تو اس حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ زبان اور شرم گاہ ہی ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے بھٹکنے سے آدمی جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ہر کسی کا فرض ہے کہ ان دونوں کو اچھی طرح لگام لگائے اور بھٹکنے نہ دے۔ دنیا اور آخرت کے اندر مصیبت میں مبتلا کرنے والی چیزوں میں سے یہ دونوں سرِفہرست ہیں ـــــ نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان دونوں چیزوں کی ضمانت دے تو میں اُسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں ـــــ معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو جنّت دینے کا ضامن بنا رکھا ہے۔ یعنی مالکِ حقیقی تو واقعی خدا ہے لیکن خدا نے اپنے محبوب کو ضامنِ جنّت بنا دیا تھا۔ یہ بات ہر صاحبِ علم و دانش جانتا ہے کہ ضامن حقیقی مالک نہیں بلکہ حقیقی مالک کا معتمدِ خاص اور مجازی مالک ہوتا ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱۳۹۵ - حدثني عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْلِیَصْمُتْ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ۔

اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا لَیْثٌ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ قَالَ سَمِعَ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الضِّیَافَۃُ ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ جَائِزَتُہٗ قِیْلَ مَا جَائِزَتُہٗ قَالَ یَوْمٌ وَّلَیْلَۃٌ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْلِیَسْکُتْ۔

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا میرے دل نے محفوظ رکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے:۔ ضیافت تین دن اُس کا جائزہ۔ دریافت کیا گیا کہ اُس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک رات دن اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاہِیْمُ بْنُ حَمْزَۃَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَۃَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مَا یَتَبَیَّنُ فِیْہَا یَزِلُّ بِہَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مِمَّا بَیْنَ الْمَشْرِقِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی جب کوئی بات کہتا ہے اور اُس کے انجام پر غور نہیں کرتا اُس کی وجہ سے جہنم میں جا گرتا ہے حالانکہ وہ اُس سے اتنی دُور تھی جتنی مغرب سے مشرق۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ یَعْنِی ابْنَ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَہَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰہُ بِہَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَہَا بَالًا یَہْوِیْ بِہَا فِیْ جَہَنَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک آدمی جب کوئی ایسی بات کہتا ہے جو رضائے الٰہی کے لئے ہو تو وہ اُسے خاص اہمیت نہیں دیتا لیکن اُس کے باعث اللہ تعالیٰ اُس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور جب آدمی کوئی ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور وہ اُس کی پرواہ بھی نہیں کرتا لیکن اُس کے باعث دوزخ میں جا گرتا ہے۔

بَابُ ۸۳۰ اَلْبُکَاءِ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ

اللہ کے خوف سے رونا

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ خُبَیْبُ ابْنُ

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ۔

بَابُ ۸۳۱ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ یُسِیْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهٖ فَقَالَ لِاَهْلِهٖ اِذَا اَنَا مِتُّ فَخُذُوْنِیْ فَذَرُّوْنِیْ فِی الْبَحْرِ فِیْ یَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوْا بِهٖ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَی الَّذِیْ صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا حَمَلَنِیْ اِلَّا مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهٗ۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِیْ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فِیْمَنْ كَانَ سَلَفَ اَوْ قَبْلَكُمْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا یَعْنِیْ اَعْطَاهُ۔ قَالَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِیْهِ: اَیَّ اَبٍ كُنْتُ قَالُوْا خَیْرَ اَبٍ قَالَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ وَلَمْ یَدَّخِرْ وَاِنْ یَّقْدَمْ عَلَی اللّٰهِ یُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوْا فَاِذَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ حَتّٰی اِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُوْنِیْ اَوْ قَالَ فَاسْهَكُوْنِیْ ثُمَّ اِذَا كَانَ رِیْحٌ عَاصِفٌ فَاَذْرُوْنِیْ فِیْهَا فَاَخَذَ مَوَاثِیْقَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ وَرَبِّیْ فَفَعَلُوْا فَقَالَ اللّٰهُ كُنْ. فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ: اَیْ عَبْدِیْ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ مَخَافَتُكَ اَوْ فَرَقٌ مِنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ رَحِمَهُ اللّٰهُ. فَحَدَّثْتُ اَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ

وسلم نے فرمایا:۔ سات آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالےٰ اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے اُن میں سے ایک وہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

اللہ سے ڈرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کسی پہلی اُمت کا کوئی آدمی تھا جس کا اپنے اعمال کے بارے میں بُرا گمان تھا۔ چنانچہ اُس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جسم کے ذرّے ذرّے بنا لینا۔ پس جس روز سخت ہوا چلے تو میری خاک کو سمندر میں اُڑا دینا۔ چنانچہ انہوں نے اُس کے ساتھ یہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُس کو اکٹھا کر کے فرمایا:۔ جو تو نے کیا اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ عرض گزار ہوا کہ تیرے ڈر نے مجھے ایسا کرنے پر آمادہ کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی اُمتوں کے کسی شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے مال و اولاد سے خوب نوازا ہوا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب موت کا وقت قریب آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ اچھے باپ ہیں اُس نے کہا کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی قتادہ نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ جمع نہیں کروائی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونگا تو وہ مجھے عذاب دے گا تو یاد رکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ جب میں بالکل کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس لینا، یا یہ کہا کہ میرا سفوف بنا لینا جس روز خوب ہوا چل رہی ہو تو مجھے اُس میں اُڑا دینا۔ چنانچہ اس کا اُن سے پکا وعدہ لیا۔ خدا کی قسم، انہوں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کُن تو وہ آدمی کھڑا تھا، پھر فرمایا:۔ اے میرے بندے! جو تو نے کیا اس پر تجھے کس بات نے آمادہ کیا۔ عرض کی کہ تیرے خوف نے یا یہ کہا کہ تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس اس کی تلافی یوں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر رحم فرما دیا۔ ابو عثمان، سلمان نے اسی طرح

سلیمان غیر انہ زاد فاذرونی فی البحر او کما حدث، وقال معاذ حدثنا شعبۃ عن قتادۃ سمعت عقبۃ سمعت ابا سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۸۳۲ الانتہاء عن المعاصی.

۱۴۰۲ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامۃ عن برید بن عبد اللہ بن ابی بردۃ عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل ما بعثنی اللہ کمثل رجل اتی قوما فقال رایت الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان والنجاء النجاء فاطاعہ طائفۃ فادلجوا علی مہلہم فنجوا وکذبتہ طائفۃ فصبحہم الجیش فاجتاحہم.

۱۴۰۳ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن عبد الرحمن انہ حدثہ انہ سمع ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثلی ومثل الناس کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولہ جعل الفراش وہذہ الدواب التی تقع فی النار یقعن فیہا فجعل ینزعہن ویغلبنہ فیقتحمن فیہا فانا اخذ بحجزکم عن النار وانتم تقتحمون فیہا.

۱۴۰۴ حدثنا ابو نعیم حدثنا زکریاء عن عامر قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ.

باب ۸۳۳ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا و

بیان کی لیکن اتنا اضافہ کیا کہ مجھے سمندر میں بکھیر دینا، یا جس طرح حدیث بیان کی۔ معاذ، شعبہ، قتادہ، عقبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

گناہوں سے بچنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال جسے دیکر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اُس آدمی جیسی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے بچشم خود ایک لشکر جرار دیکھا ہے اور میں واضح طور پر تمہیں اُس سے ڈراتا ہوں، لہٰذا اپنے آپ کو بچالو اپنے آپ کو بچالو۔ پس ایک گروہ نے میری بات مانی اور کسی محفوظ مقام کی طرف چلے گئے یوں نجات پالی اور دوسرے گروہ نے اُسے جھٹلایا تو صبح سویرے وہ لشکر جرار اُن پر ٹوٹ پڑا اور سب کو تہ تیغ کر دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے آگ جلائی جب اُس نے اپنے ماحول کو روشن کیا تو پروانے اور آگ میں گرنے والے کیڑے آ کر اس میں گرنے شروع ہو گئے۔ پس وہ انہیں اُس سے ہٹانے لگا لیکن وہ اُس پر غالب آ کر اُس میں گرتے ہی رہے۔ پس میں کمر سے پکڑ کر تمہیں آگ سے کھینچ رہا ہوں، اور تم ہو کہ اس میں گرتے ہی جا رہے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اُن کاموں سے دست بردار ہو جائے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہا کرتے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: — اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو یقیناً کم ہنستے اور ضروری تھا کہ زیادہ روتے۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: — اگر تم بھی وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضروری تھا کہ کم ہنستے اور ضروری تھا کہ زیادہ روتے۔

بَابٌ ۵۳۴ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

جہنم شہوتوں سے ڈھانپی گئی ہے۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: — جہنم کو شہوتوں سے ڈھانپا گیا ہے اور جنت کو مصیبتوں سے چھپایا گیا ہے۔

بَابٌ ۵۳۵ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

جنت اور جہنم جوتے کے تسمے سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہیں

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

ابو وائل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: — جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح سے دوزخ بھی۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: — سب سے اچھا شعر جو کسی شاعر نے کہا، یہ ہے کہ، آگاہ رہو کہ اللہ تعالٰی کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

بَابٌ ۵۳۶ لِيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ۔

اس کی طرف دیکھو جو تم سے مفلس ہے اور جو تم سے مالدار ہے اس کی طرف نہ دیکھو۔

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ۔

باب ۸۳۷ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ اَوْ بِسَيِّئَةٍ

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدٌ اَبُوْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ، اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً۔

باب ۸۳۸ مَا يُتَّقٰى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ۔

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ فِي الشَّعْرِ اِنْ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوْبِقَاتِ. قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُهْلِكَاتِ۔

باب ۸۳۹ اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ وَمَا يُخَافُ مِنْهَا۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور حسن میں اُس سے بڑھ کر ہو تو چاہیے کہ ایسے شخص کو بھی دیکھے جو ان میں اُس سے گرا ہوا ہو۔

جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا:۔ اللہ تعالٰے نیکیاں اور برائیاں لکھ دیں اور انہیں واضح فرما دیا ہے۔ پس جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور اُسے کر نہ سکے تب بھی اللہ تعالٰے اُس کے لئے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر اُس نے ارادہ کیا اور پھر اُسے کر بھی لیا تو اللہ تعالٰے اُس کے لئے دس نیکیوں سے سات سو تک یعنی کئی گنا کر کے لکھ دیتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اُسے نہ کیا تو اللہ تعالٰے اُس کے لئے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر ارادہ کیا اور اُسے کر لیا تو اللہ تعالٰے اس کے لئے ایک برائی لکھتا ہے۔

جو گناہوں کو حقیر سمجھنے سے بچا

غیلان کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا:۔ تم عمل کرتے ہو اور اپنے بعض اعمال کو بال سے بھی زیادہ باریک سمجھتے ہو (یعنی معمولی) لیکن نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ہم انہیں تباہ کن شمار کیا کرتے تھے۔ امام بخاری کے نزدیک اَلْمُوْبِقَاتُ سے ہلاک کرنے والی چیزیں مراد ہیں۔

اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے لہٰذا جو خاتمے سے ڈرتا رہا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک آدمی کی جانب توجہ فرمائی

الساعدی قال نظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل یقاتل المشرکین وکان من اعظم المسلمین غناء عنھم فقال من احب ان ینظر الی رجل من اھل النار فلینظر الی ھذا، فتبعہ رجل فلم یزل علی ذلک حتی جرح فاستعجل الموت فقال بذبابۃ سیفہ فوضعہ بین ثدییہ فتحامل علیہ حتی خرج من بین کتفیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیعمل فیما یری الناس عمل اھل الجنۃ وانہ لمن اھل النار ویعمل فیما یری الناس عمل اھل النار وھو من اھل الجنۃ وانما الاعمال بخواتیمھا

جو مشرکین سے لڑ رہا تھا اور بلحاظ دولت وہ مسلمانوں کے منتخب افراد سے تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس آدمی کو دیکھ لے چنانچہ ایک شخص جائزہ لینے اُس کے پیچھے لگ گیا۔ چنانچہ وہ برابر لڑتا رہا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا پس اُس نے مرنے میں جلدی کی۔ راوی کا بیان ہے اُس نے تلوار سینے کے درمیان رکھی اور اپنے جسم کا پورا بوجھ اُس پر رکھ دیا یہاں تک کہ تلوار اُس کے کندھوں کے درمیان سے نکل گئی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی عمل کرتا رہتا ہے جب کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ اہل جنت کے کام کر رہا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور کوئی عمل کرتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ جہنم کے کام کر رہا ہے لیکن وہ ہوتا جنتی ہے اور اعمال کا دارو مدار خاتمے پر ہے۔

باب ۸۴ العزلۃ راحۃ من خلاط السوء

برے ساتھیوں سے بچنے کے لئے تنہائی میں راحت ہے

۳۱۴۱ حدثنا ابوالیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال حدثنی عطاء بن یزید ان ابا سعید حدثہ قال قیل یارسول اللہ. وقال محمد بن یوسف حدثنا الاوزاعی حدثنا الزھری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید الخدری قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ ای الناس خیر فقال رجل جاھد بنفسہ ومالہ، ورجل فی شعب من الشعاب یعبد ربہ ویدع الناس من شرہ. تابعہ الزبیدی وسلیمان بن کثیر والنعمان عن الزھری وقال معمر عن الزھری عن عطاء او عبید اللہ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال یونس وابن مسافر ویحیی بن سعید عن ابن شھاب عن عطاء عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ۔ عطاء بن یزید لیثی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! کونسا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا کہ وہ جو اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں بیٹھ کر اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے روایت کی ہے۔ معمر، زہری، عطاء یا عبید اللہ، حضرت ابو سعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ یونس اور ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید، ابن شہاب، عطاء، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِیْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس کا بہترین مال ایک ریوڑ ہوگا جس کو لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی کے مقامات پر رہے گا وہ اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگے گا۔

بَابٌ ۸۴۱ رَفْعِ الْاَمَانَةِ

امانت داری کا اُٹھ جانا۔

۱۴۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ اِذَا اُسْنِدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔عرض کی کہ یارسول اللہ! اُس کا ضائع کرنا کیا ہے فرمایا کہ جب ذمہ داری نااہلوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

۱۴۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَیْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّی الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَیَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِیْ اَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ الْاِسْلَامُ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهٗ عَلَیَّ سَاعِيْهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دو باتیں بتائیں جن میں سے ایک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔آپ نے ہمیں بتایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اُتری پھر انہوں نے قرآن اور سنت سے اُسکا حکم بخوبی جان لیا اور اسکا اُٹھنا بتاتے ہوئے فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اُس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اُس کا ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا پھر سوئے گا تو امانت کا باقی حصہ بھی اٹھا لیا جائے گا اور آبلے جیسا نشان باقی رہ جائے گا، جو چنگاری کی طرح نظر آئے گا۔اُسے پیر سے لڑھکایا جائے تو اور پھول جائے گا اور اُبھرا ہوا نظر آئے گا لیکن اُس کے اندر ہوگا کچھ نہیں۔پس صبح کو لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن امانت کا ادا کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، بلکہ کہا جائے گا کہ فلاں خاندان میں ایک امین موجود ہے آدمی سے کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند کتنا ظریف اور کتنا بہادر ہے لیکن ایمان اُس کے دل میں دانۂ رائی کے برابر بھی نہیں ہوگا۔مجھ پر ایسا زمانہ گزرا ہے کہ کسی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا تھا کیونکہ اگر

فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا

۱۴۱۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةُ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً۔

وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اُسے حق کی طرف پھیر دیتا اور اگر وہ نصرانی م

۱۴۱۷.۲ - ہوتا اُس کے حاکم اُس سے میرا حق دلا دیتے لیکن اب تو میں صرف فلاں فلاں کے ساتھ تجارت کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ اُونٹوں کی طرح ہو جائیں گے کہ تعداد میں سَو ہوں لیکن سواری کے قابل ایک بھی نہ ہو۔

بَابُ ۸۴۲ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

دکھاوے اور شہرت کے لئے

۱۴۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ۔

مسدد، یحییٰ، سفیان نے سلمہ بن کہیل سے روایت کی۔ سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جُندب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اور اُن کے سوا میں نے کسی دوسرے سے نہیں سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یوں فرمایا پس میں اُن کے نزدیک ہوا تو کہہ رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جو شہرت کے لئے کام کرے تو اللہ تعالٰی اُسے مشہور کر دے گا اور جو دکھاوے کے لئے کام کرے اللہ تعالٰی اُسے دکھا دے گا۔

بَابُ ۸۴۳ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ۔

جو اللہ کی اطاعت میں مشقت کرے

۱۴۲۰ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا رَدِيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اِلَّا اٰخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا نیز میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی لکڑی ہی حائل تھی کہ آپ نے فرمایا: اے معاذ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے دوبارہ فرمایا: اے معاذ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے سہ بارہ فرمایا: اے معاذ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالٰی کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالٰی کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر کچھ دیر چلنے کے بعد آپ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالٰی پر کیا حق ہے جبکہ وہ ایسا کریں میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالٰی اور

اِذَا فَعَلُوْهُ. قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ.

اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ کرے۔

باب ۸۴۴ التَّوَاضُعِ

تواضع اختیار کرنا۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ. قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَّهٗ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالُوْا سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْفَعَ شَيْئًا مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ.

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی۔ حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عضباء نامی ایک اونٹنی تھی جس سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی۔ ایک اعرابی آیا جو اونٹ پر سوار تھا تو وہ اُس سے آگے چلنے لگا مسلمانوں پر یہ بات گراں گزری اور انہوں نے کہا کہ عضباء پیچھے رہ گئی پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بلند نہ کرے مگر اُسے پست بھی کر دے۔

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ شُرَيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے قرب حاصل نہیں کرتا جو مجھے پسند ہیں اور میں نے اُس پر فرض کی ہیں بلکہ میرا بندہ برابر نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اور جب میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو اُس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اُسکی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اسکا پیر بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اُسے عطا فرماتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ پکڑے تو ضرور میں اُسے پناہ دیتا ہوں اور کسی کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا جسکو میں کرتا ہوں مگر مومن کی موت کو بُرا سمجھے نہیں کیونکہ میں اُسکے اس بُرا سمجھنے کو بُرا سمجھتا ہوں۔

ف: اس حدیث قدسی کے اندر اللہ رب العزت نے اولیاء اللہ کے متعلق جو باتیں بتائی ہیں۔ اُن میں سے دو باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں ـــــ پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں معلوم ہوا کہ خدا ولیوں کے ساتھ ہے لہٰذا ولیوں کو چھوڑ کر کوئی اور دین و مذہب اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ اُس

لوگوں کے لیے خاص طور پر توجہ طلب ہے جو نئے نئے فرقے بنا کر اپنی علیحدہ علیحدہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر اولیاء اللہ کے مذہب کو چھوڑے ہوئے ہیں بلکہ اس برحق مذہب اور اسلام کی صحیح ترین تصویر کو بریلویت ٹھہرا کر مطعون کرتے اور اس کے خلاف لوگوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات بھرتے رہتے ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کی مخالفت بلکہ خدا سے مخالفت اور دشمنی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے خلاف صف آراء ہونا ہے، جس میں آخرت کی کوئی بھلائی نہیں۔

اس حدیث کی دوسری بات بھی خصوصی توجہ طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی بصارت، سماعت ہاتھ اور پیر وغیرہ بن جاتا ہے جن سے اُس کے افعال سرزد ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کی بصارت وسماعت یا ہاتھ اور پیر کے ساتھ خدا ہو اُن سے واقع ہونے والے افعال اور عام لوگوں کے افعال میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا ——— جب اولیاء اللہ کے افعال عام لوگوں سے ممتاز ہیں تو یقیناً انبیائے کرام کے افعال اولیاء اللہ سے بدرجہا افضل واعلیٰ اور بلند و بالا ہوں گے کیونکہ خدا کی جو تائید و حمایت حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ تھی اور ہے وہ غیر انبیاء کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ عوام الناس اور انبیائے کرام کے حواس وافعال میں اتنا فرق ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ جو انبیائے کرام کو نزول وحی سے ہٹ کر عام لوگوں کی طرح ہی باور کرانے پر زور لگاتے رہتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرات مقام نبوت ہی سے ناآشنا ہیں۔ اولیاء اللہ کے متعلق عارف روم نے فرمایا:۔

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گرداند ز راہ

باب ۸۴۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

حضور اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں

اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی قریب اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے (سورۃ النحل، آیت ۷۷)

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ كَهٰذِهٖ اَوْ لَيُشِيْرُ بِاِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهِمَا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا، پھر انہیں دراز کر دیا

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَاَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔

ابو التیاح نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اور مجھے اس طرح بھیجا گیا ہے۔

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِيْ اِصْبَعَيْنِ۔ تَابَعَهُ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے یعنی دو انگلیوں کی طرح۔ اسرائیل نے بھی ابو حصین سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۸۴۶

۱۴۲۶ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ فَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِهِ وَلَا یَطْوِیَانِهِ. وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا یَطْعَمُهُ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یَلِیْطُ حَوْضَهُ فَلَا یَسْقِیْ فِیْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهُ اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا.

باب ۸۴۷ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ.

۱۴۲۷ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ. قَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهِ: اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: لَیْسَ ذَاكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا اَمَامَهُ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَاَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَعُقُوْبَتِهِ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَكْرَهَ اِلَیْهِ مِمَّا اَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ. اِخْتَصَرَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ

قیامت اچانک آئے گی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے پس جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اُسے دیکھیں گے تو سارے ایمان لے آئیں گے لیکن اُس وقت کا ایمان آدمی کے کام نہیں آئے گا جب تک پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ساتھ پہلے بھلائی نہ کمائی ہو اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے کوئی چیز لینے کے لئے کپڑے پھیلائے ہوئے ہونگے لیکن خریدنے اور کپڑوں کو لپیٹنے نہیں پائیں گے اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی دودھ نکال کر لے چلا ہوگا لیکن اُسے پینے نہیں پائے گا اور قیامت یوں قائم ہو جائیگی کہ ایک آدمی جانوروں کو پانی پلانے کیلئے حوض پر لے جائے گا لیکن پلانے نہیں پائے گا اور قیامت یوں قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی نے کھانے کیلئے لقمہ اٹھایا ہوگا مگر اُسے کھانے نہیں پائے گا۔

جو خدا سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا چاہتا ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ یا آپ کی کسی دوسری زوجۂ مطہرہ نے عرض کی کہ ہمیں تو موت ناپسند ہے۔ فرمایا کہ یہ بات نہیں بلکہ جب مومن کو موت آتی ہے تو اُسے رضائے الٰہی اور اُس کے انعامات کی بشارت دی جاتی ہے چنانچہ جو چیز سامنے ہوتی ہے وہ اُسی کو پسند کرتا ہے چنانچہ اُس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا پسند کرتا ہے لیکن اگر وہ کافر ہے تو اُسے اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے پس جو چیز اُس کے سامنے ہوگی اُس سے زیادہ اُسے اور کوئی چیز ناپسند نہیں ہوسکتی، لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ ابوداؤد نے اس کو اختصار کے ساتھ نقل کیا۔ عمرو، شعبہ، سعید، قتادہ، زرارہ، سعد

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٤٢٨ – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ۔

١٤٢٩ – حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى، قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى۔

بَابُ ۸۴۸ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

١٤٣٠ – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ، ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالےٰ سے ملنا پسند کرے اللہ تعالےٰ اُس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالےٰ سے ملنا ناپسند کرے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

عروہ بن زبیر نے کتنے ہی اہل علم حضرات سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحت کی حالت میں فرمایا کرتے کہ اللہ تعالےٰ ہرگز کسی نبی کی روح کو قبض نہیں فرماتا، یہاں تک کہ جنت میں اُسے اُس کا مقام دکھا دیتا ہے اور پھر اُسے اختیار دیتا ہے۔ جب آپ بیمار پڑے اور آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو گھڑی بھر آپ پر غشی طاری رہی۔ پھر جب افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہ چھت کی طرف اٹھائی اور کہا :۔ "اے اللہ! رفیق اعلیٰ"۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی الفاظ ہیں: — "اے اللہ! رفیق اعلیٰ"۔

موت کی سختی

ابوعمرو ذکوان مولیٰ عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرمایا کرتیں :۔ بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سامنے پیالہ یا کونڈا رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ اس میں عمر بن سعد راوی کو شک ہے۔ چنانچہ آپ پانی میں اپنے دونوں ہاتھوں کو داخل کرتے اور پھر انہیں چہرۂ انور پر ملتے اور کہتے :۔ "نہیں کوئی معبود مگر اللہ، بیشک موت میں تکلیف ہوتی ہے"۔ پھر دست مبارک کو کھڑا کر کے کہتے:

فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، حَتَّى قُبِضَ وَ مَالَتْ يَدُهُ۔

"رفیق اعلیٰ میں" یہاں تک کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور دست مبارک جھک گیا۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: إِنْ يَعِشْ هَذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ. قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ اعرابی یا بربنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور سوال کرتے :۔"قیامت کب قائم ہوگی" چنانچہ آپ اُن کے سب سے کم عمر شخص کی طرف دیکھ کر فرماتے :۔ اگر یہ زندہ رہا تو بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی، ہشام کا بیان ہے کہ اس سے مراد اُن کی موت ہے ۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرِيحٌ وَ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا :۔ مُستریح اور مُستراحٌ منہ۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مُستریح اور مُستراحٌ منہ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ بندہ مومن جب مرتا ہے تو وہ مصیبتوں سے نجات پاکر اللہ تعالیٰ کی آغوشِ رحمت میں جانا چاہتا ہے اور بدکار آدمی جب مرتا ہے تو اس کے مر جانے سے اللہ کے بندے، شہر، درخت اور جانور بھی راحت پانا چاہتے ہیں

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مُستریح ... اور مُستراحٌ منہ یہ ہے کہ مومن دنیا سے نجات پاکر آرام پانا چاہتے ہیں

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ اُس کے اہل وعیال، اُس کا مال اور اُس کے اعمال۔ پس اُس کے اہل وعیال اور اس کا مال تو واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل اُس کے

فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ ۔

ساتھ رہ جاتا ہے ۔

۱۴۳۵ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ غُدْوَةً وَّعَشِيًّا اِمَّا النَّارُ وَاِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى تُبْعَثَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو ہر صبح و شام اُس پر اُس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے خواہ وہ جہنم میں ہو یا جنت میں پھر اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اُسے اُٹھایا جائے گا ۔

۱۴۳۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ مُردوں کو بُرا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ اُس چیز کے پاس پہنچ چکے جو انہوں نے اپنے لئے آگے بھیجی تھی ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ چھبیسواں ۲۶ پارہ ختم ہوا

پارہ ـــــ ۲۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ۸۴۹ نَفْخِ الصُّوْرِ، قَالَ مُجَاهِدٌ اَلصُّوْرُ كَهَيْئَةِ الْبُوْقِ. زَجْرَةٌ صَيْحَةٌ. وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، اَلنَّاقُوْرُ اَلصُّوْرُ، اَلرَّاجِفَةُ: اَلنَّفْخَةُ الْاُوْلٰى، وَالرَّادِفَةُ: اَلنَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ :

نفخ صور۔ مجاہد کا قول ہے کہ الصور سنکھ کی قسم کا آلہ۔ زجرۃ چیخ۔ ابن عباس کا قول ہے:۔ الناقور صور۔ الراجفۃ پہلی دفعہ صور پھونکنا۔

الرادفۃ دوسری دفعہ صور کا پھونکنا۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ مُوْسٰى فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن اعرج دونوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:۔ دو آدمیوں کی آپس میں تو تو میں میں ہوگئی۔ ایک ان میں سے مسلمان تھا اور دوسرا یہودی۔ مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفٰی کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے تمام جہانوں سے حضرت موسٰی کو چنا۔ راوی کا بیان ہے کہ مسلمان کو اس بات پر غصہ آیا اور اس نے یہودی کے منہ پر طمانچہ کھینچ مارا۔ چنانچہ وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا اور جو کچھ اس کے اور مسلمان کے درمیان واقعہ ہوا وہ عرض کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے موسٰی علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ جب قیامت کے روز بے ہوش ہوں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسٰی عرش کا کنارا پکڑے ہوئے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ حضرت موسٰی ان میں سے ہیں جو بے ہوش ہوئے اور ان سے پہلے ہوش میں آگئے یا انہیں اللہ نے بے ہوش ہونے سے مستثنٰی فرمایا۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تمام انسان بے ہوش

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَصْعَقُ النَّاسُ حِيْنَ يَصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ قَامَ فَاِذَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَمَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ رَوَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏

بَابٌ ۸۵ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ. رَوَاهُ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏ -

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَ يَطْوِي السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ ؏

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَكْفَاُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: قَالَ بَلٰى، قَالَ: تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ؟ قَالَ اِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَّنُوْنٌ، قَالُوْا وَمَا هٰذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَّ نُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا ؏

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا

ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں کھڑا ہوں گا تو حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ کیا وہ بے ہوش ہونے والوں میں ہیں؟ ـــــ اس کی حضرت ابو سعید خدری نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ہی قبضے میں لے لے گا۔

اس کی نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالٰے اپنے داہنے دستِ قدرت سے زمین کو اپنے ہی قبضے میں لے گا اور آسمان کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، آج زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

؏ ؏ ؏

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز زمین ایک روٹی کے مانند ہوگی، جس کو اللہ تعالٰے اپنے دستِ قدرت سے لپیٹ دے گا جیسے تم دسترخوان پر روٹی کو اکٹھی کر لیتے ہو اور اہلِ جنت کی مہمان نوازی کے لیے کرے گا۔ چنانچہ ایک یہودی آگیا اور کہنے لگا: اے ابوالقاسم! اللہ تعالٰے آپ کو برکت دے، کیا میں آپ کو اہلِ جنت کی مہمانی کے بارے میں کچھ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ کیوں نہیں۔ اس نے کہا کہ زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے، پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان کے سالن کے متعلق نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ اس کا سالن لام نون کے ساتھ ہوگا اور اس کی کلیجی کے زائد ٹکڑے کو ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰے عنہ کا بیان ہے

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ ؛

باب ۸۵۱ كَيْفَ الْحَشْرُ

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا ؛

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا ؛

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا. قَالَ سُفْيَانُ هَذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ لوگوں کو قیامت کے روز سفید اور چٹیل جگہ پر جمع کیا جائے گا جو گندم کی سفید روٹی کے مانند ہوگی۔ حضرت سہل یا کسی دوسرے نے فرمایا کہ محشر میں کسی کا جھنڈا انہیں ہوگا۔

حشر کس طرح ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حشر کے روز لوگوں کے تین گروہ ہوں گے۔ ایک رغبت رکھنے والوں اور ڈرنے والوں کا۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اونٹوں پر دو، تین، چار، اور دس دس تک سوار ہوں گے۔ باقی تیسرے گروہ کو آگ اکٹھا کرے گی یعنی ان کے ساتھ لیٹے گی، ان کے ساتھ رات گزارے گی، ان کے ساتھ صبح کرے گی اور ان کے ساتھ ہی شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! کافر کو روزِ حشر منہ کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟ فرمایا کہ جس نے دنیا میں اسے دونوں پیروں سے چلایا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ روزِ قیامت اسے منہ کے بل چلائے۔ قتادہ نے کہا: ہمارے پروردگار کی قسم، کیوں نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن، پاپیادہ اور غیر مختون ہوگے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ ہم اسے ان حدیثوں میں شمار کرتے ہیں جو حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ‎۞

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ دورانِ خطبہ منبر پر فرما رہے تھے:۔ تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملو گے کہ ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون ہو گے ۞

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ الْآيَةَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي، فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ، قَالَ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ‎۞

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا:۔ بے شک تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم ننگے پیر اور ننگے جسم ہو گے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:۔ "جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا اسی طرح واپس لوٹائیں گے" روزِ قیامت مخلوق میں سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے اور بے شک میری امت کے کچھ لوگ لے جائے جائیں گے جنہیں عذاب کے فرشتوں نے پکڑا ہوا ہوگا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہنے والا کہے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چاند چڑھائے! پس میں وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا کہ:۔ "اور میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا" (سورۃ المائدہ، آیت ۱۱۷)۔ راوی کا بیان ہے

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَلِكِ ‎۞

قاسم بن محمد بن ابوبکر نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم ننگے پیر، ننگے جسم اور غیر مختون ہو گے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی:۔ یا رسول اللہ! کیا مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ وہ وقت اتنا سخت ہوگا کہ اس جانب توجہ بھی نہیں کر سکیں گے ۞

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ

عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم ایک قبے میں تھے کہ آپ نے فرمایا:۔ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہلِ جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہلِ جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ کیا تم اس بات

أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ ۔

۱۴۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ فَتَرَاءَى ذُرِّيَّتُهُ فَيُقَالُ هَذَا أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ كَمْ أُخْرِجُ؟ فَيَقُولُ أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا؟ قَالَ إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ ۔

بَابٌ ۸۵۲ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ - أَزِفَتِ الْآزِفَةُ: اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ۔

۱۴۵۰ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ اللَّهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، قَالَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكْرَى وَمَا هُمْ بِسُكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ، فَاشْتَدَّ

پر راضی ہو کہ آدھے اہل جنت تم ہو۔ ہم نے عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے، مجھے یہ حتمی امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے اور وہ یوں کہ مسلمان کے سوا کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر سفید بال یا کسی سرخ بیل کی جلد پر کالے بال۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزِ قیامت سب سے پہلے حضرت آدم کو بلایا جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنی اولاد کو دیکھیں گے۔ پس کہا جائے گا کہ یہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا جائے گا کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو نکالو۔ وہ عرض گزار ہوں گے کہ اے رب! میں کس طرح نکالوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر سیکڑے سے ننانوے نکال لو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یوں تو ہمارے سو میں سے جب ننانوے نکالے جائیں گے تو باقی ہم میں سے کیا بچے گا؟ فرمایا کہ میری امت دوسری امتوں کے مقابلے میں یوں ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔

قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے

ارشادِ ربانی ہے: "آنے والی آگئی" ــــ "قیامت قریب آگئی۔"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ فرمایا جائے گا: "جہنم کے لیے نکالو"۔ عرض کریں گے کہ کس حساب سے! فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ وہ ایسا وقت ہوگا کہ بچہ بوڑھا ہو جائے اور حمل والی کا حمل گر جائے اور لوگ بے ہوش نظر آئیں گے لیکن وہ بے ہوش نہیں ہوں گے، ہاں اللہ کا عذاب سخت ہے۔

ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ اَلْفٌ وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ؟ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ فِيْ يَدِهٖ اِنِّيْ لَاَطْمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ فِيْ يَدِهٖ اِنِّيْ لَاَطْمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوِ الرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ۔

باب ۸۵۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ۔ قَالَ الْوُصُلَاتُ فِي الدُّنْيَا۔

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَّيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ۔

باب ۸۵۴ اَلْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ الْحَاقَّةُ لِاَنَّ فِيْهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الْاُمُوْرِ اَلْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدٌ، وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاخَّةُ، وَالتَّغَابُنُ۔ غَبْنُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَهْلَ النَّارِ۔

صحابۂ کرام پر اس بات کا گہرا اثر ہوا اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو کیونکہ ایک ہزار یاجوج و ماجوج سے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ امید ہے کہ تم اہلِ جنت کا تہائی حصہ ہوگے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور تکبیر کہی۔ پھر فرمایا کہ میری یہ آرزو ہے کہ تم اہلِ جنت کا نصف ہو۔ بے شک دوسری امتوں کے درمیان تمہاری مثال یوں ہے جیسے کالے بیل کی جلد پر سفید بال یا گدھے کی اگلی ران کا سفید داغ (جو بالکل نمایاں نظر آتا ہے)

دوبارہ زندہ ہونا۔ ارشادِ ربانی ہے: کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے، جس روز سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے (سورۃ المطففین، آیت ۴ تا ۶) ابن عباس کا قول ہے: وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ فرمایا کہ تعلقات صرف دنیا میں ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس روز لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، فرمایا کہ کوئی تو پسینے میں اپنے کانوں کی لو تک غرق ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ بہہ نکلے گا، یہاں تک کہ بعض لوگوں کا پسینہ تو زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ کو بند کر کے کانوں تک جا پہنچے گا۔

قیامت کے روز قصاص لیا جائے گا۔

قیامت کو الحاقۃ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس روز جزا ملے گی اور سب کاموں کا بدلہ ملے گا۔ الحقۃ اور الحاقۃ ہم معنی ہیں اور اسی طرح القارعۃ، الغاشیۃ اور الصاخۃ قیامت کے نام ہیں۔ التغابن سے مراد ہے اہلِ جنت اہلِ جہنم کو بھلا دیں گے۔

۱۴۵۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لوگوں کے درمیان جس چیز کا (اس روز) سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہوگا۔

۱۴۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس شخص نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیئے کہ معاف کروالے کیونکہ اس روز روپے پیسے تو ہوں گے نہیں، چنانچہ اس سے پہلے کہ اس کی نیکیاں اس کے بھائی کو دی جائیں۔ اگر کسی کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے بھائی کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔

۱۴۵۵ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب مومن جہنم سے نجات پا جائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیے جائیں گے اور جو دنیا میں انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا ہوگا اس کا حساب ہوگا، یہاں تک کہ جب حقوق کا بدلہ دے کر پاک ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے کہ ہر ایک جنت میں اپنی رہائش گاہ کو اس سے زیادہ پہچانے گا جتنا وہ دنیا میں اپنے گھر کو پہچانتا ہے۔

باب ۸۵۵ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ

جس کے حساب کی پڑتال ہوئی وہ عذاب میں پھنسا۔

۱۴۵۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَلِكِ الْعَرْضُ۔

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس کے حساب کی پڑتال ہوئی اسے عذاب ہوگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی:۔ کیا اللہ تعالےٰ یہ نہیں فرماتا کہ عنقریب ان سے آسان حساب لیا جائیگا، فرمایا کہ یہ تو صرف حاضری (پیشی) ہے۔

۱۴۵۷ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عمرو بن علی، یحیٰی، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ،

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔ وَتَابَعَہٗ ابْنُ جُرَیْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمٍ وَاَیُّوْبُ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ۔۔۔ ابن جریج، محمد بن سلیم اور ایوب اور صالح بن رستم، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۴۵۸ ۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَۃَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِیْ صَغِیْرَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ یُحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا ہَلَکَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِکِ الْعَرْضُ وَلَیْسَ اَحَدٌ یُّنَاقَشُ الْحِسَابَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا عُذِّبَ ۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے قیامت کے روز حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ: تو وہ جس کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا (سورۃ الانشقاق، آیت ۷، ۸) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو محض پیشی ہوگی ورنہ روزِ قیامت جس کا حساب لیا گیا اس کو عذاب ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۴۵۹ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ ہِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ: یُجَاءُ بِالْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ لَکَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَہَبًا اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَہٗ قَدْ کُنْتَ سُئِلْتَ مَا ہُوَ اَیْسَرُ مِنْ ذٰلِکَ ۔

علی بن عبداللہ، معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ۔۔۔ محمد بن معمر، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز جب کافر کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اتنا سونا ہو کہ اس سے زمین بھر جائے تو کیا تو اسے اپنے بدلے میں دینے کو تیار ہو جاتا؟ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

۱۴۶۰ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ خَیْثَمَۃُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَسَیُکَلِّمُہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَیْسَ بَیْنَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر عنقریب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان

اللهِ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. قَالَ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

باب ۸۵۶ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

۱۴۶۱ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ وَحَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هَؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

بھی نہیں ہوگا۔ پھر نظر اٹھائے گا تو اپنے سامنے کوئی چیز نہیں دیکھے گا۔ پھر اور آگے نظر دوڑائے گا تو آگ ہی نظر آئے گی۔ پس جو تم میں سے کر سکے وہ آگ سے بچے خواہ کھجور کا ایک حصّہ ہی دے کر ـــ دوسری سند کے ساتھ حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ـــ "آگ سے بچو"۔ پھر منہ پھیر لیا اور دوزخ سے ڈرایا۔ پھر فرمایا کہ آگ سے بچو۔ اس کے بعد منہ پھیر لیا اور دوزخ سے ڈرایا۔ چنانچہ آپ نے تین مرتبہ ایسا کیا اور ہمیں گمان گزرا کہ آپ اسے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر فرمایا: ـ آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر۔ جس میں یہ طاقت نہ ہو تو اچھی بات کہنے کے ذریعے۔

جنت میں ستر ہزار بغیر حساب داخل ہوں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ـ مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک ہی امتی تھا۔ ایک نبی کے ساتھ دس آدمی۔ ایک نبی کے ساتھ پانچ سو۔ ایک نبی صرف تنہا۔ میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی۔ میں نے پوچھا، اے جبرائیل! کیا یہ میری امت ہے۔ کہا کہ یہ نہیں بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ کہا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں، ان کا نہ حساب ہے نہ عذاب۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ کہا کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے، شگون نہیں لیتے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: ـ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

۱۴۶۲- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا، ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی:۔ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ پس آپ نے فرمایا:۔ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

۱۴۶۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا مُتَمَاسِكِينَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میری امت کے ستر ہزار ضرور جنت میں داخل ہوں گے۔ یا سات لاکھ، جنہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ایک تعداد کے اندر شک ہے، یہاں تک کہ ان کے پہلے سے آخری تک سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

۱۴۶۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُودٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے، پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرنے کھڑا ہوگا کہ اے اہل جہنم! اور اے اہل جنت! اب موت نہیں، ہمیشہ رہنا ہوگا۔

۱۴۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنتی لوگوں سے کہا جائے گا۔ کہ اے اہل جنت! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی اور جہنمی لوگوں سے کہا جائے گا کہ اے اہل جہنم! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی۔

باب ۸۵۷ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَ

جنت اور دوزخ کا حال۔

قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ طَعَامٍ یَّاْکُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ زِیَادَةُ کَبِدِ حُوْتٍ. عَدْنٌ: خُلْدٌ. عَدَنْتُ بِاَرْضٍ: اَقَمْتُ وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ. فِیْ مَعْدِنِ صِدْقٍ: فِیْ مَنْبَتِ صِدْقٍ:

حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ سب سے پہلے جنتی جو کھانا کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔ عَدْنٌ ہمیشہ رہنا۔ عَدَنْتُ بِاَرْضٍ سے مراد ہے میں نے قیام کیا اور معدن اسی سے بنا ہے۔ فِیْ مَعْدِنِ صِدْقٍ جہاں سے سچائی نکلتی ہے۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَیْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِیْ رَجَآءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا کہ مجھے اس میں مفلس لوگ کثرت سے نظر آئے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اس میں مجھے عورتیں زیادہ نظر آئیں۔

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَکَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاکِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مسکین ہیں اور مالداروں کو روکا ہوا ہے جبکہ جہنمیوں کو جہنم کا حکم ہو چکا ہے اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والی عورتیں زیادہ ہیں۔

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَی الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ جِیْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَّا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ یَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِهِمْ وَیَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِهِمْ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا۔ چنانچہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے اہلِ جنت! تمہیں موت نہیں اور اے اہلِ جہنم! تمہیں موت نہیں۔ چنانچہ اہلِ جنت کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہے گا اور اہلِ جہنم کے غم کا کوئی اندازہ نہیں کر سکے گا۔

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اہلِ جنت سے فرمائے گا کہ اے اہلِ جنت! عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہم حاضر و مستعد

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰہَ یَقُولُ لِأَہْلِ الْجَنَّةِ یَا أَہْلَ الْجَنَّةِ یَقُولُونَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ فَیَقُولُ ہَلْ رَضِیتُمْ فَیَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی وَقَدْ أَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ: فَیَقُولُ أَنَا أُعْطِیکُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالُوا یَا رَبِّ وَأَیُّ شَیْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَیَقُولُ أُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِی فَلَا أَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہُ أَبَدًا:

ہیں۔ چنانچہ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ عرض گزار ہوں گے کہ ہم کیوں راضی نہ ہوتے جبکہ ہمیں وہ عطا فرمایا ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو مرحمت نہیں فرمایا۔ پھر فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز عطا فرمانے والا ہوں۔ عرض گزار ہوں گے کہ اے رب! کون سی چیز اس سے افضل ہے؟ چنانچہ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضامندی کو تمہارے لیے حلال کر دیا لہٰذا اس کے بعد تم پر کبھی ناراضگی نہیں ہوگی۔

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا یَقُولُ: أُصِیبَ حَارِثَةُ یَوْمَ بَدْرٍ وَّہُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّہٗ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّی فَإِنْ یَّکُ فِی الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ، وَإِنْ تَکُنِ الْأُخْرٰی تَرٰی مَا أَصْنَعُ۔ فَقَالَ: وَیْحَکِ أَوَ ہَبِلْتِ؟ أَوَ جَنَّةٌ وَّاحِدَةٌ ہِیَ: إِنَّہَا جِنَانٌ کَثِیرَةٌ وَإِنَّہٗ لَفِی جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ:

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت حارثہ بن سراقہ جب غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے اور وہ لڑکے تھے تو ان کی والدۂ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت تھی، لہٰذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر وہ دوسری جگہ ہے تو آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس یا تم تو پگلی ہو! کیا ایک ہی جنت اس کے لیے ہے تو بہت سی جنتیں ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

ف: یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۱۴۸۴ میں بھی ہے۔ حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی تھے اور تمام صحابہ کرام جنتی ہیں۔ ثانیاً انھوں نے غزوۂ بدر میں حصہ لیا اور تمام بدری اصحاب باقی جمیلہ اصحاب سے افضل ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کو ان کی شہادت اور جنتی ہونے میں شک اس وجہ سے لاحق ہوا تھا کہ انھوں نے حضرت حارثہ کو نامعلوم تیر لگنے کے متعلق سنا تھا جیسا کہ اس جلد کی حدیث ۱۴۸۴ میں بھی ہے، بایں وجہ حضور علیہ السلام سے سوال کیا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر فرد کے انجام کا پتہ ہے اور آپ کو جنت اور جہنم کا ہر فرد نظر آتا ہے۔

حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدۂ ماجدہ کے سوال پر آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ محترمہ! یہ مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو؟ مجھے کیا خبر کہ تمہارا بیٹا کہاں گیا ہے؟ ایسی باتیں تو اللہ صاحب ہی جانتے ہیں۔ میرا کام تو صرف بھلے بُرے کام بتا دینا ہے اور بس — بلکہ آپ نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہ زمین پر بیٹھے ہوئے جنت کے تمام طبقات بھی نظر آتے تھے اور ہر طبقے کے افراد بھی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

الفضل بن موسیٰ اخبرنا الفضیل عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین منکبی الکافر مسیرۃ ثلاثۃ ایام للراکب المسرع۔ وقال اسحاق بن ابراہیم اخبرنا المغیرۃ بن سلمۃ حدثنا وھیب عن ابی حازم عن سھل بن سعد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا۔ قال ابو حازم فحدثت بہ النعمان بن ابی عیاش فقال حدثنی ابو سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال، ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب الجواد المضمر السریع مائۃ عام ما یقطعھا ؛

۱۴۷۲۔ حدثنا قتیبۃ حدثنا عبد العزیز عن ابی حازم عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لیدخلن الجنۃ من امتی سبعون او سبع مائۃ الف۔ لا یدری ابو حازم ایھما قال متماسکون اخذ بعضھم بعضا لا یدخل اولھم حتی یدخل اخرھم وجوھھم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ؛

۱۴۷۳۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ حدثنا عبد العزیز عن ابیہ عن سھل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان اھل الجنۃ لیتراءون الغرف فی الجنۃ کما تتراءون الکوکب فی السماء۔ قال ابی فحدثت النعمان بن ابی عیاش فقال اشھد لسمعت ابا سعید یحدث ویزید فیہ کما تراءون الکوکب الغارب فی الافق الشرقی والغربی۔

۱۴۷۴۔ حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن ابی عمران قال سمعت انس

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ تیز رفتار سوار تین دن میں جتنی دور جا سکے ۔۔۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایے میں سو سال تک چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہو ۔۔۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی پھرتیلے اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے سائے میں ایک سو سال تک بھی چلتا رہے تب بھی وہ ختم نہ ہو۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے۔ ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ ان میں سے کون سی تعداد مروی ہے۔ چنانچہ وہ ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے ہوں گے، یہاں تک کہ ان کے پہلے سے آخری تک سب داخل ہو جائیں گے۔ ان کے چہرے شب قدر کے چاند کی طرح

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں بالاخانے اس طرح نظر آئیں گے جیسے تم آسمانی ستاروں کو دیکھتے ہو۔ میرے (عبد العزیز کے) والد ماجد نے نعمان بن ابو عیاش سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح سنا ہے لیکن وہ یہ اضافہ کرتے ہیں: جس طرح تم مشرقی اور مغربی افق پر ڈوبنے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ؟ فَيَقُوْلُ نَعَمْ. فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ ⁖

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَاَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ قُلْتُ مَا الثَّعَارِيْرُ. قَالَ الضَّغَابِيْسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهٗ فَقُلْتُ لِعَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ: اَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ ⁖

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ ⁖

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيَخْرُجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَوْ قَالَ حَمِيَّةِ السَّيْلِ وَقَالَ

میں اس شخص سے فرمائے گا جس کو دوزخ میں سب سے کم عذاب ہوگا کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں تو کیا تو انہیں اپنے بدلے میں دے دیتا۔ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اس سے بھی آسان چیز تجھ سے چاہی تھی جبکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا، تو تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ شرک کرتا رہا۔

⁂

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ شفاعت کے ذریعے کچھ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے تو وہ ثعاریر کی طرح ہوں گے۔ میں (حماد) نے پوچھا کہ ثعاریر کیا ہے تو عمرو بن دینار نے فرمایا کہ سفید ککڑیاں۔ جن کے منہ جھڑ گئے ہوں گے۔ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخ سے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کچھ لوگ عذاب پانے کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ پس جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں جہنمی کہہ کر پکاریں گے ⁂

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پس انہیں نکالا جائے گا تو وہ جھلس کر کوئلے کی طرح ہو چکے ہوں گے۔ چنانچہ انہیں نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا۔ تو وہ اس طرح نکلیں گے۔ جیسے دریا کے کنارے دانہ تر و تازہ اُگتا ہے آپ نے حَمِیلِ السَّیل فرمایا یا حَمِیَّۃِ السَّیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً ۔

١٤٧٨۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ ۔

١٤٧٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ ۔

١٤٨٠۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ۔

١٤٨١۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ ۔

١٤٨٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جب اُگتا ہے تو زرد اور لپٹا ہوا ہوتا ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخیوں میں سے جس شخص کو قیامت میں سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اس کے دونوں پیروں کی پشت پر چنگاری رکھی جائے گی، جس کے باعث اس کا دماغ بھی کھولتا ہوگا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ روزِ قیامت جس دوزخی کو سب سے کم عذاب ہوگا اس کے دونوں قدموں پر دو چنگاریاں رکھی جائیں گی جن کے باعث اس کا دماغ یوں کھول رہا ہوگا جیسے ہانڈی یا دیگچی میں اُبال آتا ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا تو چہرۂ مبارک پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی۔ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا کہ دوزخ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (راہِ خدا میں) دے کر۔ اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو اچھی بات کہہ کر بچے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ کے حضور آپکے چچا ابو طالب کا ذکر ہوا تو فرمایا:۔ شاید روزِ قیامت انہیں میری شفاعت فائدہ پہنچائے۔ چنانچہ وہ پایاب دوزخ میں ہوں گے کہ آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچ جائے گی، جس کے باعث ان کے دماغ کا اصلی مقام بھی کھولتا ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ روزِ قیامت جب اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ. وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ۔

تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش! کوئی ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرتا تاکہ ہم اس جگہ سے چھٹکارا پاتے۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کے اندر اپنی خاص روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہٰذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیے۔ چنانچہ وہ اپنی لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں نکلے گا، تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا۔ چنانچہ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ اپنی ایک لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بات مجھ سے نہیں بنے گی۔ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ اپنی ایک لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بگڑی مجھ سے نہیں بنائی جائے گی۔ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تمہارا مقصد میرے ذریعے حاصل نہیں ہوگا، تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ کہ ان کی اگلی پچھلی تمام لغزشیں معاف فرما دی گئی تھیں۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے، چنانچہ میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا اور جب اُسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حالت میں رکھے گا۔ پھر فرمایا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ، جو مانگو گے دیا جائے گا، جو کہو گے سنا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی اور اس کے بعد شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی۔ پھر میں دوزخ سے کچھ لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر جب لوٹ کر آؤں گا تو پہلے کی طرح سجدہ ریز ہو جاؤں گا اسی طرح تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی، ۴ یہاں تک کہ دوزخ میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جنہیں قرآن کریم نے روک رکھا ہو۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ ہیں جن پر ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہے۔

ف: شفاعتِ کبریٰ کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۲۲۶۳، ۲۲۸۸ اور ۲۳۵۷ کے اندر بھی موجود ہے۔ ان احادیث سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ خدا کی ساری مخلوق میں سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا بابِ شفاعت کھولنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ شفاعتِ کبریٰ اسی کا نام ہے اور اس کا سہرا دستِ قدرت نے صرف اپنے محبوب کے سر پر سجایا ہے۔ جنھیں آج یہ بات بخوبی معلوم ہے انھیں

بھی قیامت میں مبتلا دیا جائے گا اور لوگ وفد بنا کر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر بڑی سے بڑی سرکار میں حاضر ہو کر شفاعت کرنے کی درخواست پیش کریں گے اور اپنا حالِ زار عرض کریں گے۔ صفی و نجی اور خلیل و کلیم علیہم السلام تک نفسی نفسی کہہ رہے ہوں گے اور لوگوں کی عرض سن کر اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ سنائیں گے۔ آخر میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کریں گے تو وہ بتائیں گے کہ تم اِدھر اُدھر کیوں پھرتے رہے؟ اس شفاعت کا تاج تو پروردگارِ عالم نے اپنے حبیب سرورِ انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرِ اقدس پر سجایا ہے۔ یہ کام صرف وہی کر سکتے ہیں۔ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرضِ مدعا کریں گے تو آپ فرمائیں گے:۔ اَنَا لَهَا اس کے لیے میں ہوں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ اسی کے لیے پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب سے یوں وعدہ فرمایا ہوا ہے:

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (۱۷ : ۷۹)	قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

پروردگارِ عالم نے جس مقام پر اپنے محبوب کو کھڑا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے یہی تو مقامِ محمود ہے، یہی شفاعت کبریٰ کی جگہ ہے جہاں وہ اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں شفاعت کی درخواست پیش کریں گے، اسی کو وسیلہ کہتے ہیں، اسی کو فضیلت کہا جاتا ہے اور یہی جگہ ہے جو درجۂ رفیع کہلاتی ہے جس کے لیے اذان سننے کے بعد ہر مسلمان دعا کرتا ہے کہ اے الٰہی! یہ مقام ہمارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما۔ یہ مقام اپنے محبوب کو عطا فرمانے کا اگرچہ خدا نے وعدہ فرمایا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود مسلمان پھر بھی یہ دعا کرے کہ وہ احادیثِ مطہرہ کے مطابق غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آپ کو حضور کی شفاعت کا مستحق بناتا ہے۔

غور کا مقام ہے کہ میدانِ محشر کی ہولناکی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں کہ اُس کے باعث خدا کے سب سے لاڈلے بندے حضرات انبیاء کرام بھی نفسی نفسی پکار اٹھیں گے۔ خدائے ذوالمنن نے اپنے بندوں سے اس عظیم مصیبت کو دفع فرمانے کے لیے اپنے محبوب کو دافع البلاء بنایا ہے۔ اُسی وقت اپنے بندوں کی اس حاجت کو پورا کرنے کے لیے اپنے محبوب کو حاجت روا بنایا ہے اور ان کی اس سب سے بڑی مشکل کو آسان کرنے کے لیے اپنے محبوب کو مشکل کشا بنایا ہے اور سب کو بتا دیا ہے کہ وہ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہیں۔ اسی لیے تو ہر مسلمان کے دل سے پوری عقیدت اور محبت کے ساتھ یہ صدائیں بلند ہوتی ہیں:۔

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس خدا داد مقام و منصب کو تسلیم کرے، اپنے پیدا کرنے والے کی دین اور اپنے نبی کے اس خدا داد منصب کا انکار نہ کرے۔ اُن کے مشکل کشا اور حاجت روا ہونے پر جان و دل سے ایمان لائے ورنہ انکار کی صورت میں بروزِ حشر کس سے مشکل کروائیں گے؟ کس سے حاجت روائی ہوگی؟ رہا خدا کا کرم فرمانا تو وہ اپنے محبوب کے واسطے کے بغیر تو جلیل القدر پیغمبروں تک کو بھی میدانِ محشر کی ہولناکیوں سے نہیں نکالے گا اور نہ محبوب پروردگار کے سوا اُس روز کوئی بڑے سے بڑا بھی بارگاہِ خداوندی میں لب کشائی کی جرأت کرے گا۔ شانِ رسالت کے منکرین کو اسی لیے تو اُن کے بھلے کی خاطر یوں فہمائش کی جاتی ہے:۔

آج لے ان کی مدد، آج پنہ مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ ؛

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، کچھ لوگ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے باعث جہنم سے نکال لیے جائیں گے ۔ چنانچہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی انھیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے ۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ وَإِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا هَبِلْتِ أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ ، وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى ، وَقَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا ، وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ؛

حُمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت اُمّ حارثہ حاضر ہوئیں جبکہ غزوۂ بدر میں ایک تیر لگنے سے حضرت حارثہ شہید ہو گئے تھے ۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ کے ساتھ میرے دل کو کتنا لگاؤ ہے لہٰذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں رؤوں گی ورنہ عنقریب آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں ۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ تم پاگل ہو گئی ہو ۔ کیا ایک ہی جنت ہے ؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہے ۔ نیز فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور اس کے سارے ساز و سامان سے بہتر ہے اور تمہاری کمان کے برابر یا قدم رکھنے کی جنت میں جگہ دنیا اور اسکے سارے ساز و سامان سے بہتر ہے اور اگر اہل جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو فضا جگمگا اٹھے اور زمین و آسمان کی درمیانی جگہ معطر ہو جائے اور جنت کا ایک دوپٹہ بھی دنیا اور اس کے سارے مال و متاع سے بہتر ہے ۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : ۔ تم میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر اُسے دوزخ کا وہ مقام دکھایا جاتا ہے جو برائی کرنے پر اُسے ملتا تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور کوئی دوزخ میں داخل نہیں ہوتا مگر اُسے جنت میں وہ جگہ دکھا دی جاتی ہے ۔ جو نیکی کرنے پر اسے ملتی تاکہ اسے افسوس ہو ۔

١٤٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ ؀

سعید بن ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا :- میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! قیامت میں آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ فرمایا کہ اے ابوہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ اس بارے میں سب سے پہلے تم مجھ سے پوچھو گے کیونکہ حدیث کے ساتھ تمہاری بے پناہ وابستگی میں نے دیکھی ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا جس نے خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا۔

١٤٨٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُولُ اللهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ؀

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ سب کے بعد جہنم سے کون نکالا جائے گا یا سب سے آخر میں کون جنت کے اندر داخل ہوگا۔ یہ آدمی جہنم سے اوندھے منہ نکالا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا :- جا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ چنانچہ اسے خیال آئے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹ کر عرض گزار ہوگا۔ اے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پس اس سے فرمایا جائے گا :- جا۔ لہٰذا وہ جنت میں داخل ہوگا پس اس میں جاکر اسے خیال آئے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے پس وہ واپس لوٹ کر عرض کرے گا :- اے رب! میں نے تو وہ بھری ہوئی پائی ہے۔ چنانچہ اس سے فرمایا جائے گا :- جا اور جنت میں داخل ہو کر کیونکہ تیرے لیے دنیا کے برابر بلکہ اس سے دس گنے ہے یا تیرے لیے دس دنیاؤں کے برابر ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ مجھ سے کیوں سامان تمسخر بنایا جا رہا ہے حالانکہ تو حقیقی مالک ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور اسے کہا جائے گا کہ یہ تو اہل جنت کا سب سے کم درجہ ہے۔

١٤٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ؟

عبداللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا۔

بَابٌ ٨٥٨ الصِّرَاطُ جِسْرُ جَهَنَّمَ ؀

الصراط جہنم کے اوپر پل ہوگا۔

١٤٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أُنَاسٌ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ، يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ جب سورج کے اوپر بادل نہ ہو تو کیا تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی دقت پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ چاندنی رات میں جبکہ اس کے اوپر بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوں گے کہ یارسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح تم قیامت کے روز اسے دیکھو گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا کہ جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے۔ پس سورج کے پجاری اس کے ساتھ ہو جائیں گے، چاند کی پوجا کرنے والے اس کے ساتھ، بتوں کی پوجا کرنے والے ان کے ساتھ، یوں ہی امت باقی رہ جائے گی لیکن اس میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس جس صورت کو وہ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس کے سوا دوسری صورت میں آئے گا اور ان سے فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ ہم تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا رب نہ آئے اور ہمارا رب جب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہیں۔ اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ تو واقعی ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور جہنم کے اوپر پل رکھ دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں گزروں گا اور اس روز رسولوں کی یہی دعا ہو گی: اے اللہ! بچا، بچا۔ اس کے ساتھ سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ ہوں گے تو سعدان کے کانٹوں کی طرح لیکن کتنے بڑے ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ آنکڑے اعمال کے مطابق لوگوں کو اچک لیں گے۔ چنانچہ بعض لوگ اپنے اعمال کے مطابق ہلاک ہو جائیں گے اور بعض چھل چھلا کر نجات پا جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم میں سے بعض لوگوں کو نکالنے کا ارادہ فرمائے گا اور ارادہ ان کے لیے ہی فرمائے گا۔ جنہوں نے یہ گواہی دی ہو گی کہ نہیں کوئی معبود مگر

أمر الملائكة أن يخرجوهم فيعرفونهم بعلامة
آثار السجود وحرم الله على النار أن تأكل من
ابن آدم أثر السجود، فيخرجونهم قد امتحشوا
فيصب عليهم ماء يقال له ماء الحياة فينبتون
نبات الحبة في حميل السيل ويبقى رجل مقبل
بوجهه على النار فيقول يا رب قد قشبني ريحها
وأحرقني ذكاؤها فاصرف وجهي عن النار
فلا يزال يدعو الله فيقول لعلك إن أعطيتك
أن تسألني غيره فيقول لا وعزتك لا أسألك
غيره فيصرف وجهه عن النار، ثم يقول بعد
ذلك يا رب قربني إلى باب الجنة فيقول
أليس قد زعمت أن لا تسألني غيره؟ ويلك
ابن آدم ما أغدرك، فلا يزال يدعو فيقول
لعلي إن أعطيتك ذلك تسألني غيره فيقول
لا وعزتك لا أسألك غيره، فيعطي الله من
عهود ومواثيق أن لا يسأله غيره فيقربه إلى
باب الجنة، فإذا رأى ما فيها سكت ما شاء
الله أن يسكت، ثم يقول رب أدخلني الجنة
ثم يقول أوليس قد زعمت أن لا تسألني غيره؟
ويلك يا ابن آدم ما أغدرك، فيقول يا رب لا
تجعلني أشقى خلقك فلا يزال يدعو حتى
يضحك، فإذا ضحك منه أذن له بالدخول فيها
فإذا دخل فيها قيل تمن من كذا فيتمنى، ثم
يقال له تمن من كذا فيتمنى حتى تنقطع به
الأماني فيقول له هذا لك ومثله معه، قال
أبو هريرة وذلك الرجل آخر أهل الجنة دخولا
قال وأبو سعيد الخدري جالس مع أبي هريرة
لا يغير عليه شيئا من حديثه حتى انتهى
إلى قوله هذا لك ومثله معه، قال أبو سعيد

اللہ! چنانچہ فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ انہیں نکالیں تو وہ انہیں سجدوں کی نشانیوں سے پہچانیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ وہ سجدوں کی نشانیوں کو دکھائے۔ پس وہ انہیں نکالیں گے جبکہ وہ کوئلے جیسے ہو چکے ہوں گے، پھر ان پر پانی ڈالا جائے گا جس کو ماء الحیات کہتے ہیں۔ پس وہ پانی سے یوں تر و تازہ نکلیں گے جیسے دریا کے کنارے دانہ اگتا ہے۔ ایک آدمی جہنم کی طرف منہ کر کے کہے گا:۔ اے رب! اس کی ہوا نے مجھے جھلسا دیا اور اس کی گرمی نے جلا دیا۔ پس دوزخ کی طرف سے میرا منہ پھیر دے۔ وہ برابر اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایسا ہو کہ میں تجھے یہ عطا کر دوں تو کوئی دوسرا سوال کر دے؟ وہ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم، میں تجھ سے کوئی دوسرا سوال نہیں کروں گا۔ پس اس کا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کے بعد عرض کرے گا:۔ اے رب! مجھے دروازۂ جنت کے قریب کر دے۔ فرمایا جائے گا کہ تو نے کہا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ آدم کی اولاد پر افسوس ہے کہ کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ برابر یہ دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اس سے کہا جائے گا کہ ایسا ہو کہ اگر تیرا یہ مطالبہ پورا کر دیا جائے تو تو کوئی اور سوال کرے؟ عرض کرے گا۔ کہ تیری عزت کی قسم، میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس عہد و پیمان کے بعد کہ اب وہ کوئی اور کوئی سوال نہیں کرے گا اس کو یہ بھی عطا فرمائے گا اور اسے باب جنت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ دیکھے گا کہ جنت میں کیا ہے تو اتنی دیر خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر عرض کریگا۔ اے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ چنانچہ اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو نے یہ وعدہ نہیں کیا کہ اب کوئی اور سوال نہیں کروں گا افسوس! ابن آدم کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ بنا۔ چنانچہ وہ برابر دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ ہنس پڑیگا۔ چنانچہ جب وہ ہنسے گا تو اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائیگی۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اسے کہا جائیگا کہ اپنی تمنا بیان کر۔ چنانچہ وہ اپنی تمنا عرض کریگا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ ایسی ہی آرزو اور بیان کر۔ چنانچہ وہ تمنائیں بیان کریگا یہاں تک کہ تمنائیں اس کی تمام ختم ہو جائیں گی۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ یہ سب کچھ تیرے لیے اور اتنا ہی اس کے علاوہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ یہ شخص وہ ہے جو جنت کے اندر سب سے آخر میں

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَفِظْتُ مِثْلَهٗ مَعَهٗ ۔

بَاب ۸۵۹ فِي الْحَوْضِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ ۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ ۔ تَابَعَهٗ عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ ۔ وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ ۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: الْكَوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ ۔ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ، قُلْتُ لِسَعِيْدٍ اِنَّ اُنَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ: النَّهْرُ

داخل ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس حضرت ابوسعید خدری بھی تشریف فرما تھے دونوں حضرات کی روایتوں میں کوئی فرق نہیں، یہاں تک کہ جب وہ "ہٰذا لک و مثلہ معہ" پر پہنچے تو حضرت ابوسعید نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

حوضِ کوثر کا بیان ۔ ارشاد ربانی ہے:۔ اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں حوضِ کوثر عطا کیا (سورۂ الکوثر، آیت پہلی) حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حوضِ کوثر پر مجھ سے ملنے تک صبر کرو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں ۔ تم میں سے کچھ آدمی مجھے دکھائے جائیں گے اور پھر وہ مجھ سے جدا کردئے جائیں گے ۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں ۔ فرمایا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا چاند چڑھائے ۔۔۔ اسی طرح عاصم نے ابو وائل سے روایت کی ہے ۔۔۔ حصین، ابو وائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تمہارے سامنے حوضِ کوثر ہوگا، اتنے فاصلے پر جتنا جربا اور اذرح کے درمیان ہے ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ کوثر ۔ سے مراد بہت زیادہ بھلائیاں ہیں جو اللہ تعالے نے حضور ہی کو عطا فرمائی ہیں ۔ ابوبشر کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے ۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ جنت کی وہ نہر بھی اسی بھلائی کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالے

الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ ۔

نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ مَآؤُہٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْھَا فَلَا یَظْمَأُ اَبَدًا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس میں سے پی لے تو اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ قَدْرَ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ اَیْلَۃَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْیَمَنِ وَاِنَّ فِیْہِ مِنَ الْاَبَارِیْقِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:- میرے حوض کی لمبائی اتنی ہے جتنی دوری ایلہ اور صنعاء کی یمن سے ہے۔ اس میں اتنے آبخورے ہیں جتنے آسمان کے تارے۔

ف: گزشتہ حدیث اور اس حدیث کے اندر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ حوض کوثر کے آبخوروں کی تعداد اتنی ہے جتنے آسمان میں ستارے ہیں۔ اسی بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری زندگی کی نیکیوں کا شمار آسمان کے ستاروں کے برابر بتایا۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ آسمان میں کتنے تارے ہیں، حوض کوثر کے کتنے آبخورے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری عمر کی نیکیوں کا شمار کیا ہے۔ اسی لیے تو بتا دیا کہ یہ تینوں برابر ہیں، سُبْحَانَ اللّٰہِ — پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عنایت فرمائی تھیں کہ اُن مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کے سرمے والی آنکھوں سے مخلوق کا کوئی فرد کیسے پوشیدہ رہ سکتا جبکہ خود خالق کائنات بھی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ نگاہِ مصطفےٰ کے بارے میں اہلِ حق کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے:۔

ے سرمگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وَحَدَّثَنَا ھُدْبَۃُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَمَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذَا اَنَا بِنَھْرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے — قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- جب میں جنت کی سیر کر رہا تھا تو ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں جانب کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔

قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طِينُهُ أَوْ طِيبُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ شَكَّ هُدْبَةُ ؛

١٤٩٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتَّى عَرَفْتُهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ ؛

١٤٩٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا ، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ : هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا فَأَقُولُ : إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُحْقًا بُعْدًا ، يُقَالُ سَحِيقٌ : بَعِيدٌ . وَأَسْحَقَهُ أَبْعَدَهُ . وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ الْحَبَطِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّؤُونَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي ، فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى ؛

میں نے کہا اے جبریل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ وہی کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی یا خوشبو، اس میں ہدبہ راوی کو شک ہے، تیز مشک کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حوضِ کوثر پر میرے سامنے سے میری امت کے کچھ لوگ گزریں گے، یہاں تک کہ میں ان کو پہچان لوں گا۔ پس انہیں مجھ سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا نیا دین ایجاد کیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ جو میرے پاس سے گزرے گا وہ پیئے گا اور جو پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے سامنے سے کچھ ایسے لوگ گزریں گے جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے۔ پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ ڈال دیا جائے گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت نعمان بن ابو عیاش نے مجھ سے سن کر فرمایا کہ کیا تم نے خود یہ حضرت سہل سے سنا ہے؟ میں نے کہا، ہاں انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اس میں اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ آپ فرمائیں گے: "یہ تو میرے ہیں" چنانچہ کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نیا دین نکالا؟ پس میں کہوں گا۔ دور، دور۔ ابن عباس کا قول ہے کہ سُحقًا سے دوری مراد ہے۔ اَسْحَقَهُ اس کو دور کر دیا۔ سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت کے روز میرے پاس سے میرے ساتھیوں کی ایک جماعت گزرے گی۔ پس وہ حوضِ کوثر سے دور کر دیے جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارا بعد کیا نیا دین نکالا۔ یہ اپنے الٹے پیروں پھر کر مرتد ہو گئے تھے۔

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ کَانَ یُحَدِّثُ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَرِدُ عَلَی الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ فَیُحَلَّؤُوْنَ عَنْهُ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اَصْحَابِیْ، فَیَقُوْلُ اِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا عَلٰی اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی وَقَالَ شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیُجْلَوْنَ. وَقَالَ عُقَیْلٌ فَیُحَلَّؤُوْنَ. وَقَالَ الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۞

سعید بن مسیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حوض کوثر پر میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس سے گزریں گے پھر وہ وہاں سے ہٹا دئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا:۔ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا طریقہ اختیار کیا۔ یہ الٹے پاؤں پھر کر مرتد ہو گئے تھے ۔۔۔ شعیب، زہری، حضرت ابوہریرہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس روایت میں فَیُجْلَوْنَ ہے جبکہ عقیل کی روایت میں فَیُحَلَّؤُوْنَ ہے ۔۔۔ اس کو زبیدی، زہری، محمد بن علی، عبید اللہ بن ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ۞

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَا اَنَا قَائِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَیْنِیْ وَبَیْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ، فَقُلْتُ اَیْنَ؟ قَالَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهِ، قُلْتُ وَمَا شَاْنُهُمْ؟ قَالَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰی اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی۔ ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَیْنِیْ وَبَیْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ، قُلْتُ اَیْنَ؟ قَالَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهِ، قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ؟ قَالَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰی اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی، فَلَا اُرَاهُ یَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں کھڑا ہوا تھا کہ ایک جماعت نظر آئی۔ یہاں تک کہ جب میں نے انہیں پہچان لیا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی آ نکلے گا، پھر ان سے کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی طرف۔ میں نے کہا کہ کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ یہ آپ کے بعد اپنے پیروں پر پھر کر مرتد ہوگئے تھے۔ پھر ایک جماعت نظر آئے گی۔ یہاں تک کہ جب میں انہیں پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی آ نکلے گا۔ چنانچہ وہ کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی طرف۔ میں کہوں گا کہ کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ آپ کے بعد یہ اپنے پیروں الٹے پھر کر مرتد ہو گئے تھے۔ میرے خیال میں بغیر چرواہے کے اونٹوں کی طرح ان میں سے کوئی نجات نہیں پائے گا۔

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَیْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ

حفص بن عاصم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوضِ کوثر پر ہے۔ ۞

علی حوضی ؏

١٥٠١۔ حدثنا عبدان اخبرنی ابی عن شعبة عن عبد الملک قال سمعت جندبا قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول: انا فرطکم علی الحوض ؏

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔

١٥٠٢۔ حدثنا عمرو بن خالد حدثنا اللیث عن یزید عن ابی الخیر عن عقبة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت ثم انصرف علی المنبر فقال: انی فرط لکم، وانا شهید علیکم، وانی والله لانظر الی حوضی الآن، وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض وانی والله ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیها ؏

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور آپ نے شہدائے احد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آکر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور خدا کی قسم، میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم، مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا کوئی ڈر نہیں بلکہ مجھے ڈر ہے تو تمہارے دنیا میں پھنسنے کا ڈر ہے۔

١٥٠٣۔ حدثنا علی بن عبد الله حدثنا حرمی بن عمارة حدثنا شعبة عن معبد بن خالد انه سمع حارثة بن وهب یقول سمعت النبی صلی الله علیه وسلم وذکر الحوض فقال: کما بین المدینة وصنعاء۔ وزاد ابن ابی عدی عن شعبة عن معبد بن خالد عن حارثة سمع النبی صلی الله علیه وسلم قوله حوضه ما بین صنعاء والمدینة، فقال له المستورد: الم تسمعه قال الاوانی؟ قال لا، قال المستورد: ترى فیه الآنیة مثل الکواکب ؏

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حوض کوثر کا ذکر فرماتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ جتنا فاصلہ مدینہ منورہ اور صنعاء کے درمیان ہے۔ ابن عدی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے جو انہوں نے شعبہ، معبد بن خالد، حضرت حارثہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ ان کا بیان ہے کہ حضور کا حوض صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیانی فاصلے جتنا ہے۔ مستورد نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے اوانی کا قول نہیں سنا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو مستورد نے کہا: اس کے برتن ستاروں جتنے ہیں۔

١٥٠٤۔ حدثنا سعید بن ابی مریم عن نافع بن عمر قال حدثنی ابن ابی ملیکة عن اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنهما قالت قال النبی صلی الله علیه وسلم: انی علی الحوض حتی

ابن ابی ملیکہ نے حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوض کوثر پر ہوں گا، یہاں تک کہ میں دیکھوں کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے سامنے

اُنظر من یرد علیّ منکم وسیؤخذ ناس دونی فاقول یارب منّی ومن امّتی، فیقال ھل شعرت ما عملوا بعدک؟ واللہ ما برحوا یرجعون علی اعقابھم فکان ابن ابی ملیکۃ یقول: اللّٰھم انا نعوذبک ان نرجع علی اعقابنا او نفتن عن دیننا۔ اعقابکم تنکصون، ترجعون علی العقب۔

گرفتار کر لیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا، اے رب! یہ مجھ سے اور میرے امتی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا۔ خدا کی قسم، یہ تو اپنے الٹے پاؤں پھرتے رہے ہیں ۔۔۔ ابن ابی ملیکہ دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ الٹے پاؤں پھروں اور اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں پڑوں ۔ اعقابکم تنکصون پیچھے کی طرف پھرنا۔

باب ۸۶۰ کتاب القدر

تقدیر کے بارے میں۔

۱۵۰۵۔ حدثنا ابوالولید ھشام بن عبدالملک حدثنا شعبۃ انبانی سلیمان الاعمش قال سمعت زید ابن وھب عن عبداللہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق قال: ان احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما ثم علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ ملکا فیؤمر باربع: برزقہ واجلہ وشقی او سعید فواللہ ان احدکم او الرجل یعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینہ وبینھا غیر باع او ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلھا، وان الرجل یعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا غیر ذراع او ذراعین فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلھا۔ قال آدم الا ذراع۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں، فرمایا: تم میں سے ہر کوئی چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں جمع رکھا جاتا ہے، پھر خون کی بوٹی کی شکل میں، پھر گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں اسی طرح۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے کہ اس کا رزق، اس کی عمر اور بدبخت ہے یا نیک بخت (یہ لکھے)، پس خدا کی قسم، تم میں سے کوئی آدمی جہنمیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ یا ایک میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر نوشتہ غالب آتا ہے اور وہ اہل جنت کے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ڈیڑھ میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر نوشتہ غالب آجاتا ہے اور وہ دوزخیوں کے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ آدم راوی کا قول ہے کہ صرف ایک میٹر کا فاصلہ۔

۱۵۰۶۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد عن عبیداللہ ابن ابی بکر بن انس عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: وکل اللہ بالرحم ملکا فیقول ای رب نطفۃ ای رب علقۃ ای رب مضغۃ فاذا اراد اللہ ان یقضی خلقھا قال ای رب ذکر ام انثی اشقی ام سعید فما الرزق فما الاجل فیکتب کذلک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عورت کے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب! یہ تو نطفہ ہے، یہ تو خون کی بوٹی ہے، یہ تو گوشت کا لوتھڑا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے: اے رب! یہ نر ہے یا مادہ؟ بدبخت نیک بخت؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ بس

فِي بَطْنِ أُمِّهِ ۔

بتانے کے مطابق اس کی والدہ کے پیٹ میں لکھ دیتا ہوں۔

ف : یہی مضمون اسی جلد کی حدیث ۲۳۰۲ میں بھی موجود ہے — جب ماں کے پیٹ میں بچہ چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اس کام پر مقرر کرتا ہے جو اس بچے کی چار چیزیں لکھ جاتا ہے جو یہ ہیں :- (۱) نر ہے یا مادہ (۲) جنتی ہے یا جہنمی (۳) اس کا رزق (۴) اس کی عمر — ظاہر ہے کہ یہ چاروں باتیں غیوب خمسہ سے ہیں جو ہر بچے کے بارے میں اس کے متعلقہ فرشتے کو اللہ تعالیٰ بتاتا ہے اور جب تک انسانوں کی پیدائش جاری رہے گی اللہ تعالیٰ اُن فرشتوں کو بتاتا رہے گا۔ اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ غیوب خمسہ کا علم اللہ تعالیٰ کسی کو عطا نہیں فرماتا وہ غلط کہتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ والوں کی شان سے اُن لوگوں کو ایک قسم کی چڑ ہو گئی اور خاص طور پر سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات کوئی مسلمان اُن کے سامنے بیان کرنے لگے تو ان مہربانوں کو یہ بات اتنی ناگوار گزرتی ہے کہ ایسا کرنے والے کو مشرک ہونے کا تمغہ تو غزل کے مطلع کی طرح شروع میں ہی عنایت فرما دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی بریلوی کے خطاب سے نواز دیا جاتا ہے اگر کوئی آزاد قسم کا مفتی ہو تو اس مرحلے پر جہنم کا سرٹیفکیٹ بھی مرحمت فرما دیتا ہے۔ خدائے ذوالمنن اُن مہربانوں کو ہدایت اور عقل دے کہ جب عام فرشتوں تک کو پروردگار عالم غیوب خمسہ کی بعض جزئیات کا علم مرحمت فرما دیتا ہے تو اس ہستی کے علم کا اندازہ بھلا کون کر سکتا ہے جو تمام اولین و آخرین کے علوم کی جامع ہے۔ اُن کے خداداد کمالات کو ماننا ہی تو اُن پر ایمان لانا کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

بَاب ٨٦١ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ. وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ. قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ ۔

علمِ الٰہی کے حضور قلم خشک ہو گیا۔ ارشادِ ربانی ہے :- اور اللہ نے باوجود علم کے اسے گمراہ کیا (سورۃ الجاثیہ، آیت ۲۳) حضرت ابوہریرہ کا بیان کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ قلم تمہاری تقدیر لکھ کر خشک ہو گیا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لَهَا سَابِقُونَ سے مراد ہے کہ نیک بختی ان پر غالب آ گئی۔

١٥٠٧ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الشِّخِّيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ بِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ بِمَا يُسِّرَ لَهُ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا جنتیوں کو جہنمیوں سے پہچان لیا جائے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی تو پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے یا جو راہ اس کے لیے آسان کی گئی ہے۔

بَاب ٨٦٢ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

١٥٠٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو لوگ عمل کرنے والے تھے۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ وَاَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا اَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

باب ۸۶۳ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُورًا۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَسُولُ اِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ اَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَبَعَثَ اِلَيْهَا لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطَى، كُلٌّ بِاَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ

عطاء بن یزید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ لوگ جو عمل کرتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی بچہ نہیں مگر وہ فطرت یعنی اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی اور نصرانی وغیرہ بنا لیتے ہیں، جیسے چوپائے بچہ دیتے ہیں تو کیا تم ان میں سے کسی کو کن کٹا پاتے ہو؟ یہاں تک کہ تم خود ان کے کان نہ کاٹ دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جو چھوٹی عمر میں مر جائیں ان کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ جو وہ عمل کرنے والے تھے اس کا اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

اللہ کا حکم ایک مقررہ اندازے پر ہے۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کی پلیٹ اس کے لیے فارغ ہو جائے، بلکہ غیر مشروط نکاح کرے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا جبکہ آپ کی ایک صاحبزادی کا بھیجا ہوا آدمی حاضر بارگاہ ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت سعد بن عبادہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل بھی تھے۔ صاحبزادی کا صاحبزادہ لب دم تھا۔ آپ نے ان کے لیے کہلا بھیجا کہ اللہ کا ہے جو وہ لے اور اللہ کا ہے جو وہ عطا فرمائے۔ ہر ایک کا وقت مقرر ہے لہٰذا صبر کرنا اور ثواب کا امیدوار رہنا چاہیے۔

عبداللہ بن محیریز جمحی کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا وَنُحِبُّ الْمَالَ كَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَإِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ. لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ ٭

۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ ٭

۱۵۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ، وَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ لَا، اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ ٭

بَابُ ۸۶۲ الْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيمِ ٭

۱۵۱۶ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ

گزار ہوا۔ ہمیں لونڈیاں ملتی ہیں (جن کے ذریعے) ہم مال بھی چاہتے ہیں، لہٰذا عزل کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر گناہ نہیں اور اگر ایسا نہ کرو جب بھی کوئی جان ایسی نہیں جس کا منظرِ عام پر آنا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے تو وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسا خطبہ دیا کہ اس میں بیان کرنے سے قیامت تک کی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ جان گیا جو جان گیا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں جسے بھول گیا تھا تو اسے جان جاتا ہوں جیسے کوئی شناسا گم ہو جائے لیکن دیکھنے پر اسے پہچان لیا جاتا ہے۔

ابو عبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور حضور کے دستِ مبارک میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ زمین کرید رہے تھے اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:۔ تو وہ جس نے مال دیا اور پرہیزگاری کی (سورۂ واللیل، آیت ۵ تا ۱۰)

اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کے بارے میں فرمایا جو مدعیٔ اسلام تھا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب میدانِ کارزار گرم ہوا تو اس آدمی نے خوب بڑھ چڑھ کر ہاتھ مارے لیکن سخت زخمی ہوا، مگر ثابت قدم رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص آکر عرض گزار

الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَاَثْبَتَتْهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تَحَدَّثْتَ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهِ اِلٰى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ، قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

۱۵۱۷- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَعْظَمِ الْمُسْلِمِيْنَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتَ لِفُلَانٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ

ہوا کہ یا رسول اللہ! اسے ملاحظہ فرمائیے جس کے بارے میں ارشاد ہوا تھا کہ وہ جہنمی ہے حالانکہ وہ راہِ خدا میں کیسی بے جگری سے لڑ رہا ہے اور کیسا شدید زخمی بھی ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی وہ ہے جہنمی۔ بعض لوگوں کو شک لاحق ہو گیا تھا کہ اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ترکش سے ایک تیر کھینچا اور اسے گلے پر رکھ کر گلا چیر لیا۔ پس کئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لپکے اور عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشادِ گرامی سچا کر دکھایا۔ فلاں نے گلا چیر کر خودکشی کر لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اے بلال! کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں نہیں داخل ہو گا مگر مومن اور بے شک اللہ تعالیٰ بدکار آدمی کے ذریعے بھی اس دین کی مدد فرماتا ہے

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کے بہت بڑے جوانمردوں میں سے ایک آدمی کسی غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کر رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا۔ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہے تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے ہو لیا جبکہ وہ اسی طرح مشرکوں کے ساتھ جان توڑ کر لڑ رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی۔ چنانچہ تلوار کی نوک اس نے اپنے سینے کے درمیان رکھی یہاں تک کہ اس کے کندھوں سے پار نکل گئی۔ پس وہ آدمی جلدی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ فرمایا کہ بات کیا ہوئی؟ عرض گزار ہوا کہ آپ نے فلاں کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے اور وہ مسلمانوں کی طرف سے

النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذٰلِكَ، فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ۔

جان توڑ کر لڑ رہا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہوگیا تو مرنے میں جلدی کی اور خود کشی کرلی۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔

ف: یہی واقعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی گزشتہ حدیث میں بھی بیان ہو چکا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس کے مسلمان ہونے میں کسی صحابی کو شک بھی نہیں تھا اور وہ کافروں کے ساتھ لڑ بھی دلیری سے رہا تھا۔ اسی لیے بعض صحابۂ کرام نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کی بہادری کی تعریف کی تھی۔ اس کے باوجود اللہ کے محبوب نے اس کے متعلق فرمایا کہ وہ جہنمی ہے اور اس پر صحابہ کرام کو حیرت ہوئی تھی۔

اسی بخاری شریف میں یہ بھی کسی جگہ گزر چکا ہے کہ وہ شخص منافق تھا اور حضرات صحابۂ کرام کو اس کے نفاق کا پتہ نہیں تھا۔ جب اس نے خود کشی کر لی تو مسلمانوں میں سے ایک شخص دوڑ کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں" ــــ یہاں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ اس گواہی کا اس شخص کے جہنمی ہونے کی خبر سے کیا تعلق ہے؟ ــــ تعلق پورا پورا ہے خواہ وہ کسی کے ذہن میں آیا ہو یا نہ آیا ہو لیکن حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی۔ نیز آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کس کے دل میں ایمان جگمگا رہا ہے اور کس کے دل میں نفاق نے ڈیرہ ڈال رکھا ہے ــــ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر کے مطابق واقعہ ہوا تو اس کی خود کشی کے منظر کو دیکھنے والا صحابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر گواہی دیتا ہے کہ یا رسول اللہ! یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں۔

معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم نبیوں اور رسولوں کو ایسی آنکھیں مرحمت فرماتا رہا جو اُن چیزوں کو بھی دیکھ لیتی تھیں جنھیں عام لوگ نہیں دیکھ سکتے اور اُس ہستی کی نگاہوں کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے بلند و بالا اور افضل و اعلیٰ ہے جس کو خدا نے امام الانبیاء اور سید المرسلین بنایا ہے۔ جن نگاہوں نے خالقِ کائنات کو دیکھ لیا اُن سے کائنات کی کونسی چیز چھپ سکتی ہے؟

بَابُ ۸۶۵ إِلْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ إِلَى الْقَدَرِ۔

بندہ نذر کو تقدیر کے حوالے کردے

۱۵۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ یہ قضا کو ذرا بھی رد نہیں کرتی، ہاں اس کے ذریعے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

۱۵۱۹ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ؕ

باب ۸۶۶ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ؕ

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرَفًا وَلَا نَعْلُو شَرَفًا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ؕ

باب ۸۶۷ الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ ؕ عَاصِمٌ مَانِعٌ ؕ قَالَ مُجَاهِدٌ سَدًّا عَنِ الْحَقِّ يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ ۔ دَسَّاهَا: أَغْوَاهَا ؕ

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ ؕ

باب ۸۶۸ وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ، أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آدمی کے لیے نذر اس چیز کو نہیں لاتی جو اس کے لیے مقدر نہ فرمائی گئی ہو لیکن تقدیر اس کے لیے اس چیز کو لے آتی ہے جو اس کے لیے مقدر فرمائی گئی ہے۔ ہاں اس کے ذریعے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

گناہ سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لہٰذا جب ہم کسی اونچی جگہ پر چڑھتے یا کسی وادی میں نیچے اترتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہمارے قریب ہوئے اور فرمایا:۔ اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ، تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اسے پکارتے ہو جو سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔ پھر فرمایا:۔ اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے اور وہ ہے:۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ (نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ تعالٰی کے ساتھ)

بچا وہ ہے جس کو اللہ بچائے۔

عاصم: روکنے والا۔ مجاہد کا قول ہے:۔ سَدًّا عَنِ الْحَقِّ گمراہی میں بھٹکتے پھرنا۔ دَسَّاهَا اس کو گمراہ کیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کسی کو خلیفہ نہیں بنایا جاتا مگر اس کے دو باطن ہوتے ہیں ایک اسے بھلائی کا حکم دیتا اور اس کی جانب رغبت دلاتا ہے۔ دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا اور اس کی جانب راغب کرتا ہے۔ لیکن بچا وہی ہے جس کو اللہ تعالٰی بچائے۔

خدا کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں (سورۃ الانبیاء)

إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ. وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا. وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَحِرْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ: وَجَبَ.

١٥٢٢- حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ. وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ ٨٦٩ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ.

١٥٢٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ، قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ.

بَابٌ ٨٧٠ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسٰى عِنْدَ اللهِ.

١٥٢٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ لَهُ مُوسٰى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسٰى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ

آیت ۹۵) ـــ اور تمہاری قوم سے مسلمان نہیں ہوں گے مگر جتنے ایمان لا چکے (سورۂ ہود، آیت ۳۶) ـــ اور ان کے اولاد نہ ہوگی مگر بدکار اور بڑی ناشکر (سورۂ نوح، آیت ۲۷) ـــ منصور بن نعمان، عکرمہ، ابن عباس سے منقول ہے۔ وحرم حبشی زبان میں وجب کے معنی میں ہے۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ میں نے کسی چیز کو لمم (چھوٹے گناہوں) سے مشابہت رکھنے والا اس روایت سے زیادہ نہیں دیکھا جو حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالے نے زنا میں آدمی کا حصہ رکھ دیا ہے جس کو وہ ضرور پالینا ہے۔ چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، نفس تمنا اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ ان کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے ـــ اسی طرح شبابہ، ورقاء، ابن طاؤس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جو خواب تمہیں دکھایا وہ لوگوں کی آزمائش کے لیے تھا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے آیت: ـــ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۶۰) کے بارے میں فرمایا کہ یہ آنکھ سے دیکھنا ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج بیت المقدس تک دکھایا گیا۔ نیز فرمایا کہ قرآن کریم میں جو شجرۂ الزقوم آیا ہے اس سے تھوہر کا درخت مراد ہے۔

بارگاہِ خداوندی میں آدم و موسیٰ کی بحث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: ـ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی بحث ہوئی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ ہمارے باپ ہیں مگر آپ نے ہمیں خراب کیا اور جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا: ـ اے موسیٰ! اللہ تعالے نے آپ کو اپنے کلام کے لیے چنا اور یہ تمہارے

بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً، فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی ثَلَاثًا. قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

لیے اپنے دستِ قدرت سے لکھا، کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالےٰ نے میری پیدائش سے بھی چالیس سال پہلے مقرر فرما دی تھی۔ یہ آدم علیہ السلام نے تین مرتبہ کہا اور اس بحث میں وہ موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔ سفیان ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابٌ ۸۷۱ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَی اللّٰهُ

اللہ دے تو کوئی روکنے والا نہیں۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَی الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَی الْمُغِيْرَةِ: اُكْتُبْ اِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلَاةِ فَاَمْلٰی عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ اَنَّ وَرَّادًا اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ اِلٰی مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهٗ يَاْمُرُ النَّاسَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ.

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجیے جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو۔ چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے تحریر لکھوائی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا: نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے تو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور دولت مند کی دولت تیرے مقابلے پر کام نہیں آسکتی۔ ابن جریج، عبدہ کو وراد نے ایسا ہی بتایا، پھر مجھے حضرت معاویہ کی خدمت میں بھیجا گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو اس کے پڑھنے کا حکم فرماتے۔

بَابٌ ۸۷۲ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

بدبختی اور بری تقدیر سے پناہ مانگنا۔

ارشاد ربانی ہے: کہو میں آسمان کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں مخلوق کی برائی سے (سورہ الفلق)

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ.

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مصیبت کی سختی، بدبختی کے آنے، بری تقدیر اور دشمنوں کے تمسخر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

بَابٌ ۸۷۳ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ

آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہونا۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَثِيْرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ

سالم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھایا کرتے: قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ‎

۱۵۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ: خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيقُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ ‎

بَابٌ ۵۷۴ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَنَا: قَضَى. قَالَ مُجَاهِدٌ: بِفَاتِنِينَ بِمُضِلِّينَ، إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللهُ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ. قَدَّرَ فَهَدَى. قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا ‎

۱۵۲۹ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ: كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ ‎

بَابٌ ۵۷۵ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ. لَوْ أَنَّ اللهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ‎

۱۵۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

کی ۔"

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا ۔" میں نے تیرے بتانے کے لیے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں ۔" اس نے کہا، الدخ فرمایا، پرے ہو، تو اپنے مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا ۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے :۔ مجھے اجازت دیجیے کہ اس کی گردن اڑا دوں ؟ فرمایا کہ جانے دو ۔ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے ۔

وہی تکلیف پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی ۔

کُتِبَ مقرر فرمادی ۔ مجاہد کا قول ہے :۔ بفاتنین گمراہ ہونے والے ۔ مگر جس کے متعلق اللہ نے لکھ دیا کہ وہ جہنم میں جائے گا ۔ قَدَّرَ فَهَدٰی بدبختی اور نیک بختی مقدر فرمائی ۔ اور جانور کو چراگاہ تک پہنچانا ۔

یحییٰ بن یعمر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا :۔ یہ عذاب ہے جس کو اللہ تعالٰی جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے اسے مسلمانوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں جو اس شہر میں ہو جس میں طاعون پھوٹے تو اسی میں ٹھہرا رہے اور اس سے نہ نکلے، صبر کرتا اور اجر کی امید رکھتا ہوا اور یہ جانے کہ وہی مصیبت پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی ہے، مگر اللہ تعالٰی لکھ دیتا ہے کہ اس کے لیے شہید کے برابر اجر ہے ۔

خدا ہدایت نہ دیتا تو ہم راہ نہ پاتے ۔

اگر اللہ تعالٰی مجھے ہدایت دیتا تو میں پرہیز گاروں سے ہوتا ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کے روز میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا. وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا. فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا. إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا۔

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۸۷۶ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى. لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ قَطُّ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ، وَقَالَ: لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ

ساتھ صحیح اشعار سے تھے اور یوں گویا تھے :-

تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ لے رحمٰن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہوں مقابل دشمنوں کے قلعۂ مرصوص وار
ہر کمیں گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار

قسموں اور منتوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے وا[لا]

لغو قسموں پر مواخذہ نہیں - ارشاد ربانی ہے :- اللہ تعالیٰ [تم کو] نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر، ہاں ان قسموں پر گرفت فرما[تا ہے] جنہیں تم نے مضبوط کیا۔ تو ایسی قسموں کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دی[نا] ہے، اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو، اس کے اوسط میں سے یا ان[ہیں] کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا۔ تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے۔ یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے اپ[نی] آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو (سورۃ المائدہ آیت ۸۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرگز اپنی کوئی قسم نہیں توڑی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت نازل فرمائی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب میں کسی بات پر قسم کھا لیتا ہوں۔ لیکن بھلائی اس کے علاوہ دوسری صورت میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت طلب نہ کرنا۔ اگر تمہاری طلب پر یہ تمہیں مل[ے] دی گئی تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر

الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ، قَالَ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ أَنْ نَلْبَثَ ثُمَّ أُتِيَ بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، فَحَمَلَنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا: وَاللهِ لَا يُبَارَكُ لَنَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَارْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُذَكِّرَهُ، فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللهُ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي ۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ لَأَنْ يَلِجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ ۔

طلب کے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھالو لیکن بھلائی اس کے غیر میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور بھلائی کو اختیار کر لینا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواریاں مانگنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری کے لیے کوئی جانور ہے بھی نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جتنی دیر اللہ تعالےٰ نے چاہا ہم آپ کے حضور ٹھہرے رہے، پھر آپ کی خدمت میں تین خوبصورت اونٹنیاں پیش کی گئیں تو آپ نے ہمیں ان پر سوار کر دیا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم میں سے بعض کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہمیں برکت نہیں ہوگی کیونکہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن پھر ہمیں سواریاں عطا فرما دیں۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس چلو اور یہ بات آپ کے گوش گزار کر دو۔ چنانچہ ہم حاضر بارگاہ ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تمہیں میں نے سوار نہیں کیا بلکہ اللہ نے سوار کیا ہے اور خدا کی قسم، ان شاء اللہ میں قسم نہیں کھاتا مگر جب بھلائی اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں اور بھلائی کو اختیار کر لیتا ہوں یا بھلائی اختیار کر کے قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم ہی سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے روز ہم ہی سب سے پہلے ہوں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے معاملات میں تمہارا اپنی قسموں پر اڑے رہنا اللہ تعالےٰ کے نزدیک گناہ ہے، اس کی نسبت کہ جو اللہ تعالےٰ نے کفارہ مقرر فرمایا ہے، وہ ادا کر دو۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ یَعْنِی ابْنَ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَلَجَّ فِیْ اَهْلِهٖ بِیَمِیْنٍ فَهُوَ اَعْظَمُ اِثْمًا لِیَبَرَّ یَعْنِی الْكَفَّارَةَ۔

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے گھر والوں کے معاملے میں قسم پر اڑا رہے وہ بہت بڑا گناہگار رہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ کفارہ دے کر پاک ہو جاتا۔

باب ۷۷۷ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَایْمُ اللّٰهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمُ اللہ فرمانا۔

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِیْ اِمْرَتِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمْرَةِ اَبِیْهِ مِنْ قَبْلُ، وَایْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَهٗ۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر بھیجنے لگے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات نے ان کی امارت پر نکتہ چینی کی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر تم نے ان کی امارت پر طعن کیا ہے تو اس سے پہلے اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کیا تھا۔ خدا کی قسم، وہ امارت کے لیے بہت موزوں تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے سب سے پیارے ہیں اور اس کے بعد یہ (حضرت اسامہ) ان لوگوں میں سے ہے جو مجھے سب سے عزیز ہیں۔

باب ۷۷۸ كَیْفَ كَانَتْ یَمِیْنُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضور کس طرح قسم کھاتے تھے۔

وَقَالَ سَعْدٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ وَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَاللّٰهِ اِذًا یُقَالُ وَاللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ۔

حضرت سعد سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔" ابوقتادہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے واللہ، باللہ، تاللہ کی جگہ لا واللہ کہا۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ یَمِیْنُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم یہ ہوتی تھی: "دلوں کے پھیرنے والے کی قسم"

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیصر ہلاک ہو گیا تو اس کے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ:

بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور جب کسریٰ ہلاک ہوگیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم ضرور ان کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمدؐ کی جان ہے تم ضرور ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

ف: اس حدیث اور سابقہ حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو بشارت سنائی ہے کہ جب یہ کسریٰ (شاہِ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد اور کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب یہ قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد بھی کوئی اور قیصر (شاہِ روم) نہیں ہوگا ــــ کیا بات ہے نگاہِ مصطفےٰ کی، سبحان اللہ!

گویا ماضی اور مستقبل کے حالات و واقعات بھی آپ کے سامنے دست بدستہ موجود ہوتے اور آپ ایسے دیکھتے تھے جیسے کوئی حال میں واقع ہونے والے واقعے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو۔ اُن مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ کے سرمے والی آنکھوں سے دیکھ کر آپ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ تم ضرور اُن دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔ یعنی آپ کی نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ ایک وہ وقت بھی آئے گا کہ دنیا میں اس وقت سپر پاور کہلانے والی یہ دونوں حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔ شمع ہدایت کے پروانے عنقریب ان کی طاقت کا غرور توڑ کر ان کے مقبوضات پر قابض ہوں گے۔ یہ ملک بھی مسلمانوں کے زیر نگیں آئیں گے اور ان دونوں حکمرانوں کے خزانوں کو لوٹ کر راہِ خدا میں خرچ کیا جائے گا اور اس وقت تمہارا سربراہ اور تم دولت کے طلب گار نہیں ہو گے کہ لوٹ کر عیش کرنے لگو بلکہ اُسے راہِ خدا میں خرچ کرکے اپنے پروردگار کی رضا حاصل کرو گے، سبحان اللہ!

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے امتِ محمد! اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم بہت زیادہ روتے اور ضرور تم بہت کم ہنستے۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُقَيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَهُ عُمَرُ،

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے جدِ امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ ہر چیز سے زیادہ محبوب

يَا رَسُولَ اللهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ ؛

۱۵۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ تَكَلَّمْ، قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا، قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ: الْأَجِيرُ، زَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسَ الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا ؛

۱۵۴۳ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ

ہیں سوائے اپنی جان کے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات نہیں بنے گی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی پیارے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! بات اب بنی ہے۔

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالے عنہما نے بتایا کہ دو آدمیوں کا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے۔ دوسرا عرض گزار ہوا، جو ان میں زیادہ سمجھ دار تھا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت ہو۔ فرمایا کہ بولو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا۔ امام مالک کا قول ہے کہ العسیف سے مزدور مراد ہے۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اسے چھڑا لیا۔ پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا اور سنگسار کرنے کی سزا اس کی بیوی کے لیے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا تیری بکریاں اور تیری لونڈی تجھے واپس ملیں گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگائے گئے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا گیا۔ اور حضرت انیس

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- بتاؤ تو سہی، اگر اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کو تمیم، عامر بن صعصعہ، غطفان اور اسد کے قبائل سے بہتر سمجھا جائے

أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ ابْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا، قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ ؛

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي، فَقَالَ لَهُ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ، وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ. فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ. قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوهُ ؛

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ

تو کیا یہ نامراد اور نقصان میں نہ رہے ؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ ان سے بہتر ہیں ؛

عروہ کو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر حاضر بارگاہ ہوا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھ جاتے اور پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ نماز عشاء کے بعد آپ کھڑے ہوئے، ذات الٰہی کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا۔ امابعد، عامل کا کیا حال ہے کہ اسے ہم عامل مقرر کرتے ہیں تو ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کی تحصیل ہے اور یہ مجھے بطور ہدیہ دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ رہا اور پھر دیکھتا کہ کوئی اسے ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے کوئی اس مال کے اندر خیانت نہیں کریگا مگر وہ قیامت کے روز اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہے تو بلبلاتا ہوا آئے گا، اگر گائے ہے تو ڈکراتی ہوئی آئے گی اور اگر بکری ہے تو ممیاتی ہوئی آئے گی۔ میں نے تم تک یہ بات پہنچادی۔ ابو حمید کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس بلند فرمایا یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابو حمید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو میرے ساتھ حضرت زید بن ثابت نے بھی سنا تھا۔

* * *

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ابوالقاسم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور بہت زیادہ روتے اور ضرور بہت

مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا ۔

کم ہنستے۔

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَیْتُ اِلَیْهِ وَهُوَ یَقُوْلُ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ، قُلْتُ مَا شَانِیْ؟ اَیُرٰی فِیَّ شَیْءٌ؟ مَا شَانِیْ؟ فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ وَهُوَ یَقُوْلُ فَمَا اسْتَطَعْتُ اَنْ اَسْکُتَ وَتَغَشَّانِیْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جبکہ کعبہ کے سائے میں آپ فرما رہے تھے! ۔ رب کعبہ کی قسم، وہ خسارے میں ہیں۔ رب کعبہ کی قسم وہ خسارے میں ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کر بات کیا ہے؟ کیا میرے اندر کوئی ایسی بات ملاحظہ فرمائی ہے؟ چنانچہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ فرماتے ہی رہے اور میں آپ کو خاموش نہ کر سکا۔ پس جب تک اللہ تعالٰی نے چاہا اس وقت تک مجھ پر رنج و غم طاری رہا۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ زیادہ مال والے مگر جو اسے یوں خرچ کریں، یوں خرچ کریں، یوں خرچ کریں۔

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَاَةً کُلُّهُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُّجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ یَقُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَیْهِنَّ جَمِیْعًا فَلَمْ یَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَایْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ آج رات میں اپنی نوّے بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا لیکن انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا۔ چنانچہ وہ سب بیویوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے سوا کوئی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی نامکمل بچہ جنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اگر وہ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ کہتے تو ان کے شہسوار بچے پیدا ہو کر سارے راہ خدا میں جہاد کرتے۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: اُهْدِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِیْرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَتَدَاوَلُوْنَهَا بَیْنَهُمْ وَیَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِیْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَتَعْجَبُوْنَ مِنْهَا قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَمَنَادِیْلُ سَعْدٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنْهَا، لَمْ یَقُلْ شُعْبَةُ وَاِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ لوگ اسے یکے بعد دیگرے دیکھ رہے تھے اور اس کی خوبصورتی اور نزاکت پر حیران تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ۔ کیا تم اس پر حیران ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں ۔ شعبہ اور اسرائیل نے جو ابو اسحاق سے روایت کی ہے اس میں وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ نہیں ہے۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ اَخْبَاءٍ اَوْ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يَذِلُّوا مِنْ اَهْلِ اَخْبَائِكَ اَوْ خِبَائِكَ شَكَّ يَحْيَى، ثُمَّ مَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ اَهْلُ اَخْبَاءٍ اَوْ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَعِزُّوا مِنْ اَهْلِ اَخْبَائِكَ اَوْ خِبَائِكَ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَيْضًا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ. قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ؟ قَالَ لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوفِ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے عرض کی !۔ یارسول اللہ! پہلے مجھے آپ کے ساتھیوں کی ذلت سے زیادہ روئے زمین پر اور کسی کی ذلت عزیز نہ تھی۔ یحیٰی راوی کو شک ہے کہ یہاں اَخْبَائِكَ ہے یا خِبَائِكَ، لیکن آج مجھے آپ کے ساتھیوں کی عزت سے زیادہ اور کسی کی عزت عزیز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، ایسا ہی ہو گا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ! بے شک ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہیں تو کیا ان کے مال سے بچوں کو کھلانے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ ایسا نہ کرنا مگر دستور کے مطابق۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ اِلَى قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ يَمَانٍ اِذْ قَالَ لِاَصْحَابِهِ: اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُونُوا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ اَفَلَمْ تَرْضَوْا اَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُونُوا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ اس اثنا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے ایک خیمے کے ساتھ پیٹھ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:۔ کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، بے شک مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! کہ ایک آدمی نے دوسرے کو (نماز میں) بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور وہ آدمی اس تلاوت کو قلیل شمار کرتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ تو تہائی قرآن

إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

کے برابر ہے۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: رکوع اور سجود پوری طرح کیا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جبکہ تم رکوع کرتے ہو یا سجدہ کرتے ہو۔

ف: پروردگارِ عالم کے محبوب نے قسم کھا کر فرمایا کہ إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي۔ یعنی میں تمہیں پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ ایک مسلمان کا تو یہی شیوہ ہونا چاہیے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر ارشاد کو سر جھکا کر تسلیم کرے اور جان و دل سے کہے صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا۔

بات اگر صرف صحیح العقیدہ مسلمانوں تک محدود رہنے والی ہوتی تو آپ کو قسم کے ساتھ ایسے مؤکد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ بات دراصل یہ ہے کہ نگاہِ مصطفےٰ نے یہ دیکھ لیا تھا کہ ذوالخویصرہ کی ملت کا قیامت تک یہ خاصا رہے گا کہ وہ میرے کہلاتے ہوئے، میرے اُمتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے میرے فضائل و کمالات کو ماننے پر ہرگز آمادہ نہیں ہوں گے، لہٰذا اُن پر حجت قائم کرنے کی غرض سے اس ارشاد کو اللہ کے محبوب، دانائے غیوب نے قسم کے ذریعے مؤکد فرما دیا۔

بات دراصل یہ ہے کہ دیکھنا کام نور کا ہے جو پروردگارِ عالم نے آنکھ کی پتلی کے اندر رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اُس ذرا سے نور کے ذریعے دیکھنے والے کہاں سے کہاں تک دیکھتے رہتے ہیں۔ اسی سے اندازہ کر لینا چاہیے کہ جو ہستی سراپا نور بلکہ جانِ نور تھی اُس کے دیکھنے کا عالم کیا ہوگا؟ ـــــ ان کے لیے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے دیکھنے میں رکاوٹ کیا تھی۔ انہیں تو پیچھے کھڑے ہونے والے افراد کے جہاں رکوع و سجود نظر آتے تھے وہاں اُن کے دلوں میں چھپی ہوئی خشوع و خضوع کی کیفیتیں بھی نظر آتی تھیں۔ دستِ قدرت نے وہ آئینہ بنایا ہی اتنا صاف مصفا ہے کہ اس میں ہر ایک کی اندرونی اور بیرونی مکمل تصویر آتی رہتی ہے۔ اسی لیے تو اہلِ ایمان کو اپنے آقا کی شان میں دلی تصدیق کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یا رسول اللہ!

سرِ عرش پر ہے تری گذر، دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا أَوْلَادٌ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے بچے ساتھ تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

باب ۸۷۹ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيْرُ فِيْ رَكْبٍ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ: اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا ۔ قَالَ مُجَاهِدٌ: اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ يَأْثُرُ عِلْمًا ۔ تَابَعَهٗ عُقَيْلٌ وَّالزُّبَيْدِيُّ وَاِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ ۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَّبَيْنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وُدٌّ وَّاِخَاءٌ ۔ فَكُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فِيْهِ لَحْمُ

آباؤ اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطاب کے پاس پہنچے جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو انہوں نے اپنے باپ کی قسم کھائی۔ آپ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ، بے شک اللہ تعالےٰ تمہیں آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ جس نے قسم کھائی ہو تو وہ اللہ تعالےٰ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تمہیں آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے یہ سنا تو قصداً یا سہواً ایسی قسم نہیں کھائی — مجاہد کا قول ہے۔ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ سے علمی بات نقل کرنا مراد ہے — اسی طرح عُقیل، زبیدی، اسحاق کلبی نے زہری سے روایت کی ہے۔ ابن عُیینہ اور معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے سنا۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔

ابوقلابہ اور قاسم تیمی کا بیان ہے کہ زہدم نے فرمایا کہ ہمارے اس قبیلہ جرم اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور اخوت تھی۔ پس ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس تھے۔ تو ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغ کا گوشت بھی تھا اور ان کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک سرخ رنگ آدمی بھی موجود تھا، گویا وہ ان کے

دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ، فَقَالَ ثُمَّ فَلَأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا؟ حَلَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللهَ حَمَلَكُمْ وَاللهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا ؛

آزاد کردہ غلاموں سے تھا تو اسے بھی کھانے کے لیے بلایا گیا۔ اس نے کہا کہ میں نے مرغیوں کو گندگی کھاتے ہوئے دیکھا ہے جس کے باعث مجھے گھن آئی اور میں نے قسم کھائی ہے کہ اسے نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ اُٹھ، میں اس بارے میں تیرے سامنے حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری ہے بھی نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غنیمت کے اونٹ پیش ہوئے تو آپ نے ہمارے متعلق پوچھتے ہوئے فرمایا:۔ اشعریوں کا گروہ کہاں ہے؟ چنانچہ آپ نے ہمارے لیے پانچ بہترین اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا:۔ جب ہم لے کر چلے گئے تو کہنے لگے کہ یہ ہم نے کیا کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور ان کے پاس سواری کے لیے تھا بھی کچھ نہیں پھر آپ نے ہمیں سواریاں مرحمت فرما دیں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم کو بھول گئے۔ خدا کی قسم ہم ہرگز فلاح نہیں پائیں گے۔ چنانچہ ہم واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ بیشک ہم آپ کی خدمت میں سواریوں کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور فرمایا تھا کہ میرے پاس سواری کے لیے ہے بھی کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں سوار نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواریاں دی ہیں۔ خدا کی قسم، میں کوئی قسم نہیں کھاتا مگر ۲

۲ جب بھلائی اس کے غیر میں دیکھوں تو وہی کام کرتا ہوں جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں

باب ٨٠ لَا يَحْلِفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ ؛

لات و عزّیٰ اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ

١٥٥٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ؛

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں لات و عزّیٰ کہا تو اسے لا الٰہ الا اللہ کہہ لینا چاہیے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جُوا کھیلیں تو اسے چاہیے کہ خیرات کرے۔

باب ٨١ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَ

جو کسی چیز کی قسم کھائے حالانکہ قسم نہیں لی گئی۔

إِنْ لَمْ يُحَلَّفْ ۔

١٥٥٩ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ، ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ ۔

باب ٨٨٢ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الْكُفْرِ ۔

١٥٦٠ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ۔

باب ٨٨٣ لَا يَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَهَلْ يَقُوْلُ أَنَا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فَلَا بَلَاغَ لِي إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی تیار کروائی اور اسے پہنا کرتے تو نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اسے اتار دیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں یہ انگوٹھی پہنا کرتا اور اس کا نگینہ اندر کی جانب رکھا کرتا تھا۔ پھر اسے پھینک کر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لات وعزیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اور اسے کافر نہیں کہا۔

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین پر ہونے کی قسم کھائے تو وہ اپنے کہنے کے مطابق ہے۔ نیز فرمایا کہ جو شخص جس چیز کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کرے گا وہ جہنم کی آگ میں اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے صاحب ایمان پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ بھی اسے قتل کرنے کے مانند ہے۔

جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں، یہ نہیں کہنا چاہیئے۔

کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ مجھے اللہ کا آسرا ہے اور آپ کا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کو آزمانے کا ارادہ فرمایا تو فرشتہ بھیجا جو کوڑھی کے پاس پہنچا اور کہا کہ میرے تمام سہارے ٹوٹ چکے ہیں لہٰذا اب میرے لیے خدا کا سہارا ہے اور پھر آپ کا۔ پھر پوری حدیث بیان فرمائی۔

باب ۸۸۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ وَاَقْسَمُوْا بِاللهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: فَوَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ بِالَّذِيْ اَخْطَاْتُ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ لَا تُقْسِمْ ؛

۱۵۶۱- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ ؛

۱۵۶۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اُسَامَةَ اَنَّ ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ وَمَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ وَاُبَيٌّ اَنَّ ابْنِيْ قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَاَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ: فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ اِلَيْهِ فَاَقْعَدَهُ فِيْ حَجْرِهِ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللهُ فِيْ قُلُوْبِ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ ؛

۱۵۶۳- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ

ارشاد ربانی ہے کہ انہوں نے اللہ کی سخت قسمیں کھائیں۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے ا۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم مجھے وہ ضرور بتائیے جو میں نے خواب کی تعبیر میں غلطی کی ہے۔ ارشاد ہوا کہ قسم نہ کھاؤ۔

قبیصہ، سفیان، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کی ہے ـــ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسمیں پوری کرنے کا حکم فرمایا۔

ابوسفیان نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو بلوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت حضرت اسامہ بن زید، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن کعب تھے، وجہ یہ تھی کہ ان کا صاحبزادہ لب دم تھا۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ انہیں سلام کہنا اور کہہ دینا کہ اللہ تعالٰی ہی کا مال ہے جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اس کے ہاں مدت مقرر ہے۔ لہٰذا صبر کرنا چاہیے اور ثواب کا امیدوار رہنا چاہیے۔ صاحبزادی نے پھر قسم دے کر پیغام بھیجا تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ جب آپ (ان کے پاس) بیٹھے تو بچے کو لا کر آپ کی گود میں دے دیا گیا اور بچے کا سانس اکھڑ چکا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی چشمانِ مبارک سے آنسو رواں ہو گئے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیا؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جس کو اللہ تعالٰی اپنے جس بندے کے دل میں چاہے رکھتا ہے اور بیشک اللہ تعالٰی اپنے رحم دل بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں مرتے کسی مسلمان کے تین بچے تو جہنم کی آگ اسے نہیں چھوتی مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

تَمَسُّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ۔

١٥٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنِیْ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ وَاَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ ۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ ہر کمزور اور ناتوان گروہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اگر قسم کھا بیٹھے تو وہ اسے سچا کر دکھاتا ہے اور دوزخ میں کون جائیں گے؟ ہر بہت زیادہ جھگڑالو اور متکبر۔

بَابٌ ٨٨٥ اِذَا قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَوْ شَهِدْتُ بِاللّٰهِ ۔

جو اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر قسم کھائے۔

١٥٦٥ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبِیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ قَالَ: قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهُ وَیَمِیْنُهُ شَهَادَتَهُ. قَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَكَانَ اَصْحَابُنَا یَنْهَوْنَ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ اَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ ۔

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا:۔ کون سے لوگ بہتر ہیں؟ فرمایا کہ میرے زمانے کے لوگ، پھر جو ان کے بعد ہیں، پھر جو ان کے بعد ہیں۔ پھر تو ایسی قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم کے آگے اور ان کی قسم گواہی کے آگے آگے بھاگی پھرے گی۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب ہم بچے تھے تو ہمارے ساتھی ہمیں گواہی اور عہد کے ساتھ قسمیں کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

بَابٌ ٨٨٦ عَهْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۔

اللہ عزوجل کا عہد۔

١٥٦٦۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ كَاذِبَةٍ لِیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَوْ قَالَ اَخِیْهِ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِیْقَهُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ. قَالَ سُلَیْمَانُ فِیْ حَدِیْثِهِ فَمَرَّ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ فَقَالَ: مَا یُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ؟ قَالُوْا لَهُ، فَقَالَ الْاَشْعَثُ نَزَلَتْ فِیَّ وَفِیْ صَاحِبٍ لِیْ فِیْ بِئْرٍ كَانَتْ بَیْنَنَا ۔

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اس لیے جھوٹی قسم کھائے کہ ایک مسلمان آدمی کا مال ہڑپ کر جائے یا اپنے بھائی کا مال فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریگا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد کی تصدیق فرمائی کہ "وہ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں.... (سورۂ آلِ عمران، آیت ۷۷)۔ سلیمان نے اپنی روایت میں کہا کہ اشعث بن قیس تو کہا کہ حضرت عبداللہ آپ کو کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے بتا دیا تو اشعث نے کہا کہ یہ آیت تو میرے ایک ساتھی اور میرے متعلق ہے جس کے ساتھ میرا کنوئیں کے بارے میں جھگڑا تھا۔

بَابٌ ٨٨٧ اَلْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهِ وَ

اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا۔

كَلِمَاتِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ. وَقَالَ أَيُّوبُ: وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

١٥٦٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ. رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.

باب ۸۸۸ قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللهِ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ: لَعَيْشُكَ.

١٥٦٨ - حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ. لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ.

باب ۸۸۹ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہا کرتے:۔ "میں تیری عزت کی پناہ پکڑتا ہوں"۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت اور جہنم کے درمیان ایک آدمی باقی رہے گا تو عرض کرے گا:۔ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالٰی فرمائے گا:۔ یہ تجھے دیا اور اس کا دس گنا مزید ملے گا۔ حضرت ایوب عرض گزار ہوئے کہ تیری عزت کی قسم، میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جہنم برابر اور مطالبہ کرتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم (جو اس کی شان کے لائق ہے) رکھے گا تو جہنم کہے گی:۔ تیری عزت کی قسم، بس بس۔ اور اس کے بعض حصے دوسرے بعض حصوں سے مل جائیں گے ۔ اسکی شعبہ نے قتادہ سے بھی روایت کی ہے۔

لعمر اللہ کے لفظ سے قسم کھانا۔

ابن عباس کا قول ہے:۔ لعمرک سے تیری حیات کی قسم مراد ہے۔

اویسی، ابراہیم، صالح، ابن شہاب — حجاج، عبداللہ بن عمر النمیری، یونس، زہری، عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کی جبکہ بہتان لگانے والوں نے ان پر بہتان باندھا اور ان حضرات نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے اس عفیفہ کی برأت ظاہر فرمادی، چنانچہ ہر ایک نے ان میں سے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی سے بدلہ لینے کے خواستگار ہوئے۔ پس حضرت اسید بن حضیر نے کھڑے ہو کر حضرت سعد بن عبادہ سے کہا: خدا کی قسم ہم اسے ضرور قتل کر کے چھوڑیں گے۔

لغو قسموں پر مواخذہ نہیں۔ اللہ تعالٰی تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے۔ ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۞

١٥٦٩ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ قَالَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِيْ قَوْلِهٖ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ ۞

بَاب ٨٩٠ اِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْاَيْمَانِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَا اَخْطَاْتُمْ بِهٖ. وَقَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ ۞

١٥٧٠ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا وَسْوَسَتْ اَوْ حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَكَلَّمْ ۞

١٥٧١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ اِذْ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ اَحْسِبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ اَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۞

١٥٧٢ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ، قَالَ اٰخَرُ: حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ

دلوں نے کیے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے (سورۃ البقرۃ، آیت ٢٢٥)

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے کہ سورۃ البقرہ کی آیت ٢٢٥ لا واللہ اور بلٰی واللہ وغیرہ قسمیں کھانے کے بارے میں نازل ہوئی ہے

جو بھول کر قسم کے خلاف کرے۔

اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر ہوا (سورۃ الاحزاب، آیت ٥) - کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو (سورۃ الکہف آیت ٧٣)

زرارہ بن اوفٰی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا :- بے شک میرے امتیوں کے دلوں میں جو وسوسے اور خیالات آتے ہیں اللہ تعالٰی نے انہیں معاف فرما دیا ہے جب تک ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔

عیسٰی بن طلحہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب قربانی کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے سمجھا تھا کہ فلاں رکن فلاں رکن سے پہلے ہے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں ان تینوں ارکان کی ترتیب کو یوں سمجھا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس روز ان کے بارے میں جب بھی کسی نے دریافت کیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض گزار ہوا :- میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کی کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

قَالَ لَا حَرَجَ، قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ: قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَاَعْلِمْنِيْ قَالَ: اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَآءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ يَوْمَ اُحُدٍ هَزِيْمَةً تُعْرَفُ فِيْهِمْ، فَصَرَخَ اِبْلِيْسُ اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَاُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْهِ فَقَالَ اَبِيْ اَبِيْ، قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا انْحَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ، قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا

تیسرے نے گزارش کی کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی ذبح کر دی ہے؛ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

سعید بن ابو سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں جلوہ افروز تھے۔ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا: واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس اس نے واپس جا کر نماز پڑھی اور پھر سلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم پر بھی سلام ہو، واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے تیسری دفعہ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلے کی جانب رخ کر کے تکبیر کہو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آئے وہ پڑھو، پھر رکوع کرو، یہاں تک کہ تمہیں رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ پھر رکوع سے اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تمہیں سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ پھر سر اٹھالو یہاں تک کہ اطمینان سے پوری طرح بیٹھ جاؤ، پھر دوبارہ سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو، پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اپنی ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ غزوہ احد میں جب مشرکین شکست سے دوچار ہو گئے تو ابلیس چلایا کہ اے مسلمانو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس اگلے حضرات پلٹے اور وہ پیچھے والوں سے برسرِ پیکار ہو گئے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان نے اپنے والد ماجد کو بھی پھنسا ہوا دیکھا تو چلائے کہ میرے والد، میرے والد۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ لوگوں نے ایک نہ سنی اور انہیں شہید کر دیا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ کو بارگاہِ خداوندی میں جانے تک اس بات کا صدمہ رہا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

اَبُوْاُسَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَّمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ نَاسِیًا وَّھُوَ صَآئِمٌ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ فَاِنَّمَآ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ ؎

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا بیٹھے تو اسے چاہیئے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ یہ اسے اللہ تعالٰے نے کھلایا پلایا ہے۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ فَمَضٰی فِیْ صَلَاتِہٖ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَہٗ اِنْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِیْمَہٗ فَکَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ کَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَسَلَّمَ ؎

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہوگئے۔ چنانچہ آپ نے نماز جاری رکھی اور جب نماز ختم ہونے لگی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے تکبیر کہہ کر سجدہ کیا یعنی سلام پھیرنے سے پہلے، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور سلام پھیر دیا۔

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ سَمِعَ عَبْدَالْعَزِیْزِ بْنَ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِھِمْ صَلَاۃَ الظُّھْرِ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ مِنْھَا، قَالَ مَنْصُوْرٌ: لَآ اَدْرِیْ اِبْرَاھِیْمُ وَھِمَ اَمْ عَلْقَمَۃُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ اَمْ نَسِیْتَ؟ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا صَلَّیْتَ کَذَا وَکَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِھِمْ سَجْدَتَیْنِ، ثُمَّ قَالَ: ھَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَّا یَدْرِیْ زَادَ فِیْ صَلَاتِہٖ اَمْ نَقَصَ فَیَتَحَرَّی الصَّوَابَ فَیُتِمَّ مَا بَقِیَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ ؎

علقمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز ظہر پڑھائی تو اس میں کچھ کمی یا بیشی کر دی۔ منصور کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ مذکورہ وہم ابراہیم نخعی کو ہوا یا علقمہ کو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے ان کے ساتھ دو سجدے کئے۔ پھر فرمایا کہ یہ دو سجدے اس کے لیے ہیں جسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی، تو وہ غالب گمان کے مطابق عمل کرے اور باقی نماز کو پوری کرکے آخر میں یہ دو سجدے کرے۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْھِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا۔ قَالَ: کَانَتِ الْاُوْلٰی مِنْ مُّوْسٰی نِسْیَانًا

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ:۔ کہا مجھ سے میری بھول پہ گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو (سورۃ الکہف، آیت ۷۳) تو حضرت موسٰے کا پہلا اعتراض یہ تھا۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ان کے مہمان تھے، لہٰذا انہوں نے اپنے

قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ كَتَبَ اِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَاَمَرَ اَهْلَهُ اَنْ يَذْبَحُوْا قَبْلَ اَنْ يَرْجِعَ لِيَاْكُلَ ضَيْفُهُمْ فَذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُعِيْدَ الذَّبْحَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيْثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَيَقِفُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ وَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ اَمْ لَا. رَوَاهُ اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ عِيْدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

بَابُ ۸۹۱ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ وَلَا تَتَّخِذُوْا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ دَخَلًا مَكْرًا وَّخِيَانَةً۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ۔

بَابُ ۸۹۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اِنَّ الَّذِيْنَ

گھر والوں کو حکم دیا کہ نماز سے لوٹنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ ان کے مہمان کھانا کھالیں۔ چنانچہ انہوں نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی۔ پس لوگوں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کر دیا تو آپ نے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بکری کا ایک ایسا بچہ ہے جو دودھ کی دو بکریوں سے گوشت میں زیادہ ہے۔ پس ابن عون اس مقام پر آ کر شعبی کی حدیث میں ٹھہر جاتے اور پھر محمد بن سیرین کی حدیث بیان کرنے جو اسی مقام پر آ کر شعبی کی حدیث میں ٹھہر جاتے اور پھر یہ کہتے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ رخصت کا یہ حکم دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا نہیں؟ — اس کی ایوب، ابن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عید کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر فرمایا کہ جس نے قربانی کر لی ہے وہ دوسری قربانی کرے اور جنہوں نے قربانی ابھی ذبح نہیں کی تو انہیں چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کر لیں۔

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا۔

اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو بدلہ اس کا کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو (سورۃ النحل، آیت ۹۴) — م

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔

جھوٹی قسم سے دنیا کا مال کھانا "وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا
اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ . وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ : وَلَا
تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ
تَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ . وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ : وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ
اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ . وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا
عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا
وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا .

١٥٨١ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ : مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا
مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ : اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ
بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ
فَدَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ اَبُوْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، فَقَالُوْا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ
كَانَتْ لِيْ بِئْرٌ فِيْ اَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : بَيِّنَتُكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ
قُلْتُ اِذًا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ
صَبْرٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ؛

بَابُ ٨٩٢ - الْيَمِيْنِ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ، وَفِي الْمَعْصِيَةِ ، وَفِي الْغَضَبِ .

١٥٨٢ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ

قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں، آخرت میں ان کا کچھ حصہ
نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے اور ان کی طرف نظر فرمائے
قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک
عذاب ہے" (سورۂ آلِ عمران، آیت ۷۷) نیز فرمایا: "اور اللہ کو
اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنا لو کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں
میں صلح کرنے کی قسم کھالو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔" (سورہ البقرہ،
آیت ۲۲۴) یہ بھی فرمایا: "اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام
مول نہ لو، بیشک وہ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لیے بہتر ہے اگر
تم جانتے ہو (سورۂ النحل، آیت ۹۵)" اور اللہ کا عہد پورا کرو
جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن
کر چکے ہو بے شک اللہ تمہارے کام جانتا ہے (سورۂ النحل، آیت ۹۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹی قسم اس لیے کھائے
تاکہ کسی کا مال ہڑپ کرے تو جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اس
پر ناراض ہوگا۔ پس اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:
"جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں....
(سورۂ آلِ عمران، آیت ۷۷) پس حضرت اشعث بن قیس تشریف
لے آئے اور فرمایا کہ ابو عبدالرحمٰن تمہیں کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے
بتایا کہ فلاں بات۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ آیت تو میرے بارے میں نازل
ہوئی ہے۔ میرے چچازاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا۔ میں اس
کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا
تو آپ نے فرمایا: تم گواہ پیش کرو ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ میں
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھائے اور ہو اس میں جھوٹا
تاکہ ایک مسلمان کا مال ہڑپ کرے تو قیامت میں جب اللہ تعالیٰ سے
ملاقات کرے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا۔

ایسی چیز کی قسم کھانا جس کا مالک نہ ہو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے

أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ فَقَالَ: وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللهَ أَوْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ۔

ساتھیوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ آپ سے سواریاں مانگوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا اور اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے۔ پھر جب میں دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ اپنے ساتھیوں سے جا کر کہہ دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ یا اللہ کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں سواریاں عطا فرما رہا ہے۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ فَأَنْزَلَ اللهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ. وَاللهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ، فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى الْآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللهِ لَا أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا۔

عبدالعزیز، ابراہیم، صالح، ابن شہاب ـــ عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعے کو روایت کیا ہے جبکہ بہتان تراشوں نے ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی برأت ظاہر فرمائی۔ ان میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان الذین جاءو بالافك والی (سورۂ النور کی) دس آیتیں نازل فرمائیں اور ہر ایک میں میری برأت ہے۔ پس حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا جو حضرت مسطح کو ان سے قرابت کے باعث مال دیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم، اب میں کبھی اس پر ذرا بھی خرچ نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ "اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم پر فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی ... (سورۂ النور، آیت ۲۲) حضرت ابوبکر نے کہا: کیوں نہیں، خدا کی قسم، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے چنانچہ انہوں نے حضرت مسطح کو خرچ دینا جاری کر دیا جس طرح پہلے دیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم، اب کبھی بند نہ کروں گا۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ

زہدم کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کو غصے کی حالت میں پایا۔ ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ

اَنْ لَا یَحْمِلَنَا، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰہِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا اَتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَّ تَحَلَّلْتُھَا۔

چاہے تو میں کوئی ایسی قسم نہیں کھاتا مگر بھلائی۔ جب اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو بھلائی کا پہلو اختیار کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

بَابٌ ۸۹۳ اِذَا قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَتَکَلَّمُ الْیَوْمَ فَصَلّٰی اَوْقَرَاَ اَوْسَبَّحَ اَوْکَبَّرَ اَوْحَمِدَ اَوْھَلَّلَ فَھُوَ عَلٰی نِیَّتِہٖ

کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھانا۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ الْکَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ. قَالَ اَبُوْسُفْیَانَ کَتَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ھِرَقْلَ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ. وَقَالَ مُجَاھِدٌ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

جب قسم کھائی کہ آج میں کسی سے کلام نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا تلاوت کی یا سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ یا لا الٰہ الا اللہ کہا تو یہ اس کی نیت پر منحصر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل باتیں چار ہیں:۔ (۱) سبحان اللہ (۲) الحمد للہ (۳) لا الٰہ الا اللہ (۴) اللہ اکبر۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کے لیے لکھا کہ ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کلمۃ التقویٰ سے لا الٰہ الا اللہ مراد ہے۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاۃُ جَآءَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِمَۃً اُحَاجُّ لَکَ بِھَا عِنْدَ اللّٰہِ۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ابوطالب کا آخری وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ عرض کر دوں۔

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَۃُ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان پر بھاری اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں، وہ یہ ہیں: سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَۃً وَقُلْتُ اُخْرٰی: مَنْ مَاتَ یَجْعَلُ لِلّٰہِ نِدًّا اُدْخِلَ النَّارَ، وَقُلْتُ اُخْرٰی: مَنْ مَاتَ لَا یَجْعَلُ لِلّٰہِ نِدًّا اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور دوسرا میں نے کہا۔ حضور نے تو یہ فرمایا کہ جو اس حالت میں مرا کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو جہنم میں داخل کیا گیا اور دوسری بات جو میں نے کہی وہ یہ ہے کہ جو اس حالت میں مرا کہ خدا کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل کیا گیا۔

باب ۸۹۴ مَنْ حَلَفَ اَنْ لَّا یَدْخُلَ عَلٰی اَهْلِهٖ شَهْرًا، وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ

جس نے قسم کھائی کہ اس ماہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا اور مہینہ انتیس دن کا ہوا۔

۱۵۸۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللهِ اٰلَیْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ یَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ۔

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور آپ کے پیر میں موچ آگئی، لہٰذا انتیس ۲۹ دن تک اپنے بالاخانے میں جلوہ افروز رہے اور پھر اتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ مہینہ انتیس ۲۹ دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

باب ۸۹۵ اِذَا حَلَفَ اَنْ لَّا یَشْرَبَ نَبِیْذًا فَشَرِبَ طِلَاءً اَوْ سَكَرًا اَوْ عَصِیْرًا لَمْ یَحْنَثْ فِیْ قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ، وَلَیْسَتْ هٰذِهٖ بِاَنْبِذَةٍ عِنْدَهٗ

جس نے قسم کھائی کہ نبیذ نہیں پیوں گا۔

نبیذ نہ پینے کی قسم کھائی، پھر طلا یا سکر یا عصیر پی تو قسم نہ ٹوٹی، جیساکہ بعض لوگوں (احناف) نے کہا ہے کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نبیذ نہیں ہیں۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنِیْ عَلِیٌّ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِیْزِ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا اُسَیْدٍ صَاحِبَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهٖ فَكَانَتِ الْعَرُوْسُ خَادِمَهُمْ، فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا سَقَتْهُ: قَالَ اَنْقَعَتْ لَهٗ تَمْرًا فِیْ تَوْرٍ مِّنَ اللَّیْلِ حَتّٰی اَصْبَحَ عَلَیْهِ فَسَقَتْهُ اِیَّاهُ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابو اسید نے شادی کی اور اپنے ولیمہ کی ضیافت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا جبکہ میزبانی کے فرائض ان کی دلہن ادا کر رہی تھیں۔ حضرت سہل نے لوگوں سے پوچھا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ اس عورت نے حضور کو کیا پلایا؟ اس نے رات کے وقت کھجوریں بھگوئیں، یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی تو ان کا شیرہ ہی حضور کو پلایا۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِیْهِ حَتّٰی صَارَتْ شَنًّا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہماری ایک بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت کر لیا اور برابر اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گئی۔

باب ۸۹۶ اِذَا حَلَفَ اَنْ لَّا یَاْتَدِمَ فَاَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ، وَمَا یَكُوْنُ مِنَ الْاُدْمِ

جس نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا۔ پھر کھجور وغیرہ کوئی چیز روٹی کے ساتھ کھائی۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ

حضرت عابس بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ بِهٰذَا ۞

۱۵۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا، فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ، فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ

آل نے گندم کی روٹی سالن کے ساتھ متواتر تین دن تک نہیں کھائی یہاں تک کہ اللہ کو پیارے ہو گئے ـــــ ابن کثیر، سفیان، عبدالرحمٰن، ان کے والدِ ماجد حضرت عابس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ایسا ہی کہا۔

۞ ۞ ۞

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت ام سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف پایا جاتا تھا۔ لہٰذا میں نے آپ کی بھوک کا اندازہ لگایا، پس کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ پھر انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لے کر اس کے ایک پلے میں لپیٹ دیں پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ کی خدمت میں بھیجا پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ کچھ افراد بھی تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا، ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے چلتا رہا، یہاں تک کہ میں حضرت ابوطلحہ کی خدمت میں پہنچ گیا اور انہیں صورتِ حال بتائی۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت ام سلیم سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہم پیش کریں۔ انہوں نے کہا:۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت ابوطلحہ نے باہر جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ پس میں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روٹیوں کو چورنے کا حکم فرمایا تو انہیں چور دیا گیا۔ اور حضرت ام سلیم نے ان پر اپنی کپی سے گھی نچوڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کہا جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کہلوانا چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں

أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: إِيْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ إِيْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا ؛

کو اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی، یہاں تک کہ وہ کھا کر شکم سیر ہوگئے اور چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو اور اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی۔ اسی طرح تمام لوگ کھا کر شکم سیر ہوتے رہے اور سارے آدمی ستّر اسّی حضرات تھے۔

ف: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض چند صحابہ کرام کے ساتھ مسجد نبوی کے اندر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور کی آواز میں ضعف محسوس کر کے بھوک کا اندازہ کیا اور اپنے گھر جا کر اپنی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صورتحال بتا کر فرمایا کہ کیا گھر میں کھانے کے لیے کچھ ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ جَو کی چند روٹیاں ہیں۔ اس وقت ان کے گھر میں اتفاق سے ان روٹیوں کے سوا آٹا، کھجوریں، ستو یا کھانے کی کوئی بھی اور چیز نہیں تھی۔

جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان روٹیوں کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو روٹیاں لینے کے بجائے آپ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر حضرت ابوطلحہ کے گھر کی طرف چل پڑے۔ حضرت انس نے جلدی سے جا کر حضرت ابوطلحہ کو صورت حال بتائی۔ حضرت ابوطلحہ نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ ہمارے گھر میں تو کھانے کی اور کوئی بھی چیز نہیں ہے جو انھیں کھلائی جائے۔ اہلیہ محترمہ نے کیسا ایمان افروز جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہماری اس حالت کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کیوں نہ ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بطور معجزہ معلوم ہوتا تھا کہ فلاں کیا کھا کر آیا ہے اور اس کے گھر میں کھانے پینے کے لیے کیا جمع کیا ہوا ہے؟ لہٰذا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امام الانبیاء سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بھی زیادہ معلوم نہ ہو۔ یقیناً یہ معجزہ آپ کو ان سے بھی بڑھ کر ملا تھا بلکہ آپ کی نظر سے تو کائنات کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں تھی۔

اس کے بعد آپ نے ان چند روٹیوں کا ملیدہ بنوا کر ستّر، اسّی صحابہ کرام کو ان سے شکم سیر کر دیا۔ وہ روٹیاں تو بمشکل دو آدمیوں کے لیے کافی ہو سکتی تھیں۔ پھر آپ نے باقی حضرات کو کہاں سے کھلایا؟ بس یہ نہ پوچھئے کیونکہ پروردگارِ عالم نے انھیں اپنی نعمتوں کا تقسیم کرنے والا بنایا ہے۔ خدا کے خزانوں سے کھلایا۔ کہاں سے آیا؟ کس راستے سے آیا؟ کس طرح آیا؟ —— یہ سب کچھ ایسا راز ہے کہ عقلِ انسانی اس کی گتھی کو نہیں کھول سکتی۔ صحابہ کرام اگر غلامی اور خدمت گزاری کا ہر وقت نیا ریکارڈ قائم کرتے رہتے تھے تو آپ نے بھی آقائی اور شفقت کے ایسے ریکارڈ قائم کیے کہ اس طرح نہ کوئی آقا شفقت کر سکا اور نہ کبھی کر سکے گا۔ آپ کی شفقت کے ایسے واقعات ایک دو نہیں بلکہ بہت زیادہ ہیں اور ان کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ وہ اپنے غلاموں پر ہمیشہ شفقت فرماتے رہیں گے اور ان کے غلام ہمیشہ یہ کہتے ہی رہیں گے :

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں، دُر بے بہا دیے ہیں

باب ۸۵ النِّيَّةِ فِي الْأَيْمَانِ ؛ — قسم میں نیت۔

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی تو اس

رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: انما الاعمال بالنیۃ وانما لامرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ ۔

باب ۸۹۸ اذا اہدی مالہ علی وجہ النذر والتوبۃ ۔

۱۵۹۴ ۔ حدثنا احمد بن صالح حدثنا ابن وہب اخبرنی یونس عن ابن شہاب اخبرنی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک وکان قائد کعب من بنیہ حین عمی قال سمعت کعب بن مالک فی حدیثہ وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا فقال فی اخر حدیثہ ان من توبتی انی انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ ورسولہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امسک علیک بعض مالک فہو خیر لک ۔

باب ۸۹۹ اذا حرم طعامہ، وقولہ تعالیٰ: یایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللہ غفور رحیم ۔ قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم ۔ وقولہ لا تحرموا طیبت ما احل اللہ لکم ۔

۱۵۹۵ ۔ حدثنا الحسن بن محمد حدثنا الحجاج عن ابن جریج قال زعم عطاء انہ سمع عبید بن عمیر یقول سمعت عائشۃ تزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمکث عند زینب بنت جحش ویشرب عندہا عسلا فتواصیت انا وحفصۃ ان ایتنا دخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلتقل انی اجد

کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوگی تو وہ اسی کے لیے شمار کی جائے گی جس کی طرف ہجرت کی۔

جو نذر یا توبہ قبول ہونے پر اپنا سارا مال قربان کرے

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ ان کے والد حضرت عبداللہ نے انہیں بتایا جو حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے انہیں راستہ بتایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس واقعہ کے بارے میں بتایا جس کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے: "اور ان تینوں پر جو پیچھے رکھے گئے" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۸) انہوں نے واقعہ کے آخر میں کہا کہ میری جانب سے توبہ کی قبولیت کا شکریہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے خیرات کرکے اس سے جدا ہو جاؤں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو

جب کھانے کی کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے

ارشادِ ربانی ہے: "اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی۔ اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک اللہ نے تمہارے لیے اپنی قسموں کا اتار مقرر فرما دیا۔۔۔" (سورۃ التحریم، آیت ۱، ۲) نیز فرمایا ہے: "اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں" (سورۃ المائدہ، آیت ۸۷)

عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور ان کے پاس سے شہد پیا کرتے تھے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ نے یہ مشورہ کرلیا کہ جب ہم میں سے کسی کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہ کہے کہ آپ کے منہ سے تو مغافیر کی بو آ رہی ہے۔ چنانچہ آپ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو اس نے یہی کہا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں نے

مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ، فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ - إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ. وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا. وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ. وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا.

بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ، وَقَوْلِهِ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ.

۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَوَلَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ.

۱۵۹۷ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

۱۵۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ فَيَسْتَخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ.

بَابُ إِثْمِ مَنْ لَا يَفِي بِالنَّذْرِ.

۱۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے لیکن اب کبھی نہیں پیوں گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ا۔ اے نبی! تم اپنے اوپر وہ چیز کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال ٹھہرائی ہے اور اِن تتوبا الی اللہ میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے خطاب ہے الآیۃ ا۔ "جب نبی نے اپنی بعض بیویوں سے سرگوشی فرمائی" میں اس بات کی جانب اشارہ ہے جب آپ نے فرمایا کہ بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے ـــ ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام سے روایت کی ہے ا۔ "میں اسے آئندہ ہرگز نہیں پیوں گا اور قسم کھاتا ہوں، تم یہ

نذر پوری کرنا۔

"اپنی منتیں پوری کرتے ہیں" (سورۃ الدھر، آیت ۷)

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو آگے یا پیچھے نہیں کر سکتی، ہاں نذر کے ذریعے بخیل کا مال خرچ کروا دیا جاتا ہے۔

عبداللہ بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا کہ یہ کسی چیز کو روک نہیں سکتی ہاں اتنا ہے کہ اس کے ذریعے بخیل کا مال نکلوا دیا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر آدمی کے لیے کسی ایسی چیز کو نہیں لاتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو بلکہ نذر تو اسی چیز کو تقدیر میں ڈالتی ہے جو اس کے مقدر میں ہے۔ پس اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بخیل کا مال نکلوا دیتا ہے لہٰذا وہ اس کے ذریعے وہ مال دے دیتا ہے جو اس نے پہلے نہیں دیا تھا۔

نذر پوری نہ کرنے کا گناہ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَمْرَةَ حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا اَدْرِيْ ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهٖ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ يَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ ؎

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو لوگ ان کے بعد ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہیں۔ حضرت عمران فرماتے ہیں کہ یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ اپنے زمانے کے بعد آپ نے ایسا دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ۔ فرمایا کہ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں بنیں گے، گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی دینے کو کہا نہیں جائے گا۔ فربہی ان پر چھائی ہوئی ہوگی۔

بَابٌ ۹۰۲ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ؎

اطاعت میں نذر ماننا۔

اور جو تم خرچ کرو یا منت مانو تو اللہ کو اس کی خبر ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۲۷۰)

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ ؎

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کا حکم مانے گا تو اسے ضرور حکم ماننا چاہیئے اور جس نے نذر مانی کہ اس کی نافرمانی کروں گا تو اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے۔

بَابٌ ۹۰۳ اِذَا نَذَرَ اَوْ حَلَفَ اَنْ لَّا يُكَلِّمَ اِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَسْلَمَ ؎

حالت کفر میں کسی آدمی سے نہ بولنے کی نذر مانی یا قسم کھائی اور پھر مسلمان ہوگیا۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ ؎

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے: ۔ یا رسول اللہ! میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات دن خانۂ کعبہ کے اندر اعتکاف کروں گا۔ ارشاد فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

بَابٌ ۹۰۴ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ، وَاَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَةً جَعَلَتْ اُمُّهَا عَلٰى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ صَلِّيْ عَنْهَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ ؎

جو مر جائے اور اس نے نذر مانی ہو۔

ابن عمر نے ایک عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے مسجد قباء میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی کہ اس کی طرف سے نماز پڑھے۔ ابن عباس نے بھی اسی طرح فرمایا۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ اِسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی والدہ ماجدہ کے ذمے ایک نذر تھی جس کے پورا کرنے سے پہلے وہ وفات پاگئیں۔ چنانچہ آپ

فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ ؛

نے انہیں اس کے پورا کرنے کا فتویٰ دیا۔ پس بعد میں یہی طریقہ قرار پا گیا۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ اللّٰهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ؛

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ وفات پا گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے اوپر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو اسے بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے۔

بَابٌ ۹۰۵ اَلنَّذْرُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ ؛

ایسی نذر ماننا جس پر قدرت نہ ہو یا اس کا کرنا گناہ ہے۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ ؛

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کی نذر مانی تو اسے ضرور اس کا حکم ماننا چاہیئے اور جس نے اس کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ۔ وَقَالَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ ؛

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے جو اپنی جان کو عذاب میں ڈالا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بے پروا ہے اور وہ آدمی اپنے دو بیٹوں کے سہارے درمیان میں چل رہا تھا۔ فزاری، حمید، ثابت نے حضرت انس سے اس کی روایت کی ہے۔

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رسی یا کسی دوسری چیز کے ساتھ طواف کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دوسرے آدمی کی ناک میں رسی ڈال کر اسے کھینچ رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی

يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ.

١٦٠٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ. قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ٩٠٦ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا فَوَافَقَ النَّحْرَ أَوِ الْفِطْرَ

١٦٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، لَمْ يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ وَلَا يَرَى صِيَامَهُمَا.

١٦١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمِ ثُلَاثَاءَ أَوْ أَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ فَوَافَقْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: أَمَرَ اللهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ.

بَابُ ٩٠٧ هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

اللہ علیہ وسلم نے اس رسی کو اپنے دستِ مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر لے جائے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہے۔ اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے، اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا۔ اور بیٹھے گا نہیں، نہ سائے میں آئے گا نہ کسی سے کلام کرے گا اور روزے سے رہے گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ بات کرے، سائے میں آئے، بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ اسی طرح عبدالوہاب، ایوب، عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جو کچھ دنوں کے روزے رکھنے کی نذر مانے اور ان میں قربانی اور عید کا دن آئے

ابو حرۃ اسلمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے سنا کہ ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا، کہ جب عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر آئے تو کیا کرے؟ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ میں بہترین نمونہ ہے۔ آپ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کو روزے نہیں رکھا کرتے تھے اور نہ ان کے روزوں کو مناسب سمجھتے تھے۔

زیاد بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو ایک آدمی نے ان سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ میں نے منت مانی ہے کہ زندگی بھر ہر منگل یا ہر بدھ کا روزہ رکھوں گا۔ اگر اس روز عیدالاضحیٰ آجائے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نذر پوری کرنے کا حکم فرماتا ہے اور ہمیں یوم النحر کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے ایسا ہی فرمایا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا۔

کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان داخل

الأرض والغنم والزروع والأمتعة

وقال ابن عمر قال عمر للنبي صلى الله عليه وسلم: أصبت أرضا لم أصب مالا قط أنفس منه قال: إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها. وقال أبو طلحة للنبي صلى الله عليه وسلم أحب أموالي إلى بيرحاء لحائط له مستقبلة المسجد.

ہے۔

ابن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے جس سے عمدہ اور کوئی نہیں ملی۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اصل کو روک کر آمدنی خیرات کر دو۔ حضرت ابوطلحہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرا سب سے پسندیدہ مال بیرحار باغ ہے جو مسجد کے سامنے ہے۔

١٦١١- حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن ثور بن زيد الديلي عن أبي الغيث مولى ابن مطيع عن أبي هريرة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر فلم نغنم ذهبا ولا فضة إلا الأموال والثياب والمتاع، فأهدى رجل من بني الضبيب يقال له رفاعة بن زيد لرسول الله صلى الله عليه وسلم غلاما يقال له مدعم، فوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى وادي القرى حتى إذا كان بوادي القرى بينما مدعم يحط رحلا لرسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سهم عائر فقتله، فقال الناس هنيئا له الجنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلا والذي نفسي بيده إن الشملة التي أخذها يوم خيبر من المغانم لم تصبها المقاسم لتشتعل عليه نارا فلما سمع ذلك الناس جاء رجل بشراك أو شراكين إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال شراك من نار أو شراكان من نار.

ابوالغیث مولی ابن مطیع کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ خیبر سے ہمیں غنیمت میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ زمین، کپڑے اور سامان ملا تھا۔ چنانچہ بنی ضبیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نامی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غلام ہدیہ کے طور پر پیش کیا جس کو مدعم کہا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القری کی جانب روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب وادی القری میں پہنچ گئے تو مدعم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کجاوے کو اتار رہا تھا تو اسے ایک تیر آکر لگا جس کے باعث وہ جان بحق ہو گیا لوگوں نے کہا کہ اسے جنت مبارک ہو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو کمبلی اس نے خیبر کے روز مال غنیمت سے بغیر تقسیم کے لے لی تھی وہ آگ بن کر ضرور اس پر شعلہ زن ہو گی۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک آدمی ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آگ کا تسمہ یا آگ کے تسمے تھے۔

باب ٩٠٨ كفارات الأيمان

قسموں کے کفارے۔

وقول الله تعالى: فكفارته إطعام عشرة مساكين. وما أمر النبي صلى الله عليه وسلم حين نزلت ففدية من صيام أو صدقة أو

ارشاد ربانی ہے: پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا [illegible] ہے (سورۂ المائدہ، آیت ۸۹)۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ میں روزے، خیرات اور قربانی کا حکم دیا۔ ابن عباس، عطاء

نُسُكٍ. وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ وَعِكْرِمَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ، أَوْ، أَوْ، فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ. وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ.

اور عکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن کریم میں جہاں "او" کے ساتھ حکم ہے وہاں ایک چیز کا اختیار ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ میں حضرت کعب کو اختیار دیا تھا۔

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اُدْنُ فَدَنَوْتُ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ. وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ، وَالْمَسَاكِينُ سِتَّةٌ.

عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا! نزدیک آؤ۔ میں نزدیک ہوا تو فرمایا! کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں! میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اس کا روزے یا خیرات یا قربانی سے فدیہ دے دو۔ ابو شہاب کو ابن عون نے ایوب کے حوالے سے بتایا کہ تین دن کے روزے، بکری کی قربانی اور چھ مسکینوں کو کھانا۔

باب ۹۰۹ قَوْلِهِ تَعَالَى: قَدْ فَرَضَ اللهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ. مَتَى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ.

کفارہ ادا کرنا فرض ہے۔

بے شک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرما دیا اور اللہ تعالیٰ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے (سورۃ التحریم، آیت ۲) امیر اور غریب پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ. قَالَ: تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا، قَالَ: اِجْلِسْ، فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ، قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ: أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ.

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا! میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تجھے کیا ہو گیا۔ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گردن آزاد کر سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینے کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ پس وہ بیٹھ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا بھرا ہوا ٹوکرا پیش کیا گیا۔ العرق ایک بڑے پیمانے کا نام ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ انہیں لے کر خیرات کر آؤ۔ عرض کی کہ کیا اپنے سے زیادہ غریبوں کو دوں؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

باب ٩١٠ مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ

١٦١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ. وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

جو کفارہ دینے میں کسی مفلس کی مدد کرے

حمید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ فرمایا، تمہیں غلام آزاد کرنے کی توفیق ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینے کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ تم میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ پھر انصار سے ایک آدمی بھرا ہوا عرق (ٹوکرا) لے کر حاضر بارگاہ ہو گیا۔ اَلْعَرَق ایک پیمانہ ہوتا تھا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں لے کر جاؤ اور خیرات کر دو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان دونوں وادیوں کے درمیان کسی گھر والے ہم سے زیادہ حاجتمند نہیں پھر فرمایا جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

باب ٩١١ يُعْطِي فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا۔

١٦١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً، قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

کفارے میں دس مسکینوں کو دیا جائے خواہ قریبی ہوں یا دور کے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گردن آزاد کرنے کی توفیق رکھتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینے کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی توفیق رکھتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے یہ کہاں میسر۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں سے بھرا ہوا ایک عرق (ٹوکرا) پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور خیرات کر آؤ۔ عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند کو دوں؟ ان دونوں وادیوں کے درمیان ہم سے زیادہ غریب تو کوئی بھی نہیں پھر فرمایا کہ انہیں لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

باب ۹۱۲ صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذٰلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ ۔

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ فَزِيدَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ۔

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِّ الْأَوَّلِ، وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ: مُدُّنَا أَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ وَلَا نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ: لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُونَ؟ قُلْتُ كُنَّا نُعْطِي بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ ۔

باب ۹۱۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ، وَأَيُّ الرِّقَابِ أَزْكَى ۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

صاع اور مُد کا وزن

صاع اور مُد میں برکت مدینہ منورہ میں نسلاً بعد نسل منتقل ہوتی آرہی ہے۔

جُعید بن عبد الرحمٰن نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صاع ایک مُد اور تہائی کے برابر ہوتا یعنی ۱⅓ پھر اس میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں اضافہ کیا گیا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رمضان المبارک کی زکوٰۃ (صدقۂ فطر) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد سے ادا کرتے تھے یعنی پہلے مُد سے اور قسم کا کفارہ بھی نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مُد سے ادا فرماتے۔ ابو قتیبہ کا بیان ہے کہ ہم سے امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا مُد آپ کے مُد سے بہت بڑا ہے اور ہم فضیلت نہیں دیکھتے مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد میں اور امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی حاکم نے تمہارے پاس آکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد سے کم وزنی مُد جاری کردیا تو تم کس کے ساتھ شرعی ادائیگی کرو گے۔ میں نے جواب دیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد کے ساتھ ادائیگی کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ جب سے دیا جائے تو بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد تک ہی جا پہنچتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:- اے اللہ! انہیں برکت دے ان کے پیمانوں میں۔ ان کے صاع میں اور ان کے مُد میں۔

غلام آزاد کرنا

اور کس قسم کا غلام آزاد کرنا بہتر ہے۔

سعید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا تو اللہ تعالےٰ

عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ۔

باب ۹۱۴ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتَبِ فِي الْكَفَّارَةِ وَعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا

وَقَالَ طَاوُسٌ: يُجْزِئُ الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ۔

باب ۹۱۵ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤُهُ

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اشْتَرِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

باب ۹۱۶ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْأَيْمَانِ

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ، ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ

اُس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ اُس کی شرم گاہ کے بدلے اُس کی شرم گاہ کو بچائے گا۔

کفارے میں مدبر، اُم ولد، مکاتب اور ولد الزنا کو آزاد کرنا

طاؤس کا قول ہے کہ مکاتب اور اُم الولد بھی کفایت کرتا ہے۔

زید بن عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے کسی غلام کو مدبر کیا اور اُس کے اس کے سوا اور مال نہ تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی، تو آپ نے فرمایا:۔ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے پس نعیم بن نحام نے اُسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ پس میں (زید بن عمرو) نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ وہ قبطی غلام پہلے سال ہی مرگیا تھا

کفارے میں غلام آزاد کیا تو ولاء کس کو ملے گی

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ بریرہ کو خرید لیں لیکن مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس میں۔ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ خرید لو کیونکہ ولاء اُسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

قسم میں ان شاء اللہ تعالےٰ کہنا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواریاں مانگنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں سواریاں نہیں دونگا اور میرے پاس دینے کیلئے سواریاں ہیں بھی نہیں۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے پھر آپکی خدمت میں اُونٹ لائے گئے تو آپ نے ہمیں تین اُونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم ایک دوسرے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں برکت نہیں

لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ؛

١٦٢٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّقَالَ إِلَّا كَفَّرْتُ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّكَفَّرْتُ ؛

١٦٢٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ، لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُّقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ۔ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلَكَ۔ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَنَسِيَ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ، لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا فِي حَاجَتِهِ، وَقَالَ مَرَّةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَثْنٰى، وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛

بَابُ ٩١٧ الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَهُ ؛

١٦٢٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَّمَعْرُوفٌ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامٌ قَالَ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى

دیگا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے ہمیں سواریاں دیدیں۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ ہم واپس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کو یہ بات یاد کروائی۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں بیشک خدا کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا، پھر بھلائی اُس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفّارہ دیکر اُس طرف ہو جاتا ہوں۔

ابو النعمان نے حمّاد سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا۔ مگر میں اپنی قسم کا کفّارہ ادا کر دیتا ہوں اور اُس پہلو کی طرف آجاتا ہوں جس میں بھلائی ہو یا اُس پہلو کی طرف آجاتا ہوں جس میں بھلائی ہو اور قسم کا کفّارہ دیدیتا ہوں۔

طاؤس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی نوّے بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ پس ایک ساتھی نے اُن سے کہا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ فرشتے نے کہا۔ اِنْشَاءَ اللہ کہیے۔ مگر یہ بھول گئے۔ پھر یہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے مگر صرف ایک کے گھر لڑکا ہوا اور وہ بھی نامکمل۔ حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ اگر وہ اِنْشَاءَ اللہ کہتے تو قسم نہ ٹوٹتی اور اُن کی مراد بھی پوری ہو جاتی۔ ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اِنْشَاءَ اللہ کہتے۔ ابو الزّناد نے بھی اعرج سے حدیثِ ابو ہریرہ کے مانند روایت کی ہے۔

قسم توڑنے سے پہلے اور اُس کے بعد کفّارہ دینا

زہدم جرمی کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے اور اُن کے اور ہمارے قبیلہ جرم کے درمیان دوستی اور لین دین کے تعلقات تھے۔ چنانچہ اُن کے سامنے کھانا رکھا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک شخص تیم اللہ کا بھی تھا جس کا رنگ سرخ اور آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ کھانے کے نزدیک نہ گیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے اُس

قَالَ فَلَمْ يَدْنُ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْمُوْسٰى: أُدْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا، فَقَالَ أُدْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذٰلِكَ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ أَسْتَحْمِلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَيُّوْبُ أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ غَضْبَانُ قَالَ، وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا أَحْمِلُكُمْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَقِيْلَ: أَيْنَ هٰؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّوْنَ؟ فَأَتَيْنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى، قَالَ فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِيْ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا، نَسِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا ارْجِعُوْا بِنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِيْنَهُ، فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَنَّا أَوْ فَعَرَفْنَا أَنَّكَ نَسِيْتَ يَمِيْنَكَ، قَالَ انْطَلِقُوْا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ إِنِّيْ وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا. تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيِّ

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا۔

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

سے کہا کہ نزدیک آجاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں نے اُسے گندگی کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے اِس سے نفرت کرتا ہوں اور قسم کھائی کہ اَب اِسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ فرمایا، قریب آؤ کہ میں تمہیں قسم کے بارے میں بتاؤں۔ اشعریوں کی ایک جماعت کیساتھ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کے لئے حاضر ہوا جبکہ آپ صدقے کے اُونٹ تقسیم فرما رہے تھے۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضور اُس وقت غصے کی حالت میں تھے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں سواریاں نہیں دونگا اور میرے پاس سواریاں ہیں بھی نہیں کہ تمہیں دوں۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم چلے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اُونٹ لائے گئے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ وہ اشعری کہاں ہیں۔ پس ہم حاضر بارگاہ ہو گئے تو آپ نے ہمیں پانچ عمدہ اُونٹ مرحمت فرمانے کا حکم دیا پھر ہم چلے گئے مگر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سواری مانگنے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر ہمیں بلا کر سواریاں مرحمت فرما دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قسم کو بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کی قسم یاد نہ کروائی تو ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے ہمارے ساتھ واپس چلو تاکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کی قسم یاد کروائیں۔ پس ہم واپس لوٹ کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم آپکی خدمت میں سواریاں مانگنے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے ہمیں سواریاں دے دیں۔ ہمارا گمان ہے یا ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضور اپنی قسم کو بھول گئے ہیں فرمایا جاؤ تمہیں اللہ نے سواریاں دی ہیں بیشک خدا کی قسم

قتیبہ، عبدالوہاب، ایوب، ابوقلابہ اور قاسم تمیمی نے زہدم سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

ابومعمر، عبدالوارث، ایوب، قاسم نے بھی زہدم سے حدیث نمبر ۱۶۲۵ کے مطابق روایت کی ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ تَابَعَهٗ اَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَتَابَعَهٗ يُوْنُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُوْرٌ وَهِشَامٌ وَالرَّبِيْعُ

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۹۱۸ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : يُوْصِيْكُمُ

اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوَاهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ

ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ امارت طلب نہ کرو کیونکہ اگر یہ تمہیں بغیر مانگے دی گئی تو تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مانگنے پر دی گئی تو تمہیں اُس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ نیز جب تم قسم کھاؤ پھر بھلائی اُس کے غیر میں دیکھو تو اُس جانب ہو جاؤ جس میں بھلائی ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ اشہل نے بھی ابن عون سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز اسی طرح یونس اور سماک بن عطیہ اور سماک بن حرب اور حمید اور قتادہ اور منصور اور ہشام اور ربیع نے روایت کی ہے۔

میراث کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بیٹی کا حصہ بیٹے سے نصف ہے۔

ارشاد ربانی ہے:۔ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو، ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اُس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی، پھر اگر اُس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا، بعد اُس وصیت کے جو کر گیا اور قرض سے۔ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا۔ یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے۔ بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ اور تمہاری بیویاں جو چھوڑ جائیں اُس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر اُن کی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر اُن کی اولاد ہو تو اُن کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے۔ جو وصیت وہ کر گئیں اور قرض نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو، پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں آٹھواں، جو وصیت تم کر جاؤ اور قرض نکال کر۔ اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے

كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ

تو اُن میں سے ہر ایک کو چھٹا۔ اور پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو تہائی میں سب شریک ہیں، میت کی وصیت اور قرض نکال کر جس میں اُس نے نقصان نہ پہنچایا۔ یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے (سورۃ النساء آیت ۱۱، ۱۲)

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَيَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر دونوں حضرات میری عیادت کے لئے پیدل تشریف لائے جبکہ میں بیہوشی کی حالت میں تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا کروں، میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں؟ پس آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

باب ۹۱۹ تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ. وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّانِّينَ يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظَّنِّ

علم میراث کا سیکھنا

حضرت عقبہ بن عامر کا ارشاد ہے کہ گمان کرنے والوں سے پہلے علم حاصل کر لو یعنی جو لوگ اندازے سے باتیں کیا کرتے ہیں

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گمان سے بچتے رہنا کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کی برائیاں تلاش نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو، کسی سے بغض و عناد نہ رکھو اور کسی سے تعلقات منقطع نہ کرو بلکہ اے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔

باب ۹۲۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

حضور نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس علیہما السلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میراث مانگنے حضرت ابو بکر کے پاس آئے اور وہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر کی زمین سے اپنا حصہ مانگتے تھے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے

أرضيهما من فدك وسهمهما من خيبر، فقال لهما أبو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا نورث ما تركنا صدقة إنما يأكل آل محمد من هذا المال. قال أبو بكر والله لا أدع أمرا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنعه فيه إلا صنعته، قال فهجرته فاطمة فلم تكلمه حتى ماتت۔

١٦٣٢- **حدثنا** إسماعيل بن أبان أخبرنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري عن عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال، لا نورث ما تركنا صدقة۔

١٦٣٣- **حدثنا** يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني مالك بن أوس بن الحدثان وكان محمد بن جبير بن مطعم ذكر لي من حديثه ذلك فانطلقت حتى دخلت عليه فسألته فقال، انطلقت حتى أدخل على عمر فأتاه حاجبه يرفا فقال، هل لك في عثمان وعبد الرحمن والزبير وسعد؟ قال نعم، فأذن لهم. ثم قال هل لك في علي وعباس؟ قال نعم. قال عباس، يا أمير المؤمنين اقض بيني وبين هذا، قال أنشدكم بالله الذي بإذنه تقوم السماء والأرض هل تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة يريد رسول الله صلى الله عليه وسلم نفسه، فقال الرهط قد قال ذلك فأقبل على علي وعباس فقال هل تعلمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك؟ قالا قد قال ذلك، قال عمر فإني أحدثكم عن هذا الأمر إن الله قد كان خص رسوله صلى الله عليه وسلم

ہوئے سنا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے بیشک آلِ محمد اب بھی اسی مال سے کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ خدا کی قسم، میں کوئی کام نہیں چھوڑوں گا۔ بلکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو جس طرح کرتے ہوئے دیکھا اُسی طرح کرونگا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ نے اُن سے ترکِ تعلق کرلیا اور اور آخری وقت تک کلام نہیں کیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے بتایا اور ان کی حدیث کا کچھ حصہ مجھے محمد بن جبیر بن مطعم نے بتایا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں گیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا پھر اُنکا دربان یرفاء آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو آنے کی اجازت ہے، فرمایا، ہاں۔ پھر کہا کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا، ہاں۔ حضرت عباس نے کہا:- اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ فرمایا کہ میں تمہیں اُس خدا کا واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات مراد لیتے تھے۔ صحابہ کی جماعت نے کہا کہ واقعی حضور نے یہ فرمایا ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا آپ دونوں حضرات جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے؟ دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی ایسا ہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں آپ حضرات کو اس بارے میں بتاتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فئی کے ساتھ مخصوص فرمایا تھا جبکہ یہ خصوصیت

فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ، فَكَانَتْ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ اَعْطَاكُمُوْهُ وَبَثَّهَا حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْ هٰذَا الْمَالِ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ، اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالُوْا نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ: اُنْشِدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ فَتَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اَنَا وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ اَعْمَلُ فِيْهَا مَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَاَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ، جِئْتَنِيْ تَسْاَلُنِيْ نَصِيْبَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَاَتَانِيْ هٰذَا يَسْاَلُنِيْ نَصِيْبَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا، فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِيْ فِيْهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ. فَاِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا اِلَيَّ فَاَنَا اَكْفِيْكُمَاهَا.

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا اِمَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَآئِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ

کسی دوسرے کو مرحمت نہیں فرمائی، جیساکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے :۔ جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ... (سورۂ الحشر آیت ۶) چنانچہ یہ حق خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا تھا لیکن خدا کی قسم، آپ حضرات کو چھوڑ کر حضور اس سے لطف اندوز نہیں ہوئے اور نہ کسی دوسرے کو آپ حضرات پر ترجیح دی۔ بیشک وہ اس سے آپ کو عطا فرماتے رہے اور بانٹتے بھی رہے یہاں تک کہ اُس مال سے یہی کچھ بچا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِن زمینوں سے اپنے اہل وعیال کا سال بھر کا خرچ چلاتے پھر جو بچتا اُسے اللہ کے دوسرے مال کی طرح تقسیم فرمادیتے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی حیاتِ مبارکہ میں ایسا ہی کرتے رہے۔ میں آپ حضرات کو خدا کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے؟ سب نے کہا، ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے کہا کہ میں آپ دونوں کو بھی خدا کا واسطہ دیتا ہوں، کیا آپ دونوں کے علم میں یہ بات ہے؟ دونوں نے کہا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قربِ خاص میں بلالیا تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین ہوں چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کر کے اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو اپنے خاص قرب میں بلالیا تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانشین کا جانشین ہوں۔ چنانچہ میں نے اس پر قبضہ کر کے اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کیا کرتے تھے۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے اور آپ دونوں کی بات ایک اور معاملہ مشترک تھا یعنی آپ اپنے بھتیجے کے مال سے حصہ مانگنے آئے تھے اور یہ مجھ سے اپنی بیوی کا حصہ اُس کے والد ماجد کے مال سے مانگتے تھے پس میں نے آپ حضرات سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اُسے آپکے سپرد کر دوں، پس اگر آپ اس کے سوا مجھ سے کسی اور فیصلے کے خواستگار ہیں تو اُس خدا کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کہ میں قیامت تک اسکا اس کے سوا ...

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری میراث کے دینار تقسیم نہیں کیے جائیں گے بلکہ جو میں چھوڑوں اُس میں سے میری ازواج مطہرات اور میرا کام کرنے والوں کے مصارف سے جو بچے

فَهُوَ صَدَقَةٌ

وہ صدقہ ہے۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَسْاَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ؟

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہو گیا تو آپ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان کو حضرت ابوبکر کے پاس میراث کا سوال کرنے کیلئے بھیجیں تو حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

باب ۹۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهِ

حضور نے فرمایا کہ جو شخص مال چھوڑے وہ اُس کے گھر والوں کا ہے۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَّلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں مسلمانوں کا اُن کی جان سے زیادہ مالک ہوں جو شخص مرجائے اور اُس کے اوپر قرض ہو لیکن ادا کرنے کے لئے کچھ نہ چھوڑا ہو تو اُس کا ادا کرنا ہمارے ذمے ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اُس کے وارثوں کا ہے۔

باب ۹۲۲ مِيْرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ

ماں باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: اِذَا تَرَكَ رَجُلٌ اَوِ امْرَاَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ، وَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ، وَاِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤْتٰى فَرِيْضَتَهُ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

زید بن ثابت کا قول ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت بیٹی چھوڑے تو اُس کے لئے نصف اور اگر وہ دو یا زیادہ ہوں تو اُن کے لئے دو تہائی اور اگر اُن کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو دوسرے شرکاء کو دے کر باقی مال سے مرد کو عورت سے دگنا دیا جائے

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اُس کے حق دار لوگوں کو پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے قریبی مرد کے لئے ہے۔

باب ۹۲۳ مِيْرَاثِ الْبَنَاتِ

بیٹیوں کی میراث

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار پڑ گیا اور موت کے منہ میں جا پہنچا تو نبی کریم

وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَاَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَّلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ لَا، قَالَ قُلْتُ فَالشَّطْرُ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ الثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ؟ فَقَالَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَّدَرَجَةً، وَلَعَلَّ اَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ، لٰكِنِ الْبَآئِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ. قَالَ سُفْيَانُ وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: اَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَّاَمِيْرًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ رَّجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهٗ وَاُخْتَهٗ فَاَعْطَى الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَالْاُخْتَ النِّصْفَ ۔

بَابٌ ۹۲۴ مِيْرَاثِ ابْنِ الْاِبْنِ اِذَا لَمْ يَكُنِ ابْنٌ.

وَقَالَ زَيْدٌ: وَلَدُ الْاَبْنَآءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ دُوْنَهُمْ وَلَدٌ؛ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَاُنْثَاهُمْ كَاُنْثَاهُمْ يَرِثُوْنَ كَمَا يَرِثُوْنَ وَيَحْجُبُوْنَ كَمَا يَحْجُبُوْنَ، وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الْاِبْنِ مَعَ الْاِبْنِ ۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کردوں فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا، خیر ہے تو تہائی بھی زیادہ۔ اگر تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑو تو یہ انہیں مفلس چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو کچھ اُن پر خرچ کرتے ہو اُسکا اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو اُس کا بھی پھر میں نے عرض کی میں ہجرت کے بعد پیچھے رہ جاؤنگا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے اور میرے بعد بھی تم جو کام رضائے الٰہی کیلئے کرو گے تو اُس کے باعث تمہاری قدر و منزلت اور درجات میں اضافہ ہوگا اور میرے بعد کتنے ہی لوگ تم سے نفع پائیں اور کتنے ہی لوگ تم سے نقصان اٹھائیں لیکن افسوس ہے سعد بن خولہ کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو افسوس ہوتا رہا کیونکہ ان کا مکہ مکرمہ میں وصال ہوگیا تھا۔ سفیان اور سعد بن خولہ نے کہا جو بنی عامر بن لوئی کے ایک فرد تھے۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس یمن میں معلم اور امیر بن کر تشریف لائے تو ہم نے اُن سے ایک ایسے متوفیٰ کے بارے میں پوچھا جس نے ایک بیٹی اور ایک بہن پیچھے چھوڑی تو انہوں نے آدھا مال بیٹی کو اور آدھا بہن کو دیا۔

پوتے کی میراث جبکہ بیٹا زندہ نہ ہو۔

زید بن ثابت کا قول ہے کہ بیٹے کا بیٹا خود بیٹے کے حکم میں ہے جبکہ اُنکے سوا اور اولاد نہ ہو پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہیں اور انہیں بھی اسی طرح ترکہ ملے گا جیسے انہیں اور وہ بھی اسی طرح دوسروں کو محروم کریں گے جیسے یہ لیکن بیٹے کی موجودگی میں پوتا میراث نہیں پائے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میراث اُس

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ۔

باب ۹۲۵ مِیْرَاثُ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَیْسٍ سَمِعْتُ ھُزَیْلَ بْنَ شُرَحْبِیْلَ قَالَ سُئِلَ اَبُوْ مُوْسٰی عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَاُخْتٍ فَقَالَ: لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَاْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَیُتَابِعُنِیْ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ، لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ، اَقْضِیْ فِیْھَا بِمَا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِاِبْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَکْمِلَةَ الثُّلُثَیْنِ وَمَا بَقِیَ فَلِلْاُخْتِ، فَاَتَیْنَا اَبَا مُوْسٰی فَاَخْبَرْنَاہُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: لَا تَسْاَلُوْنِیْ مَادَامَ ھٰذَا الْحَبْرُ فِیْکُمْ۔

باب ۹۲۶ مِیْرَاثُ الْجَدِّ مَعَ الْاَبِ وَالْاِخْوَةِ۔

وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ الزُّبَیْرِ: اَلْجَدُّ اَبٌ وَّقَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ: یٰبَنِیْ اٰدَمَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآئِیْ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ، وَلَمْ یُذْکَرْ اَنَّ اَحَدًا خَالَفَ اَبَا بَکْرٍ فِیْ زَمَانِہٖ وَاَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُوْنَ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَرِثُنِی ابْنُ ابْنِیْ دُوْنَ اِخْوَتِیْ، وَلَا اَرِثُ اَنَا ابْنَ ابْنِیْ۔ وَیُذْکَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَیْدٍ اَقَاوِیْلُ مُخْتَلِفَةٌ۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَلِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

کے حقدار لوگوں تک پہنچا دو اور جو مال باقی بچے وہ اُس مرد کا ہے جو سب سے نزدیک ہو۔

بیٹی کے ہوتے ہوئے نواسی کی میراث

ہُزیل بن شُرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے حصے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹی کے لئے نصف اور بہن کے لئے نصف ہے اور تم حضرت ابن مسعود کے پاس جاؤ یقین ہے کہ وہ بھی میرے مطابق ہی بتائیں گے۔ پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور حضرت ابوموسیٰ کی بات انہیں بتائی گئی۔ اگر میں جان بوجھ کر ایسا کہوں تو بھٹک گیا اور ہدایت یافتہ لوگوں سے نہ رہا میں تمہیں وہی فیصلہ بتاؤنگا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹی کے لئے نصف ہے اور پوتی کا چھٹا حصہ۔ یوں پورے دو تہائی ہو گئے اور جو باقی بچا وہ بہن کا ہے۔ پھر ہم حضرت ابوموسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں حضرت ابن مسعود کا ارشاد بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک ۱۶۴۱ء تمہارے درمیان ایسا صاحبِ علم موجود ہے اُس وقت تک مجھ سے نہ پوچھا کرو۔

باپ اور بھائی کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث

ابوبکر، ابن عباس اور ابن زبیر کا قول ہے کہ دادا بھی باپ ہے حضرت ابن عباس نے پڑھا یٰبنی آدم واتبعت ملة آبائی ابراہیم واسحٰق ویعقوب۔

اور یہ کسی سے منقول نہیں کہ کسی ایک نے بھی حضرت ابوبکر کی اُن کے زمانے میں مخالفت کی ہو۔ حالانکہ اُسوقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب بکثرت موجود تھے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ پوتا میرا وارث ہوگا نہ کہ میرا بھائی اور میں اپنے پوتے کی میراث نہیں پاؤنگا۔ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اُس کے مستحق لوگوں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ اُس کا ہے جو سب سے نزدیک ہو۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اَمَّا الَّذِی قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ خَلِیْلًا لَّا تَّخَذْتُہٗ وَلٰکِنْ خُلَّۃُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ، اَوْ قَالَ خَیْرٌ فَاِنَّہٗ اَنْزَلَہٗ اَبًا اَوْ قَالَ قَضَاہُ اَبًا۔

کہ اگر خدا کے سوا میں کسی کو خلیل بناتا تو اُسے بناتا۔ لیکن اسلامی دوستی میں زیادہ فضیلت ہے یا فرمایا کہ یہ زیادہ بہتر ہے۔ انہوں (حضرت ابوبکر) نے دادا کو باپ کی جگہ قرار دیا یا یہ فرمایا کہ اس کا فیصلہ باپ کی جگہ کیا۔

باب ۹۲۷ مِیْرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَیْرِہٖ۔

اولاد کی موجودگی میں خاوند کی میراث

۱۶۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: کَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ، وَکَانَتِ الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ، فَنَسَخَ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ مَا اَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّکَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ، وَجَعَلَ لِلْاَبَوَیْنِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْاَۃِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ۔

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ قبل ازیں مال اولاد کے لئے اور وصیت والدین کے لئے تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو پسند فرمایا اس میں سے منسوخ فرما دیا اور اب یہ مقرر فرمایا کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا اور والدین میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ رکھا بیوی کے لئے آٹھواں اور خاوند کے لئے چوتھائی اور اولاد نہ ہو تو خاوند کو نصف اور بیوی کو چوتھائی ملے گا۔

باب ۹۲۸ مِیْرَاثِ الْمَرْاَۃِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَیْرِہٖ۔

اولاد وغیرہ کی موجودگی میں میاں بیوی کی میراث

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ: قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَۃٍ مِّنْ بَنِیْ لِحْیَانَ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّۃٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ، ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَۃَ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا بِالْغُرَّۃِ تُوُفِّیَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِیْرَاثَھَا لِبَنِیْھَا وَزَوْجِھَا، وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰی عَصَبَتِھَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بنی لحیان کی جس عورت کا بچہ گرا دیا گیا ہے اُسے ایک غلام یا لونڈی خون بہا دیا جائے پھر وہ عورت وفات پا گئی جس کو خون بہا دلایا گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ میراث اُس عورت کے بیٹے اور خاوند کو ملے گی اور خون بہا عصبہ کے لئے ہے۔

باب ۹۲۹ مِیْرَاثُ الْاَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَۃٌ۔

بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو عصبہ ہیں

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: قَضٰی فِیْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّصْفُ

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں فیصلہ فرمایا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا پھر سلیمان

لِلْاِبْنَةِ وَالنِّصْفُ لِلْاُخْتِ، ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ قَضٰى فِيْنَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

١٦٤٧ - حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ ؛

بَاب ٩٣٠ مِيْرَاثُ الْاَخَوَاتِ وَالْاِخْوَةِ ؛

١٦٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهِ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا لِيْ اَخَوَاتٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ ؛

بَاب ٩٣١ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛

١٦٤٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؛

بَاب ٩٣٢ اِبْنَيْ عَمٍّ اَحَدُهُمَا اَخٌ لِلْاُمِّ وَالْاٰخَرُ زَوْجٌ وَقَالَ عَلِيٌّ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ

راوی نے کہا کہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمایا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کا ذکر نہ کیا۔

ابوقیس نے ہزیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں اس کا وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کیا تھا کہ بیٹی کیلئے نصف، پوتی کے لئے چھٹا حصہ ہے اور جو باقی بچے وہ بہن کے لئے ہے

کئی بہنوں اور ایک بھائی کی میراث

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا چنانچہ آپ نے وضو کے لئے پانی منگوا کر وضو فرمایا، پھر اپنے وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہوگیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری کئی بہنیں ہیں۔ پس میراث کی آیت نازل ہوگئی

کلالہ کی میراث

ارشادِ ربانی ہے۔ اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں، تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اسکی ایک بہن ہو تو ترکہ میں سے اسکی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا جبکہ بہن کے اولاد نہ ہو۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ترکہ میں انکا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں، مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے

(سورۃ النساء، آیت ۱۷۶)

ابواسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ آخر میں نازل ہونے والی آیت سورۃ النساء کے اخیر سے ہے

عورت کے دو چچازاد بھائی ہوں۔ ایک ان میں سے اس کی والدہ سے اور دوسرا خاوند ہو

وَلِلْاَخِ مِنَ الْاُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ ؛

حضرت علی کا قول ہے کہ خاوند کے لئے نصف، ماں جائے بھائی کے لئے چھٹا حصہ اور باقی سے دونوں کے لئے برابر برابر۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ اَبِي حَصِيْنٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهُ لِمَوَالِي الْعَصَبَةِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا اَوْ ضِيَاعًا فَاَنَا وَلِيُّهُ فَلِاُدْعٰى لَهُ ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مسلمانوں کا اُن کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو فوت ہو جائے اور مال چھوڑے تو وہ اس کے ترکہ پانے والے عصبہ کا ہے اور جس نے بوجھ (قرض) اور اہل وعیال چھوڑے ہوں تو اُن کا نگران میں ہوں، لہٰذا اس کے لئے مجھے بلایا جائے۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْحِقُوا الْفَرَآئِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَآئِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- میراث اُس کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے قریبی مرد کا ہے ؛

باب ۹۳۳ ذَوِي الْاَرْحَامِ ؛

رحم کے رشتے

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ اِدْرِيْسُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ. وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ، قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْاَنْصَارِيُّ الْمُهَاجِرِيَّ دُوْنَ ذَوِي رَحِمِهٖ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِيْ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ ؛

سعید بن جُبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مہاجر جب مدینہ منورہ میں آئے تو رحم کے رشتوں کو چھوڑ کر انصاری مہاجر کی میراث پاتا، اس اخوت کے باعث جو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے درمیان قائم فرما دی تھی جب آیت جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو اُس نے وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ کے حکم کو منسوخ کر دیا۔

باب ۹۳۴ مِيْرَاثِ الْمُلَاعَنَةِ ؛

لعان کرنے والوں کی میراث

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَاَتَهٗ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور اُس کے بچے سے انکار کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے درمیان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ ؛

بَابُ ٩٣٥ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً ؛

١٦٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ. كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ ؛

١٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ ؛

بَابُ ٩٣٦ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ، وَقَالَ عُمَرُ اللَّقِيطُ حُرٌّ ؛

١٦٥٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِ قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ. وَأُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. قَالَ الْحَكَمُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ

تفریق کروا دی اور لڑکا عورت کو دلایا۔

بچہ عورت کو ملے گا خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت عتبہ نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کے بچے کو اپنی تحویل میں لے لینا کیونکہ وہ میرا ہے۔ فتح مکہ کے سال حضرت سعد نے اُسے اپنی تحویل میں لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا تھا حضرت عبد بن زمعہ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ میرے باپ کی لونڈی سے انہیں کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پس دونوں ایکدوسرے کو لیکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا تھا۔ حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ کیونکہ میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور انہیں کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بچہ اسکا جس کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ پھر آپ نے ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے اُسے حضرت عتبہ کے مشابہ دیکھا چنانچہ ؂

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اُسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو۔

ولاء اُس کے لئے ہے جو آزاد کرے

گرے پڑے بچے کے بارے میں حضرت عمر کا قول ہے کہ وہ آزاد ہے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید لو کیونکہ ولاء اُسی کے لئے ہے جو آزاد کرے اور اُس کو ایک بکری دی گئی تو حضور نے فرمایا کہ یہ اُس کے لئے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ حکم راوی کا بیان ہے کہ اُس کا خاوند آزاد تھا حکم کا قول مرسل ہے کیونکہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا۔

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

بَابٌ ۹۳۷ مِيرَاثُ السَّائِبَةِ۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ: وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ۔

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، أَوْ قَالَ أَعْطَى الثَّمَنَ، قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا. قَالَ وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا. وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ. وَقَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ. وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَصَحُّ۔

بَابٌ ۹۳۸ إِثْمُ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللهِ غَيْرَ هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ، قَالَ وَفِيهَا: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ

اُسے غلام دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ وَلاء اُسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

سائبہ کی میراث

ہزیل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمان سائبہ کرکے نہیں چھوڑا کرتے ہاں زمانۂ جاہلیت کے لوگ سائبہ کیا کرتے تھے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خریدا لیکن اُس کے مالک وَلاء کی شرط رکھتے تھے۔ یہ عرض گزار ہوئیں:۔ یا رسول اللہ! میں نے آزاد کرنے کے لئے بریرہ کو خریدا ہے۔ لیکن اُس کے مالک وَلاء کی شرط اڑاتے ہیں۔ فرمایا کہ تم آزاد کرو کیونکہ وَلاء اُسی کے لئے ہے جو آزاد کرے یا یہ فرمایا کہ قیمت ادا کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے خرید کر آزاد کر دیا اور اختیار بھی دے دیا۔ اُس نے کہا کہ اگر مجھے اتنی دولت دی جائے تب بھی اُس کے ساتھ نہ رہوں۔ اُس کا خاوند آزاد تھا، یہ اسود کا قول منقطع ہے اور حضرت ابن عباس کا قول کہ میں نے اُسے غلام دیکھا۔ زیادہ صحیح ہے۔

غلام آقا کی مرضی کے خلاف کرے تو گناہ ہے

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس قرآن کریم کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں ماسوائے اس صحیفہ (کتابچہ) کے راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے نکالا تو اُس میں زخموں کا بیان اور اُونٹوں کا نصاب درج تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس میں تھا کہ عیر سے ثور تک مدینہ منورہ حرم ہے۔ پس جو کوئی اس میں نئی بات پیدا کرے یا دین میں نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دے تو اُس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے روز نہ اُس

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

١٦٦١۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔

بَابٌ ٩٣٩ اِذَا اَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ،

وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرٰى لَهٗ وِلَايَةً. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَفَعَهٗ قَالَ: هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهٖ: وَاخْتَلَفُوْا فِيْ صِحَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ۔

١٦٦٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

١٦٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ

کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل نیز جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے دوستی کرے تو اُس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل اور مسلمانوں کا کسی کو۔۔۔۔ پناہ دینا ایک ہے، ادنیٰ مسلمان بھی اس کی کوشش کرے اور جس نے مسلمان کی پناہ کو توڑا تو اُس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت، قیامت کے روز نہ اُس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو

حسن کے خیال میں اُس کے لئے ولاء نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اُس کے لئے ہے جو آزاد کرے تمیم داری سے اس کا مرفوعاً ہونا منقول ہے۔ فرمایا کہ اُن کی زندگی اور موت میں وہ لوگوں کے اُن کی جان سے زیادہ مالک ہیں اور لوگوں نے اس خبر کی صحت میں اختلاف کیا ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اُم المومنین عائشہ صدیقہ نے آزاد کرنے کے لئے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ تو اُس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لئے ہوگی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ چیز تمہارے لئے مانع نہیں کیونکہ ولاء اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اُس کے مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی۔ جب میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اُسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء اُسی کے لئے ہے جس نے چاندی دی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اُسے

اَعْطَی الْوَرِقَ، قَالَتْ فَاَعْتَقَتْهَا قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَیَّرَہَا مِنْ زَوْجِہَا فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِیْ کَذَا وَکَذَا مَا بِتُّ عِنْدَہٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَہَا ؛

آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بلا کر خاوند کے بارے میں اختیار دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ اگر مجھے اتنی دولت دی جائے تب بھی اُس کے پاس ایک رات نہ رہوں پس اُس نے آزاد رہنا پسند کیا۔

باب ۹۴۰ مَا یَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ ؛

کیا عورت ولاء کی وارث ہوگی

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: اَرَادَتْ عَائِشَۃُ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَۃَ فَقَالَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہُمْ یَشْتَرِطُوْنَ الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِشْتَرِیْہَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ؛

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ لوگ ولاء کی شرط رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَی الْوَرِقَ وَوَلِیَ النِّعْمَۃَ ؛

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اُس کے لئے ہے جس نے چاندی دی اور احسان کیا۔

باب ۹۴۱ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَابْنُ الْاُخْتِ مِنْہُمْ ؛

آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہے اور بھانجا بھی

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ قُرَّۃَ وَقَتَادَۃُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِہِمْ اَوْ کَمَا قَالَ ؛

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قوم کا آزاد کردہ غلام اُن کے اپنے افراد میں شمار ہوتا ہے یا جو کچھ آپ نے فرمایا۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْہُمْ اَوْ مِنْ اَنْفُسِہِمْ ؛

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہن کا بیٹا اُسی قوم سے ہے یا اُن کے افراد میں شامل ہوتا ہے۔

باب ۹۴۲ مِیْرَاثُ الْاَسِیْرِ قَالَ: وَکَانَ شُرَیْحٌ یُوَرِّثُ الْاَسِیْرَ فِیْ اَیْدِی الْعَدُوِّ وَیَقُوْلُ ھُوَ اَحْوَجُ اِلَیْہِ. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ: اَجِزْ وَصِیَّۃَ الْاَسِیْرِ وَعَتَاقَہٗ وَمَا صَنَعَ فِیْ مَالِہٖ مَا لَمْ یَتَغَیَّرْ عَنْ دِیْنِہٖ فَاِنَّمَا ھُوَ مَالُہٗ

قیدی کی میراث

حضرت شریح دشمن کے قبضے میں بھی قیدی کو میراث دلاتے اور فرماتے کہ وہ اس کا زیادہ حاجت مند ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے کہ قیدی کی وصیت اس کا آزاد کرنا ہے اور اپنے مال میں اُس کے تصرف کو جائز سمجھو جب تک اپنے دین سے نہ پھرے

يَصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ ؛

کیونکہ وہ اسی کا مال ہے اُس میں جو چاہے کرے۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کا کے لئے ہے اور جس نے بوجھ (قرض) چھوڑا تو وہ ہمارے ذمے ہے۔

بَابٌ ۹۴۳ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ ؛

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں

جو میراث کی تقسیم سے پہلے مسلمان ہو گیا اُسے میراث سے حصہ نہیں ملے گا۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ؛

عمر بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کافر کی اور کافر مسلمان کی میراث نہیں پاتا۔

بَابٌ ۹۴۴ مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ، وَإِثْمِ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ

نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث

اس کا گناہ جو اپنے بچے کا انکار کرے

بَابٌ ۹۴۵ مَنِ ادَّعَى أَخًا أَوِ ابْنَ أَخٍ ؛

جو کسی کا بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ ؛

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑے حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے اس کی صورت ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت عبد اللہ بن زمعہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے، میرے والد ماجد کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی صورت ملاحظہ فرمائی تو عتبہ کے ساتھ صاف مشابہت نظر آئی فرمایا: اے عبد یہ لڑکا تمہارا ہے کیونکہ بچہ اُسی کا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں اور اے سودہ بنت زمعہ! اس سے پردہ کرنا حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ نے اُسے بالکل نہیں دیکھا۔

بَابٌ ۹۴۶ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ ؛

جو کسی غیر کو اپنا باپ بتائے

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهٗ لِاَبِیْ بَكْرَةَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ ابْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ اَبِیْهِ فَهُوَ كُفْرٌ۔

بَابُ ۹۴۷ اِذَا ادَّعَتِ الْمَرْاَةُ ابْنًا۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰی دَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی۔ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاللّٰهِ اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّیْنِ قَطُّ اِلَّا یَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْیَةَ۔

بَابُ ۹۴۸ الْقَائِفِ۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ابْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کے متعلق دعویٰ کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اُس کا باپ نہیں تو اُس پر جنّت حرام ہے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکرہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دونوں کانوں کے ساتھ سنا اور دل میں محفوظ رکھا ہے۔

عراک بن مالک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے آباؤاجداد سے منہ نہ پھیرو، جو اپنے باپ سے منہ پھیر کر دوسرے کو باپ بنائے تو یہ کفر ہے۔

عورت کسی کے متعلق دعویٰ کرے کہ یہ اسکا بیٹا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو عورتیں تھیں جن میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا بیٹا تھا۔ پس بھیڑیا آیا جو اُن میں سے ایک کے بچے کو اٹھا کر لے گیا۔ پس اُن میں سے ایک کہتی تھی کہ وہ تمہارے بیٹے کو لے گیا اور دوسری کہتی کہ تمہارے کو لے گیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کی بارگاہ میں لے گئیں۔ پس انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ وہ باہر نکل کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے ملیں اور انہیں واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ چھری لاؤ تاکہ میں اِسے تمہارے درمیان بانٹ دوں۔ چھوٹی عرض گزار ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، ایسا نہ کیجیے یہ اُسی کا بیٹا ہے۔ چنانچہ انہوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے سِکّین کا لفظ اُسی روز سُنا ورنہ ہم تو مُدْیَة کہا کرتے تھے

قیافہ شناسی

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشی خوشی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ؛

تشریف لائے اور چہرہ انور جگمگا رہا تھا فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز (قیافہ شناس) نے ابھی زید بن حارثہ اور اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے سے ہے۔

۱۶۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ؛

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و سلم بہت خوشی کی حالت میں میرے پاس تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! تم نے دیکھا کہ مجزز مدلجی آیا۔ پھر اُس نے اسامہ اور زید کو دیکھا جبکہ اُن پر چادر پڑی ہوئی تھی جس سے اُن کے سر ڈھکے ہوئے اور قدم کھلے ہوئے تھے۔ پھر اُس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے قدم دوسرے سے ہیں۔

كِتَابُ الْحُدُودِ وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْحُدُودِ

حدود کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بَابُ ۹۴۹ لَا يُشْرَبُ الْخَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الْإِيمَانِ فِي الزِّنَا ؛

شراب نہ پی جائے

ابن عباس کا قول ہے کہ زنا سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہے۔

۱۶۷۶ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّهْبَةَ ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں زنا کرتا زانی جب کہ وہ مؤمن ہو، نہیں شراب پیتا شرابی جب کہ وہ مؤمن ہو، نہیں چوری کرتا چور جب کہ وہ مؤمن ہو اور نہیں اُچکتا کوئی اچکنے والا کہ لوگ اُسے دیکھنے کے لیے نظریں اٹھائیں جب کہ وہ مومن ہو۔ ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و سلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے مگر اس میں النُّهْبَة کا لفظ نہیں ہے

بَابُ ۹۵۰ مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ ؛

شرابی کی پٹائی کے بارے میں

۱۶۷۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

حفص بن عمر، ہشام، قتادہ، حضرت انس نے

هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ ۞

نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے شرابی کو چھڑی اور جوتے سے مارا اور حضرت ابوبکرہ نے چالیس کوڑے مارے ۔

بَابٌ ۹۵۱ مَنْ اَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ ۞

جس نے گھر کے اندر حد کی ضربیں لگانے کا حکم دیا

۱۶۷۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيْءَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ اَنْ يَضْرِبُوْهُ قَالَ فَضَرَبُوْهُ فَكُنْتُ اَنَا فِيْمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ ۞

ابن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عُقبہ بن حارث رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ نُعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو نشے کی حالت میں لایا گیا ۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو حکم فرمایا جو گھر میں تھے کہ اُسے ماریں ۔ پس لوگوں نے اُسے مارا اور میں اُن لوگوں میں تھا جو جوتے مار رہے تھے ۔

بَابٌ ۹۵۲ الضَّرْبُ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ ۞

چھڑی اور جوتے سے مارنا

۱۶۷۹ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِنُعَيْمَانَ اَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَاَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَضْرِبُوْهُ فَضَرَبُوْهُ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَكُنْتُ فِيْمَنْ ضَرَبَهُ ۞

عبد اللہ بن ابی مُلیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو لایا گیا جب کہ وہ نشے میں تھا تو یہ بات آپ پر گراں گزری اور جو گھر میں تھے انہیں حکم فرمایا کہ اُسے ماریں پس لوگوں نے اُسے چھڑیوں اور جوتوں سے مارا اور میں بھی مارنے والوں میں تھا ۔

۱۶۸۰ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ ۞

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں چھڑی اور جوتوں سے سزا دی اور حضرت ابوبکرہ نے چالیس کوڑے لگائے ۔

۱۶۸۱ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ ضَرَبَ قَالَ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی ۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی پٹائی کرو ۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے ، کوئی اپنے

اضْرِبُوهُ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَ
الضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ، فَلَمَّا انْصَرَفَ
قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاكَ اللهُ، قَالَ: لَا تَقُوْلُوْا
هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ ؛

۱۶۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
اَبُوحَصِيْنٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيْدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ
سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:
مَا كُنْتُ لِاُقِيْمَ حَدًّا عَلٰى اَحَدٍ فَيَمُوْتَ فَاَجِدَ
فِيْ نَفْسِيْ اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّهٗ لَوْمَاتَ وَدَيْتُهٗ
وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَسُنَّهٗ ؛

۱۶۸۳ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُعَيْدِ
عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ
كُنَّا نُؤْتٰى بِالشَّارِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ
عُمَرَ فَنَقُوْمُ اِلَيْهِ بِاَيْدِيْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِيَتِنَا حَتّٰى
كَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِيْنَ، حَتّٰى اِذَا
عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِيْنَ ؛

بَاب ۹۵۳ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ وَاِنَّهٗ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنَ الْمِلَّةِ ؛

۱۶۸۴ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِيْ
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ
بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللهِ وَكَانَ
يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ، فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا

جوتے سے اور کوئی کپڑے سے اُسے مارتا تھا۔ جب وہ واپس
لوٹا تو کسی نے کہا کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے
حضور نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اِس پر شیطان کی
مدد نہ کرو۔

عُمیر بن سعید نخعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سُنا کہ جس پر میں حد قائم کروں، پھر وہ مر
جائے تو مجھے کوئی خدشہ نہیں سوائے شراب پینے
والے کے، کیونکہ اگر وہ مرجائے تو میں دیت ادا
کروں گا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم نے اس کی حد مقرر نہیں
فرمائی ہے۔

یزید بن خصیفہ کا بیان ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد
مبارک میں جب ہم شرابی کو لاتے اور حضرت ابوبکر کے عہد خلافت
اور حضرت عمر کی ابتدائی خلافت کے دور میں، تو ہم اُسے اپنے
ہاتھوں، جوتوں اور چادروں سے مارتے تھے۔ یہاں تک کہ
حضرت عمر کے آخری دور خلافت میں چالیس کوڑے مارتے، یہاں
تک کہ اگر سرکشی اور نافرمانی کرتا رہتا تو اسّی کوڑے مار جاتے۔

جس نے شرابی پر لعنت کی حالانکہ وہ اسلام سے خارج نہیں ہے۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے مبارک زمانہ میں جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار
تھا اور جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہنسایا
کرتا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے
شراب پینے پر کوڑے لگوائے۔ ایک روز اسے آپ
کی خدمت میں لایا گیا۔ چنانچہ آپ کے حکم سے اُسے کوڑے

فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنُوهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا أَنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ، فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِيَدِهِ، وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِنَعْلِهِ، وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَالَهُ أَخْزَاهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ۔

بَابُ ۹۵۴ السَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

بَابُ ۹۵۵ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ. قَالَ الْأَعْمَشُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيدِ، وَالْحَبْلُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يَسْوَى دَرَاهِمَ۔

بَابُ ۹۵۶ الْحُدُودُ كَفَّارَةٌ

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ

مارے گئے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا۔ اے اللہ! لعنت اسے کتنی دفعہ لایا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو، میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ جب کہ وہ نشے میں تھا تو آپ نے اُسے مارنے کا حکم دیا۔ پس ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے اُسے مار رہا تھا۔ جب وہ واپس ہوا تو ایک شخص نے کہا:۔ اسے کیا ہوا، اسے اللہ تعالی نے ذلیل کیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مقابلے پر شیطان کے مددگار نہ بنو۔

چور جب چوری کرے

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ نہیں زنا کرتا زانی جب کہ وہ مؤمن ہو اور نہیں چوری کرتا چور جبکہ وہ مؤمن ہو (یعنی کامل مؤمن یہ کام نہیں کر سکتا اور جو کرے وہ کامل مؤمن نہیں)

نام لیے بغیر چور پر لعنت کرنا

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالے نے چور پر لعنت کی کہ خود چراتا ہے اور ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور کشتی کی رسّی چراتا ہے اور ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ اعمش راوی کا قول ہے کہ لوگوں کے خیال میں بَیضہ سے مراد لوہے کا خود اور الحبل سے کئی درہم کی رسّی مراد ہے

حدود کفارہ ہیں

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی

عیینة عن الزهری عن ابی ادریس الخولانی عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فی مجلس فقال بایعونی علی ان لا تشرکوا بالله شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا وقرأ هذه الآیة کلها فمن وفی منکم فاجره علی الله ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب به فهو کفارته، ومن اصاب من ذلک شیئا فستره الله علیه ان شاء غفر له وان شاء عذبه ؛

اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے۔ پھر یہ آیت پوری پڑھی۔ (سورۃ الممتحنہ، آیت ۱۲- پھر فرمایا کہ جو تم میں سے اس وعدے کو پورا کرے تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے تو اُسے سزا ملی وہ اُس کا کفارہ ہو جائیگی اور جو ان میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی فرمائے تو اگر وہ چاہے اُسے بخش دے گا اور چاہے اُسے عذاب دے گا۔

باب ۹۵۷ ظهر المؤمن حمی الا فی حد او حق ؛

حد یا حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے

۱۶۸۹ - حدثنی محمد بن عبد الله حدثنا عاصم بن علی حدثنا عاصم بن محمد عن واقد بن محمد سمعت ابی قال عبد الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع: الا ای شیء تعلمونه اعظم حرمة قالوا الا شهرنا هذا قال الا ای بلد تعلمونه اعظم حرمة؟ قالوا الا بلدنا هذا، قال الا ای یوم تعلمونه اعظم حرمة؟ قالوا الا یومنا هذا، قال فان الله تبارک وتعالی قد حرم دماءکم واموالکم واعراضکم الا بحقها کحرمة یومکم هذا فی بلدکم هذا فی شهرکم هذا الا هل بلغت ثلاثا کل ذلک یجیبونه الا نعم قال ویحکم او ویلکم لا ترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ؛

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ تم کون سے مہینے کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اپنے اسی مہینے کو۔ فرمایا کہ تم کون سے شہر کو حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض کی کہ اپنے اسی شہر کو۔ فرمایا کہ تم کونسے دن کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اپنے اسی دن کو۔ فرمایا کہ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت وآبرو کو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام کیا ہے۔ جیسے تمہارے اس دن کی، اس شہر کی اور اس مہینے کی حرمت ہے۔ بتاؤ کیا میں نے تمہیں پیغام حق پہنچا دیا؟ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ ہر لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں پہنچا دیا۔ فرمایا کہ تم پر افسوس یا تمہاری خرابی، میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

باب ۹۵۸ اقامة الحدود والانتقام لحرمات الله ؛

حدیں قائم کرنا اور حرمات اللہ کا انتقام لینا

۱۶۹۰ - حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو میں سے

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: مَا خُیِّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَیْسَرَھُمَا مَا لَمْ یَاْثَمْ فَاِذَا کَانَ الْاِثْمُ کَانَ اَبْعَدَھُمَا مِنْہُ، وَاللّٰہِ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ یُؤْتٰی اِلَیْہِ قَطُّ حَتّٰی تُنْتَھَکَ حُرُمَاتُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ ؛

ایک کام کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے اُن میں سے آسان ترین کو اختیار فرمایا جبکہ اُس میں گناہ نہ ہو اگر گناہ ہوتا تو آپ ایسے کام سے بہت ہی دور رہتے۔ خدا کی قسم، آپ کے ساتھ خواہ کیسا ہی سلوک کیا گیا لیکن اپنی ذات کا انتقام کبھی نہیں لیا، ہاں جب اللہ تعالیٰ کے محرمات کو توڑا جاتا تو خدا کے لئے انتقام لیتے تھے۔

باب ۹۵۹ اِقَامَۃِ الْحُدُوْدِ عَلَی الشَّرِیْفِ وَالْوَضِیْعِ ؛

حد ہر ایک پر قائم ہو گی خواہ شریف ہو یا کمینہ

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اُسَامَۃَ کَلَّمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ امْرَاَۃٍ فَقَالَ: اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُقِیْمُوْنَ الْحَدَّ عَلَی الْوَضِیْعِ وَیَتْرُکُوْنَ الشَّرِیْفَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ فَاطِمَۃُ فَعَلَتْ ذٰلِکَ لَقَطَعْتُ یَدَھَا ؛

عروہ بن زُبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہ نے ایک عورت کے بارے میں سفارش کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اِسی لئے ہلاک ہوئے کہ وہ غریبوں پر حدیں قائم کر دیتے تھے اور مالداروں کو چھوڑ دیتے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ نے ایسا کیا ہوتا تو ضرور میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا

باب ۹۶۰ کَرَاھِیَۃِ الشَّفَاعَۃِ فِی الْحَدِّ اِذَا رُفِعَ اِلَی السُّلْطَانِ ؛

مقدمہ سلطان تک پہنچے تو حد میں سفارش کرنا بُرا ہے

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ قُرَیْشًا اَھَمَّتْھُمُ الْمَرْاَۃُ الْمَخْزُوْمِیَّۃُ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ یُکَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ وَمَنْ یَجْتَرِئُ عَلَیْہِ اِلَّا اُسَامَۃُ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَکَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ؟ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ قَالَ: یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَکُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْہُ وَاِذَا سَرَقَ الضَّعِیْفُ فِیْھِمْ اَقَامُوْا عَلَیْہِ الْحَدَّ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ یَدَھَا ؛

عروہ بن زُبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کے معاملے نے بڑا پریشان کیا جس نے چوری کی تھی کہنے لگے کہ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کون گفتگو کرے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لاڈلے حضرت اسامہ کے سوا کون جرأت کر سکتا ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کی پس آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اِسی لئے گمراہ ہوئے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور آدمی چوری کرتا تو اُس پر حد قائم کر دیتے خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو محمد مصطفےٰ

ف: اس حدیث اور اس سے پہلی میں گمراہی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ مذکور ہوا ہے کہ پہلے لوگ اس وجہ سے بھی گمراہ ہوئے

کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اُسے سزا نہ دی جاتی اور غریب چوری کرتا تو اُسے سزا دی جاتی تھی۔ اس بیماری کے جراثیم آج مسلمان قوم کے اندر بھی پوری طرح سرایت کیے ہوئے ہیں۔ اُمرا اور حکّام دن دہاڑے چوریاں کر رہے ہیں، ڈنکے کی چوٹ چوریاں کر رہے ہیں، لاکھوں کی چوریاں کر رہے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں؟

اُمراء اور حکّام کی جانب سے چوریاں انفرادی طور پر بھی کی جاتی ہیں اور اجتماعی طور پر بھی۔ ملی بھگت سے بھی اور سیاسی پارٹی کے بل بوتے پر بھی۔ چوری چھپے بھی اور اقتدار کے نشے میں بدمست ہو کر بھی۔ اُن پر کوئی ہاتھ ڈال نہیں سکتا۔ کافی ملکی دولت کو تو امیروں نے اپنے لیے قانونی استحقاق کی شکل دی ہوئی ہوتی ہے اور باقی جہاں تک اُن کے ہزاروں میل لمبے ہاتھ پہنچ سکیں وہاں تک کی دولت پر بھی قبضہ جما بیٹھتے ہیں جو صرف غریب عوام کے گاڑھے خون پسینے کی کمائی ہوتی ہے۔ ہاں ہر حکومت بعض چند امیروں پر سیاسی رقابت کے باعث مخالفین کا زور توڑنے کی غرض سے ہاتھ ڈالتی رہی ہے لیکن یہ معاملہ ہی اور ہے کیونکہ اس میں کردنی اور ناکردنی کا امتیاز بھی بعض اوقات ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ پھر رشوت نے انصاف کے چہرے کو بُری طرح مسخ کیا ہوا ہے۔ لے دے کر قانون صرف غریبوں پر لاگو کرنے اور انہیں سزا دینے کے لیے رہ جاتا ہے اور وہ بھی اُس وقت جبکہ وہ رشوت دینے کی اہلیت سے محروم ہوں اور رشوت دے سکیں تو وہ بھی معصوم قرار دے دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حالت پر کرم فرمائے اور ہمیں سچے مسلمان بنائے۔ آمین۔

باب ۱۰۶۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا وَفِيْ كَمْ يُقْطَعُ؟ وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِّنَ الْكَفِّ، وَقَالَ قَتَادَةُ فِيْ اِمْرَاَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا لَيْسَ اِلَّا ذٰلِكَ.

چور کا ہاتھ کاٹنا

چوری کرنے والے اور چوری کرنے والی کے ہاتھ کاٹ دو (سورۃ المائدہ، آیت ۳۸) کتنا ہاتھ کاٹا جائے تو حضرت علی نے ہتھیلی کے پاس سے کاٹا۔ ایک عورت نے چوری کی تو اُس کے متعلق قتادہ کا قول ہے کہ اُس کا بائیاں ہاتھ کاٹا گیا یہی اُس کی سزا ہے۔

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَّابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اسی طرح عبد الرحمٰن بن خالد اور زہری کے بھتیجے نے اور معمر نے زہری سے روایت کی ہے۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ.

عروہ بن زبیر اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوتھائی دینار کی چوری کے بدلے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا

۱۶۹۵ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ

محمد بن عبد الرحمٰن انصاری نے عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقْطَعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ۔

صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوتھائی دینار کی چوری کے بدلے ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ مگر چمڑے کی یا دوسری ڈھال کی قیمت کی چوری پر۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

عثمان، حمید بن عبد الرحمٰن، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ اَدْنٰى مِنْ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذُوْ ثَمَنٍ۔ رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ چمڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔ وکیع و ابن ادریس ہشام نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَدْنٰى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ اَوْ حَجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں چمڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اُس کی قیمت (اُن دنوں) تین درہم ہوتی تھی۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ

جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ؛

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کے بدلے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

١٧٠٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ؛

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت (اُن دنوں) تین درہم تھی۔

١٧٠٣۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ ؛

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ ڈھال کے بدلے کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اسی طرح سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے اور لیث نے نافع سے "قِیمَتُہٗ" کا لفظ روایت کیا ہے۔

١٧٠٤۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ؛

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: — اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت فرمائی کہ خود چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور قیمتی رسّی چرائے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

بابـ٩٦٢ تَوْبَةِ السَّارِقِ ؛

چور کی توبہ

١٧٠٥۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا ؛

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹا — حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ آتی اور میں اُس کی حاجت نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش دیا کرتی پھر اُس نے توبہ کی اور بڑی اچھی توبہ کی۔

١٧٠٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

ابوادریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ

الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ: أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ. وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذٰلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ؛

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ پس آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر تم سے بیعت لیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے۔ چوری نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر ایسا بہتان نہیں لگاؤ گے جو تمہارے ہاتھوں اور پیروں نے گھڑا ہو اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے اسکا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اُسکے لئے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے کہ چاہے اُسے عذاب دے اور چاہے اُسے معاف فرمائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ جب چور نے توبہ کر لی اس کے بعد اسکا ہاتھ کاٹا گیا تو اُس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ نیز جن پر حدیں قائم ہوئیں، سب کا یہی معاملہ ہے کہ جب توبہ کر لی تو اُن کی گواہی قابل قبول ہو گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ ستائیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ ۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

بَابُ ۹۶۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ.

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا.

بَابُ ۹۶۴ لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان کافروں اور مرتدوں کا بیان جن سے جنگ کی جاتی ہے

اللہ اور رسول سے لڑنے والوں کی سزا ارشاد ربانی ہے وہ کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دئے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمینوں سے دور کر دئے جائیں (سورہ المائدہ، آیت ۳۳)

ابو قلابہ جرمی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ انہیں مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں صدقہ کے اونٹ دے دئے جائیں، جن کا یہ پیشاب اور دودھ پئیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے پھر تو وہ مرتد ہو گئے اور حضور کے چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو بھگا کر لے گئے۔ حضور نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جو انہیں لے آئے پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دئے گئے اور ان کی آنکھیں نکال دی گئیں، پھر ان کی مرہم پٹی نہیں کی گئی یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

حضور نے محاربین کو ان کے ہلاک ہونے تک داغ نہیں لگوائے۔

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے لیکن داغ نہیں لگوائے

قَطَعَ الْعُرَنِيِّينَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا

یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

بَابٌ ۹۶۵ لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُّوْنَ الْمُحَارِبُوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا

حضور نے مرتدین اور محاربین کو پانی نہیں پلایا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا فِي الصُّفَّةِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَبْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوْا بِإِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهَا فَشَرِبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتّٰى صَحُّوْا وَسَمِنُوْا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيْخُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ آثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى أُتِيَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ ثُمَّ أُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا سُقُوْا حَتّٰى مَاتُوْا قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

حضرت انس نے فرمایا کہ قبیلہ عکل کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ صفہ میں رہنے لگے لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمیں دودھ کے جانور خرید دیجئے۔ فرمایا کہ مجھے اس کے سوا کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ تم رسول اللہ کے ریوڑوں میں جا رہو پس وہ گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے یہاں تک کہ تندرست و موٹے تازے ہو گئے۔ پھر چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک کر لے گئے بس ایک چلانے والے نے نبی کریم کو اطلاع دی حضور نے انکی طلب میں آدمی دوڑائے ابھی دن چڑھنے نہیں پایا تھا کہ انہیں پکڑ لایا گیا پس آپ نے حکم دیا کہ ان کی آنکھوں میں گرم کی سلائیاں پھیری جائیں اور ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ دئے گئے لیکن انہیں داغ نہیں لگائے گئے۔ پھر انہیں گرم زمین پر ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں دیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ کا قول ہے کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا نیز وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

بَابٌ ۹۶۶ سَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ الْمُحَارِبِيْنَ

جنگ کرنے والوں کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں نکلوا دیں۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ عُرَيْنَةَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّخْرُجُوْا فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَشَرِبُوْا حَتّٰى إِذَا بَرِءُوْا قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ إِثْرِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِيْءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَأُلْقُوْا

حضرت انس فرماتے ہیں کہ عکل کے کچھ لوگ یا عرینہ فرمایا میرے علم میں تو یہی ہے کہ انہوں نے عکل فرمایا مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے ان کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنیوں کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ باہر چلے جائیں بس وہ ان کا پیشاب اور دودھ پیتے رہے یہاں تک کہ تندرست ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو بھگا کر لے گئے صبح کے وقت نبی کریم کو خبر ملی تو ان کی تلاش میں آپ نے آدمی دوڑائے چنانچہ ابھی اگلا دن نہیں چڑھا تھا کہ لوگ انہیں لے کر آ گئے۔ چنانچہ آپ نے ان کے بارے میں حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ پھر وہ گرم جگہ پر ڈال دیے گئے۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں پلایا گیا

بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، اسلام لانے کے بعد کفر کیا نیز اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

باب ۹۶۷ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ.

فواحش کو چھوڑ دینے کی فضیلت

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ.

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سائے میں رکھے گا جس روز کہ خدا کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا انصاف کرنے والا حاکم، اللہ کی عبادت کرنے والا جوان، وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور آنسو جاری ہو گئے وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہے، وہ دو شخص جو اللہ کے لئے محبت کریں، وہ شخص جس کو اقتدار اور حسن وجمال والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی کہ جب خیرات کرے تو اتنی پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ لگے کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا ہے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ.

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے اور جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

باب ۹۶۸ إِثْمِ الزُّنَاةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَزْنُونَ، وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا.

أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسٌ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ وَإِمَّا

زانیوں کا گناہ:۔ ارشاد ربانی ہے! اور بدکاری نہیں کرتے (سورہ الفرقان، آیت ۶۸)۔ اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۳۲)۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ بتاؤں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں بتائے گا کہ اس نے حضور سے وہ بات سنی ہو میں نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یا فرمایا قیامت کی

قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَ يَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِيْنَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ

نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی، زنا بڑھ جائے گا، مرد گھٹ جائیں گے، عورتوں کی کثرت ہو گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہو گا۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ، قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور کوئی قتل نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ اس سے ایمان کس طرح جدا کر دیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ اس طرح اور اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر پھر انہیں نکال لیا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لے تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں۔

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور اس کے بعد توبہ کا مرحلہ باقی ہے۔

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ وَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ، قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ، قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ، قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ. قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قُلْتُ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ یحییٰ، سفیان، واصل

یارسول اللہ مثلہ، قال عمرو فذکرتہ لعبد الرحمن وکان حدثنا عن سفیان عن الاعمش ومنصور وواصل عن ابی وائل عن ابی میسرۃ قال دعہ دعہ۔

باب ۹۶۹ رجم المحصن، وقال الحسن من زنی باختہ حدہ حد الزانی۔

۱۷۱۶ - حدثنا آدم حدثنا شعبۃ حدثنا سلمۃ بن کھیل قال سمعت الشعبی یحدث عن علی رضی اللہ عنہ حین رجم المرأۃ یوم الجمعۃ وقال قد رجمتھا بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۷۱۷ - حدثنی اسحاق حدثنا خالد عن الشیبانی سألت عبداللہ بن ابی اوفی، ھل رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؛ قال نعم قلت قبل سورۃ النور ام بعد، قال لا ادری۔

۱۷۱۸ - حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبداللہ اخبرنا عن ابن شہاب قال حدثنی ابوسلمۃ بن عبدالرحمن عن جابر بن عبداللہ الانصاری ان رجلا من اسلم اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحدثہ انہ قد زنی فشھد علی نفسہ اربع شھادات، فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجم وکان قد احصن۔

باب ۹۷۰ لا یرجم المجنون والمجنونۃ وقال علی لعمر اما علمت ان القلم رفع عن المجنون حتی یفیق وعن الصبی حتی یدرک وعن النائم حتی یستیقظ

۱۷۱۹ - حدثنا یحیی ابن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ

ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آگے حدیث اسی طرح ہے ـــ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمن سے اس کا ذکر کیا جو سفیان، اعمش، منصور اور واصل، ابو وائل، ابو میسرہ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا اسے چھوڑ دو، اسے چھوڑ دو۔

شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ اپنی بہن سے زنا کرے اس پر زنا کی حد قائم ہوگی۔

شعبی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب انہوں نے جمعہ کے روز ایک عورت کو سنگسار کیا تو فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق سنگسار کیا ہے۔

شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ نے کسی کو سنگسار کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں نے کہا کہ سورہ النور سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے زنا کیا ہے پھر اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جس کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا اور وہ شادی شدہ تھا۔

مجنون مرد و عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا

حضرت علی نے حضرت عمر سے کہا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جنون والے کو جب تک فاقہ نہ ہو جائے بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور سونے والا جب تک بیدار نہ ہو اس سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔

ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہوا

وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ اس نے آواز دیتے ہوئے کہا:- یا رسول اللہ! میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ یہی بات دہرائی جب اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دے لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تجھے جنون ہے؟ اس نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا، کیا تو شادی شدہ ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا پس میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اُسے سنگسار کیا۔ ہم نے مقام مصلے پر اسے سنگسار کیا۔ جب اسے پتھر لگے

باب ٩٧١ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

زانی کے لئے پتھر ہیں۔

١٧٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت سعد اور حضرت ابن زمعہ کے مابین جھگڑا ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد بن زمعہ! یہ بچہ تمہارا ہے کیونکہ بچہ اس کا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور اے سودہ اس سے پردہ کیا کرنا ہم سے قتیبہ نے لیث کے حوالے سے اتنا زیادہ بیان کیا کہ زانی کے لئے پتھر ہیں۔

١٧٢١ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچہ اس کا جس کے بستر پہ پیدا ہو اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

باب ٩٧٢ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

بلاط میں سنگسار کرنا۔

١٧٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا، فَقَالَ لَهُمْ مَا تَجِدُونَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہودی مرد و عورت کا ایک جوڑا لایا گیا جنہوں نے بدکاری کی تھی پس آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی کتاب میں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء نے یہ بنایا ہے کہ ایسے کا منہ کالا کیا جائے اور

فِي كِتَابِكُمْ، قَالُوا إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ بِالتَّوْرَاةِ، فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَجْنَأَ عَلَيْهَا.

باب ۹۷۳ الرَّجْمِ بِالْمُصَلَّى

۱۷۲۳ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا. قَالَ أَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ. لَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

باب ۹۷۴ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا.

قَالَ عَطَاءٌ: لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِي جَامَعَ فِي رَمَضَانَ، وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

گدھے پر پیچھے کو منہ کر کے بٹھایا جائے حضرت عبداللہ بن سلام عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان سے توریت منگوائیے پس وہ لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کے اول و آخر کی عبارت پڑھنے لگا۔ چنانچہ حضرت ابن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ تو اٹھاؤ، دیکھا تو رجم کی آیت اس کے ہاتھ تلے تھی پس رسول اللہ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ ان دونوں کو بلاط کے مقام پر سنگسار کیا گیا پس میں نے یہودی کو دیکھا کہ اس عورت پر جھک جاتا تھا

عید گاہ میں سنگسار کرنا۔

ابو سلمہ نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا پس نبی کریم نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ کیا تمہیں جنون ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں پس آپ نے حکم فرمایا تو اسے مقام مصلی پر رجم کیا گیا۔ جب اسے پتھر لگے تو بھاگ کھڑا ہوا۔ ہم نے اسے پکڑ کر سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گیا پس نبی کریم نے اسے بھلائی کے ساتھ یاد فرمایا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس، ابن جریج نے زہری سے نماز پڑھنا روایت نہیں کیا۔

جو ایسے گناہ کا مرتکب ہوا جس پر حد نہیں اور امام کو خبر دی گئی تو توبہ کے بعد اس پر حد نہیں۔

عطاء کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے پر حد جاری نہیں فرمائی۔ ابن جریج کا قول ہے کہ رمضان میں مجامعت کرنے والے کو نبی کریم نے سزا نہیں دی۔ حضرت عمر نے ہرنی والے کو سزا نہیں دی۔ اس سلسلے میں ابو عثمان، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا، قَالَ، هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: احْتَرَقْتُ قَالَ مِمَّ ذٰلِكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ لَهُ تَصَدَّقْ، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَجَلَسَ وَ أَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلٰى أَحْوَجَ مِنِّي مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ، قَالَ فَكُلُوهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَبْيَنُ. قَوْلُهُ أَطْعِمْ أَهْلَكَ.

کہ ایک آدمی رمضان شریف میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا۔ چنانچہ آپ نے پوچھا۔ کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا۔ کیا تم دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گذار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

عباد بن عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ فرمایا کہ ہوا کیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ خیرات کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں بس وہ بیٹھ گیا تو ایک آدمی گدھے کو ہانکتا ہوا آیا اور اس پر غلہ تھا عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کونسا غلہ لے کر حاضر ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ہلاک ہونے والا کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ میں حاضر خدمت ہوں۔ فرمایا کہ اسے لے کر خیرات کر دے عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ جبکہ میرے گھر والوں کے پاس تو کھانا بھی نہیں ہے۔ فرمایا تو خود کھا لو۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں ہے کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

بَابٌ ۹۷۵ إِذَا أَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ

اگر کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور ظاہر نہ کرے تو کیا امام اس کی پردہ پوشی کرے۔

۱۷۲۵ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ إِلَيْهِ

عبداللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ میں نبی کریم کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک آدمی آ کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! مجھ پر حد قائم فرما دیجئے کیونکہ میں نے حد والے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے اس سے کچھ نہیں پوچھا اور نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے نبی کریم کے ساتھ نماز پڑھی جب نبی کریم نماز سے فارغ ہو گئے تو وہ آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میں حد والا کام کیا ہے لہٰذا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم جاری فرما دیجئے۔ فرمایا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز

الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدَّكَ.

نہیں پڑھی؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ کو معاف فرما دیا یا یہ فرمایا کہ تمہاری حد کو معاف فرمایا۔

باب ۹۷۶ هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُقِرِّ لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ.

کیا امام اقرار کرنے والے سے یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے چھوا یا اشارہ کیا ہوگا۔

۱۷۲۶ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ؟ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ أَنِكْتَهَا لَا يَكْنِي، قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ.

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماعز بن مالک حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا: شاید تم نے بوسہ دیا یا اشارہ کیا یا دیکھا ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ نہیں۔ پھر آپ نے بغیر کنایہ کے پوچھا کہ کیا صحبت کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت آپ نے اُسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

باب ۹۷۷ سُؤَالِ الْإِمَامِ الْمُقِرَّ هَلْ أَحْصَنْتَ.

اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو۔

۱۷۲۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي زَنَيْتُ يُرِيدُ نَفْسَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَجَاءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ: أَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: اذْهَبُوا فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ كُنْتُ

سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور پکارا۔ یا رسول اللہ بیشک میں زنا کر بیٹھا ہوں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دے لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا۔ کیا تمہیں جنون ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ انہیں فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں، یا رسول اللہ! فرمایا کہ اسے لے جا کر سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا۔ جنہوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے مقام مصلّٰی پر اسے سنگسار کیا اور جب اسے پتھر لگے تو بھاگ نکلا۔ پس

فِيْمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ
جَمَزَ حَتّٰى اَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ ۔

بَابُ ٩٧٥ الْاِعْتِرَافِ بِالزِّنَا

١٧٢٨ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ
اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا
كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ
فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ
فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ اقْضِ
بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِيْ قَالَ قُلْ قَالَ اِنَّ
ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ
فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَاَلْتُ
رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ
جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَعَلٰى امْرَاَتِهِ الرَّجْمَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ
الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ
مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَى امْرَاَةِ
هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا
فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ لَمْ يَقُلْ
فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ اَشُكُّ فِيْهَا
مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ ۔

١٧٢٩ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ
يَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰى يَقُوْلَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ
الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا
اللّٰهُ اَلَا وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى وَقَدْ اَحْصَنَ
اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَمْلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ قَالَ

ہم نے اسے حرّہ کے مقام پر پکڑا اور
سنگسار کر دیا ۔

زنا کا اعتراف ۔

عبید اللہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد سے
سنا۔ دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں
آپ کو خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ کی
کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا جو اس سے
زیادہ سمجھدار تھا کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے
اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ فرمایا کہ کہو۔ عرض گزار ہوا
کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس کی بیوی کے ساتھ
زنا کیا۔ پس میں نے ایک سو بکریاں اور ایک غلام اس کے فدیہ
میں ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ
تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن
کیا جائے گا اور عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ پس نبی کریم نے
فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے
میں ضرور تمہارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق کروں گا سو بکریاں
اور خادم تجھے واپس لوٹائے جاتے ہیں اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں
گے نیز ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اے انیس! اس عورت کے
پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا چنانچہ اس عورت
نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا میں نے سفیان سے کہا کہ مجھ سے یہ نہیں
کہا کہ۔ مجھے بتائے کیا میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے

[illegible]

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا
مجھے تو یہ ڈر ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ
کہنے والا کہے گا کہ ہمیں تو قرآن کریم میں رجم کا حکم ہی نہیں
ملتا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرض کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں
گے جو اس نے نازل فرمایا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ شادی شدہ زانی
کو سنگسار کرنا حق ہے جبکہ اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل رہ جائے
یا اقرار کرے۔ سفیان کا قول ہے کہ مجھے یہ ارشاد

سُفْيَانُ كَذَا حَفِظْتُ، أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ.

بھی یاد ہے کہ خبردار رہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا اور ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔

بَابُ ۶۷۹ رَجْمِ الْحُبْلَى مِنَ الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ

شادی شدہ عورت کو سنگسار کرنا جو زنا سے حاملہ ہوئی۔

۱۷۳۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا فَوَاللهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا فَلْتَةً فَتَمَّتْ، فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي إِنْ شَاءَ اللهُ لَقَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ أُمُورَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى قُرْبِكَ حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ، وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ وَأَنْ لَا يَعُوهَا وَأَنْ لَا يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا، فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعِي أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ وَيَضَعُونَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَأَقُومَنَّ بِذٰلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں مہاجرین کے کچھ افراد کو تعلیم دیا کرتا تھا جن میں سے ایک حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی تھے اس وقت جبکہ منیٰ کے اندر میں ان کے مکان پر تھا اور وہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس گئے ہوئے تھے۔ یہ ان کے آخری حج کے موقع کی بات ہے جب حضرت عبدالرحمن میرے پاس واپس آئے تو فرمایا۔ کاش آپ بھی اس آدمی کو دیکھتے جو آج امیرالمؤمنین کے پاس آکر کہنے لگا۔ اے امیرالمؤمنین! آپ فلاں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں جبکہ وہ کہتا ہے کہ اگر حضرت عمر وفات پا گئے تو میں فلاں کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا کیونکہ خدا کی قسم حضرت ابوبکر کی بیعت تو ایک جذباتی یا ناگہانی فیصلے کے تحت ہو گئی تھی اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ خدا نے چاہا تو میں شام کو خطبے کے لئے کھڑا ہو کر لوگوں کو ایسے آدمیوں سے ڈراؤں گا جو اپنے کاموں میں دھینگا مشتی کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں نے کہا۔ اے امیرالمؤمنین! ایسا نہ کیجئے کیونکہ حج کے موقع پر ہر قسم کے لوگ جمع ہیں اور کھچڑی بنی ہوئی ہے۔ لہٰذا جب آپ کھڑے ہوں گے تو وہ آپ کے قریب جمع ہو جائیں گے بس میں ڈرتا ہوں کہ جب آپ کھڑے ہو کر کچھ فرمائیں گے تو آپ کے ارشادات کو لے کر اڑیں گے اور نا سمجھی سے ان پر من مانے حاشیے چڑھائیں گے اور بات کا بتنگڑ بنائیں گے۔ لہٰذا مدینہ منورہ پہنچنے تک رہنے دیجئے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا مقام ہے وہاں آپ کو معاملہ فہم اور شرفاء سے سابقہ پڑے گا، اس لئے جو کہنا ہے وہاں اطمینان کیسے گا۔ وہاں اہل علم آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور انہیں دوسرے مطالب پر محمول نہیں کریں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مدینہ منورہ پہنچنے پر جب میں خطبے کے لئے کھڑا ہوں گا تو سب سے پہلے اسی بات کے بارے میں کہوں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ ہم ذی الحجہ کے آخری دنوں میں مدینہ منورہ

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْنَا الرَّوَاحَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى أَجِدَ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا إِلٰى رُكْنِ الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِيْ رُكْبَتَهُ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: لَيَقُوْلَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُوْلَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُوْنَ قَامَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِيْ أَنْ أَقُوْلَهَا لَا أَدْرِيْ لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ أَجَلِيْ فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَّا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ: إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشٰى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُوْلَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ، وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيْمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ. أَنْ لَّا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ، أَوْ إِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ، أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أُطْرِيَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّ قَائِلًا مِّنْكُمْ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَوْ

پہنچے جب جمعہ کا روز آیا تو سورج ڈھلتے ہی ہم نے چلنے میں جلدی کی، یہاں تک کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو منبر کے قریب بیٹھے بیٹھے پایا میں بھی ان کے پاس گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا، تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بھی نکل آئے۔ جب میں نے انہیں آتے ہوئے دیکھا۔ تو حضرت سعید بن زید سے کہا کہ آج ضرور یہ کوئی ایسی بات کہیں گے جو مسند خلافت پر بیٹھنے سے لے کر آج تک نہیں کہی ہوگی۔ انہوں نے میری بات کے ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے یہ امید نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جو پہلے نہ کہی ہو۔ پس حضرت عمر منبر پر بیٹھ گئے جب مؤذن خاموش ہوئے تو یہ کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اسی کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ اما بعد، میں ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جس کا کہنا میرے مقدر میں تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ شاید یہ میری آخری گفتگو ہو۔ جو اسے سمجھے اور یاد رکھے اس پر لازم ہے کہ جہاں تک اس کی سواری جا سکے وہاں تک یہ بات پہنچا دے اور جو اسے سمجھ نہ سکے تو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ مجھ پر جھوٹی تہمت رکھے بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے آیت رجم نازل کی جس کو ہم نے پڑھا، سمجھا اور یاد رکھا، چنانچہ رسول اللہ نے سنگسار کیا اور ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ کوئی کہنے والا کہے گا کہ اللہ کی کتاب میں تو ہمیں رجم کی آیت ملتی ہی نہیں پس جو فرض اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اسے ترک کر کے گمراہ ہو جائیں گے۔ سنگسار کرنے کا حکم قرآن کریم کی رو سے حق ہے، جو بھی شادی شدہ زنا کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت جبکہ گواہی قائم ہو جائے یا حمل ٹھہر جائے یا خود اعتراف کرے پھر ہم اسے پڑھتے تو ہم نے اللہ کی کتاب میں پڑھا کہ اپنے باپ دادا کو چھوڑ کر دوسرے آبا واجداد بنانا کفر ہے یا یہ کفر ہے کہ اپنے باپ دادا کی نسبت سے منہ پھیرا جائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسے نہ بڑھانا جیسے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بڑھایا گیا بلکہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہنا پھر مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ لوگوں میں سے کسی نے کہا ہے کہ اگر عمر مر گیا تو میں فلاں

مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ أَنْ يَقُولَ إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً وَتَمَّتْ أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ، وَلَكِنَّ اللّٰهَ وَقَى شَرَّهَا وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تُقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ، مَنْ بَايَعَ رَجُلًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِينَ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ لَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ فَذَكَرَا مَا تَمَالَى عَلَيْهِ الْقَوْمُ، فَقَالَا أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ، فَقُلْنَا نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوهُمُ اقْضُوا أَمْرَكُمْ، فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ مَا لَهُ؟ قَالُوا يُوعَكُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ

آدمی کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا! ایسا کہنے والا تمہیں دھوکا نہ دینے پائے کہ حضرت ابوبکر کی بیعت ایک ناگہانی بات تھی جو ہو گزری، خبردار ہو جاؤ کہ بات تھی ہی اسی طرح اور ناگہانی بیعت کے شر سے اللہ تعالیٰ نے بچایا اور آپ سواریوں پر سفر کر کے جن تک پہنچ سکتے ہیں بتائیے ان میں حضرت ابوبکر جیسا کون ہے؟ جو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں کے مشورے کے بغیر بیعت کرے گا تو اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے اور اس کے ہاتھ پر جس نے اس سے بیعت کی کیونکہ اس کا انجام یہی ہوگا کہ دونوں قتل کر دیے جائیں گے اور اس بارے میں ہم سے سنئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو شربت وصل پلایا تو انصار نے ہماری مخالفت کی اور وہ سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام پر اکٹھے ہوئے اور حضرت علی اور حضرت زبیر نے بھی ہماری مخالفت کی اور ان کے ساتھیوں نے جبکہ باقی تمام مہاجرین حضرت ابوبکر کے پاس اکٹھے ہوئے۔ پس میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں۔ پس ہم ان کے پاس پہنچنے کے ارادے سے چل دیئے۔ جب ہم ان کے نزدیک پہنچے تو ہمیں ان میں سے دو نیک آدمی ملے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ ان حضرات نے کس بات پر اتفاق کیا تھا پھر ان دونوں نے کہا۔ اے گروہ مہاجرین! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم نے کہا ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے اور ان کے پاس نہ جائیے بلکہ اپنا فیصلہ کر لیجئے۔ پس میں نے کہا کہ خدا کی قسم، ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے۔ پس ہم چل دیئے یہاں تک کہ ان کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ میں جا پہنچے۔ دیکھا تو ان کے درمیان ایک شخص چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ ہیں۔ میں نے کہا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ بخار آتا ہے۔ جب ہمیں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی تو ان کے ایک خطیب نے تشہد پڑھا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر کہا، اما بعد، ہم اللہ کے انصار اور اسلام کی فوج ہیں اور اے گروہ مہاجرین! آپ تعداد میں بہت تھوڑے ہیں جو اپنی قوم سے جدا ہو کر ہم میں آ ملے ہیں۔ کیا آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ ہماری بیخ کنی کر کے خود خلیفہ بن بیٹھیں؟ جب وہ خاموش ہوا تو میں نے بولنے کا ارادہ کیا اور میں نے ایک عمدہ بات اپنے ذہن میں تیار کر لی تھی۔ میں چاہتا تھا کہ حضرت ابوبکر سے بھی پہلے گفتگو

أبي بكر، وكنت أداري منه بعض الحد، فلما أردت
أن أتكلم قال أبو بكر على رسلك فكرهت أن
أغضبه فتكلم أبو بكر فكان هو أحلم مني وأوقر والله
ما ترك من كلمة أعجبتني في تزويري إلا قال في
بديهته مثلها أو أفضل منها حتى سكت فقال
ما ذكرتم فيكم من خير فأنتم له أهل، ولن
يعرف هذا الأمر إلا لهذا الحي من قريش، هم
أوسط العرب نسبا ودارا وقد رضيت لكم أحد
هذين الرجلين فبايعوا أيهما شئتم فأخذ
بيدي وبيد أبي عبيدة بن الجراح وهو جالس
بيننا، فلم أكره مما قال غيرها كان
والله أن أقدم فتضرب عنقي لا يقربني ذلك
من إثم أحب إلي من أن أتأمر على قوم فيهم
أبو بكر اللهم إلا أن تسول إلي نفسي عند الموت
شيئا لا أجده الآن، فقال قائل من الأنصار
أنا جذيلها المحكك، وعذيقها المرجب، منا
أمير ومنكم أمير يا معشر قريش، فكثر اللغط
وارتفعت الأصوات حتى فرقت من الاختلاف
فقلت ابسط يدك يا أبا بكر فبسط يده فبايعته
وبايعه المهاجرون ثم بايعته الأنصار، ونزونا
على سعد بن عبادة، فقال قائل منهم قتلتم
سعد بن عبادة فقلت قتل الله سعد بن عبادة
قال عمر وإنا والله ما وجدنا فيما حضرنا من
أمر أقوى من مبايعة أبي بكر، خشينا إن فارقنا
القوم ولم تكن بيعة أن يبايعوا رجلا منهم
بعدنا، فإما بايعناهم على ما لا نرضى وإما
نخالفهم فيكون فساد، فمن بايع رجلا على غير
مشورة من المسلمين فلا يتابع هو ولا الذي
بايعه تغرة أن يقتلا.

کردوں اور اس غصے کا ازالہ کردوں جو انہیں اس تقریر سے آیا ہوگا۔ جب میں نے
بولنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہریئے۔ لہذا میں نے گفتگو کرکے انہیں
ناراض کرنا ناپسند کیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے گفتگو شروع کی اور وہ مجھ سے زیادہ حلیم
اور زیادہ سنجیدہ تھے اور جو کچھ میں نے تقریر کرنے کے لئے سوچا تھا وہ انہوں نے
فی البدیہہ سارا کہہ دیا اور اس سے بھی بہتر یہاں تک کہ وہ خاموش ہوگئے انہوں نے
فرمایا کہ آپ حضرات نے اپنی جو خوبیاں بیان فرمائیں وہ درست اور واقعی آپ
ان کے اہل ہیں لیکن خلافت اس قبیلہ قریش کے سوا دوسرے کے لئے متصور ہی
نہیں کیونکہ نسبت اور خاندان کی رو سے یہی قبیلہ پورے عرب میں ممتاز ہے پس
میں تمہارے لئے ان دو آدمیوں میں سے ایک پر راضی ہوں ان میں سے
جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کرلو۔ پھر انہوں نے میرا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح
کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے ان کی گفتگو میں اس کے
سوا اور کوئی بات ناپسند نہیں تھی۔ خدا کی قسم اگر مجھے آگے بڑھا کر میری گردن
اڑادی جائے جبکہ مجھ سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے
کہ ان لوگوں کا امیر بنوں جن میں حضرت ابوبکرؓ موجود ہوں۔ اب بھی میرا یہی نظریہ ہے
ماسوائے اس کے کہ مرتے وقت میرا نفس مجھے بہکا دے اور کوئی دوسرا خیال دل
میں لاؤں۔ پھر انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں وہ لکڑی ہوں جس کے ساتھ
اونٹ اپنا جسم رگڑ کر خارش دور کرتے ہیں اور میں باڑ ہوں جو درختوں کے گرد
لگائی جاتی ہے۔ اے گروہ قریش! ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک آپ میں سے۔
اس پر خوب غل مچا اور آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ میں اختلاف سے ڈرنے لگا
پس میں نے کہا کہ اے حضرت ابوبکر! اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ پس انہوں نے ہاتھ بڑھایا
تو میں نے ان سے بیعت کرلی اور مہاجرین نے ان سے بیعت کرلی پھر انصار نے
بھی ان سے بیعت کرلی اور ہم حضرت سعد بن عبادہ کی جانب بڑھے۔ ان میں سے
ایک شخص نے کہا کہ آپ حضرات نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کردیا میں نے کہا
کہ ان کا خون اللہ تعالیٰ نے کیا ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اس وقت
حضرت ابوبکرؓ کی بیعت سے زیادہ ضروری ہمارے سامنے اور کوئی بات نہ تھی ہمیں ڈر تھا کہ
کہ مبادا ہم لوگوں سے جدا ہو کر رہ جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ ابھی انہوں نے بیعت نہ کی
ہو اور ہمارے بعد وہ اپنے میں سے کسی آدمی سے بیعت کرلیں پس یہی ہوتا کہ ہم اپنی مرضی
کے خلاف اس سے بیعت کرتے یا ان کی مخالفت کرتے اور اس طرح فساد برپا ہوجاتا
پس جو مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی آدمی سے بیعت کرے اس کی پیروی نہ کرنا

باب ۹۸۰ اَلْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَّحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَأْفَةٌ إِقَامَةُ الْحُدُوْدِ۔

غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو درے لگائے جائیں اور جلا وطن کئے جائیں۔

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد بدکار ہو تو ان میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لائے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو، بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی عورت سے اور بدکار عورت نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک سے اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے (سورۂ النور، آیت ۲) ابن عیینہ کا قول ہے کہ رأفۃ کا حکم حد قائم کرنے میں ہے۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيْمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبَ عَامٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ، ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةَ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر شادی شدہ زانی کو ایک سو کوڑے مارنے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کرنے کا حکم فرما رہے تھے ___ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلا وطن کیا اور پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيْمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اس پر حد قائم کرتے ہوئے ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے۔

باب ۹۸۱ نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنَّثِيْنَ۔

اہل معاصی اور مخنثوں کو گھر سے نکال دینا۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ وَأَخْرَجَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ فُلَانًا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مخنثوں پر لعنت فرمائی ہے جو مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت کریں اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ چنانچہ فلاں کو نکال دو اور فلاں کو بھی نکال دو۔

باب ۹۸۲ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ

امام کے سوا جو اس کی عدم موجودگی میں حد قائم

غَائِبًا عَنْهُ۔

۱۷۳۴ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِكِتَابِ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا۔

باب ۹۸۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

باب ۹۸۴ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ

۱۷۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

کرنے کا حکم دے۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ فریق ثانی عرض گزار ہوا کہ اس نے صحیح کہا، یا رسول اللہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی مجھے بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ میں سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ ادا کر دیا پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا بکریاں اور لونڈی واپس کی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے انیس! تم صبح کے وقت اس کی بیوی

جو آزاد عورت سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھے۔

اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والی نہ ہوں تو ان سے نکاح کر جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو۔ قید میں آنے والی، نہ مستی نکالتی ہوئی اور نہ یار بناتی ہوئی۔ جب وہ قید میں آجائیں پھر برا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے یہ اس کے لئے ہے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ النساء آیت ۲۵)

جب لونڈی زنا کی مرتکب ہوئی۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لونڈی کے بارے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ: إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ.

باب ۹۸۵ لَا يُثَرَّبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفَى

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۹۸۶ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوا إِلَى الْإِمَامِ

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَقَبْلَ النُّورِ أَمْ بَعْدَهُ؟ قَالَ لَا أَدْرِي تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْمُحَارِبِيُّ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَائِدَةُ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً

میں پوچھا گیا جس نے زنا کیا اور شادی شدہ نہیں تھی فرمایا کہ جب وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر اسے فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی سہی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے تیسری بار ایسا فرمایا یا چوتھی مرتبہ۔

لونڈی اگر زنا کرے تو اسے ملامت نہ کی جائے اور نہ جلاوطن کیا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے مارو لیکن ملامت نہ کرو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور ملامت نہ کرو پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے بدلے ہی سہی ـــ اسی طرح اسمٰعیل بن امیہ۔ سعید، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ذمیوں کے احکام کہ شادی شدہ کو زنا کے بعد امام کے روبرو پیش کرنا ہے۔

شیبانی نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنگسار کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا سورہ النور کے نزول سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں ـــ اسی طرح علی بن مسہر اور خالد بن عبداللہ اور محاربی اور عبیدہ بن حمید نے شیبانی سے اسے روایت کیا ہے۔ بعض حضرات نے سورہ المائدہ کا نام لیا ہے لیکن پہلی بات زیادہ درست ہے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور انہوں نے بتایا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم رجم کے

زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَلَا يُجْلَدُوْنَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ قَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا. فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ.

باب ٩٨٧ إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوِ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ

١٤٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ

بارے میں توریت کے اندر کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اسے ذلیل کرتے اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو اس میں رجم کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ توریت لے کر آئے اور اسے کھولا گیا تو ان میں سے ایک نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس کے اول و آخر سے پڑھ گیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت رجم موجود تھی وہ کہنے لگے کہ اے محمد! آپ نے سچ فرمایا، اس میں آیت رجم موجود ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا میں نے اس مرد کو دیکھا کہ عورت کو پتھروں سے بچانے کے لئے اس پر جھک جاتا تھا۔

جب کوئی شخص اپنی عورت یا دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا امام اس عورت کے پاس دریافت کرنے کے لئے کسی آدمی کو بھیج سکتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد کا بیان ہے کہ دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوئے ایک نے عرض کی کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ فرمائیے۔ دوسرا عرض گزار ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ پس رسول اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تم دونوں کے درمیان ضرور اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور لونڈی واپس دی جائے گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور حضرت انیس اسلمی کو حکم فرمایا

اللهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ إِمْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

بَابٌ ۹۸۸ مَنْ أَدَّبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُوْنَ السُّلْطَانِ، وَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ وَفَعَلَهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ۔

سلطان کے علاوہ جو اپنے گھر والوں یا دوسروں کو ادب سکھائے

حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب کوئی نماز پڑھے اور دوسرا اس کے آگے سے گزرنے لگے تو اسے روکے، اگر نہ مانے تو اس سے لڑے۔ حضرت ابو سعید نے ایسا کیا۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِيْ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلَى مَاءٍ فَعَاتَبَنِيْ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِيْ خَاصِرَتِيْ وَيَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گردن پر رکھ کر آرام فرما تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا جہاں پانی نہیں ہے۔ چنانچہ مجھ پر ناراض ہوئے اور میری کوک میں مکے مارے اور مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آرام کے سوا کوئی چیز حرکت کرنے سے مانع نہیں تھی۔ پس اللہ تعالےٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ فَلَكَزَنِيْ لَكْزَةً شَدِيْدَةً وَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ فِيْ قِلَادَةٍ فَبِيَ الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَوْجَعَنِيْ نَحْوَهُ۔

عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر آئے اور انہوں نے مجھے زور سے گھونسے مارے اور فرمایا کہ تو نے ہار کے باعث لوگوں کو روک دیا ہے۔ پس رسول اللہ کے آرام کے باعث یہ مجھے موت کا سامنا تھا کیونکہ مجھے تکلیف پہنچ رہی تھی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابٌ ۹۸۹ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ۔

جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر اُسے قتل کر دے۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا

حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے فرمایا کہ اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اسے ختم کر کے دم لوں۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک

مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّيْ.

پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں سعد کی غیرت پر تعجب آتا ہے؟ حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔

بَابٌ ۹۹۰ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيْضِ

تعریض کے بارے میں۔

۱۷۴۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ، قَالَ نَعَمْ، قَالَ مَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ، قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأَنّٰى كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ أُرَاهُ عِرْقٌ نَزَعَهُ، قَالَ، فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ.

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی نے آکر کہا۔ یا رسول اللہ! میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ کہا کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کہ یہ کہاں سے ہوا؟ عرض کی کہ شاید یہ اس کی کسی رگ کے باعث ہو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تمہارے بیٹے کا یہ رنگ بھی شاید اس کی کسی رگ کے باعث ہو۔

بَابٌ ۹۹۱ كَمِ التَّعْزِيْرُ وَالْأَدَبُ

تعریض اور ادب کے لئے کتنی سزا ہے۔

۱۷۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ.

سلیمان بن یسار نے عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کو دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں ماسوائے اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد کے۔

۱۷۴۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُقُوْبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ.

عبدالرحمن بن جابر نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو دس سے زیادہ ضربوں کی سزا نہ دی جائے سوائے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

۱۷۴۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ، قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ

بکیر کا بیان ہے کہ میں سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبدالرحمن بن جابر آ گئے۔ پس انہوں نے سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی۔ پھر سلیمان بن یسار نے ہماری

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ

جانب متوجہ ہوکر فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبدالرحمن بن جابر نے اور انہیں ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوبردہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو ماسوائے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مِثْلِي: إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ، لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ، كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوْا. تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ مسلمانوں میں سے کچھ حضرات عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں اس پر رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اس پر بھی جب بعض لوگ وصال کے روزوں سے باز نہ آئے تو آپ نے بھی ان کے ساتھ وصال کا روزہ رکھنا شروع کر دیا پھر ایک روز اور ملایا، پھر چاند نظر آگیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ دیر سے نظر آتا تو میں کتنے ہی دن ملاتا جاتا۔ ان کے نہ ماننے کی وجہ سے آپ نے یہ تنبیہاً فرمایا تھا۔ اسی طرح شعیب اور یحییٰ بن سعید اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کی ہے ۔ نیز عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب سعید، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی کریم سے اس کی روایت کی ہے۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی کہ وہ غلے کے ڈھیر کو اس کی جگہ پر بغیر ماپ تول کے فروخت کر دیتے۔ لہٰذا وہ اسے ان کے ٹھکانوں پر لے جاتے تھے۔

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی معاملے میں اپنی ذات کا کبھی انتقام نہیں لیا خواہ کیسی ہی آپ کو تکلیف دی گئی ہو۔ ہاں جب خدا کی حرمتوں

اِلَيۡهِ حَتّٰى تُنۡتَهَكَ مِنۡ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَيَنۡتَقِمُ لِلّٰهِ :

باب ۹۹۲ مَنۡ اَظۡهَرَ الۡفَاحِشَةَ وَاللَّطۡخَ وَالتُّهۡمَةَ بِغَيۡرِ بَيِّنَةٍ

۱۷۵۰ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ قَالَ الزُّهۡرِيُّ عَنۡ سَهۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ قَالَ شَهِدۡتُ الۡمُتَلَاعِنَيۡنِ وَاَنَا ابۡنُ خَمۡسَ عَشۡرَةَ ، فَرَّقَ بَيۡنَهُمَا ، فَقَالَ زَوۡجُهَا كَذَبۡتُ عَلَيۡهَا اِنۡ اَمۡسَكۡتُهَا قَالَ حَفِظۡتُ ذَاكَ مِنَ الزُّهۡرِيِّ اِنۡ جَاءَتۡ بِهٖ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ ، وَاِنۡ جَاءَتۡ بِهٖ كَذَا وَكَذَا كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَهُوَ ، وَسَمِعۡتُ الزُّهۡرِيَّ يَقُوۡلُ : جَاءَتۡ بِهٖ لِلَّذِيۡ يُكۡرَهُ ۔

۱۷۵۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الۡقَاسِمِ بۡنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابۡنُ عَبَّاسٍ الۡمُتَلَاعِنَيۡنِ فَقَالَ عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِيۡ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لَوۡ كُنۡتُ رَاجِمًا اِمۡرَاَةً عَنۡ غَيۡرِ بَيِّنَةٍ ؟ قَالَ لَا تِلۡكَ امۡرَاَةٌ اَعۡلَنَتۡ

۱۷۵۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ يُوۡسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيۡثُ حَدَّثَنَا يَحۡيٰى بۡنُ سَعِيۡدٍ عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ الۡقَاسِمِ عَنِ الۡقَاسِمِ بۡنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنۡدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بۡنُ عَدِيٍّ فِيۡ ذٰلِكَ قَوۡلًا ثُمَّ انۡصَرَفَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنۡ قَوۡمِهٖ يَشۡكُوۡ اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ اَهۡلِهٖ فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابۡتُلِيۡتُ بِهٰذَا اِلَّا لِقَوۡلِيۡ ، فَذَهَبَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَاَخۡبَرَهٗ بِالَّذِيۡ وَجَدَ عَلَيۡهِ امۡرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصۡفَرًّا قَلِيۡلَ اللَّحۡمِ سَبِطَ الشَّعۡرِ وَكَانَ الَّذِيۡ ادَّعٰى عَلَيۡهِ اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنۡدَ اَهۡلِهٖ

کو پامال کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انتقام لیتے تھے

جس نے بغیر ثبوت کے بے حیائی اور آلودگی کا مظاہرہ کیا اور تہمت لگائی ۔

حضرت سہل بن سعد نے فرمایا کہ میں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا ۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی اور ان کے درمیان جدائی کروائی گئی کیونکہ خاوند نے کہا تھا کہ اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا ۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے یہ بھی یاد رکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس عورت نے ایسا بچہ جنا تو مرد سچا ہے اور اگر ایسا سرخ رو بچہ جنا تو یہ جھوٹا ہے ۔ میں نے زہری کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس نے ایسا بچہ جنا جس کو ناپسند کیا جاتا تھا

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد نے پوچھا کہ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کسی عورت کو بغیر شہادت کے سنگسار کرتا ؟ فرمایا کہ نہیں ، وہ عورت تو علی الاعلان بدکاری کرتی تھی ۔

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی نے اس بارے میں ایک بات کی اور چلے گئے ۔ ان کی قوم کا ایک آدمی آیا بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پایا ہے ۔ چنانچہ حضرت عاصم نے کہا کہ انہیں بڑے بول کے باعث اس میں مبتلا کیا گیا ہے ۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور اس شخص کے متعلق آپ کو بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا اور یہ زرد رنگ ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والے تھے جبکہ وہ شخص جس کے متعلق اپنی بیوی کے پاس دیکھنے کا دعویٰ کیا تھا وہ گندمی رنگ کا ، موٹی پنڈلیوں والا اور موٹا تازہ تھا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ ! حقیقت

اٰدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ. فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ. فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوْءَ.

کو واضح فرما پس عورت نے اس شخص سے مشابہت رکھنے والا بچہ جنا جس کو انہوں نے اپنی بیوی کے پاس دیکھنے کا ذکر کیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان لعان کروا یا۔ چنانچہ مجلس میں ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے کہا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ عورت تو اسلام میں علی الاعلان برائی کا مظاہرہ کیا کرتی تھی۔

بَابٌ ۹۹۳ رَمْيِ الْمُحْصَنَاتِ، وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ. إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ.

شادی شدہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔ مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور سنور جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ النور آیت ۴، ۵) بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان، پارسا، ایمان والی عورتوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے (سورۃ النور آیت ۲۳)۔

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کر دینے والی سات چیزوں سے بچو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، جادو، اس جان کا قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا میدان جہاد سے پیٹھ دکھا کر بھاگنا نیز پارسا، ایمان والی اور انجان عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

بَابٌ ۹۹۴ قَذْفِ الْعَبِيدِ

غلاموں پر تہمت لگانا۔

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور جو اس نے کہا اس سے وہ بری ہو تو قیامت کے روز اسے

قذف مملوكه وهو بريء مما قال جلد يوم القيامة الا ان يكون كما قال

باب ۹۹۵ هل يامر الامام رجلا فيضرب الحد غائبا عنه، وقد فعله عمر.

۱۷۵۵ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابي هريرة وزيد بن خالد الجهني قالا جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انشدك الله الا قضيت بيننا بكتاب الله فقام خصمه وكان افقه منه فقال صدق اقض بيننا بكتاب الله واذن لي يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم قل فقال ان ابني كان عسيفا في اهل هذا فزنى بامراته فافتديت منه بمائة شاة وخادم واني سالت رجالا من اهل العلم فاخبروني ان على ابني جلد مائة وتغريب عام وان على امراة هذا الرجم فقال والذي نفسي بيده لاقضين بينكما بكتاب الله المائة والخادم رد عليك وعلى ابنك جلد مائة وتغريب عام ويا انيس اغد على امراة هذا فسلها فان اعترفت فارجمها فاعترفت فرجمها.

كتاب الديات

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۹۹۶ قول الله تعالى ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم

۱۷۵۶ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن الاعمش عن ابي وائل عن عمرو بن

کوڑے لگائے جائیں گے ماسوائے اس کے کہ وہ کہنے کے مطابق ہو۔

کیا امام کسی کو حکم دے سکتا ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں کسی پر حد قائم کر دے۔

اور حضرت عمر نے ایسا کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرما دیجئے فریق ثانی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ اس نے سچ کہا واقعی ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمایئے اور رسول اللہ! مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ چنانچہ نبی کریم نے فرمایا کہ بیان کرو وہ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے گھر مزدوری کرتا تھا پس اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا تو میں نے سو بکریاں اور ایک خادم اس کا فدیہ دیا پھر میں نے علم والے مردوں سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس عورت کو سنگسار کیا جائے۔ پس آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور انیس! صبح اس عورت سے دریافت کرنا، اگر وہ اعتراف جرم کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ پس اس نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

خون بہا کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے

شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قَالَ ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قَالَ ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ، فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ الْاٰيَةَ۔

بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر؟ فرمایا کہ پھر اپنی اولاد کو قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ باتوں کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا (سورۃ الفرقان آیت ۶۸)

۱۷۵۷ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنے دین کے اندر ہمیشہ کشادگی میں رہتا ہے یعنی آسانی سے عمل کرتا رہتا ہے جب تک وہ ناحق خون نہیں کرتا۔

۱۷۵۸ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْاُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ اَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہلاک کرنے والے امور جن سے جن میں پھنسنے کے بعد نکلنے کا راستہ نہ ہو۔ بغیر کسی جواز کے حرام خون بہانا ہے۔

۱۷۵۹ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جن امور کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کے ہوں گے۔

۱۷۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَارَسُولَ اللهِ اِنْ لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ بِشَجَرَةٍ

عطاء بن یزید نے عبیداللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو بنی زہرہ کے حلیف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور ہم ایک دوسرے سے لڑیں پھر وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے اور ایک درخت کی آڑ لے کر کہے کہ میں اللہ کے لئے مسلمان ہوگیا ہوں۔ کیا اس کے ایسا کہنے کے

وَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، أَأَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ. قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا أَأَقْتُلُهُ؟ قَالَ: لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ. وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ فَكَذٰلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ.

باب ۹۹۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَنْ أَحْيَاهَا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا.

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا.

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ

بعد میں اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل نہ کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹا اور اس نے کاٹنے کے بعد ایسا کہا تو کیا پھر بھی اسے قتل نہ کروں؟ فرمایا کہ اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اسے قتل کیا تو وہ قتل سے پہلے والی تمہاری جگہ پر ہوگا اور تم اس کی پہلے والی جگہ پر جو اس کی یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھی۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد سے فرمایا کہ جب کوئی مومن اپنے ایمان کو کافروں کی وجہ سے چھپاتا ہو، پھر وہ اپنے ایمان کو ظاہر کر دے، پھر تم اسے قتل کر دو، حالانکہ یہ اسی طرح تھا جیسے تم اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں اپنے ایمان کو چھپایا کرتے تھے۔

جو مسلمان کی جان بچائے

ابن عباس کا قول ہے کہ جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ تو اسے بچا کر گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی جان قتل نہیں کی جاتی مگر اس جرم کا ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے پر پڑتا ہے۔ جس نے سب سے پہلے قتل کیا۔

محمد بن زید نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو (یعنی مسلمان کو قتل کرنا کافروں جیسا کام ہے)۔

عمرو بن جریر نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش ہونے کے لئے کہو (پھر فرمایا کہ) میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے

بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. رَوَاهُ أَبُوْبَکْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۶۴ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ شَكَّ شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ.

۱۷۶۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِيْ بَكْرٍ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ أَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ.

۱۷۶۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، قَالَ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِيْ حَتّٰى قَتَلْتُهُ، قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لِيْ، يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ، أَقَتَلْتَهُ

گو۔۔۔ اس کو حضرت ابوبکرہ اور حضرت ابن عباس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

شعبی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا یہ فرمایا کہ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا اس میں شعبہ راوی کو شک ہے ۔۔۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے ہم سے کہا۔ کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا یہ فرمایا کہ کسی جان کو قتل کرنا ہے۔

عبیداللہ بن ابوبکر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بہت بڑے کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کسی جان کو قتل کرنا والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی بات کہنا ہے یا یہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا ہے۔

ابوظبیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ کے ایک قبیلے کی جانب روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم نے اگلی صبح ان پر حملہ کر دیا اور انہیں شکست دی انہوں نے فرمایا کہ میں اور ایک انصاری جب ان کے ایک آدمی مقابل ہوئے اور ہم نے اس پر حملہ کیا تو اس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا۔ انصاری نے تو اس سے اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نیزے کا وار کر کے اسے قتل کر دیا جب ہم واپس لوٹے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے اسامہ! کیا تم نے اسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو جان بچانے کے لئے ایسا کہہ

بَعْدَ اَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّيْ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ.

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قُلْتُ اَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ. قَالَ ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهِ.

بَابُ ۹۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ

رہا تھا فرمایا، کیا تم نے اسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ ان کا بیان ہے کہ حضور بار بار مجھ سے یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں آرزو کرنے لگا کہ آج سے پہلے میں مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

صنابحی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ان نقیبوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں پر بیعت کی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، چوری نہ کریں، زنا نہ کریں، اس جان کو قتل نہ کریں جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، لوٹ مار نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کریں۔ اگر ایسا کیا تو جنت ملے گی اور اگر ان میں سے کوئی گناہ کیا تو معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہم پر (کسی مسلمان پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں کی جماعت میں سے نہیں ہے۔ اس کو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

امام حسن بصری کا بیان ہے حضرت احنف بن قیس نے فرمایا کہ میں اس آدمی (حضرت علی) کی مدد کرنے کے لئے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لئے۔ فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے پر لوٹ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! قاتل کی بات تو سمجھ میں آئی لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے مدمقابل کو قتل کر دینے کا خواہش مند تھا۔

قصاص فرض ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ.

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت۔ تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۷۸)

باب ۹۶۹ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يُقِرَّ وَالْإِقْرَارِ فِي الْحُدُودِ.

اقرار کرنے تک قاتل سے سوال کرنا اور حدود میں اقرار ضروری ہے۔

۱۷۷۰ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقَرَّ بِهِ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا۔ پس اس کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ آپ برابر اس سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ اس نے اقرار کر لیا پس اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔

باب ۱۰۰۱ إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا

جب کسی کو پتھر یا لاٹھی سے قتل کیا گیا ہو۔

۱۷۷۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَأَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ فُلَانٌ قَتَلَكِ وَخَفَضَتْ رَأْسَهَا فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ.

ہشام بن زید بن انس کا بیان ہے کہ ان کے جد امجد حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ ایک لڑکی مدینہ منورہ میں زیور پہن کر باہر نکلی تو کسی یہودی نے اسے پتھر مارا پس لڑکی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور اس کے اندر زندگی کی ابھی رمق باقی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے انکار میں سر اٹھایا پھر اس سے دوبارہ پوچھا کہ تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے سر اٹھا کر انکار کیا تیسری مرتبہ اس سے کہا گیا کہ کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ پس اس نے اثبات میں سر جھکا دیا پس اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بلا کر لایا گیا۔ چنانچہ دو پتھروں کے درمیان رکھ کر اسے قتل کر دیا گیا۔

باب ۱۰۰۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ

قصاص کا قرآنی ضابطہ

ارشاد ربانی ہے۔ کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے۔ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کروا دے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم

الظّالِمُونَ

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ.

نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (سورہ المائدہ، آیت ۴۵)

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، ماسوائے اس کے کہ ان تین میں سے کوئی ایک بات ہو یعنی جان کے بدلے جان اور شادی شدہ زانی اور دین سے نکلنے والا یعنی مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والا۔

بَابٌ مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ

جس نے پتھر سے مار ڈالا

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ، فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ: أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ، فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ.

ہشام بن زید نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ کسی یہودی نے زیور کی وجہ سے ایک لڑکی کو پتھر کے ساتھ مار دیا پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی جبکہ اس کے اندر زندگی کی رمق باقی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے اپنے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا۔ پھر دوسری مرتبہ اس سے پوچھا گیا تو اس نے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا پھر تیسری مرتبہ پوچھا گیا تو اس نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا۔ پس نبی کریم نے بھی اسے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کروایا۔

بَابٌ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ.

جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا تو اسے دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا. وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ بنو خزاعہ نے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ فتح مکہ کے سال بنو خزاعہ نے بنی لیث کے آدمی کو قتل کر دیا کیونکہ دور جاہلیت میں انہوں نے ان کے آدمی کو قتل کیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کو بھی روک دیا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر مسلط فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے اندر قتل کرنا نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے ہوگا۔ اور میرے لئے بھی دن کی ایک

قبلی ولا تحل لاحد بعدی، الا وانما احلت لی ساعۃ من نہار، الا وانہا ساعتی ہذہ حرام لا یختلی شوکہا ولا یعضد شجرہا ولا یلتقط ساقطتہا الا لمنشد، ومن قتل لہ قتیل فہو بخیر النظرین اما یودی واما یقاد فقام رجل من اہل الیمن یقال لہ ابو شاہ فقال اکتب لی یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتبوا لابی شاہ ثم قال رجل من قریش فقال یا رسول اللہ الا الاذخر فانما نجعلہ فی بیوتنا وقبورنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا الاذخر وتابعہ عبید اللہ عن شیبان فی الفیل قال بعضہم عن ابی نعیم القتل وقال عبید اللہ اما ان یقاد اہل القتیل.

گھڑی کے لئے حلال ہوا تھا بس تو کو اس وقت وہ اسی طرح حرام ہے۔ یہاں کا کانٹا نہ توڑا جائے، درخت نہ تراشا جائے اور یہاں کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لئے اور جس کا آدمی قتل کر دیا گیا تو اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے کہ خون بہا لے یا قصاص لے پس یمن والوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا جس کو ابو شاہ کہا جاتا تھا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے یہ باتیں لکھ دیجئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو شاہ کے لئے لکھ دو۔ پھر قریش سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اذخر کی اجازت دے دیجئے کیونکہ ہم اسے گھروں اور قبروں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا اذخر کی اجازت ہے — عبید اللہ نے شیبان سے الفیل کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے — بعض حضرات نے ابو نعیم سے القتل کا لفظ نقل کیا ہے — عبید اللہ نے اما ان یقاد کے بعد اہل القتیل کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

۱۷۷۵ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا سفیان عن عمرو عن مجاہد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: کانت فی بنی اسرائیل قصاص ولم تکن فیہم الدیۃ فقال اللہ لہذہ الامۃ کتب علیکم القصاص فی القتلی الی اخر الایۃ فمن عفی لہ من اخیہ شیء. قال ابن عباس فالعفو ان یقبل الدیۃ فی العمد قال فاتباع بالمعروف ان یطلب بمعروف ویؤدی باحسان.

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہ تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا: ”فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی.... سورہ البقرہ، آیت (۱۷۸)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ العفو سے مراد قتل عمد میں بھی دیت کا قبول کر لینا ہے فاتباع بالمعروف سے مراد ہے کہ تقاضا بھلائی کے ساتھ ہو اور ادا کرنا اچھے طریقے سے۔

باب ۱۰۰۱ من طلب دم امرئ بغیر حق

جو ناحق کسی کو قتل کرنا چاہے۔

۱۷۷۶ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن عبد اللہ بن ابی حسین حدثنا نافع ابن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ابغض الناس الی اللہ ثلاثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ

نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تین شخص بہت ناپسند ہیں حرم کے اندر بے اعتدالی کرنے والا، مسلمان کہلا کر جاہلیت کے طور طریقوں کو اپنانے والا اور بغیر

الجاھلیۃ ومطلب دم امرئ بغیر حق لیھریق دمہ۔

باب ۱۰۰۵ العفو فی الخطا بعد الموت۔

۱۷۷۷ حدثنا فروۃ حدثنا علی ابن مسھر عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ ھزم المشرکون یوم احد وحدثنی محمد بن حرب حدثنا ابو مروان یحیی بن ابی زکریا عن ھشام عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت صرخ ابلیس یوم احد فی الناس یا عباد اللہ اخراکم فرجعت اولاھم علی اخراھم حتی قتلوا الیمان فقال حذیفۃ ابی ابی، فقتلوہ فقال حذیفۃ غفر اللہ لکم، قال وقد کان انھزم منھم قوم حتی لحقوا بالطائف

باب ۱۰۰۶ قول اللہ تعالی: وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا الا خطأ ومن قتل مؤمنا خطأ فتحریر رقبۃ مؤمنۃ ودیۃ مسلمۃ الی اھلہ الا ان یصدقوا فان کان من قوم عدو لکم وھو مؤمن فتحریر رقبۃ مؤمنۃ وان کان من قوم بینکم وبینھم میثاق فدیۃ مسلمۃ الی اھلہ وتحریر رقبۃ مؤمنۃ فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین توبۃ من اللہ وکان اللہ علیما حکیما۔

باب ۱۰۰۷ اذا اقر بالقتل مرۃ قتل بہ۔

۱۷۷۸ حدثنی اسحاق اخبرنا حبان حدثنا ھمام حدثنا قتادۃ حدثنا انس بن مالک ان یھودیا رض راس جاریۃ بین حجرین فقیل لھا من فعل بک ھذا؟ افلان، افلان حتی سمی الیھودی فاومات براسھا

کسی حق کے کسی آدمی کے خون کا مطالبہ کرنے والا تاکہ اس کا خون بہا دے۔

قتل خطا کو مرنے کے بعد معاف کر دینا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جب غزوہ احد میں مشرکوں کو شکست ہوئی۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ احد کے روز ابلیس لوگوں (مسلمانوں) میں چلایا کہ پچھلوں کو سنبھالو۔ پس اگلے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت یمان کو قتل کر دیا جبکہ حضرت حذیفہ پکار رہے تھے کہ یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں۔ جب لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تو حضرت حذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے ان میں بعض لوگ تو یوں بھاگے کہ طائف جا کر پناہ لی۔

مسلمان جان بوجھ کر دوسرے مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔

ارشاد ربانی ہے۔" اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر وہ اگر اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔" (سورۃ النساء آیت ۹۲)

جب ایک بار اقرار قتل کر لیا تو اسے قتل کیا جائے گا۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر ایک لڑکی کا سر کچل دیا جب اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا، کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ جب اسی یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر سے اثبات کا اشارہ کر دیا پس اس یہودی کو لایا گیا تو اس نے اعتراف

فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ بِحَجَرَيْنِ.

کرلیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو یہودی کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا ـــــ ہمام کا بیان ہے کہ دو پتھروں سے کچلا گیا۔

بَابٌ ۱۰۰۸ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

عورت کے بدلے مرد کو قتل کرنا

۱۷۷۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو قتل کردیا جس نے زیور کی وجہ سے ایک لڑکی کو قتل کیا تھا۔

بَابٌ ۱۰۰۹ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ

مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کا قصاص

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ، وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَإِبْرَاهِيمُ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرُّبَيِّعِ إِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقِصَاصُ.

اہل علم کا کہنا ہے کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ حضرت عمر سے منقول ہے کہ عورت کا قصاص مرد سے ہر قتل عمد میں یا زخمی ہونے کی صورت میں لیا جائے گا۔ عمر بن عبد العزیز، ابراہیم نخعی اور ابو الزناد نے اپنے اصحاب سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور حضرت ربیع کی بہن نے ایک آدمی کو زخمی کردیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصاص دینا ہوگا۔

۱۷۸۰ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَا تَلُدُّونِي، فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے مرض کے وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دوائی ڈالی تو آپ نے فرمایا کہ نہ ڈالو۔ ہم نے کہا کہ مریض کو دوائی سے کراہت ہونے کے باعث فرمایا ہوگا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا کہ جتنے گھر کے اندر موجود ہیں ان سب کے منہ میں دوائی ڈالی جائے سوائے حضرت عباس کے کیونکہ اس وقت وہ تم میں موجود نہ تھے

بَابٌ ۱۰۱۰ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوِ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ.

جو اپنا حق خود حاصل کرے یا سلطان کی اجازت کے بغیر قصاص لے بیٹھے۔

۱۷۸۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ. نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخر میں ہیں اور سب پر سبقت لے جانے والے ہیں ـــــ اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ حضور نے فرمایا۔ اگر کوئی تیرے

وَبِإِسْنَادِهِ، لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ۔

گھر میں جھانکے اور اندر آنے کی اجازت طلب نہ کی ہو، پھر تو اسے پتھر مارے جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تیرے اوپر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ۔

یحییٰ نے حمید سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم کے کاشانۂ اقدس میں جھانکا تو آپ نے اسے مارنے کے لئے تیر کا پھل اٹھایا۔ میں (یحییٰ) نے ان (حمید) سے پوچھا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ فرمایا کہ حضرت انس بن مالک نے۔

بَابُ ۱۰۱۱ إِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ أَوْ قُتِلَ

جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِي أَبِي قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا جب غزوۂ احد میں مشرکوں کو شکست ہو گئی تو ابلیس چلایا کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس اگلے اور پچھلے آپس میں ٹکرا گئے۔ پھر حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد بھی نرغے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ پکارتے رہے کہ اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں یہ تو والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم، کسی نے ان کی نہ سنی یہاں تک کہ انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ اللہ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ باقی تمام عمر حضرت حذیفہ

بَابُ ۱۰۱۲ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَةَ لَهُ

جب کوئی غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر بیٹھے تو اس کی دیت نہیں ہے۔

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَحَدَا بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ السَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرٌ فَقَالَ: رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ؟ فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ اے عامر! کیا آپ ہمیں اپنے اشعار نہیں سنائیں گے؟ چنانچہ انہوں نے اشعار سنائے تو نبی کریم نے فرمایا کہ یہ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ عامر بن اکوع ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ اٹھا لینے دیتے۔ پس اسی رات کی صبح کو یہ موت کی آغوش میں چلے گئے۔ پس لوگوں نے کہا کہ اس کے عمل ضائع ہو گئے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خود قتل کیا ہے جب میں واپس لوٹا تو لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے عمل ضائع ہو گئے ہیں۔ پس میں نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ

فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، فَقَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهَا إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ.

یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ فرمایا کہ جس نے کہا وہ غلط کہا اس کے لئے تو دو گنا اجر ہے وہ تو مشقت کرنے والا مجاہد ہے اس کے قتل سے بہتر کس کی موت ہے۔

باب ۱۰۱۳ إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ

جب کوئی کسی کو کاٹے اور اس کے دانت گر جائیں۔

۱۷۸۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ.

زرارہ بن اوفی نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹا دوسرے نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ کر گر گئے۔ پس وہ جھگڑے کو نبی کریم کی بارگاہ میں لے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے کے ہاتھ کو اونٹوں کی طرح کاٹتے ہو لہذا انہیں دیت نہیں ملے گی۔

۱۷۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صفوان بن یعلیٰ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت یعلیٰ نے فرمایا کہ میں کسی غزوہ کے لئے نکلا تھا کہ ایک آدمی نے دانتوں سے کاٹا جس کے سبب اس کے اگلے دو دانت گر گئے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کو باطل قرار دیا۔

باب ۱۰۱۴ السِّنُّ بِالسِّنِّ

دانت کے بدلے دانت۔

۱۷۸۷ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ.

حمید نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طمانچہ مارا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔

باب ۱۰۱۵ دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

۱۷۸۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ. هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھوٹی انگلی اور انگوٹھا۔

۱۷۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

محمد بن بشار، ابن ابو عدی، شعبہ، قتادہ عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند سنا ہے۔

باب ۱۰۱۶ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ

کئی آدمیوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو کیا ان سب

هَلْ يُعَاقَبُ أَوْ يُقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ؟ وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ وَقَالَا أَخْطَأْنَا فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأُخِذَا بِدِيَةِ الْأَوَّلِ، وَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا. وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوِ اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ، وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا، فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ. وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ ابْنُ مُقَرِّنٍ مِنْ لَطْمَةٍ. وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ وَأَقَادَ عَلِيٌّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَسْوَاطٍ وَاقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوشٍ.

١٧٩٠ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا لَا تَلُدُّونِي، قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ بِالدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي، قَالَ قُلْنَا كَرَاهِيَةً لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

بَابُ الْقَسَامَةِ وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُقِدْ بِهَا مُعَاوِيَةُ، وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ وَكَانَ أَمَّرَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ فِي قَتِيلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ السَّمَّانِينَ

سے بدلہ یا قصاص لیا جائے گا۔ مطرف نے شعبی سے دو آدمیوں کے بارے میں نقل کیا کہ ایک نے دوسرے آدمی کے خلاف چوری کرنے کی گواہی دی تو حضرت علی نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر وہ ایک آدمی کو لے کر آیا اور دونوں نے کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی چنانچہ آپ نے ان دونوں کی شہادت کو باطل قرار دیا اور پہلے کو دیت دلوائی نیز فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تم نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کے ہاتھ کاٹ دیتا — نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر نے فرمایا۔ اگر صنعا کے تمام باشندے بھی اس میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا — مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ چار آدمیوں نے ایک بچے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر نے وہی فرمایا — حضرت ابوبکر، حضرت ابن زبیر، حضرت علی اور حضرت سوید بن مقرن نے طمانچہ کا قصاص دلوایا اور حضرت عمر نے کوڑا مارنے کا قصاص دلوایا اور حضرت علی نے تین کوڑوں کا قصاص دلوایا اور قاضی شریح نے کوڑوں اور نوچنے کا قصاص دلوایا۔

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مرض میں دوائی پلائی جبکہ آپ ہماری طرف اشارہ فرما رہے تھے کہ دوا نہ پلاؤ۔ ہم نے کہا کہ آپ یوں منع فرما رہے ہیں کہ مریض کو دوا سے نفرت ہوتی ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ مجھے دوائی نہ پلاؤ؟ ہم نے عرض کی کہ دوائی سے نفرت کے باعث فرمایا ہوگا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر میں کوئی ایک بھی نہ بچے مگر سب کو دوائی پلاؤ ماسوائے حضرت عباس کے کہ وہ تمہارے پاس موجود نہ تھے۔

قسامت۔ اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہونے چاہئیں ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ معاویہ نے اس کا قصاص نہیں لیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا جنہیں بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا اس مقتول کے بارے میں جس کی لاش گھی بیچنے والوں کے گھروں کے

اِنْ وَجَدَ اَصْحَابُهُ بَيِّنَةً وَاِلَّا فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ فَاِنَّ هٰذَا لَا يُقْضٰى فِيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۱۷۹۱ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهٖ انْطَلَقُوْا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا وَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيْلًا وَقَالُوْا لِلَّذِيْ وُجِدَ فِيْهِمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِيْلًا، فَقَالَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَاْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهٗ قَالُوْا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ، قَالَ فَيَحْلِفُوْنَ قَالُوْا لَا نَرْضٰى بِاَيْمَانِ الْيَهُوْدِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبْطِلَ دَمَهٗ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

۱۷۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ رَجَاءٍ مِّنْ اٰلِ اَبِيْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَبْرَزَ سَرِيْرَهٗ يَوْمًا لِّلنَّاسِ ثُمَّ اَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الْقَسَامَةِ؟ قَالَ نَقُوْلُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ، وَقَدْ اَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ، قَالَ لِيْ مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا قِلَابَةَ وَنَصَبَنِيْ لِلنَّاسِ، فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِنْدَكَ رُءُوْسُ الْاَجْنَادِ وَاَشْرَافُ الْعَرَبِ، اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ شَهِدُوْا عَلٰى رَجُلٍ مُّحْصَنٍ بِدِمَشْقَ اَنَّهٗ قَدْ زَنٰى لَمْ يَرَوْهُ اَكُنْتَ تَرْجُمُهٗ قَالَ لَا، قُلْتُ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ شَهِدُوْا عَلٰى رَجُلٍ بِحِمْصَ اَنَّهٗ سَرَقَ اَكُنْتَ تَقْطَعُهٗ وَلَمْ يَرَوْهُ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَوَاللّٰهِ مَا قَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا فِيْ اِحْدٰى

پاس سے ملی تھی کہ اگر اس کے ورثاء کو گواہ مل جائیں تو بہتر ہے ورنہ کسی پر ظلم نہ کرنا کیونکہ اس مقدمے کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا۔

بشیر بن یسار کا بیان ہے کہ انصار سے ایک آدمی جنہیں سہل بن ابو حثمہ کہا جاتا تھا انہوں نے اسے بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ آدمی خیبر کی طرف گئے وہاں جا کر وہ جدا جدا ہو گئے اور انہوں نے اپنے میں سے ایک کو مقتول پایا لہٰذا جن لوگوں میں اس کی لاش ملی تھی ان سے کہا گیا کہ آپ نے ہمارے ایک ساتھی کو قتل کر دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل کا کوئی پتہ ہے پس یہ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ہم خیبر کی طرف گئے تو ہم نے اپنے میں سے ایک کو مقتول پایا۔ آپ نے فرمایا کہ بڑا آدمی بات کرے پھر ارشاد ہوا کہ تم گواہ پیش کرو گے کہ کس نے قتل کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس تو کوئی گواہ نہیں فرمایا کہ پھر تو قسم ہو گی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو یہودیوں کی قسم سے مطمئن نہیں ہوں گے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ناپسند فرمایا کہ اس کا خون رائیگاں جائے چنانچہ آپ نے صدقہ کے اونٹوں سے ایک سو مقتول کے ورثاء کو مرحمت فرما دیے۔

ابو رجاء نے حضرت ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت عمر بن عبد العزیز تخت پر لوگوں سے باتیں کرنے کے لیے بیٹھے اور لوگوں کو اجازت دی تو وہ اندر داخل ہوئے۔ پوچھا کہ آپ حضرات کا قسامت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کہا کہ قسامت کے ذریعے قصاص لینا حق ہے اور خلفائے راشدین نے بھی اس کے ذریعے قصاص لیا ہے پھر مجھ سے فرمایا اے ابو قلابہ! آپ کیا کہتے ہیں؟ اور مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا میں نے کہا۔ اے امیر المومنین آپ کے پاس عرب کے سرکردہ سردار اور شرفاء موجود ہیں اگر ان میں سے پچاس افراد گواہی دیں کہ فلاں شادی شدہ آدمی نے دمشق میں زنا کیا ہے اور انہوں نے آنکھوں سے نہیں دیکھا تو کیا آپ اس آدمی کو سنگسار کر دیں گے؟ کہا کہ نہیں میں نے کہا کہ ان میں سے پچاس آدمی گواہی دیں کہ فلاں آدمی نے حمص میں چوری کی ہے تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے جبکہ انہوں نے اسے دیکھا نہ ہو جواب دیا کہ نہیں میں نے کہا کہ خدا کی قسم رسول اللہ نے کسی آدمی کو ہرگز قتل نہیں کیا ماسوائے تین باتوں کے ایک وہ جو قصاص میں قتل کیا جائے دوسرا جس نے شادی شدہ ہو کر زنا کیا تیسرا وہ جو اللہ اور رسول سے لڑا اور مسلمان ہونے

ثَلَاثِ خِصَالٍ: رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: أَوَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرَقِ وَسَمَرَ الْأَعْيُنَ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا قُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ؟ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ فَقُلْتُ أَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عَنْبَسَةُ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ جِئْتَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ، وَاللَّهِ لَا يَزَالُ هَذَا الْجُنْدُ بِخَيْرٍ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ فَقُتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَهُ فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَاحِبُنَا كَانَ تَحَدَّثَ مَعَنَا

کے بعد مرتد ہوگیا۔ لوگوں نے کہا کہ کیا حضرت انس نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ رسول اللہ نے چوری میں ہاتھ کاٹے اور آنکھیں پھوڑیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا۔ میں نے کہا کہ میں تمہیں حضرت انس کی حدیث سناتا ہوں مجھ سے حضرت انس نے حدیث بیان کی کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام پر آپ سے بیعت کی۔ یہاں کی آب ہوا انہیں موافق نہ آئی اور ان کے جسموں میں خرابی پیدا ہوگئی۔ لہذا انہوں نے رسول اللہ سے اس بات کی شکایت کی۔ فرمایا کہ تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں چلے جاؤ اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہنا۔ انہوں نے کہا بہت اچھا اور چلے گئے چنانچہ وہ اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے تو تندرست ہوگئے۔ پس انہوں نے رسول اللہ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو بھگا کر لے گئے۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ چنانچہ وہ انہیں پکڑ کر لے آئے پس آپ نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ دئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی گئیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ میں نے کہا کہ ان لوگوں نے جو کچھ کیا اس سے بڑھ کر اور کیا جرم ہوسکتے ہیں یہ مرتد ہوکر اسلام سے پھر گئے قتل کیا اور چوری کی۔ اس پر عنبسہ بن سعید نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے آج تک ایسا سنا ہو۔ میں نے کہا کہ اے عنبسہ! کیا تم میری حدیث کی تردید کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ نے تو حدیث اس طرح بیان فرمائی ہے جیسے یہ سامنے ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم، یہ گروہ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گا جب تک یہ بزرگ ان میں موجود ہیں۔ میں نے کہا کہ اس بارے میں رسول اللہ کی سنت بھی موجود ہے کہ انصار کے کچھ آدمی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے پھر آپ کے پاس باتیں کرتے رہے۔ ان میں سے ایک آدمی باہر چلا گیا اور قتل کر دیا گیا جب اس کے بعد وہ حضرات باہر نکلے تو دیکھا کہ ان کا ساتھی خون میں شرابور ہو کر تڑپ رہا ہے پس وہ رسول اللہ کی طرف لوٹے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہمارا وہ ساتھی جو ہمارے ساتھ باتیں کر رہا تھا وہ ہم سے پہلے باہر نکل آیا تھا۔ اب ہم نے اسے دیکھا تو وہ خون میں نہا کر تڑپ رہا ہے۔ پس رسول اللہ باہر نکلے اور فرمایا۔ تم اس کو قتل کرنے کا کس کے متعلق گمان یا

فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِينَا فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ
فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِمَنْ
تَظُنُّونَ أَوْ تَرَوْنَ قَتَلَهُ؟ قَالُوا نَرَى أَنَّ الْيَهُودَ
قَتَلَتْهُ. فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ:
أَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هٰذَا؟ قَالُوا لَا، قَالَ أَتَرْضَوْنَ
نَفْلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلُوهُ، فَقَالُوا
مَا يُبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ ثُمَّ يَنْتَفِلُونَ
قَالَ أَفَتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ
قَالُوا مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ، فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ، قُلْتُ
وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَ لَهُ
رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَتْ
هُذَيْلٌ فَأَخَذُوا الْيَمَانِيَّ فَرَفَعُوهُ إِلَى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ
وَقَالُوا قَتَلَ صَاحِبَنَا فَقَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ،
فَقَالَ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هُذَيْلٍ مَا خَلَعُوهُ، قَالَ
فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا وَقَدِمَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُقْسِمَ فَافْتَدَى يَمِينَهُ
مِنْهُمْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ
فَدَفَعَهُ إِلَى أَخِي الْمَقْتُولِ فَقُرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ، قَالُوا
فَانْطَلَقَا وَالْخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا
بِنَخْلَةَ أَخَذَتْهُمُ السَّمَاءُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ
فَانْهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَاتُوا
جَمِيعًا وَأَفْلَتَ الْقَرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ
رِجْلَ أَخِي الْمَقْتُولِ فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ، قُلْتُ
وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا
بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ فَأَمَرَ الْخَمْسِينَ
الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمُحُوا مِنَ الدِّيوَانِ وَسَيَّرَهُمْ
إِلَى الشَّامِ.

بَابُ ۱۸۱ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ

خیال رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے خیال میں اسے یہودیوں نے قتل کیا ہوگا۔ آپ نے یہودیوں کو بلا بھیجا اور ان سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟ انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کر یہودیوں کے پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئے کہ وہ تو ہم سب کو بھی قتل کر کے قسم کھا جائیں گے۔ فرمایا تو کیا تم میں سے پچاس آدمی قسم کھا جائیں گے کہ دیت کا تمہیں حق حاصل ہو جائے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو قسم نہیں کھا سکتے۔ پس آپ نے دیت اپنے پاس سے ادا کر دی میں (ابوقلابہ) نے کہا ہذیل نے زمانہ جاہلیت میں اپنے ایک آدمی کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا وہ بطحا کے اندر کسی یمنی کے گھر میں آ اترا تو ان میں سے جب کسی آدمی کو اس کی خبر ہوئی تو تلوار لے کر اس پر ٹوٹ پڑا اور قتل کر دیا۔ ہذیل آئے اور اس یمنی کو پکڑ کر زمانہ حج کے اندر حضرت عمر کی خدمت میں لے گئے اور کہنے لگے کہ اس نے ہمارا ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ اس نے کہا کہ انہوں نے تو اس کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہذیل میں سے پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں کہ انہوں نے بائیکاٹ نہیں کیا تھا۔ پس ان میں سے انچاس آدمی قسم کھا گئے اور ان کا ایک آدمی جب شام سے آیا، پھر اس سے قسم کھانے کے لئے پوچھا گیا تو اس نے ایک ہزار درہم اپنی قسم کا فدیہ دے دیا اور انہوں نے اس کی جگہ دوسرا آدمی شامل کر لیا اور اسے مقتول کے بھائی کے پاس لے گئے اور اس کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ملا دیا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ دونوں اور وہ قسم کھانے والے پچاس فرار چل دئے یہاں تک کہ جب نخلہ کے مقام پر پہنچے تو بارش ہونے لگی۔ پس وہ پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ غار ان پچاس آدمیوں پر بیٹھ گئی جنہوں نے قسم کھائی تھی اور وہ سارے مر گئے اور ہاتھ ملانے والے دونوں بچ گئے۔ ان دونوں کی طرف بھی ایک پتھر آیا جس سے مقتول کے بھائی کا پیر ٹوٹ گیا اور ایک سال کے بعد وہ بھی مر گیا میں (ابوقلابہ) نے کہا کہ عبدالملک بن مروان نے ایک آدمی کو قسامت کے طریقے پر قصاص دلوایا اور پھر اپنے کئے پر نادم ہوا اور ان قسم کھانے والے پچاس آدمیوں کے متعلق حکم دیا کہ ان کے نام رجسٹر سے خارج کر دیے جائیں اور انہیں شام کی طرف

جو کسی کے گھر میں جھانکے اور اہل خانہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو

فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ.

١٧٩٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ.

١٧٩٤ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنْ تَنْتَظِرَنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ.

١٧٩٥ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ

بَاب ١٠١٩ الْعَاقِلَةِ

١٧٩٦ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ

اس کے لئے دیت نہیں ہے۔

عبید اللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانک کر دیکھا تو آپ تیر کا پھل لے کر اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اسے تیر مارنے کے لئے تل گئے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے سے جھانک کر دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ایک آلہ تھا جس کے ساتھ سر کھجا رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے دیکھے گا تو میں اسے تیری آنکھ میں مار دیتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنے کی وجہ ہی سے تو اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی آدمی بغیر اجازت تمہیں جھانک کر دیکھے اور تم اس کی آنکھ میں کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تمہارے اوپر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے۔

عاقلہ

ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس ایسی کوئی چیز ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ایک مرتبہ یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو اگایا اور جان کو پیدا کیا، ہمارے پاس اور کچھ نہیں مگر جو قرآن کریم میں ہے ماسوائے اس فہم کے جو کسی آدمی کو کتاب کے متعلق دی گئی ہو اور جو اس کتابچے میں ہے۔ میں نے پوچھا کہ کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دین کے احکام، قیدی کو چھڑانے

وَذٰلِكَ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

بَاب ۱۰۲۰ جَنِيْنِ الْمَرْأَةِ

عورت کا حمل

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری پر پتھراؤ کیا، جس کے باعث ایک کا حمل گر گیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ غلام یا لونڈی ایک بردہ دیت میں دیا جائے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِيْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ، فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهٖ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کا حمل گرا دینے کی دیت کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ نے بھی گواہی دی کہ وہ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلے کے وقت موجود تھے۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السِّقْطِ وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ اَنَا سَمِعْتُهُ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ، قَالَ ائْتِ مَنْ يَّشْهَدُ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَنَا اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا۔

ہشام نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں کو قسم دی کہ آپ حضرات میں سے کون ہے جس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حمل ساقط کر دینے کے بارے میں فیصلہ سنا ہو۔ حضرت مغیرہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے۔ آپ نے ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا۔ کہا کہ ایسا گواہ لائیے جو اس بات کی شہادت دے۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِيْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ مِثْلَهُ.

محمد بن عبداللہ، محمد بن سابق، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر کے بارے میں بیان کیا کہ انہوں نے عورت کا حمل ساقط کرنے کے بارے میں اسی طرح مشورہ کیا۔

بَاب ۱۰۲۱ جَنِيْنِ الْمَرْاَةِ وَاَنَّ الْعَقْلَ

عورت کا حمل اور یہ کہ دیت باپ پر ہے اور باپ کے

علی الوالد وعصبة الوالد لا علی الولد

١٨٠١ ـ حدثنا عبد الله بن یوسف حدثنا اللیث عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی فی جنین امرأة من بنی لحیان بغرة عبد او امة ثم ان المرأة التی قضی علیها بالغرة توفیت فقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان میراثها لبنیها وزوجها وان العقل علی عصبتها

١٨٠٢ ـ حدثنا احمد بن صالح حدثنا ابن وهب حدثنا یونس عن ابن شهاب عن ابن المسیب وابی سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هریرة رضی الله عنه قال اقتتلت امرأتان من هذیل فرمت احداهما الاخری بحجر فقتلتها وما فی بطنها فاختصموا الی النبی صلی الله علیه وسلم فقضی ان دیة جنینها غرة عبد او ولیدة وقضی دیة المرأة علی عاقلتها

باب ١٠٢٢ من استعان عبدا او صبیا ویذکر ان ام سلیم بعثت الی معلم الکتاب ابعث الی غلمانا ینفشون صوفا ولا تبعث الی حرا.

١٨٠٣ ـ حدثنا عمرو بن زرارة اخبرنا اسماعیل بن ابراهیم عن عبد العزیز عن انس قال قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة اخذ ابو طلحة بیدی فانطلق بی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان انسا غلام کیس فلیخدمك قال فخدمته فی الحضر والسفر فوالله ما قال لی لشیء صنعته لم صنعت هذا هکذا ولا لشیء

عصبہ پر ہے بیٹے پر نہیں ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان کی ایک عورت کا حمل گرانے پر ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا تھا پھر جس عورت کے خلاف تاوان دینے کا فیصلہ ہوا تھا وہ وفات پا گئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گی اور تاوان عصبہ ادا کریں گے۔

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ہذیل کی دو عورتوں میں لڑائی ہو گئی اور انہوں نے ایک دوسری پر پتھراؤ کیا۔ جس سے ایک عورت کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ پس ان کا مقدمہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی دی جائے اور عورت کی دیت کا اس کے وارثوں کو حکم فرمایا۔

جو غلام اور بچے عاریتاً مانگے

منقول ہے کہ حضرت ام سلیم نے ایک قرآن کریم پڑھانے والے کو لکھا کہ اون صاف کرنے کے لئے میرے پاس چند لڑکے بھیج دیجئے لیکن میرے پاس کسی آزاد کو نہ بھیجنا۔

عبد العزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو حضرت ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! انس ایک سمجھدار لڑکا ہے لہٰذا اپنی خدمت کے لئے قبول فرما لیجئے وہ فرماتے ہیں کہ میں سفر و حضر میں آپ کی خدمت کرتا رہا لیکن خدا کی قسم، جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں کبھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں نے

لَمْ اَصْنَعْہٗ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ ھٰذَا ھٰکَذَا۔ نہیں کیا اس کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ یہ تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔

ف: کتنے خوش نصیب تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے وصال تک دس سال خدمت کی اور سفر و حضر میں برابر یہ سعادت حاصل کرتے ہی رہے۔ ان کے اس بیان پر کس صاحب ایمان کا دل قربان ہونے کو نہ چاہیے گا جب کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ دس سال کے اس عرصے میں جو کام بھی میں نے کیے اُن میں سے کسی کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور جتنے کام میں نے نہیں کیے اُن میں سے کسی ایک کے متعلق بھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ ـــــ سبحان اللہ!

کیا اس بیان کے اندر دولت مندوں اور افسروں کے لیے ضابطہ نہیں ہے کہ امیروں کو اپنے ملازمین اور افسروں کو اپنے ماتحتین سے کیسا سلوک کرنا چاہیے۔ کیا امیروں کی کوٹھیوں، کارخانوں، ہوٹلوں اور دکانوں میں کام کرنے والے ملازمین کے ساتھ اُن کا سلوک اسی قسم کا ہے؟ ـــــ کیا افسروں کی ماتحتی میں کام کرنے والے ملازموں کے ساتھ افسروں کا سلوک اسی قسم کا ہوتا ہے؟ ـــــ یقیناً دونوں باتوں کا جواب نفی میں ہوگا۔ چاہیے کہ جب ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کا دم بھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول کے اُسوۂ حسنہ پر نظر ڈال کر اُن ضابطوں کا کچھ تو پاس لحاظ کریں جو دونوں جہانوں کے بادشاہ نے ہمارے لیے متعین فرمائے۔ یقیناً اُن کی پیروی کرنے میں ہمارا اپنا ہی بھلا ہے۔ ہماری دونوں جہانوں کی کامیابی اور نیک نامی کا راز اللہ کے رسول کی پیروی کرنے میں ہی مضمر ہے۔ استاد الشعرا علامہ بیچین رجپوری بدایونی دامت برکاتہم العالیہ نے اُسوۂ رسول کے بارے میں کیا خوب فرمایا ہے:۔

تعالیٰ اللہ بابرکت رسول اللہ کا اُسوہ ہے وجہ امن و عافیت رسول اللہ کا اُسوہ
پذیرائی دل وجاں سے بشر پر جس کی لازم ہے ہے بس وہ دافع نکبت رسول اللہ کا اُسوہ
تمدن کی صفائی کا ہے از بس کافل و ضامن دل وجاں کی طمانیت رسول اللہ کا اُسوہ
بہ ربط و باہمی میلان در ہر خانہ و مجلس ہے بے شک صائن عفت رسول اللہ کا اُسوہ
ضرورت آدمی سے آدمی کو جس کی باہم ہے عطا کرتا ہے وہ اُلفت رسول اللہ کا اُسوہ
کشادہ راستے ہوتے ہیں اُن پر دونوں عالم کے جو اپناتے ہیں آنحضرت رسول اللہ کا اُسوہ
مُطیعانِ حضور اکرم کو گھبراہٹ سے کیا نسبت ہے وجہ قوتِ ہمت رسول اللہ کا اُسوہ
ہو یارب کاملہ طاعات حضرت کی عطا توفیق زہے ہے مُعطیِ عافیت رسول اللہ کا اُسوہ
زبوں حالاں ہوں واقف کاش بیچین اس حقیقت سے
ہے واحد دافعِ عسرت رسول اللہ کا اُسوہ

باب ۱۰۲۳ اَلْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ

کان یا کنوئیں میں دب کر مرنے والے کا خون معاف ہے۔

۱۸۰۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِہَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَآءُ

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کے زخمی کرنے پر تاوان نہیں ملے گا۔ کنویں میں یا کان کے

جُرحُهَا جُبَارٌ وَالبِئرُ جُبَارٌ، وَالمَعدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الخُمُسُ۔

باب ۱۰۲۴ العَجمَاءِ جُبَارٌ وَقَالَ ابنُ سِيرِينَ كَانُوا لَا يُضَمِّنُونَ مِنَ النَّفحَةِ وَيُضَمِّنُونَ مِن رَدِّ العِنَانِ. وَقَالَ حَمَّادٌ لَا تُضمَنُ النَّفحَةُ إِلَّا أَن يَنخُسَ إِنسَانٌ الدَّابَّةَ وَقَالَ شُرَيحٌ لَا يُضمَنُ مَا عَاقَبَت أَن يَضرِبَهَا فَتَضرِبَ بِرِجلِهَا وَقَالَ الحَكَمُ وَحَمَّادٌ إِذَا سَاقَ المُكَارِي حِمَارًا عَلَيهِ امرَأَةٌ فَتَخِرُّ لَا شَيءَ عَلَيهِ. وَقَالَ الشَّعبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَتعَبَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَت وَإِن كَانَ خَلفَهَا مُتَرَسِّلًا لَم يَضمَن۔

۱۸۰۵۔ **حَدَّثَنَا** مُسلِمٌ حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَن مُحَمَّدِ بنِ زِيَادٍ عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ العَجمَاءُ عَقلُهَا جُبَارٌ وَالبِئرُ جُبَارٌ وَالمَعدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الخُمُسُ۔

باب ۱۰۲۵ إِثمِ مَن قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيرِ جُرمٍ۔

۱۸۰۶۔ **حَدَّثَنَا** قَيسُ بنُ حَفصٍ حَدَّثَنَا عَبدُ الوَاحِدِ حَدَّثَنَا الحَسَنُ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَن عَبدِ اللهِ بنِ عَمرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن قَتَلَ نَفسًا مُعَاهَدًا لَم يَرَح رَائِحَةَ الجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا يُوجَدُ مِن مَسِيرَةِ أَربَعِينَ عَامًا۔

باب ۱۰۲۶ لَا يُقتَلُ المُسلِمُ بِالكَافِرِ۔

۱۸۰۷۔ **حَدَّثَنَا** أَحمَدُ بنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُم عَن أَبِي جُحَيفَةَ قَالَ قُلتُ لِعَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بنُ الفَضلِ أَخبَرَنَا

* اندر کام کرنے والا مر جائے یا زخمی ہو تو تاوان نہیں اور کافروں کا دبایا ہوا مال ملے تو اس میں سے خمس ادا کرنا ہوگا۔

چوپائے خون کر دیں تو معاف ہے۔

ابن سیرین کا قول ہے کہ صحابۂ کرام جانور کے لات مارنے کا تاوان نہیں دلاتے تھے اور لگام پھیرنے کا دلاتے تھے۔ حماد کا قول ہے کہ جانور کے لات مارنے کا تاوان نہ دلایا جائے مگر جب کوئی چھیڑے۔ شریح کا قول ہے کہ اگر کوئی جانور کو مارے اور وہ لات مار دے تو مالک پر تاوان نہیں ہے حکم اور حماد کا قول ہے کہ کرائے والا جب گدھے کو ہانکے اور اس پر بیٹھی ہوئی عورت گر پڑے تو اس پر کوئی تاوان نہیں شعبی کا قول ہے کہ ہانکنے والا جب جانور کو اتنا ہانکے کہ تھکا ڈالے اور وہ کوئی نقصان کرے تو یہ ضامن ہوگا اور اگر یہ پیچھے ہو اور آہستہ آہستہ ہانکے تو ضامن نہیں ہوگا۔

محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کسی کو مار دیں تو خون بہا نہیں اور کنویں یا کان کے اندر کام کرنے والا دب کر مر جائے تو خون بہا نہیں۔ اور دبا ہوا مال ملے تو خمس ادا کرنا ہوگا۔

جو بغیر کسی جرم کے ذمّی کو قتل کرے۔

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا جس کے ساتھ معاہدہ تھا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔

کافر کے بدلے میں مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

احمد بن یونس، زہیر، مطرف، عامر، ابوجحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا ــ صدقہ بن الفضل، ابن عیینہ، مطرف، شعبی، ابوجحیفہ کا بیان

ابن عیینہ حدثنا مطرف سمعت الشعبی یحدث قال سمعت ابا جحیفۃ قال سالت علیا رضی اللہ عنہ ھل عندکم شیء مما لیس فی القرآن، وقال ابن عیینۃ مرۃ ما لیس عند الناس فقال والذی فلق الحبۃ وبرا النسمۃ ما عندنا الا ما فی القرآن الا فہما یعطی رجل فی کتابہ وما فی الصحیفۃ، قلت وما فی الصحیفۃ، قال العقل وفکاک الاسیر وان لا یقتل مسلم بکافر

ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ابن عیینہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو اگاتا اور جان کو پیدا کرتا ہے، ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن کریم میں ہے مگر وہ فہم جو کسی کو کتاب کے متعلق دی گئی ہو اور جو کچھ اس کتابچے میں ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت اور غلام آزاد کرنے کے احکام اور یہ کہ کسی کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

باب ۱۰۲۷ اذا لطم المسلم یہودیا عند الغضب رواہ ابوھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جب مسلمان غصے کی حالت میں یہودی کو تھپڑ مار دے۔ اس بارے میں حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۸۰۸۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تخیروا بین الانبیاء

یحیی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام میں کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

۱۸۰۹۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال جاء رجل من الیہود الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد لطم وجہہ فقال یا محمد ان رجلا من اصحابک من الانصار لطم فی وجہی، قال ادعوہ فدعوہ قال لم لطمت وجہہ، قال یا رسول اللہ انی مررت بالیہود فسمعتہ یقول، والذی اصطفی موسی علی البشر، قال قلت وعلی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال فاخذتنی غضبۃ فلطمتہ قال لا تخیرونی من بین الانبیاء فان الناس یصعقون یوم القیامۃ فاکون اول من یفیق فاذا انا بموسی اخذ بقائمۃ من

یحیی مازنی کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ ایک یہودی نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے منہ پر طمانچہ مارا گیا تھا۔ پس اس نے کہا کہ اے محمدؐ! آپ کے اصحاب میں سے ایک انصاری نے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے۔ فرمایا کہ اسے بلاؤ۔ پس انہیں بلایا گیا تو فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں یہودیوں کے پاس سے گزرا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا! میں نے کہا، اچھا تو وہ تمہارے نزدیک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں۔ اس پر مجھے غصہ آگیا اور میں نے اسے تھپڑ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب تمام آدمی بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الہی کا ایک

قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ جُزِیَ بِصَعْقَۃِ الطُّوْرِ۔

پایہ پکڑ کر کھڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا طور والی بیہوشی کے بدلے میں آج بیہوش نہیں ہوئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کِتَابُ اِسْتِتَابَۃِ الْمُرْتَدِّیْنَ وَالْمُعَانِدِیْنَ وَقِتَالِہِمْ وَاِثْمِ مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ وَعُقُوْبَتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

مرتدوں اور دشمنوں سے توبہ کروانا

اور ان سے لڑنے کا بیان نیز جو اللہ کے ساتھ شرک کرے اس کی دنیا اور آخرت میں سزا۔

بَابٌ ۱۰۲۸ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ

شرک ظلم عظیم ہے۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (سورہ لقمان آیت ۱۳) اے سننے والے! اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو خسارہ میں رہے گا (سورہ الزمر آیت ۶۵)

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَہُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا اَیُّنَا لَمْ یَلْبِسْ اِیْمَانَہٗ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَیْسَ بِذَاکَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِلٰی قَوْلِ لُقْمَانَ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وہ جو ایمان لائے اور ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی" (سورہ الانعام آیت ۸۲) تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ بات بڑی مشکل نظر آئی اور کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان کے ساتھ ظلم (ناحق) کی ملاوٹ نہیں کرتا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں، (بلکہ مراد شرک ہے) کیا تم حضرت لقمان کا یہ قول نہیں سنتے۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے" (سورۂ لقمان، آیت ۱۳)

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ وَحَدَّثَنِیْ قَیْسُ ابْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ الْجُرَیْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ، وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ وَشَہَادَۃُ

مسدد، بشر بن مفضل، جریری ۔ قیس بن حفص، اسمٰعیل بن ابراہیم، سعید جریری، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت بڑے کبیرہ گناہوں سے یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا، یہ تین مرتبہ فرمایا یا فرمایا کہ جھوٹ بولنا۔ آپ برابر یہی فرماتے

الزُّوْرِ ثَلَاثًا اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ۔

رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا، کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ. قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ الَّذِيْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ کونسے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ عرض کی پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ والدین کی نافرمانی کرنا۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ یمین غموس۔ میں عرض گزار ہوا کہ یمین غموس کیا ہے؟ جو قسم کھا کر مسلمان بھائی کا مال ہضم کرنا چاہے اور ہو اس قسم میں جھوٹا۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَآءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا جو کام ہم نے عہد جاہلیت میں کئے ان پر ہماری پکڑ ہوگی؟ فرمایا کہ جس نے اسلام میں داخل ہو کر نیکی کی تو اعمال جاہلیت پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور اگر اسلام میں آ کر برائی کی تو اگلے اور پچھلے تمام اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

بَابُ ۱۰۲۹ حُكْمِ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ وَاسْتِتَابَتِهِمْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ. اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ. خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ. اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ

مرتد مرد اور مرتدہ عورت کا حکم۔ ابن عمر، زہری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ مرتدہ قتل کی جائے گا اور ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے۔ جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی۔ ہمیشہ اس میں رہیں، نہ ان پر سے عذاب ہلکا نہ ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے۔ مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک وہ جو ایمان لا کر کافر ہوئے، پھر اور کفر میں بڑھے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی ہیں بہکے ہوئے (سورۂ آل عمران

هُمُ الضَّالُّونَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ. وَقَالَ: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا. وَقَالَ مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ. وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ. أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ لَا جَرَمَ. يَقُولُ حَقًّا أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ. وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ.

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

آیت ۸۶ تا ۹۰) "اے ایمان والو! اگر تم کچھ بھی اہل کتاب کے کہنے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے (سورۂ آل عمران، آیت ۱۰۰) — جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے، پھر کفر میں بڑھے اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے اور نہ انہیں راہ دکھائے (سورۂ النساء آیت ۱۳۷) "تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت (سورۂ المائدہ آیت ۵۴)

— ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو، ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی اور اس لئے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور وہی غفلت میں پڑے ہیں۔ آپ ایسا ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں۔ پھر بیشک تمہارا رب ان کے لئے جنہوں نے اپنے گھر چھوڑے بعد اس کے کہ ستائے گئے، پھر انہوں نے جہاد کیا اور صابر رہے، بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے (سورۂ النحل، آیت ۱۰۶ تا ۱۱۰) — اور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے۔ اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے، پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کے اعمال اکارت گئے دنیا اور آخرت میں، وہ دوزخ والے ہیں اور انہیں اس میں ہمیشہ رہنا" (سورۂ البقرہ، آیت ۲۱۷)

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں زندیق پیش کئے گئے تو آپ نے انہیں جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بلکہ انہیں قتل کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنا دین تبدیل کرے اُسے قتل کر دو۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا کہ میں

قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيْ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَالْآخَرُ عَنْ يَّسَارِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَأَلَ، فَقَالَ يَا أَبَا مُوْسٰى أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ، قَالَ قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهٗ وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوْسٰى أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ إِلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ اتَّبَعَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقٰى لَهٗ وِسَادَةً قَالَ انْزِلْ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ مُوْثَقٌ قَالَ مَا هٰذَا، قَالَ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ اجْلِسْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَمَّا أَنَا فَأَقُوْمُ وَأَنَامُ وَأَرْجُوْ فِيْ نَوْمَتِيْ مَا أَرْجُوْ فِيْ قَوْمَتِيْ.

بَاب ۱۰۳۰ قَتْلِ مَنْ أَبٰى قَبُوْلَ الْفَرَائِضِ وَمَا نُسِبُوْا إِلَى الرِّدَّةِ.

۱۸۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ، يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ

دو آدمیوں کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو اشعریوں میں سے تھے۔ ایک میرے دائیں جانب تھا اور دوسرا بائیں طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے۔ ان دونوں نے عہدے کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے ابو موسیٰ! یا اے عبد اللہ بن قیس! میں عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے مجھے انہوں نے اپنے دل کی بات نہیں بتائی تھی اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ عہدوں کے طلب گار ہیں۔ گویا میں اب بھی آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں جو ہونٹوں کے نیچے دبائی ہوئی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جو خود عامل بننا چاہتا ہو ہم اسے عامل نہیں بنایا کرتے، لیکن اے ابو موسیٰ! یا اے عبد اللہ بن قیس! تم یمن چلے جاؤ۔ پھر ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل کو بھیج دیا۔ جب یہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کے لئے بستر بچھایا اور تشریف رکھنے کے لئے کہا۔ اس وقت ان کے پاس ایک آدمی بندھا ہوا پڑا تھا۔ پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ پہلے یہودی تھا، پھر مسلمان ہوگیا، پھر یہودیت کی طرف لوٹ گیا اور کہنے لگے کہ بیٹھ جائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل کر دیا جائے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے تین مرتبہ یہی کہا پس انہوں نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں حضرات رات کے قیام کا ذکر کرنے لگے تو ایک نے کہا کہ میں قیام بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور سونے میں بھی قیام کرنے کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

جو فرائض قبول کرنے سے انکار کرے اور ارتداد کی جانب نسبت کیا جائے اسے قتل کرنا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابو بکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اے حضرت ابو بکر! آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں پس جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا انہوں نے مجھ سے اپنے مال اور جان کو بچا لیا

النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ فَاِنَّ الزَّکٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ نے لینا ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم، اگر وہ اونٹ کا بچہ بھی دینے سے انکار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے اس روکنے پر ضرور لڑوں گا۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، یہ اس لئے تھا کہ میں نے دیکھا کہ جہاد کے لئے اللہ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا۔ پس میں جان گیا کہ وہ حق پر ہیں۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کلمہ گو لوگوں اور نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں کو مرتد شمار کیا جنھوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور اُن کے خلاف جہاد کیا گیا۔ تمام صحابۂ کرام نے بھی بالآخر انھیں مرتد ہی شمار کیا تھا۔ اُن کی کلمہ گوئی اور نماز روزہ وغیرہ کو مسلمان ہونے کی علامت شمار نہیں کیا کیونکہ وہ اللہ کے ایک فرض قطعی کے منکر ہو گئے تھے۔ یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۲۱۴۵ میں بھی موجود ہے۔ معلوم ہوا کہ مرتد ہونے کے لیے اور اسلام کے دائرے سے نکلنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص عیسائی، یہودی، ہندو یا سکھ ہونے کا اعلان کرے بلکہ جو ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک بات کا بھی انکار کرے یا کسی ایک فرض کی فرضیت کا منکر ہو جائے وہ بھی مرتد ہے اور اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے خواہ اس کے بعد خود کو مسلمان ہی کہتا رہے۔ لاکھوں بار کلمہ بھی پڑھے اور نماز روزے وغیرہ کی پابندی بھی کرتا رہے۔ وہ اُس وقت تک برابر کافر و مرتد ہی شمار ہوگا جب تک اپنے اعلانیہ انکار سے اعلانیہ توبہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو کفر و ارتداد سے محفوظ رکھے، آمین۔

یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ گذشتہ دو تین صدیوں میں جب ملّتِ اسلامیہ کی قوت کو زوال آیا اور غیر مسلم اقوام نے دنیاوی لحاظ سے ترقی کرنا شروع کی تو غیر مسلموں نے ان کے کتنے ہی ممالک پر قبضہ جما لیا اور ہر ایک نے اپنے زیرِ تسلّط اسلامی ملک میں مسلمانوں کو عملاً اسلام سے دُور کرنے اور بُرے کاموں کا عادی بنانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ اس منصوبے میں انھیں خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور مسلمانوں کو بڑی حد تک سامانِ تضحیک اور قابلِ نفرت بنا دیا ——— دوسری جانب ہر ملک میں مسلمانوں کے بعض بااثر علماء کو خرید کر بڑی راز داری کے ساتھ اُن سے مقدّس شجرِ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگوائیں تاکہ ان کے ذریعے وہ علماء اور ان کی تائید کرنے والے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں جس سے کافر ہمیشہ خائف رہتے ہیں اور کفر جس کے مقابلے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ ناقابلِ تسخیر مسلمانوں کی ایمانی قوت ہے نہ کہ مسلمانوں کا ساز و سامان۔ یہ انھوں نے مسلمانوں کی ایمانی قوت کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اس میں بھی انھیں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے ذریعے ایک تو بعض مسلمان کہلانے والے اپنی سب سے بڑی طاقت یعنی ایمان کی دولت سے محروم ہوئے اور کفر و ارتداد کے کنوئیں میں جا گرے اور دوسری جانب اس منصوبے کے ذریعے اُن میں کتنے ہی فرقے بن گئے جن کے باعث مسلمان کہلانے والے اب آپس میں دست و گریباں ہیں اور ان کی علمی و عملی صلاحیتیں اپنے اپنے فرقے کو ترقی دینے اور اپنی واحد اصلی اور قدیمی جماعت کو تباہ و برباد کرنے پر صرف ہو رہی ہے، جو صحابۂ کرام کی جماعت ہے ——— اولیاء اللہ کی جماعت ہے ——— سارا علمی سرمایہ اُسی جماعت

کا ہے ـــــ ساری عملی کاوشیں اُسی جماعت کی ہیں۔ جملہ سلاطین عظام اور غازیانِ اسلام اسی جماعت ہی ہوتے ـــــ سارے مفسرین، محدثین، فقہاء و متکلمین اُسی جماعت کے ہیں ـــــ غرض اسلام و مسلمین کی ساری ہی تاریخ اُسی ایک جماعت سے وابستہ ہے اور اُسی سے تا قیامت وابستہ رہے گی ـــــ باقی تمام جماعتیں یعنی فرقے اُسی اصلی و قدیمی جماعت، مسلمانوں کے سوادِ اعظم و ناجی گروہ کو کمزور کرنے میں مصروف ہیں اور یوں نادانستہ طور پر غیر مسلموں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں ـــــ کاش اصحابِ بصیرت حضرات اس المیہ اور ستم ظریفی کو محسوس کر کے ناجی گروہ کو اُس کا مقام دلائے اور مسلمانوں کے ایمانوں کی دولت کو غیر مسلموں کے چلائے ہوئے اس حکمہ کے سبب ضائع ہونے سے بچائے۔ اسی میں مسلمانانِ عالم کا بھلا اور ہم سب کی سعادتِ دارین کا راز پنہاں ہے۔

یہ نئے نئے اور ٹیپ ٹاپ والے رنگ برنگے اسلام اگرچہ بعض لوگوں کو بڑے خوشنما بھی نظر آتے ہیں لیکن ان کا حال تقریباً ایسا ہے جیسے ایک کڑاہی دودھ میں خنزیر کے گوشت کی صرف ایک بوٹی یا پیشاب کے صرف ایک دو قطرے۔ اس سے ایسے دودھ کے رنگ، بُو اور ذائقہ وغیرہ میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن مسلمانوں کے لیے اس کا پینا حلال نہیں رہتا بلکہ خنزیر کے گوشت اور پیشاب کی طرح حرام ہی قرار پاتا ہے ـــــ جائے غور ہے کہ وہ دودھ دیکھنے میں اب بھی دودھ ہے۔ اس میں اور خالص دودھ میں ذرا بھی فرق نظر نہیں آتا لیکن جس نے اصل حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیا وہ اس دودھ کا ایک قطرہ بھی پینا پسند کرے گا، کیا وہ ایسے دودھ کو اُسی نظر سے نہیں دیکھے گا جس نظر سے خنزیر اور پیشاب کو دیکھا جاتا ہے؟ ـــــ اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے انصاف پسند اہل علم غور تو کریں کہ متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کے قابض ہونے سے پہلے اس ملک میں مسلمانوں کی کون کون سی جماعتیں تھیں؟ اس حقیقت پر غور کرتے ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون کون سی جماعتیں برٹش گورنمنٹ کے منحوس تحفے ہیں جو انھوں نے اپنی اسلام دشمنی کے باعث پاک و ہند کے مسلمانوں کو دیے تھے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو ناجی گروہ میں شامل ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

بَاب ۱۰۳۱ إِذَا عَرَّضَ الذِّمِّيُّ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَرِّحْ نَحْوَ قَوْلِهِ السَّامُ عَلَيْكَ

جب ذمی وغیرہ حضور کو گالی دے لیکن کھل کر نہیں مثلاً اَلسَّامُ عَلَیْکَ کہنا۔

۱۸۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ، قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ، قَالَ لَا، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ

زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا۔ اَلسَّامُ عَلَیْکَ (تجھ پر موت ہو) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ یہ کیا کہتا ہے۔؟ اس نے کہا کہ تجھ پر موت ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم اسے قتل نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو انہیں وَعَلَیْکُمْ

الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ۔

کہہ دیا کرو۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ. قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔ کچھ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، پھر کہا۔ "تیرے اوپر موت ہو"۔ پس میں نے کہا:۔ "تمہارے اوپر موت ہو اور لعنت"۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ جو انہوں نے کہا وہ آپ نے سنا نہیں؟ فرمایا کہ میں نے وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا تھا۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنَّمَا يَقُولُونَ سَامٌ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہودی تم میں سے جب کسی کو سلام کریں اور وہ سَامٌ عَلَيْكَ کہیں تو تم علیک کہہ دیا کرو۔

بَاب ۱۰۳۲

کفار کا انبیائے کرام سے سلوک۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا اب بھی میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک نبی کا ذکر فرما رہے ہیں جن کو ان کی قوم نے مارا اور لہو لہان کر دیا تو وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے۔ اے رب! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔

بَاب ۱۰۳۳ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ. وَقَالَ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

خارجیوں اور ملحدوں کو حجت قائم کرنے کے بعد قتل کر دینا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتا دے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۵) اور حضرت ابن عمر خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرمایا کہ انہوں نے جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں تھیں مسلمانوں پر چسپاں کر دیا۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جب میں

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَوَاللّٰهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو خدا کی قسم اگر مجھے آسمان سے گرا دیا جائے تو یہ مجھے آپ پر جھوٹ بولنے سے زیادہ پسند ہے اور جب میں تم سے وہ بات کروں جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کن ہے تو لڑائی دھوکا ہوتی ہے اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب آخری زمانے میں ایک ایسی قوم نکلے گی جو عمر کے کم اور عقل سے کورے ہوں گے وہ سرور کائنات کی حدیثیں بیان کریں لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ۔

ابوسلمہ اور عطاء بن یسار دونوں حضرات ابوسعید خدری کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ حروریہ کیا ہے، ہاں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے اور یہ نہیں فرمایا کہ ایسی قوم نکلے گی جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے، وہ قرآن کریم کو پڑھیں گے لیکن یہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یا ان کے نرخرے سے۔ وہ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے، پھر شکاری اپنے تیر کو دیکھتا ہے، اس کے پھل کو، اس کے پروں کو، پھر اسے جڑ کے اوپر شک گزرتا ہے کہ شاید اسی کو تھوڑا بہت خون لگا ہوا ہو۔

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ،

زید بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے حروریہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں

مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ .

بَابٌ ۱۰۳۴ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّأَلُّفِ وَأَنْ لَا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ

۱۸۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ أَوْ قَالَ ثَدْيَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ .

۱۸۲۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ، وَأَهْوَى

گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

جو خوارج کو تالیف قلوب کی خاطر قتل نہ کرے اور اس لئے کہ لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے۔

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذوالخویصرہ تمیمی آگیا اور کہا: یا رسول اللہ انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تجھ پر افسوس ہے، میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ اسے جانے دو، اس کے کتنے ہی ساتھی ہیں۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو اس کی نماز کے سامنے اور اپنے روزے کو اس کے روزے کے مقابلے میں حقیر جانے گا۔ یہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اس کے پروں کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملتا، پھر اس کے پھل کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا، پھر اس کی باڑ کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا اور اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی نشان نہیں ملتا حالانکہ وہ گوبر اور خون سے بھی پار نکلا ہے۔ ان کی نشانی وہ آدمی ہے جس کا ایک ہاتھ یا فرمایا کہ اس کی چھاتی عورت کی چھاتی کے مانند ہوگی یا فرمایا کہ گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتی ہوگی۔ یہ اس وقت نکلیں گے جب لوگوں میں تفرقہ بازی ہوگی۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات نبی کریم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے انہیں قتل کیا اور میں ان کے ساتھ تھا جبکہ اسی نشانی کے شخص کو لایا گیا جو نبی کریم نے بیان فرمائی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی! "اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے (سورہ التوبہ، آیت ۵۸)

یسیر بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف سے دریافت کیا کیا آپ نے خوارج کے بارے میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے عراق کی جانب اپنا دست مبارک بڑھاتے ہوئے فرمایا۔ اس سے ایک قوم نکلے گی

بِيَدِهٖ قِبَلَ الْعِرَاقِ. يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

باب ۱۰۳۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ.

۱۸۲۶ حدثنا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ.

باب ۱۰۳۶ مَا جَاءَ فِي الْمُتَاَوِّلِيْنَ. قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهٖ فَاِذَا هُوَ يَقْرَاُهَا عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَانْتَظَرْتُهٗ حَتّٰى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ اَوْ بِرِدَائِيْ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ؟ قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا. فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

جو قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں اور ان کا دعوے ایک ہوگا۔

اعرج نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں لڑ نہ لیں جبکہ ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

تاویل کرنے والوں کے بارے میں۔

حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں سنا۔ پس میں نے کئی حروف کو اس طرح پڑھتے ہوئے انہیں سنا کہ جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ پس میں نے نماز میں ہی ان پر ٹوٹ پڑنے کا ارادہ کیا لیکن میں نے سلام تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں ان کی یا اپنی چادر ڈال کر کہا، تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، خدا کی قسم، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ سورت مجھے پڑھائی ہے جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس میں انہیں کھینچتا ہوا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں نے انہیں سورۃ الفرقان ایسے انداز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ جس

إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اِقْرَأْ يَا هِشَامُ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ، غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَقُولُوهُ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ. قَالَ بَلٰى قَالَ فَإِنَّهُ لَا يُوَافِي عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی، حالانکہ مجھے بھی آپ نے سورۃ الفرقان پڑھائی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر! انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام پڑھو! پس انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے پڑھا تو فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ قرآن کریم سات انداز پر (قرأتوں میں) نازل ہوا ہے پس اسی قرات میں پڑھو جو جس کے لئے آسان ہو۔

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ظلم کی ملاوٹ نہ کی (سورۃ الانعام، آیت ۸۲) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اس بات میں بڑی دشواری نظر آئی اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات یہ نہیں ہے جو تم گمان کرتے ہو بلکہ یہ وہ بات ہے جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہی "اے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، بیشک شرک بڑا ظلم ہے" (سورۃ لقمان آیت ۱۳)

محمود بن ربیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نے جواب دیا کہ وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں کہتے ہو کہ اس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محض رضائے الٰہی کے لئے پڑھا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں یہی بات ہے۔ فرمایا تو کوئی شخص قیامت میں لے کر اسے نہیں آئے گا مگر اللہ تعالٰی اس پر دوزخ حرام فرمادے گا۔

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ فُلَانٍ قَالَ تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِحِبَّانَ لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ يَعْنِي عَلِيًّا، قَالَ مَا هُوَ لَا أَبَا لَكَ؟ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ، قَالَ مَا هُوَ؟ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ حَاجٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ هٰكَذَا، قَالَ أَبُو عَوَانَةَ حَاجٍ فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأْتُونِي بِهَا فَانْطَلَقْنَا عَلٰى أَفْرَاسِنَا حَتّٰى أَدْرَكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسِيرُ عَلٰى بَعِيرٍ لَهَا، وَكَانَ كَتَبَ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا بَعِيرَهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا، فَقَالَ صَاحِبِي مَا نَرٰى مَعَهَا كِتَابًا، قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَلَفَ عَلِيٌّ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ، فَأَهْوَتْ إِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الصَّحِيفَةَ فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ

ابو عبدالرحمٰن اور حبان بن عطیہ کسی بات پر بحث کرنے لگے تو ابو عبدالرحمٰن نے حبان سے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارے صاحب یعنی حضرت علی کو خونریزی پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے۔

کہا کہ اے بے ادب! بتاؤ وہ کیا بات ہے؟ کہا کہ میں نے انہیں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پوچھا کہ وہ بات ہے کیا؟ کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر اور حضرت ابو مرثد کو روانہ فرمایا ہم تینوں سوار تھے۔ فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ تم روضہ حاج پہنچ جاؤ۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ابو عوانہ نے حاج کا لفظ ہی کہا تھا۔ وہاں ایک عورت ہے جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین مکہ کے لئے لکھا گیا ہے پس تم وہ خط لے آؤ۔ چنانچہ ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر چل پڑے یہاں تک کہ ہم نے اسے اسی جگہ پا لیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی اور وہ خط اہل مکہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کے بارے میں لکھا تھا ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا لیا اور اس کے سامان کی تلاشی لی لیکن کوئی ایسی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ اس کے پاس تو ہمیں کوئی خط نظر نہیں آتا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا ہم یقیناً یہ جانتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ پھر حضرت علی نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے تم وہ خط نکال دو ورنہ میں تمہیں ننگی کر دوں گا وہ نیفے کی جانب جھکی اور اس نے کر سے چادر باندھ رکھی تھی پس اس نے خط نکال کر دے دیا اور ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں پس رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کام جو تم نے کیا، اس پر تمہیں کس چیز نے ابھارا؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ بات تو ہرگز نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھتا ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس قوم پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے اہل و عیال اور مال کی حفاظت کریں کیونکہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کی قوم کا وہاں کوئی فرد نہ ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ

يُدَافِعُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ. قَالَ: صَدَقَ لَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا. قَالَ فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَلِأَضْرِبْ عُنُقَهُ. قَالَ: أَوَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

كِتَابُ الْإِكْرَاهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۱۰۳۷ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ

وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ: إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً. وَهِيَ تَقِيَّةٌ، وَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا فَعَذَرَ اللَّهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ۔

اس کے اہل وعیال اور مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور ان سے بھلائی کے سوا کچھ نہ کہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، لہٰذا اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ کیا یہ اصحاب بدر سے نہیں ہیں؟ اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر مطلع ہوتے ہوئے ان سے فرمایا کہ تم جو چاہو کرو لیکن میں نے تمہارے لئے جنت واجب فرمادی ہے پس یہ نادم ہوئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

مجبور کئے جانے کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

جس کو مجبور کر کے کلمۂ کفر کہلوایا گیا۔ ارشاد ربانی ہے "سوائے اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہوں ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے۔" (سورہ النحل، آیت ۱۰۶) نیز فرمایا: "مگر یہ کہ ان سے کچھ ڈرو۔" (سورہ آل عمران، ۲۸) اور یہ تقیہ ہے۔ یہ بھی فرمایا "وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے، ان سے فرشتے کہتے ہیں، تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے۔ کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے (سورہ النساء، آیت ۹۷ تا ۹۹) اس آیت میں اللہ نے احکام الٰہیہ کو بجا نہ لانے پر بھی انہیں معذور شمار فرمایا کیونکہ زبردستی جس کو مجبور کر دیا جائے وہ کمزور ہوتا ہے اور اسے اس فعل کے ارتکاب پر مجبور کیا جاتا ہے جس سے اس کو منع کیا گیا ہے۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ تقیہ کا حکم قیامت تک ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اگر چور کسی کو مجبور کر کے طلاق دلوا دیں تو یہ طلاق نہیں پڑے گی۔ ابن عمر، ابن زبیر، شعبی اور حسن بصری کا یہی قول ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاموں کا دارومدار نیت پر ہے۔

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَۃَ اَنَّ اَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَہٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْا فِی الصَّلٰوۃِ. اَللّٰھُمَّ اَنْجِ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَّ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ. اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ وَابْعَثْ عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نمازوں میں یوں دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرمایا۔ اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال مسلط فرما۔

بَابُ ۱۰۳۵ مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْھَوَانَ عَلَی الْکُفْرِ.

جو مار کھانے، قتل ہونے اور توہین برداشت کرنے کو کفریہ کلمہ کہنے پر ترجیح دے۔

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِیُّ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ.

ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں جس کے اندر ہوں گی اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور جس شخص کے ساتھ محبت کرے تو محبت نہ کرے مگر رضائے الٰہی کے لئے اور کفر کی جانب لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ سَمِعْتُ قَیْسًا سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدٍ یَقُوْلُ: لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنَّ عُمَرَ مُوْثِقِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ، وَلَوِ انْقَضَّ اُحُدٌ مِّمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ کَانَ مَحْقُوْقًا اَنْ یَّنْقَضَّ.

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے مسلمان ہو جانے کے باعث حضرت عمر مجھ کو باندھ دیا کرتے تھے اور تم لوگوں نے حضرت عثمان کے ساتھ جو کیا اگر اس کے باعث کوہ احد بھی پھٹ جائے تو بعید نہیں۔

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا قَیْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَۃً لَّہٗ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَقُلْنَا

قیس نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی جبکہ آپ اپنی چادر سے ٹیک لگائے کعبہ کے سائے میں رونق افزائے دہر تھے ہم نے عرض کی کہ آپ ہمارے لئے

أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلَا تَدْعُوْ لَنَا، فَقَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهَا فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ وَعَظْمِهٖ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ، وَاللّٰهِ لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

مدد طلب کیوں نہیں فرماتے اور دعا کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کہ تم سے جو پہلے لوگ تھے انہیں پکڑ کر زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور پھر اس گڑھے میں بٹھایا جاتا پھر آرہ لا کر ان کے سر پر رکھا جاتا اور چلا کر آدمی کے دو ٹکڑے کر دئے جاتے نیز لوہے کی کنگھوں سے ان کے گوشت اور ہڈیوں کو چیر ڈالتے تھے لیکن یہ سلوک بھی انہیں دین سے نہیں ہٹانے پاتا تھا۔ خدا کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا تو اسے خدا کے سوا کسی اور کا خوف نہیں ہوگا اور بھیڑیے کا اپنی بکریوں کے بارے میں لیکن تم جلد بازی سے

باب ۱۰۳۹ فِي بَيْعِ الْمُكْرَهِ وَنَحْوِهٖ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهٖ۔

مجبور کا اپنے حقوق وغیرہ فروخت کرنا۔

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْطَلِقُوْا إِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا، فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذٰلِكَ أُرِيْدُ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ، فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: اِعْلَمُوْا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوْا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

کیسان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ یہود کی طرف چلو پس ہم آپ کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ بیت المدراس جا پہنچے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور انہیں پکارا۔ اے گروہ یہود، اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اے ابو القاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ فرمایا کہ میرا مقصد یہی ہے۔ پھر دوسری مرتبہ فرمایا تو انہوں نے جواب دیا۔ اے ابو القاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ حکم پہنچاتے ہوئے فرمایا۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ بیشک میں تمہیں جلاوطن کرنا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس کوئی مال ہو وہ اسے بیچ ڈالے ورنہ یہ بات ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المدارس کے یہودیوں کو جلاوطن کرتے وقت فرمایا کہ یہ بات اچھی ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے یعنی زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول ——— بخاری شریف میں پیچھے گذر چکا ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر کے یہودیوں کو اپنے دور خلافت میں جلاوطن کیا تو ان سے بھی یہی فرمایا تھا کہ وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔ جان لو کہ زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ اس زندہ حقیقت کے باوجود بعض لوگ مسلمان کہلاتے ہوئے اپنی رسول دشمنی کا مظاہرہ یوں کرتے ہیں: ——— "جس کا نام محمد

یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" ——— (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۸۲) ——— استغفر اللہ!

کیا خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بُو لہبی

کتنا بھیانک اور کتنا غیر اسلامی یہ نظریہ ہے کہ ہر شخص کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہزاروں چیزوں کا مالک و مختار بنا یا ہوتا ہے اور جس ہستی کو سب سے زیادہ مرحمت فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (اے محبوب!) ہم نے تمہیں کوثر عطا فرما دیا۔ اللہ کا محبوب فرمائے کہ میرے پروردگار نے مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا فرما دی ہیں۔ وہ فرمائیں کہ جان لو زمین کا مالک اللہ ہے اور اُس کا رسول۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خیبر کے یہودیوں سے یہی کہیں کہ زمین اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی لیکن یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

انسان جب بہکتا ہے تو کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے اوّلاً تو موصوف نے جو عقیدہ بیان کیا وہ سراسر غیر اسلامی اور رسول دشمنی کا آئینہ دار ہے۔ ثانیاً اس سے قطع نظر کرتے ہوئے دیکھیے کہ اندازِ بیان کتنا بھیانک ہے۔ کہ ان لفظوں سے ذرا بھی یہ بُو آتی ہے کہ یہ کوئی اُمتی اپنے نبی کے بارے میں لکھ رہا ہے جبکہ بات اس نبی کی ہے جو امام الانبیاء اور سید المرسلین ہے۔ جو رب العالمین کو اپنی کائنات میں ہر پیارے سے زیادہ پیارا ہے، جو ہر اونچے سے زیادہ اونچا ہے، جو ہر اچھے سے زیادہ اچھا ہے۔ جس کی بارگاہ میں اُن کی آواز سے اپنی آواز اونچی کرنے پر ساری عمر کے اعمال برباد ہو جاتے تھے، اُن کا نامی و اسم گرامی موصوف نے کس طرح لیا ہے؟ کیسے لکھا ہے؟ کیا ایسا لکھنے والے کے دل میں بارگاہِ رسالت کا ذرا بھی ادب واحترام تھا؟ گیا اس مصنف کا سینہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عداوت سے لبریز نہیں تھا؟ موصوف کی تائید و حمایت کرنے والوں سے ہماری التماس ہے کہ اے بھولے راہیو! کلمہ طیبہ کے ہمراہیو! خدا کے لیے اپنی جانوں پر ترس کھاؤ۔ یوں تعصب میں بے دردی سے اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بناؤ۔ اپنے ایمان کا بیڑہ اپنے ہندو پیشواؤں کی گنگا میں غرق نہ کرو۔ اپنا نفع نقصان دیکھو اور اپنا کھویا ہوا ایمان پھر حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ توبہ کر کے اس نبی کے دامنِ رحمت میں آ جاؤ جس کا کلمہ پڑھتے ہو۔ ان کی گستاخیوں سے باز آؤ اور اُن کے دامنِ رحمت میں پناہ لے لو کیونکہ

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

باب ۱۰۴۰ لَا یَجُوْزُ نِکَاحُ الْمُکْرَہِ وَلَا تُکْرِھُوْا فَتَیٰتِکُمْ عَلَی الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَمَنْ یُّکْرِھْھُّنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنْ بَعْدِ اِکْرَاھِھِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

مجبور کا نکاح جائز نہیں۔

اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو کہ بدکاری کریں جبکہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم دنیاوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری کی حالت پر ہیں بخشنے والا مہربان ہے (النور، آیت ۳۳)

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزْعَۃَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَیْ یَزِیْدَ ابْنِ جَارِیَۃَ

رسول عبدالرحمن اور مجمع جو دونوں یزید بن جاریہ انصاری کے صاحبزادے ہیں انہوں نے حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے

الانصاری عن خنساء بنت خذام الانصاریۃ ان اباھا زوجھا وھی ثیب فکرھت ذلک فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرد نکاحھا۔

۱۸۳۶۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکۃ عن ابی عمرو وھو ذکوان عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت قلت یا رسول اللہ یستأمر النساء فی ابضاعھن؟ قال نعم قلت فان البکر تستأمر فتستحی فتسکت قال: سکاتھا اذنھا۔

باب ۱۰۴۱ اذا اکرہ حتی وھب عبدا او باعہ لم یجز، وقال بعض الناس فان نذر المشتری فیہ نذرا فھو جائز بزعمہ وکذلک ان دبرہ۔

۱۸۳۷۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن جابر رضی اللہ عنہ ان رجلا من الانصار دبر مملوکا ولم یکن لہ مال غیرہ فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یشتریہ منی؟ فاشتراہ نعیم بن النحام بثمان مائۃ درھم۔ قال فسمعت جابرا یقول عبدا قبطیا مات عام اول۔

باب ۱۰۴۲ من الاکراہ کرہ وکرہ واحد۔

۱۸۳۸۔ حدثنا حسین بن منصور حدثنا اسباط بن محمد حدثنا الشیبانی سلیمان بن فیروز عن عکرمۃ عن ابن عباس قال الشیبانی وحدثنی عطاء ابو الحسن السوائی ولا اظنہ الا ذکرہ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما یا ایھا الذین امنوا لا یحل لکم ان

والد ماجد نے ان کی شادی کر دی اور وہ شوہر دیدہ تھیں چنانچہ انہیں یہ شادی ناپسند تھی تو وہ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہو گئیں۔ چنانچہ آپ نے اس نکاح کو منسوخ فرما دیا۔

ابن ابی ملیکہ نے ابو عمر ذکوان سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! عورتوں سے شادی کے بارے میں اجازت لی جاتی ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں نے عرض کی کہ جب کنواری لڑکی سے اجازت لی جاتی ہے تو وہ شرم کے مارے چپ ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

مجبور کا کسی کو غلام دینا یا خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ خریدار اگر اس میں سے نذر مانے تو ان کے نزدیک جائز ہے اور اسی طرح اگر مدبر کیا جائے تب بھی۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی انصاری آدمی نے ایک غلام کو مدبر کیا اور اس کے سوا اس کے پاس اور مال ہی نہیں تھا۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن نحام نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبطی غلام پہلے سال ہی مر گیا تھا۔

الاکراہ سے کَرہٌ اور کُرہٌ دونوں ہم معنی ہیں

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے شیبانی نے کہا کہ مجھ سے عطاء ابوالحسن سوائی نے حدیث بیان کی ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کا ذکر فرمایا کہ آیت۔ اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی (سورۃ النساء، آیت ۱۹) کے بارے میں فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب آدمی مر جاتا"

تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الْآيَةَ. قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِذَلِكَ.

بَابُ ۱۰۴۳ إِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ وَنَفَاهُ وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الْحُرُّ يُقِيمُ ذَلِكَ الْحَكَمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَذْرَاءِ بِقَدْرِ قِيمَتِهَا وَيُجْلَدُ، وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ الثَّيِّبِ فِي قَضَاءِ الْأَئِمَّةِ غُرْمٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

۱۸۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا فَأَرْسَلَ بِهَا فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ.

بَابُ ۱۰۴۴ يَمِينِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ إِنَّهُ

ولی عورت کے زیادہ مستحق ہوتے اگر وہ چاہتے تو اس کے ساتھ شادی کر لیتے، وہ چاہتے تو کسی دوسرے کے ساتھ اس کی شادی کر دیتے اور چاہتے تو نہ کرتے پس وہ عورت کے ولی سے زیادہ مستحق شمار ہوتے تھے، لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیۂ کریمہ نازل فرمائی۔

اگر عورت زنا پر مجبور کی گئی تو اس پر حد قائم نہیں ہوگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے (سورۂ النور آیت ۳۳) لیث نے کہا کہ مجھے نافع نے بتایا کہ صفیہ بنت ابو عبید نے انہیں خبر دی کہ امارت کے ایک غلام نے خمس کے مال کی ایک لونڈی سے زبردستی صحبت کر لی، یہاں تک کہ اس کی بکارت ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے اس پر حد جاری کی اور اسے شہر بدر کر دیا لیکن لونڈی کو دُرے نہیں لگائے کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔ زہری کا قول ہے کہ اگر کنواری لونڈی سے آزاد مرد جماع کرے تو لونڈی کی قیمت میں جتنی کمی واقع ہو گئی ہے حاکم اس شخص سے اتنی رقم وصول کرے گا اور اسے دُرّے لگائے گا اور ثیبہ لونڈی کی صورت میں آئمہ کرام کے فیصلے کے مطابق تاوان نہیں ہے لیکن اس پر حد قائم ہو

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جابر تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو، چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آنے لگا تو یہ اٹھیں، وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ (وہ گر پڑا اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔

کسی شخص کا اپنے ساتھی کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

أَخُوهُ إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ وَكَذَلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَخَافُ، فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ وَيُقَاتِلُ دُونَهُ وَلاَ يَخْذُلُهُ فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ الْمَظْلُومِ فَلاَ قَوَدَ عَلَيْهِ وَلاَ قِصَاصَ، وَإِنْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ عَبْدَكَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ هِبَةً وَتَحُلُّ عُقْدَةً أَوْ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الإِسْلاَمِ وَسِعَهُ ذَلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَوْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَنَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ لَمْ يَسَعْهُ لأَنَّ هَذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ إِنْ قِيلَ لَهُ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوِ ابْنَكَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ هَذَا الْعَبْدَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ يَلْزَمُهُ فِي الْقِيَاسِ وَلَكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُولُ الْبَيْعُ وَالْهِبَةُ وَكُلُّ عُقْدَةٍ فِي ذَلِكَ بَاطِلٌ فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلاَ سُنَّةٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لاِمْرَأَتِهِ هَذِهِ أُخْتِي وَذَلِكَ فِي اللَّهِ. وَقَالَ النَّخَعِيُّ إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِيَّةُ الْحَالِفِ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَنِيَّةُ الْمُسْتَحْلِفِ.

١٨٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ.

ہے جبکہ اس کو قتل وغیرہ کا ڈر ہو اسی طرح ہر وہ آدمی جس پر زبردستی کی جائے اور وہ ڈرے تو وہ اس سے ظلم کو دفع کرتا ہے لہذا اس پر قصاص نہیں ہے اگر اس سے کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا مردار کھانا ہوگا یا اپنا غلام فروخت کرنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا یا ہبہ کرنا ہوگا یا کوئی اور کام کرنے کو کہا جائے ورنہ تیرے باپ یا مسلمان بھائی کو قتل کر دیں گے، تو اس کی اجازت ہے کیونکہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا تجھے مردار کھانا ہوگا ورنہ ہم تیرے بیٹے یا باپ یا اور کسی عزیز کو قتل کر دیں گے تو اس کے لئے اجازت نہیں کیونکہ وہ شخص مجبور نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس کے خلاف کہا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو ضرور قتل کر دیں گے ورنہ اس غلام کو فروخت کر دے یا اپنے قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز ہبہ کر دے تو قیاس کے ساتھ ایسا کرنا اس کے لئے لازمی ٹھہرایا ہے۔ لیکن ہم یہ بہتر سمجھتے اور کہتے ہیں کہ بیع ہبہ وغیرہ ایسی حالت کے تمام عقود باطل ہیں۔ اُن حضرات نے ذی رحم محرم اور دوسروں میں کتاب وسنت کی سند کے بغیر تفریق کی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے اپنی زوجۂ مطہرہ کے متعلق کہا کہ یہ میری بہن ہے اور یہ اللہ کے دین میں ہونے کے لحاظ سے ہے۔ نخعی کا قول ہے کہ جب قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اگر وہ مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت کو دیکھا جائے گا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرے نہ اسے دوسروں کے سپرد کرے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالے اس کی حاجت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے۔

۱۸۴۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا. فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ.

عبیداللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) جب وہ مظلوم ہوتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہوں لیکن جب وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اسے روکو اور ظلم کرنے سے منع کرو کیونکہ اس کی مدد یہی ہے۔

كِتَابُ الْحِيَلِ

حیلوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ ۱۰۴۵ فِي تَرْكِ الْحِيَلِ وَإِنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فِي الْأَيْمَانِ وَغَيْرِهَا

حیلے ترک کرنا۔

اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی قسم وغیرہ میں اس نے نیت کی۔

۱۸۴۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

علقمہ بن وقاص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبے کے دوران فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اے لوگو! بیشک اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اور ہر شخص کو اسی کے مطابق ملے گا جیسی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہو گی اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کی تو وہ ہجرت اسی کی طرف شمار ہو گی جس چیز کے لئے ہجرت کی۔

بَابُ ۱۰۴۶ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں حیلہ کرنا۔

۱۸۴۳ ۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا، یہاں تک کہ وضو (دوبارہ) کرلے۔

بَابُ ۱۰۴۷ فِي الزَّكٰوةِ وَأَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ

زکوٰۃ میں حیلہ کرنا۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے ڈر سے اکٹھی چیزوں کو متفرق اور

خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ۔

۱۸۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ۔

۱۸۴۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا فَرَضَ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكٰوةِ قَالَ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَا اَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ بَعِيْرٍ حِقَّتَانِ فَاِنْ اَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا اَوْ وَهَبَهَا اَوِ احْتَالَ فِيْهَا فِرَارًا مِنَ الزَّكٰوةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ۔

۱۸۴۶ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ فَيَطْلُبُهُ وَيَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ قَالَ وَاللّٰهِ لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يَبْسُطَ يَدَهُ

متفرق چیزوں کو اکٹھا نہ کیا جائے۔

ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کے لئے فرض زکوٰۃ کی جو مقدار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی تھی۔ اس کے ساتھ یہ بھی لکھ بھیجا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق چیزوں کو اکٹھا نہ کیا جائے اور جو چیزیں اکٹھی ہیں انہیں متفرق نہ کیا جائے۔

مالک بن ابوعامر نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ ایک بکھرے ہوئے بالوں والا اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض فرمائی ہے؟ فرمایا کہ پانچ وقت کی نماز مگر اور جو تم اپنے دل کی خوشی سے پڑھو۔ پھر عرض کی کہ مجھے بتائیے کہ مجھ پر کتنے روزے فرض فرمائے ہیں؟ فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے مگر جو تم اپنے دل کی خوشی سے رکھ لو۔ عرض گزار ہوا۔ مجھے بتائیے کہ اللہ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی باتیں (ضروری ضروری) بتائیں اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کی ہیں نہ میں ان پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ ان میں سے کچھ کم کروں گا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا یا جنت میں داخل ہو گیا بعض لوگوں کو ایک سو بیس اونٹوں کے بارے میں کہا ہے کہ دو حقے دینے ہوں گے۔ اگر وہ ایک کو جان بوجھ کر ہلاک کر دے یا کسی کو دے ڈالے یا زکوٰۃ سے فرار کرنے کی خاطر کوئی اور حیلہ کرے تو اس پر

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز تمہارا جمع کیا ہوا مال جتکبرا سانپ ہو گا مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا لیکن وہ اسے تلاش کر کے کہے گا میں تو تیرا مال ہوں۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، وہ برابر اس کو تلاش کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ شخص ہاتھ پھیلائے گا تو وہ اسے اپنے منہ میں ڈال لے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانوروں کے وہ مالک

فَيُلْقِيهَا فَادَد قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا أَوْ بِغَنَمٍ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمَ فِرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ احْتِيَالًا فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنْ زَكَّى إِبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسَنَةٍ جَازَتْ عَنْهُ.

١٨٣٧ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ فَإِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ بَاعَهَا فِرَارًا وَاحْتِيَالًا لِإِسْقَاطِ الزَّكٰوةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ إِنْ أَتْلَفَهَا فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ.

باب ١٠١٨

١٨٣٨ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ، قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشِّغَارُ، قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ

جنہوں نے اس کا حق ادا نہ کیا ہوگا، قیامت کے روز وہ جانور اس پر مسلط کر دیے جائیں گے۔ وہ اپنے کھروں سے ان کے چہروں کو نوچیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ کسی شخص کے پاس اونٹ ہیں۔ وہ زکوٰۃ واجب ہونے سے ڈرتے ہوئے ان اونٹوں کو اونٹوں کے بدلے بیچ دے یا بکریوں، گایوں یا درہموں کے بدلے حیلہ کرتے ہوئے تو کوئی ڈر نہیں حالانکہ وہی کہتا ہے کہ اونٹوں کی زکوٰۃ کوئی ایک دن یا ایک سال پہلے بھی ادا کر دے تو جائز ہے۔

عبیداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ ماجدہ کی اس نذر کے بارے میں فتویٰ پوچھا جو انہوں نے مانی تھی اور پورا کرنے سے پہلے وفات پا گئی تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی طرف سے پوری کر دو۔ بعض لوگوں نے کہا جب اونٹ بیس ہو جائیں تو ان پر چار بکریاں دینا ہوں گی۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے ہبہ کر دے یا بیچ دے زکوٰۃ ساقط کرنے کے لئے فرار یا حیلہ کرتے ہوئے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اسی طرح اگر اسے ضائع کر دے اور وہ مر جائے تو اس کے مال م

شغار یعنی بدلے کا نکاح منع ہے۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ میں (عبیداللہ) نے نافع سے پوچھا کہ نکاح شغار کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس لئے دے کہ وہ اسے اپنی بیٹی کا نکاح دے گا اور مہر نہیں دینا ہوگا یا اپنی بہن کا نکاح دے اور وہ بھی بغیر مہر کے بہن کا نکاح دے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر حیلہ کے ساتھ نکاح شغار کرے تو جائز ہے لیکن شرط

بَاطِلٌ. وَقَالَ فِي الْمُتْعَةِ النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

۱۸۴۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا، فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْإِنْسِيَّةِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَمَتَّعَ فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

بَابُ ۱۰۴۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْبُيُوعِ وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ

۱۸۵۰. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ.

بَابُ ۱۰۵۰ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

۱۸۵۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ.

بَابُ ۱۰۵۱ مَا يُنْهَى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبُيُوعِ

وَقَالَ أَيُّوبُ يُخَادِعُونَ اللّٰهَ كَمَا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا لَوْ أَتَوُا الْأَمْرَ عِيَانًا كَانَ أَهْوَنَ عَلَيَّ.

۱۸۵۲. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

باطل ہوگی اور یہ بھی کہا کہ متعہ میں نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے متعہ اور شغار دونوں جائز ہیں اور شرط باطل ہے۔

امام محمد حنیف کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز اس سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اگر حیلہ کے ساتھ متعہ کرے تو نکاح فاسد ہے اور ان کے دوسرے بعض نے کہا کہ نکاح جائز اور شرط باطل ہے۔

تجارت میں حیلہ سازی ناپسندیدہ ہے۔

زائد پانی کو اس لئے نہ روکے کہ زائد گھاس بھی رکی رہے گی۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی سے اس لئے نہ روکے کہ زائد گھاس سے روکے گا۔

ملی بھگت سے بولی بڑھانا مکروہ ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ملی بھگت سے منع فرمایا ہے۔

تجارت میں دھوکہ دینا منع ہے۔

ایوب کا قول ہے کہ لوگ تو اللہ تعالی کو دھوکا دیتے ہیں۔ جس طرح آدمیوں سے دھوکا بازی کرتے ہیں اگر وہ صاف دلی سے کام کریں تو مجھ پر معاملہ بہت آسان ہوجائے۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ.

صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ اسے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خریدو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ کرنا۔

باب ۱۰۵۲ مَا يُنْهَى مِنَ الِاحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ وَأَنْ لَا يُكَمِّلَ صَدَاقَهَا

ولی کا اپنی پسندیدہ یتیم لڑکی سے نکاح کرنے اور پورا مہر نہ دینے کے لئے حیلہ کرنا منع ہے۔

۱۸۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ. قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ تُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

زہری کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے آیت اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں (سورہ النساء، آیت ۳) کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو ولی کی پرورش میں ہو، پھر وہ مال اور جمال کے باعث اس کی طرف رغبت رکھے لیکن دستور کے مطابق مہر سے کم میں اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ مہر ادا کرنے میں ان کے ساتھ انصاف کیا جائے پھر لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آیت وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ (سورۃ النساء آیت ۱۲۷) کے بارے میں فتویٰ پوچھا آگے پوری حدیث بیان کی۔

باب ۱۰۵۳ إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ

کسی کی لونڈی غصب کرنے کا حیلہ کرنا۔

أَنَّهَا مَاتَتْ فَقُضِيَ بِقِيمَةِ الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ وَيَرُدُّ الْقِيمَةَ وَلَا تَكُونُ الْقِيمَةُ ثَمَنًا، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لِأَخْذِهِ الْقِيمَةَ، وَفِي هَذَا احْتِيَالٌ لِمَنِ اشْتَهَى جَارِيَةَ رَجُلٍ لَا يَبِيعُهَا فَغَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ حَتَّى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيمَتَهَا فَيَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةُ غَيْرِهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ. وَلِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

پس کہہ دیا کہ وہ مر گئی، حاکم نے اس کی قیمت کا فیصلہ کر دیا پھر مالک کو وہ لونڈی مل جائے تو وہ اسی کی ہے۔ قیمت واپس لوٹائی جائے گی اور وہ اس کا مول قرار نہیں پائے گی۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ قیمت وصول کر لینے کے باعث لونڈی غاصب کی ہو گی اور بہانہ کیا کہ وہ مر گئی، یہاں تک کہ مالک نے اس کی قیمت لے لی۔ لہٰذا غاصب کے لئے دوسرے کی لونڈی جائز ہو گی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور دغاباز کے لئے قیامت کے روز جھنڈا ہو گا۔

۱۸۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُعْرَفُ بِهٖ.

باب ۱۰۵۴

۱۸۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَیْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ وَّاَقْضِیَ لَهٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِیْهِ شَیْئًا فَلَا یَاْخُذْ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ.

باب ۱۰۵۵ فِی النِّکَاحِ

۱۸۵۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ وَلَا الثَّیِّبُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ، فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اِذْنُهَا؟ قَالَ اِذَا سَکَتَتْ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنْ لَّمْ تُسْتَاْذَنِ الْبِکْرُ وَلَمْ تَزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ فَاَقَامَ شَاهِدَیْ زُوْرٍ اَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا فَاَثْبَتَ الْقَاضِیْ نِکَاحَهَا وَالزَّوْجُ یَعْلَمُ اَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ فَلَا بَاْسَ اَنْ یَّطَاَهَا وَهُوَ تَزْوِیْجٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۵۷ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ اَنْ یُّزَوِّجَهَا وَلِیُّهَا وَهِیَ کَارِهَةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی شَیْخَیْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَیْ جَارِیَةَ قَالَا فَلَا تَخْشَیْنَ فَاِنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ

نے فرمایا کہ قیامت کے روز ہر دھوکا باز کے لئے جھنڈا ہوگا جس کے باعث وہ پہچانا جائے گا۔

حق ثابت کرنے میں غلط بیانی نہ کی جائے۔

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی ایک بشر ہوں اور جب تم جھگڑتے ہو تو ہوسکتا ہے کہ تم میں سے ایک فریق دوسرے سے زیادہ خوش بیان ہو اور میں جو اس سے سنوں اس کے مطابق فیصلہ کردوں تو جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کردوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

نکاح میں حیلہ سازی کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لے لی جائے اور نہ ثیبہ کا جب تک وہ حکم نہ کرے۔ پس پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! کنواری سے کس طرح اجازت لی جائے؟ فرمایا کہ جب وہ خاموش ہو جائے (تو یہی اجازت ہے) بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کنواری لڑکی نے اجازت نہ دی اور نہ شادی کی تو ایک شخص نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہ کھڑے کر لئے کہ اس نے رضامندی سے شادی کی ہے اور قاضی اس کے نکاح کو برقرار رکھے حالانکہ خاوند جانتا ہے کہ گواہی باطل ہے تو اس کے ساتھ صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ نکاح صحیح ہے۔

یحیی بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر طیار کی اولاد سے ایک عورت کو اندیشہ ہوا کہ اس کا ولی اس کا نکاح کردے گا جبکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی۔ چنانچہ اس نے انصار کے دو بزرگوں یعنی حضرت عبدالرحمن اور حضرت مجمع کے لئے پیغام اعانت بھیجا جو حضرت جاریہ کے صاحبزادے تھے دونوں حضرات نے کہا کہ تم نہ ڈرو کیونکہ خنساء بنت خذام کا نکاح اس کے والد نے کردیا تھا اور وہ

أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ. قَالَ سُفْيَانُ وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ خَنْسَاءَ.

۱۸۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ إِنْسَانٌ شَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ بِأَمْرِهَا فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ فَإِنَّهُ يَسَعُهُ هَذَا النِّكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا.

۱۸۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ، قُلْتُ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي قَالَ إِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هَوِيَ رَجُلٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ بِكْرًا فَأَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى أَنْ تَزَوَّجَهَا فَأَدْرَكَتْ فَرَضِيَتِ الْيَتِيمَةُ فَقَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَةَ الزُّورِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ الْوَطْءُ.

بَابُ ۱۰۵۶ مَا يُكْرَهُ مِنِ احْتِيَالِ الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۶۰ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ وَكَانَ إِذَا

اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی تو نبی کریم نے اس نکاح کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبدالرحمن سے سنا کہ وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہتے کہ خنساء۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ حکم نہ دے اور کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ اجازت نہ دے۔ عرض کی گئی کہ اس کی اجازت کیسی ہے؟ فرمایا جبکہ وہ خاموش رہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی حیلہ کرکے دو جھوٹے گواہ کھڑے کرے کسی ثیبہ کی شادی کے پھر قاضی اس نکاح کو برقرار رکھے حالانکہ خاوند جانتا ہے کہ اس نے ہرگز شادی نہیں کی۔ تو یہ نکاح جائز ہے اور اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے۔ میں نے عرض کی کہ کنواری عورت تو شرماتی ہے۔ فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اس کی اجازت ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی یتیم لڑکی یا کنواری لڑکی کو چاہے اور وہ انکار کرے۔ پس یہ حیلہ کرکے دو جھوٹے گواہ اس بات کے کھڑے کرے کہ اس نے شادی کی ہے جب یتیم لڑکی کو اس بات کا پتہ لگا تو وہ بھی راضی ہوگئی اور قاضی نے بھی جھوٹی گواہی تسلیم کرلی حالانکہ خاوند کو اس کا باطل ہونا معلوم ہے اس کے ساتھ ہم

عورت کا اپنے خاوند اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنا ناپسندیدہ ہے۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس بارے میں حکم نازل ہوا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ نبی کریم میٹھی چیزوں اور شہد کو پسند فرماتے تھے اور آپ جب نماز عصر پڑھ لیتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہو جاتے۔ چنانچہ جب آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو وہاں معمول

صلى العصر اجاز على نسائه فيدنو منهن فدخل على حفصة فاحتبس عندها اكثر مما كان يحتبس فسألت عن ذلك فقال لي اهدت امرأة من قومها عكة عسل فسقت رسول الله صلى الله عليه وسلم منه شربة فقلت اما والله لنحتالن له فذكرت ذلك لسودة فقلت اذا دخل عليك فانه سيدنو منك فقولي له يا رسول الله اكلت مغافير فانه سيقول لا فقولي له ما هذه الريح وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يشتد عليه ان يوجد منه الريح فانه سيقول سقتني حفصة شربة عسل فقولي له جرست نحله العرفط وساقول ذلك وقوليه انت يا صفية فلما دخل على سودة قالت تقول سودة والذي لا اله الا هو لقد كدت ان ابادره بالذي قلت لي وانه لعلى الباب فرقا منك فلما دنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله اكلت مغافير قال لا قلت فما هذه الريح قال سقتني حفصة شربة عسل قلت جرست نحله العرفط فلما دخل علي قلت له مثل ذلك ودخل على صفية فقالت له مثل ذلك فلما دخل على حفصة قالت له يا رسول الله لا اسقيك منه قال لا حاجة لي به قالت تقول سودة سبحان الله لقد حرمناه قالت قلت لها اسكتي۔

باب ۱۰۵۷ ما يكره من الاحتيال في الفرار من الطاعون

۱۸۶۱ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن عبد الله بن عامر

سے زیادہ ٹھہرے۔ چنانچہ میں نے اس بارے میں آپ سے دریافت کیا تو مجھے بتایا کہ حفصہ کی کسی قومی عورت نے ان کے لئے شہد کی کپی بھیجی تھی اور انہوں نے رسول اللہ کو اس میں سے پلایا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں اس بارے میں ضرور کوئی حیلہ کروں گی پس میں نے حضرت سودہ سے اس کا ذکر کیا میں نے کہا کہ جب حضور آپ کے پاس تشریف لائیں اور قریب ہوں تو ان سے عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ پس حضور انکار فرمائیں گے تو عرض کرنا کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ کو یہ بات بہت گراں گزرے گی کہ ان سے بدبو آئے۔ چنانچہ حضور یہ ضرور فرمائیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے پس عرض کرنا کہ شاید مکھی نے غرفط عرق چوسا ہوگا اور میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہ! آپ بھی یہی کہنا۔ جب حضور حضرت سودہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت سودہ کا بیان ہے کہ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ حضور ابھی دروازے پر ہی تھے لیکن آپ کے پاس خاطر سے میرا ارادہ ہوا کہ میں وہ بات کہہ دوں جو آپ نے مجھ سے کہی تھی۔ جب رسول اللہ قریب ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ فرمایا کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے میں نے کہا، ہوسکتا ہے کہ شہد کی مکھی نے غرفط چوسا ہو۔ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا اور جب حضرت صفیہ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا۔ پس جب حضور حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو اس میں سے پلاؤں؟ فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت سودہ فرماتیں۔ سبحان اللہ ہم نے اسے حضور کے لئے حرام کر دیا۔ میں نے کہا کہ خاموش رہیے۔

طاعون کی جگہ سے بھاگنے کے لئے حیلہ تلاش کرنا برا ہے۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کی جانب روانہ ہوئے۔ جب وہ

بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ اِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .

۱۸۶۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهُ سَمِعَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ رِجْزٌ اَوْ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهٖ بَعْضُ الْاُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِاَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِاَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِنْهُ ۔

بَابٌ ۱۰۵۸ فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ ۔ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنْ وَهَبَ هِبَةً اَلْفَ دِرْهَمٍ اَوْ اَكْثَرَ حَتّٰى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِيْنَ وَاحْتَالَ فِي ذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيْهَا فَلَا زَكٰوةَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَخَالَفَ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِبَةِ وَاَسْقَطَ الزَّكٰوةَ .

۱۸۶۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ .

۱۸۶۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

سرغ کے مقام پر پہنچے تو انہیں خبر ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ نکلی ہے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی زمین میں طاعون کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جس جگہ یہ بیماری پھیل جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے فرار ہو کر نہ نکلو۔ پس حضرت عمر (یہ سن کر) سرغ سے واپس لوٹ آئے ۔

ابن شہاب سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ یہ حضرت عبدالرحمٰن کی حدیث سن کر واپس لوٹے ۔

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو حضرت سعد سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس میں بعض امتوں کو مبتلا کیا گیا۔ پھر اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا جو کبھی چلا جاتا اور کبھی واپس آ جاتا ہے۔ پس جو کسی جگہ اس کی خبر سنے تو وہاں نہ جائے اور اگر اسی جگہ ہو جہاں یہ بیماری آئے تو وہاں سے فرار کر کے نہ نکلے ۔

ہبہ اور شفعہ میں حیلہ کرنا ۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہبہ کرے۔ یہاں تک کہ اس کے پاس کئی سال رہیں۔ یوں اس میں حیلہ کرے اور پھر ہبہ کرنے والا واپس لے لے تو ان میں سے کسی پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور زکوٰۃ کو ساقط کر دیا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کی ہوئی کسی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے ۔ یہ بری مثال ہمارے لئے نہیں ہے ۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شفعہ

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ قَالَ: اِنَّمَا جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَۃَ فِیْ کُلِّ مَالَمْ یُقْسَمْ، فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَاشُفْعَۃَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: اَلشُّفْعَۃُ لِلْجِوَارِ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰی مَاشَدَّدَہٗ فَاَبْطَلَہٗ وَقَالَ اِنِ اشْتَرٰی دَارًا فَخَافَ اَنْ یَّاْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَۃِ فَاشْتَرٰی سَھْمًا مِنْ مِّائَۃِ سَھْمٍ ثُمَّ اشْتَرَی الْبَاقِیْ. وَکَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَۃُ فِی السَّھْمِ الْاَوَّلِ وَلَاشُفْعَۃَ لَہٗ فِیْ بَاقِی الدَّارِ وَلَہٗ اَنْ یَّحْتَالَ فِیْ ذٰلِکَ.

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ الشَّرِیْدِ قَالَ جَآءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ اِلٰی سَعْدٍ فَقَالَ اَبُوْرَافِعٍ لِلْمِسْوَرِ اَلَا تَاْمُرُ ھٰذَا اَنْ یَّشْتَرِیَ مِنِّیْ بَیْتِیَ الَّذِیْ فِیْ دَارِیْ فَقَالَ لَا اَزِیْدُہٗ عَلٰی اَرْبَعِ مِائَۃٍ اِمَّا مُقَطَّعَۃٍ وَاِمَّا مُنَجَّمَۃٍ، قَالَ اُعْطِیْتُ خَمْسَمِائَۃٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُہٗ وَلَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِہٖ مَا بِعْتُکَہٗ اَوْ قَالَ مَا اَعْطَیْتُکَہٗ، قُلْتُ لِسُفْیَانَ اِنَّ مَعْمَرًا لَّمْ یَقُلْ ھٰکَذَا قَالَ لٰکِنَّہٗ قَالَ لِیْ ھٰکَذَا. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّبِیْعَ الشُّفْعَۃَ فَلَہٗ اَنْ یَّحْتَالَ حَتّٰی یُبْطِلَ الشُّفْعَۃَ فَیَھَبُ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِی الدَّارَ وَیَحُدُّھَا وَیَدْفَعُھَا اِلَیْہِ وَیُعَوِّضُہُ الْمُشْتَرِیْ اَلْفَ دِرْھَمٍ فَلَا یَکُوْنُ لِلشَّفِیْعِ فِیْھَا شُفْعَۃٌ.

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ سَعْدًا سَاوَمَہٗ بَیْتًا بِاَرْبَعِمِائَۃِ مِثْقَالٍ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ

کو ہر اس چیز میں مقرر فرمایا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ جب حد بندی ہو گئی، راستے بدل دئے گئے تو شفعہ کی بات ختم ہو گئی بعض لوگوں کا قول ہے کہ شفعہ ہمسایوں کے لئے ہے پھر شدومد سے پیش کئے ہوئے دعوے کی طرف متوجہ ہوئے تو اسے باطل کر دیا اور کہا کہ اگر کوئی گھر خریدے اور ہمسائے کے شفعہ کرنے سے ڈرے لہذا اس نے مکان کا ۱/۱۰۰ حصہ خرید لیا۔ پھر باقی مکان خریدا اور پڑوسی کو شفعہ کا حق پہلے حصے میں ہے اور باقی گھر میں اسے شفعہ کا حق نہیں اور اس بارے میں یوں حیلہ کرے۔

عمرو بن شرید کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پھر اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا اور میں اُن کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس گیا چنانچہ ابو رافع نے حضرت مسور سے کہا کہ آپ ان سے یہ کیوں نہیں کہتے کہ میرے اس کمرے کو خرید لیں جو میرے مکان میں ہے انہوں نے فرمایا کہ میں چار سو درہم سے زیادہ میں نہیں خریدوں گا اور خواہ نقد دوں یا قسطوں میں کہا کہ مجھے تو اس کے پانچ سو نقد ملتے تھے لیکن میں نے نہ دیا اور اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی کو شفعہ کا زیادہ حق ہوتا ہے تو میں آپ کے ہاتھوں نہ بیچتا یا یہ کہا کہ میں آپ کو نہ دیتا۔ میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے کہا کہ معمر تو اس طرح نہیں کہتے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسی طرح کہا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ جب کوئی بیچنے کا ارادہ کرے تو شفعہ کے ڈر سے یہ حیلہ کر سکتا ہے جس سے حق شفعہ باطل ہو جائے گا۔ کہ بیچنے والا وہ مکان خریدار کو ہبہ کر دے اور اس کی حد بندی کر کے اس کے سپرد کر دے اور خریدار اس کے بدلے میں اسے ہزار درہم ادا کر دے تو شفعہ کرنے

ابو رافع کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ایک مکان چار سو مثقال میں خریدا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو میں آپ کو نہ دیتا۔ بعض

بِصَقَبِهِ لِمَا أَعْطَيْتُكَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ لِابْنِهِ الصَّغِيرِ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ

باب ۱۰۵۹ احْتِيَالِ الْعَامِلِ لِيُهْدَى لَهُ

۱۸۶۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ؟ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي.

۱۸۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةً وَ

لوگوں کا قول ہے کہ کوئی گھر کا ایک حصہ خریدے اور شفعہ کو باطل کرنا چاہے تو اپنے چھوٹے بچے کو ہبہ کر دے اور اس پر قسم نہیں ہے۔

حاکم کا حیلہ کرنا تاکہ اسے تحفہ بھیجا جائے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت ابوحمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے ایک شخص کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل مقرر فرمایا جس کو لتبیہ کہا جاتا تھا جب اس نے آکر حساب دیا تو کہا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ میرا تحفہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اچھا، تو تم اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھے رہتے اور دیکھتے کہ تمہارے لئے (وہاں سے) کتنے تحفے آتے اور تم اپنے بیان میں کتنے سچے ہو پھر آپ نے ہم سے خطاب کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ امابعد جب میں تم میں سے کسی کو کسی جگہ کا عامل بناتا ہوں جس کا اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے تو وہ میرے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے تحفۃً دیا گیا۔ یہ کیوں نہ کیا کہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا رہتا یہاں تک کہ اس کے پاس تحفے آتے۔ خدا کی قسم تم میں سے جو کوئی بغیر حق کے کسی چیز کو لے گا وہ اسے اٹھائے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ میں اچھی طرح پہچانتا ہوں کہ تم میں سے جب کوئی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا تو اس نے اونٹ اٹھایا ہوا ہوگا جو بلبلاتا ہوگا یا گائے جو ڈکراتی ہوگی یا بکری جو ممیاتی ہوگی۔ پھر اپنا دست مبارک بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور کہنے لگے۔ اے اللہ کیا میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا؟ یہ میری آنکھ نے دیکھا اور میرے کان نے سنا۔

حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی کسی گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے تو حیلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے اور نو سو ننانوے درہم نقد ادا کرے اور بیس ہزار میں سے باقی کے بدلے ایک دینار ادا کر دے۔ اگر شفعہ کرنے والا اسے لینا چاہے تو اسے بیس ہزار ادا کرنا ہوں گے ورنہ

بِتِسْعِيْنَ وَيَنْقُدُهُ دِيْنَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِيْنَ الْأَلْفَ فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيْعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَإِلَّا فَلَا سَبِيْلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ فَإِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ دِرْهَمًا وَدِيْنَارٌ لِأَنَّ الْبَيْعَ حِيْنَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرْفُ فِي الدِّيْنَارِ فَإِنْ وَجَدَ بِهٰذِهِ الدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ فَأَجَازَ هٰذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ

١٨٦٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَ

كِتَابُ التَّعْبِيْرِ

بَابُ ١٠٦٠ التَّعْبِيْرِ وَأَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

١٨٧٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ وَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ وَكَانَ يَأْتِيْ حِرَاءَ

اس گھر کو حاصل کرنے کی اور کوئی صورت نہیں۔ اگر گھر کا مالک کوئی اور نکل آئے تو فروخت کرنے والا خریدار کو وہی رقم واپس دے گا جو اس نے وصول کی یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار کیونکہ یہ تجارت اصل مالک مل جانے پر جو دینار پر اضافہ تھا باطل ہو گئی۔ اگر مکان میں کوئی عیب نکل آیا اگرچہ مالک کوئی دوسرا نہیں نکلا تو اسے بیس ہزار درہم لوٹانے ہوں گے۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ یوں مسلمانوں کے درمیان دھوکہ بازی کو جائز قرار دیا گیا حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (مسلمانوں کی تجارت میں) نہ خرابی ہوتی ہے، نہ خیانت اور نہ نقصان پہنچانے والی بات۔

ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو رافع نے حضرت سعد بن مالک کو ایک مکان چار سو مثقال میں فروخت کیا اور کہا۔ اگر میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا حق زیادہ ہے تو میں (حضرت ابو رافع) یہ مکان آپ کو نہ دیتا۔

کتاب التعبیر

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی۔

(دو سندیں) عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالے کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر سب سے پہلے وحی کی ابتدا یوں ہوئی۔ کہ سونے کی حالت میں سچے خواب نظر آنے۔ چنانچہ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر روز روشن کی طرح اس کی تعبیر سامنے آجاتی۔ آپ غار حرا

فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ اقْرَأْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ حَتَّى بَلَغَ مَا لَمْ يَعْلَمْ، فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ يَا خَدِيجَةُ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، وَقَالَ قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي، فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ. ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ. فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا أَكُونُ حَيًّا

میں تشریف لے جاتے عبادت کرتے اور وہاں کئی راتیں رہتے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ کی طرف واپس لوٹتے اور اسی طرح خورد و نوش کی چیزیں لے کر پھر چلے جاتے یہاں تک کہ ان کے پاس حق آ گیا جبکہ وہ غارِ حرا میں تھے یعنی ان کے پاس ایک فرشتے نے آ کر کہا کہ پڑھیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اسے جواب دیا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پھر اس نے پکڑ کر مجھے دبایا یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ یہاں تک کہ اس نے مجھے تیسری دفعہ دبایا، اتنا کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا: اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا ۔۔۔ تا مَا لَمْ يَعْلَمْ (سورۂ علق آیت ۱ تا ۵)۔ چنانچہ آپ اس کے ساتھ کانپتے ہوئے حضرت خدیجہ کے پاس تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس آپ کو کمبل اڑھا دیا گیا یہاں تک کہ آپ کا ڈر دور ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ اے خدیجہ! مجھے کیا ہو گیا؟ اور انہیں ساری بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ آپ کو خوش ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں ہونے دے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، بات سچی کہتے ہیں، سب کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان کی تواضع کرتے ہیں اور راہِ حق کے اندر پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس لے گئیں جو ان کے چچا زاد بھائی اور باپ کی طرف سے چچا بھی تھے۔ زمانۂ جاہلیت میں یہ نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھا کرتے تھے چنانچہ انہوں نے انجیل کا عربی میں ترجمہ کیا جتنا اللہ نے چاہا۔ یہ بہت بوڑھے اور نابینا تھے۔ چنانچہ حضرت خدیجہ نے کہا: اے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنیے۔ انہوں نے کہا کیا دیکھا؟ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا وہ انہیں بتایا۔ پس ورقہ نے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوا۔ اے کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب قوم آپ کو وطن سے نکالے گی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟ فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُوْدِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكُلَّمَا أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ، تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا، فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ، فَإِذَا أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَالِقُ الْإِصْبَاحِ ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ، وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ

بَابُ ١٠٦١ رُؤْيَا الصَّالِحِيْنَ: وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا۔

١٨٧١ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

بَابُ ١٠٦٢ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ

١٨٧٢ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا

کہا، کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا، ہاں۔ کوئی شخص برحق لے کر نہیں آیا جو آپ لائے ہیں مگر اس کے ساتھ عداوت رکھی گئی۔ اگر میں آپ کا زمانہ پاتا تو بھرپور مدد کرتا۔ پھر چند روز کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا آنا بھی بند ہو گیا جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ پہنچا، جس رنج و غم کی ہمیں خبریں پہنچیں، چنانچہ متعدد مرتبہ آپ پہاڑ کی بلند چوٹیوں پر چڑھے کہ وہاں سے خود کو گرا دیں۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر آپ کو گرانے کے لئے چڑھتے تو حضرت جبرئیل دکھائی دیتے اور کہتے: اے محمد مصطفےٰ آپ تو اللہ تعالیٰ کے برحق رسول ہیں۔ اس سے جوشِ اضطراب ٹھنڈا ہو جاتا اور دل کو قرار آ جاتا لہٰذا آپ واپس لوٹ آتے۔ جب بھی آپ پر وحی کا سلسلہ کچھ دنوں کے لئے بند ہوتا تو آپ کی یہی اضطرابی کیفیت ہوتی اور جب اسی ارادے سے آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تو حضرت جبرئیل اسی طرح آپ سے کہتے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ **فَالِقُ الْإِصْبَاحِ** سے دن کے وقت سورج کی روشنی اور رات کے وقت چاند کی چاندنی کا چمکنا مراد ہے۔

نیک لوگوں کے خواب۔

ارشادِ باری ہے: بیشک اللہ نے سچا کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب بیشک تم ضرور مسجدِ حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ تعالیٰ چاہے امن و امان سے، اپنے سروں کے بال منڈاتے یا ترشواتے بے خوف۔ تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں۔ تو اس سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی (سورۃ الفتح، آیت ۲۷)۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب جو نیک آدمی دیکھتا ہے وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب اللہ تعالٰی کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی جانب سے ہوتے ہیں۔

۱۸۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے لہٰذا چاہیے کہ اللہ تعالٰی کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کرے اور اگر اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی جانب سے ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ اس کی برائی سے پناہ مانگے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

باب ۱۰۶۳ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے یا نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ۔

۱۸۷۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا لَقِيتُهُ بِالْيَمَامَةِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. وَعَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

ابوسلمہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب برا خواب نظر آئے تو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگے اور بائیں جانب تھتکار دے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔ اسی طرح یحیٰی بن کثیر، عبداللہ بن قتادہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۸۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرد مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

۱۸۷۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

بَابُ ۱۰۶۴ الْمُبَشِّرَاتِ

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

بَابُ ۱۰۶۵ رُؤْيَا يُوسُفَ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ. قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ. وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کامل کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس کو ثابت، حمید، اسحاق بن عبد اللہ، شعیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبد اللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

بشارتیں۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے مبشرات کے۔ عرض کی گئی کہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا کہ اچھے خواب۔

حضرت یوسف کا خواب۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے "یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا، اے میرے باپ! میں نے گیارہ تارے، سورج اور چاند دیکھے، انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ کہا، اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ورنہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے، بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر، جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی۔ بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے (سورہ یوسف آیت ۴ تا ۶) نیز فرمایا: اے میرے باپ اور میرے خواب کی تعبیر ہے، بیشک اسے میرے رب نے سچا کیا بے شک

بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ إِخْوَتِيْ إِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ. رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ فَاطِرٌ وَالْبَدِيْعُ، وَالْمُبْتَدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ مِنَ الْبَدْءِ بَادِئَةٍ۔

بَابُ ۱۰۶۶ رُؤْيَا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّيْ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَّا إِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ مُجَاهِدٌ: أَسْلَمَا: سَلَّمَا مَا أُمِرَ بِهِ، وَتَلَّهُ: وَضَعَ وَجْهَهُ بِالْأَرْضِ.

بَابُ ۱۰۶۷ التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّ أُنَاسًا أُرُوا أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.

بَابُ ۱۰۶۸ رُؤْيَا أَهْلِ السُّجُوْنِ وَالْفَسَادِ وَالشِّرْكِ

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى. وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّيْ أَرَانِيْ أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّيْ أَرَانِيْ أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِيْ خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيْلِهِ إِنَّا نَرَاكَ

اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کرا دی تھی۔ بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کر دے۔ بیشک وہی علم و حکمت والا ہے۔ اے میرے رب! تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں۔ مجھے مسلمانی کی حالت میں اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں (سورۂ یوسف، آیت ۱۰۰، ۱۰۱)۔ فاطر و البدیع، والمبتدع والبارئ والخالق سب ایک ہیں۔

حضرت ابراہیم کا خواب۔ ارشاد ربانی ہے: پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہو گیا تو کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں۔ اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے؟ کہا، اے میرے باپ! کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے۔ خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔ تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا، اس وقت کا حال نہ پوچھ اور ہم نے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بیشک تو نے خواب سچا کر دکھایا۔ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو (سورۂ الصافات آیت ۱۰۲ تا ۱۰۵)۔ مجاہد کا قول ہے کہ اسلما سے یہ مراد ہے کہ دونوں نے تسلیم کر لیا جو انہیں حکم دیا گیا تھا۔ وتلہ اور چہرہ زمین پر رکھا۔

متعدد آدمیوں کا ایک ہی خواب دیکھنا۔

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کو شب قدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آخری دس راتوں میں ہے۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

قیدیوں، مفسدوں اور مشرکوں کے خواب۔

ارشاد ربانی ہے: اور اس کے ساتھ قید خانے میں دو جوان داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرندے کھاتے ہیں۔ ہمیں اس کی تعبیر بتائیے

مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ. قَالَ لَا يَأْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهٖ
إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيْلِهٖ قَبْلَ أَنْ يَّأْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا
مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ إِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ. وَاتَّبَعْتُ
مِلَّةَ اٰبَآءِيْ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ مَا
كَانَ لَنَا أَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ
اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ. يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ
ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ؟ وَقَالَ الْفُضَيْلُ لِبَعْضِ
الْأَتْبَاعِ. يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ
أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ. مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
إِلَّا أَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَا أَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا أَنْزَلَ
اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ أَمَرَ أَلَّا
تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ
أَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ
فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّأْسِهٖ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِيْ
فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ. وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ أَنَّهٗ نَاجٍ
مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ
ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ. وَ
قَالَ الْمَلِكُ إِنِّيْ أَرٰى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَّأْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّأُخَرَ
يٰبِسٰتٍ يٰأَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ
لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ. قَالُوْا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا
نَحْنُ بِتَأْوِيْلِ الْأَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ. وَقَالَ الَّذِيْ
نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ
بِتَأْوِيْلِهٖ فَأَرْسِلُوْنِ. يُوْسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيْقُ
أَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَّأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ
عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّأُخَرَ يٰبِسٰتٍ

بیشک ہم آپ کو نیکوکار دیکھتے ہیں۔ یوسف نے کہا کہ جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتادوں گا۔ یہ اُن علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے اُن لوگوں کا دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا دین اختیار کیا۔ ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں۔ یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اے میرے قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدا رب اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔ تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نام، جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں۔ اللہ نے اُن کی کوئی سند نہیں اتاری۔ حکم نہیں مگر اللہ کا۔ اس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اے قید خانے کے دونوں ساتھیو! تم میں ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلائے گا۔ رہا دوسرا تو وہ سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے۔ حکم ہوچکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے اور یوسف نے اُن دونوں میں رہائی پاتا ہوا سمجھا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا تو شیطان نے اُسے بھلا دیا کہ اپنے بادشاہ کے سامنے یوسف کا ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیل خانے میں رہا۔ اور بادشاہ نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ سات موٹی گائیں سات دُبلی گایوں کو کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی۔ اے درباریو! میرے خواب کا جواب دو، اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہو۔ بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے۔ اور بولا وہ جوان دونوں میں سے بچا تھا اور ایک مدت بعد اسے یاد آیا۔ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا لہذا مجھے بھیجو۔ اے یوسف! اے صدیق! ہمیں تعبیر دیجیے سات فربہ گایوں کی جنہیں سات دُبلی گائیں کھاتی ہیں اور سات ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی۔ شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ جاؤں، شاید وہ آگاہ ہوں۔ کہا تم کھیتی کروگے سات برس لگاتار تو جو کاٹو اسے اس کی بال میں رہنے دو مگر تھوڑا کہ جتنا کھالو۔ پھر اس کے بعد سات سخت برس آئیں گے کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے پہلے جمع کر رکھا تھا مگر تھوڑا

لَعَلِّيْ أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ. قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْبُلِهٖ إِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَأْكُلُوْنَ. ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ. ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ. وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ وَادَّكَرَ افْتَعَلَ مِنْ ذَكَرَ أُمَّةٍ قَرْنٍ. وَيُقْرَأُ أَمَةٍ نِسْيَانٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْصِرُوْنَ الْأَعْنَابَ وَالدُّهْنَ تُحْصِنُوْنَ: تَحْرُسُوْنَ.

جو بچا لو۔ پھر اُن کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں پر بارش برسائی جائے گی اور اس میں رس نچوڑیں گے۔ اور بادشاہ بولا کہ اُنہیں میرے پاس لے آؤ۔ تو جب اُس کے پاس ایلچی آیا، کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس واپس لوٹ جا (سورۂ یوسف، آیت ۴۶ تا ۴۹)۔ وَادَّكَرَ یہ لفظ ذِکر کا بابِ افتعال ہے۔ اُمَّةٍ ایک مدت، بعض نے اسے أَمَةٍ پڑھا ہے بمعنی نسیان۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ يَعْصِرُوْنَ انگور اور تیل نچوڑیں گے۔ تُحْصِنُوْنَ تم حفاظت کرتے ہو۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدَةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِيْ لَأَجَبْتُهُ.

سعید بن مسیب اور ابو عبیدہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں قید خانے میں اتنا عرصہ رہتا جتنے دنوں حضرت یوسف رہے اور پھر مجھے بلانے والا آتا تو میں ضرور اس کی بات مان لیتا۔

بَابٌ ۱۰۶۹ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ.

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ إِذَا رَآهُ فِيْ صُوْرَتِهٖ.

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے فرمایا جبکہ کوئی حضور کو آپ ہی کی صورت میں دیکھے۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مومن کامل کا خواب

فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَخَیَّلُ بِیْ. وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ.

نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَنْفِثْ عَنْ شِمَالِہٖ ثَلَاثًا وَّلْیَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ وَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَزَایَابِیْ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی جانب سے۔ اگر کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ ناپسند کرے تو تین مرتبہ بائیں جانب تھتکار دے اور شیطان سے پناہ مانگنی چاہیئے تو وہ خواب نقصان نہیں دے گا اور شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِیٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِی الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ. تَابَعَہٗ یُوْنُسُ وَابْنُ اَخِی الزُّھْرِیِّ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے حق کو دیکھا اسی طرح یونس اور زہری کے بھتیجے نے روایت کی ہے۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنِی ابْنُ الْھَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَکَوَّنُنِیْ.

عبد اللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

بَابُ ۱۰۷۰ رُؤْیَا اللَّیْلِ رَوَاہُ سَمُرَۃُ

رات کو خواب دیکھنا، اس کو حضرت سمرہ نے روایت کیا۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِیُّ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَۃَ اِذْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ حَتّٰی وُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَقِلُوْنَھَا.

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے کلام کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں رات کے وقت سویا ہوا تھا جبکہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، یہاں تک کہ میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور آپ حضرات ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہیں۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۹۰۰ اور ۲۱۳۵ میں بھی موجود ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے زمین کی کنجیاں

عطا فرمادی گئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم نے آپ کو زمین کا مالک بنا رکھا ہے۔ یہ مجازی اور عطائی ملکیت ہے ورنہ حقیقی مالک تو خدا کے سوا کوئی نہیں اور نہ کوئی ہو سکتا ہے۔ ہاں یہ عطائی ملکیت کے لیے ہی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ہم نے تمہیں کوثر عطا فرما دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدا داد اختیارات کا انکار کرنا خدا کی دین کا منکر ہونا ہے اور اس کا سبب عداوتِ رسول کے سوا اور کیا ہے؟ خدائے ذوالمنن رسول دشمنی کی بیماری سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے اور اپنی دین کا منکر ہونے سے بھی بچائے۔ آمین۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا تَقْطُرُ مَاءً مُّتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے رات کے وقت کعبۃ اللہ کے پاس خواب دکھایا گیا۔ پس میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جیسے تم گندمی رنگ کے خوبصورت آدمی کو دیکھتے ہو۔ اس کے بڑے خوبصورت گیسو تھے جیسے خوبصورت تم نے کسی آدمی کے دیکھے ہوں۔ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں کا سہارا لئے ہوئے یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لئے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ایک گھنگریالے بالوں والے آدمی کو دیکھا جو داہنی آنکھ سے کانا تھا گویا وہ پھولا ہوا انگور تھی۔ میں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے؟ چنانچہ کہا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَّاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُهُ حَتّٰى كَانَ بَعْدُ۔

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آج رات مجھے خواب دکھایا گیا ہے اور ساری حدیث بیان کی۔ اسی طرح سلیمان بن کثیر اور زہری کے بھتیجے اور سفیان بن حسین نے زہری، عبیداللہ، حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ شعیب، اسحاق بن یحییٰ، زہری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور معمر پہلے اس کی سند بیان نہیں کیا کرتے تھے لیکن بعد میں کرنے لگے۔

باب ۱۰۷۱ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ.

دن کے وقت خواب دیکھنا۔

ابن عون نے ابن سیرین سے روایت کی کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے۔

۱۸۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ. كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ، قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ پس ایک روز آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا اور وہ آپ کے سر مبارک کو سہلانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آگئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں اور اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا بادشاہوں کی طرح جو تختوں پر ہوں۔ یہ اسحاق راوی کا شک ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یارسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمالے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی اور سر رکھ کر سو گئے۔ پھر جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں پھر اسی طرح فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یارسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمالے۔ فرمایا کہ تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے زمانہ میں سمندری جہاز پر سوار ہوئیں اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر جان بحق ہو گئیں۔

باب ۱۰۷۲ رُؤْيَا النِّسَاءِ

عورتوں کا خواب دیکھنا۔

۱۸۹۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابن شہاب نے خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، انہوں نے بتایا کہ مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے

وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِيْنَ قُرْعَةً قَالَتْ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَ اَنْزَلْنَاهُ فِيْ اَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِيْ اَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ؟ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هُوَ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ، وَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا ذَا يُفْعَلُ بِيْ فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ بَعْدَهُ اَحَدًا اَبَدًا

میں آئے اور ہم نے انہیں اپنے گھروں میں اتارا۔ چنانچہ وہ اس بیماری میں مبتلا ہو گئے جس میں انہوں نے وفات پائی تھی جب غسل دے کر انہیں ان کے کپڑوں کا کفن پہنا دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پس میں نے کہا کہ اے ابو سائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بزرگی عطا فرمائی ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان اللہ تعالیٰ اور کس کو بزرگی دے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو خدا کی قسم وفات پا گئے اور خدا کی قسم میں ان کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن قسم ہے خدا کی کہ اپنی عقل سے تو میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ پس انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم اس کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا وَقَالَ: مَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ وَاَحْزَنَنِيْ فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ.

ابو الیمان، شعیب نے زہری سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا میں اپنی عقل سے نہیں جانتا کہ ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے اس بات کا رنج ہوا تو میں سو گئی۔ پس میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان کے لئے ایک چشمہ جاری ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا۔ "یہ ان کا عمل ہے"۔

بَابٌ ۱۰۷۳ اَلْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں جو ایسا دیکھے تو بائیں جانب تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمُ الْحُلْمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی اور شہسواروں سے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے جب تم میں سے کسی کو خواب پریشان نظر آئے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو بائیں جانب تھتکار دینا چاہیے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

بَابُ ۱۰۷۴ اللَّبَنِ ۔

دودھ دیکھنا۔

۱۸۹۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي يَعْنِي عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْعِلْمَ ۔

حمزہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے بھی نکلنے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

ف: اس حدیث اور اس سے اگلی میں ہے کہ خواب کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ سے بھرا ہوا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے خوب سیر ہو کر نوش فرمایا اور بچا ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرما دیا۔ حاضرین بارگاہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے علم مراد ہے۔ معلوم ہوا کہ اُمتِ محمدیہ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی شان بہت بلند و بالا ہے کہ انھیں خاص الخاص علوم میں سے بھی حصہ مل گیا۔

اسی طرح حدیث ۱۸۹۵ اور ۱۸۹۶ میں آپ کے ایک خواب کا ذکر ہے کہ بعض صحابہ کرام کے دینی درجات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کی قمیصوں کی شکل میں دکھائے گئے جبکہ اُن سب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دینی لحاظ سے افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا دکھائے گئے ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔

بَابُ ۱۰۷۵ إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ ۔

جب دودھ پینے سے اپنے اطراف یا ناخنوں میں بھی سیرابی دیکھے۔

۱۸۹۴ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ الْعِلْمَ ۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس پیالے میں دودھ لایا گیا۔ پس میں نے پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ جو گرد بیٹھے ہوئے تھے وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

بَابُ ۱۰۷۶ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں قمیص دیکھنا۔

۱۸۹۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ...

ابو امامہ بن سہل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن شهاب قال حدثني ابو امامة بن سهل انه سمع ابا سعيد الخدري يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا انا نائم رايت الناس يعرضون علي وعليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ دون ذلك ومر علي عمر بن الخطاب وعليه قميص يجره قالوا ما اولت يا رسول الله قال الدين۔

نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں۔ بعض کی قمیص تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے نیچی۔ جب عمر بن خطاب میرے پاس سے گزرے تو ان کی قمیص گھسٹ رہی تھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

باب ١٠٧٧ الجر القميص في المنام

خواب میں قمیص گھسٹتی ہوئی دیکھنا۔

١٠٩٦ حدثنا سعيد بن عفير حدثني الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب اخبرني ابو امامة ابن سهل عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه انه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا انا نائم رايت الناس عرضوا علي وعليهم قمص فمنها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ دون ذلك وعرض علي عمر بن الخطاب وعليه قميص يجتره قالوا فما اولته يا رسول الله؟ قال الدين

ابوامامہ بن سہل کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا جو مجھ پر پیش کئے جا رہے تھے اور ان کے اوپر قمیصیں تھیں۔ پس ان میں سے کسی کی تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے کم وبیش اور جب عمر بن خطاب کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو وہ اپنی قمیص کو گھسیٹ رہے تھے لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ اس سے کیا مراد ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

باب ١٠٧٨ الخضر في المنام والروضة الخضراء

خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا۔

١٠٩٧ حدثنا عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا حرمي بن عمارة حدثنا قرة بن خالد عن محمد بن سيرين قال قال قيس بن عباد كنت في حلقة فيها سعد بن مالك وابن عمر فمر عبد الله بن سلام فقالوا هذا رجل من اهل الجنة فقلت له انهم قالوا كذا وكذا قال سبحان الله ما كان ينبغي لهم ان يقولوا ما ليس لهم به علم انما رايت كانما عمود وضع في روضة خضراء فنصب فيها وفي راسها عروة وفي اسفلها منصف والمنصف

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ قیس بن عبادہ نے فرمایا کہ میں اس مجلس میں تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر بھی تھے تو وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا: یہ آدمی اہل جنت سے ہے۔ میں نے کہا کہ لوگوں نے یہ کہا ہے۔ کہا سبحان اللہ! لوگوں کو ایسی بات نہیں کہنی چاہئے جس کا انہیں علم نہ ہو۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو کسی سرسبز و شاداب باغ میں رکھا ہوا ہے اور اس میں نصب کر دیا گیا۔ اس کی چوٹی پر انڈا اور نیچے ایک ملازم ہے۔ منصف اور المنصف دونوں الوصیف سے ہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ چڑھو۔ پس میں چڑھا یہاں تک کہ میں نے اس کنڈے کو جا پکڑا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی

الْوَصِيفُ فَقِيلَ ارْقَهْ فَرَقِيتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس خواب کو عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب وفات پائیں گے تو دین کے کنڈے کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہوں گے۔

باب ۱۰۷۹ كَشْفِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَنَامِ۔

خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا۔

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں کہ ریشمی کپڑے کے اندر تمہیں ایک آدمی نے اٹھایا ہوا تھا۔ پھر وہ کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں نے اس کے اوپر سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو وہ تم تھیں۔ پس میں کہتا ہوں کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

باب ۱۰۸۰ ثِيَابِ الْحَرِيرِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا۔

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُكِ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ رَأَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ لَهُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ ثُمَّ أُرِيتُكِ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئیں، کہا گیا کہ کیا آپ ان سے شادی کریں گے؟ پہلی دفعہ دیکھا کہ فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ منہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔ پھر دوسری مرتبہ مجھے تم دکھائی گئیں تو فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ منہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو وہ تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

باب ۱۰۸۱ الْمَفَاتِيحِ فِي الْيَدِ

ہاتھ میں کنجیاں دیکھنا۔

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے اور رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں۔ محمد نامی کسی بزرگ کا قول ہے کہ مجھ تک یہ بات

نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْأَمْرَيْنِ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ.

باب ۱۰۸۲ التَّعْلِيقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ

۱۹۰۱ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ وَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ.

باب ۱۰۸۲ عَمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهِ

باب ۱۰۸۳ الْإِسْتَبْرَقِ وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۲ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ.

پہنچی ہے کہ جوامع الکلم سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور یعنی لمبے چوڑے مضامین جو پہلے کتابوں میں سماتے تھے اور ہوتے ایک، دو باتوں کے متعلق تھے، وہ آپ کے لئے جمع فرما دیئے تھے۔

خواب میں کنڈہ یا حلقہ پکڑ کر لٹکنا۔

عبداللہ بن محمد، ازہر، ابن عون، خلیفہ، معاذ، ابن عون، محمد، قیس بن عباد، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے درمیان میں ایک ستون ہے جس کی چوٹی پر ایک کنڈہ ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو، میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں۔ پھر میرے پاس ایک ملازم آیا تو اس نے میرے کپڑے سنبھالے تو میں چڑھ گیا اور میں نے کنڈے کو پکڑ لیا۔

جب میں بیدار ہوا تو کنڈہ میں نے پکڑا ہوا تھا پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون بھی اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈہ مضبوط کنڈہ ہے یعنی آخری وقت تک تم اسلام کو ہمیشہ پکڑے رہو گے۔

اپنے تکیے کے نیچے خیمے کے ستون دیکھنا۔

خواب کے اندر کریب دیکھنا، جنت میں داخل ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے۔ میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اسی کے اندر مجھے اڑا کر لے جاتا ہے۔ پس میں نے حضرت حفصہ سے یہ واقعہ بیان کیا، حضرت حفصہ نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک آدمی ہے یا یہ فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔

باب ۱۰۸۴ الْقَيْدِ فِي الْمَنَامِ.

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ عَوْفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَقُولُ هٰذِهِ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ، الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ، حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللّٰهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ، وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ، وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ. وَرَوَى قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كُلَّهُ فِي الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عَوْفٍ أَبْيَنُ. وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لَا تَكُونُ الْأَغْلَالُ إِلَّا فِي الْأَعْنَاقِ.

باب ۱۰۸۵ الْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى تُوُفِّيَ، ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ. فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ، قَالَ: وَمَا يُدْرِيكِ؟ قُلْتُ لَا أَدْرِي

خواب میں قید ہو جانا۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ قیامت کے قریب مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوا کرے گا اور مومن کامل کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ جو کہا گیا وہ میں بھی کہتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ذہنی خیالات (۲) شیطان کی طرف سے ڈرایا جانا (۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت۔ پس جو کوئی ایسی چیز دیکھے کہ اسے ناپسند کرتا ہو تو کسی سے بیان نہ کرے اور چاہیے کہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو جائے۔ اُن کا بیان ہے کہ وہ خواب میں طوق کا دیکھنا ناپسند کرتے اور قید ہونے کو پسند کرتے اور کہتے ہیں کہ قید ہونا دین میں ثابت قدمی ہے۔ قتادہ، یونس، ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور بعض حضرات نے ان تمام باتوں کو حدیث ہی میں درج کر دیا ہے، اور عوف (اعرابی) کی روایت زیادہ واضح ہے۔ یونس کا قول ہے کہ میں قید کی تعبیر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف سے خیال کرتا ہوں۔ امام بخاری کا قول ہے کہ طوق صرف گردنوں میں ہی ہوتے ہیں۔

خواب میں بہتا ہوا چشمہ دیکھنا۔

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو ان کی عورتوں میں سے ایک عورت تھیں اور جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، حضرت عثمان بن مظعون رہائش کے لئے قرعہ اندازی میں ہمارے لئے نکلے جبکہ انصار نے مہاجرین کی رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی تھی۔ وہ بیمار پڑ گئے اور ہم نے تیمارداری کی لیکن وہ وفات پا گئے تو ہم نے اُن کے کپڑوں کا کفن دے دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں نے کہا۔ اے ابو سائب! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ میں آپ پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم، مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں۔ فرمایا

وَاللهِ قَالَ: اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللهِ وَاللهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ، فَوَاللهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهُ، قَالَتْ وَرَاَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِيْ. فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِيْ لَهُ.

بَابٌ ۱۰۸۶ نَزْعُ الْمَاءِ مِنَ الْبِئْرِ حَتّٰى يَرْوَى النَّاسُ رَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۰۵ ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا عَلٰى بِئْرٍ اَنْزِعُ مِنْهَا اِذْ جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللهُ لَهُ ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فَرْيَهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

بَابٌ ۱۰۸۷ نَزْعِ الذَّنُوْبِ وَالذَّنُوْبَيْنِ مِنَ الْبِئْرِ بِضَعْفٍ

۱۹۰۶ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَا رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فَرْيَهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

کہ جہاں تک اُن کی بات ہے تو انہوں نے وفات پائی اور میں اُن کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اپنی عقل سے نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا۔ حضرت ام العلاء نے کہا کہ خدا کی قسم اُن کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کے لئے خواب میں دیکھا کہ چشمہ جاری ہے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ یہ اُن کا عمل ہے جو اُن کے لئے جاری رہے گا۔

خواب میں اتنا پانی کنوئیں سے نکالنا کہ تمام لوگ سیراب ہو جائیں

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر ہوں اور اس سے پانی نکال رہا ہوں کہ ابوبکر اور عمر آگئے پس ابوبکر نے ڈول لے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول نکالے اور اُن کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کو معاف فرمائے۔ پھر وہ ابوبکر کے ہاتھ سے عمر بن خطاب نے لے لیا اور وہ اُن کے ہاتھ میں چرس بن گیا۔ پس میں نے لوگوں میں سے کسی شہ زور کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

کنوئیں سے ایک ڈول یا دو ڈول نکالنا اور کمزوری کے ساتھ۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کی روایت کی جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے متعلق ہے۔ حضور نے فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہیں پس حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اُن کی کمزوری تھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابن خطاب کھڑے ہوئے تو وہ ڈول ان کے ہاتھوں میں چرس بن گیا۔ میں نے کسی طاقتور کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

١٩٠٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

بَابٌ ١٠٨٨ الِاسْتِرَاحَةِ فِي الْمَنَامِ

١٩٠٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنِّي عَلَى حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيحَنِي فَنَزَعَ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ.

بَابٌ ١٠٨٩ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ

١٩٠٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ قُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ أَعَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ پس میں نے اس میں سے ڈول نکالے جتنے اللہ نے چاہے۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابو قحافہ نے لے لیا پس انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی۔ اللہ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ چرس بن گیا تو اسے عمر بن خطاب نے لے لیا۔ میں نے لوگوں میں سے کوئی ایسا جوانمرد نہیں دیکھا جو عمر بن خطاب کی طرح پانی نکالے یہاں تک کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

خواب میں آرام کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک حوض پر ہوں اور لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں۔ پس ابو بکر آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تاکہ مجھے آرام پہنچائیں۔ پس انہوں نے دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں ضعف تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب آئے اور انہوں نے وہ ان سے لے لیا۔ وہ برابر نکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر لوٹ گئے اور حوض حسب معمول جاری تھا۔

خواب میں محل دیکھنا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ اس کے اندر کوئی عورت محل کے ایک جانب وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ کہا کہ حضرت عمر بن خطاب کا۔ چنانچہ مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اور میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ اس پر حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رو دیے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر

رَسُولَ اللهِ أَغَارُ۔

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ قَالَ وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ

باب ۱۰۹۰ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ عَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَغَارُ

باب ۱۰۹۱ الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ۔

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعَرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا، قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ

قربان، کیا میں آپ پر غیرت کھاتا۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کے محل کے پاس تھا میں نے کہا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ کہا گیا کہ ایک قریشی آدمی کے لئے پس اے ابن خطاب! مجھے اس میں داخل ہونے سے کس چیز نے نہیں روکا مگر میں تمہاری غیرت کو جانتا ہوں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں؟

خواب میں وضو کرنا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک مکان کے گوشے میں کوئی عورت وضو کر رہی تھی تو میں نے کہا کہ یہ مکان کس کے لئے ہے؟ جواب دیا گیا کہ حضرت عمر کے لئے۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر روئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کروں۔

خواب میں کعبہ کا طواف کرنا۔

سالم بن عبداللہ بن عمر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ وہاں گندمی رنگ، سیدھے بالوں والا ایک آدمی، دو آدمیوں کے درمیان تھا اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ حضرت ابن مریم ہیں۔ میں واپس لوٹنے لگا تو ایک سرخ رنگ کے بھاری آدمی پر نظر پڑی جس کے بال گھنگریالے اور وہ داہنی آنکھ سے کانا تھا، جو پکے ہوئے انگور کے مانند تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ دجال ہے، جو تمام لوگوں میں ابن قطن کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے اور

قَطَنٍ وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ۔

ابن قطن نامی آدمی بنی مصطلق کا تھا جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

باب ۱۰۹۲ إِذَا أَعْطَى فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ۔

خواب میں اپنی بچی ہوئی چیز دوسرے کو دینا۔

۱۹۱۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلَهُ عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا۔ یہاں تک کہ اس کی سیرابی کا اثر محسوس کیا۔ پھر میں نے اس میں سے بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

باب ۱۰۹۳ الْأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ۔

خواب میں امن دیکھنا اور خوف دور ہونا۔

۱۹۱۴ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُصُّونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكِحَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرَى هَؤُلَاءِ، فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَا بِي إِلَى جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ: اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ أُرَانِي لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ فَقَالَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خواب دیکھا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اور پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعبیر کے بارے میں فرماتے جو اللہ چاہتا۔ میں ان دنوں نو عمر لڑکا تھا اور نکاح سے پہلے میرا گھر مسجد ہی تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر تیرے اندر کوئی بھلائی ہوتی تو تو بھی ان حضرات کی طرح خواب دیکھتا جب رات کے وقت میں سونے لگا تو دعا کی۔ اے اللہ! اگر تو میرے اندر کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے بھی خواب دکھا۔ اسی حالت کے اندر میں سو گیا تو میرے پاس دو فرشتے آئے اور ہر ایک کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز تھا وہ مجھے لے کر جہنم کی طرف چل دیئے اور میں ان کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا۔ اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پھر مجھے دکھایا گیا کہ ایک فرشتہ مجھ سے ملا۔ جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ ڈرو مت، تم اچھے آدمی ہو اگر نماز زیادہ پڑھتے رہے۔ پس وہ مجھے لے چلے یہاں تک کہ جہنم کے کنارے لا کھڑا کیا۔ وہ کنوئیں کی طرح گول تھی اور کنوئیں کی طرح اس کی

لَنْ تُرَاعَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَنْتَ لَوْ تُكْثِرُ الصَّلَاةَ
فَانْطَلَقُوْا بِيْ حَتّٰى وَقَفُوْا بِيْ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ
فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ لَهٗ قُرُوْنٌ كَقَرْنِ
الْبِئْرِ بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهٖ مِقْمَعَةٌ
مِنْ حَدِيْدٍ وَاَرٰى فِيْهَا رِجَالًا مُعَلَّقِيْنَ بِالسَّلَاسِلِ
رُؤُسُهُمْ اَسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيْهَا رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ
فَانْصَرَفُوْا بِيْ عَنْ ذَاتِ الْيَمِيْنِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى
حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ
نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ۔

بَابُ ۱۰۹۲ الْاَخْذِ عَلَى الْيَمِيْنِ فِي النَّوْمِ۔

۱۹۱۵ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِيْ
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ اَبِيْتُ
فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ مَنْ رَاٰى مَنَامًا قَصَّهٗ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ لِيْ
عِنْدَكَ خَيْرٌ فَاَرِنِيْ مَنَامًا يُعَبِّرُهٗ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ مَلَكَيْنِ
اَتَيَانِيْ فَانْطَلَقَا بِيْ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ اٰخَرُ فَقَالَ لِيْ
لَنْ تُرَاعَ اِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَانْطَلَقَا بِيْ اِلَى النَّارِ
فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا فِيْهَا نَاسٌ
قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَاَخَذَا بِيْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَلَمَّا
اَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ
اَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ
الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ
عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ۔

بھی دو منڈیریں تھیں۔ ہر منڈیر پر ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا اور میں نے دیکھا کہ اس کے اندر کچھ آدمی زنجیروں سے جکڑ کر لٹکائے ہوئے ہیں اور ان کے سر نیچے کی طرف ہیں۔ میں نے ان میں سے کچھ قریشی آدمیوں کو پہچان لیا۔ پھر وہ مجھے داہنی جانب سے لے کر واپس لوٹ آئے۔ پس میں نے حضرت حفصہ سے یہ خواب بیان کیا اور حضرت حفصہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔ نافع کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ ہمیشہ کثرت سے نماز پڑھتے رہے۔

خواب میں دائیں ہاتھ چلنا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے اندر میں نوجوان اور غیر شادی شدہ لڑکا تھا اور میں مسجد کے اندر ہی رہا کرتا تھا ان دنوں جو بھی خواب دیکھتا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا تھا۔ پس میں نے دعا کی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میرے اندر کوئی بھلائی ہے تو مجھے بھی خواب دکھا تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تعبیر دریافت کروں۔ پس میں سو گیا تو میں نے دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے لے چلے۔ پھر انہیں ایک اور فرشتہ ملا تو اس نے مجھ سے کہا۔ ڈرو مت تم تو اچھے آدمی ہو۔ پھر وہ مجھے جہنم کی طرف لے گئے جو کنوئیں کی طرح گول تھی۔ اس کے اندر کتنے ہی آدمی تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا۔ پھر وہ مجھے دائیں طرف سے لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت حفصہ سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت حفصہ نے بتایا کہ انہوں نے یہ خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے، اگر رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرے۔ زہری کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رات کے وقت کثرت سے نماز پڑھنے لگ گئے تھے۔

باب ۱۰۹۵ اَلْقَدَحِ فِی النَّوْمِ

۱۹۱۶ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ۔

خواب میں پیالہ دیکھنا۔

حمزہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ چنانچہ میں نے اس میں سے پیا اور پھر اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کے نزدیک اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا کہ علم۔

باب ۱۰۹۶ اِذَا طَارَ الشَّیْءُ فِی الْمَنَامِ۔

۱۹۱۷ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَیْدَۃَ بْنِ نَشِیْطٍ قَالَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْ رُؤْیَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ ذَکَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُکِرَ لِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ اَنَّهٗ وُضِعَ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَکَرِهْتُهُمَا فَاُذِنَ لِیْ فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا کَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ. فَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ: اَحَدُهُمَا الْعَنْسِیُّ الَّذِیْ قَتَلَهٗ فَیْرُوْزُ بِالْیَمَنِ وَالْاٰخَرُ مُسَیْلِمَۃُ۔

جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی دیکھے۔

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے بارے میں دریافت کیا جس کا آپ نے ذکر فرمایا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے۔ پس میں نے ناپسند کرتے ہوئے ان دونوں کو کاٹ دیا۔ پھر مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان دونوں پر پھونک ماری اور وہ اڑ گئے۔ پس میں نے ان کی تعبیر ظاہر ہونے والے دو جھوٹے آدمیوں سے لی۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ اُن میں سے ایک عنسی ہے جس کو یمن میں فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ ہے۔

باب ۱۰۹۷ اِذَا رَاٰی بَقَرًا تُنْحَرُ

۱۹۱۸ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اُرَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُهَاجِرُ مِنْ مَکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِیْ اِلٰی اَنَّهَا الْیَمَامَۃُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِیْهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَیْرٌ فَاِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ اُحُدٍ

جب گائے ذبح ہوتی دیکھے۔

ابوبردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ سے ایسی جگہ کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ تو مدینہ ہے جس کو یثرب کہتے تھے۔ چنانچہ میں نے وہاں گائے دیکھی اور اللہ کی بھلائی۔ گائے تو وہ مسلمان ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور بھلائی سو وہ جو اللہ تعالیٰ نے

وَ اِذَا الْخَيْرُ مَا جَآءَ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بِهٖ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ ۔

ہمیں بھلائی عطا فرمائی اور سچائی کا بدلہ وہ جو اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر کے بعد ہمیں مرحمت فرمایا۔

بَابُ ۱۰۹۸ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں پھونک مارنا۔

۱۹۱۹ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سب سے بعد میں آنے والے اور سب پر سبقت لے جانے والے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، پھر میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھ دیئے گئے۔ وہ مجھ پر گراں گزرے اور مجھے ان سے صدمہ پہنچا۔ پس میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ چنانچہ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میں نے اُن کی تعبیر دو جھوٹے آدمیوں سے لی جن کے بیچ درمیان میں ہوں۔ ایک صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا ہے۔

بَابُ ۱۰۹۹ إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُورَةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ.

جب یہ دیکھا کہ اس نے کھڑکی سے کوئی چیز نکال کر اسے دوسری جگہ پہنچا دیا ہے۔

۱۹۲۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک کالے رنگ کی عورت کو خواب میں دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ مدینہ منورہ سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ جا ٹھہری اور اسی کو حجفہ کہتے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا اُدھر بھیج دی گئی ہے۔

بَابُ ۱۱۰۰ الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ

کالی عورت دیکھنا

۱۹۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے بارے میں روایت کی جو آپ نے مدینہ طیبہ کے بارے میں دیکھا کہ میں نے ایک کالی عورت دیکھی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ جا ٹھہری۔ پس میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا مہیعہ کی جانب بھیج دی گئی جس

الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ:

کو جحفہ کہتے ہیں۔

بَابُ ۱۱۰۱ الْمَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ.

بکھرے ہوئے بالوں والی عورت دیکھنا۔

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ.

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک کالی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے کہ وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ میں جا ٹھہری ہے۔ پس میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا مہیعہ کی جانب بھیج دی گئی ہے جو جحفہ ہے۔

بَابُ ۱۱۰۲ إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ.

جب خواب میں تلوار لہرائی۔

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَالِاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ.

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی تو وہ ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ یہ تو وہ حادثہ و نقصان ہے جو مسلمانوں کو غزوۂ احد میں پہنچا۔ پھر وہ پہلے سے بھی اچھی حالت میں منتقل ہو گئی اور یہ وہ کرم ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتوحات اور مسلمانوں کے اجتماع سے نوازا۔

بَابُ ۱۱۰۳ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ

جو جھوٹا خواب بیان کرے۔

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ. قَالَ سُفْيَانُ وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایسا خواب بیان کرے کہ اس نے دیکھا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جَو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کے لئے فرمائے گا جبکہ وہ ایسا کر نہیں سکے گا اور جس نے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس سے کنارا کش رہتے ہیں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر بنائی تو اس سے اس میں جان ڈالنے کے لئے کہا جائے گا جبکہ وہ جان نہیں ڈال سکے گا۔ سفیان نے موصولاً ایوب نے اور قتیبہ، ابوعوانہ، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ جس نے اپنے خواب میں جھوٹ ملایا۔ شعبہ، ابوہاشم رمانی،

قَوْلَهُ مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاهُ، وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ مَنْ صَوَّرَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنِ اسْتَمَعَ.

١٩٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهُ. تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ.

١٩٢٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ أَفْرَى الْفِرَى أَنْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَ.

بَابٌ ١١٠٢ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرْ بِهَا وَلَا يَذْكُرْهَا

١٩٢٧ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفِلْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ.

١٩٢٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے تصویر بنائی، جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے دوسرے کی بات ناحق غور سے سنی۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس نے ناحق دوسرے کی بات غور سے سنی اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی، آگے مثل سابق۔ اسی طرح ہشام، عکرمہ، نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ اس چیز کو آنکھوں دیکھنے کا دعوے کرے جو اس کی آنکھوں نے دیکھی نہ ہو۔

جب خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرے۔

عبدربہ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہانتک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہانتک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرے مگر جو اس سے محبت رکھتا ہو اور جب ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور تین مرتبہ تھتکار دے اور اس کو کسی سے بیان نہ کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں دے گا۔

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے لہٰذا چاہیے کہ اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کردے

وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ.

اور جب اس کے برعکس دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ لہذا چاہیئے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

بَابُ ۱۱۰۵ مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ.

جو یہ خیال کرے کہ پہلا تعبیر بتانے والا اگر غلط بتائے تو واقع نہیں ہوتی۔

۱۹۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرْ، قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطُفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ يُعْلِيكَ اللهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ. ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ رات میں نے خواب میں ایک چھتری دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ پھر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس میں سے کوئی زیادہ اور کوئی کم سمیٹ رہا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر میں نے دوسرے آدمی کو دیکھا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ گیا۔ پھر اسے تیسرے آدمی نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر اسے چوتھے آدمی نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، خدا کی قسم مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ چھتری تو اسلام ہے اور وہ جو اس سے شہد اور گھی ٹپک رہے ہیں وہ قرآن کریم اور اس کی حلاوت ہے۔ پس کوئی قرآن مجید سے زیادہ حاصل کر رہا ہے اور کوئی کم اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے تو وہ حق ہے جس پر آپ ہیں اور اسے پکڑے ہوئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر اٹھالے گا۔ پھر آپ کے بعد اسے دوسرا آدمی پکڑے گا تو اس کو بھی اٹھا لیا جائے گا پھر تیسرا آدمی پکڑے گا اور اس کو بھی اٹھا لیا جائے گا۔ پھر اسے چوتھا آدمی پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی اور پھر اس کو جوڑ دیا جائے گا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ جائے گا۔ پس یا رسول اللہ! مجھے بتائیے میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ میں نے درست کہا یا غلطی کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض باتیں درست اور بعض غلط بتائی ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، مجھے وہ باتیں ضرور بتا دیجئے جو میں نے غلط

قَالَ لَا تُقْسِمْ.

باب ۱۰۶۱ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

۱۹۳۰ - حَدَّثَنِي مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا قَالَ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَا هُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ قَالَ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ

بتائی ہیں۔ فرمایا کہ قسم نہ دو۔

نماز فجر کے بعد خواب کی تعبیر بتانا۔

ابو رجاء کا بیان ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا وہ آپ سے بیان کر دیتا۔ چنانچہ ایک صبح آپ نے فرمایا کہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے۔ انہوں نے مجھے اٹھایا اور دونوں نے کہا کہ چلیے۔ میں ان کے ساتھ چل دیا تو ہم ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے اوپر پتھر لیے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر مارتا جس سے وہ پھٹ جاتا۔ چنانچہ پتھر وہاں سے لڑھک کر پرے چلا جاتا ہے تو وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے وہ اسے لے کر واپس نہیں آتا کہ اتنی دیر میں اس کا سر درست ہو جاتا ہے۔ پھر واپس لوٹ کر وہ اسی طرح کرتا ہے جیسا اس نے پہلی دفعہ کیا تھا۔ میں نے کہا۔ سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے، یہاں تک کہ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس لوہے کا آنکڑہ لے کر کھڑا تھا۔ اور اس کے ساتھ اس کے جبڑے کو، اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیر دیتا تھا۔ ابو رجاء کے بارے میں عوف کا بیان ہے کہ کبھی وہ یوں کہتے کہ چیر کر وہ دوسری جانب متوجہ ہوتا اور ادھر بھی ایسا ہی کرتا جیسا اس طرف پہلے کیا تھا۔ جب وہ ایک طرف کو چیر کر فارغ ہوتا تو دوسری طرف درست ہو جاتی جیسی پہلے تھی۔ پھر وہ دوبارہ اسی طرح کرتا جیسا پہلے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ دونوں نے کہا کہ چلیے، ہم چل دیئے یہاں تک کہ ایک تنور جیسی چیز کے پاس پہنچے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ یہ بھی فرمایا کرتے کہ اس میں شور و غوغے کی آوازیں تھیں۔ ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اندر ننگے مرد اور عورتیں نظر آئیں۔ چنانچہ انہیں

فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ
وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا
أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا، قَالَ قُلْتُ لَهُمَا
مَا هَؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ: قَالَ
فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
أَحْمَرَ مِثْلَ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ
يَسْبَحُ وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ
حِجَارَةً كَثِيرَةً وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ ثُمَّ
يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ
فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ
ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ
حَجَرًا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَانِ؟ قَالَ قَالَا
لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ، قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى
رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا
مَرْآةً وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ
قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ
كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ
طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا
حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ
قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا مَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَ قَالَا لِي
انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى
رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا
وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا
فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ
ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ
فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا
فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ
رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، قَالَ قَالَا لَهُمْ

نیچے سے آگ کی لپیٹ پہنچتی اور وہ چیختے چلاتے۔ میں
نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔
ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک نہر پر پہنچے۔ راوی کا
بیان ہے کہ میرے خیال میں یہ بھی فرماتے تھے کہ وہ
خون کی طرح سُرخ تھی۔ نہر کے اندر ایک آدمی تیر
رہا تھا اور دوسرا نہر کے کنارے پر کھڑا تھا، جس
کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ جب تیرنے والا
تیرتا ہوا اس کے پاس آتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے
تو اگر اپنا منہ کھول دیتا اور یہ اس کے اندر پتھر ڈال
دیتا۔ چنانچہ وہ پھر تیرتا ہوا چلا جاتا اور جب
واپس لوٹ کر آتا تو اسی طرح یہ اُس کے منہ میں پتھر
ڈال دیتا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے
کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک نہایت ہی
بدصورت آدمی کے پاس پہنچے جتنا کوئی بدصورت تم نے دیکھا
ہو۔ اُس کے پاس آگ تھی جسے وہ بھڑکاتا اور اس کے
گرد دوڑتا تھا۔ میں نے اُن دونوں سے کہا کہ یہ کون
ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے۔
یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے۔ اس میں فصلِ ربیع
کے تمام پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے درمیان
میں ایک طویل القامت شخص تھا۔ آسمان سے باتیں
کرتی ہوئی بلندی کے باعث میں اُس کے سر کو نہ دیکھ سکا
اُس شخص کے گرد اتنے بچے تھے کہ اتنے میں نے کسی کے
نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو اُن دونوں
نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے یہاں تک کہ
ایک اتنے بڑے باغ میں جا پہنچے کہ میں نے اس سے
بڑا اور خوبصورت کوئی باغ ہرگز نہیں دیکھا۔ دونوں
نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے۔ چنانچہ ہم اس پر چڑھ
گئے تو ایک شہر نظر آیا، جس کی ایک اینٹ سونے کی اور
ایک چاندی کی تھی۔ پس ہم شہر کے دروازے پر آئے

اذهبوا فقعوا في ذلك النهر، قال: وإذا نهر معترض يجري كأن ماءه المحض في البياض فذهبوا فوقعوا فيه، ثم رجعوا إلينا قد ذهب ذلك السوء عنهم فصاروا في أحسن صورة، قال: قالا لي: هذه جنة عدن وهذاك منزلك قال: فسما بصري صعدا فإذا قصر مثل الربابة البيضاء قال: قالا لي: هذاك منزلك قال: قلت لهما: بارك الله فيكما ذراني فأدخله، قالا: أما الآن فلا وأنت داخله قال: قلت لهما: فإني قد رأيت منذ الليلة عجبا فما هذا الذي رأيت؟ قال: قالا لي: أما إنا سنخبرك: أما الرجل الأول الذي أتيت عليه يثلغ رأسه بالحجر فإنه الرجل يأخذ القرآن فيرفضه وينام عن الصلوة المكتوبة، وأما الرجل الذي أتيت عليه يشرشر شدقه إلى قفاه ومنخره إلى قفاه وعينه إلى قفاه فإنه الرجل يغدو من بيته فيكذب الكذبة تبلغ الآفاق، وأما الرجال والنساء العراة الذين في مثل بناء التنور فإنهم الزناة والزواني. وأما الرجل الذي أتيت عليه يسبح في النهر ويلقم الحجر فإنه آكل الربا، وأما الرجل الكريه المرآة الذي عند النار يحشها ويسعى حولها فإنه مالك خازن جهنم. وأما الرجل الطويل الذي في الروضة فإنه إبراهيم عليه السلام. وأما الولدان الذين حوله فكل مولود مات على الفطرة - قال فقال بعض المسلمين يا رسول الله وأولاد

اور اسے کھولنے کے لئے کہا تو وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا۔ چنانچہ ہم اس کے اندر داخل ہوئے تو اس میں ہمیں ایسے آدمی ملے جن کا نصف بدن تو اتنا خوبصورت تھا جتنا خوبصورت تم نے کوئی دیکھا ہو اور باقی نصف اتنا بدصورت کہ جتنا تم نے کوئی دیکھا ہو۔ اُن دونوں نے اُن لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں جا گرو۔ وہ نہر چوڑائی کی طرف بہہ رہی تھی اور اس کا پانی بالکل سفید تھا۔ پس وہ گئے اور اس میں کود پڑے۔ جب وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو اُن کی بدصورتی دور ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنتِ عدن ہے اور یہ آپ کا مکان ہے۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سفید ابر جیسا تھا۔ میں نے اُن سے کہا کہ اللہ تمہیں اس میں برکت دے، مجھے چھوڑو تاکہ میں اندر جاؤں۔ دونوں نے کہا کہ ابھی نہیں لیکن آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ میں نے دونوں سے کہا کہ رات بھر میں نے عجیب چیزیں دیکھیں لہٰذا جو میں نے دیکھیں وہ کیا ہیں؟ دونوں نے کہا کہ ہم ابھی آپ کو بتا دیتے ہیں: پہلا آدمی جس کے پاس آپ پہنچے اور جس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا، یہ قرآن کریم کو پڑھ کر بھلا دیتا اور نماز کے وقت سو جانے والا تھا اور جس شخص کے پاس آپ پہنچے کہ جس کے جبڑے نتھنے اور آنکھ کو گدی تک چیرا جاتا تھا، تو یہ صبح جب اپنے گھر سے اٹھتا تو جھوٹی باتیں گھڑتا اور انہیں دنیا بھر میں پھیلاتا اور وہ ننگے مرد و عورت جو تنور جیسی جگہ میں تھے، وہ زانی مرد و عورت تھے۔ اور جس کے پاس آپ پہنچے کہ نہر میں تیرتا ہے اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جاتا ہے، وہ سود کھانے والا تھا۔ اور وہ بدصورت آدمی جو آگ کے پاس تھا، اسے بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا، وہ مالک نامی جہنم کا خازن فرشتہ ہے اور وہ دراز قد

الْمُشْرِكِيْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ. وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنًا وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحًا فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

آدمی جو باغ میں تھا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور انکے گرد جو بچے تھے وہ فطرتِ اسلامیہ پر فوت ہونے والے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعض مسلمان عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور مشرکین کے بچے؟ فرمایا کہ مشرکین کے بچے بھی اور رہے وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ملے جلے عمل کئے یعنی اچھے بھی اور برے بھی تو اللہ تعالیٰ نے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ اٹھائیسواں ٢٨ پارہ ختم ہوا

پارہ ۲۹

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۱۱۰۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا عَلٰى حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُوْنِي فَأَقُوْلُ أُمَّتِي فَيَقُوْلُ لَا تَدْرِي مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرٰى. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلٰى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ.

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لَيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ حَتّٰى إِذَا أَهْوَيْتُ لِأُنَاوِلَهُمْ اخْتُلِجُوْا دُوْنِي فَأَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي يَقُوْلُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ.

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

فتنوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

فتنوں سے ڈرنا چاہیے

"اور اُس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا۔" (سورۃ الانفال، آیت ۲۵) اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتنوں سے ڈراتے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- میں اپنے حوض پر انتظار کرونگا کہ میرے پاس کون آتا ہے۔ کچھ لوگوں کو میرے سامنے سے پکڑ لیا جائے گا۔ پس میں کہوں گا کہ میرے اُمتی۔ چنانچہ کہا جائے گا، کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ اُلٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے اللہ! ہم الٹے پاؤں پھرنے اور فتنوں میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتے ہیں

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ میرے پاس تم میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے، یہاں تک کہ میں جب انہیں پانی پلانے کیلئے جھکوں گا تو انہیں گھسیٹ کر مجھ سے دور کر دیا جائے گا۔ پس میں عرض کرونگا کہ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا راستہ ایجاد کیا۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ اَبَدًا لَيَرِدُ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ. قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيْدُ فِيْهِ قَالَ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا بَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِيْ.

بَابُ ۱۱۰۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ.

۱۹۳۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَّاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ.

۱۹۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً.

۱۹۳۶ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ اَبِيْ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ رَجَاءٍ

کو اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ جو اُس پر آئے گا وہ اُس سے پئے گا اور جو اُس سے پی لے گا تو پھر اُسے پیاس محسوس نہیں ہوگی۔ میرے پاس سے کچھ لوگ گزاریں جائیں گے جنہیں میں پہنچانتا ہوں اور وہ مجھے پہنچانتے ہیں۔ پھر میرے اور اُن کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ ابوحازم کا بیان ہے کہ مجھ سے نعمان بن ابوعیاش نے سنا کہ میں لوگوں سے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں۔ پس انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے حضرت سہل سے اسی طرح سنا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اُن کی زبانی اس سے زیادہ سنا ہے انہوں نے فرمایا۔ یہ تو میرے ہیں۔ پس کہا جائے گا کہ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں م ۱۹۳۳ - نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا تبدیلیاں کیں تو میں کہوں گا دوری ہو دوری ہو اُن کے لئے جنہوں نے میرے بعد دین کو بدل دیا۔

حضور نے فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ناپسندیدہ اُمور دیکھو گے

عبد اللہ بن زید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ صبر کرو یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

زید بن وہب نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:۔ تم میرے بعد ترجیح بلا مرجح اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اُن کا حق انہیں پورا دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔

ابو رجاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اپنے امیر کا ناپسندیدہ عمل دیکھے تو اُسے صبر سے کام لینا چاہیے کیونکہ جو سلطان کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر نکلا تو وہ جاہلیت کی موت مرگیا۔

ابو رجاء عطاردی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

العطاردي قال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من رأى من اميره شيئا يكرهه فليصبر عليه فانه من فارق الجماعة شبرا فمات الا مات ميتة جاهلية.

۱۹۳۷۔ حدثنا اسماعيل حدثني ابن وهب عن عمرو عن بكير عن بسر بن سعيد عن جنادة بن ابي امية قال دخلنا على عبادة بن الصامت وهو مريض قلنا اصلحك الله حدث بحديث ينفعك الله به سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم قال: دعانا النبي صلى الله عليه وسلم فبايعناه فقال فيما اخذ علينا ان بايعنا على السمع والطاعة في منشطنا ومكرهنا وعسرنا ويسرنا واثرة علينا وان لا ننازع الامر اهله الا ان تروا كفرا بواحا عندكم من الله فيه برهان.

۱۹۳۸۔ حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك عن اسيد بن حضير ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله استعملت فلانا ولم تستعملني قال: انكم سترون بعدي اثرة فاصبروا حتى تلقوني.

باب ۱۱۰۸ قول النبي صلى الله عليه وسلم: هلاك امتي على يدي اغيلمة سفهاء.

۱۹۳۹۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد بن عمرو بن سعيد قال اخبرني جدي قال كنت جالسا مع ابي هريرة في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة ومعنا مروان. قال ابو هريرة سمعت الصادق

جو اپنے امیر کا کوئی ایسا کام دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ تو اُسے صبر کرنا چاہیے کیونکہ جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر بھی دور ہوا وہ جب مرے گا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

جُنادہ بن ابو اُمیہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ بیمار تھے۔ ہم نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان فرمایئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نفع پہنچایا ہو اور وہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہو۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ سے بیعت کر لی۔ چنانچہ بیعت کرتے وقت آپ نے ہم سے اقرار لیا کہ آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ خوشی ہو یا غمی اور تنگ دستی ہو یا دولت مندی اور خواہ ہمارے اوپر کسی کو ترجیح بھی دی جائے۔ لیکن جس کو حاکم بنایا گیا اُس سے نہیں جھگڑیں گے مگر اس صورت میں کہ اُسکا

حضرت انس بن مالک نے حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے فلاں کو عامل مقرر کر دیا اور مجھے عامل مقرر نہ کیا۔ فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ترجیح بلا مرجح دیکھو گے تو صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے

حضور نے فرمایا کہ میری اُمت کی ہلاکت کم عمر اور بے وقوف لڑکوں کے ہاتھوں میں ہے۔

سعید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور مروان بھی ہمارے ساتھ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میری اُمت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں

الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ. لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَلَكُوا بِالشَّامِ فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا عَسَى هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ؟ قُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ.

کے ہاتھ میں ہے۔ مروان نے کہا کہ ایسے لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں اگر یہ بتانا چاہوں کہ وہ فلاں کا لڑکا اور فلاں کا لڑکا ہے تو ایسا کر سکتا ہوں۔ پس یو (عمرو بن یحییٰ) اپنے دادا جان کے ہمراہ بنی مروان کی طرف گیا جب وہ شام پر حکومت کرتے تھے۔ جب اُن نوعمر لڑکوں کو دیکھا تو آپ نے ہم سے فرمایا: شاید یہ اُن لڑکوں میں سے ہوں؟ ہم نے عرض کی کہ آپ کو زیادہ معلوم ہے۔

بَابُ ۱۱۰۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ.

حضور نے فرمایا کہ جس شر میں عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک آگیا ہے

۱۹۴۰ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

زینب بنت اُم سلمہ نے حضرت اُم حبیبہ سے اور انہوں نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا پُرنور چہرہ سرخ تھا، فرما رہے تھے نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جس شرارت کے اندر عرب کی تباہی ہے وہ قریب آگئی، آج یاجوج ماجوج کی دیواروں میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔ اور سفیان راوی نے نوّے یا سو کا حلقہ بنایا۔ کہا گیا کہ کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے اور ہم میں نیک آدمی بھی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں جب کہ برائی کی کثرت ہو جائے۔

۱۹۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا. قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ.

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا: "کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں"؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں پر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔

بَابُ ۱۱۱۱ ظُهُورِ الْفِتَنِ

فتنوں کا ظہور

۱۹۴۲ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ ابْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب ہوتا جائے گا، عمل گھٹتا جائیگا بخل پیدا ہو جائے گا۔ فتنے ظاہر

قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّمَ هُوَ؟ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ. وَقَالَ شُعَيْبٌ وَيُوْنُسُ وَاللَّيْثُ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۴۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَاَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

۱۹۴۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ قَالَ جَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَبُوْ مُوْسٰى فَتَحَدَّثَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

۱۹۴۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ اِنِّيْ لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ.

۱۹۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهُ رَفَعَهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامُ الْهَرْجِ يَزُوْلُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيْهَا الْجَهْلُ. قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى، وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ. وَقَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ. تَعْلَمُ الْاَيَّامَ

ہوں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔ شعیب، یونس، لیث، زہری کا بھتیجا، زہری، حمید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

شقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا دونوں حضرات کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے کچھ عرصہ پہلے کا زمانہ ایسا ہوگا کہ اُس میں جہالت چھا جائے گی، علم اُس میں اٹھا لیا جائے گا اور اُس میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے نزدیک والے دن ایسے ہوں گے کہ اُن میں علم اٹھا لیا جائے گا اور اُن میں جہالت چھا جائے گی اور اُن میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے۔

ابووائل کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا پس حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کی مثل سنا ہے اور ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے خیال میں مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور نے فرمایا: قیامت سے پہلے قتل کے دن ہوں گے، علم اٹھا لیا جائے گا اور اُن میں جہالت کا ظہور ہوگا۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔ ابوعوانہ، عاصم، ابووائل، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا۔ کیا آپ اُن دونوں کے بارے میں جانتے ہیں جن کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

الَّتِیْ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامَ الْھَرْجِ نَحْوَہٗ. قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِکُھُمُ السَّاعَۃُ وَھُمْ اَحْیَآءٌ

بَابٌ ۱۱۱۱ لَا یَاْتِیْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَہٗ شَرٌّ مِّنْہُ.

۱۹۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ اَتَیْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فَشَکَوْنَا اِلَیْہِ مَا نَلْقٰی مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اِصْبِرُوْا فَاِنَّہٗ لَا یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَہٗ شَرٌّ مِّنْہُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّکُمْ سَمِعْتُہٗ مِنْ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

۱۹۴۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ ھِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِیَّۃِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَزِعًا یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْخَزَآئِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ یُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ. یُرِیْدُ اَزْوَاجَہٗ لِکَیْ یُصَلِّیْنَ، رُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٍ فِی الْاٰخِرَۃِ.

بَابٌ ۱۱۱۲ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا.

۱۹۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا.

۱۹۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ

وسلم نے ذکر فرمایا کہ وہ قتل کے دن ہوں گے۔ آگے پہلی حدیث کے مطابق۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگوں میں سے وہ بدترین ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

ہر آنے والا زمانہ پچھلے زمانے کی نسبت بُرا ہوگا

زبیر بن عدی کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو حجاج بن یوسف سے ہمیں تکالیف پہنچی تھیں اُن کا آپ سے شکوہ کیا۔ فرمایا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر کوئی زمانہ نہیں آئیگا مگر اُس کے بعد میں آنے والا اُس سے بُرا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو میں نے اسے تمہارے نبی کریم صلی اللہ ؐ

ہند بنت حارث فراسیہ کا بیان ہے کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک رات رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمارہے تھے:۔ سبحان اللہ اللہ تعالےٰ نے کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے نازل فرمائے ہیں کوئی ہے جو ان حجرے والیوں کو جگائے۔ اس سے مراد آپکی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

حضور نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے ہم پر ہتھیار اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اُسے چلوا دے اور اس طرح یہ جہنم کے گڑھے میں جا پڑے۔

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا۔ قَالَ نَعَمْ۔

سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا:۔ اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی تیروں کو لئے ہوئے مسجد سے گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ ان کے پھلوں کو سنبھال لو۔ کہا (عمرو بن دینار نے) ہاں۔

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی تیروں کو لئے ہوئے مسجد سے گزرا جن کے پھل باہر نکلے ہوئے تھے پس اُسے حکم دیا گیا کہ ان کے پھلوں کو پکڑ لو تاکہ کسی مسلمان کو لگنے کا خدشہ نہ رہے۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا، أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد سے گزرے یا ہمارے بازار سے اور اُس کے پاس تیر ہوں تو اُس کے پھل کو سنبھالے یا یہ فرمایا کہ اُسے اپنی ہتھیلی سے پکڑے رہے تاکہ کسی بھی مسلمان کو اُس سے کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔

باب ۱۱۱۳۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

حضور نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اُڑانے لگو۔

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے اور اُس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے۔

۱۹۵۶ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۹۵۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ، أَلَا تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؛ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قَالَ بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهُ فَكَانَ كَذٰلِكَ، قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ أَشْرِفُوا عَلٰى أَبِي بَكْرَةَ فَقَالُوا هٰذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ، لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ.

۱۹۵۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۹۵۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

محمد بن زید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں اُڑانے لگو۔

ابن سیرین کا بیان ہے کہ محمد بن ابی بکرہ نیز ایک اور شخص جو میرے خیال میں محمد بن ابی بکرہ سے بھی افضل ہے، ان دونوں حضرات نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج کونسا دن ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اور تمہاری کھالیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی، تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر کے اندر حرمت ہے بتاؤ کیا میں نے تمہارے تک یہ بات پہنچا دی؟ ہم عرض گزار ہوگئے کہ ہاں۔ چنانچہ آپ نے کہا: اے اللہ گواہ رہنا۔ پس چاہیے کہ جو موجود ہیں یہ اُن لوگوں تک یہ پیغام پہنچائیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض اوقات جس تک کوئی بات پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اُڑانے لگو۔ جس روز ابن حضرمی کو جلایا گیا جبکہ جاریہ بن قدامہ نے انہیں جلایا تھا تو اُس نے کہا کہ ذرا ابوبکرہ کو بھی دیکھو۔ لوگوں نے کہا کہ ابوبکرہ تو یہ ہیں جو

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے اپنے جدِ امجد حضرت جریر

شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَدِّهٖ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

باب ١١١٤ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

١٩٦٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَحَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ فِيْهَا مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ۔

١٩٦١ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ۔

باب ١١١٥ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

١٩٦٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ لَّمْ يُسَمِّهٖ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: خَرَجْتُ بِسِلَاحِيْ لَيَالِيَ الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِيْ

بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں سے خاموش ہونے کے لیے کہو۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

ایسا فتنہ بھی آئے گا کہ اُس میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا

محمد بن عُبَید اللہ، ابراہیم، سعد، اُن کے والد، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ــــ ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک ایسا فتنہ آئے گا کہ اُس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اُس کی طرف جھانکے گا وہ اُسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا جس کو اُن دنوں کوئی بچاؤ کی جگہ یا پناہ گاہ مل سکے تو اُس میں پناہ لے لینی چاہیے

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب فتنے کھڑے ہونگے جن میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے اچھا رہے گا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اچھا رہے گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا رہے گا۔ جو اُس کی طرف جھانکے گا تو اُسے بھی وہ اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اُن دنوں جس کو بچاؤ کی کوئی جگہ یا پناہ گاہ ملے تو اُس میں پناہ لے لینی چاہیے۔

جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں ایک روز میں ہتھیار باندھ کر نکلا تو مجھے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ

أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ أُرِيدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ فَهٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ. قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِأَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَانِي بِهِ فَقَالَا إِنَّمَا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا وَقَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ. وَقَالَ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ

باب ۱۱۶ كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ

۱۹۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ. قَالَ نَعَمْ

اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے چچازاد بھائی کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔۔۔ جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہو جائیں تو دونوں جہنمی ہیں۔ عرض کی گئی کہ قاتل کی بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن مقتول کس وجہ سے؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے مدِمقابل کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ۔۔۔ حماد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عُبید سے بیان کی، میں چاہتا تھا کہ اس حدیث کو وہ میرے سامنے بیان کریں۔ دونوں حضرات نے اسے امام حسن بصری، احنف بن قیس، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کیا ۔۔۔ سلیمان نے حماد سے اس کی روایت کی ہے ۔۔۔ مؤمل، حماد بن زید، ایوب، یونس، ہشام، معلی بن زیاد، حسن، احنف، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے روایت کیا۔ معمر نے ایوب سے اس کی روایت کی ہے ۔۔۔ بکار بن عبد العزیز نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابی بکرہ سے ۔۔۔ غندر، شعبہ، منصور، ربعی بن حراش، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن سفیان نے منصور سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

جب جماعت نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے

ابو ادریس خولانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالٰے عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوسرے حضرات تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے متعلق دریافت کیا کرتا کہ کہیں وہ مجھے پا نہ لے۔ چنانچہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے اندر تھے، پس اللہ تعالٰی ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اُس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا، ہاں لیکن اُس میں دھواں ہو گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ دھواں کیا ہو گا؟ فرمایا کہ وہ من مانے راستے پر چلیں گے، اُن کی بعض باتیں

قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ، قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ؛ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ.

باب ۱۱۱۱ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكَثِّرَ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَوْ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلٰى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي السَّهْمُ يُرْمٰى فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ

باب ۱۱۱۵ إِذَا بَقِيَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ۔

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ

تم پسند کرو گے اور بعض ناپسند۔ میں عرض گزار ہوا کہ اُس کے بعد بھی کیا شر ہے؟ فرمایا کہ ہے۔ کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلاتے ہوں گے جو اُن کی بات مانے گا اُس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! ہمیں اُن کی پہچان بتائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی جماعت سے ہوں گے اور ہماری ہی بولی بولیں گے۔ میں نے عرض کی کہ اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے امام کے ساتھ رہنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر اُن کی کوئی جماعت اور کوئی امام نہ ہو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لینا خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ ہی چبانی پڑے، یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے لیکن ہر زمانے کی حالت میں۔ م ۱۹۴۳۔

جو فتنہ اور ظلم والوں کی کثرت کو ناپسند کرے۔

لیث کا بیان ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا کہ اہل مدینہ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اُس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا۔ پس میں عکرمہ سے ملا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھے بڑی سختی کے ساتھ منع کیا اور کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ (منافقین) دلی طور پر مشرکین کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی فوجوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ آور ہونے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ لیکن جو تیر آتا تو انہیں لگتا اور اُن میں سے ہی کوئی مرتا یا تلوار کی ضرب لگائی جاتی تو انہیں ہی قتل کرتی پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اُوپر ظلم کرتے تھے (سورۃ النساء، آیت ۹۷) م ۱۹۴۴۔

جب انسانوں کا کوڑا کرکٹ باقی رہ جائے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بتائیں جن میں

حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ. ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ. وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى فِيْهَا أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا أَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ. وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَلَا أُبَالِيْ أَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيْهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

باب ۱۱۱۹ التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ إِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتّٰى قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ بِلَيَالٍ فَنَزَلَ الْمَدِيْنَةَ.

سے ایک کو میں دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ چنانچہ ہم سے بیان فرمایا کہ امانت کو لوگوں کے دلوں میں رکھ دیا گیا ہے۔ پھر انہوں نے قرآن و سنت سے بھی اس کی اہمیت کو جان لیا ہے۔ پھر ہم سے اس کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اُس کے دل سے اٹھالی جائے گی تو اُس کا اثر محض ایک دھبے کی طرح رہ جائے گا۔ اس کے بعد وہ پھر سوئے گا تو باقی حصہ بھی اٹھالیا جائے گا اور اُس کا صرف ایسا اثر رہ جائے گا جیسے تو اپنے پاؤں پر چنگاری کو گرا بیٹھے اور دیکھنے پر صرف آبلہ نظر آئے لیکن اُس کے اندر کوئی چیز نہ ہو۔ صبح ہونے پر لوگ خرید و فروخت کریں گے تو انہیں ایک بھی امانت دار نہیں ملے گا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں فلاں شخص امانت دار ہے اور کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کیسا عقلمند، کیسا خوش مزاج اور کیسا صاحب عقل و دانش ہے، حالانکہ اُس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا اور مجھ پر بھی ایسا ہی زمانہ گزرا ہے کہ مجھے کوئی فکر نہیں ہوتی تھی کہ کس کے ساتھ خرید و فروخت کروں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوا تو اسلام اُسے مجبور کر کے میرا حق دلا دے گا اور اگر وہ نصرانی ہوا تو لوگ اُسے میرا حق دینے پر مجبور کر دیں گے لیکن آج تو میں صرف فلاں فلاں چند لوگوں سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔

فتنوں سے بچ کر جنگل میں رہنا۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے تو اُس نے کہا:۔ اے ابن اکوع! کیا آپ کفر کی طرف الٹے پاؤں پھر گئے کہ جنگلوں میں جا بسے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ یزید بن عبید کا بیان ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان کو شہید کر دیا گیا تو حضرت سلمہ بن اکوع نقل مکانی کر کے زبذہ میں جا رہے، وہیں انہوں نے ایک عورت سے شادی کر لی اور وہیں اُن کے ہاں اولاد ہوئی، یہاں تک کہ وفات پانے سے وہ چند روز پہلے مدینہ منورہ میں وارد ہوئے تھے

۱۹۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ

عبد اللہ بن ابو صعصعہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عنقریب مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر یہ پہاڑ کی چوٹیوں اور برساتی مقامات پر چلا جائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگ رہا ہوگا

بَابُ ۱۱۲۰ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹۶۸ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلُوا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْاَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِىْ عَنْ شَىْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَاْسُهٗ فِىْ ثَوْبِهٖ يَبْكِىْ فَاَنْشَاَ رَجُلٌ كَانَ اِذَا لَاحٰى يُدْعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ فَقَالَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِىْ فَقَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ فِى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ اِنَّهٗ صُوِّرَتْ لِىَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَاَيْتُهُمَا دُوْنَ الْحَائِطِ قَالَ قَتَادَةُ يُذْكَرُ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِىُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَاْسَهٗ فِىْ ثَوْبِهٖ يَبْكِىْ وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ اَوْ قَالَ

فتنوں سے پناہ مانگنا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کرتے۔ یہاں تک کہ جب سوالات کی بوچھاڑ کر دی تو ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:۔ تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے مگر میں تمہارے لئے بیان کر دونگا۔ پھر آپ دائیں بائیں ملاحظہ فرمانے لگے تو شمع نبوت کا ہر پروانہ اپنے کپڑے میں سر چھپا کر رو رہا تھا۔ چنانچہ ایک آدمی سامنے ہوا جس کو تکرار کے وقت بعض لوگ اُس کے باپ کے سوا دوسرے کا کہتے تھے وہ عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے۔ پھر تو حضرت عمر سامنے ہوئے اور عرض کی:۔ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں کی برائی سے پناہ مانگتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی طرح خیر و شر کو میں نے کبھی نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ مثالی شکل میں پیش کی گئیں یہاں تک کہ میں نے انہیں دیوار کے پرے دیکھا قتادہ کا قول ہے کہ یہ حدیث اس آیت:۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورہ المائدہ، آیت ۱۰۱) کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔ عباس نرسی، یزید بن زریع، سعید، قتادہ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا:۔ ہر شخص اپنے سر کو کپڑوں میں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ. وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَّمُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ.

چھپا کر رو رہا تھا اور کہا کہ ہم فتنے کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں یا کہا کہ میں فتنے کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ۔ خلیفہ، یزید بن زُرَیع، سعید، معتمر، اُن کے والد، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے لوگوں سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے

بَابُ ۱۱۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ

حضور نے فرمایا کہ فتنہ مشرق سے ظاہر ہوگا

۱۹۶۹ ۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ اِلٰى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اَوْ قَرْنُ الشَّمْسِ.

سالم نے اپنے والدِ ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر کے جانب جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:۔ فتنہ اِدھر ہے، فتنہ اِدھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا، یا یہ فرمایا کہ سورج کا سینگ نکلے گا۔

۱۹۷۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا جب کہ آپ مشرق کی جانب منہ کر کے فرما رہے تھے۔ خبردار ہو جاؤ کہ فتنہ اِدھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

۱۹۷۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا، فَاَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے دعا کی:۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا:۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ (وہابیت) وہیں سے نکلے گا۔

ف: نجد بھی حجازِ مقدس کا ایک علاقہ ہے جیسے شام اور یمن ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ شام اور یمن کے لیے دعائے برکت تین دفعہ فرمائی۔ ہر دفعہ نجد کے لیے بھی دعائے برکت کے لیے عرض کی گئی لیکن آپ نے دعا نہ کی اور تیسری دفعہ کی گذارش کے جواب میں دعا نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کی سنگت وہیں

سے نکلے گی یا شیطان کا سینگ وہیں سے نکلے گا۔ یہ حدیث جامع ترمذی۔ جلد دوم میں بھی ہے ـــــ مسند احمد کی اسی روایت کے آخر میں یہ بھی ہے کہ شر کا ۹/۱۰ حصہ وہیں (نجد میں) ہے ـــــ صحیح بخاری، جلد اوّل کے اندر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اسے راس الکفر قرار دیا ہے ـــــ بخاری شریف کی اُسی جلد اوّل میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ ربیعہ اور مضر ہیں اور وہاں سے شیطان کے دو ساتھی یا دو پیروکار نکلیں گے۔ اُن دونوں پیروکاروں سے مراد ایک مسیلمہ کذاب اور دوسرا محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے۔ یہ دونوں حضرات ہی مضر قبیلے کے فرد تھے ـــــ بخاری شریف جلد دوم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف (نجد) سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر اُس میں واپس نہیں آئیں گے، یہاں تک کہ تیر اپنے چلّے کی طرف آ جائے۔ عرض کی گئی کہ اُن کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ سر منڈانا۔

یہ نشانی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں سب سے بڑی پہچان ہے کہ شیطان کے دوسرے پیروکار سے یہی صاحب مراد ہیں کیونکہ جب کسی مسلمان کو یہ اپنے دین میں داخل کرتے تو اس کا سر ضرور منڈواتے تھے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ موصوف کے حالات اور اسلام و مسلمین پر مظالم دیکھنے ہوں تو مکہ مکرمہ کے مفتی شافعیہ، سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۰۴ھ کا رسالہ الدرر السنیہ اور مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے نام سے چھپی ہوئی کتاب تاریخ نجد و حجاز کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ علاوہ بریں آج ۱۷ جنوری ۱۹۹۱ء سے عالم اسلام کو تباہ و برباد کرنے کی غرض سے امریکہ و برطانیہ وغیرہ اٹھائیس ملک مل جل کر جو مسلمانوں کے اکیلے اور چھوٹے سے ملک عراق پر دوسری جنگ عظیم سے بھی زیادہ یعنی لاکھوں ٹن گولہ بارود برسا چکے ہیں اور کل اتحادیوں کی جملہ افواج نے پاکستانی وقت کے مطابق سوا پانچ بجے صبح عراق پر بھرپور زمینی حملہ کر دیا جس کو فضائیہ اور بحریہ کا مکمل تعاون حاصل ہے۔ یوں معمولی سی بات کا بہانہ بنا کر آج مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۹۱ء کو پورے چالیس روز آگ کی بارش برساتے ہوئے گزر گئے لیکن عیسائیوں، یہودیوں اور سعودیوں کے دلوں میں اسلام دشمنی کی آگ اتنی بھڑکی ہوئی ہے کہ مسلمان پر اتنی قیامت ڈھا لینے کے بعد بھی ذرا سرد ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے۔

افسوس! اُمتِ محمدیہ کو یہ تحفہ بھی نجدیوں کے ہاتھوں ہی مل رہا ہے۔ اسلام اور مسلمین پر ایسی قیامت ڈھانے والے بھی نجدی حضرات ہیں۔ عرب کے حکمران شاہ فہد اور امیر کویت کی یہ ساری مہربانی ہے۔ بہانہ کویت کا بنایا اور شاہ فہد نے اپنے مشکل کشا، حاجت روا اور دافع بلا امریکہ بہادر کو مدد کے لیے پکارا کہ حضور والا! خدا میں تو ہمیں بچانے کی طاقت نہیں کہ ہمیں نامعلوم خطرے سے بچا سکے۔ لہٰذا بچانے کے لیے آپ ہی حجاز مقدس کی سرزمین پر تشریف لائیں۔ ساتھ ہی اپنے مددگاروں کو بھی لیتے آئیں۔ سارے یہاں اپنا ہی گھر سمجھ کر قدم رنجہ فرمائیں۔ ہم آپ کے لیے راہوں میں دیدہ و دل کا فرش بچھا رہے ہیں۔ بے شک یہاں آپ تشریف رکھتے ہوئے روزانہ سیکڑوں ٹن خنزیر کا گوشت تناول فرمائیں، لاکھوں بوتلیں روزانہ شراب کی اڑائیں، ہمیں اس بات کا کوئی شکوہ نہیں ہوگا بلکہ ہم آپ کی تشریف آوری کا دل کی گہرائیوں سے تازیست شکریہ ادا کرتے رہیں گے اور آپ کے لیے ہمارے دل سے ہمیشہ دعائیں نکلتی رہیں گی۔

حضورِ والا! ہم دست بستہ بلکہ سجدہ ریز ہو کر آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے نیز ہم دونوں دینی اور یقینی بھائی یعنی یہ عاجز اور کویت کے امیر المؤمنین صاحب اس جنگ کے جملہ اخراجات برداشت کریں گے۔ عالی جاہ! یہ تو آپ کو بخوبی علم ہے کہ ہمارے نزدیک آپ سرکار اور آپ کے اعیان و انصار ہی اسلام کی تلوار ہیں جبکہ ہم اپنی

مٹھی بھر جماعت کے سوا دنیا کے تمام مسلمانوں کو ملعونین اشرار، کلاب النار اور کفر اور شرک کی تلوار ہی جانتے اور مانتے ہیں جس پر ہماری ڈیڑھ سو سالہ تاریخ گواہ ہے۔

بعض لوگ بے خبری میں سعودی حکمرانوں کو محافظ حرمین لکھ دیتے ہیں جو سراسر غلط ہے۔ اولاً تو یہ روضۂ اطہر کو حرم مانتے ہی نہیں بلکہ ان کے مذہبی پیشوائے اعظم نے اسے صنم اکبر قرار دیا تھا۔ ثانیاً ان مہربانوں نے اپنی پوری تاریخ میں حرمین شریفین کی حفاظت کے خیال کو کبھی اپنے دلوں کے نزدیک سے بھی نہیں گزرنے دیا۔ اگر خیال ہوتا تو ملک کو دفاعی لحاظ سے اتنا مضبوط کر لیتے کہ کوئی بدخواہ حرمین طیبین کی طرف کبھی میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت ہی نہ کرتا۔ کیا وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ ۔ کا یہی مطلب ہے کہ نوجوان عورتیں فراہم کر کے عیاشی کے بین الاقوامی ریکارڈ قائم کرتے رہو۔ ممکن ہے محافظ حرمین ہونے کا یہ مطلب ہو کہ خوبصورت عورتوں کے ریوڑ میں کھیلتے کودتے رہو۔ اس حرم کے متعلقات سے جتنی دولت بچے وہ دوسرے حرم یعنی امریکہ کے بنکوں میں جمع کروا دیا کرو تا کہ اس کے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى والے اعلان میں ضعف نہ آنے پائے۔ یہ دونوں حرم بھی تو کوئی معمولی قسم کے حرم نہیں ہیں جبکہ پہلا حرم تو نوجوان لڑکیوں کی فوج سے خرمستی اور دوسرا حرم امریکہ پرستی ہے۔ ایسے حرمین کے محافظوں کا وجود مسلمانوں کے لیے عذاب ثابت ہو گا تو اور کیا ہو گا؟

حرمین کے ان محافظوں نے ایک عرصے سے اپنے حافظ و ناصر کے ہاتھوں سے مسلمانوں کا ناطقہ بند کر لے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رکھا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی خدا کی مدد کا کرشمہ دیکھنا چاہے تو آنکھیں کھول کر دیکھ سکتا ہے کہ اٹھائیس[28] ملکوں کی افواج جن میں موجودہ اور سابقہ سپر پاور کہلانے والی حکومتیں بھی ہیں وہ سارے مل کر مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے ملک عراق پر چالیس روز سے بغیر کسی وقفے کے بمباری کر رہے ہیں لیکن پھر بھی عراق زندہ ہے، سبحان اللہ! الحمد للہ ـــــ ثانیاً بزرگانِ دین کے تصرفات کے منکر اگر اللہ کے خاص بندوں کا تصرف دیکھنا چاہیں تو جاپان میں جا کر ہیروشیما اور ناگاساکی شہروں کو جا کر دیکھیں جن پر دوسری جنگ عظیم میں امریکہ نے ایٹم بم گرائے تھے۔ وہاں دیکھے گا کہ آج تک گھاس بھی نہیں اُگتی۔ دوسرے اُن دنوں حکومت برطانیہ سپر پاور کہلاتی تھی اور اس کی مملکت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ اس کے باوجود جاپان نے برٹش گورنمنٹ کے چھکے چھڑا دیے تھے لیکن یہ دونوں ایٹم بم گرنے ہی جاپان نے گھٹنے ٹیک دیے تھے ـــــ اب کوئی دیکھے کہ عراق پر اُن سے بھی زیادہ طاقت کے مجموعی طور پر بم اور گولہ بارود گرائے جا چکے ہیں لیکن عراق کا بفضلہ تعالیٰ کوئی حصہ ابھی تک اُس طرح تباہ و برباد نہیں کیا جا سکا ہے، سبحان اللہ! الحمد للہ ـــــ اگر کوئی ایمان کی طاقت کو دیکھنا چاہے تو دیکھے کہ جس طرح اٹھائیس[28] ملک چالیس روز سے مسلسل بمباری کر رہے ہیں، کیا فرزندانِ توحید کہلانے والے ایسی بمباری صرف چالیس گھنٹے برداشت کر لیں گے؟ یقیناً جواب نفی میں ہو گا کیونکہ وہاں تو چالیس منٹ ٹھہرنے کی بھی سکت نہیں۔ اس کے برعکس کیا یہ ایمانی طاقت کا کرشمہ نہیں ہے کہ عراقی مجاہدین چالیس روز بے پناہ اور مسلسل بمباری کے باوجود زندہ ہیں اور طَيْرًا اَبَابِيْلَ کا سماں طاری کر رہے ہیں اور اتحادیوں کے فوجی اور بے پناہ جنگی ساز و سامان كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ہوتا جا رہا ہے۔ دیکھنے والوں کو صاف نظر آ رہا ہے کہ صدام حسین اور عراق کے غیور مسلمان اپنی ایمانی قوت سے صلاح الدین ایوبی کی طرح تاریخ اسلام کا ایک نیا اور سنہری باب لکھ رہے ہیں۔ کفر اور اسلام کی اس جنگ میں وہ پورے عالم اسلام کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔ خدا ان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں عظیم الشان تاریخی فتح سے نوازے کہ اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا کرے، آمین۔

اللہ کو پامردیٔ مومن پہ بھروسا
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

۱۹۷۲- حدثنا اسحاق الواسطی حدثنا خلف عن بیان عن وبرة بن عبد الرحمن عن سعید بن جبیر قال خرج علینا عبد الله بن عمر فرجونا ان یحدثنا حدیثا حسنا قال فبادرنا الیه رجل فقال یا ابا عبد الرحمن حدثنا عن القتال فی الفتنة والله یقول: وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة فقال هل تدری ما الفتنة ثکلتک امک انما کان محمد صلی الله علیه وسلم یقاتل المشرکین وکان الدخول فی دینهم فتنة ولیس کقتالکم علی الملک۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہماری طرف آ رہے تھے تو ہم آرزو مند ہوئے کہ ہم سے کوئی عمدہ حدیث بیان کریں گے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی اُن کی طرف آگے جا کر عرض گزار ہوا۔ اے ابو عبد الرحمٰن! ہمیں فتنہ کے وقت جنگ کرنے کے متعلق کوئی حدیث سنایئے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ اور اُن سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۳)۔ آپ نے فرمایا:۔ کیا تم فتنے کو جانتے ہو تمہاری ماں تمہیں گم کرے۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے لڑا کرتے تھے اور کافروں کے دین میں داخل ہونا فتنہ ہے، اُن کی لڑائی تمہاری طرح ملک کے بارے میں نہ تھی

باب ۱۱۲۲ الفتنة التی تموج کموج البحر

فتنے دریا کی موجوں کی طرح آئیں گے

وقال ابن عیینة عن خلف بن حوشب کانوا یستحبون ان یتمثلوا بهذه الابیات عند الفتن قال امرؤ القیس

الحرب اول ما تکون فتیة
تسعی بزینتها لکل جهول
حتی اذا استعلت وشب ضرامها
ولت عجوزا غیر ذات حلیل
شمطاء ینکر لونها وتغیرت
مکروهة للشم والتقبیل

ابن عیینہ نے خلف بن حوشب سے نقل کیا کہ فتنوں کے وقت لوگ مثال کے طور پر ان اشعار کو پڑھنا بہتر سمجھتے۔ چنانچہ امرؤ القیس نے کہا:۔

ابتدا میں اک حسینہ، نوجواں ہوتی ہے جنگ
اُس کی زینت کی طرف کھنچتے ہیں جاہل بے درنگ
جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھتے ہیں جب میدان میں
تب وہ ہوتی ہے عجوزہ، ہے بدلتا رنگ ڈھنگ
سر سفید اور شکل بھونڈی جس طرح کوئی چڑیل
اُس کو چھونے، پیار کرنے کی ہو کس دل میں اُمنگ

۱۹۷۳- حدثنا عمر بن حفص بن غیاث حدثنا ابی حدثنا الاعمش حدثنا شقیق سمعت حذیفة یقول بینا نحن جلوس عند عمر اذ قال ایکم یحفظ قول النبی صلی الله علیه وسلم فی الفتنة قال فتنة الرجل فی اهله وماله وولده وجاره تکفرها الصلوة والصدقة والامر بالمعروف والنهی عن المنکر قال لیس عن هذا اسالک ولکن التی تموج کموج البحر قال لیس علیک منها باس یا امیر المؤمنین

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں میں سے کس کو فتنے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد ہے۔ حضرت حذیفہ نے کہا کہ آدمی کا اُس کے اہل و عیال، مال، اولاد اور ہمسائے کے فتنے کا نماز، صدقہ، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنے کے ذریعے کفارہ ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میں اس بارے آپ سے نہیں پوچھتا بلکہ اُس کے بارے میں پوچھتا ہوں جو موج دریا کی طرح چڑھے گا۔ کہا اے امیر المؤمنین! آپ کو اُس کا کیا ڈر جبکہ آپ کے اور اُس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ وہ

أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ يُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ عُمَرُ إِذًا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا. قُلْتُ أَجَلْ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، وَذٰلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ. فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ عُمَرُ.

۱۹۷۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِي، فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ

دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ کہا، بلکہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمر نے کہا کہ پھر وہ کبھی بند کیا جا سکے گا؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ ہم نے حضرت حذیفہ سے کہا کہ کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے؟ کہا ہاں اس طرح جانتے تھے جیسے آدمی جانتا ہے کہ کل دن کے بعد رات آئے گی اور یہ اس لئے تھا کہ میں نے اُن سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں کوئی غلطی نہ تھی۔ پس ہم اُن سے دروازے کے بارے میں پوچھنے سے ڈرے۔ پس ہم نے اُن سے پوچھنے کے لئے مسروق سے کہا تو اُس نے پوچھا کہ دروازہ کون ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ خود حضرت عمر۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے مدینہ منورہ کے کسی باغ کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا۔ جب آپ باغ میں داخل ہو گئے تو میں اُس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دربان بنتا ہوں اگرچہ آپ نے مجھے حکم نہیں فرمایا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے، قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور کنوئیں کے منڈیر پر آ بیٹھے پھر آپ نے اپنی پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکائیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر آ گئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے کہا اسی جگہ ٹھہریئے یہاں تک کہ میں آپ کے لئے اجازت حاصل کر لوں۔ چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضرت ابوبکر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں جانب اپنی پنڈلیاں کھول کر لٹکا دیں۔ پھر حضرت عمر آ گئے تو میں نے اُن سے ٹھہرنے کیلئے کہا کہ میں آپ کے لئے اجازت حاصل کر لوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب آ گئے۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا دیں۔ پس وہ منڈیر بھر گئی اور مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی۔ پھر حضرت عثمان آ گئے تو میں نے اُن سے کہا کہ یہیں ٹھہریئے یہاں تک کہ میں آپ کیلئے اجازت حاصل کر لوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَخًا لِي وَأَدْعُو اللهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

۱۹۷۵ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ أَلَا تُكَلِّمُ هَذَا قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ.

بَاب ۱۱۲۶

۱۹۷۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً.

نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور ایک بلاء جو انہیں پہنچے گی پس وہ اندر داخل ہوئے تو اُنکے پاس بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو وہ سامنے کنوئیں کے کنارے پر جا بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا دیں۔ چنانچہ میں نے اپنے بھائی کے بارے میں تمنا کی، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ بھی آجائے۔ سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ میں نے اس سے یہ اندازہ لگایا کہ اُن تینوں حضرات کی قبریں اکٹھی اور حضرت عثمان کی ان سے علیحدہ ہوگی۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ آپ اس بارے میں کچھ فرماتے کیوں نہیں؟ ارشاد فرمایا کہ میں کہتا تو ضرور ہوں لیکن اتنا بھی نہیں کہ سب سے پہلے فتنے کا دروازہ کھول دوں اور نہ میں وہ شخص کہ اگر کوئی دو آدمیوں کے اوپر امیر ہو تو کہہ دوں کہ اُس سے تم بہتر ہو جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کو لایا جائے گا۔ پھر اُسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا تو وہ اُس کے اندر اس طرح گھومے گا جیسے چکی چلانے والا گدھا گھومتا ہے پس جہنمی اُس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے کہ حضور والا! آپ تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتے اور بُرے کاموں سے منع فرمایا کرتے تھے؟ وہ جواب دے گا کہ میں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا لیکن خود کرتا نہ تھا اور بُرے کاموں سے روکتا لیکن خود باز رہتا نہیں تھا۔

عورت کو حکمران بنانے والی قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی

امام حسن بصری نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جنگ جمل کے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کلمہ کے ذریعے نفع پہنچایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جو اپنے کاموں

ف: اسلام کے اندر یہ حدیث ایک اصول اور مستقل قانون کا حکم رکھتی ہے کیونکہ عورت حاکم نہیں بلکہ اپنے گھر کی منتظمہ اور چراغ خانہ ہے۔ اس کا دائرۂ کار صرف اپنا گھر ہے جیسا کہ خدائے علیم وخبیر نے انسانوں کے فائدے کے لیے عورتوں سے فرمایا ہے:۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى ۔ (۳۳:۳۳)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو اگلی جاہلیت کی بے پردگی کی طرح ۔

بلکہ پروردگارِ عالم نے عورتوں کے متعلق یہاں تک فرمایا ہے :-

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (۲۴:۳۱)

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ کریں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا اپنے شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنی ملک ہوں یا نوکر جو شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنھیں عورتوں کی شرم والی باتوں کی خبر نہ ہو اور زمین پر اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جان لیا جائے اُن کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے ایمان والو! سب کے سب، اس اُمید پر کہ تم فلاح پاجاؤ۔

اہلِ ایمان غور کریں اور قرآنِ مجید پر ایمان رکھنے والے ان دونوں آیتوں کی روشنی میں دیکھیں تو صاف نظر آجائے گا کہ عورتوں کا دائرۂ کار صرف اپنا اپنا گھر ہے اور وہاں انھوں نے کس طرح رہنا ہے یہ بھی اُن کے پیدا کرنے والے نے بتا دیا ہے۔ عورت کا اپنی چاروں حالتوں یعنی ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت میں جو حقوق و فرائض ہیں شریعتِ مطہرہ میں اُن کا واضح تعین موجود ہے۔ اسلام میں عورت کو وہ مقام دیا گیا ہے جس کی وہ اپنی ہر حیثیت میں مستحق ہے اور جس سے بڑھ کر دنیا کا کوئی قانون اُسے مقام و مرتبہ نہیں دے سکتا۔ بعض خواتین کی طرف سے جو حقوقِ نسواں اور مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کی آواز اٹھائی جاتی ہے وہ اسلام سے بغاوت کرنے والے اور ذہنی آوارگی کا شکار ہو جانے والے مردوں اور عورتوں کا مشترکہ ڈرامہ ہے۔ عورت چراغِ خانہ ہے شمعِ محفل نہیں ہے۔ اس کا اپنے دائرۂ کار سے باہر بھاگنا درحقیقت اپنے فرائض سے بغاوت کرنا اور نفس کی آواز پر لبیک کہنا ہے۔ ورنہ اسلام نے تو انھیں اتنا اونچا مقام دیا ہے جس پر تاریخِ انسانیت ناز کرتی ہے۔ مثلاً ایک ماں کی حیثیت میں عورت کا مقام کیا ہے، اس بارے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تلقین فرمائی۔

إِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَقْدَامِ أُمَّهَاتِكُمْ ۔

بے شک جنت تمہاری ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

سبحان اللہ! کتنا اونچا مقام دیا کہ خدمت کر کے ماں کو خوش کر لو تو سیدھے جنت میں چلے جاؤ گے۔ یہ تو ہوئی عورت کے دائرۂ کار کی بات اور دیکھیے کہ انسانوں کی ان دونوں اصناف یعنی مردوں اور عورتوں کی باہم حیثیت کیا ہے؟ اس بارے میں اللہ

تعالٰی نے فرمایا ہے:۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ۔ (۴: ۳۴)

مرد حاکم ہیں عورتوں پر، اس لیے کہ اللہ نے اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کیے۔

جب قرآنِ کریم کی رُو سے عورت اپنے مرد کی بھی حاکم نہیں بلکہ محکوم ہے تو وہ قوم کے لاکھوں اور کروڑوں افراد کا حاکم ہونے کی کہاں مجاز ہوئی؟ —— پورے ملک یا اُس کے کسی حصے یا کسی دفتر د ادارے کی سربراہ ہونا دُور کی بات جبکہ اسے بغیر شرعی ضرورت کے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں، بلکہ وہ خود اپنے گھر کا حاکم ہونے کی بھی مجاز نہیں، ہاں مجبوری کا معاملہ الگ ہے۔ دریں حالات بعض علماء جو یہ کہتے رہے ہیں کہ عورت ملک کی صدر اور وزیر اعظم تو شرعاً نہیں ہوسکتی، ہاں وزیر و سفیر وغیرہ ہوسکتی ہے۔ یہ شرعی فیصلہ نہیں بلکہ اُن حضرات کے اپنے دماغوں کی پیداوار ہے اور یہ اُن کے اسلامی تعلیمات سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے۔

قرآنِ کریم کی تعلیمات کو سمجھنے میں جہاں اختلاف پیدا ہو جائے تو اُسوۂ رسول کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے۔ اس بارے میں قرآنِ احکام کو سمجھنے کے لیے دیکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عورتوں کو کن کن عہدوں پر فائز کیا؟ —— جب یہ بات دیکھی جائے گی تو ملک کا بڑے سے بڑا عہدہ تو دور کی بات ہے کسی چھوٹے سے چھوٹے عہدے پر بھی آپ نے کسی عورت کا تعین نہیں فرمایا —— بلکہ گھر سے باہر آپ نے کوئی ذمہ داری کسی عورت کے سپرد نہیں فرمائی۔ کیا اس سے صورت حال کی پوری طرح وضاحت نہیں ہو جاتی؟ بعض لوگ جو اس سلسلے میں بعض صحابیات کے غزوات میں شمولیت کے واقعات سے عورتوں کے باہر نکلنے پر استناد کرتے اور اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ یہ استناد و استشہاد درست نہیں بلکہ محض دھوکا یا خود فریبی ہے کیونکہ ایسا ان صحابیات نے رضاکارانہ کیا تھا اور یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے جبکہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد اُس خیر القرون میں ایسا ایک واقعہ بھی نہیں ہوا۔

باقی عہدے داری کی بات کو یوں بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اگر عورت شرعاً سربراہ مملکت ہوسکتی تو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی لختِ جگر و راحتِ جان، خاتونِ جنت، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی موجودگی میں کسی دوسرے کو خلیفۂ رسول بنانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا —— دوسرے اس بات پر اس زاویے سے بھی غور فرمایئے کہ خلافت کے مسئلے میں شیعہ حضرات کا اختلاف ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ دیگر تمام حضرات کی نسبت حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ خلافت کے زیادہ مستحق تھے۔ اگر اُن حضرات کے نزدیک عورت کا سربراہ مملکت بننا شرعاً جائز ہوتا تو وہ حضرت علی کی جگہ حضرت فاطمہ کا نام لیتے کیونکہ:۔

خونِ ختم الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

جب مدعیانِ اسلام کی کسی جماعت یا کسی فرقے نے بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو خلیفۂ رسول بنانے کی بات نہیں کی تو معلوم ہوا کہ کسی بھی مسلمان کہلانے والے کے نزدیک عورت کا سربراہ مملکت ہونا شرعاً جائز نہیں ہے۔ جب سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالٰی عنہا کی سربراہی کا آج تک سوال پیدا نہ ہوا تو اُن کے مقابلہ پر دوسری کوئی عورت کس کھیت کی مولی ہے۔ اللہ تعالٰی جملہ مدعیانِ اسلام کو سچے مسلمان بننے کی توفیق دے اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا نصیب کرے آمین۔

۱۹۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْحَصِيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْمَرْيَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الْاَسَدِيُّ قَالَ: لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ اِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَّحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوْفَةَ فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِيْ اَعْلَاهُ وَقَامَ عَمَّارٌ اَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا اِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ اِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ اِلَى الْبَصْرَةِ وَوَاللّٰهِ اِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ اِيَّاهُ تُطِيْعُوْنَ اَمْ هِيَ.

ابوحصین نے ابو مریم عبداللہ بن زیاد اسدی سے روایت کی ہے کہ جب حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ یہ تینوں حضرات بصرے کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت علی نے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت حسن بن علی کو روانہ کیا۔ پس وہ ہمارے پاس کوفے میں تشریف لائے چنانچہ حضرت حسن بن علی منبر کے اُوپر والی جانب بیٹھے اور حضرت عمار بن یاسر اُس کی نیچے والی سیڑھی پر تھے یعنی امام حسن سے نیچے۔ پس ہم اُن کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ تو ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بیشک حضرت عائشہ بصرے کی جانب روانہ ہو گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا اور آخرت میں آپ کے نبی کی زوجۂ مطہرہ بھی ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو آزمایا ہے کہ یہ ظاہر کر دیا جائے کہ آپ مرد کی اطاعت کرتے ہیں یا عورت کی۔

باب ۱۱۲۴

حضرت عائشہ کے ذریعے آزمائش کی گئی

۱۹۷۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ غَنِيَّةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَامَ عَمَّارٌ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيْرَهَا وَقَالَ اِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيْتُمْ.

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفے کے منبر پر کھڑے ہو کر حضرت عائشہ کا ذکر کیا نیز اُن کے سفر کا اور فرمایا: بیشک وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ہیں لیکن اُن کے ذریعے آپ کو آزمایا گیا ہے۔

۱۹۷۹ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَسَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ دَخَلَ اَبُوْمُوْسٰى وَاَبُوْمَسْعُوْدٍ عَلٰى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ اِلٰى اَهْلِ الْكُوْفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالَا مَا رَاَيْنَاكَ اَتَيْتَ اَمْرًا اَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ اِسْرَاعِكَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ مُنْذُ اَسْلَمْتَ فَقَالَ عَمَّارٌ: مَا رَاَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ اَسْلَمْتُمَا اَمْرًا اَكْرَهَ عِنْدِيْ مِنْ اِبْطَائِكُمَا عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ، وَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوْا اِلَى الْمَسْجِدِ.

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو مسعود دونوں حضرت عمار کے پاس گئے جب حضرت علی نے انہیں فوج جمع کرنے کی خاطر کوفے بھیجا تھا۔ دونوں حضرات نے کہا کہ جب سے آپ نے اسلام قبول کیا ہے ہم نے آپکا ایسا کام نہیں دیکھا جو ہمارے نزدیک ناپسندیدہ ہو ماسوائے آپ کی اس کام میں جلدی کرنے کے۔ حضرت عمار نے کہا کہ جب سے آپ حضرات نے اسلام قبول کیا ہے میں نے آپ کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو مجھے ناپسند ہو ماسوائے اس کام میں دیر کرنے کے اور دونوں حضرات کو جوڑے پہنائے گئے۔ پھر تینوں مسجد کی جانب روانہ ہو گئے۔

۱۹۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ. كُنْتُ

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو مسعود، حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس

جَالِسًا مَعَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ مُوْسٰی وَعَمَّارٍ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ مَّا مِنْ اَصْحَابِكَ اَحَدٌ اِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيْهِ غَيْرَكَ وَمَا رَاَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُّنْذُ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيَبَ عِنْدِیْ مِنِ اسْتِسْرَاعِكَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ. قَالَ عَمَّارٌ يَا اَبَا مَسْعُوْدٍ وَمَا رَاَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هٰذَا شَيْئًا مُّنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيَبَ عِنْدِیْ مِنْ اِبْطَائِكُمَا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَكَانَ مُوْسِرًا يَا غُلَامُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ فَاَعْطٰی اِحْدٰهُمَا اَبَا مُوْسٰی وَالْاُخْرٰی عَمَّارًا وَّقَالَ رُوْحَا فِيْهِ اِلَی الْجُمُعَةِ.

باب ۱۱۲۵ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِهِمْ.

باب ۱۱۲۶ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا لَسَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ اَبُوْ مُوْسٰی وَلَقِيْتُهٗ بِالْكُوْفَةِ جَآءَ اِلَی ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ اَدْخِلْنِیْ عَلٰی عِيْسٰی فَاَعِظَهٗ فَكَاَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ

بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابو مسعود نے کہا کہ آپ (حضرت عمار) کے ساتھیوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو آپ کے سوا اس سے کہہ سکتا ہوں کہ جب سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی تو میں نے اس کام میں جلدی کرنے سے بڑھ کر آپ کا کوئی عیب نہیں دیکھا۔ حضرت عمار نے کہا۔ اے ابو مسعود جب سے آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہے تو میں نے آپ کا یا آپ کے کسی ساتھی کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو میرے نزدیک اس کام میں دیر کرنے سے بڑھ کر عیب ہو پس حضرت مسعود نے جو مالدار آسامی تھے فرمایا کہ اے غلام دو جوڑے لاؤ۔ چنانچہ ان میں سے ایک حضرت ابو موسیٰ کو اور دوسرا حضرت عمار کو دے کر کہا کہ انہیں پہن کر نماز جمعہ کے لئے چلیے

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو اس وقت عذاب اس قوم کے ہر فرد کو پہنچتا ہے۔ لیکن پھر وہ ان کے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

حضور نے امام حسن کے متعلق فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروا دے۔

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے میری ملاقات کوفے میں ہوئی جبکہ وہ ابن شبرمہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ مجھے عیسیٰ ابن موسیٰ کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ابن شبرمہ اس بات سے ڈر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حسن بصری کا بیان ہے کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فوج لے کر حضرت

لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ أَرٰى كَتِيبَةً لَا تُوَلِّي حَتّٰى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ أَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ الصُّلْحَ، قَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

معاویہ کی طرف بڑھے تو حضرت عمرو بن العاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں ایسی فوج دیکھ رہا ہوں جو اُس وقت تک نہیں ہٹے گی جب تک مقابل کی فوج کو بھگا نہ دے جس پر معاویہ نے کہا کہ ان مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت پھر کون کرے گا؟ پس حضرت عبداللہ بن عامر اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا کہ ہم اُن (امام حسن) سے مل کر صلح کے لئے کہتے ہیں حسن بصری کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو امام حسن آگئے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں ع

م ۱۹۸۲۔ ... [illegible]

ف: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں میں امام عالی مقام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے قابلِ تعریف تھے۔ ساتھ ہی اس حدیث سے ایک اور بات بھی سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کے جن دو بڑے گروہوں میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کروائی وہ دونوں ہی گروہ نگاہِ مصطفےٰ میں مسلمان تھے کہ دونوں ہی کے لیے آپ نے مسلمان کا لفظ استعمال فرمایا۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی وہ دونوں بڑی جماعتیں جن کی امام حسن نے صلح کروائی وہ ان کی فوج اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج ہے۔

بعض لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اچھا خیال نہیں رکھتے اور کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو انھیں سرے سے مسلمان ہی نہیں جانتے، اُن کا یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ اگر اُن کے صحابی یا مسلمان ہونے میں کسی قسم کا شبہ ہوتا تو حضرت حسن ہرگز مملکت اسلامیہ کی سربراہی اُن کے سپرد نہ کرتے اور آخری دم تک کبھی اُن کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے جیسے کہ امام عالی مقام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر دے دیا، جامِ شہادت نوش کر لیا لیکن یزید پلید کو مملکت اسلامیہ کا سربراہ تسلیم کرتے ہوئے اُس کی بیعت نہ کی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کوئی بُرا لفظ کہنا اور اُن کی شان میں گستاخی کرنا اپنی عاقبت برباد کرنا ہے کیونکہ وہ اولاً صحابی ہیں، ثانیاً کاتبِ وحی ہیں اور ثالثاً رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ام المؤمنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سگے بھائی ہیں۔ غرض اسلامی تقاضوں کی رُو سے ہر مسلمان پر اُن کا ادب و احترام کرنا لازم ہے، کیونکہ صحابۂ کرام سب مسلمانوں کے بزرگ اور محسن ہیں۔

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلٰى أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ عَمْرٌو قَدْ رَأَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي أُسَامَةُ إِلٰى عَلِيٍّ وَقَالَ إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ مَا خَلَّفَ

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حرملہ مولیٰ اسامہ نے انہیں بتایا۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ انہوں نے بتایا: عنقریب وہ (حضرت علی) تم سے پوچھتے ہوئے فرمائیں گے کہ تمہارے صاحب (حضرت اسامہ) کو کس چیز نے پیچھے رکھا ہے؟ تم اُن کی خدمت میں عرض کر دینا کہ اگر آپ شیر کے منہ میں ہوں تب بھی مجھے یہی پسند ہے کہ

صَاحِبَكَ فَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ: لَوْكُنْتُ فِي شِدْقِ الْأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَلَكِنْ هٰذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَهُ فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا. فَذَهَبْتُ إِلَى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَأَوْقَرُوا رَاحِلَتِي.

آپ کے ساتھ رہوں لیکن اس معاملے کے اندر میں کوئی رائے قائم نہیں کر سکا۔ پس انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ پھر میں امام حسن، امام حسین اور عبداللہ بن جعفر کے پاس گیا تو انہوں نے میری سواری بھر دی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حرملہ کو دیکھا، انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ نے مجھے سواری دیکر حضرت علی کی خدمت میں بھیجا۔

باب ۱۱۲۷ إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ

جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے اور وہاں سے جاکر کچھ کرے

۱۹۸۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهُ، وَلَا بَايَعَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ.

ایوب کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ساتھیوں اور لڑکوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر دغا باز کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا اور بیشک ہم نے اس آدمی کے ہاتھ پر اللہ اور اُس کے رسول کیلئے بیعت کی اور میں نہیں جانتا کہ اس سے بڑھ کر کوئی دھوکا بازی ہو کہ کسی آدمی کے ہاتھ پر بیعت کی جائے کہ یہ اللہ اور اُس کے رسول سے ہے پھر اُس کے ساتھ لڑنے کی ٹھانی جائے اور میں نہیں جانتا کہ تم میں سے جو شخص اُس کی بیعت توڑے گا یا کسی دوسرے سے بیعت خلافت کرے گا مگر میرے اور اُس کے درمیان جدائی کا فیصلہ ہے۔

۱۹۸۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّامِ وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ فَانْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ أَلَا تَرَى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ إِنِّي احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللّٰهِ فَإِنِّي أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ

عوف اعرابی کا بیان ہے کہ ابو المنہال نے فرمایا: جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے تو ابن زبیر نے مکہ مکرمہ پر قبضہ جمالیا اور خوارج بصرے پر قابض ہو گئے۔ چنانچہ میں اپنے والد محترم کے ہمراہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم اُن کے دولت خانے میں داخل ہوئے جبکہ وہ اپنے چھپر کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے جو بانسوں کا تھا چنانچہ ہم بھی اُن کے حضور بیٹھ گئے۔ میرے والد ماجد اُن سے گفتگو کرنے لگے اور اُن کے ارشادات سننے کے متمنی ہوئے۔ چنانچہ عرض گزار ہوئے:۔ اے ابو برزہ! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ لوگ کس چکر میں پڑے ہوئے ہیں ہ تو پہلی بات جو میں نے اُن سے سُنی جس کے ساتھ گفتگو فرمائی وہ یہ کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار ہوں کہ صبح ہوتے

الَّذِی عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَنْقَذَکُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَلَغَ بِکُمْ مَا تَرَوْنَ وَهٰذِهِ الدُّنْیَا الَّتِیْ اَفْسَدَتْ بَیْنَکُمْ اِنَّ ذَاكَ الَّذِیْ بِالشَّامِ وَاللّٰهِ اِنْ یُّقَاتِلُ اِلَّا عَلَی الدُّنْیَا وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ وَاللّٰهِ اِنْ یُّقَاتِلُوْنَ اِلَّا عَلَی الدُّنْیَا وَاِنَّ ذَاكَ الَّذِیْ بِمَکَّةَ وَاللّٰهِ اِنْ یُّقَاتِلُ اِلَّا عَلَی الدُّنْیَا

ہی مجھے قریش کے ان لوگوں پر غصہ آتا ہے۔ اے گروہ عرب! آپ لوگ کس حالت میں تھے یہ آپ کے علم میں ہے کہ ذلت ہر خیر و خوبی کی قلت اور گمراہی میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے اس سے نکالا اور اس حالت کو پہنچایا جو آپ حضرات دیکھ رہے ہیں اور اس دنیا نے آپ کے درمیان فساد برپا کر رکھا ہے۔ وہ شخص جو شام کا حکمران ہے خدا کی قسم وہ دنیا کیلئے لڑ رہا ہے اور یہ لوگ جو تمہارے سامنے ہیں یہ نہیں لڑ رہے مگر دنیا کیلئے اور وہ جو مکہ معظمہ پر حکومت کر رہا ہے وہ نہیں لڑ رہا مگر دنیا کیلئے۔

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْاَحْدَبِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ الْیَوْمَ شَرٌّ مِّنْهُمْ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یَوْمَئِذٍ یُسِرُّوْنَ وَالْیَوْمَ یَجْهَرُوْنَ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بیشک آج کے منافقین اُن سے زیادہ بُرے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں تھے کہ اُن دنوں وہ نفاق کو چھپاتے تھے لیکن آج تو ظاہر کرتے ہیں

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اِنَّمَا کَانَ النِّفَاقُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْکُفْرُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ۔

ابو شعثاء کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نفاق تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کرامت مہد میں بھی تھا لیکن آج کا نفاق تو ایمان لانے کے بعد کافر ہونا ہے

بَابٌ ۱۱۲۸ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُغْبَطَ اَهْلُ الْقُبُوْرِ

قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبر والوں پر رشک نہ کیا جائے

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ مَکَانَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کاش! میں اس کی جگہ پر ہوتا۔

بَابٌ ۱۱۲۹ تَغْیِیْرِ الزَّمَانِ حَتّٰی یَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ۔

زمانہ اتنا بدلے گا کہ لوگ بتوں کو پوجیں گے

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَنِیْ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ

اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِى الْخَلَصَةِ وَذُوالْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِىْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ پر اچھلیں ذوالخلصہ اُس بُت کا نام ہے جس کی زمانہ جاہلیت میں قبیلہ دوس کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِى الْغَيْثِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

ابوالغیث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ قحطان سے ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا

باب ۱۱۳۰ خُرُوْجِ النَّارِ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ۔

آگ کا نکلنا

حضرت انس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی ہے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانیوں میں سے آگ ہے جو مشرق کے لوگوں کو اکٹھا کر کے مغرب میں لے جائے گی۔

۱۹۹۱ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِىْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى۔

سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی۔

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِىُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اُگل ڈالے جو اُس کے پاس جائے تو اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ عقبہ عبید اللہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اِسی طرح روایت کی ہے مگر ماسوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا:۔ سونے کا پہاڑ اُگل دے گا۔

باب ۱۱۳۱

قیامت کی بعض نشانیاں

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَارِثَةُ أَخُو عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِأُمِّهِ۔

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ، وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ يَعْنِي آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ خیرات کرلو کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی خیرات کرنے کے لیے مال لے کر پھرے گا لیکن اُسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ مسدد کا بیان ہے کہ حضرت حارثہ والدہ کی طرف سے حضرت عبید اللہ بن عمر کے بھائی تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں لڑ نہ لیں۔ اُن کے درمیان شدت کی لڑائی ہوگی اور دعویٰ اُنکا ایک ہوگا اور یہاں تک بہت چھوٹے دجال نکل آئیں جو تیس کے قریب ہونگے اُن میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے، زمانہ نزدیک ہو جائے، فتنے ظاہر ہونے لگیں اور قتل کثرت سے ہونے لگیں اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال بہت بڑھ جائے کہ بہتا پھرے یہاں تک کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اُس کی خیرات قبول کرے اور یہاں تک کہ جب کسی آدمی کو مال دیا جائیگا تو کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بلند و بالا عمارتوں پر فخر کریں اور یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے تو کہے:۔ کاش! میں اس کی جگہ ہوتا اور جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ چنانچہ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اُسے دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن اسوقت کا ایمان لانا کسی کو نفع نہیں دیگا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے اندر بھلائی نہ کی ہو اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے کپڑے پھیلائے ہوئے ہونگے لیکن نہ اُن میں کوئی چیز خریدنے پائیں گے۔ اور نہ انہیں لپیٹ سکیں گے اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ آدمی اونٹنی کا دودھ دوہ کر لائے گا لیکن اُسے پینے نہیں پائے گا کہ قیامت یوں قائم ہوگی کہ کوئی جانوروں کو حوض پر لے جائے گا لیکن پانی نہیں پلا پائے گا اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ کسی نے

باب ۱۱۳۲ ذِكْرِ الدَّجَّالِ

دجّال کا ذکر۔

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَا أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ؟ قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ أَنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

قیس کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جتنا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دجّال کے متعلق پوچھا اتنا کسی اور نے دریافت نہیں کیا اور آپ نے مجھ سے یہی فرمایا کہ تمہیں اُس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا میں عرض گزار ہوا کہ پوچھا اس لئے ہوں کہ لوگ کہتے ہیں۔ اُس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور وہ اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۹۹۵ سے ۲۰۰۵ تک ہر حدیث کے اندر موجود ہے اور حدیث ۲۳۲۱ میں بھی ہے کہ دجّال پوری کوشش کے باوجود بھی مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اس مقدس شہر میں طاؤن کی وبا بھی داخل نہیں ہو سکتی۔ مدینہ منورہ کو یہ شرف یوں حاصل ہوا ہے کہ اُس جگہ کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کا شرف دس سال تک میسر آتا رہا اور اللہ کے محبوب اسی مبارک شہر میں آرام فرما ہیں اور قیامت تک اسی کو نوازتے رہیں گے۔ اسی لیے اُمّتِ محمدیہ کے بعض بزرگوں کی نظر میں مدینہ طیبہ تو مکہ مکرمہ سے بھی افضل ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے اس حقیر اور سراپا معصیت بندے کو بھی ان دونوں شہروں کی زیارت نصیب فرمائے، حجِ بیت اللہ اور زیارتِ روضۂ مطہرہ کا شرف نصیب کرے اور ان کی برکتوں سے کچھ حصہ عطا فرمائے، آمین یا الٰہ العالمین۔

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجّال آئے گا یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے ایک جانب آپڑے گا۔ پھر تو مدینہ طیبہ میں تین جھٹکے آئیں گے جن کے باعث ہر کافر اور منافق نکل کر اُس کی طرف چلا جائے گا۔

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

ابراہیم بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ کے اندر دجّال کا رُعب داخل نہیں ہو سکے گا۔ اُن دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ــــ ابنِ اسحاق، صالح بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ جب میں بصرے گیا تو مجھ سے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان ثنا بیان کی، پھر دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ میں تمہیں اُس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اُس سے ڈرایا نہ ہو لیکن میں تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی، یعنی وہ (دجّال) کانا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطِفُ أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا هَذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں اپنے آپ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا چنانچہ گندمی رنگ اور سیدھے بالوں والے ایک آدمی کو دیکھا کہ اُس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابن مریم۔ پھر جاتے ہوئے میں نے اُدھر توجہ کی تو ایک موٹے تازے آدمی کو دیکھا، جس کا رنگ سرخ، بال گھنگریالے اور آنکھ سے کانا تھا۔ گویا اُس کی آنکھ پکے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ دجّال ہے، جو لوگوں میں سب سے زیادہ بنو خزاعہ کے ایک شخص ابن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا۔

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں نے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نماز میں دجّال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَّالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ پس اُس کی آگ تو پانی اور پانی آگ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اِسے سنا ہے۔

۲۰۰۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اُس نے اپنی اُمت کو کانے کذاب سے ڈرایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابٌ ۱۳۳ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

دجّال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۰۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ.

عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے دجّال کا طویل ذکر فرمایا اور اُس کے بعد ہم سے یہ بھی فرمایا کہ وہ آئے گا تو مدینہ منورہ کے راستوں سے اندر داخل ہونا اُس پر حرام ہوگا چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک بنجر زمین میں اُترے گا تو ایک روز اُس کے پاس ایک ایسا آدمی جائے گا جو اُس وقت سب سے اچھا آدمی ہوگا یا اچھے آدمیوں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجّال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر فرمایا تھا وہ کہے گا کہ اے لوگو! اگر میں اسے قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں تو پھر بھی تمہیں کیا میرے متعلق کوئی شک رہ جائے گا؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ پھر وہ اُس آدمی کو قتل کر کے زندہ کر دے گا۔ وہ آدمی کہے گا کہ آج تو مجھے تیرے بارے میں اور زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی پس دجّال اُس کو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اَب اُس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

۲۰۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:— مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے، نہ اُن سے طاعون اندر داخل ہو سکتا ہے اور نہ دجّال۔

۲۰۰۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمَدِيْنَةُ يَاْتِيْهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ؛

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مدینہ منورہ کی طرف دجّال آئے گا تو وہاں فرشتوں کو پائے گا جو اس کا پہرہ دے رہے ہوں گے لہٰذا دجّال اس کے قریب نہ آسکے گا اور نہ طاعون اگر اللہ نے چاہا۔

باب ۱۱۳۴ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ ؛

یاجوج ماجوج کا بیان

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا، قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ ؟ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ ؛

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے ۔ اسمٰعیل، اُن کا بھائی، سلیمان، محمد بن ابوعتیق، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، زینب بنتِ ابوسلمہ، اُم حبیبہ بنتِ ابوسفیان، حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم گھبرائے ہوئے اُن کے پاس تشریف لائے اور فرما رہے تھے:۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جس شر سے عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک آگیا۔ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہوگیا ہے اور اپنی ایک انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر آپ نے بتایا حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی:۔ یارسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے جبکہ ہم میں نیک آدمی بھی ہوں گے؟ فرمایا ہاں جب گندگی بڑھ جائے گی

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلَ هٰذِهٖ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِيْنَ ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی گئی ہے وُہیب راوی نے نوّے کے عدد کا حلقہ بنا کر بتایا کہ اتنا حلقہ۔

كِتَابُ الْأَحْكَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۱۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

۲۰۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيْرِيْ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى أَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ ۔

۲۰۰۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ۔

باب ۱۱۳۶ الْأُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ

۲۰۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِيْ وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ

احکام کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم میں صاحب حکم ہوں

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے میرا حکم مانا اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی تم بیشک اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے اپنے امیر کا حکم مانا اُس نے میرا حکم مانا اور جس نے اپنے امیر کی نافرمانی کی تو اُس نے میری نافرمانی کی۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا پس امام لوگوں کی طرف سے نگران ہے اور اس سے اُن لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جو اُس کے ماتحت ہیں اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اُس کی اولاد کے لئے نگران ہے اور اُس سے اُن کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اُس سے اُس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں۔

سربراہ مملکت قریش سے ہوں گے

محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ تک یہ بات پہنچی جبکہ اُن کے پاس قریش کا ایک وفد تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب بنی قحطان میں ایک بادشاہ ہوگا تو یہ ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے پھر

فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِجَالًا مِّنْكُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحَادِيْثَ لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُولٰٓئِكَ جُهَّالُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَالْاَمَانِيَّ الَّتِيْ تُضِلُّ اَهْلَهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ: تَابَعَهٗ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

کہا:۔ امّا بعد، مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرات میں سے بعض لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے افراد جاہل ہیں اور اُن کی گمراہ کُن باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حکمرانی ہمیشہ کے لئے قریش کا حق ہے جو اِن سے علاوت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو منہ کے بل اُوندھا کرے گا، جب تک کہ یہ لوگ دین کو قائم رکھیں گے۔ نعیم، ابن المبارک، معمر، زہری نے بھی محمد بن جُبیر سے اس کی روایت کی ہے۔

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَّا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکمرانی ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک اِن میں دو آدمی بھی باقی رہے۔

بَابُ ۱۱۳۷ اَجْرِ مَنْ قَضٰى بِالْحِكْمَةِ

حکمت کے ساتھ فیصلہ کرنے والے کا اجر

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ:

اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں (سورۂ المائدہ، آیت ۴۷)

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَاٰخَرُ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا:

قیس بن ابوحازم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حسد نہیں مگر دو باتوں میں ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اُسے راہِ حق میں لُٹانے کی توفیق بھی مرحمت فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اسی کے مطابق فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا ہے۔

بَابُ ۱۱۳۸ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْاِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً:

گناہ کا کام نہ ہو تو امام کی بات سننی اور ماننی چاہیے

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ امیر کی بات سنو اور اسکا حکم مانو اگرچہ تمہارے اوپر حبشی غلام کو عامل بنا دیا جائے خواہ اس کا

عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ ۔

٢٠١٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ۔

٢٠١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ۔

٢٠١٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا، فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِنَ النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ ۔

سر منقیٰ جیسا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جس کو یہ ناپسند کرتا ہے تو صبر کرنا چاہیے۔ کیونکہ تم میں سے جو بھی جماعت سے ایک بالشت برابر جدا ہو پھر مرا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پسندیدہ اور ناپسندیدہ تمام اُمور میں مسلمان امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ گناہ کا حکم نہ کرے اور جب وہ معصیت کا حکم کرے تو نہ اُس کی سُنی جائے اور نہ اطاعت کی جائے۔

ابوعبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ روانہ کیا اور اُس کا امیر انصار کے ایک آدمی کو مقرر فرمایا تھا۔ پس وہ امیر اُن پر کسی وجہ سے ناراض ہو گیا اور کہا: کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں۔ امیر نے کہا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ جب تم ایندھن اکٹھا کر لو۔ پھر تم خوب آگ بھڑکا لو تو اُس کے اندر داخل ہو جانا چنانچہ انہوں نے ایندھن اکٹھا کیا، پھر اُس میں آگ لگا دی، پھر جب اُس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو کھڑے ہو کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اُن میں سے بعض نے کہا کہ آگ سے بچنے کیلئے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کیا ہے، پھر کیوں اُس میں داخل ہوں۔ ابھی وہ اس کشمکش میں تھے کہ ادھر آگ بجھ گئی اور اُدھر امیر کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ اُس کے اندر داخل ہو جاتے تو کبھی اُس سے باہر نہ نکلتے کیونکہ اطاعت تو صرف نیک باتوں میں ہے۔

باب ۱۱۳۹ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللّٰهُ

۲۰۱۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ يَمِينَكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

جو حکومت طلب نہ کرے تو اللہ اُس کی مدد کرتا ہے۔

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن! امارت نہ مانگو کیونکہ اگر تمہارے مانگنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تمہیں اُس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر بغیر مانگے تمہیں دی جائے تو اُس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور پھر بھلائی اُس کے سوا میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفّارہ دیدو اور وہ کام کرو جس کے اندر بھلائی ہو۔

باب ۱۱۴۰ مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وُكِلَ إِلَيْهَا

۲۰۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ۔

جو حکومت مانگے تو وہ اُس کے حوالے کر دیا جائے گا

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت نہ مانگو کیونکہ اگر تمہارے مانگنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تم اُس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے تمہیں دی جائے تو اُس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو اور اُس کے ماسوا میں بھلائی دیکھو تو بھلائی کے پہلو کو اختیار کر لو اور قسم کا کفّارہ ادا کر دو۔

باب ۱۱۴۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

۲۰۱۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سَعِيدٍ

حکومت کی حرص ناپسندیدہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم امارت حاصل کرنے کی حرص کرو گے اور عنقریب قیامت کے روز ندامت ہو گی کیونکہ دودھ پلانے والی اچھی اور دودھ چھڑانے والی بری ہے۔ محمد بن بشار، عبداللہ بن حمران، عبدالحمید، سعید مقبری، عمرو بن حکم نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس کو روایت

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ ٭

۲۰۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ اَمِّرْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَهُ، فَقَالَ: اِنَّا لَا نُوَلِّي هٰذَا مَنْ سَاَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ ٭

باب ۱۱۴۲ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ ٭

۲۰۲۱ - حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ اِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ٭

۲۰۲۲ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ قَالَ زَائِدَةُ ذَكَرَهُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُوْدُهُ فَدَخَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ٭

باب ۱۱۴۳ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ ٭

۲۰۲۳ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ طَرِيْفٍ اَبِي تَمِيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَاَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقْ

کیا ہے۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور میری قوم کے دو آدمی ہم تینوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے امیر مقرر فرما دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا، تو آپ نے فرمایا کہ ہم اُس کو والی نہیں بناتے جو عہدے کا سوال کرے

۲۰۲۰ - [illegible]

جو حاکم بنایا گیا اور رعیت کی خیر خواہی نہ کرے۔

عبید اللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُن کے مرض وفات میں عیادت کی۔ حضرت معقل نے اُن سے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ کوئی بندہ نہیں کہ اُس کو اللہ تعالیٰ نے رعیت کا حکمران بنایا ہو اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اُن کی نگہبانی کا فریضہ ادا نہ کرے، مگر وہ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا۔

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ ہم حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو عبید اللہ بن زیاد بھی اندر داخل ہوئے۔ حضرت معقل نے اُن سے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا:۔ کوئی والی ایسا نہیں کہ مسلمانوں کو اُس کی رعیت بنایا جائے پھر وہ ایسی حالت میں مرے کہ اُن کے حقوق کا غاصب ہو مگر اللہ تعالیٰ اُس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔

جو لوگوں پر سختی کرے اللہ اُس پر سختی کرے گا

ابو تمیمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت صفوان، حضرت جندب اور اُن کے ساتھیوں کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ (حضرت جندب) لوگوں کو نصیحت کر رہے تھے لوگوں نے کہا:۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سُنا ہے؟ کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جو دکھاوے کے لئے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے ظاہر فرما دے گا اور جو لوگوں پر سختی کرے

يَشْقُقِ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوْا أَوْصِنَا فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ. قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ: مَنْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ جُنْدُبٌ؟ قَالَ نَعَمْ، جُنْدُبٌ.

باب ۱۱۴۴ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيْقِ وَقَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيْقِ، وَقَضَى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ.

۲۰۲۴ - **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

باب ۱۱۴۵ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَّابٌ.

۲۰۲۵ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ تَعْرِفِيْنَ فُلَانَةَ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي. فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيْبَتِي. قَالَ فَجَاوَزَهَا وَمَضَى فَمَرَّ

تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُس پر سختی کرے گا لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اور نصیحت فرمائیے۔ فرمایا کہ آدمی کی سب سے پہلے جو چیز گلتی ہے وہ پیٹ ہے پس جس سے ہو سکے وہ نہ کھائے مگر پاک روزی اور جو چاہے کہ اُس کے اور جنت کے درمیان ایک چلّو خون بھی حائل نہ ہو، تو چاہیے کہ ایسا ہی کرے۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ یہ کون فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا، کیا حضرت جندب؟ فرمایا کہ ہاں حضرت جندب۔

راستہ چلتے ہوئے فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

یحییٰ بن یعمر نے راستے میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے دروازے پر فیصلہ کیا

سالم بن ابوالجعد کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میں، ہم دونوں مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی ملا تو وہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر خاموش رہا، پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اُس کے لئے زیادہ روزے، نماز اور صدقہ وغیرہ اعمال تو جمع نہیں کیے لیکن میں اللہ اور اُس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔

مذکور ہے کہ حضور کا کوئی دربان نہ تھا

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کی کسی عورت سے فرما رہے تھے، کیا تم فلاں عورت کو جانتی ہو؟ اُس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِس کے پاس سے گزرے جبکہ یہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا:۔ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اِس نے کہا:۔ جائیے، آپ میری مصیبت کو نہیں جانتے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر اُس کے پاس سے ایک آدمی گزرا اور کہا

بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ، قَالَ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَالَتْ، يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا عَرَفْتُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ ؛

بَابُ ١١٤٦ الْحَاكِمُ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ ؛

٢٠٢٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ ؛

٢٠٢٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمُعَاذٍ ؛

٢٠٢٨- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: مَا لِهَذَا؟ قَالَ أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بَابُ ١١٤٧ هَلْ يَقْضِي الْحَاكِمُ أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ ؛

٢٠٢٩- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم سے کیا کہا؟ اُس نے کہا کہ میں نے تو حضور کو نہیں پہچانا۔ اُس نے کہا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ عورت آپ کے دروازے پر آئی تو کوئی دربان نہ پایا چنانچہ وہ عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ، خدا کی قسم میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر تو صدمے کے شروع میں ہوتا ہے۔

امام کے ماتحت حاکم کا اُس کے سامنے کسی کے قتل کا حکم دینا

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قیس بن سعد بن عبادہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یوں رہا کرتے تھے جیسا بادشاہ کی عدالت میں تھانیدار

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں (گورنر بنا کر) روانہ فرمایا اور اُن کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل کو بھیج دیا۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اسلام قبول کیا اور پھر یہودی ہو گیا۔ پس حضرت معاذ بن جبل آئے جبکہ وہ آدمی حضرت ابوموسیٰ کے پاس تھا چنانچہ انہوں نے کہا کہ اس نے کیا کیا ہے؟ کہا کہ یہ اسلام قبول کر کے پھر یہودی ہو گیا ہے کہا کہ میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اسے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔

کیا غصّے کی حالت میں حاکم فیصلہ کرے اور فتویٰ دے۔

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کے لئے لکھا جبکہ وہ سجستان میں تھا کہ دو آدمیوں کے درمیان

بِسِجِسْتَانَ بِاَنْ لَا تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ ؕ

اُس وقت فیصلہ نہ کرنا جب تم غصّے کی حالت میں ہو کیونکہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ دو آدمیوں کے درمیان غصّے کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فِيْهَا قَالَ فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اَشَدَّ غَضَبًا فِيْ مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ. ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيُوْجِزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ ؕ

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! بیشک خدا کی قسم، میں فلاں شخص کی وجہ سے عشاء کی نماز دیر سے پڑھتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں بھی نماز پڑھاتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوران وعظ اُس دن سے زیادہ ہرگز کبھی ناراض نہیں دیکھا پھر فرمایا کہ اے لوگو! بیشک تم میں سے بعض لوگ بھگانے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے۔ اس لئے کہ ان میں بوڑھے، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا ؕ

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے انہیں بتایا کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ پس حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ پس اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اُس سے رجوع کر لینا چاہیے اور اُسے اپنے پاس رکھنا چاہیے، یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائے، پھر اُسے حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے۔ پھر اگر اُسے طلاق ہی دینا چاہو تو طلاق دے دینا۔

بَاب ۱۴۲۸ مَنْ رَاٰى لِلْقَاضِيْ اَنْ يَّحْكُمَ بِعِلْمِهٖ فِيْ اَمْرِ النَّاسِ اِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُوْنَ وَالتُّهْمَةَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ: خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ وَذٰلِكَ اِذَا كَانَ اَمْرٌ مَّشْهُوْرٌ ؕ

قاضی اپنے علم سے بھی فیصلہ کر سکتا ہے۔

جبکہ اُسے لوگوں کی بدگمانی اور تہمت کا خوف نہ ہو جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہند سے فرمایا کہ اتنا لے لو جو دستور کے مطابق تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کیلئے کافی ہو یہ اسی وقت ہے جبکہ وہ امر مشہور ہے۔

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَهَا: لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَعْرُوفٍ ؛

باب ۱۱۲۹ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُومِ

وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عَامِلِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا فِي الْحُدُودِ ثُمَّ قَالَ: إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَأً فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هَذَا مَالٌ بِزَعْمِهِ وَإِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ، فَالْخَطَأُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ، وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الْحُدُودِ. وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سِنٍّ كُسِرَتْ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتَمَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقَاضِي. وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الثَّقَفِيُّ شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ يَعْلَى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَإِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَالْحَسَنَ وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ وَعَامِرَ بْنَ عَبِيدَةَ وَعَبَّادَ

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئیں: - یا رسول اللہ! خدا کی قسم زمین کے اوپر بسنے والے کسی گھر والے کا ذلیل ہونا مجھے آپ کے گھر والوں کے ذلیل ہونے سے زیادہ پسند نہیں تھا۔ لیکن آج مجھے زمین پر بسنے والے کسی گھر والوں کا معزز ہونا اتنا پسند نہیں جتنا آپ کے گھر والوں کا۔ پھر عرض کی کہ بیشک ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہیں، تو کیا میرے اوپر کوئی گناہ ہے کہ میں اُن کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق کھلانے میں تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے۔

مہر لگے ہوئے خط پر گواہی۔

اور یہ کہ کس کے ذریعے گواہی جائز ہے اور کس طرح جائز نہیں ہے اور حاکم کا عامل اور قاضی کے لئے خط لکھنا نیز ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کا خط لکھنا جائز ہے ماسوائے حدود کے اور پھر کہا کہ اگر قتل خطاء ہو تو جائز ہے کیونکہ اُن کے خیال میں یہ مال ہے اور قتل ثابت ہونے کے بعد یہ مال ہو گیا ہے۔ حالانکہ نادانستہ اور دانستہ کے قتل کا حکم ایک ہے اور حضرت عمر نے اپنے عامل کیلئے حدود میں خط لکھا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دانت توڑنے کے بارے میں لکھا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لئے خط لکھنا جائز ہے جبکہ وہ اُس کی مہر اور دستخط کو پہچانتا ہو۔ شعبی مُہر لگے ہوئے خط کو جائز رکھتے جو قاضی کی طرف سے ہوتا اور حضرت ابن عمر سے بھی اسی طرح منقول ہے معاویہ بن عبدالکریم ثقفی کا قول ہے کہ میں عبدالملک بن لیلیٰ قاضی بصرہ ایاس بن معاویہ، حسن، ثمامہ، عبداللہ بن انس، بلال بن ابو بردہ، عبداللہ بن بریدہ اسلمی، عامر بن عُبیدہ اور عباد بن منصور کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ یہ حضرات گواہوں کے حاضر کیے بغیر قاضیوں کے خطوط کو جائز رکھتے تھے پھر اگر جس کے خلاف خط لکھا گیا ہے

بْنِ مَنْصُوْرٍ يُجِيْزُوْنَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِّنَ الشُّهُوْدِ، فَإِنْ قَالَ الَّذِيْ جِيْءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ زُوْرٌ قِيْلَ لَهُ اذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ، وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلٰى كِتَابِ الْقَاضِيْ الْبَيِّنَةَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ. وَقَالَ لَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحْرِزٍ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنْ مُوْسٰى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ أَنَّ لِيْ عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأَجَازَهُ. وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُوْ قِلَابَةَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلٰى وَصِيَّةٍ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا فِيْهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ فِيْهَا جَوْرًا. وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ: إِمَّا أَنْ تَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ شَهَادَةٍ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ: إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا فَلَا تَشْهَدْ.

۲۰۳۳- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّكْتُبَ إِلَى الرُّوْمِ قَالُوْا: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِهِ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

بَابُ ۱۱۵۰ مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: أَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَّا يَتَّبِعُوا الْهَوٰى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوْا بِآيَاتِهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا

وہ کہے کہ یہ خط جھوٹا ہے تو اُس سے کہا جائے گا کہ اس کا ثبوت لاؤ اور سب سے پہلا شخص جس نے قاضی کے خط کے باوجود گواہ طلب کیے وہ ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبد اللہ ہے ہم سے ابونعیم نے کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن محرز نے بیان کیا کہ میں موسیٰ بن انس قاضیٔ بصرہ کی طرف سے خط لایا اور میں نے اُن کے ہاں گواہ قائم کیے کہ فلاں کے پاس جو کوفے میں رہتا ہے میرا اتنا مال ہے۔ پس میں وہ تحریر قاسم بن عبد الرحمٰن کے پاس لے کر آیا تو انہوں نے جائز رکھی امام حسن بصری اور ابو قلابہ نے وصیت کے گواہ بننے کو ناپسند کیا ہے جب تک یہ اچھی طرح معلوم نہ ہو کہ اُس میں کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اُس میں ظلم روا رکھا گیا ہو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر کے لئے خط لکھا کہ یا تو اپنے ساتھی کی دیت ادا کرو ورنہ لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور زہری نے اُس عورت کی گواہی کے بارے میں کہا جو پردے کے پیچھے سے گواہی دے کہ اگر تم اُس کی آواز پہچانتے ہو تو گواہی دے دو ورنہ گواہی نہ دو

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر روم کے لئے خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ خط نہیں پڑھتے مگر جو مہر لگا ہوا ہو۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی، گویا میں اُس کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں اور اُس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

آدمی فیصلہ کرنے کے قابل کب ہوتا ہے

حسن بصری کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکام سے عہد لیا ہے کہ خواہشات کی پیروی نہ کریں لوگوں سے نہ ڈریں اور اللہ کی آیتوں کو دنیاوی مال کے بدلے نہ بیچیں پھر انہوں نے یہ آیت

ثُمَّ قَرَأَ: يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ وَقَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا. اسْتُوْدِعُوا. مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ. وَقَرَأَ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ. فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا، فَحَمِدَ سُلَيْمَانَ وَلَمْ يَلُمْ دَاوُدَ وَلَوْلَا مَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ هَذَيْنِ لَرَأَيْتُ أَنَّ الْقُضَاةَ هَلَكُوا فَإِنَّهُ أَثْنَى عَلَى هَذَا بِعِلْمِهِ وَعَذَرَ هَذَا بِاجْتِهَادِهِ. وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ خَصْلَةً كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةٌ أَنْ يَكُونَ فَهِمًا حَلِيمًا عَفِيفًا صَلِيبًا عَالِمًا سَؤُولًا عَنِ الْعِلْمِ.

بَابُ ۱۱۵۱ رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَكَانَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا. وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَأْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

۲۰۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ

پڑھی: ۔ اے داؤد! بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی۔ بیشک وہ جو اللہ کی راہ میں بہکتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے، اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے (سورۂ ص، آیت ۲۶) اور یہ آیت پڑھی: ۔ بیشک ہم نے توریت اتاری، اُس میں ہدایت اور نور ہے۔ اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور عالم اور فقیہہ کہ اُن سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اُس پر گواہ تھے۔ تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے قلیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ کافر ہیں (سورۂ المائدہ، آیت ۴۴) اُستُحفِظُوا سے مراد ہے حفاظت چاہنا اور یہ آیت پڑھی: ۔ اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے، جب رات کو اُس میں کچھ لوگوں کی چھوٹیں اور ہم اُن کے حکم کے وقت حاضر تھے ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور اُن دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا (سورۂ الانبیاء، آیت ۷۸، ۷۹) پس حضرت سلیمان کی تعریف فرمائی اور حضرت داؤد کو ملامت نہیں کی اور اگر دونوں حضرات کا معاملہ یوں نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا تو تم دیکھتے کہ قاضی ہلاک ہو گئے ہوتے کیونکہ ان کی علم کے باعث تعریف کی گئی اور انہیں اجتہاد کی بدولت معذور رکھا گیا۔ مزاحم کا بیان ہے کہ ہم سے عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ قاضی کے لئے پانچ باتیں ہوں، اگر اُن میں سے ایک بات اُس کے اندر نہ ہو تو اتنا ہی معیوب ہے۔ وہ یہ ہیں: ۔ فہم و فراست والا، بُردبار، پاک دامن، سخت اور علمی ہو

افسروں اور گورنروں کی تنخواہ

قاضی شریح قضا کی اُجرت لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وصی اپنی محنت کے مطابق کھائے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے کھایا۔

حویطب بن عبدالعزیٰ کا بیان ہے کہ انہیں عبداللہ بن سعدی نے بتایا کہ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ

نِمرٍ اَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى، فَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَّاَعْبُدًا وَّاَنَا بِخَيْرٍ وَّاُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ عُمَالَتِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَ عُمَرُ لَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُّ الَّذِيْ اَرَدْتَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ وَّخُذْهُ وَاِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ؎

باب ۱۱۵۲ مَنْ قَضٰى وَلَاعَنَ فِي الْمَسْجِدِ. وَلَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَضٰى شُرَيْحٌ وَّالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ. وَقَضٰى مَرْوَانُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِيْنِ

خلافت میں اُن کے پاس حاضر ہوئے تھے تو حضرت عمر نے اُن سے فرمایا:- کیا مجھ سے یہ بیان نہیں کیا گیا کہ تم لوگوں کا کام کرتے ہو اور جب معاوضہ دیا جاتا ہے تو تم اُسے ناپسند کرتے ہو؟ پس میں نے کہا کہ یہی بات ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں مال بھی رکھتا ہوں۔ اس لئے چاہتا ہوں کہ میری اُجرت مسلمانوں پر خیرات ہوتی رہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ میں بھی ایسا ہی ارادہ رکھتا تھا جو تم رکھتے ہو جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے مال عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ فلاں کو دے دیجئے کہ وہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے مجھے دوبارہ مال عطا فرمایا تو میں نے عرض کی کہ اسے کسی اور کو عطا فرما دیجئے جو مجھ سے بڑھ کر حاجت مند ہو فرمایا کہ اسے لے لو اور مالدار بن کر خیرات کرو۔ اگر مال تمہارے پاس اس طریقے سے آئے کہ تم اُس کے منتظر اور سائل نہ ہو تو اُسے لے لو ورنہ اپنے دل کو اُس کے پیچھے نہ چلاؤ۔ زہری سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر کو فرماتے ہوئے سُنا:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے مال عطا فرماتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ اُسے دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ یہاں تک کہ مجھے دوسری دفعہ عطا فرمایا تو میں عرض گزار ہوا کہ اُسے مرحمت فرما دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے کر مالدار ہو جاؤ اور پھر خود خیرات کرو۔ پس جو مال تمہارے پاس اس طرح آئے کہ تم اُس کے منتظر یا سائل نہ ہو تو اُسے لے لو اور جو ایسا نہ ہو تو اُس کے پیچھے چ

جو مسجد میں فیصلہ کرے اور لعان بھی

حضرت عمر نے حضور کے منبر کے پاس لعان کیا۔ شریح، شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلے کئے۔ مروان نے زید بن ثابت کو منبر کے پاس قسم کھانے کا حکم دیا۔ حسن بصری اور زرارہ

عِنْدَ الْمِنْبَرِ. وَكَانَ الْحَسَنُ وَزُرَارَةُ بْنُ اَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحْبَةِ خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ ؛

بن اوفی مسجد کے باہر میدان میں فیصلہ کیا کرتے تھے۔

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ؛

زُہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں دونوں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا اور میری عمر اُس وقت پندرہ سال تھی۔ اُن کے درمیان تفریق کر دی۔

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلٍ اَخِي بَنِي سَاعِدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ ؛

ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:۔ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی دوسرے آدمی کو پائے تو کیا اُسے قتل کر دے؟ اُن دونوں کے درمیان مسجد کے اندر لعان کروایا گیا اور میں موجود تھا۔

بَاب ١١٥٣ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى حَدٍّ اَمَرَ اَنْ يُّخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ

جو مسجد میں حکم دے اور مسجد سے باہر حد قائم کرے

وَقَالَ عُمَرُ اَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ. وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ ؛

حضرت عمر نے فرمایا کہ اِسے مسجد سے باہر لے جاؤ اور حضرت علی سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعًا قَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَا. قَالَ اذْهَبُوْا بِهِ فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلّٰى. رَوَاهُ يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ ؛

سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور پکارتے ہوئے کہا۔ یا رسول اللہ میں زنا کر بیٹھا ہوں آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ جب اُس نے چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دے لی تو آپ نے فرمایا:۔ کیا تم پاگل ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ اِسے لے جاکر سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے اُس شخص سے سُنا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا۔ فرمایا کہ میں بھی اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے اُسے مقام مصلّٰی پر سنگسار کیا۔ اِس کو یونس، معمر، ابن جریج، زہری ابوسلمہ، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رجم کے بارے میں روایت کی۔

بَاب ١١٥٤ مَوْعِظَةِ الْاِمَامِ لِلْخُصُوْمِ ؛

امام کا جھگڑنے والوں کو سمجھانا

٢٠٣٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.

باب ١١٥٥ الشَّهَادَةُ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَةِ الْقَضَاءِ أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ لِلْخَصْمِ.

وَقَالَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ: ائْتِ الْأَمِيرَ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلَى حَدٍّ زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ وَأَنْتَ أَمِيرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَدَقْتَ، قَالَ عُمَرُ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللهِ لَكَتَبْتُ آيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِي وَأَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ. وَقَالَ حَمَّادٌ إِذَا أَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ. وَقَالَ الْحَكَمُ أَرْبَعًا.

٢٠٣٩ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: مَنْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زینب بنتِ اُمّ سلمہ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں سے کوئی اپنی دلیل کو زیادہ چرب زبانی سے پیش کرے۔ پس میں اُس کی بات کو سننے کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ پس جس کو میں اُس کے بھائی کا حق فیصلہ کر کے دے دوں تو وہ اُسے نہ لے کیونکہ وہ جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔

عہدہ قضا ملنے کے بعد یا پہلے قاضی نے حاکم کے سامنے ایک بات کی شہادت دی ہو تو کیا اُس کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے۔

باب ۱۱۵۵ [illegible]

قاضی شریح کا بیان ہے کہ ایک شخص نے اُن سے گواہی دینے کیلئے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ تو بادشاہ کے پاس مقدمے جاتا کہ میں تیری گواہی دوں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے کہا کہ اگر آپ کسی کو حد والا کام زنا یا چوری کرتے ہوئے دیکھیں اور آپ امیر ہوں، چنانچہ فرمایا کہ آپ کی گواہی پھر بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک ہوگی کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں حضرت عمر نے کہا کہ اگر لوگوں کے یہ کہنے کا ڈر نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا تو میں رجم کی آیت کو اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا ماعز نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اُسے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا اور کسی سے یہ منقول نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاضرین کو گواہ بنایا ہو حماد کا قول ہے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے روز فرمایا: جس کے پاس اُس کے مقتول کو قتل کرنے کی شہادت ہو تو اُس کا مال وہی لے گا۔ پس میں اپنے مقتول کا گواہ تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی نہ ملا جو گواہی دے لہٰذا بیٹھ گیا پھر میرے دل میں خیال آیا کہ اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کروں۔ چنانچہ پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيْلِ الَّذِيْ يَذْكُرُ عِنْدِيْ قَالَ فَأَرْضِهٖ مِنْهُ ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهٖ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعُ أَسَدًا مِّنْ أُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهٗ . قَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ . وَقَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ الْحَاكِمُ لَا يَقْضِيْ بِعِلْمِهٖ شَهِدَ بِذٰلِكَ فِيْ وِلَايَتِهٖ أَوْ قَبْلَهَا . وَلَوْ أَقَرَّ خَصْمٌ عِنْدَهٗ لِآخَرَ بِحَقٍّ فِيْ مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهٗ لَا يَقْضِيْ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتّٰى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا إِقْرَارَهٗ . وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مَا سَمِعَ أَوْ رَاٰهُ فِيْ مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضٰى بِهٖ وَمَا كَانَ فِيْ غَيْرِهٖ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ . وَقَالَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ بَلْ يَقْضِيْ بِهٖ لِأَنَّهٗ مُؤْتَمَنٌ وَإِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعِلْمُهٗ أَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِيْ بِعِلْمِهٖ فِي الْأَمْوَالِ وَلَا يَقْضِيْ فِيْ غَيْرِهَا . وَقَالَ الْقَاسِمُ لَا يَنْبَغِيْ لِلْحَاكِمِ أَنْ يُمْضِيَ قَضَاءً بِعِلْمِهٖ دُوْنَ عِلْمِ غَيْرِهٖ مَعَ أَنَّ عِلْمَهٗ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهٖ ، وَلٰكِنَّ فِيْهِ تَعَرُّضًا لِتُهْمَةِ نَفْسِهٖ عِنْدَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِيْقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُوْنِ . وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ : إِنَّمَا هٰذِهٖ صَفِيَّةُ ؟

۲۰۴۰ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتْ اِنْطَلَقَ مَعَهَا

نے کہا کہ جس مقتول کا میرے سامنے ذکر کیا جا رہا ہے اُس کے ہتھیار تو میرے پاس ہیں، لہٰذا انہیں مجھ سے راضی کر دیجیے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ ایسا کبھی نہیں ہو گا کہ قریش کی ایک چڑیا کو مال دِلا دیا جائے اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو محروم رکھا جائے جو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اُس نے ہتھیار مجھے دے دیے۔ چنانچہ میں نے اُن سے باغ خریدا اور یہ پہلا مال ہے جو مجھے حاصل ہوا۔ مجھ سے عبداللہ نے لیث کے حوالے سے روایت بیان کی کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور مجھے ہتھیار دلائے۔ اہل حجاز کا قول ہے کہ حاکم اپنے علم پر فیصلہ نہ کرے خواہ وہ حاکم ہونے کے دوران یا پہلے اُس کا شاہد ہو اور اگر مخالف اُس کے پاس مجلس قضا میں دوسرے کے حق کا اقرار کرے تو بعض اہل حجاز کے نزدیک اس پر فیصلہ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ دو گواہوں کو بلا کر اُن کی موجودگی میں اقرار نہ کروایا جائے اور بعض اہل عراق کا قول ہے کہ مجلس قضا میں جو سُنے یا دیکھے اُس پر فیصلہ کر دے اور دوسری جگہ پر بغیر دو گواہوں کے فیصلہ نہ کرے اور اُن میں سے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ فیصلہ کر دے کیونکہ وہ امانت دار ہے کیونکہ شہادت سے مراد حق کا معلوم کرنا ہے جس کا علم ہو چکا بلکہ شہادت سے بھی زیادہ بعض حضرات کا قول ہے کہ مالی معاملات میں اپنے علم پر فیصلہ کر سکتا ہے دوسرے اُمور میں نہیں قاسم کا قول ہے کہ حاکم کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے معلوم کیے بغیر اپنے علم پر فیصلہ کرے ہاں جبکہ اُس کا علم شہادتوں سے بڑھ کر ہو لیکن اس میں اندیشہ ہے کہ مسلمانوں کے دل میں تہمت کا خیال پیدا ہو جائے اور اُن کے بدگمانی میں پڑنے کا خطرہ

ابن شہاب نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حُیی ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ جب واپس لوٹنے لگیں تو آپ اُن کے ساتھ چلے اِن کے پاس سے انصار کے دو شخص گزرے

۲۰۳۹ — اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

فَمَرَّ بِهٖ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ، قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ١١٥٦ اَمْرُ الْوَالِيْ اِذَا وَجَّهَ اَمِيْرَيْنِ اِلٰى مَوْضِعٍ اَنْ يَّتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا.

٢٠٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِيْ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا. فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى اَنَّهٗ يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا الْبِتْعُ فَقَالَ، كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. وَقَالَ النَّضْرُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ١١٥٧ اِجَابَةُ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ وَقَدْ اَجَابَ عُثْمَانُ عَبْدًا لِّلْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ.

٢٠٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُكُّوا الْعَانِيَ وَاَجِيْبُوا الدَّاعِيَ.

بَابُ ١١٥٨ هَدَايَا الْعُمَّالِ.

٢٠٤٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهٗ

تو آپ نے دونوں کو بلا کر فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔ دونوں نے کہا سبحان اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اس کو شعیب، ابن مسافر ابن ابوعتیق، اسحاق بن یحیٰی، زہری، علی بن حسین حضرت صفیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

والی نے دو آدمیوں کو ایک جگہ کا امیر بنایا تو انہیں ایک دوسرے کی ماننے اور جھگڑا نہ کرنے کا حکم دینا

ابوبردہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری اور اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: لوگوں پر آسانی کرنا سختی نہ کرنا، انہیں خوش رکھنا متنفر نہ کرنا اور ایک دوسرے کی ماننا۔ حضرت ابوموسیٰ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے علاقے میں بتع نامی شراب تیار کی جاتی ہے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ نضر، ابوداؤد، یزید بن ہارون، وکیع، شعبہ، سعید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

حاکم کا دعوت قبول کرنا۔

حضرت عثمان نے مغیرہ بن شعبہ کے غلام کی دعوت قبول کی تھی۔

ابو وائل نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیدی کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرو۔

عمال کے تحفے

عروہ بن زبیر نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقات پر عامل مقرر فرمایا جو بنی اسد کا تھا اور اس کو ابن اللتبیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا جب وہ واپس آیا تو کہا کہ یہ

ابن الأتبية على صدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا أهدي لي، فقام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر. قال سفيان أيضا فصعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: ما بال العامل نبعثه فيأتي يقول هذا لك وهذا لي فهلا جلس في بيت أبيه وأمه فينظر أيهدى له أم لا والذي نفسي بيده لا يأتي بشيء إلا جاء به يوم القيامة يحمله على رقبته إن كان بعيرا له رغاء أو بقرة لها خوار أو شاة تيعر، ثم رفع يديه حتى رأينا عفرتي إبطيه ألا هل بلغت ثلاثا. قال سفيان قصه علينا الزهري وزاد هشام عن أبيه عن أبي حميد قال: سمع أذناي وأبصرته عيني، وسلوا زيد بن ثابت فإنه سمعه معي ولم يقل الزهري سمع أذني. خوار صوت. والجؤار من تجأرون كصوت البقرة.

باب ١١٥٩ استقضاء الموالي واستعمالهم.

٢٠٤٤- حدثنا عثمان بن صالح حدثنا عبد الله بن وهب أخبرني ابن جريج أن نافعا أخبره أن ابن عمر رضي الله عنهما أخبره قال كان سالم مولى أبي حذيفة يؤم المهاجرين الأولين وأصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في مسجد قباء فيهم أبو بكر وعمر وأبو سلمة وزيد وعامر بن ربيعة.

باب ١١٦٠ العرفاء للناس.

٢٠٤٥- حدثنا إسماعيل بن أبي أويس حدثني إسماعيل بن إبراهيم عن عمه موسى بن عقبة قال ابن شهاب حدثني عروة بن الزبير أن مروان بن الحكم والمسور بن مخرمة

آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے یہ بھی کہا ہے کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: عامل کا کیا حال ہے؟ ہم نے اُسے بھیجا تو آکر کہتا ہے کہ یہ مال آپ کیلئے ہے اور یہ میرے لئے ہے۔ بھلا اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھ رہتا اور انتظار کرتا کہ کوئی اُسے تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کسی نے کوئی چیز رکھی تو وہ قیامت کے روز اُسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے حاضر بارگاہِ الٰہیہ ہوگا۔ اگر وہ اُونٹ ہوا تو بلبلا رہا ہوگا۔ گائے ہے تو ڈکرا رہی ہوگی اور بکری ہے تو ممیاتی ہوگی۔ پھر آپ نے دستِ مبارک بلند فرمائے یہاں تک کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور تین مرتبہ فرمایا: کیا میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا؟ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ہم سے یہ واقعہ بیان کیا ہشام، اُن کے والد حضرت ابو حمید نے کہا کہ میرے کانوں نے سُنا اور آنکھوں نے دیکھا اور حضرت زید بن ثابت سے پوچھ لو کیونکہ انہوں نے بھی اسے میرے ساتھ سُنا تھا۔ زہری سے یہ منقول نہیں کہ میرے کانوں نے سُنا۔ خُوَارٌ، آواز، ڈکرانا اور الجُؤَارُ یہ تجأرون سے ہے یعنی گائے جیسی آواز

غلاموں کو قاضی اور عامل بنانا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ سالم مولے ابو حذیفہ مہاجرین اوّلین اور نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے دیگر اصحاب کی مسجد قبا میں امامت کا فریضہ ادا کیا کرتے تھے اور مقتدیوں میں حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت ابو سلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ بھی ہوتے

لوگوں سے معروف آدمی۔

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ انہیں مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالے عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے جب مسلمانوں سے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لئے کہا تو

أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ أَذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ فِي عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ: إِنِّي لَا أَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاۤؤُكُمْ أَمْرَكُمْ، فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاۤؤُهُمْ فَرَجَعُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا ؛

بَاب ۱۱۶۱ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاۤءِ السُّلْطَانِ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ ؛

۲۰۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سُلْطَانِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ خِلَافَ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ. قَالَ: كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا ؛

۲۰۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰۤؤُلَاۤءِ بِوَجْهٍ وَهٰۤؤُلَاۤءِ بِوَجْهٍ ؛

بَاب ۱۱۶۲ الْقَضَاۤءِ عَلَى الْغَاۤئِبِ ؛

۲۰۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَاۤئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَأَحْتَاجُ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ، قَالَ: خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ ؛

بَاب ۱۱۶۳ مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيْهِ فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّ قَضَاۤءَ الْحَاكِمِ لَا يُحِلُّ حَرَامًا وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا ؛

فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم سے کس نے آزاد کر دیئے اور کس نے آزاد نہیں کیے ہیں۔ پس تم جاؤ اور ہمارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجو جو تم سے بخوبی واقف ہوں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرکردہ حضرات سے بات کی تو وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ لوگوں نے بطیب خاطر اجازت دی ہے۔

بادشاہ کے سامنے اُس کی تعریف کرنا اور جانے پر بُرائی کرنا مکروہ ہے۔

عاصم بن محمد نے محمد بن زید سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا کہ جب ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور جب اُن کے پاس سے آجاتے ہیں تو پہلی باتوں کے خلاف کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو اسے نفاق شمار کرتے ہیں۔

عراک کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں سے بُرا دوغلہ آدمی ہے جو اِن کے پاس آئے تو کچھ کہے اور اُن کے پاس جائے تو کچھ اور کہے۔

غائب کا فیصلہ

عُروہ بن زُبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ہند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہیں تو مجھے اُن کے مال میں سے لینے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا مال لے لیا کرو جو تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو جائے۔

جس کو قاضی نے اس کے بھائی کا حق دلایا تو وہ نہ لے کیونکہ حاکم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ خُصُوْمَةً بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّهٗ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهٗ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيَتْرُكْهَا ۔

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی تھیں کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ۔میں ایک بشر ہوں اور میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اُن میں سے ایک فریق اپنا موقف بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں اُسے سچا جان لوں اور اُس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو جس کو اس طرح میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اب جو چاہے اُسے لے اور جو چاہے اُسے چھوڑ دے۔

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ، فَقَامَ اِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے لہٰذا تم اُسے اپنی تحویل میں لے لینا فتح مکہ کے سال حضرت سعد نے اُسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے جس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا ہے پس حضرت عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے جو اُن کے بستر پر پیدا ہوا ہے پس دونوں حضرات اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے حضرت سعد عرض گزار ہو کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اُن کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اُسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ پھر حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ یہ عتبہ سے مشابہت رکھتا ہے چنانچہ اُس لڑکے نے انہیں نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

باب ١١٦٤ الحُكْمِ فِي الْبِئْرِ وَنَحْوِهَا

٢٠٥١۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَّالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْلِفُ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ مَالًا وَّهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ﴾ الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ فِيَّ نَزَلَتْ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بِئْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا، قَالَ فَلْيَحْلِفْ، قُلْتُ إِذًا يَحْلِفُ فَنَزَلَتْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ﴾ الْآيَةَ ؎

کنوئیں وغیرہ کا حکم

ابو وائل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دوسرے کا مال ہڑپ کرنے کے لئے قسم کھائے اور وہ اس قسم میں جھوٹا تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: بیشک جو لوگ اللہ کے عہد کو بیچتے ہیں..... (سورۂ آل عمران، آیت ٧٧)۔ پس حضرت اشعث بن قیس آگئے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے اور میرا ہی ایک شخص سے کنوئیں کے بارے میں جھگڑا ہوا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں فرمایا تو وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کی کہ وہ تو قسم کھا جائے گا پس یہ آیت نازل ہوئی۔ بیشک جو اللہ کے ع

(٢٠٥١۔ [illegible] (سورۂ آل عمران، آیت ٧٧))

باب ١١٦٥ الْقَضَاءِ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَقَلِيلِهِ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ ؎

٢٠٥٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَّإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَّكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا ؎

تھوڑے یا زیادہ مال کا فیصلہ کرنا

ابن عیینہ نے ابن شبرمہ سے روایت کی ہے کہ تھوڑے اور زیادہ مال کا فیصلہ کرنا ایک جیسا ہے۔

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ اُن کی والدہ ماجدہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دروازے کے باہر جھگڑے کی آواز سُنی تو آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں ایک بشر ہوں، میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے سے زیادہ اچھی گفتگو کرنے والا ہو۔ چنانچہ میں اُسے سچا سمجھ کر اُس کے کہنے کے مطابق فیصلہ کردوں تو جس کو میں نے دوسرے مسلمان کا حق دِلا دیا وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب چاہے اُسے لے یا چھوڑ دے۔

باب ١١٦٦ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ ؎

اِمام کا لوگوں کے مال اور جائیداد کو فروخت کرنا

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعیم بن نحام کی طرف سے مال بیچا۔

٢٠٥٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ۔

باب ١١٦٧ مَنْ لَمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأُمَرَاءِ حَدِيثًا۔

٢٠٥٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

باب ١١٦٨ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ. لُدًّا: عُوجًا۔

٢٠٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔

باب ١١٦٩ إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ۔

٢٠٥٦ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبّر کر دیا اور اس کے سوا اُس کے پاس اور مال نہیں ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کر دیا اور اس کی قیمت اُس صحابی کیلئے بھیج دی۔

جو اُمراء کے بارے میں لاعلمی کے تحت بات کرنے کو طعن شمار نہیں کرتا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اُس کا امیر حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا پس اُن کی امارت پر طعنہ زنی کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ تم اُس کی امارت پر کیا طعن کرتے ہو بلکہ تم تو اس سے پہلے اُس کے والدِ ماجد کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے، حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے لئے موزوں آدمی تھا اور وہ میرے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے تھا اور اُس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے ہے۔

بہت زیادہ جھگڑنے والا

لُدًّا سے مراد ہے جھگڑالو، اَوندھی کھوپڑی والا

ابن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: - اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ آدمی وہ ہے جو جھگڑالو ہو (یعنی بات بات پر ہر کسی کے ساتھ جھگڑتا پھرے)۔

جب حاکم ظالمانہ یا اہل علم کے خلاف فیصلہ دے تو وہ رد کیا جائے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد کو روانہ کیا۔ نُعَیم، عبداللہ، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ نے اپنے والد

ح وَحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَقَالُوا صَبَأْنَا صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ، فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ ؛

باب ١١٧٠ الْإِمَامُ يَأْتِي قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ ؛

٢٠٥٧. حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرٍو فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ قَالَ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُغَ، فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَلَيْهِ الْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْضِهْ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللهَ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا تو وہ لوگ اچھی طرح نہیں کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے کہا، ہم پھر گئے، ہم دین سے پھر گئے۔ چنانچہ حضرت خالد لوگوں کو قتل اور قید کرتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس قیدی بھیجا اور حکم دیا کہ ہر ایک اپنے قیدی کو قتل کر دے پس میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کرونگا اور میرے ساتھیوں میں سے بھی کسی نے اپنے قیدی کو قتل نہ کیا پس ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے دو مرتبہ یہ کہا۔ اے اللہ! میں اُس سے بری ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

امام کا کسی قوم کے پاس آکر اُن کی صُلح کروانا

ابو حازم مدینی کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنی عمرو کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا پتہ لگا تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر صلح کروانے کے لئے اُن کے پاس تشریف لے گئے جب نماز عصر کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے اذان کہی اور اقامت پڑھی اور حضرت ابو بکر سے کہا گیا تو یہ نماز پڑھانے کیلئے آگے ہوئے اور جب حضرت ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ لوگوں پر یہ بات گراں گزری یہاں تک کہ آپ حضرت ابو بکر کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور پھر اُس صف میں چلے گئے جو اُن کے نزدیک تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابو بکر جب نماز پڑھتے تو فارغ ہونے تک کسی طرف توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ تالیاں بجانا بند نہیں کرتے تو انہوں نے اِدھر اُدھر توجہ کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے دیکھا مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز جاری رکھیں اور اشارہ ہاتھ سے کیا چنانچہ حضرت ابو بکر تھوڑی دیر ٹھہرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَّا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَأْتُ اِلَيْكَ اَنْ لَّا تَكُوْنَ مَضَيْتَ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِّابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يَّؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لِلْقَوْمِ اِذَا نَابَكُمْ اَمْرٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَآءُ ؕ

بَابٌ يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ اَنْ يَّكُوْنَ اَمِيْنًا عَاقِلًا ؕ

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبُوْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ لِمَقْتَلِ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهٗ عُمَرُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ: اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِقُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ قُرْاٰنٌ كَثِيْرٌ، وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ عُمَرَ، وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ۔ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ، قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ۔ قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِاَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِيْ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ، قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ يَحُثُّ مُرَاجَعَتِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ اللّٰهُ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ، وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاَيَا، فَتَتَبَّعْتُ

علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو آگے بڑھ گئے اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا۔ اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تو نماز جاری رکھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ا

کاتب کے لیے مستحب ہے کہ امانت دار اور عاقل ہو

عُبید اللہ بن سباق کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مقتل یمامہ کے باعث حضرت ابوبکر نے مجھے بلایا اور ان کے پاس حضرت عمر بھی تھے چنانچہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت عمر آکر کہنے لگے کہ یمامہ کی لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہو گئے اور مجھے ڈر ہے کہ دیگر تمام مقامات پر قرآن کریم کے قاری اسی طرح شہید ہوتے رہے تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے گا لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع کرنے کا حکم دیں میں نے جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا عمر نے کہا، لیکن خدا کی قسم وہ بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر اس کے متعلق برابر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا بھی سینہ کھول دیا جس کے لئے حضرت عمر کا سینہ کھولا تھا اور میرا نظریہ بھی وہی ہو گیا جو حضرت عمر کا تھا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا: تم نوجوان اور عقلمند آدمی ہو نیز تم پر لوگ کسی قسم کا الزام بھی عائد نہیں کرتے اور تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وحی بھی لکھتے رہے ہو۔ لہٰذا تلاش کر کے تم ہی قرآن کریم کو جمع کرو حضرت زید فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو وہ بھی مجھ پر اتنا بھاری نہ ہوتا جتنا قرآن کریم کا جمع کرنا میں عرض گزار ہوا کہ آپ دونوں وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا، خدا کی قسم، یہ بہتر ہے چنانچہ وہ برابر مجھے اس پر آمادہ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے

الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ، فَوَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ اَوْ اَبِيْ خُزَيْمَةَ فَاَلْحَقْتُهَا فِيْ سُوْرَتِهَا، وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اللِّخَافُ يَعْنِي الْخَزَفَ ؏

اس کے لیے میرا سینہ بھی اُسی طرح کھول دیا جیسے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے سینے کھولے تھے اور میری بھی وہی رائے ہوگئی جو اُن دونوں حضرات کی تھی چنانچہ میں نے قرآنی آیات کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور میں نے کھجور کے پتوں، کھالوں، ٹھیکریوں اور لوگوں کے سینوں سے اسے جمع کرنا شروع کر دیا چنانچہ مجھے سورۂ التوبہ کی آخری آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم سے آخر تک حضرت خزیمہ یا حضرت ابوخزیمہ سے ملی تو میں نے اُسے اُسی سورت میں لگا دیا چنانچہ قرآن کریم کا یہ جمع شدہ نسخہ اُن کی زندگی میں حضرت ابوبکر کے پاس رہا یہاں تک کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلالیا۔ پھر زندگی بھر حضرت عمر کے پاس جب انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلالیا تو حضرت حفصہ بنت ابوبکر کے پاس رہا محمد بن عبیداللہ کا بیان ہے کہ ۔۔۔ سے مراد ٹھیکریاں ہیں۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر قرآن مجید ایک جگہ جمع کر دیا۔ حالانکہ یہ کام رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا۔ جن حضرات کو مسلمانوں کے کتنے ہی کام شرک اور بدعت نظر آتے ہیں اور رات دن مسلمانوں کو شرک و بدعت کی سوغات دیتے رہتے ہیں، وہ اگر شرک و بدعت کی تعریف کسی صاحب نظر سے معلوم کر لیں یا نجدیت کی عینک اتار کر کتب دینیہ کو دیکھیں گے تو صورتِ حال کچھ اور ہی نظر آئے گی۔ بعض حضرات خیر القرون وغیرہ کی بدعت میں پچر لگاتے ہیں تو انھیں بھی نظر آجائے گا کہ اگر صرف قرآن مجید ہی کو دیکھیں گے تو خیر القرون تو رہا ایک طرف اس پر آج تک کام ہوتا آرہا ہے اور اسے یہ مہربان بھی جائز سمجھتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ قرآن کریم پر قیامت تک کام ہوتا رہے گا۔ کیا اس سارے کام کو بدعت قرار دیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ـــــ ہر نیا کام بدعت نہیں بلکہ بدعت وہ نیا کام ہے جس کے کرنے سے کوئی سنت مٹتی ہو۔ ایسا فعل سنت کی مخالفت کے باعث مذموم اور بدعت قرار پاتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ١١٧٢ كِتَابُ الْحَاكِمِ اِلٰى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِيْ اِلٰى اُمَنَائِهِ ؏

حاکم کا اپنے عاملوں، قاضیوں امینوں کے لئے خط لکھنا

٢٠٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى ح حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِّنْ كُبَرَآءِ قَوْمِهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا مَا قَتَلْنَاهُ

عُبیداللہ بن یوسف، مالک، ابولیلیٰ ـــ اسمٰعیل، مالک ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل نے سہل بن ابوحثمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اور اُن کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بھوک سے تنگ آکر خیبر کی طرف گئے تو عبداللہ کو کسی نے قتل کر کے گڑھے یا چشمے میں پھینک دیا پس یہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہا کہ خدا کی قسم تم نے اُسے قتل کیا ہے انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا پھر یہ چلے آئے اور اپنی قوم میں آپہنچے پس اُن سے ذکر کیا نیز وہ اور اُن کے بھائی حویصہ جو اُن میں سب سے بڑے تھے اور عبدالرحمٰن بن سہل عرض کرنے کیلئے گئے اور یہی ہیں

وَاللّٰهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ وَاَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ: كَبِّرْ كَبِّرْ، يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِمَّا اَنْ يَّدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُّؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ بِهٖ وَكُتِبَ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟ قَالُوْا لَا قَالَ اَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتِ الدَّارَ. قَالَ سَهْلٌ فَرَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ:

وہ جو خیبر گئے تھے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مُحیصہ سے فرمایا کہ بڑے کو بات کرنے دو چنانچہ حُویصہ نے بات کی اور پھر مُحیصہ نے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا تو دِیت ادا کریں گے یا لڑائی کے لئے تیار ہونا پڑے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لئے مکتوب گرامی ارسال فرمایا انہوں نے جواب میں لکھا کہ ہم نے اُسے قتل نہیں کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حُویصہ، مُحیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بننے کے لئے تیار ہو؟ انہوں نے انکار کیا۔ فرمایا کہ پھر یہودی تمہیں قسم دیں گے عرض گزار ہوئے وہ تو مسلمان نہیں ہیں پس رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دِیت کی سَو اُونٹنیاں ادا کر دیں، یہاں تک کہ اُن کے گھر میں داخل کر دیں گئیں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اُن میں سے ایک اُونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

بَابٌ ۱۱۷۳ هَلْ يَجُوْزُ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَّبْعَثَ رَجُلًا وَحْدَهٗ لِلنَّظَرِ فِي الْاُمُوْرِ:

کیا حاکم کے لئے جائز ہے کہ حالات معلوم کرنے کے ایک ہی آدمی روانہ کرے

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهٗ فَقَالَ صَدَقَ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ، فَقَالُوْا لِيْ عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِيْ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ، ثُمَّ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، اَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ

عُبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ اُس کے فریق مخالف نے کہا کہ اس نے درست کہا ہے، واقعی ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمائیے اور راس اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا چنانچہ اُس نے اِس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا لوگوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا چنانچہ میں نے سَو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا نبی کریم

وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا ۞

باب ۱۱۷۴ تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجُمَانٌ وَاحِدٌ. وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُ وَاَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ. وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا تَقُولُ هٰذِهِ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ: تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهِمَا الَّذِي صَنَعَ بِهِمَا. وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ ۞

۲۰۶۱ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ ۞

باب ۱۱۷۵ مُحَاسَبَةِ الْإِمَامِ عُمَّالَهُ ۞

۲۰۶۲ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ لونڈی اور سو بکریاں تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور

حکام کے ترجمان اور کیا ایک ترجمان رکھنا جائز ہے۔

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ یہود کی کتابت سیکھیں، یہاں تک کہ وہ آپ کے خطوط لکھنے اور آپ کے نام آنے والے خطوط کو پڑھ کر سنانے لگے حضرت عمر نے فرمایا جب کہ اُن کے پاس حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت عثمان بھی بیٹھے کہ یہ عورت کیا کہتی ہے! حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ یہ آپ کو اپنے ساتھی کے متعلق بتا رہی ہے جس نے اس کے ساتھ برا فعل کیا ہے ابو جمرہ کا بیان ہے کہ میں ابن عباس اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کے لئے اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ اُس کے پاس دو مترجم ہوں۔

عُبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہیں حضرت ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ مجھے بھی بلا بھیجا، پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں اس (ابو سفیان) سے پوچھنے والا ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا پھر باقی حدیث بیان کی۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو کہ جو تم نے کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو وہ میرے دونوں قدموں کے نیچے کی زمین کا بھی مالک ہو جائے گا۔

امام کا اپنے عمال کا محاسبہ کرنا

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن اُتبیہ کو بنی سُلیم کے صدقات کا عامل بنایا تو جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا اور اُس سے حساب لیا گیا تو کہا۔ یہ مال آپ کا ہے اور

اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَہٗ قَالَ ھٰذَا الَّذِیْ لَکُمْ وَھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ لِیْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَلَّا جَلَسْتَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْکَ وَبَیْتِ اُمِّکَ حَتّٰی تَاْتِیَکَ ھَدِیَّتُکَ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْکُمْ عَلٰی اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِیَ اللّٰہُ فَیَاْتِیْ اَحَدُکُمْ فَیَقُوْلُ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ لِیْ فَھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ وَبَیْتِ اُمِّہٖ حَتّٰی تَاْتِیَہٗ ھَدِیَّتُہٗ اِنْ کَانَ صَادِقًا فَوَاللّٰہِ لَا یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مِنْھَا شَیْئًا، قَالَ ھِشَامٌ بِغَیْرِ حَقِّہٖ اِلَّا جَاءَ اللّٰہَ یَحْمِلُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا فَلَاَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰہَ رَجُلٌ بِبَعِیْرٍ لَہٗ رُغَاءٌ اَوْ بِبَقَرَۃٍ لَھَا خُوَارٌ اَوْ شَاۃٍ تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ۔

اور یہ مجھے ہدیہ کے طور پر دیا گیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلا تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے یہاں تک کہ تمہارا ہدیہ تمہارے پاس آجاتا اگر تم سچے ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اما بعد، میں تم میں سے بعض لوگوں کو ایسے اُمور کا عامل بناتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے مالک بنایا ہے۔ پس تم میں سے ایک آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا، یہاں تک کہ اگر وہ سچا ہے تو ہدیہ اس کے پاس آجاتا خدا کی قسم، تم میں سے کوئی اس مال سے کوئی چیز نہیں لیتا۔ ہشام کا بیان ہے کہ بغیر حق کے مگر قیامت کے روز اُسے اٹھائے ہوئے بارگاہ الٰہیہ میں حاضر ہوگا۔ اونٹ بلبلاتا ہوگا۔ گائے ڈکراتی ہوگی اور بکری ممیاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دست مبارک اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی (اور فرمایا) بتاؤ کیا میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔

بَابٌ ۱۱۷۶ بِطَانَۃِ الْاِمَامِ وَاَھْلِ مَشُوْرَتِہٖ۔ اَلْبِطَانَۃُ: اَلدُّخَلَاءُ۔

امام کے رازدار اور مُشیر

معاملات میں دخل رکھنے والے۔

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَۃٍ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّہٗ عَلَیْہِ، وَبِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّہٗ عَلَیْہِ، فَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ وَقَالَ سُلَیْمَانُ عَنْ یَحْیٰی اَخْبَرَنِی ابْنُ شِھَابٍ بِھٰذَا۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ وَّمُوْسٰی عَنِ ابْنِ شِھَابٍ مِّثْلَہٗ وَقَالَ شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا اور نہ کسی کو خلافت دی گئی مگر اُس کے دو مشیر تھے ایک مشیر اُسے اچھی باتوں کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا جبکہ دوسرا مشیر اُسے شر کا حکم دیتا اور اُس کی ترغیب دلاتا لہٰذا معصوم وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔ سلیمان، یحییٰ، ابن شہاب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن ابی عتیق، موسیٰ نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعیب، زہری، ابوسلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ کا قول روایت کیا ہے۔ اوزاعی، معاویہ بن سلام، زہری، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

قَوْلَهُ. وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ ابْنُ اَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَوْلَهُ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے ــــ ابن ابو حسین اور سعید بن زیاد نے ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری کا قول روایت کیا ہے ــــ عُبید اللہ بن ابو جعفر، صفوان، ابو سلمہ، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابٌ ۱۱۷ كَيْفَ يُبَايِعُ الْاِمَامُ النَّاسَ:

امام سے لوگ کس طرح بیعت کریں

۲۰۶۴ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ، وَاَنْ نَقُوْمَ اَوْنَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ:

ولید بن عبادہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہر بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ خوشی ہو یا غمی اور حاکم سے حکومت کے لئے نہیں لڑیں گے اور حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے خواہ کسی بھی جگہ پر ہوں اور خدا کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

۲۰۶۵ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ، فَاَجَابُوْا ؎

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

حُمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردیوں میں صبح کے وقت باہر نکلے جب کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے چنانچہ آپ نے کہا: اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔ پس لوگوں نے جواب دیا:

بک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر
دم بدم عزم جہاد اپنا رہے گا عمر بھر

۲۰۶۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتَ:

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہم آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ فرماتے: جہاں تک تمہاری بساط میں ہو۔

۲۰۶۷ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن

سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ كَتَبَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِذٰلِكَ۔

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِينَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوا فَتَشَاوَرُوا، قَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، لَسْتُ بِالَّذِي أُنَافِسُكُمْ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ وَلٰكِنَّكُمْ إِنْ شِئْتُمْ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ فَجَعَلُوا ذٰلِكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس موجود تھا جب لوگ عبد الملک کے پاس جمع ہونے لگے راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے لکھا کہ میں اللہ کے بندے عبد الملک امیر المومنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔ اللہ اور اُس کے رسول کے طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکا اور میرے لڑکوں نے بھی ایسا ہی اقرار کیا ہے۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی پس آپ نے مجھے تلقین فرمائی کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے مسلمانوں کی خیر خواہی کرتا رہوں۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ لوگوں نے عبد الملک سے بیعت کی تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لئے لکھا۔ اللہ کے بندے عبد الملک امیر المومنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں اللہ اور اُس کے رسول کے طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکا اور میرے بیٹے اسی بات کا اقرار کرتے ہیں۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مقام حدیبیہ پر آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا کہ موت پر۔

حمید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ جن لوگوں کو حضرت عمر نے خلافت کے فیصلے کا اختیار دیا تھا وہ مشورے کے لئے جمع ہوئے حضرت عبد الرحمٰن نے کہا مجھے تو خلافت کی آرزو ہے نہیں اگر آپ چاہیں تو میں آپ میں سے ایک کا انتخاب کر دوں چنانچہ باقی تمام حضرات نے یہ معاملہ حضرت عبد الرحمٰن کے سپرد کر دیا چنانچہ جب حضرت عبد الرحمٰن کو اختیار دے دیا گیا تو تمام لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے حتیٰ کہ حضرت عبد الرحمٰن

فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَمْرَهُمْ فَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى مَا أَرٰى أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ يَتْبَعُ أُولٰٓئِكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهٗ، وَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُشَاوِرُوْنَهٗ تِلْكَ اللَّيَالِي حَتّٰى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ قَالَ الْمِسْوَرُ طَرَقَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتّٰى اسْتَيْقَظْتُ، فَقَالَ أَرَاكَ نَائِمًا فَوَاللّٰهِ مَا اكْتَحَلْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيْرِ نَوْمٍ انْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهٗ فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ ادْعُ لِي عَلِيًّا فَدَعَوْتُهٗ فَنَاجَاهُ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِّنْ عِنْدِهٖ وَهُوَ عَلٰى طَمَعٍ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَخْشٰى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهٗ فَنَاجَاهُ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا صَلّٰى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ أُولٰٓئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَأَرْسَلَ إِلٰى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، وَأَرْسَلَ إِلٰى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ وَكَانُوْا وَافَوْا تِلْكَ الْحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا تَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ أَرَهُمْ يَعْدِلُوْنَ بِعُثْمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلٰى نَفْسِكَ سَبِيْلًا، فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْخَلِيْفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهٖ فَبَايَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبَايَعَهُ النَّاسُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ وَأُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُوْنَ ؛

کی طرف ہو گیا یہاں تک کہ باقی حضرات میں سے کسی کے پاس ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا تھا۔ لوگ اُن دنوں حضرت عبدالرحمن سے مشورہ کرتے رہے یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے حضرت عثمان سے بیعت کی۔ حضرت مسور فرماتے ہیں کہ اُس رات حضرت عبدالرحمن نے زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا یہاں تک کہ میں جاگ اٹھا۔ فرمایا کہ میں تمہیں سوتے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ خدا کی قسم ان راتوں میں مجھے تو آنکھ جھپکنے کی بھی فرصت نہیں ملی جاکر حضرت زبیر اور حضرت سعد کو بلا لاؤ۔ پس میں وہ دونوں حضرات کو بلا لایا تو آپ نے دونوں حضرات سے مشورہ کیا پھر مجھے بلا کر فرمایا کہ حضرت علی کو بلا لاؤ چنانچہ میں نے انہیں بلایا، وہ آئے یہاں تک کہ کافی رات گئے تک حضرت عبدالرحمن اُن سے سرگوشی کرتے رہے پھر حضرت علی اُن کے پاس سے چلے گئے اور وہ خلافت کی تمنا رکھتے تھے لیکن حضرت عبدالرحمن کو حضرت علی کے خلیفہ نامزد کرنے میں خطرہ نظر آتا تھا پھر مجھ سے فرمایا کہ حضرت عثمان کو میرے پاس بلا لاؤ۔ چنانچہ میں نے انہیں بلایا وہ آئے یہاں تک کہ اُن دونوں کو صبح کے وقت مؤذن نے جدا کیا۔ جب لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا دی گئی اور یہ حضرات منبر کے پاس جمع ہوئے تو مہاجرین والانصار میں سے جو حضرات موجود تھے انہیں بلا لیا گیا اور فوجوں کے سپہ سالاروں کو بھی بلا لیا گیا جو گزشتہ حج کے موقع پر حضرت عمر کے ساتھ تھے جب سارے جمع ہو گئے تو حضرت عبدالرحمن نے تشہد پڑھا پھر کہا۔ اما بعد، اے علی! میں نے لوگوں کو اچھی طرح دیکھا تو نظر آیا کہ اکثریت عثمان کو ترجیح دیتی ہے لہٰذا آپ اپنے دل میں کسی قسم کا میل نہ لانا چنانچہ حضرت علی نے کہا۔ میں آپ سے اللہ اور اُس کے رسول کے طریقے پر اور اُن کے بعد والے دونوں خلفاء کے طریقے پر بیعت کرتا ہوں، پھر حضرت عبدالرحمن نے بیعت کی، اور دیگر لوگوں نے خواہ وہ مہاجرین تھے یا انصار، فوجوں کے سپہ سالار تھے یا عام مسلمان۔

بَاب ۱۱۷۸ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ

جو دو دفعہ بیعت کرے۔

۲۰۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ، بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي: يَا سَلَمَةُ

یزید بن ابو عُبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درخت کے نیچے بیعت کی چنانچہ حضور نے مجھ سے فرمایا:۔ اے سلمہ!

الاَتُبَايِعُ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْاَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي۔

باب ۱۱۷۹ بَيْعَةِ الْاَعْرَابِ

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبٰى فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا۔

باب ۱۱۸۰ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ اَهْلِهِ۔

باب ۱۱۸۱ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَاَتَى الْاَعْرَابِيُّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبٰى رَسُولُ

کیا تم بیعت نہیں کرتے، میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں تو پہلے ہی بیعت کر چکا ہوں، فرمایا کہ دوبارہ کر لو۔

دیہاتیوں کی بیعت

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پس انہیں بخار آنے لگا تو اُس نے کہا: "میری بیعت واپس کر دیجئے" چنانچہ آپ نے انکار فرما دیا۔ وہ پھر واپس آیا اور کہا۔ میری بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا۔ پھر باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتا اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔

لڑکوں کی بیعت

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے جدِ امجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا تھا اُن کی والدۂ محترمہ حضرت زینب بنت حُمید انہیں لے کر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجئے چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چھوٹا ہے چنانچہ اُن کے سر پر دستِ کرم پھیرا اور اُن کے لئے دعا کی اور یہ تمام گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری کی قربانی دیا کرتے تھے۔

جو بیعت کر کے واپس کرنا چاہے۔

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی چنانچہ اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخار آنے لگا تو اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار فرما دیا وہ پھر آیا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا۔

باب ۱۱۸۲ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا۔

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا، إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ يُبَايِعُ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطَ بِهَا۔

باب ۱۱۸۳ بَيْعَةِ النِّسَاءِ، رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ: تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا

اور عرض کی کہ میری بیعت واپس کر دیجیے تو آپ نے انکار فرما دیا پھر اعرابی باہر نکل گیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو نکالتی اور پاکیزگی کو رہنے دیتی ہے۔

جس نے صرف دنیاوی غرض سے بیعت کی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُن سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا ایک وہ جس کے پاس راستے کے نزدیک زائد پانی ہو اور وہ اُسے مسافروں کو نہ پینے دے۔ دوسرا وہ آدمی جس نے امام سے محض دنیاوی غرض کے لئے بیعت کی ہو۔ اگر امام اُس کی غرض کے مطابق مال دنیا دے تو یہ وعدہ پورا کرے ورنہ عہد توڑ دے۔ تیسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنا مال خدا کی قسم کھا کر بیچے کہ اسے اتنی قیمت تو مل رہی ہے۔ چنانچہ گاہک اُسے سچا سمجھ کر خرید لیتا ہے حالانکہ اُسے وہ قیمت نہیں مل رہی تھی۔

عورتوں کی بیعت

اس بارے میں ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اُس مجلس میں فرمایا جس میں ہم نے بیعت کی کہ تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، چوری نہ کرنا، زنا نہ کرنا، اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا۔ جان بوجھ کر کسی پر بہتان نہ لگانا اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرنا۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے گا اُس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا، پھر اُسے دنیا میں سزا دی گئی تو وہ اُس کے لئے کفارہ ہو جائے گی۔ جو ان میں سے کسی فعل کا مرتکب ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ؛

نے اُس پر پردہ ڈالے رکھا تو اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ پس ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی۔

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا؛

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے یہ آیت پڑھ کر بیعت لیا کرتے۔ اور تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا (سورۃ الممتحنۃ، آیت ۱۲) وہ فرماتی ہیں کہ اپنی لونڈیوں کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيَّ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ مِنَّا يَدَهَا فَقَالَتْ: فُلَانَةُ أَسْعَدَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ، فَمَا وَفَتِ امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ؛

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "اور تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا"۔ اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا اور عرض گزار ہوئی کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی اور میں اُس کا بدلہ اتارنا چاہتی ہوں۔ آپ نے کچھ نہ فرمایا وہ چلی گئی اور پھر لوٹ کر آئی۔ یہ باتیں ام سلیم، ام العلاء ابو سبرہ کی صاحبزادی اور معاذ کی بیوی کے سوا دیگر عورتوں سے پوری طرح نبھائی نہ جا سکیں۔

باب ۱۱۸۴ مَنْ نَكَثَ بَيْعَةً۔ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ أَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا؛

جو بیعت توڑ دے۔ ارشاد ربانی ہے۔ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں تو وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ تو جس نے عہد توڑا اُس نے اپنے بُرے کو عہد توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اُس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اُسے بڑا ثواب دے گا (سورۃ الفتح، آیت ۱۰)۔

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي، فَأَبٰى فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے اسلام پر بیعت کر لیجئے چنانچہ آپ نے اسے اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے روز بخار کی حالت میں آیا اور کہنے لگا بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا۔ جب وہ چیز یا نو

الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا ؛

باب ۱۱۸۵ الاستخلاف

۲۰۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَارَأْسَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاثُكْلِيَاهُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللَّهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ ؛

۲۰۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ أَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ: إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ، وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: رَاغِبٌ رَاهِبٌ وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَا لِي وَلَا عَلَيَّ لَا أَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَمَيِّتًا ؛

۲۰۸۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ: كُنْتُ

آپ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتی اور پاکیزگی [illegible]

خلیفہ مقرر کرنا ۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ہائے سر پھٹا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم مر جاؤ اور میں زندہ رہا تو تمہاری بخشش کے لئے دعا کروں گا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ اگر میری ماں مجھ کو گم کر دے، خدا کی قسم میرا یہ خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہوا تو اسی روز شام کو آپ اپنی کسی دوسری بیوی سے دل بہلا رہے ہوں گے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ میں ہائے سر پھٹا کہوں گا۔ بیشک میں نے تو پکا ارادہ کر لیا تھا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا کر خلافت کا عہد لوں تا کہ کہنے والے کہتے رہیں اور تمنا کرنے والے تمنا کرتے پھریں۔ پھر میں نے دل میں کہا۔ اللہ تعالیٰ اسے نہیں ہونے دے گا اور مسلمان اس میں رکاوٹ ڈالیں گے یا اللہ تعالیٰ رکاوٹ ڈالے گا اور مسلمان نہیں مانیں گے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر سے کہا گیا۔ آپ اپنا جانشین کیوں مقرر نہیں فرماتے؟ فرمایا کہ اگر میں خلیفہ مقرر کر دوں تو حضرت ابوبکر جو مجھ سے بہتر تھے وہ خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور اگر میں خلیفہ مقرر نہ کروں تو مجھ سے جو بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا۔ پھر لوگ ان کی تعریف کرنے لگے تو فرمایا کہ یہ رغبت اور ڈر سے ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں برابری کی سطح پر چھٹکارا پا جاؤں، نہ ثواب ملے نہ عذاب۔ لہٰذا زندگی میں یا بعد وفات کیوں اس ذمہ داری کا بوجھ اٹھاؤں؟

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمر کا دوسرا خطبہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دوسرا دن تھا۔ پس انہوں نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکر خاموش تھے کوئی کلام نہیں کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں زندہ رہیں گے اور ہمارے بعد وفات پائیں گے

رَجُوْاَنْ يَّعِيْشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا۔ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرَهُمْ۔ فَاِنْ يَّكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ نُوْرًا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ هَدَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ فَاِنَّهٗ اَوْلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِاُمُوْرِكُمْ فَقُوْمُوْا فَبَايِعُوْهُ، وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قَدْ بَايَعُوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَّوْمَئِذٍ اِصْعَدِ الْمِنْبَرَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً ؕ

اب جبکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے ایک نور رکھا ہوا ہے جس سے تم ہدایت پاتے ہو یعنی وہ راستہ جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلایا۔ بیشک حضرت ابوبکر ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور دو میں سے دوسرے ہیں۔ پس یہ مسلمانوں کے معاملات کو سنبھالنے کے زیادہ مستحق ہیں۔ پس کھڑے ہو جاؤ اور ان سے بیعت کرو اور ایک جماعت اس سے پہلے سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی لیکن عام بیعت منبر پر ہوئی۔ زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے حضرت عمر کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ منبر پر آئیے۔ وہ برابر یہی کہتے رہے، یہاں تک وہ منبر پر آئے اور پھر تمام لوگوں نے بیعت کر لی۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ؟ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ: اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ ؕ

محمد بن جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ کسی بارے میں آپ سے گفتگو کرتی رہی۔ پھر آپ نے اُسے دوبارہ آنے کے لئے فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اگر میں آئی اور آپ کو نہ پایا؟ گویا اس کی مراد وفات سے تھی۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آجانا۔

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِوَفْدِ بُزَاخَةَ: تَتْبَعُوْنَ اَذْنَابَ الْاِبِلِ حَتّٰى يُرِيَ اللّٰهُ خَلِيْفَةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ اَمْرًا يَعْذِرُوْنَكُمْ بِهٖ ؕ

طارق بن شہاب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بزاخہ کے وفد سے فرمایا۔ تم اونٹوں کی دُم پکڑے رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسی بات سمجھا دے کہ وہ تمہیں معذور شمار کریں۔

باب ۱۱۸۶

قریش سے بارہ امیر ہوں گے

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ امیر

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا، فَقَالَ أَبِي إِنَّهُ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ÷

(بادشاہ) بارہ ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے ایک لفظ فرمایا جو میں سن نہ سکا۔ میرے والد ماجد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا۔ سب قریش سے ہوں گے۔

بَابُ ۱۱۸۷ إِخْرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ، وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ ÷

دشمنوں اور مشکوک لوگوں کا علم ہونے پر انہیں گھروں سے نکال دینا۔

حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی بہن کو نوحہ کرنے پر نکال دیا تھا۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ ÷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے یہ ارادہ کیا کہ لوگوں کو ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لئے کہوں، چنانچہ اذان کہی جائے پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر نماز سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو اُن کے گھروں میں جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو کہ ایک بڑی سی ہڈی مل جائے گی یا کھر کا درمیانی گوشت ہی مل جائے گا تو وہ نماز عشاء میں شریک ہو جائے۔

بَابُ ۱۱۸۸ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهِ ÷

کیا امام کو حق ہے کہ مجرموں اور خطا کاروں کو بات کرنے اور اپنے پاس آنے سے روک دے۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ۔ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ۔ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَآذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا ÷

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ عبداللہ بن کعب بن مالک، جو حضرت کعب کے بیٹوں سے انہیں راستہ بتاتے جبکہ وہ نابینا ہو گئے تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب میں غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گیا۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا۔ پچاس روز تک ہم اسی حالت میں رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمالی ہے۔

كِتَابُ التَّمَنِّي

تمناؤں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ۱۱۸۹ مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّي، وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ

تمنا کرنے کے بارے میں اور شہادت کی تمنا کرنا۔

۲۰۸۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ مَا تَخَلَّفْتُ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ۔

ابو سلمہ اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر لوگ میرے بعد مجھ سے پیچھے رہ جانے کو ناپسند نہ کرتے اور میں اُنہیں سواریاں نہ دے سکوں اور پیچھے رہ جاؤں۔ حالانکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

۲۰۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَدِدْتُ أَنِّي لَأُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُهُنَّ ثَلَاثًا أَشْهَدُ بِاللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں لڑتا رہوں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں حضرت ابوہریرہ اللہ کو گواہ بنا کر ان کلمات کو تین مرتبہ دہراتے۔

بَابُ ۱۱۹۰ تَمَنِّي الْخَيْرِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ لِي أُحُدٌ ذَهَبًا

بھلائی کی تمنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اگر میرے پاس کوہِ اُحد کے برابر سونا ہوتا۔

۲۰۹۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لَوْ كَانَ عِنْدِي أُحُدٌ ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ لَيْسَ شَيْءٌ أُرْصِدُهُ فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میرے پاس کوہِ اُحد کے برابر بھی سونا ہو تو میں چاہتا ہوں کہ تین دن بھی میرے پاس نہ گزریں مگر اُن دیناروں میں سے میرے پاس کچھ نہ ہو، ماسوا اُس کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں، جبکہ اُس

دَيْنٍ عَلَى أَحَدٍ مَنْ يَقْبَلُهُ ؛

قبول کرنے والے مجھے مل جائیں۔

بَاب ۱۱۹۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ ؛

حضور کا فرمانا کہ مجھے اپنے متعلق پہلے معلوم ہوتا جس کا بعد میں علم ہوا۔

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا ؛

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے اپنا معاملہ پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی نہ لاتا اور لوگوں کے ساتھ ہی احرام کھول دیتا جبکہ دوسرے لوگوں نے کھولے تھے۔

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلْنَحِلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ۔ وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ۔ قَالَ وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَنَا هَذِهِ خَاصَّةً؟ قَالَ لَا بَلْ لِأَبَدٍ، قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهُرَ، فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ ہم نے حج کا احرام باندھا اور ۴ ذی الحجہ کو ہم مکہ مکرمہ پہنچے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کریں اور اسے عمرہ بنالیں ماسوائے اُن کے جن کے پاس قربانی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ کے سوا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی حضرت علی یمن سے آگئے اور اُن کے پاس قربانی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے اُس چیز کی نیت کرلی جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا ہم منیٰ اس حالت میں جائیں کہ ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپک رہی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اپنے معاملے کا مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میں ہدی نہ لاتا تو لوگوں کے ساتھ احرام کھول دیتا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سراقہ جب جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار رہے تھے تو ملے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حکم خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ پہنچنے پر حضرت عائشہ حائضہ تھیں، لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ حج کے تمام مناسک ادا کریں سوائے طواف کرنے اور نماز پڑھنے کے یہاں تک کہ پاک ہو جائیں۔ جب بطحاء میں اترے تو حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ حج

عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَّاَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ ؟ قَالَ ثُمَّ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنْ يَّنْطَلِقَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِيْ ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ اَيَّامِ الْحَجِّ ؏

اور عمرہ کرکے اور میں صرف حج کرکے واپس ہو جاؤں گی؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضور نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کو حکم دیا کہ اُن کے ساتھ تنعیم تک جائیں چنانچہ حضرت صدیقہ نے ذی الحجہ کے اندر ایام حج کے بعد عمرہ بھی کر لیا۔

باب ۱۱۹۲ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ كَذَا وَكَذَا ؏

حضور کا فرمانا، کاش! یوں ہوتا۔

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ : اَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ قَالَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَحْرُسُكَ ، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْنَا غَطِيْطَهٗ . قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ ؎

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيْلُ

فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی تو فرمایا۔ کاش! آج رات میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک آدمی میری نگرانی کرے۔ اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا کون ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! سعد بن ابی وقاص پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے بتایا کہ حضرت بلال نے کہا۔

کاش کہ پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
ہوں نباتاتِ جلیل، اذخر کا نظارہ عجب

پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی۔

باب ۱۱۹۳ تَمَنِّي الْقُرْاٰنِ وَالْعِلْمِ ؏

قرآن کریم اور علم کی تمنا کرنا۔

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا يُنْفِقُهٗ فِيْ حَقِّهٖ فَيَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ ؏ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ بِهٰذَا ؏

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا تو وہ اُسے رات دن پڑھتا ہے۔ دوسرا کہے کہ کاش! جو چیز اسے دی گئی ہے وہ مجھے بھی دی جاتی تو میں ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا۔ پس وہ اُسے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ پس یہ کہے کہ اگر مجھے بھی اس طرح کا مال دیا جاتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔ قتیبہ نے بھی جریر سے اس کو روایت کیا ہے۔

باب ۱۱۹۴ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّيْ . وَلَا

کیسی تمنا مکروہ ہے۔

تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمًا ؁

اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لئے اُن کی کمائی سے حصہ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے (سورۃ النساء، آیت ۳۲)۔

۲۰۹۶ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ ؁

نضر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کاش! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا۔ "موت کی تمنّا نہ کیا کرو"۔ وہ نہ ضرور میں موت کی تمنا کرتا۔

۲۰۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ اَتَيْنَا خَبَّابَ ابْنَ الْاَرَتِّ نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ: لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ ؁

قیس کا بیان ہے کہ ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

۲۰۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدٍ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ يَزْدَادُ وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ يَسْتَعْتِبُ ؁

زہری نے حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جن کا اسم گرامی سعد بن عبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن ازہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ہو سکتا ہے کہ اور نیکیاں کرے اور اگر بُرا ہے تو ہو سکتا ہے کہ شاید توبہ کرلے۔

بَابٌ ۱۱۹۵ قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا ؁

یہ کہنا کہ خدا نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

۲۰۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهٖ يَقُوْلُ: لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا نَحْنُ، وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا، اِنَّ الْاُلٰى - وَرُبَّمَا قَالَ الْمَلَا - قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ جنگ احزاب کے وقت مٹی ڈھونڈتے رہے۔ میں نے دیکھا کہ مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو ڈھانپ لیا تھا۔ آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے۔ تو ہدایت گر نہ فرماتا مرے پروردگار۔ ہم نماز و روزہ کے ذریعے کہاں پاتے قرار + ہم پہ نازل کر سکینہ اے خدائے ذوالمنن۔ دشمنانِ دین کرنے سرکشی ہیں بار بار + حق سے وہ ہم کو ہٹانا چاہتے ہیں نابکار۔ لفظ اَبَيْنَا کے وقت آپ آواز بلند فرما

أَبَدًا، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ:

لیتے۔

بَابُ ۱۱۹۶ كَرَاهِيَةِ التَّمَنِّي لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَرَوَاهُ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

دشمنوں سے مقابلے کی آرزو کرنا مکروہ ہے۔

اس کو اعرج، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ:

ابو النضر جو عمر بن عبید کے آزاد کردہ غلام اور کاتب تھے، اُن کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن کے لئے خط لکھا جب انہوں نے پڑھا تو اُس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دشمن سے مقابلہ ہونے کی آرزو نہ کیا کرو بلکہ اللہ تعالےٰ سے عافیت مانگا کرو۔

بَابُ ۱۱۹۷ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً:

اگر کا استعمال کہاں جائز ہے۔

اگر میرا تم پر بس چلتا (آیت)۔

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ؟ قَالَ لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ:

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں کا ذکر فرمایا تو حضرت عبداللہ بن شداد نے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا کہ یہ نہیں بلکہ وہ تو علانیہ برا کام کیا کرتی تھی۔

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، قَالَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالصَّلَاةِ هٰذِهِ السَّاعَةَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَقَدَ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کے لئے دیر کردی چنانچہ حضرت عمر باہر نکلے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! نماز، عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کی یا لوگوں کی تنگی کا خیال نہ کرتا۔ سفیان راوی نے بھی ایسا ہی کہا کہ اگر اپنی امت کا خیال نہ ہوتا تو انہیں اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریج، عطاء نے ابن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اتنی دیر کردی کہ عورتیں اور بچے سونے لگے۔ پھر آپ

النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ: إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، وَقَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ، وَقَالَ عَمْرٌو لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باہر تشریف لائے اور مبارک کنپٹیوں سے پانی پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ وقت یہی ہے، اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے روایت کی لیکن اس سند میں حضرت ابن عباس نہیں ہیں۔ چنانچہ عمرو بن دینار نے کہا آپ کے سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ وقت یہی ہے اور اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا۔ ابن المنذر، معن، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ۔

عبدالرحمٰن اعرج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا تو انہیں ضرور مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے کے آخر میں وصال کے روزے رکھے اور بعض لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لئے اور لمبا ہوجاتا تو میں وصال کے روزے اور رکھتا تاکہ میری ریس کرنے والے ریس کرنا چھوڑ دیتے کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔ اسی طرح سفیان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوا فَإِنَّكَ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ تم میں میرے جیسا کون ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب لوگ باز نہ

تُوَاصِلُ، قَالَ اَيُّكُمْ مِثْلِيْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِ. فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ: لَوْ تَاَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ؛

آئے تو آپ نے ایک روزے کے ساتھ دوسرا ملانا شروع کر دیا. پھر جب چاند دیکھا تو فرمایا کہ یہ کچھ ٹھہر کر نظر آتا تو میں زیادہ روزے رکھتا ۔ گویا یہ اُن کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا ۔

ف: اس حدیث اور اس سے پہلی حدیث میں وصال کے روزوں کا ذکر ہے، یعنی روزہ رکھنے کے بعد اُسے افطار کیے بغیر اور سحری کھائے بغیر آگے روزے رکھتے چلے جانا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گاہے بگاہے ایسا روزہ رکھ لیا کرتے تھے اور آپ نے از راہِ شفقت صحابۂ کرام کو روک دیا تھا کہ مجھے دیکھ کر تم وصال کا روزہ نہ رکھا کرو۔ ایک دفعہ جب رسول اللہ صلے تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھا تو آپ کو دیکھ کر بعض صحابۂ کرام نے بھی رکھ لیا کہ یہ شیوۂ غلامی نہیں کہ مشقت دیکھ کر آقا کی پیروی نہ کی جائے۔ شام کو چاند نظر آ گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نظر نہ آتا تو میں یہ روزہ رکھتا چلا جاتا۔ یہ انھیں روکنے کی غرض سے تنبیہ کے طور پر فرمایا تھا اور اس روکنے کی دو وجہ بتائیں۔ پہلی یہ کہ تم میں میرے جیسا کون ہے؟ یعنی نہ تم میرے جیسے ہو اور نہ میں تمہارے جیسا ہوں۔ لہٰذا ایسے کاموں میں تمہیں میری ریس نہیں کرنی چاہیے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ رات کو مجھے تو میرا رب کھلا پلا دیتا ہے۔ یہ اللہ جل جلالہٗ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کو کس طرح کھلاتا پلاتا تھا یا اُس کا محبوب ہی جانے کہ انھیں کس طرح کھلایا پلایا جاتا تھا ۔۔۔۔ معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل نہیں تھے لہٰذا آج جو لوگ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ہی جیسے بشر بتاتے پھرتے ہیں۔ وہ زبردست بھول میں ہیں اور ان حضرات کے ایسے خیالات شانِ رسالت سے بے خبری کے باعث ہیں۔

۲۱۰۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ اَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: اِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ، قُلْتُ فَمَا شَاْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: فَعَلَ ذَالِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَاَنْ اُلْصِقَ بَابَهُ فِي الْاَرْضِ؛

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حطیم بھی خانہ کعبہ میں ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ لوگوں کو کیا ہوا جو اسے بیت اللہ میں شامل نہ کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا گیا؟ فرمایا کہ یہ اس لئے کیا کہ جس کو چاہیں داخل ہونے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا جس کے باعث مجھے ڈر ہے کہ ان کے دل ناپسند کریں گے ورنہ میں حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا کر رکھتا۔

۲۱۰۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک

الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ۔

وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلتا۔

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا۔ تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّعْبِ۔

عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی سے چلتے تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی سے چلتا۔ اسی طرح ابوالتیاح نے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھاٹی کے متعلق روایت کی ہے۔

كِتَابُ أَخْبَارِ الْآحَادِ

اکیلی خبروں کا بیان

بَابُ ۱۱۹۸ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ

قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا، فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِي مَعْنَى الْآيَةِ۔ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا۔ وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِّنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ۔

اذان، نماز، روزہ، فرائض اور احکام ہیں۔ ارشاد ربانی ہے: "تو کیوں نہ ہوا کہ اُن کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں، اس امید پر کہ وہ بچیں" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۲۲) اور ایک آدمی پر بھی جماعت کا اطلاق ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں" (سورۃ الحجرات، آیت ۹) اگر دو آدمی بھی لڑ پڑیں تو وہ بھی اس آیت کے مفہوم میں داخل ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو" (سورۃ الحجرات، آیت ۶) اور جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے امیر روانہ فرمائے تاکہ ایک سے اگر بھول چوک ہو جائے تو دوسرا اسے سنت کی طرف پھیر دے۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُّتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم چند ہم عمر نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس روز تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نرم دل تھے۔ جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانے کے خواہش مند ہیں تو دریافت

وَسَلَّمَ رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا اَهْلَنَا اَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَاَخْبَرْنَاهُ قَالَ: ارْجِعُوا اِلٰى اَهْلِيكُمْ فَاَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَذَكَرَ اَشْيَاءَ اَحْفَظُهَا اَوْلَا اَحْفَظُهَا، وَصَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُونِي اُصَلِّي فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ؎

فرمایا کہ ہم نے کن لوگوں کو پیچھے چھوڑا ہے۔ چنانچہ ہم نے آپ کو بتا دیا۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی طرف چلے جاؤ اور اُن میں جا کر رہو۔ اُنہیں دین سکھاؤ اور اُس پر عمل کرنے کا حکم دینا پھر کئی باتیں فرمائیں، جن سے کچھ یاد رہیں اور کچھ یاد نہ رہیں فرمایا کہ اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کہے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو اُسے چاہیئے کہ تمہاری امامت کرے۔

۲۱۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَجَمَعَ يَحْيٰى كَفَّيْهِ حَتّٰى يَقُولَ هٰكَذَا وَمَدَّ يَحْيٰى اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ ؎

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال کی اذان (رمضان شریف میں) تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ جو اذان کہتے یا ندا کرتے ہیں تو اس لئے کہ قیام کرنے والے فارغ ہو جائیں اور سونے والے جاگ اُٹھیں اور فرماتے ہیں کہ فجر کا وقت ایسا نہیں ہوتا۔ یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کیا اور یحییٰ نے اپنی کلمے کی دونوں انگلیوں کو لمبا کر دیا۔

۲۱۱۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ ؎

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک بلال کچھ رات رہے ندا کرتے ہیں لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو، یہاں تک کہ ابن اُم مکتوم اذان کہیں۔

۲۱۱۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ اَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ ؎

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ لہٰذا آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے اور کیئے۔

۲۱۱۳ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر فارغ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَ.

ہو گئے۔ ذوالیدین نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پھر آخری دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور دوسرے سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا اُن سے بھی لمبا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ کیا پہلے سجدے کی طرح اور پھر سر اٹھا لیا۔

٢١١٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ کسی نے آکر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آج رات قرآن کریم کی ایک آیت نازل ہوئی جس میں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ کیا کرو۔ پس لوگوں نے رُخ پھیر لیا حالانکہ اُن کے منہ شام کی طرف تھے لیکن وہ کعبۃ اللہ کی طرف گھوم گئے۔

٢١١٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا. فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، وَصَلَّى مَعَهُ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ.

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو آپ نے سولہ یا سترہ مہینے کے لگ بھگ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اُس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۴)۔ پس آپ نے کعبہ کی طرف رُخ پھیر لیا اور آپ کے ساتھ ایک آدمی نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر جب وہ نکلا تو انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور بیشک حضور نے کعبہ کی طرف منہ کیا۔ پس وہ پھر گئے حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

٢١١٦- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ

عبداللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں حضرت ابو طلحہ انصاری، حضرت ابوعبیدہ بن

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ وَاَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِّنْ فَضِيْخٍ وَّهُوَ تَمْرٌ، فَجَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا، قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰى اِنْكَسَرَتْ ؞

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَهْلِ نَجْرَانَ، لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ ؞

۲۱۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَّاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ؞

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غَابَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهٗ اَتَيْتُهٗ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا غِبْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ اَتَانِيْ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَّاَمَّرَ

جراح اور حضرت ابی بن کعب کو فضیخ نامی شراب پلا رہا تھا جو کھجوروں سے بنتی تھی چنانچہ ایک شخص نے آکر کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا کہ اے انس اٹھ کر ان مٹکوں کو توڑ دو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے لوہے کا اپنا ایک دستہ لیا اور مٹکوں کے نیچے مار مار کر سارے توڑ دیئے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران والوں سے فرمایا۔ عنقریب میں تمہارے پاس ایک امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے اصحاب اس بات کے منتظر رہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابوعبیدہ کو روانہ فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت کے لئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابوعبیدہ ہیں۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔ انصار میں سے ایک آدمی تھا کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکتا تو میں حاضر ہوتا اور جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوتا وہ اُسے بتا دیتا اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکتا تو وہ حاضر ہوتا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوتا وہ آکر مجھے بتا دیتا۔

ابوعبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ایک شخص کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ اُس نے آگ سلگائی اور اپنے ماتحت لوگوں سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ۔ کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں۔ پس نبی کریم

عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: اُدْخُلُوْهَا فَأَرَادُوْا
أَنْ يَدْخُلُوْهَا، وَقَالَ آخَرُوْنَ: إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا
فَذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لِلَّذِيْنَ أَرَادُوْا أَنْ يَدْخُلُوْهَا: لَوْ دَخَلُوْهَا لَمْ يَزَالُوْا
فِيْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ لِلْآخَرِيْنَ: لَا
طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ.

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ
اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ
رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ
لِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِيْ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ، فَقَالَ
إِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هٰذَا. وَالْعَسِيْفُ الْأَجِيْرُ
فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ
فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ، ثُمَّ
سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ
وَإِنَّمَا عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، فَقَالَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ
أَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوْهَا وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ
جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ
لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ. فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ
اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے اُن لوگوں سے فرمایا جنہوں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اُس کے اندر داخل ہو جاتے تو قیامت تک اُسی کے اندر رہتے اور دوسرے حضرات سے فرمایا کہ معصیت کے کاموں میں حکم نہیں مانا جاتا بلکہ اطاعت تو نیک کاموں میں ہے۔

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ دونوں حضرات نے بتایا کہ دو آدمی جھگڑتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

ابن عتبہ بن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے۔ پھر اُس کا مخالف کھڑا ہو کر عرض پرداز ہوا۔ یا رسول اللہ! اس نے سچ کہا، اِس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ بیان کرو۔ اُس نے کہا کہ میرا بیٹا اِس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ اُس نے اِس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی۔ پس مجھے بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اُس کا فدیہ ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ عورت کو سنگسار کیا جائے گا اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا اور اے انیس! یہ قبیلہ اسلم کے ایک فرد تھے تم صبح اس عورت کے پاس جانا اگر

فرجمها ؛

باب ۱۱۹۹ بعث النبي صلى الله عليه وسلم الزبير طليعة وحده ؛

۲۱۲۳- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا ابن المنكدر قال سمعت جابر بن عبد الله قال ندب النبي صلى الله عليه وسلم الناس يوم الخندق فانتدب الزبير ثم ندبهم فانتدب الزبير ثم ندبهم فانتدب الزبير فقال لكل نبي حواري وحواري الزبير. قال سفيان حفظته من ابن المنكدر وقال له أيوب يا أبا بكر حدثهم عن جابر فإن القوم يعجبهم أن تحدثهم عن جابر فقال في ذلك المجلس سمعت جابرا فتابع بين أحاديث سمعت جابرا، قلت لسفيان فإن الثوري يقول يوم قريظة، فقال كذا حفظته كما أنك جالس يوم الخندق. قال سفيان هو يوم واحد وتبسم سفيان ؛

باب ۱۲۰۰ قول الله تعالى لا تدخلوا بيوت النبي إلا أن يؤذن لكم. فإذا أذن له واحد جاز ؛

۲۱۲۴- حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن أيوب عن أبي عثمان عن أبي موسى أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل حائطا وأمرني بحفظ الباب فجاء رجل يستأذن فقال: ائذن له وبشره بالجنة، فإذا أبو بكر. ثم جاء عمر فقال: ائذن له وبشره بالجنة، ثم جاء عثمان فقال: ائذن له وبشره بالجنة ؛

۲۱۲۵- حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا سليمان بن بلال عن يحيى عن عبيد بن

وہ اعتراف کرے تو اُسے سنگسار کر دینا چنانچہ اگلی صبح حضرت انیس اُس عورت کے پ

حضور نے دشمن کی خبر لانے کے لئے اکیلے حضرت زبیر کو بھیجا۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا خندق کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ پھر انہیں پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ پھر پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

سفیان راوی کا بیان ہے کہ میں نے اسے ابن المنکدر سے یاد کیا ہے اور اُن سے ایوب نے کہا۔ آپ اُن سے حضرت جابر کی حدیث بیان کریں کیونکہ آپ کا حضرت جابر سے روایت کرنا لوگوں کو پسند ہے پھر اسی مجلس میں فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے سنا اس کے بعد کئی حدیثیں بیان کرتے ہوئے بھی فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے سُنا۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ثوری تو فرماتے ہیں کہ وہ قریظہ کا دن تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خندق کے روز کا لفظ اسی طرح یاد کیا ہے جیسے تم بیٹھے ہو۔ سفیان نے مسکراتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں ایک ہی بات ہیں۔

داخلے کی اجازت دینے سے خبر واحد کا جواز ہے

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہونا جب تک اجازت نہ ملے (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۳)۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازے کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر ایک آدمی آیا اور اُس نے اجازت مانگی۔ فرمایا کہ اُسے اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر تھے۔ پھر حضرت عمر آئے تو فرمایا کہ اُسے اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو پھر حضرت عثمان آئے تو فرمایا کہ اُسے اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا جب میں حاضر بارگاہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي ۔

باب ۱۲۰۱ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ ۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ ۔

۲۱۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ ۔

۲۱۲۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ ۔

باب ۱۲۰۲ وَصَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُفُودَ الْعَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ

قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ ۔

وسلم اپنے بالا خانے میں تشریف فرما تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حبشی غلام سیڑھی کے نیچے کھڑا تھا۔ میں نے کہا۔ یہ عرض کرو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا ہے۔ پس آپ نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔

حضور امراء اور قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجا کرتے تھے۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کو گرامی نامہ دے کر حاکم بصرہ کے پاس بھیجا کہ اسے قیصر روم تک پہنچا دیا جائے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گرامی نامہ کسریٰ کے لئے روانہ فرمایا چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ اسے حاکم بحرین تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے گا۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دعا کی کہ وہ بھی پارہ پارہ کر دیئے جائیں۔

یزید بن ابو عبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسلم کے ایک آدمی سے فرمایا۔ اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کر دو کہ آج عاشورے کے روز جس نے کچھ کھا لیا ہے وہ باقی دن کا روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا اسے چاہیئے کہ روزہ رکھ لے۔

حضور کا عرب کے وفود کو وصیت کرنا کہ یہ باتیں اپنے پچھلوں تک پہنچا دیں۔

اس کو مالک بن حویرث نے بیان کیا ہے

۲۱۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْوَفْدُ؟ قَالُوا رَبِيعَةُ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارَ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَسَأَلُوا عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ، قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَأَظُنُّ فِيهِ صِيَامُ رَمَضَانَ، وَتُؤْتُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ. وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ.

ابو حمزہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما انہیں اپنے تخت پر بٹھایا کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ یہ کن کا وفد ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ربیعہ کا فرمایا کہ اس وفد اور قوم کو خوش آمدید۔ یہ نہ رسوا ہوں نہ شرمسار۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان کفارِ مضر آباد ہیں۔ پس ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیے جن سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی بتا دیں۔ پھر انہوں نے پینے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں چار چیزوں سے منع کیا اور چار باتوں کا حکم فرمایا یعنی اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اس بات کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور میرے خیال میں یہ بھی کہ رمضان شریف کے روزے رکھنا اور مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور انہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، رال کے برتن اور کھودی ہوئی لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا اور کہیں النقیر کی جگہ المقیر کا لفظ آیا ہے اور فرمایا کہ یہ باتیں اپنے ان لوگوں تک بھی پہنچا دینا جو تمہارے پیچھے ہیں۔

باب ۲۰۳ خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ

ایک عورت کا خبر دینا۔

۲۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ فَنَادَتْهُمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ، فَأَمْسَكُوا فَقَالَ

توبۃ العنبری کا بیان ہے کہ مجھ سے شعبی نے کہا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ امام حسن بصری اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں؟ کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس قریباً دو یا ڈیڑھ سال بیٹھتا رہا ہوں۔ پس میں نے انہیں اس حدیث کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے جن کے درمیان حضرت سعد بن ابی وقاص بھی تھے۔ پس وہ گوشت کھانے والے ہی تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے کسی ایک نے آواز دی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو وہ رک گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا أَوْ أَطْعِمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَكَّ فِيهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي.

کھاؤ یا تناول کرو کیونکہ یہ تو حلال ہے یا یہ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی کو اس بات میں شک ہے، لیکن میں اسے نہیں کھایا کرتا۔

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ!

کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۱۳۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا، لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ. سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ مِسْعَرٍ، وَمِسْعَرٌ قَيْسًا، وَقَيْسٌ طَارِقًا.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ یہود میں سے ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے امیر المومنین! اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی: "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لئے دین پسند کیا" (سورۂ مائدہ، آیت ۳) تو ضرور ہم اسے عید کا دن بنا لیتے۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کس روز نازل ہوئی تھی۔ یہ عرفہ کے روز جمعۃ المبارک کو نازل ہوئی تھی۔ اسے سفیان نے مسعر سے، مسعر نے قیس سے اور قیس نے طارق بن شہاب سے سنا۔ رضی اللہ عنہم۔

۲۱۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَاسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَاخْتَارَ اللهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ، وَهٰذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا هَدَى اللهُ بِهِ رَسُولَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا جس صبح کو مسلمانوں نے حضرت ابو بکر سے بیعت کی۔ وہ حضرت ابو بکر صدیق سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے اور فرمایا۔ امّا بعد! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُس چیز کے ذریعے خاص فرمایا جو تمہارے پاس ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو راستہ دکھایا۔

۲۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ:

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ چمٹا لیا اور کہا۔ اے اللہ! اس کو قرآن کریم

اللهم علمه الكتاب ؛

۲۱۳۳ - حدثنا عبد الله بن صباح حدثنا معتمر قال سمعت عوفا ان ابا المنهال حدثه انه سمع ابا برزة قال ان الله يغنيكم او نعشكم بالاسلام وبمحمد صلى الله عليه وسلم ؛

۲۱۳۴ - حدثنا اسماعيل حدثني مالك عن عبد الله بن دينار ان عبد الله بن عمر كتب الى عبد الملك بن مروان يبايعه واقر بذلك بالسمع والطاعة على سنة الله وسنة رسوله فيما استطعت ؛

باب ۱۲۰۴ قول النبي صلى الله عليه وسلم بعثت بجوامع الكلم ؛

۲۱۳۵ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب وبينا انا نائم رأيتني اتيت بمفاتيح خزائن الارض فوضعت في يدي ـ وقال ابو هريرة فقد ...ب رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتم ...ها او ترغثونها او كلمة تشبهها ؛

... حدثنا عبد العزيز بن عبد الله ... الليث عن سعيد عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : ما من الانبياء نبي الا اعطي من الآيات ما مثله اومن او آمن عليه البشر وانما كان الذي اوتيت وحيا اوحاه الله الي فارجو اني اكثرهم تابعا يوم القيامة ؛

باب ۱۲۰۵ الاقتداء بسنن رسول

سکھا دے۔

ابو المنہال کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے غنی کر دیا یا مالا مال کر دیا ہے۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبد الملک بن مروان سے بیعت کرتے ہوئے اُس کے لئے خط میں لکھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے طریقے اور اُس کے رسول کی سنت کے مطابق بساط بھر آپ کی بات سُننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے، رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور تم اُن خزانوں کو تصرف میں لا رہے ہو یا اُن سے فائدہ حاصل کر رہے ہو یا اسی طرح کا کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں مگر اسے جتنے معجزے دیئے گئے ان کے مطابق ہی لوگ اس پر ایمان لائے یا اُن کے مطابق ہی بشر اس پر ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ عطا فرمایا گیا وہ وحی (قرآن کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیروکاران سب سے زیادہ ہوں گے۔

سنت رسول کی پیروی کرنا۔ ارشاد ربانی ہے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ قَالَ اَئِمَّۃً نَقْتَدِیْ بِمَنْ قَبْلَنَا وَ یَقْتَدِیْ بِنَا مَنْ بَعْدَنَا۔ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: ثَلَاثٌ اُحِبُّھُنَّ لِنَفْسِیْ وَلِاِخْوَانِیْ: ھٰذِہِ السُّنَّۃُ اَنْ یَّتَعَلَّمُوْھَا وَیَسْاَلُوْا عَنْھَا، وَالْقُرْاٰنُ اَنْ یَّتَفَھَّمُوْہُ وَیَسْاَلُوْا عَنْہُ، وَیَدَعُوا النَّاسَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ۔

۲۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ اِلٰی شَیْبَۃَ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسَ اِلَیَّ عُمَرُ فِیْ مَجْلِسِکَ ھٰذَا فَقَالَ: ھَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِیْھَا صَفْرَاءَ وَلَا بَیْضَاءَ اِلَّا قَسَمْتُھَا بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ، قُلْتُ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ، قَالَ لِمَ؟ قُلْتُ لَمْ یَفْعَلْہُ صَاحِبَاکَ قَالَ ھُمَا الْمَرْءَانِ یُقْتَدٰی بِھِمَا۔

۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَاَلْتُ الْاَعْمَشَ فَقَالَ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَھْبٍ سَمِعْتُ حُذَیْفَۃَ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاَمَانَۃَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَقَرَءُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّۃِ۔

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ سَمِعْتُ مُرَّۃَ الْھَمْدَانِیَّ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ: اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَحْسَنَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَاِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ۔

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا

"اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا" (سورۃ الفرقان آیت ۷۴) فرمایا کہ ہم سے پہلے ہمارے امام ہیں جن کی ہم اقتدا کرتے ہیں اور بعد والے ہماری اقتدا کریں گے۔ ابن عون کا قول ہے کہ تین چیزیں میں اپنے لیے اور اپنے بھائی کے لیے پسند کرتا ہوں ایک اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ دوسرا قرآنِ کریم کہ اس کو سمجھیں اور اس کے متعلق پوچھیں۔ تیسرے بھلائی کے سوا لوگوں سے کنارا کش رہیں۔

ابووائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کے پاس اسی مسجد (خانہ کعبہ) میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کہ اسی تمہارے بیٹھنے کی جگہ پر میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ذرا بھی سونا اور چاندی نہ چھوڑوں مگر اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں میں نے کہا کہ آپ ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں؟ میں نے کہا چونکہ آپ کے دونوں پیشواؤں نے ایسا نہیں کیا۔ فرمایا کہ وہ تو ایسے حضرات تھے جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا۔ امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل ہوا۔ پس قرآن کریم پڑھو اور سنت کا علم حاصل کرو۔

مرہ ہمدانی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھی رہنمائی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رہنمائی ہے اور برے کام دین میں ایجادات ہیں اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا وہ پورا ہو کر رہے گا اور تم عاجز کر دینے والے نہیں ہو۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ ؛

٢١٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ يَّاْبٰى ؟ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى ؛

٢١٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَيَّانَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ حَدَّثَنَا اَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ، جَاءَتْ مَلٰٓئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَّجَعَلَ فِيْهَا مَاْدُبَةً وَّبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ، فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ. تَابَعَهٗ قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ خَالِدٍ

عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا، میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ سوئے ہوئے تھے ان میں ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ ان کی آنکھ سوتی اور دل جاگتا رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ آپ کے ان صاحب کی مثال ہے لہٰذا وہ مثال بیان کرو۔ ایک نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی اور دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس میں دسترخوان بچھایا اور بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس نے دعوت قبول کرلی وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھانا کھایا اور جس نے دعوت قبول نہ کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کھانا کھاسکا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ اس کا مطلب بیان کیجیے تاکہ بات سمجھ میں آجائے چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے۔ بلانے والے سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں۔ پس جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ جَابِرٍ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَّآءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا فَاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا ؛

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَآءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ ؛

۲۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ، كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ، فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ

کی محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اچھے اور بُرے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔ اسی طرح قتیبہ، لیث، خالد، سعید بن ابو ہلال نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے

ہمّام کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے والو! سیدھے راستے پر چلو تو تم لوگوں سے بہت زیادہ سبقت لے جاؤ گے اور اگر دائیں یا بائیں جانب جھکے تو بہت زیادہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک میری مثال اور اس کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے اس شخص جیسی مثال ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آکر کہا۔ اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنے آپ کو بچالو۔ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی، لہٰذا راتوں رات نکل کر پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے اپنے مقامات پر ہی رہے۔ منہ اندھیرے لشکر نے ان پر حملہ کر دیا پس انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کیا۔ پس یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی اور اس

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنایا گیا اور کچھ لوگ عرب سے کافر ہو گئے تو حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا۔ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ لہٰذا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ نے لینا ہے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے لڑتا رہوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ

وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ. فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ. قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنَاقًا وَهُوَ اَصَحُّ.

۲۱۴۶۔ حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهٖ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ يَا ابْنَ اَخِیْ هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَتَسْتَاْذِنَ لِیْ عَلَيْهِ؟ قَالَ سَاَسْتَاْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَاْذَنَ لِعُيَيْنَةَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِاَنْ يَقَعَ بِهٖ، فَقَالَ الْحُرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ فَوَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ.

۲۱۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر انہوں نے جانور باندھنے کی رسی دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو اس انکار پر میں ان سے ضرور لڑوں گا۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے تو یہی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے پس میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔ ابن بکیر، عبد اللہ، لیث نے عناقا کہا اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے پاس ٹھہرے یہ حضرت عمر کے قریب تھے کیونکہ قاری حضرات حضرت عمر کے ہم مجلس ہوا کرتے تھے اور ان کے مشیر بھی یہی ہوتے تھے خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ پس عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا۔ اے بھتیجے! کیا تمہیں اس امیر کی بارگاہ تک رسائی ہے؟ اگر ایسا ہے تو مجھے باریابی کی اجازت لے دو انہوں نے کہا کہ عنقریب میں آپ کو اجازت لے دوں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ عیینہ کے لیے اجازت حاصل کر لی گئی۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو کہا۔ اے ابن خطاب! نہ آپ ہمیں مال دیتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتے ہیں۔ پس حضرت عمر کو غصہ آگیا اور ارادہ کیا کہ ان پر ٹوٹ پڑیں مگر حر نے کہا۔ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: "اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو" (سورہ الاعراف، آیت ۱۹۹) اور بیشک یہ جاہلوں سے ہیں پس خدا کی قسم جب یہ آیت تلاوت کی گئی تو حضرت عمر نے اس کے حکم سے ذرا تجاوز نہ کیا اور وہ اللہ کی کتاب کے سامنے بہت زیادہ رک جانے والے تھے

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جبکہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں پس انہوں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ پس

وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ، فَقُلْتُ آيَةٌ؟ قَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُسْلِمُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوقِنٌ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ. لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ۔

انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ سبحان اللہ میں نے پوچھا کہ کیا کوئی نشانی ہے انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اسے اس مقام پر دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی اور میری طرف وحی فرمائی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا جو دجال کے فتنے کے لگ بھگ سخت ہو گا پس جو مومن یا مسلمان ہو گا مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے پس ہم نے ان کی بات مانی اور ان پر ایمان لائے۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ آرام کی نیند سو جا ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین رکھنے والا ہے اور جو منافق یا شک رکھنے والا ہو گا مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا تو میں نے بھی وہی کہہ دیا تھا۔

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اس وقت تک چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے باعث ہی ہلاک ہوئے پس جب میں تمہیں کسی بات سے روکوں تو اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو بساط بھر اس کی تعمیل کرو۔

بَابُ ۱۲۰۶ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِيهِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

کثرت سوال اور بیکار تکلف ناپسندیدہ ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورۃ المائدہ، آیت ۱۰۱)

۲۱۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی لیکن اس کے سوال کرنے کے باعث حرام کر دی گئی۔

أَجْلِ مَسْئَلَتِهٖ.

٢١٥٠- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهٖ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ.

بسر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریے کا ایک حجرہ تیار کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند راتیں اس کے اندر نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے پاس لوگ جمع ہونے لگے پھر ایک رات لوگوں کو آپ کی آواز نہ آئی تو انہوں نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں لہٰذا ان میں سے بعض حضرات نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپ ان کے پاس تشریف لے آئیں۔ فرمایا کہ جو تم کرتے رہے ہو میں دیکھتا رہا ہوں یہاں تک کہ میں ڈرا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اگر تم پر فرض ہو جائے تو تم قیام نہیں کر سکو گے لہٰذا اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

٢١٥١- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ: سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ابوبردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیزوں کے متعلق پوچھا گیا جو آپ نے ناپسند فرمایا۔ جب لوگوں نے سوالات کی بھرمار کر دی تو آپ کو غصہ آگیا اور فرمایا۔ جو چاہو پوچھ لو چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر ایک اور آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے تو عرض گزار ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہیں۔

٢١٥٢- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

وراد کاتب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہا کرتے یہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ

لَاشَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوقِ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ ۔

جو تو عطا فرمائے تو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نہ دے تو کوئی دینے والا نہیں اور بزرگی والے کو تجھ سے اس کی بزرگی نفع نہیں دیتی۔ نیز یہ بھی لکھا کہ آپ بیکار باتیں بنانے، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے اور بغیر ضرورت مانگنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۲۱۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تکلف سے منع فرمایا گیا ہے۔

۲۱۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا اُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُونِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَادُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا، قَالَ اَنَسٌ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَاَكْثَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقُولَ سَلُونِي، فَقَالَ اَنَسٌ: فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ النَّارُ، فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوكَ حُذَافَةُ، قَالَ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَقُولَ سَلُونِي سَلُونِي، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سورج ڈھل جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر دیا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا نیز ان بڑے بڑے امور کا جو اس سے پہلے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے تو پوچھے کیونکہ خدا کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اس کے متعلق بتا دوں گا جب تک میں اس جگہ ہوں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ لوگ زار و قطار رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ فرمایا کہ دوزخ میں۔ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو، مجھ سے پوچھ لو چنانچہ حضرت عمر گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر نے یہ گزارش کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری

اَلْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِیْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَاَنَا اُصَلِّیْ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ ؛

جان ہے ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا

ف : اس حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس موقع پر دو سوال کیے گئے۔ دونوں سوالوں کی تہہ میں جھانک کر دیکھا جائے تو واضح طور پر منظر آجائے گا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معلومات اور خداداد علوم کے بارے میں صحابۂ کرام کا نظریہ کیا تھا؟ ــــ پہلا سوال جنتی یا جہنمی ہونے کے بارے میں ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ خدا نے کرنا ہے اور اس فیصلے کا ظہور قیامت میں ہوگا۔ سائل کے جواب میں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس بات کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ قیامت میں کرے گا، لہٰذا مجھے کیا خبر کہ وہ تمہیں جنت میں بھیجے گا یا جہنم میں ــــ بلکہ صاف صاف بتا دیا کہ تیرا ٹھکانا جہنم میں ہے۔ اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت بھی معلوم تھا کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ اُن کی نگاہوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔

دوسرا سوال حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا کیونکہ زمانۂ جاہلیت میں بعض لوگوں کو شک تھا کہ یہ اپنے باپ سے پیدا نہیں ہیں۔ انھوں نے موقع دیکھا تو خیال آیا کہ یہ بات آج صاف ہو جانی چاہیے۔ لہٰذا عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ سبحان اللہ! ــــ غور کا مقام ہے کہ دنیا میں ہر بچے کے بارے میں حتمی علم صرف اس کی والدہ کو ہوتا ہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ قربان جائیں حبیبِ خدا کی معجز نما خداداد نگاہوں پر جن سے کسی کا باپ یا بیٹا ہونا بھی نہ کل پوشیدہ تھا اور نہ آج پوشیدہ ہے۔ اسی لیے تو خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب سے فرمایا ہے کہ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ○ یعنی اے محبوب اتم پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے الحمد للہ۔ یہ واقعہ تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۲۱۵۱ میں بھی موجود ہے۔

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ مُوْسٰی بْنُ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ : یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ فُلَانٌ وَنَزَلَتْ : یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ الْاٰیَةَ ؛

موسیٰ بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ فلاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں" (سورۂ المائدہ، آیت ۱۰۱)

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ یَّبْرَحَ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ ؛

عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ برابر پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ اللہ نے تو سب چیزوں کو پیدا کیا ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَیْدِ بْنِ مَیْمُوْنٍ

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي۔

نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور آپ نے کھجور کی ایک شاخ کا سہارا لیا ہوا تھا تو یہودیوں کی ایک جماعت گزری۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ان سے مت پوچھو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں ایسا جواب سننا پڑے جو تمہیں ناپسند ہو۔ پس وہ آپ کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہا اے ابوالقاسم! ہمیں روح کے بارے میں بتائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کچھ دیر یوں دیکھتے رہے پس میں نے جان لیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے پس میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا یہاں تک کہ وحی کا فرشتہ اوپر چلا گیا پھر آپ نے فرمایا" اے محبوب! تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔

باب ۱۲۰۷ الِاقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور کے افعال کی پیروی کرنا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا: فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا۔ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

باب ۱۲۰۸ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدَعِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ

تعمق، علم میں جھگڑنا، دین میں غلو کرنا اور بدعت ناپسندیدہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ اے کتاب والو! اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ (سورۃ النساء، آیت ۱۷۱)۔

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي، فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ، قَالَ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو روزوں کو ملاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے لیکن لوگ اس پر بھی وصال کے روزوں سے نہ رکے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ اَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ۔

٢١٦٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرٍ مِّنْ اٰجُرٍّ وَّعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيْهِ صَحِيْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُّقْرَأُ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَنَشَرَهَا فَاِذَا فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ، وَاِذَا فِيْهَا الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِّنْ عَيْرٍ اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، وَاِذَا فِيْهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، وَاِذَا فِيْهَا مَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔

٢١٦١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔

٢١٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ نَّافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دن ملا دیئے یا دو راتیں، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاند کچھ روز اور نظر نہ آتا تو میں زیادہ دن ملاتا جاتا۔ یہ آپ نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اینٹوں کے منبر پر خطبہ دیا اور ان کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ ایک کتابچہ لٹک رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور یہ کتابچہ۔ پس اسے کھولا تو اس میں دیت کے اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور یہ کہ مدینہ منورہ مقام عیر سے فلاں جگہ تک حرم ہے اور یہ کہ جو دین میں نئی بات نکالے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کا پناہ دینا ایک ہے ان کا ادنیٰ آدمی بھی اسے نبھانے کی کوشش کرتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کی تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے اور نہ نفل۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کام کیا لیکن لوگ اس کے کرنے سے اجتناب ہی کرتے رہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے خدا کی حمد بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس کام کو کرنے سے احتراز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں، حالانکہ خدا کی قسم ان کی نسبت مجھے اللہ کا زیادہ علم ہے اور اس کا ڈر مجھے ان سے بہت زیادہ ہے۔

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ قریب تھا کہ دو بہترین آدمی یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہلاک ہو

الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمٌ. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ. وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ. إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ.

۲۱۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا.

۲۱۶۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَ عُوَيْمِرٌ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ

جاتے جبکہ بنی تمیم کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے اقرع بن حابس حنظلی کی طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا دوسرے نے کسی اور کی طرف۔ پس حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ نے میری مخالفت کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ پس دونوں حضرات کی آوازیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اونچی ہو گئیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے (سورۃ الحجرات، آیت ۲تا۳)

ابن ابی ملیکہ اور ابن زبیر کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر اور انہوں نے اپنے ناناجان حضرت ابوبکر کا ذکر نہیں کیا کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہستہ آواز سے

عروہ بن زبیر نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اپنی بیماری کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں"۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: "حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہٰذا حضرت عمر کو حکم فرمایئے کہ وہ نماز پڑھائیں"۔ آپ نے دوبارہ فرمایا کہ ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ عرض کریں کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہٰذا حضرت عمر کے لیے حکم فرمایئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پس حضرت حفصہ نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم حضرت یوسف کے مصاحبوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جناب حفصہ

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عویمر نے حضرت عاصم بن عدی کے پاس آکر کہا۔ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے آدمی کو دیکھے اور اسے قتل کردے تو کیا آپ قصاص میں قتل کردیں گے؟ اسے

أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَ، فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْقُرْآنَ خَلْفَ عَاصِمٍ، فَقَالَ لَهُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكُمْ قُرْآنًا فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا، ثُمَّ قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا. فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا، فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ؛

۲۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ، فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا. فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا، قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ

عاصم! مجھے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ کر بتائیے چنانچہ انہوں نے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا پوچھنا ناپسند فرمایا اور بُرا جانا۔ حضرت عاصم نے واپس جا کر انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا ہے پس حضرت عویمر نے کہا۔ خدا کی قسم میں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہوں گا پس یہ حاضر بارگاہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے بعد وحی نازل فرمادی تھی۔ چنانچہ آپ نے ان سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں وحی نازل فرمادی ہے۔ چنانچہ آپ نے دونوں کو بلایا جب وہ آگئے تو ان سے لعان کروایا۔ پھر حضرت عویمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا لہٰذا وہ اس عورت سے جدا ہو گئے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جدائی کا حکم نہیں فرمایا تھا۔ لہٰذا لعان کرنے والوں کے لیے یہی سنت قرار پاگئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ خیال رکھنا کہ اگر عورت کے ہاں سرخ رنگ کا پست قد اور رہمنی جیسا بچہ پیدا ہو تو میرے خیال میں آدمی نے جھوٹا الزام لگایا ہے اور اگر وہ کالے رنگ کا

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن اوس نصری نے بتایا اور محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے اس حدیث کا کچھ حصہ پہلے بیان کر دیا تھا چنانچہ میں مالک بن اوس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا تو فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر ان کا دربان یرفا آیا اور کہا کہ کیا آپ حضرت عثمان، حضرت عبد الرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا، ہاں۔ پس وہ اندر داخل ہوئے پھر انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس نے پھر کہا۔ کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت دیتے ہیں۔ پس ان دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ فرمادیجیے دونوں نے ایک دوسرے کے لیے سخت لفظ کہے پس حضرت عثمان کی جماعت اور ان کے ساتھیوں نے کہا۔ اے امیر المومنین! ان کا فیصلہ کر کے ایک کو دوسرے سے نجات دلا دیجیے۔ حضرت عمر نے کہا کہ ٹھہریئے میں آپ کو خدا کی قسم دے کر

وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ: إِنَّ اللّٰهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ الْآيَةَ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ فَقَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ، ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ. وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ. تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کہ کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے۔" اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات مراد لیتے تھے گروہ نے کہا کہ واقعی یہی فرمایا ہے پھر حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے؟ دونوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں آپ کے سامنے اس معاملے کی حقیقت بیان کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ نے فئی کے مال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خصوصیت عطا فرمائی جو آپ کے سوا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے نہ ان پر اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ (سورہ الحشر، آیت ۶) پس یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ تھا پھر خدا کی قسم انہوں نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا اور نہ آپ پر کسی کو ترجیح دی اور آپ لوگوں کو عطا فرماتے رہے اور آپ کے درمیان بانٹتے رہے یہاں تک کہ اس میں سے یہی مال بچا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی مال سے اپنے اہل وعیال کا سال بھر کا خرچ چلاتے اور باقی کو لے کر اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے رہتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زندگی بھر یہی معمول رکھا۔ میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے؟ سب نے کہا ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے فرمایا۔ میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے دونوں نے کہا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات دی تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کیا اور اسی طرح اسے خرچ کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب آپ حضرات کہتے ہیں کہ ابوبکر ایسے تھے ویسے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے، نیکوکار، راہ یافتہ اور حق کے تابع تھے

وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا عَلٰى كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّاَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ جِئْتَنِيْ تَسْأَلُنِيْ نَصِيْبَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ، وَاَتَانِيْ هٰذَا يَسْأَلُنِيْ نَصِيْبَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ تَعْمَلَانِ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَّبِمَا عَمِلْتُ فِيْهَا مُنْذُ وَلِيْتُهَا وَاِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِيْ فِيْهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا اِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ، فَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ، قَالَ اَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ، فَوَالَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِيْ فِيْهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا اِلَيَّ فَاَنَا اَكْفِيْكُمَاهَا:

بَابُ ۱۲۰۹ اِثْمِ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا رَوَاهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۲۱۶۶ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ؟ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا اِلٰى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، قَالَ عَاصِمٌ فَاَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا:

بَابُ ۱۲۱۰ مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّاْيِ وَتَكَلُّفِ الْقِيَاسِ۔ وَلَا تَقْفُ۔ لَا تَقُلْ۔ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ:

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ چنانچہ دو سال تک میں نے اس پر قبضہ رکھا اور اسے اسی طرح خرچ کرتا رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر خرچ کیا کرتے تھے پھر آپ دونوں میرے پاس آئے جبکہ آپ کی بات ایک تھی اور معاملہ مشترک تھا۔ آپ مجھ سے اپنے بھتیجے کا حصہ مانگنے آئے تھے اور یہ مجھ سے اپنے خسر کا حصہ مانگتے تھے پس میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اسے آپ کی تحویل میں دے دیتا ہوں کہ آپ اسے اللہ کے عہد و میثاق کے مطابق خرچ کریں گے اور اس میں اسی طرح عمل کریں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کیا کرتے تھے اور آپ کی تحویل میں دینے سے پہلے جیسے میں نے کیا آپ دونوں حضرات نے کہا کہ ہماری تحویل میں دے دیجیے چنانچہ میں نے یہ آپ دونوں کی تحویل میں دے دیا۔ میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے اسے ان دونوں کی تحویل میں دیا؟ گروہ نے کہا۔ ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا میں نے اسے آپ دونوں کی تحویل میں دیا؟ دونوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ کیا اب آپ مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین

بدعتی کو پناہ دینا گناہ ہے۔ اس کو حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا:

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا مدینہ منورہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا تھا، فرمایا ہاں فلاں اور فلاں مقامات کے درمیان کی جگہ یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور جس نے یہاں کوئی نئی بات جاری کی تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے عاصم کا بیان ہے کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے بتایا اور انہوں نے اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا کہا۔

رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلّف کرنا۔ وَلَا تَقْفُ کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات نہ کہو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔

٢١٦٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاهُمُوهُ انْتِزَاعًا، وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ فَحَدَّثْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْتَثْبِتْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْهُ فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي، فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو۔

٢١٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَ صِفِّينَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ شَهِدْتُ صِفِّينَ وَبِئْسَتْ صِفُّونَ۔

باب ١٢١ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمارے ساتھ حج کیا پس میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرما دینے کے بعد علم کو نہیں اٹھائے گا بلکہ یوں اٹھائے گا کہ علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھاتا رہے گا یہاں تک کہ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے ان سے فتویٰ لیا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے پس یوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے پھر میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کی پھر حضرت عبد اللہ بن عمرو نے اس کے بعد حج کیا تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ اے بھانجے! تم حضرت عبد اللہ کے پاس جاؤ اور میری خاطر اس حدیث کی توثیق کراؤ جو تم نے مجھ سے بیان کی ہے پس میں گیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح میں نے بیان کی ہے پھر میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا پس انہوں نے از راہ تعجب فرمایا۔ خدا کی قسم عبد اللہ بن عمرو نے اسے یاد رکھا ہے۔

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کیا آپ جنگ صفین میں شامل تھے انہوں نے جواب دیا ہاں۔ پس میں نے سہل بن حنیف کو فرماتے ہوئے سنا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، اعمش، ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے لوگو! دین کے مقابلے میں اپنی رائے کو ہیچ جانو اور میں نے یہ چیز ابو جندل کی آمد کے روز دیکھ لی تھی۔ اگر میری یہ بساط ہوتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو رد کر سکتا تو میں ضرور رد کر دیتا اور ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں اس لیے نہیں اٹھائی ہوئی ہیں کہ ہمیں خوف زدہ کریں بلکہ اس لیے کہ جس کام کو ہم جانتے ہوں اس میں سہولت بہم پہنچائیں سوائے اس موجودہ کام کے
ابو وائل کا بیان ہے کہ میں جنگ صفین میں شامل ہوا اور وہ بری صف آرائی تھی۔

امام بخاری کے نزدیک حضور بھی اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔ جب تک وحی نازل نہ ہوتی تو فرما

فَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتْ ؛

میں نہیں جانتا یہاں تک کہ وحی نازل ہو جاتی اور اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ فرماتے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے کہ جو تمہیں اللہ نے دکھایا۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ حضور سے روح کے بارے میں پوچھا گیا تو خاموش ہو گئے یہاں تک کہ وحی نازل ہوئی۔

٢١٦٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ قَالَ فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ ؛

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر دونوں حضرات پیدل میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ پر بیہوشی طاری تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ آگیا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اور کبھی سفیان یوں کہتے کہ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں! میں اپنے مال میں کیا عمل کروں؛ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی ؛

بَاب ١٢١٢ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا تَمْثِيلٍ ؛

حضور نے اپنی اُمت کے مردوں اور عورتوں کو اپنی رائے اور تمثیل سے نہیں بلکہ اللہ کے سکھانے کے مطابق تعلیم دی ؛

٢١٧٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی:۔ یا رسول اللہ! مرد تو آپ کی باتیں سن جاتے ہیں، آپ ہمارے لیے بھی اپنی طرف سے کوئی دن مقرر فرما دیں، تاکہ اُس روز ہم حاضر ہو کر آپ سے وہ باتیں سیکھیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تم فلاں روز اور فلاں جگہ پر جمع ہو جایا کرو۔ پس وہ جمع ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے اور اُنہیں وہ باتیں سکھائیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی تھیں، پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی عورت نہیں جس کی اولاد میں سے تین بچے آگے چلے جائیں (مر جائیں)، مگر وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت نے کہا۔ یا رسول اللہ! دو کے بارے میں کیا حکم

يَارَسُولَ اللهِ اِثْنَيْنِ قَالَ فَاَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ ﴿

ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ یہ بات اُس نے دوسری مرتبہ بھی کہی۔ تو آپ نے فرمایا:- اور دو بھی، اور دو بھی، اور دو بھی ﴿

بَابُ ۱۲۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُوْنَ وَهُمْ اَهْلُ الْعِلْمِ ﴿

حضورؐ نے فرمایا کہ میری اُمّت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا۔ وہ حق پر لڑتے رہیں گے اور وہ اہلِ علم ہیں ﴿

۲۱۷۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ ﴿

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- ہمیشہ میری اُمّت کا ایک گروہ غالب ہی رہے گا، یہاں تک کہ قیامت آ جائے اور وہ لوگ غالب ہی ہوں گے ﴿

ف: یہ مضمون بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۲۱۷۲، ۲۳۰۷ اور ۲۳۰۸ میں بھی موجود ہے۔ اس کے اندر قیامت تک اُمّتِ محمدیہ کے ایک گروہ کے غالب رہنے کی بشارت دی ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام کی قوتیں تین قسم کی ہیں:- (۱) قوّتِ روحانیہ، جس کا ظہور اولیاء اللہ کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان حضرات کا معاملہ بڑا حیران کن ہوتا ہے جو میزانِ عقل پر تولا نہیں جا سکتا۔ بعض اوقات اِن کے معاملات میں عقل بھی بے عقل ہو کر رہ جاتی ہے، جیسا کہ قرآنِ مجید میں مذکور حضرت خضر علیہ السلام کے واقعہ سے ظاہر ہے جو اس وقت اُمّتِ محمدیہ کے ایک ولی کی حیثیت سے زندہ موجود ہیں اور عام لوگوں کو نظر ہی نہیں آتے۔

(۲) قوّتِ علمیہ، اس کا ظہور علمائے دین کے ذریعے ہوتا ہے۔ تمام دینی لٹریچر اِن حضرات کی انتھک اور حیران کن محنت کا نتیجہ ہے جس کی مثال دنیا کے کسی مذہب کے اندر موجود نہیں ہے۔ یہ سارے کا سارا کارنامہ صرف اور صرف علمائے اہلِ سنّت وجماعت کا ہے جن کو آج کل کے بدمذہب مشرک، بدعتی اور بریلوی وغیرہ کے لفظوں سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ باقی فرقوں کے علماء نے حق و باطل کو غتر بود کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔ ان حضرات کی کارکردگی یہی ہے کہ ہمیشہ حق و صداقت کا منہ چڑاتے ہیں۔ حق کو باطل اور باطل کو حق بتانے پر زور لگا کر تخریبِ دین وافتراق بین المسلمین کا کھیل کھیلتے رہتے ہیں۔ دلائل کے میدان میں بفضلہٖ تعالیٰ علمائے اہلسنت ہمیشہ غیر مسلموں اور فرقِ ہائے باطلہ پر غالب رہتے آئے ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ قیامت تک غالب رہیں گے جیسا کہ اس سلسلے کی اِن احادیث میں واضح بشارت موجود ہے۔

(۳) قوّتِ دفاعیہ: اس قوّت کا ظہور سلاطینِ عظام کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ حضرات سامانِ حرب و ضرب سے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ کے حکمِ الٰہی کے تحت مسلح ہو کر اسلام و مسلمین کی حفاظت کرتے ہیں۔ تاریخ اسلام ان حضرات کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ ان میں سے محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، محمود غزنوی اور سلطان صلاح الدین ایوبی کے کارنامے تو ہمارے ملک کے معمولی سے پڑھے لکھے فرد کو بھی معلوم ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام و مسلمین کی حفاظت کا فریضہ جن سلاطینِ عظام اور غازیانِ اسلام نے آج تک ادا کیا وہ سب کے سب اہلسنت وجماعت ہی تھے۔ باقی فرقوں میں ملتِ اسلامیہ کا ایسا ایک بھی سپوت پیدا نہیں ہو سکا ہے اور نہ قیامت تک پیدا

ہو سکے گا کیونکہ باقی فرقوں کی فطرت میں اہل اسلام کی جڑ کاٹنا اور غیر مسلموں سے ساز باز رکھنا موجود ہے جس کے باعث انھوں نے اپنے آپ کو اسلام کے فیوض و برکات سے محروم کر رکھا ہے۔ خدائے ذوالمنن جملہ مدعیانِ اسلام کو سچے مسلمان بنائے اور اسلام و مسلمین کا بول بالا کرے، آمین۔

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَّيُعْطِي اللهُ، وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ۔

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس کے ساتھ اللہ بھلائی چاہتا ہے اُسے دین کی فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے اور بیشک میں بانٹنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے اور اس اُمت کا کام ہمیشہ سیدھا رہے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے یا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔

بَابٌ ۱۲۱۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا۔

ارشادِ باری تعالےٰ ہے: ۔ اور تمہیں گروہ گروہ بنادے۔

۲۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ، قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ، أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ، قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ أَيْسَرُ۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی: ۔ تم فرماؤ کہ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اُوپر سے (سورۃ الانعام، آیت ۶۵) تو آپ نے کہا میں تیرے وجہِ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ " یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے" تو آپ نے عرض کی: ۔ میں تیرے وجہِ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں ۔ " یا تمہیں بھڑادے مختلف گروہ کر کے اور ایک دوسرے کی سختی چکھائے "، کہا کہ یہ دونوں باتیں زیادہ آسان ہیں۔

بَابٌ ۱۲۱۵ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَّعْلُومًا بِأَصْلٍ مُّبَيَّنٍ قَدْ بَيَّنَ اللهُ حُكْمَهَا لِيَفْهَمَ السَّائِلُ۔

جو اصل معلوم کو اصل واضح سے تشبیہ دے کر اس اس طرح حکمِ الٰہی کو بیان کرے کہ سائل سمجھ جائے۔

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتٰى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیوی نے کالا لڑکا جنا ہے اور میں اُس کا باپ ہونے سے انکاری ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ، قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ فَأَنّٰى تَرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا، قَالَ وَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ؛

علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اُونٹ ہیں؛ اُس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اُن کے رنگ کیا ہیں؛ عرض کی کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا اُن میں کوئی بھُورا بھی ہے؛ کہا کہ اُن میں بعض بھورے بھی ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں یہ کہاں سے آئے؛ عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! یہ رنگ کسی رگ نے نکالا ہوگا۔ فرمایا کہ شاید اُسی رگ نے بچے کو نکالا ہو۔ چنانچہ آپ نے اُسے بچے سے انکار کرنے کی اجازت مرحمت نہیں فرمائی۔

۲۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ، نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ، فَقَالَ فَاقْضُوا الَّذِي لَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ؛

سعید بن جُبیر نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: میری والدہ ماجدہ نے حج کی منّت مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے اُن کا انتقال ہو گیا تو کیا میں اُن کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؛ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم اُن کی طرف سے حج کرو۔ سوچو کہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا نہ کرتیں؛ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو اُن کے اِس قرض کو ادا کر دو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس سے کیا ہُوا وعدہ وفا کیا جائے۔

بَابٌ ۱۲۱۶ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ الْقُضَاةِ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِقَوْلِهِ: وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ، وَمَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ حِيْنَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا لَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ وَمُشَاوَرَةِ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ أَهْلَ الْعِلْمِ؛

قاضیوں کے اجتہاد کرنے کے بارے میں۔

ارشادِ ربانی ہے:۔ اور جو اللہ کے اُتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (سورۃ المائدہ، آیت ۴۵) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس صاحبِ حکمت کی تعریف کی ہے جو حکیمانہ فیصلے کرے اور اِس کی تعلیم دے اور اپنی طرف سے کوئی تکلف نہ کرے اور خلفاء کے مشورے اور اُن کا اہلِ علم سے پوچھنا؛

۲۱۷۶۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا؛

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو پر۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور راہِ خدا میں مال لُٹانے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اُس سے فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا ہے؛

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَاَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ هِيَ الَّتِيْ يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِيْ جَنِيْنًا، فَقَالَ اَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ اَنَا، فَقَالَ مَا هُوَ؟ قُلْتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ، فَقَالَ لَا تَبْرَحُ حَتّٰى تَجِيْئَنِيْ بِالْمَخْرَجِ فِيْمَا قُلْتَ فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهٖ فَشَهِدَ مَعِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ، تَابَعَهُ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ؛

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر نے املاص زناں کے بارے میں پوچھا جو یہ ہے کہ عورت کے پیٹ پر پتھر مارا گیا جس سے اُس کا بچہ گر گیا۔ چنانچہ اُنہوں نے پوچھا کہ آپ حضرات میں سے ایسا کون ہے جس نے اِس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سُنا ہو؟ میں نے کہا کہ ایسا میں ہوں۔ کہا کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اس میں ایک غلام یا لونڈی تاوان ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ اُس وقت تک یہاں سے فارغ نہیں ہوں گے جب تک اپنی تائید میں گواہ پیش نہ کریں۔ چنانچہ میں باہر نکلا اور مجھے محمد بن مسلمہ مل گئے تو میں اُنہیں ساتھ لے آیا۔ اُنہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اس کا تاوان ایک غلام یا لونڈی ہے۔ اسی طرح ابن ابو الزناد، اُن کے والد ماجد، عروہ بن زبیر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے ؛

بَابُ ۱۲۱۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ؛

حضور نے فرمایا کہ تم اگلے لوگوں کے طریقوں پر چلنے لگو گے ؛

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَاْخُذَ اُمَّتِيْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ فَقَالَ وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰئِكَ ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری اُمت پہلی اُمتوں کی باتوں کو نہ اپنا لے، بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا ایران اور روم کی طرح؟ فرمایا کہ لوگوں میں سے یہی تو ہیں۔

۲۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی کرنے لگو گے، بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم اُن کے پیچھے جاؤ گے۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا وہ یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا اور کون ہوتے ؛

فَمَنْ

بَابُ ۱۲۱۸ اِثْمِ مَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ اَوْسَنَّ سُنَّۃً سَیِّئَۃً لِّقَوْلِ اللہِ تَعَالٰی وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَھُمْ اَلْاٰیَۃَ .

گمراہی کی طرف بلانا یا بُرا طریقہ ایجاد کرنا گناہ ہے اور کچھ بوجھ اُن کے جنھیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں (سورۂ النحل، آیت ۲۵) .

۲۱۸۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مُرَّۃَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْھَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْیَانُ مِنْ دَمِھَا لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ اَوَّلًا .

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی جان ایسی نہیں جس کو ناحق قتل کیا جائے مگر اُس کے گناہ کا ایک حصّہ حضرت آدم کے پہلے قاتل بیٹے کو ملتا ہے اور کبھی سفیان نے یُوں کہا کہ اُس کے خون سے کیونکہ سب سے پہلا وہی ہے جس نے قتل کرنے کی رسم ایجاد کی ۔

اَلْحَمْدُ لِلہِ کہ اُنتیسواں ۲۹ پارہ ختم ہُوا

پارہ ــــ ۳۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ۱۲۱۹ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ اَهْلِ الْعِلْمِ، وَمَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ: مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَمَا كَانَ بِهَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ

جس کا حضور نے ذکر کیا اور اہل علم نے جس پر کیا اور علمائے حرمین نے جس پر اجماع کیا۔ . . . . نیز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جو حضور کے مہاجرین و انصار کے متبرک مقامات ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور روضہ اطہر۔

٭ ٭ ٭

۲۱۸۱ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخار آنے لگا۔ پس وہ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا۔ وہ دوبارہ آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے۔ تو آپ نے انکار فرمایا۔ پھر تیسری دفعہ آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے، مگر آپ نے انکار کر دیا۔ جب اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے یہ بھی اسی طرح گندگی کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی کو رکھ لیتا ہے۔

۲۱۸۲ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ اٰخِرُ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو قرآن کریم پڑھاتا تھا جب حضرت عمر نے آخری حج کیا تو حضرت عبدالرحمٰن نے منیٰ میں فرمایا۔ کاش! آپ امیرالمومنین کے پاس ہوتے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ

بِمِنًى لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَاهُ رَجُلٌ قَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَقُومَنَّ الْعَشِيَّةَ فَأُحَذِّرَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ قُلْتُ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ فَأَخَافُ أَنْ لَا يُنَزِّلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَيُطِيرَ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيُنَزِّلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ۔

فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر امیر المومنین کا انتقال ہو جائے تو ہم فلاں آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے چنانچہ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں آج شام کو تقریر کرنے کھڑا ہوں گا اور لوگوں کو ایسی جماعت سے ڈراؤں گا جو اُن کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اُن سے کہا کہ ایسا نہ کیجئے کیونکہ یہ حج کا موسم ہے آپ کی مجلس میں زیادہ تر عام لوگ جمع ہوں گے۔ مجھے خدشہ ہے کہ وہ آپ کے ارشادات کو اُن کے صحیح مقام پر نہیں رکھیں گے بلکہ من مانے مفہوم و مطالب کا لباس پہنا کر بے پر کی اڑائیں گے۔ لہٰذا مدینہ منورہ پہنچنے کا انتظار فرمائیے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو اکٹھا کر کے کہیں جو مہاجرین و انصار ہیں۔ وہ آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور ان کا صحیح مفہوم لیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اسی بات پر تقریر کروں گا۔ چنانچہ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں رجم کی آیت بھی ہے۔

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ بَخٍ بَخٍ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور انہوں نے کیسری رنگ میں رنگے ہوئے دو کتان کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ پھر انہوں نے ناک صاف کی اور کہا کہ بھلا ابو ہریرہ کو تو دیکھو جو کتان کے کپڑوں سے ناک صاف کرتا ہے، حالانکہ ایک زمانے میں حال یہ تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے درمیان چلتا ہوا بیہوش ہو کر گر پڑتا تھا گزرنے والے میری گردن پر پیر رکھ کر گزر جاتے تھے اور مجھے پاگل سمجھتے تھے، حالانکہ میں پاگل نہ تھا بلکہ بھوک سے یہ حال ہو جاتا تھا۔

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا آپ عید کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ فَأَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ موجود تھے؟ جواب دیا کہ ہاں اور اگر میری رشتہ داری نہ ہوتی تو کم سنی کے باعث میں حاضر نہیں ہو سکتا تھا پھر آپ اس جھنڈے کے پاس تشریف فرما ہوئے جو حضرت کثیر بن صلت کے گھر کے قریب تھا چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ انہوں نے اذان اور اقامت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کانوں اور گلوں کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے۔ چنانچہ آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو وہ اُن کے پاس گئے اور وصولی کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً مَاشِيًا وَرَاكِبًا.

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تشریف لایا کرتے تھے۔

۲۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْفِنِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ ائْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ فَقَالَتْ إِي وَاللَّهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُوثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر سے فرمایا کہ مجھے میری سوکنوں کے پاس دفن کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھر میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں اپنی تعریف کو ناپسند کرتی ہوں۔ ہشام نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ کے لئے پیغام بھیجا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کیا جاؤں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں خدا کی قسم، راوی کا بیان ہے کہ صحابۂ کرام میں سے جب کوئی آپ کے پاس یہ پیغام بھیجتا تو فرمائیں۔ خدا کی قسم، میں اُن پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گی۔

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَزَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ وَبُعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر عوالی میں تشریف لاتے اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔ لیث نے یونس سے اتنا زیادہ روایت کیا ہے کہ عوالی چار یا تین میل کے فاصلے پر ہے۔

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ۔

جعید بن عبدالرحمن نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے کا صاع تمہارے ایک مُد اور تہائی مُد کے برابر تھا اور اب اس میں زیادتی کر دی گئی ہے۔

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مُد میں برکت عطا فرما یعنی اہل مدینہ منورہ کو۔

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں سنگسار کر دیا گیا، اس جگہ پر جہاں مسجد کے قریب جنازے رکھے جاتے ہیں۔

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُحُدٍ۔

عمرو مولیٰ مطلب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوہ احد نظر آیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھریلے کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ اسی طرح کوہ احد کے بارے میں حضرت سہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسجد نبوی کی قبلہ والی دیوار اور منبر کے درمیان اتنا فاصلہ تھا جہاں سے بکری گزر سکے۔

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے گھر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ۔

اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوضِ کوثر پر ہے۔

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَابَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْخَیْلِ فَاُرْسِلَتِ الَّتِیْ ضُمِّرَتْ مِنْهَا وَاَمَدُهَا مِنَ الْحَفْیَاءِ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِیْ لَمْ تُضَمَّرْ اَمَدُهَا ثَنِیَّةُ الْوَدَاعِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ کَانَ فِیْمَنْ سَابَقَ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کروائی۔ جو تیار کردہ گھوڑے تھے ان کی دوڑ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کروائی گئی اور جو تیار شدہ نہ تھے انہیں ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا گیا اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی مقابلہ کرنے والوں میں شریک تھے۔

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ لَیْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عِیْسٰی وَابْنُ اِدْرِیْسَ وَابْنُ اَبِیْ غَنِیَّةَ عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰی مِنْبَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

قتیبہ، لیث، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ اسحاق، عیسٰی اور ابن ادریس، ابن غنیہ، ابوحیان شعبی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

۲۱۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ سَمِعَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ خَطَبَنَا عَلٰی مِنْبَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

۲۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ اَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ یُوْضَعُ لِیْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمِرْکَنُ فَنَشْرَعُ فِیْهِ جَمِیْعًا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ لگن رکھا جاتا تھا اور ہم سارے اس میں سے پانی استعمال کیا کرتے تھے۔

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَالَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْاَنْصَارِ وَقُرَیْشٍ فِیْ دَارِیَ الَّتِیْ بِالْمَدِیْنَةِ وَقَنَتَ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ۔

عاصم احول کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور قریش کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کروایا جو مدینہ منورہ میں ہے اور آپ نے بنی سلیم کے قبائل کے خلاف ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی۔

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِىْ انْطَلِقْ اِلَى الْمَنْزِلِ فَاَسْقِيَكَ فِىْ قَدَحٍ شَرِبَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُصَلِّىْ فِىْ مَسْجِدٍ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَسَقَانِىْ سَوِيْقًا وَّاَطْعَمَنِىْ تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِىْ مَسْجِدِهٖ۔

ابوبردہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ ملے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے گھر چلو تاکہ میں تمہیں اس پیالے میں پلاؤں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیا کرتے تھے اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پس میں ان کے ساتھ چلا گیا تو انہوں نے مجھے ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے اُن کی مسجد میں نماز پڑھی۔

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِىُّ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِىْ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِى اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ اَنْ صَلِّ فِىْ هٰذَا الْوَادِى الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَّحَجَّةٌ وَقَالَ هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ عُمْرَةٌ فِىْ حَجٍّ۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور وہ عقیق کے نام پر تھا۔ کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھئے اور کہیئے کہ عمرہ اور حج۔ ہارون بن اسماعیل کا بیان ہے کہ ہم سے علی بن مبارک نے عُمْرَةٌ فِىْ حَجَّةٍ کے لفظ روایت کئے ہیں۔

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَّتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِاَهْلِ نَجْدٍ وَالْجُحْفَةَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِىْ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ وَذُكِرَ الْعِرَاقُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرن اہل نجد کے لئے، جحفہ اہل شام کے لئے اور ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لئے میقات مقرر فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور مجھ تک یہ بات پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل یمن کے لئے یلملم ہے۔ جب عراق کا ذکر ہوا تو کہا کہ اُن دنوں عراق (مسلمانوں کا ملک) نہ تھا۔

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُرِىَ وَهُوَ فِىْ مُعَرَّسِهٖ

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ کو دکھایا گیا جبکہ آپ ذوالحلیفہ کے اندر رات کے آخری حصے میں اترے ہوئے تھے۔ چنانچہ کہا گیا کہ

بذی الحلیفۃ فقیل لہ انک ببطحاء مبارکۃ

باب ۱۲۲۰ قول اللہ تعالیٰ لیس لک من الامر شیء

۲۲۰۳۔ حدثنا احمد بن محمد اخبرنا عبد اللہ اخبرنا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلوۃ الفجر رفع راسہ من الرکوع قال اللھم ربنا ولک الحمد فی الاخیرۃ ثم قال اللھم العن فلانا وفلانا فانزل اللہ عز وجل لیس لک من الامر شیء او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون۔

باب ۱۲۲۱ قول اللہ تعالیٰ وکان الانسان اکثر شیء جدلا وقولہ تعالیٰ ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن۔

۲۲۰۴۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری ح وحدثنی محمد بن سلام اخبرنا عتاب بن بشیر عن اسحاق عن الزھری اخبرنی علی بن حسین ان حسین بن علی اخبرہ ان علی بن ابی طالب قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرقہ وفاطمۃ علیھا السلام بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھم الا تصلون فقال علی فقلت یا رسول اللہ انما انفسنا بید اللہ فاذا شاء ان یبعثنا بعثنا فانصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قال لہ ذلک ولم یرجع الیہ شیئا ثم سمعہ وھو مدبر یضرب فخذہ وھو یقول وکان الانسان اکثر شیء جدلا ما اتاک لیلا فھو طارق ویقال الطارق النجم والثاقب المضیء یقال اثقب

آپ مبارک وادی میں ہیں۔

ارشادِ ربانی کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں۔

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ فجر میں رکوع سے سر اٹھا کر کہتے۔ اللھم ربنا لک الحمد آخر میں پھر کہتے۔ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی "یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (سورۂ آل عمران آیت ۱۲۸)۔

ارشادِ ربانی ہے کہ انسان جھگڑالو ہے۔

نیز فرمایا۔ اور اہل کتاب سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقے پر (سورۂ عنکبوت، آیت ۴۶)۔

حسین بن علی کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور اُن سے فرمایا کیا تم نماز نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب چاہتا ہے ہمیں بیدار کر دیتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت واپس لوٹ گئے جبکہ انہوں نے یہ کہا اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ سے سنا جبکہ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے ہیں "اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے" سورۂ الکہف، آیت ۵۴)۔ امام بخاری نے فرمایا جو رات کو تمہارے پاس آئے وہ طارق ہے اور الطارق ستارے کو بھی کہا جاتا ہے۔ الثاقب چمکنے والا آگ جلانے والے سے کہا جاتا ہے۔ اثقب نارک

نَارُكَ لِلْمُوقِدِ ۔

۲۲۰۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا إِنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۔

اپنی آگ جلا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو۔ پس ہم آپ کے ساتھ چل دیئے یہاں تک کہ ہم بیت المدراس جا پہنچے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انہیں آواز دی۔ اے یہودیو! اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے کہا۔ اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ میری مراد یہی ہے کہ تم اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے تیسری مرتبہ فرمایا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ تم اچھی طرح جان جاؤ کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس زمین سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس جس کو اپنے مال کی کوئی قیمت ملتی ہے تو فروخت کرے اور جان لے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے ۔

بَابُ (۱۲۲) قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ ۔

اللہ تعالٰی نے تمہیں درمیانی امت بنایا ۔

اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے جو جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اس سے اہلِ علم کی جماعت مراد ہے ۔

۲۲۰۶ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہاں یارب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں پیغام پہنچایا گیا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ حضرت نوح سے کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد مصطفٰے اور ان کی امت۔ لہٰذا تمہیں لایا جائے گا اور تم گواہی دو گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت

جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا قَالَ عَدْلًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

پڑھی۔ اور اسی طرح ہم نے سب اُمتوں میں تمہیں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تم پر نگہبان اور گواہ ہوں" (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)۔ جعفر بن عون، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے

بَابٌ ۱۲۲۳ اِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ اَوِ الْحَاكِمُ فَاَخْطَاَ خِلَافَ الرَّسُوْلِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهُ مَرْدُوْدٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

عامل یا حاکم کا اجتہاد اگر علم کے بغیر یا خلافِ رسول ہو تو مردود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسا کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ وَاَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَخَا بَنِيْ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ اَوْ بِيْعُوْا هٰذَا وَاشْتَرُوْا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِيْزَانُ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عدی کے بھائی کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر حاضر بارگاہ ہوئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ایسی نہیں ہوتیں بلکہ ہم دو صاع کھجوروں کے بدلے ایسی ایک صاع خرید لیتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ لینا دینا برابر ہو یا اُنہیں بیچ کر اُن کی قیمت سے اُنہیں خرید لیا کرو اور اسی طرح تولنے والی چیزوں کو۔

بَابٌ ۱۲۲۴ اَجْرُ الْحَاكِمِ اِذَا اجْتَهَدَ فَاَصَابَ اَوْ اَخْطَاَ۔

حاکم نے اجتہاد کیا تو صحیح ہو یا غلط، اجر ملے گا۔

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ سَمِعَ

ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور صحیح فیصلہ کر دے تو اُس کے لئے دو اجر ہیں اور جب اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اُس

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

سے غلطی ہو جائے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔ پھر میں (یزید بن عبد اللہ) نے یہ حدیث ابو بکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اسی طرح ہے۔ نیز ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ عبد العزیز بن مطلب عبد اللہ بن ابو بکر، حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۲۲۵ الْحُجَّةِ عَلٰى مَنْ قَالَ اِنَّ اَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَّمَا كَانَ يَغِيْبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَّشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُوْرِ الْاِسْلَامِ.

اس پر حجت جس نے کہا کہ حضور کے تمام احکام ظاہر تھے اور جو صحابہ دُور تھے وہ حضور کے دیکھنے اور امورِ اسلام سے پورے باخبر نہ تھے۔

۲۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ اَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَكَاَنَّهٗ وَجَدَهٗ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَهٗ فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ فَاْتِنِيْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ اِلَّا اَصَاغِرُنَا فَقَامَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ.

عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے پاس گئے اور اجازت طلب کی تو اُنہیں گویا کسی کام میں مشغول پایا لہٰذا یہ واپس لوٹ آئے چنانچہ حضرت عمر نے کہا میں نے عبد اللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی، انہیں اجازت دے دو۔ چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا۔ اُن سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس پر کوئی گواہی پیش کیجئے ورنہ میں آپ کی گرفت کروں گا۔ پس یہ انصار کی مجلس کی طرف چلے گئے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے تو کم عمر ہی اس کی گواہی دے سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو سعید خدری کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ہمیں اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے احکام سے یہ حکم مجھ پر مخفی رہا ہے در حقیقت مجھے بازار کی خرید و فروخت نے اس سے بے خبر رکھا۔

۲۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنَ الْاَعْرَجِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اعرج کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے، میں ایک غریب آدمی تھا،

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

پیٹ بھر روٹی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سائے کی طرح لگا رہتا تھا جبکہ مہاجرین تو بازاروں کی خرید و فروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی میں مصروف ہوتے۔ چنانچہ ایک روز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ میری گفتگو ختم ہونے تک کون اپنی چادر پھیلائے رکھے گا؟ اور پھر سمیٹ لے تو وہ کوئی چیز بھولے گا نہیں۔ یہ سنتے ہی جو چادر میرے اوپر تھی وہ میں نے پھیلا دی۔ پس قسم ہے اُس ذات کی جس نے اُنہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ جو میں نے اُن سے سنا اس میں سے کچھ نہیں بھولا۔

بَابٌ ۱۲۲۶ مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّكِيرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ.

جس کا خیال ہے کہ حضور کا انکار نہ کرنا تو حجت ہے لیکن دوسرے کا حجت نہیں ہے۔

۱۱۲۲ ۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَحْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن الصائد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت عمر اس بات پر نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھا رہے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

بَابٌ ۱۲۲۷ الْأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالدَّلَائِلِ وَكَيْفَ مَعْنَى الدَّلَالَةِ وَتَفْسِيرُهَا

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ فَدَلَّهُمْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ فَاسْتَدَلَّ

وہ احکام جو دلائل سے پہچانے جاتے ہیں نیز دلالت کا معنی اور اس کی تفسیر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان فرمائے پھر جب آپ سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا تو آیت فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (سورۃ الزلزال، آیت ۷) سے استدلال فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی تو اس سے

ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ۔

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ تَأْخُذِينَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا

حضرت ابن عباس نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہیں۔ ایک گھوڑا آدمی کے لئے باعث اجر ہے۔ دوسرا گھوڑا پردہ پوشی کا ذریعہ ہے اور تیسرا گھوڑا انسان کے اوپر بوجھ ہے۔ پس وہ گھوڑا جو آدمی کے اجر کا باعث ہو، وہ ہے کہ آدمی نے جہاد کے لئے گھوڑا رکھا پھر چراگاہ یا باغ میں اس کی لمبی ڈھیلی چھوڑ دی تو اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ پہنچے گا اسی کے مطابق اس آدمی کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر اس نے رسی توڑ دی اور ایک دو دوڑیں لگائیں تو اس کے قدم رکھنے اور لید کرنے کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو، تو بھی اس کی نیکیاں شمار ہونگی۔ پس یہ گھوڑا تو آدمی کے لئے باعث اجر ہے اور کسی نے اگر بے نیازی ظاہر کرنے اور سوال سے بچنے کے لئے گھوڑا رکھا اور اس کی گردن اور پیٹھ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ بھلایا تو یہ اس کے لئے پردہ پوشی کا سبب ہے اور جس آدمی نے فخر و غرور ظاہر کرنے اور امارت دکھانے کے لئے گھوڑا باندھا تو یہ اس پر بوجھ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کچھ نازل نہیں فرمایا مگر یہ آیت جو لاجواب اور جامع ہے۔ تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (سورۃ الزلزال)۔

یحییٰ، ابن عیینہ، منصور بن صفیہ، ان کی والدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ محمد بن عقبہ، فضیل بن سلیمان نمیری بصری، منصور بن عبدالرحمن بن شیبہ، ان کی والدہ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا غسل کس طرح کرے۔ آپ نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو۔ وہ پھر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اس کے ساتھ کس طرح پاکی حاصل کروں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِي قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا.

نے فرمایا کہ اس کے ساتھ پاکی حاصل کرلو۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو مراد تھی وہ میں جان گئی لہذا اس عورت کو میں نے اپنی طرف کھینچ لیا، پھر اُسے طریقہ سکھا دیا۔

۲۲۱۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ام حفید بنت حارث بن حزن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ کا تحفہ بھیجا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ چیزیں منگوائیں۔ اور آپ کے دسترخوان پر کھائی گئیں لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نفرت کی وجہ سے نہیں کھایا اور اگر وہ حرام ہوتیں تو آپ کے دسترخوان پر کھائی نہ جاتیں اور نہ آپ اُن کے کھانے کا حکم فرماتے۔

۲۲۱۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا فَقَرَّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے یا ہماری مسجد سے دور رہے اور چاہیئے کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور آپ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا۔ ابن وہب کا قول ہے کہ طباق لایا گیا، جس میں تازہ سبزیاں تھیں چنانچہ آپ کو ان میں سے بو آئی تو اس کے متعلق پوچھا تو جو سبزیاں اُس میں تھیں اُن کے متعلق آپ کو بتایا گیا چنانچہ فرمایا کہ انہیں تم لے لو۔ پس آپ کے بعض اصحاب نے انہیں لے لیا جو آپ کی خدمت میں حاضر تھے جب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ اس کے کھانے سے نفرت کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کھالو کیونکہ جس کے ساتھ میں سرگوشی کرتا ہوں تم نہیں کرتے۔ ابن عفیر نے ابن وہب سے نقل کیا کہ ایک ہانڈی جس میں سبزیاں تھیں۔ لیکن لیث اور ابو صفوان نے یونس سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ پس مجھے معلوم نہیں کہ یہ زہری کا قول ہے یا

قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ۔

حدیث میں اسی طرح ہے۔

۲۲۱۶ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَمِّي قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ۔

محمد بن جبیر کو ان کے والدِ محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، پھر وہ کسی معاملے میں آپ سے گفتگو کرتی رہی۔ چنانچہ آپ نے اُسے ایک کام کے لئے فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! بتائیے اگر میں آپ کو نہ پاؤں؟ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آجانا۔ حمیدی نے ابراہیم بن سعد کے واسطے سے اتنا زیادہ بیان کیا ہے گویا اُس کی مراد وفات سے تھی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۱۲۲۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ

حضور کا ارشاد کہ اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو

وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ وَذَكَرَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هٰؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذٰلِكَ لَنَبْلُو عَلَيْهِ الْكَذِبَ۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت معاویہ نے قریش کی ملی جماعت سے روایت کی اور حضرت کعب احبار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ یہ جملہ محدثین بہت ہی سچے ہیں جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم اُن کی روایتوں میں (تحریف کے باعث) جھوٹ کی ملاوٹ پاتے ہیں۔

ف: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر اہم موڑ پر اپنے یارِ غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جملہ صحابۂ کرام پر ترجیح دیا کرتے تھے، جس کا صحابۂ کرام بھی آئے دن مشاہدہ کرتے تھے۔ وصال سے پہلے مرض کی حالت میں آپ نے حکم فرمایا تھا کہ ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اپنی ظاہری حیات میں اپنے سامنے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام الصحابہ بنا دیا تھا۔ آپ کے حکم سے تمام صحابۂ کرام اور اہلِ بیت اطہار نے ان کو اپنا امام بنا لیا تھا۔ ثانیاً آپ کو قیامت تک کے تمام احوال و واقعات کفِ دست کی طرح نظر آتے تھے۔ لہٰذا اسی معجز نما نظر سے دیکھ لیا تھا کہ میرے یہ مزاج شناس ابوبکر کے سوا کسی کو میرا خلیفہ بلا فصل نہیں بنائیں گے اور خلفائے راشدین میں پہلا نمبر ابوبکر صدیق ہی کا ہوگا ــــــ چنانچہ آپ نے یہ بات کرنے والی عورت سے یہ فرما دیا کہ اگلی دفعہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔ یہ بھی خلافتِ ابوبکر کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۱۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان

بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاۃَ بِالْعِبْرَانِیَّۃِ وَیُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِیَّۃِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْکِتَابِ وَلَا تُکَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ الْاٰیَۃَ.

ہیں پڑھتے اور اس کی تفسیر مسلمانوں سے عربی میں بیان کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ کہہ دیا کرو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل ہوا اور پر جو تمہاری طرف نازل ہوا۔

۲۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ کَیْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْکِتٰبِ عَنْ شَیْءٍ وَکِتَابُکُمُ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثُ تَقْرَءُوْنَهُ مَحْضًا لَمْ یُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَکُمْ اَنَّ اَهْلَ الْکِتَابِ بَدَّلُوْا کِتَابَ اللّٰهِ وَغَیَّرُوْهُ وَکَتَبُوْا بِاَیْدِیْهِمُ الْکِتَابَ وَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اَلَا یَنْهَاکُمْ مَا جَاءَکُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْئَلَتِهِمْ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَیْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا یَسْاَلُکُمْ عَنِ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْکُمْ.

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیسے پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ تازہ ہے جس خالص کو تم پڑھتے ہو، اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہے اور اس نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو بدل دیا اور اس میں کمی بیشی کر دی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں بنا کر لکھا اور کہا کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے دنیا کی ذلیل و قلیل پونجی کمائیں۔ بتاؤ کیا جن چیزوں کا تمہارے پاس علم آگیا ان کے بارے میں پوچھنے سے تمہیں منع نہیں فرمایا گیا؟ خدا کی قسم، ہم نے تو ان میں سے ایسا ایک آدمی بھی نہیں دیکھا جو تم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کرے جو تم پر نازل کی گئی ہے۔

باب ۱۲۲۹ کَرَاهِیَۃِ الْخِلَافِ

اختلاف میں کراہیت ہے۔

۲۲۱۹ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِیْ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ.

ابو عمران جونی نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم کو اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارا دل اس کے ساتھ مانوس رہے اور جب تمہارے دل اکتا جائیں تو اسے چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔

۲۲۲۰ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ

ابو عمران جونی نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس کے ساتھ لگے رہیں اور جب تمہارے

عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَارُوْنَ الْأَعْوَرِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

دل اُچاٹ ہو جائیں تو اُسے چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔

یزید بن ہارون، ہارون اعور، ابو عمران، حضرت جندب بن عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسے روایت کیا ہے۔

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو ان کا بیان ہے کہ کاشانۂ اقدس کے اندر بہت سے حضرات موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لا کر دو تاکہ میں ایسی تحریر لکھ دوں کہ تم بعد میں گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن مجید موجود ہے۔ بس ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے گھر والوں نے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے بعض کہتے تھے کہ سامان لے آؤ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ایسی تحریر لکھ دیں کہ بعد میں گمراہ نہ ہو سکو اور بعض وہی کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ شور وغل اور اختلاف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ حضرت عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس کہا کرتے کہ بڑی بھاری مصیبت یہ پیش آئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی یعنی اُن کے لئے لکھی جانی یعنی لوگوں کا اختلاف اور شور وغل کرنا۔

بَابُ ۱۲۳۰ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ وَكَذٰلِكَ أَمْرُهُ نَحْوُ قَوْلِهِ حِيْنَ أَحَلُّوْا أَصِيْبُوْا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

حضور کا منع کرنا تحریم کے باعث ہے سوائے اُس کے جس کا مباح ہونا بتا دیا گیا ہو، اسی طرح آپ کے اوامر کا حکم ہے۔

اسی طرح جب لوگوں نے احرام کھول دیا تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس جاؤ۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ یہ اُن پر فرض نہ تھا بلکہ اُن کے لئے حلال تھا۔ ام عطیہ نے کہا کہ ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن یہ ہم پر حرام نہیں ہے۔

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی

جُرَیْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ اُنَاسٍ مَّعَهٗ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَجِّ خَالِصًا لَیْسَ مَعَهٗ عُمْرَةٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّحِلَّ وَقَالَ اَحِلُّوْا وَاَصِیْبُوْا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَلَمْ یَعْزِمْ عَلَیْهِمْ وَلٰکِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّا نَقُوْلُ لَمَّا لَمْ یَکُنْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ اِلٰی نِسَاءِنَا فَنَاْتِیْ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاکِیْرُنَا الْمَذْیَ قَالَ وَیَقُوْلُ جَابِرٌ بِیَدِهٖ هٰکَذَا وَحَرَّکَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّیْ اَتْقَاکُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُکُمْ وَاَبَرُّکُمْ وَلَوْلَا هَدْیِیْ لَحَلَلْتُ کَمَا تَحِلُّوْنَ فَحِلُّوْا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَیْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

اللہ عنہما سے اُن حضرات کی موجودگی میں سنا جو اُن کے ساتھ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے صرف حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہیں کی حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو وارد ہوئے۔ جب ہم آگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول ڈالیں اور فرمایا کہ احرام کھول دو اور عورتوں سے صحبت کرو۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا۔ یہ ان پر فرض نہیں کیا تھا بلکہ ان کے لئے حلال فرمایا گیا تھا جب آپ تک یہ بات پہنچی کہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے عرفہ کے درمیان صرف پانچ روز رہ گئے ہیں اور ہمیں عورتوں سے صحبت کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے تو عرفہ کے روز ہم اس حالت میں حاضر ہوں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے مذی ٹپک رہی ہوگی۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے اپنے ہاتھ کو ہلا کر بتایا کہ یوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ بہ نسبت تمہاری اللہ سے زیادہ ڈرنے والا تم سے زیادہ سچا اور تم سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا تو میں بھی اسی طرح احرام کھول دیتا جیسے تم نے کھولے، لہٰذا تم احرام کھول دو اور اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے سے علم ہوتا جو بعد میں ہوا تو میں ہدی نہ لاتا۔ چنانچہ ہم نے احرام کھول دیا اور آپ کا ارشاد سنا اور اطاعت کی۔

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَیْنِ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِیُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ کَرَاهِیَةَ اَنْ یَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

ابن بریدہ نے حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لو۔ تیسری دفعہ آپ نے فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے کیونکہ آپ نے یہ ناپسند فرمایا کہ لوگ اسے سنت قرار نہ دے لیں۔

بَابُ۱۲۳۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ وَاَنَّ الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالتَّبَیُّنِ لِقَوْلِهٖ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَاِذَا عَزَمَ

مشورے کا حکم۔

ارشادِ ربانی ہے "اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے"۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت ۳۸) نیز فرمایا "اور کاموں میں ان سے مشورہ کرو"۔ (سورۃ آلِ عمران، آیت ۱۵۹)۔ اور مشورہ پکا ارادہ کرنے اور ظاہر ہونے

الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ
لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَشَاوَرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ
أُحُدٍ فِي الْمُقَامِ وَالْخُرُوجِ فَرَأَوْا لَهُ الْخُرُوجَ
فَلَمَّا لَبِسَ لَأْمَتَهُ وَعَزَمَ قَالُوا أَقِمْ فَلَمْ
يَمِلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ
يَلْبَسُ لَأْمَتَهُ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ وَ
شَاوَرَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ فِيمَا رَمَى أَهْلُ الْإِفْكِ
عَائِشَةَ وَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ
فَجَلَدَ الرَّامِينَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى تَنَازُعِهِمْ
وَلَكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللهُ وَكَانَتِ الْأَئِمَّةُ
بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَشِيرُونَ الْأُمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا
فَإِذَا وَضَحَ الْكِتَابُ أَوِ السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّوْهُ
إِلَى غَيْرِهِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَأَى أَبُو بَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ
فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ
أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ
فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ عَصَمُوا مِنِّي
دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَابَعَهُ
بَعْدُ عُمَرُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ
إِذْ كَانَ عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ فَرَّقُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ
الزَّكَاةِ وَأَرَادُوا تَبْدِيلَ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ

سے پہلے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جب تم پکا ارادہ کر لو تو اللہ
پر بھروسہ کرو" (آل عمران) چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عزم فرما لیتے تو کسی بشر کو اللہ اور رسول کے خلاف جانے کا حق
نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے اُحد کے
روز مشورہ کیا کہ شہر میں رہ کر مقابلہ کیا جائے یا باہر نکل کر۔
چنانچہ لوگوں نے باہر نکلنے کی رائے دی۔ جب آپ ہتھیار پہن
چکے اور پکا ارادہ فرما لیا تو لوگوں نے شہر میں رہنے کے لئے کہا
لیکن آپ نے عزم کر لینے کے بعد اُن کی طرف توجہ نہ فرمائی اور فرمایا کہ کسی
نبی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ہتھیار پہننے کے بعد انہیں کھول کر
رکھ دے، یہاں تک کہ خدا حکم فرمائے اور آپ نے حضرت علی اور حضرت
اسامہ سے مشورہ فرمایا جبکہ تہمت لگانے والوں نے حضرت عائشہ پر
تہمت لگائی تھی اور اُن کی باتیں سنیں، یہاں تک کہ قرآن کریم نازل ہوا اور
تہمت لگانے والوں کو کوڑے مارے گئے اور اُن کے اختلاف کی جانب
توجہ نہ فرمائی بلکہ وہی فیصلہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئمہ بھی امانت دار اور اہل علم حضرات سے مباح
امور میں مشورہ کیا کرتے تاکہ آسان صورت کو حاصل کر سکیں اور جب
کتاب یا سنت کا حکم واضح ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء
میں دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہوتے اور حضرت ابوبکر نے زکوٰۃ دینے سے
انکار کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے
کہا کہ آپ کس طرح ان سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں، یہاں تک کہ وہ کہہ دیں
کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ چنانچہ جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا تو
اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ۔ چنانچہ حضرت ابوبکر
نے کہا کہ خدا کی قسم، میں اُن سے ساتھ ضرور لڑوں گا جو اُن چیزوں میں تفریق کریں
گے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع فرمایا ہے۔ پھر حضرت عمر بھی اُن
کے ساتھ متفق ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر مشورے کی طرف متوجہ نہیں
ہوئے کیونکہ اُن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کے بارے
میں حکم موجود تھا جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا نیز دین اور اس کے
احکام کو بدل دینے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَشُورَةِ
عُمَرَ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا وَكَانَ وَقَّافًا
عِنْدَ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ
الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ عَنْ
عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ قَالَتْ
وَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ
يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا
أُسَامَةُ فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ
وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ
سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَقَالَ
هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكِ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ
أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ
تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ
فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ
يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ بَرَاءَةَ
عَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ.

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا
تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّا أُخْبِرَتْ
عَائِشَةُ بِالْأَمْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ
أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي فَأَذِنَ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ
وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا

کہ جو اپنے دین کو بدلے اسے قتل کر دو" اور قاری حضرات حضرت عمر کے مشیر تھے خواہ وہ بوڑھے تھے یا جوان اور وہ اللہ کی کتاب کے آگے بہت زیادہ رک جانے والے تھے۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ جب بہتان لگانے والوں نے اُن پر بہتان لگایا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا جبکہ وحی اترنے میں دیر ہو گئی تھی چنانچہ اُن دونوں سے اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے بارے میں پوچھا اور مشورہ کیا۔ پس حضرت اسامہ نے ایسا اشارہ کیا کہ وہ آپ کی بیوی کی پاک دامنی کو جانتے تھے اور حضرت علی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس بارے میں تنگی نہیں کرے گا اور ان کے سوا عورتیں اور بہت ہیں اور اس لونڈی سے دریافت فرمالیجیے یہ سچ سچ بتا دے گی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی مشکوک بات دیکھی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئی کہ میں نے اس کے سوا کوئی اور بات نہیں دیکھی کہ وہ ایک نو عمر لڑکی ہیں، بسا اوقات گھر کا آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں، چنانچہ بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ پس آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ اے مسلمانو! کون ہے جو میری طرف سے اُسے سزا دے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ کی برأت کا ذکر فرمایا۔ ابو اسامہ نے بھی ہشام سے ایسا ہی نقل کیا ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ تم مجھے اُن لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میری بیوی کو گالیاں دے رہے ہیں، حالانکہ میں اُن کے اندر قطعاً کوئی برائی نہیں دیکھتا۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ کو بہتان کا علم ہوا تو وہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں میں چلی جاؤں؟ چنانچہ آپ نے اجازت مرحمت فرمادی اور ساتھ ایک غلام کو بھیجا اور انصار میں سے ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ! تو پاک ہے، ہمیں یہ حق نہیں کہ اس

اَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ.

بارے میں زبان کھولیں، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

كِتَابُ التَّوْحِيْدِ وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

توحید کا بیان اور جہمیہ وغیرہ کا رد۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ إِلٰى تَوْحِيْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا امت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کی دعوت دینا۔

۲۲۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ إِلٰى أَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فَإِذَا عَرَفُوْا ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً فِيْ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فَقِيْرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوْا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ.

ابو عاصم، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ فرمایا۔ عبد اللہ بن ابو الاسود، فضل بن العلاء، اسمٰعیل بن امیہ، یحییٰ بن عبد اللہ محمد بن صیفی نے ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے سنا اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا کہ تم جس قوم کی طرف جا رہے وہ اہل کتاب ہیں۔ پس تم نے انہیں سب سے پہلے اس بات کی طرف بلانا ہے کہ وہ خدا کو ایک مانیں جب وہ اس بات کو جان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے ہر دن اور رات میں۔ جب وہ نماز پڑھ لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جاتی ہے۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ لے لینا اور لوگوں کا عمدہ مال چھانٹ کر لینے سے پرہیز کرنا۔

۲۲۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ

اسود بن ہلال نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ کیا تم جانتے ہو کہ ان کا خدا پر کیا حق ہے؟

شَيْئًا اَتَدْرِيْ مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ.

عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ انہیں عذاب نہ دے۔

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ زَادَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو صعصعہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو کسی نے بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ سننے والا آدمی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور اس آدمی کے خیال میں یہ بہت تھوڑی قرأت تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بیشک یہ تو (ثواب میں) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسمٰعیل بن جعفر، مالک، عبدالرحمٰن، ان کے والد، حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا اور اضافے کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ اَنَّ اَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ فِيْ حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ.

محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں تھیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا اور جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو اسے سورۂ اخلاص پر ختم کرتے۔ جب وہ واپس ہوئے تو لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا۔ اُن سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ پس انہوں نے پوچھا تو اُس نے کہا کہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفت ہے، اس لئے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرتا ہے۔

باب ۱۲۳۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى.

اُسے اللہ کہو یا رحمٰن۔

تم فرماؤ! اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اُسی کے اچھے نام ہیں (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۱۰)۔

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعٰوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَھْبٍ وَاَبِیْ ظَبْیَانَ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ۔

ابو ظبیان نے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالٰی اُس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَہٗ رَسُوْلُ اِحْدٰی بَنَاتِہٖ یَدْعُوْہُ اِلٰی ابْنِھَا فِی الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَاَخْبِرْھَا اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَمُرْھَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَعَادَتِ الرَّسُوْلَ اَنَّھَا اَقْسَمَتْ لَتَاْتِیَنَّھَا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَہٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَدُفِعَ الصَّبِیُّ اِلَیْہِ وَنَفْسُہٗ تَقَعْقَعُ کَاَنَّھَا فِیْ شَنٍّ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ فَقَالَ لَہٗ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذَا قَالَ ھٰذِہٖ رَحْمَۃٌ جَعَلَھَا اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِہٖ وَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَآءَ۔

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا، جنہوں نے اس لئے بلایا تھا کہ اُن کا صاحبزادہ قریب مرگ تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور انہیں بتا دو کہ جو اس نے لیا اور جو اُس نے دیا سب اللہ تعالٰی کا ہے اور ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے۔ پھر اُن سے کہو کہ صبر سے کام لیں اور اسے موجب اجر تصور کریں چنانچہ قاصد دوبارہ آیا کہ انہوں نے قسم دی ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل بھی چل دیئے۔ پس بچہ آپ کی گود میں دے دیا گیا اور پرانی مشک کی طرح بچے کا سانس اکھڑ گیا تھا۔ چنانچہ آپ کی چشمان مبارک آنسوؤں سے بھر گئیں۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ ہے جو اللہ تعالٰی اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بیشک اللہ تعالٰی بھی اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

بَابٌ ۱۲۳۴ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ۔

روزی دینے والا اور بہت بڑی قوت والا اللہ تعالٰی ہے۔

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی سَمِعَہٗ مِنَ اللّٰہِ یَدَّعُوْنَ لَہُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْھِمْ وَیَرْزُقُھُمْ۔

ابو عبد الرحمٰن سلمی نے حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا نہیں جو اذیت ناک بات سُن کر اللہ سے زیادہ صبر کر سکے۔ لوگ اُس پر بیٹے کا الزام لگاتے ہیں، اس کے باوجود وہ انہیں عافیت اور روزی دیتا رہتا ہے۔

بَابٌ ۱۲۳۵ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَالِمُ الْغَیْبِ

اللہ تعالٰی عالم الغیب ہے۔

فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا وَاِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَاَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ قَالَ يَحْيَى الظَّاهِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔

غیب کا جاننے والا، تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا" (سورۂ جن، آیت ۲۶) نیز فرمایا بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم (سورۂ لقمان، آیت ۳۴) نیز فرمایا۔ اور اسکو اتارا اپنے علم کے مطابق (سورۂ النساء آیت ۱۶۶) نیز فرمایا اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اسکے علم سے (سورۂ فاطر آیت ۱۱) نیز فرمایا قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے" (سورۂ حٰم سجدہ آیت ۴۷) یحییٰ کا قول

۲۲۳۳- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَاْتِي الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا اللّٰهُ۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحم میں کیا ہے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کس شخص نے زمین پر کہاں مرنا ہے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی۔

۲۲۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّهٗ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ جو یہ کہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس نے جھوٹ کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

ف: اس حدیث کے اندر دو باتوں کا ذکر ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے اجتہاد سے کہی ہیں اور دونوں پر قرآن کریم سے استدلال کیا ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی نقل نہیں فرمایا بلکہ جو کچھ کہا وہ اپنی رائے سے فرمایا ہے جس کی بزرگانِ دین نے تاویلیں کی ہیں:

پہلا مسئلہ رویتِ باری تعالیٰ کا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ معراج اللہ جل مجدہٗ کا دیدار کیا تھا یا نہیں؟ یہ مسئلہ عقائد سے نہیں بلکہ فضائل سے ہے اور اس کے متعلق صحابۂ کرام کے تین گروپ ہیں۔ —— (۱) پہلا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ معراج پروردگارِ عالم کو نہیں دیکھا بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی گروہ سے ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے —— دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ کو دیکھا تھا لیکن دل کی آنکھوں سے —— تیسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ معراج اللہ جل مجدہٗ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا تھا —— ہم ان میں سے کسی گروہ کی تردید کرنے کے

مجاز نہیں کیونکہ حضرات صحابۂ کرام ساری امت کے مقتدا اور پیشوا ہیں۔ لہٰذا نظریہ یہ رکھتے ہیں اور رکھنا بھی چاہیے کہ صحابۂ کرام کے کسی گروہ کی تردید و تکذیب نہ ہو۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ شبِ معراج رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں بھی دیکھا اور اپنے پروردگار کے دیدار سے بھی مشرف ہوئے اُسے دل کی آنکھوں سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھوں سے بھی یہ شرف حاصل ہوا، والحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

صحابۂ کرام کے دوسرے اور تیسرے گروہ کے موقف کو چودھویں صدی کے مجددِ برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اختصار کے ساتھ منبہ المنیہ رسالے میں بیان فرمایا ہے، یہاں اس کے ابتدائی حصے کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے، و باللہ التوفیق۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

رأیت ربی عزّ وجلّ۔

میں نے اپنے رب عزّ وجلّ کو دیکھا

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ اور علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ تیسیر شرح جامع صغیر میں فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے ــــ ابن عساکر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ اعطی موسٰی الکلام و اعطانی الرؤیۃ لوجھہ وفضلنی بالمقام المحمود والحوض المورود۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلام عطا فرمایا اور مجھے اپنے دیدار کی دولت بخشی اور مقامِ محمود و حوضِ کوثر کے ذریعے فضیلت دی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قال لی ربی نحلت ابراھیم خلتی و کلمت موسٰی تکلیما و اعطیتك یا محمد کفاحا۔

مجھ سے میرے رب نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی، موسیٰ سے کلام فرمایا اور اے محمد! تمہیں اپنا دیدار بخشا۔

مجمع البحار میں کفاحا کا مطلب یوں بیان کیا گیا ہے :۔

کفاحًا ای مواجھۃ لیس بینھما حجاب ولا رسول۔

کفاحا سے مراد بالمشافہ دیدار ہے کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ یا پیغام رساں نہ ہو۔

ابن مردویہ میں حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے سُنا۔ اسی کے آخر میں ہے:۔

فقلت یا رسول اللہ ما رأیت عندھا قال رأیت عندھا یعنی ربہ۔

میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے اُس کے پاس دیکھا؟ فرمایا کہ میں نے اُس کے پاس دیکھا یعنی اپنے رب کو۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے:۔

اما نحن بنو ھاشم فنقول ان محمدًا

بلکہ ہم بنی ہاشم تو کہتے ہیں کہ محمد مصطفےٰ

رای ربه مرتین۔ | نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا۔

ابنِ اسحاق میں حضرت عبداللہ بن ابوسلمہ کی روایت یوں ہے:۔

ان ابن عمر ارسل الی ابن عباس یسألہ هل رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فقال نعم۔

حضرت ابنِ عمر نے حضرت ابنِ عباس سے یہ پوچھنے کے لیے آدمی بھیجا کہ کیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔

جامع ترمذی اور طبرانی میں عکرمہ سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد منقول ہے۔ طبرانی کے الفاظ یوں ہیں:۔

عن ابن عباس قال نظر محمد الی ربہ قال عکرمۃ فقلت لہ نظر محمد الی ربہ قال نعم جعل الکلام لموسٰی والخلۃ لابراهیم والنظر لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰ نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے عرض کی کہ محمد مصطفےٰ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے لیے کلام، ابراہیم کے لیے دوستی رکھی اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دیدار رکھا۔

ترمذی شریف کی اسی روایت میں یہ بھی ہے:۔

فقد رای ربہ مرتین۔ | آپ نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے ——— حاکم، ابنِ خزیمہ، نسائی اور بیہقی میں ایک روایت ہے، بیہقی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:۔

اتعجبون ان تکون الخلۃ لابراهیم والکلام لموسٰی والرؤیۃ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ دوستی ابراہیم کے لیے، کلام موسیٰ کے لیے اور دیدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہو۔

امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام قسطلانی شارح بخاری اور امام عبدالباقی زرقانی شارح مواہب نے فرمایا کہ اس کی سند جید ہے ——— طبرانی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں راوی ہیں:۔

عن عبد اللہ بن عباس انہ کان یقول ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ مرتین مرۃ ببصرہ ومرۃ بفؤادہ

حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے تھے کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا۔ ایک دفعہ سر کی آنکھ سے اور ایک دفعہ دل کی آنکھ سے۔

امام جلال الدین سیوطی، امام خطیب احمد قسطلانی، علامہ ابنِ عابدین شامی اور امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ ——— امام الائمہ ابنِ خزیمہ اور امام بزار نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے:۔

ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ عز وجل۔

بیشک محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا۔

امام احمد قسطلانی اور امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی ہے ۔۔۔ محمد بن اسحاق کی حدیث میں ہے:۔

ان مروان سال ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ ھل رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فقال نعم۔

مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا، ہاں۔

مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ معمر نے امام حسن بصری کا قول یوں نقل فرمایا:۔

انہ کان یحلف باللہ لقد رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ۔

بیشک وہ اللہ کی قسم کھا کر کہا کرتے کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔

امام ابن خزیمہ، حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ اُن کے نزدیک شبِ معراج نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اور آگے فرمایا:۔

وانہ کان یشتد علیہ انکارھا۔

اور اس کا انکار اُن پر گراں گزرتا تھا۔

اسی طرح کتبِ سابقہ کے عالم کعب احبار اور امام ابنِ شہاب زہری قرشی، امام مجاہد مخزومی، مکی، امام عکرمہ بن عبداللہ مدنی، ہاشمی، امام عطائ بن رباح قرشی مکی جو امام ابوحنیفہ کے استاد ہیں اور امام مسلم بن صبیح ابوالضحیٰ کوفی وغیرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سارے شاگردوں کا یہی مذہب ہے کہ شبِ معراج نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا تھا۔ امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایمان افروز تصنیف مواہب اللدنیہ شریف میں فرمایا ہے:۔

اخرج ابن خزیمۃ عن عروۃ بن الزبیر اثباتھا وبہ قال سائر اصحاب ابن عباس وجزم بہ کعب الاحبار والزھری الخ

ابن خزیمہ نے عروہ بن زبیر سے اس کا اثبات روایت کیا ہے اور یہی حضرت ابنِ عباس کے تمام شاگردوں نے کہا ہے نیز کعب احبار اور زہری اسی پر جزم کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مرفوع احادیث کے ذریعے اِس روایت کا اثبات کیا کرتے تھے۔ چنانچہ نقاش اپنی تفسیر میں اُس امام عالی مقام سے روای ہیں:۔

انہ قال اقول بحدیث ابن عباس بعینہ رای ربہ راہ راہ راہ حتی انقطع نفسہ۔

انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابنِ عباس کی حدیث کے باعث کہتا ہوں کہ حضور نے اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھا، اُسے دیکھا دیکھا دیکھا، یہاں تک کہ سانس ٹوٹ گیا۔

امام ابن الخطیب مصری نے مواہب شریف میں فرمایا ہے:۔

جزم بہ معمر واخرون وھو قول الاشعری

معمر اور دوسرے حضرات نے اسی پر جزم

وغالب اتباعه۔ | کیا اور یہی قول امام اشعری اور ان کے اکثر پیروکاروں کا ہے۔

امام شہاب الدین خفاجی نے اپنی مایۂ ناز اور ایمان افروز تصنیف نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرمایا ہے:۔

الاصح الراجح انہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی ربہ بعین راسہ حین اسرٰی بہ کما ذھب الیہ اکثر الصحابۃ۔ | زیادہ صحیح اور راجح مذہب یہی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب کو سر کی آنکھ سے دیکھا۔ اسی طرف اکثر صحابہ گئے ہیں۔

اسی طرح امام شرف الدین نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور امام محمد بن عبد الباقی زرقانی نے شرح مواہب الدنیہ میں فرمایا ہے:۔

الراجح عند اکثر العلماء انہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی ربہ بعین راسہ لیلۃ المعراج۔ | اکثر علماء کے نزدیک یہی راجح ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی رات اپنے رب کو سر کی آنکھ سے دیکھا۔

ان آخری دونوں عبارتوں سے صحابۂ کرام، تابعینِ عظام اور امتِ محمدیہ کے علمائے اعلام کی اکثریت کا اس بارے میں مذہب واضح طور پر ہر صاحب علم کے سامنے ہے، جس پر صحیح اور مرفوع حدیثیں بھی دلالت کر رہی ہیں۔ دوسری جانب انکار پر ایک بھی صحیح اور مرفوع حدیث نہیں ہے۔ بلکہ اس حدیث میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اپنی رائے ہے اور جو کچھ انھوں نے کہا وہ صرف اپنے اجتہاد سے کہا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رویتِ باری تعالیٰ کی نفی پر کوئی ارشاد پیش نہیں کیا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سلسلے میں وہی نظریہ رکھیں جس کی پشت پر مرفوع حدیثیں ہیں، جدھر اکثر صحابۂ کرام ہیں، جدھر دیگر بزرگانِ دین کی اکثریت ہے۔ محبتِ رسول کا تقاضا بھی یہی ہے کہ رویتِ باری تعالیٰ کا اثبات کیا جائے۔

دوسری بات اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ فرمائی کہ "جو یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس نے جھوٹ کہا"۔ ____ اور اس پر لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ سے استناد کیا ہے ____ سعیٔ بسیار کے باوجود احقر کو معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ الفاظ کس سورت کی کونسی آیت کا حصہ ہیں تاکہ حوالہ دے سکتا۔ خیر قرآن مجید میں ایسی متعدد آیتیں بھی ہیں جن میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب پر انبیائے کرام کو مطلع فرماتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا:۔

ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ (۳۱: ۴۴ — ۱۲: ۱۰۲) | یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے عام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ (۳: ۱۷۹) | اور اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع کرے، ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔

تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم دینے کے بارے میں یوں فرمایا ہے:۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (۷۲، ۲۶-۲۷)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اِن تینوں آیتوں سے اور اسی مضمون کی کئی اور آیتوں سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و مرسلین کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے ــــــ نیز اس مضمون کی بھی قرآنِ کریم میں آیتیں موجود ہیں جن میں فرمایا گیا ہے کہ خدا کے سوا اور کوئی غیب نہیں جانتا۔ بظاہر یوں محسوس ہوگا کہ یہ نفی و اثبات ایک ہی چیز سے متعلق ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مخلوق سے جس علم کی نفی وارد ہوئی ہے وہ ذاتی علم ہے کہ کسی کا دیا ہوا نہیں ہے اور کل معلوماتِ الٰہیہ کی نفی بھی ہے۔ یا وہ علم غیب جس کا رسول کے لیے اثبات وارد ہوا ہے تو وہ خدا کے عطا فرمانے سے ہے اور وہ بھی بعض غیب ــــــ یوں علمِ غیب کی مخلوق کے لیے نفی وارد ہوئی وہ برحق ہے کہ خالق جیسے علم کا حصول مخلوق کے لیے محال ہے اور جس علم کا حاصل ہونا مخلوق کے لیے ثابت ہے اس سے خالق پاک ہے، بعض حضرات کو لفظی مشارکت کے باعث اس میں شرک نظر آنے لگتا ہے لیکن ایسا نہیں کیونکہ:

۱۔ خالق کا علم ذاتی ہے جبکہ مخلوق کا عطائی یعنی خدا کا عطا فرمودہ ہے۔

۲۔ خالق کا غیر محدود ہے جبکہ مخلوق کا علم محدود ہے۔

۳۔ خالق کا علم غیر متناہی ہے یعنی گنا نہیں جا سکتا جبکہ مخلوق کا علم متناہی ہے۔

۴۔ خالق کا علم واجب ہے یعنی اس کی ذات کے ساتھ لازم ہے جبکہ مخلوق کا علم واجب نہیں۔

۵۔ خالق کا علم ازلی و ابدی ہے جبکہ مخلوق کا علم تو کیا وہ خود بھی ازلی و ابدی نہیں۔

۶۔ خالق کے علم کا باقی رہنا واجب ہے جبکہ مخلوق کا علم خدا کی مرضی پر ہے جب چاہے فنا کر دے۔

۷۔ خالق کے علم میں تبدیلی نہیں آسکتی جبکہ مخلوق کے علم کو خدا جب چاہے بدل دے۔

اس کے باوجود اگر انبیائے کرام کے لیے علم غیب کے اثبات سے کسی کو شرک کا خطرہ نظر آتا ہے تو یہ اس کی اپنی نظر کا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب کرے، آمین۔

باب ۱۲۳۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

اللہ تعالیٰ سلامت رکھنے والا اور ایمان دینے والا ہے۔

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہا کرتے کہ سلام ہو اللہ پر۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، بلکہ تم یوں کہا کرو: تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

باب ۱۲۳۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَلِكِ النَّاسِ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۳۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

باب ۱۲۳۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

۲۲۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ.

حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟ شعیب اور زبیدی اور ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے، انہوں نے ابو سلمہ سے اسے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ پاک ہے تمہارے رب کو، عزت والے رب کو، اُن کی باتوں سے (سورہ الصّٰفّٰت، آیت ۱۸۰) نیز فرمایا۔ اور عزت تو اللہ اور اس رسول کے لئے ہے (سورۃ المنافقون آیت ۸)۔ اور جو اللہ کی عزت اور اُس کی صفات کی قسم کھائے۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم کہے گی کہ تیری عزت کی قسم بس بس۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو جہنمیوں میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری ہوگا، وہ کہے گا کہ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرونگا۔ حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لئے یہ ہے اور دس گنا مزید۔ حضرت ایوب عرض گزار ہوئے کہ میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے میں تیری عزت کی پناہ پکڑتا ہوں، تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھے موت نہیں ہے جبکہ جن و انس سب مرجائیں گے۔

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعٰلَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ قَدْ قَدْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتَّى يُنْشِئَ اللهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ معتمر، اُن کے والد، قتادہ، حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ برابر جہنم میں ڈالے جارہے ہوں گے اور وہ کہے گی کہ کیا مزید اور ہیں؟ یہاں تک کہ پروردگار عالم اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو اُس کے بعض حصے سمٹ کر دوسرے بعض سے مل جائیں گے۔ پھر وہ کہے گی کہ تیری عزت اور کرم کی قسم، بس بس۔ اور جنت میں بالآخر جگہ باقی رہ جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مخلوق پیدا کرے گا اور اس کے ساتھ اس باقی جگہ کو آباد کرے گا۔

بَابٌ ۱۳۹ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ.

آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے۔

۲۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ لِي غَيْرُكَ. حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بِهٰذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ.

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے، تعریفیں سب تیرے لئے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو ان کے درمیان ہے، سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمان اور زمین کا نور ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف میں رجوع ہوا، تیری مدد کے ساتھ دشمنوں سے لڑا، تیرے حکم سے میں نے فیصلے کئے، پس میری مغفرت فرمادے جو میں نے پہلے کیا یا بعد میں کروں یا چھپا کر کیا یا علانیہ کیا۔ تو میرا معبود ہے، میرے لئے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ثابت بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی، نیز آپ نے کہا تو سچا ہے اور تیری بات سچی ہے۔

بَابٌ ۱۴۰ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَكَانَ اللهُ سَمِيعًا

اللہ تعالیٰ ہی سننے دیکھنے والا ہے۔

بَصِيْرًا وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا۔

اعمش، تمیم، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا، شکر ہے خدا کا جو تمام آوازوں کا سننے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔ بیشک اللہ نے سنی اُس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی ہے (سورۃ المجادلہ، آیت پہلی)۔

۲۲۴۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا قَرِيْبًا ثُمَّ أَتٰى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِهِ۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اپنی جانوں پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اُس کو پکارتے ہو جو سننا دیکھنا اور قریب ہے۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اُس وقت میں دل میں لاحول ولا قوۃ کہہ رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ بن قیس! لاحول ولا قوۃ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا یہ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں؟

۲۲۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

ابو الخیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت ابو بکر صدیق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ فرمایا کہ یوں کہا کرو "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ مغفرت تیری طرف سے ہے۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے"۔

۲۲۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِيْ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبرئیل نے مجھے آواز دے کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جو آپ نے اپنی قوم سے فرمایا اور جو انہوں نے آپ کو جواب دیا۔

باب ۱۲۴۱ قول اللہ تعالیٰ قل ھو القادر

۲۲۴۳ - حدثنی ابراہیم بن المنذر حدثنا معن بن عیسیٰ حدثنی عبد الرحمن بن ابی الموالی قال سمعت محمد بن المنکدر یحدث عبد اللہ بن الحسن یقول اخبرنی جابر بن عبد اللہ السلمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم اصحابہ الاستخارۃ فی الامور کلھا کما یعلمھم السورۃ من القرآن یقول اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم فان کنت تعلم ھذا الامر ثم یسمیہ بعینہ خیرا لی فی عاجل امری وآجلہ قال او فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ اللھم وان کنت تعلم انہ شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ۔

باب ۱۲۴۲ مقلب القلوب وقول اللہ تعالیٰ ونقلب افئدتھم وابصارھم۔

۲۲۴۴ حدثنی سعید بن سلیمان عن ابن المبارک عن موسیٰ بن عقبۃ عن سالم عن عبد اللہ قال اکثر ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحلف لا ومقلب القلوب۔

باب ۱۲۴۳ ان للہ مائۃ اسم الا واحدا

قال ابن عباس ذو الجلال العظمۃ

اللہ تعالیٰ ہی قدرت والا ہے۔

عبداللہ بن حسن کا بیان ہے کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ہر کام میں اسی طرح استخارہ سکھاتے جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور پھر کہے کہ اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ خیریت چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے کوئی قدرت حاصل نہیں اور تو سب کچھ جانتا ہے جبکہ میں کچھ بھی نہیں جانتا اور تو تمام چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام، اس کام کا نام لے، فی الحال اور انجام کار میرے لئے بہتر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یا یہ فرمایا: میرے دین میں، پھر دنیا میں اور انجام کار بہتر ہو تو اسے میرے لئے مقدر فرما دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے اور پھر اس میں مجھے برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برا ہے، میرے دین میں، میری دنیا میں اور انجام کار یا یہ فرمایا کہ فی الحال اور انجام کار تو مجھے اس سے دور رکھ اور میرے لئے بھلائی مقدر فرما دے خواہ وہ کہیں ہو اور پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے۔

دلوں کا پھیرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

"اور ہم پھیر دیتے ان کے دلوں اور آنکھوں کو" (سورۃ الانعام، آیت ۱۱۰)۔

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھایا کرتے کہ قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

ابن عباس کا قول ہے۔ ذوالجلال عظمت والا۔ البر

اَلْبَرُّ اللَّطِیْفُ

لطف فرمانے والا۔

۲۲۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَحْصَیْنَاهُ حَفِظْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی کے ننانوے ۹۹ نام ہیں یعنی سو سے ایک کم جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اَحْصَیْنَا سے مراد ہے کہ انہیں یاد کیا۔

باب ۱۲۴۴ اَلسُّؤَالِ بِاَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْاِسْتِعَاذَةِ بِهَا

اسمائے الٰہیہ کے ساتھ سوال کرنا اور پناہ مانگنا۔

۲۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ فِرَاشَهٗ فَلْیَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْیَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ تَابَعَهٗ یَحْیٰی وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ زُهَیْرٌ وَاَبُوْ ضَمْرَةَ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ زَكَرِیَّاءَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالدَّرَاوَرْدِیُّ وَاُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اپنے کسی کپڑے کے سرے سے اُسے تین دفعہ جھاڑے اور کہے۔ اے رب! میں تیرے نام کے ساتھ اس پر اپنی کروٹ رکھتا ہوں۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اُس کی مغفرت فرما دینا اور اگر اسے بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح یحیٰی اور بشر بن مفضل، عبیداللہ، سعید ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اضافے کے ساتھ زہیر اور ابوحمزہ اور اسماعیل بن زکریا، عبیداللہ، سعید، اُن کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ابن عجلان، سعید، ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔ اسی طرح محمد بن عبدالرحمٰن اور اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

۲۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْیَا وَاَمُوْتُ

ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جانے لگتے تو کہتے۔ اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا (سوتا اور جاگتا) ہوں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے۔ سب

وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں مرجانے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف جمع ہونا ہے۔

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِاسْمِكَ نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

خرشہ بن حر کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو جب اپنی خوابگاہ میں جاتے لگتے تو کہتے۔ تیرے نام کے ساتھ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کردیا اور اُسی کی طرف جمع ہونا ہے۔

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَهْلَهٗ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِكَ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْطَانٌ اَبَدًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور کہے۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس اگر اس صحبت سے اُن کی قسمت میں اولاد ہے تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَیْلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُرْسِلُ کِلَابِیَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَاَمْسَکْنَ فَکُلْ وَاِذَا رَمَیْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَکُلْ۔

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا۔ فرمایا کہ جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا اور اُس پر اللہ کا نام لیا، پھر اس نے پکڑ لیا تو اُسے کھالو اور جب تم نے معراض مارا اور اس کا جسم پھٹ گیا تو کھالو۔

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰهُنَا اَقْوَامًا حَدِیْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ یَاْتُوْنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِیْ یَذْکُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اَمْ لَا قَالَ اذْکُرُوْا اَنْتُمْ اسْمَ اللّٰهِ وَکُلُوْا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اور اُن کا زمانہ شرک قریب ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اس پر انہوں نے اللہ کا نام لیا یا نہ لیا۔ فرمایا کہ تم اللہ کا نام لے کر کھالیا کرو۔ اسی طرح محمد بن عبد الرحمٰن

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ

اور دراوردی اور اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی اور ان پر بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔

۲۲۵۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عیدالاضحیٰ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی ہے اُسے چاہیے کہ اُس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اُسے چاہیئے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپوں کی قسم نہ کھایا کرو اور اگر کسی نے قسم کھانی ہے تو اُسے چاہیئے کہ اللہ کی قسم کھائے۔

بَابُ ۱۲۴۵ مَا يُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوتِ وَأَسَامِي اللّٰهِ وَقَالَ خُبَيْبٌ وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ فَذَكَرَ الذَّاتَ بِاسْمِهِ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسماء کا ذکر

خبیب کا بیان ہے کہ یہ معبود کی ذات ہے، انہوں نے ذات کا اللہ کے نام کے ساتھ ذکر کیا۔

۲۲۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ ؎

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا

عمرو بن ابوسفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی کا بیان ہے جو حضرت ابوہریرہ کے ساتھیوں سے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو روانہ فرمایا جن میں حضرت خبیب انصاری بھی تھے۔ زہری کا بیان ہے کہ مجھے عبیداللہ بن عیاض نے بتایا اور انہیں حارث کی بیٹی نے کہ جب لوگ جمع ہو گئے تو انہوں نے مجھ سے پاکی حاصل کرنے کے لئے استرا مانگا۔ جب وہ حرم سے انہیں قتل کرنے کے لئے نکلے تو حضرت خبیب انصاری نے کہا:۔

ہو جاؤں قتل صدق وصفا پر تو کیا الم

عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَأْ
یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٖ
فَقَتَلَہٗ ابْنُ الْحَارِثِ فَاَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَہٗ خَبَرَھُمْ یَوْمَ اُصِیْبُوْا۔

جاؤں پچھاڑا راہِ خدا میں تو کیا ہو غم
ہے میری جاں سپرد بہ یزدانِ ذی الکرم
برکت سے بھر دے جو مرا اعضائے کیف و کم

پس حارث کے بیٹے نے انہیں شہید کر دیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بتا دیا تھا جس روز انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

بَابٌ ۱۲۴۶ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ

اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔

تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور جو تیری مرضی ہے وہ میں نہیں جانتا۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰہِ۔

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں اسی لئے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے اور ایسا کوئی نہیں جس کو خدا سے زیادہ اپنی تعریف پیاری ہو۔

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ کَتَبَ فِیْ کِتَابِہٖ ھُوَ یَکْتُبُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَھُوَ وَضْعٌ عِنْدَہٗ عَلَی الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا۔ وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے، جو اس کے پاس عرش پر رکھی ہوئی ہے کہ میرے غضب پر میری رحمت غالب ہے۔

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ رہتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع کے اندر یاد کرتا ہے تو میں اُس سے بہتر مجمع کے اندر اُسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں گز بھر اُس سے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ گز بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اُس سے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

بَابٌ ۱۲۴۷ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ۔

خدا کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

۲۲۵۹ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَيْسَرُ۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محبوب! تم فرما دو کہ وہ طاقت رکھتا ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے" (سورۃ الانعام آیت ۶۵) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے کہ میں تیرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ پھر جب فرمایا۔ "یا تمہارے پیروں کے نیچے سے"۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے کہ میں تیرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا۔ "یا تمہارے فرقے بنا کر"۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ یہ سب سے آسان ہے۔

باب ۱۲۴۸ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي تُغَذَّى وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا۔

خدا کی آنکھ سے مراد اُس کا علم ہے۔

"کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی" (سورۃ القمر، آیت ۱۴)

۲۲۶۰ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور اپنے دستِ مبارک سے اپنی چشم پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے گویا اس کی آنکھ پکے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

۲۲۶۱ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نے اپنی قوم کو کانے کذّاب سے ڈرایا کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

ف: دجال کا ذکر ان دو حدیثوں کے علاوہ اور بھی بخاری شریف کی متعدد احادیث کے اندر موجود ہے۔ دجال کا فتنہ بہت ہی بڑا فتنہ ہوگا جس کے شر سے اللہ تعالیٰ اپنے اس گناہگار بندے اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین۔ حقیقی دجال تو وہی ہے جس کے مقابلے کو مسلمان متحد ہوں گے اور اپنی قیادت کیلئے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو تلاش کریں گے اور جس کو قتل کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا جو اس وقت آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اُس کے علاوہ اُس سے پہلے تیس چھوٹے دجال بھی ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی (المتوفی ۱۹۰۸ء) جو نبوت کا برٹش گورنمنٹ کے ایماء پر دعویٰ کرکے تیس دجالوں میں شامل ہوگئے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے، آمین۔

ف: دجال علیہ اللعنۃ کی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانی بیان فرمادی کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہے، اس نشانی کے باعث کسی عام آدمی کو بھی دجال کے پہچاننے میں دقت پیش نہیں آئے گی چہ جائیکہ کوئی شخص یہ خیال کرے کہ خود رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی حتمی پہچان نہیں تھی اور ابن صیاد وغیرہ پر دجال ہونے کا شبہ کرتے رہے تھے، جیسا کہ جناب مودودی صاحب نے رسائل و مسائل، جلد اوّل اور رسائل و مسائل، جلد سوم اپنی تحقیق کی گاڑی کو بے خبری کے گڑھے میں پھینک دیا ہے۔ احادیث میں مذکور ان واقعات کی نوعیت ہی اور ہے اور محدثین کرام کی توجیہات سے صرف نظر کرنے کے باعث موصوف ان رموز کو سمجھنے سے قاصر رہ گئے ورنہ دجال کو تو عام آدمی بھی پہچان لے گا کہ وہ کانا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۲۴۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ۔

پیدا کرنے والا، درست کرنے والا اور صورت بنانے والا صرف خدا ہے۔

۲۲۶۲ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسٰى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا۔

ابن محیریز نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب غزوہ بنی مصطلق سے ہمیں لونڈیاں حاصل ہوئیں تو چاہا کہ اُن کے ساتھ صحبت کریں لیکن حمل نہ ٹھہریں۔ چنانچہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اُس نے قیامت تک کس کو پیدا کرنا ہے۔ مجاہد، قزعہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی فرد نہیں مگر اُس کا خالق اللہ ہے۔

باب ۱۲۵۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ۔

خدا کے ہاتھ سے مراد اُس کا دست قدرت ہے۔

۲۲۶۳ - حَدَّثَنِي مُعَاذُ ابْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَأْتُونَ

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اکٹھا کرے گا پس وہ کہیں گے کہ کیوں نہ ہم کسی ایسے شخص کو تلاش کریں جو ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرکے ہمیں اس مقام سے نجات دلائے پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اے حضرت آدم کیا آپ لوگوں کو دیکھتے نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا

آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ
اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ
أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ شَفِّعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا
مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ وَيَذْكُرُ
لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ
أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ
نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي
أَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ
إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ
خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا
آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ
مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ
الَّتِي أَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ
وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ
فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ
لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي
ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ
فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا
رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ
أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ
وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ
عَلَّمَنِيهَا رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ
مُحَمَّدُ قُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ

اور آپکے لئے فرشتوں نے سجدہ کیا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا گیا ہمارے پروردگار کی
بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے اور ہمیں اس جگہ سے نجات دلایئے وہ فرمائیں گے کہ میں
تمہارے اس کام نہیں آسکتا اور اپنی ایک لغزش کو بیان کرینگے جو اُن سے سرزد ہوئی
ہوگی۔ بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے پہلے رسول ہیں جنہیں اہلِ
زمین کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ پس وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
کرینگے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں اور اپنی ایک لغزش کا
ذکر کرینگے جو اُن سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل
ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں
کام نہیں آسکتا اور اپنی لغزش کا ذکر کریں گے جو اُن سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم
حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے توریت مرحمت کی اور اُن سے
کلام فرمایا۔ پس وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہونگے، وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ
مقصد پورا نہیں ہوگا اور اپنی کسی لغزش کا ذکر کرینگے جو اُن سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم
حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے بندے، اُسکے رسول، اسکا کلمہ اور اسکی طرف کی
روح ہیں۔ پس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ تمہارا
یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا بلکہ تم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ، وہ ایسے
بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انکے لئے انکے اگلے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے۔ پس وہ
میرے پاس آئیں گے تو میں جا کر اپنے رب سے اجازت طلب کرونگا چنانچہ مجھے اس کی
اجازت مرحمت فرما دی جائے گی۔ پس جب میں اپنے رب کو دیکھونگا تو اُسکے حضور سجدہ
ریز ہو جاؤنگا۔ پس مجھے سجدے میں رکھا جائیگا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر مجھ سے
فرمایا جائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا
شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائیگی پس میں اپنے رب کی وہ حمدیں
بیان کرونگا جو مجھے سکھائی جائیں گی، پھر میں شفاعت کرونگا تو میرے لئے ایک حد مقرر
فرما دی جائے گی۔ پھر میں اُنہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹونگا۔ چنانچہ جب اپنے رب کو
دیکھونگا تو سجدہ ریز ہو جاؤنگا۔ پس مجھے سجدے میں رکھا جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے
گا پھر مجھ سے کہا جائیگا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور
مانگو کہ تمہیں دیا جائیگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی چنانچہ میں اپنے
رب کی ایسی تعریفیں بیان کرونگا جو مجھے میرے رب نے سکھائی ہونگی پھر میں شفاعت
کرونگا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی۔ پس جب میں اُنہیں جنت میں داخل
کر کے واپس لوٹونگا تو اپنے رب کو دیکھ کر سجدے میں چلا جاؤنگا۔ چنانچہ مجھے اس

ربي بمحامد علمنيها ثم اشفع فيحد لي حدا فادخلهم الجنة ثم ارجع فاقول يا رب ما بقي في النار الا من حبسه القرآن ووجب عليه الخلود قال النبي صلى الله عليه وسلم يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة ثم يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن برة ثم يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه ما يزن من الخير ذرة

۲۲۶۴ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يد الله ملأى لا يغيضها نفقة سحاء الليل والنهار وقال ارأيتم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانه لم يغض ما في يده وقال عرشه على الماء وبيده الاخرى الميزان يخفض ويرفع.

۲۲۶۵ حدثنا مقدم بن محمد قال حدثني عمي القاسم بن يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان الله يقبض يوم القيامة الارض وتكون السموات بيمينه ثم يقول انا الملك رواه سعيد عن مالك وقال عمر بن حمزة سمعت سالما سمعت ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا وقال ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري اخبرني ابو سلمة ان ابا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبض الله الارض.

وقت تک سجدے میں رکھے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہیے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائیں گی، پھر شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی جب میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹوں گا تو عرض کروں گا کہ اے رب! جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا مگر جس کو قرآن کریم نے روکا ہوا ہے اور جس پر اس کے اندر ہمیشہ رہنا واجب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور جس کے دل میں جو کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ نکلیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں دانہ گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اور شب و روز کا خرچ کرنا بھی اُسے کم نہیں کرتا۔ فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کو جب پیدا فرمایا تو اس وقت سے کتنا خرچ کیا ہے لیکن جو کچھ اس کے دست قدرت میں ہے اس کے اندر کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور فرمایا کہ اُس کا عرش پانی پر تھا اور دوسرے ہاتھ میں میزان ہے جسے نیچی اور اونچی کرتا ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں، پھر فرمائے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ عمر بن حمزہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا۔

۲۲۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لَهُ۔

۲۲۶۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ۔

باب ۱۲۵۱ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ۔

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سنبھال کر کہے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ یہاں تک کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اُس کا حق تھا" (سورۃ الزمر، آیت ۶۷)۔ یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ اضافے کے ساتھ فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم، عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعجب سے ہنس پڑے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے۔

علقمہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا۔ اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سنبھال کر کہے گا۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے، یہاں تک کہ دندانِ مبارک ظاہر ہوگئے، پھر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی "اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اُس کا حق تھا" سورۃ الزمر، آیت ۶۷)۔

خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔

یہ حضور کا ارشاد گرامی ہے اور عبید اللہ بن عمرو نے عبدالملک سے نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ.

وراد کاتب مغیرہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے پاس دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اس کا کام تمام کر دوں۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی تو فرمایا۔ تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو حالانکہ میں اُن سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اسی غیرت کے باعث اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے خواہ بے حیائی ظاہر ہو یا پوشیدہ اور اللہ تعالیٰ کو عذر سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں، اسی لئے اُس نے بشارت دینے اور ڈرانے کے لئے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں، اسی لئے اُس نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

بَاب ۱۲۵۲ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً وَسَمَّى اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا قُلِ اللَّهُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ شَيْئًا وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ.

خدا کی گواہی سب سے بڑی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نام لے کر فرمایا کہ تم فرما دو کہ اللہ کی گواہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو شئی کہا ہے اور یہ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ نیز ارشاد ربانی ہے کہ خدا کی ذات کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا.

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ کیا تمہیں قرآن کریم سے کچھ یاد ہے؟ اُس نے عرض کی کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں اور اُن کے نام عرض کئے۔

بَاب ۱۲۵۳ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ ارْتَفَعَ فَسَوَّاهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوَى عَلَا عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَجِيدُ الْكَرِيمُ وَالْوَدُودُ الْحَبِيبُ يُقَالُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

خدا عرش عظیم کا رب ہے۔

اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ اِسْتَوٰی اِلَی السَّمَاءِ سے مراد ہے کہ وہ بلند ہوا۔ فَسَوّٰھُنَّ انہیں پیدا فرمایا۔ مجاہد کا قول ہے کہ اِسْتَوٰی سے مراد ہے عرش پر بلند ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْمَجِیْدُ الکریم کا اور اَلْوَدُوْدُ الْحَبِیْبُ کا ہم معنی ہے۔ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ جو کہا جاتا ہے یہ فَعِیْلٌ کے وزن پر

كَانَّهُ فَعِيلٌ مِّنْ مَاجِدٍ مَحْمُودٌ مِّنْ حَمِيدٍ

ماجد سے ہے اور محمود مشتق ہے حمید سے ۔

۲۲۷۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا اَقْبَلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا فَاِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُوْنَهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ آپ نے فرمایا کہ اے بنی تمیم! بشارت قبول کرو ۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے بشارت تو دی مال بھی دیجئے ۔ پھر کچھ یمن کے لوگ آئے ، تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے اسے قبول نہیں کیا ۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قبول کی ، ہم آپ کی خدمت میں دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور یہ کہ اس دنیا سے پہلے کیا تھا ۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی تھا اور اس سے پہلے کوئی بھی چیز نہ تھی اور اُس کا عرش پانی پر تھا ۔ پھر اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا ۔ پھر میرے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا کہ اے عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو کہ وہ بھاگ گئی ہے ۔ پس میں اس کی تلاش میں چلا گیا تو وہ سراب سے پرے جا پہنچی تھی ۔ خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا تھا کہ خواہ وہ چلی گئی ہے لیکن آپ کے پاس سے کھڑا نہ ہوں ۔

۲۲۷۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ يَمِيْنَ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِيْنِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْفَيْضُ اَوِ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ

ہمام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے ۔ شب و روز کی بخشش اُسے کم نہیں کرتی ۔ کیا تم نے دیکھا کہ جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے کتنا خرچ کیا جا چکا لیکن جو کچھ اس کے قبضے میں ہے اس میں سے ذرا بھی کم نہیں ہوا اور اُس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں قبض ہے ، جس سے بلند اور پست کرتا رہتا ہے ۔

۲۲۷۲ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُوْا

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن حارثہ شکایت کرنے حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ، "اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو روک

فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ وَاَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هٰذِهٖ قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ اَهَالِيْكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَعَنْ ثَابِتٍ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ نَزَلَتْ فِيْ شَانِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ۔

کر رکھو" حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم میں سے کچھ بھی چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت زینب اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات سے فخریہ کہا کرتیں کہ آپ کا نکاح آپ کے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالےٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔ ثابت کا بیان ہے کہ آیت "تم اپنے دل میں چھپاتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا" سورۂ الاحزاب، آیت ۳۷) حضرت زینب اور حضرت زید بن حارثہ کے حق میں نازل ہوئی۔

۲۲۷۳ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَاَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَنْكَحَنِيْ فِي السَّمَآءِ ۔

عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش کے حق میں نازل ہوئی اور اُن کے ولیمہ میں آپ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمان پر ہوا ہے۔

۲۲۷۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا بے شک میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔

۲۲۷۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا قَالُوْا

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایمان لایا اللہ اور اس کے رسول پر اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اُسے جنت میں داخل کرے اور جس نے ہجرت کی یا اپنی اُس جگہ میں بیٹھا رہا جہاں پیدا ہوا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا یہ بات ہم لوگوں کو بتا دیں؟ آپ نے فرمایا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذٰلِكَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهُ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔

کہ جنت میں سو درجے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت کا درمیانی اور سب سے اونچا حصہ ہے اور اس سے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

۲۲۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَاْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَاَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا۔ اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جا کر سجدے کی اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ جہاں سے آیا ہے وہاں چلا جا تو وہ مغرب سے طلوع ہو گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "یہ اس کی منزل ہے"، حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں۔

۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُو بَكْرٍ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِي خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةٍ۔

موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، عبید بن سباق نے حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے عبدالرحمٰن بن خالد ابن شہاب ابن سباق نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُنہیں بلا بھیجا پس میں نے قرآن کریم کو تلاش کیا، یہاں تک کہ مجھے سورۃ التوبہ کی آخری آیت صرف حضرت ابوخزیمہ انصاری کے پاس ملی اور اُنکے سوا کسی دوسرے کے پاس میں نے اُسے نہ پایا یعنی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ سے آخر سورۃ التوبہ تک۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَعَ اَبِي خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ۔

یحییٰ بن بکیر لیث نے یونس سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ صرف حضرت ابوخزیمہ انصاری کے پاس ملی۔

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

ابوالعالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں کہا کرتے تھے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو علم و حکمت والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں، زمین اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ۔

یحییٰ بن عمارہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز سب بیہوش ہو جائیں گے۔ جب میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ ماجشون، عبداللہ بن فضل، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے مجھے ہوش میں لا کر اٹھایا جائے گا تو میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہیں۔

بَابٌ ۱۲۵۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ

فرشتوں اور روح کا اسی کی طرف چڑھنا۔

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ اَبُوْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ اَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَخِيْهِ اعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ يَاْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَآءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلٰٓئِكَةُ تَعْرُجُ اِلَى اللّٰهِ۔

ارشاد ربانی ہے "اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام" (سورۂ فاطر، آیت ۱۰) ابو جمرہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر سنی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس شخص کے بارے میں مجھے معلومات تو لا کر دو جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نیک کام پاکیزہ کلمے کو اٹھا لیتا ہے۔ ذی المعارج کی بارے میں کہا جاتا ہے کہ فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر اور

فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَ مَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَ يَجْتَمِعُونَ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَ أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ.

نماز فجر کے وقت اُن کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوتی ہے وہ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو وہ سب کچھ جانتے ہوئے اُن سے پوچھتا اور فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے اُنہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم اُن کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ خالد بن مخلد، سلیمان، عبداللہ بن دینار، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک کھجور کے برابر بھی پاک روزی خیرات کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچتی مگر پاکیزہ روزی تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے اور پھر اُس نیکی کرنیوالے کے لئے اُسکی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرے، یہانتک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ ورقاء، عبداللہ بن دینار، سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچتی مگر پاکیزہ روزی۔

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

ابوالعالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُکھ درد کے وقت یوں دعا کیا کرتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عظمت اور حلم والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ أَوْ أَبِي نُعْمٍ شَكَّ قَبِيصَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ

قبیصہ، سفیان، اُن کے والد، ابن ابونعیم یا ابونعیم (راس میں قبیصہ کو شک ہے)، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھوڑا سا سونا بھیجا گیا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، سفیان، اُن کے والد، ابونعیم، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی نے یمن سے مٹی میں لتھڑا ہوا تھوڑا سا سونا بھیجا تو آپ نے اُسے

اقرع بن حابس حنظلی، جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری،

عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ فَتَغَضَّبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا يُعْطِيهِ صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُطِيعُ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

اور علقمہ بن علاثہ عامری، جو بنی کلاب سے تھا اور زید الخیل طائی، جو بنی نبہان سے تھا۔ ان چاروں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناگوار معلوم ہوا اور انہوں نے کہا کہ اہل نجد کے سرداروں کو مال عطا کیا اور ہمیں نظر انداز فرما دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو ان کے دلوں کو مانوس کرتا ہوں چنانچہ ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی، داڑھی گھنی، گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا۔ اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا کون ہے اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی نے اس کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ میرے خیال میں غالباً وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا جب وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو عاد قوم کی طرح انہیں قتل کر دوں (اللہ تعالیٰ اس بدبخت فرقے کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون رکھے آمین)

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ۔

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ربانی۔ اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے (سورۂ یٰسین، آیت ۳۸) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا ٹھہراؤ عرش کے نیچے ہے۔

باب ۱۲۵۵ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔

اس روز کتنے ہی چہرے ترو تازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

۲۲۸۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُشَيْمٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو اور اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ اگر تم سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے مجبور نہ کر دیئے جاؤ تو پڑھ لیا کرو۔

۲۲۸۵ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔

یوسف بن موسیٰ، عاصم بن یوسف یربوعی، ابو شہاب، اسماعیل بن ابو خالد، قیس بن ابو حازم نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب (قیامت میں) تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے۔

۲۲۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانُ ابْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک چودھویں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ عنقریب تم قیامت میں اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے کے اندر کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

۲۲۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا چودھویں رات کو تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے جبکہ اس کے اوپر بادل نہ ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح تم دیکھو گے جبکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا اور کہے گا کہ جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا أَوْ مُنَافِقُوهَا شَكَّ إِبْرَاهِيمُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ أَوِ الْمُوثَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ أَوِ الْمُجَازَى أَوْ نَحْوُهُ ثُمَّ يَتَجَلَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ

الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ

تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا اور جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کو پوجتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے گا اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کی شفاعت کرنے والے یا اس کے منافق بھی ہوں گے (اس میں ابراہیم راوی کو شک ہے)۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آکر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ پس وہ کہیں گے کہ ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا رب نہ آجائے کیونکہ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کے سامنے ایسی صورت میں آئے گا جس کو وہ جانیں۔ پس فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور اس کے پیچھے ہو جائیں گے پھر جہنم کی پشت پر پل رکھا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے اُس کے اوپر سے گزریں گے اور اس روز رسولوں کے سوا کوئی کلام نہیں کر سکے گا اور رسولوں کا پکارنا بھی اُس روز یہی ہوگا۔ اے رب! بچا، بچا، اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! فرمایا تو وہ سعدان کے کانٹوں جیسے ہوں گے جبکہ وہ کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق اُچک لیں گے۔ چنانچہ بعض اُن میں سے وہ ہوں گے جو ہلاک کر دیئے جائیں گے اور اپنے عمل کے ساتھ باقی رہیں گے یا فرمایا کہ اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوئے ہوں گے۔ بعض کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یا جسم بدل جائیں گے یا

اور کوئی ایسی ہی حالت ہوگی۔ پھر تجلی فرمائے گا یہاں تک کہ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو نکالنا چاہے گا اُسے نکالے گا چنانچہ فرشتوں سے فرمائے گا کہ اس شخص کو جہنم سے نکال لو جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔ یہ وہ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمانا چاہے گا اور یہ اُن سے ہوں گے جو یہ گواہی دیتے ہوں گے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ پس وہ جہنم سے انہیں سجدے کی نشانیوں سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ سجدے کی جگہوں کو کھائے۔ پس وہ جہنم سے جلے بھنے ہوئے نکالے جائیں گے تو ان پر آبِ حیات ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح تروتازہ اُگ آئیں گے جیسے سیلابی جگہ میں دانے اُگتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور صرف

وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ هُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِىْ عَنِ النَّارِ فَاِنَّهٗ قَدْ قَشَبَنِىْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِىْ ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ بِمَا شَآءَ اَنْ يَّدْعُوَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَنِىْ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ وَيُعْطِىْ رَبَّهٗ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ مَا شَآءَ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰهَا سَكَتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَىْ رَبِّ قَدِّمْنِىْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلَسْتَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِىْ غَيْرَ الَّذِىْ اُعْطِيْتَ اَبَدًا وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ وَيَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَقُوْلَ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ وَيُعْطِىْ مَا شَآءَ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا قَامَ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُوْرِ

فَيَسْكُتُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اَدْخِلْنِى الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلَسْتَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ مَا اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ لَا اَكُوْنَنَّ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهٗ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ لَهٗ تَمَنَّهْ فَسَاَلَ رَبَّهٗ وَتَمَنّٰى حَتّٰى اِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهٗ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِىُّ قَالَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ

ایک آدمی باقی رہ جائے گا۔ اُس کا منہ جہنم کی طرف ہوگا۔ وہ جہنم سے نکلنے اور جنت میں جانے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔ وہ عرض کریگا کہ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو نے مجھے تڑپا رکھا ہے اور اس کی تپش نے مجھے جھلس دیا ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ سے جس طرح دعا کرنا چاہیے گا کریگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تجھے یہ چیز عطا فرما دی جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کریگا کہ تیری عزت کی قسم! میں اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ پس وہ جس طرح چاہے گا اللہ تعالیٰ سے پکے عہد و پیمان کریگا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو جہنم کی طرف سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف منہ کریگا اور اُسے دیکھے گا تو اُتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر عرض کریگا اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تُو نے ہم سے پکا عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اب اس کے سوا کبھی بھی کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا؟ وہ عرض کریگا کہ تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا اور جو چاہے گا عہد و پیمان کریگا۔ پس اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ پس جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور اس کی طرف توجہ کریگا اور جو اُس کے اندر آسائش و مسرت ہے اُسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ چاہے اور پھر عرض کریگا۔ اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہمارے ساتھ پکا عہد و پیمان نہیں کیا ہے کہ جو کچھ تجھے دیا اُس کے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا؟ پھر فرمائے گا کہ ابن آدم پر افسوس ہے، یہ کتنا عہد شکن ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں رہنا چاہتا جب وہ برابر دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا جب وہ اُس کی بات پر ہنسے گا تو فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا جب وہ داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کچھ اور آرزو کر۔ پس وہ اپنے رب سے تمنا کرتا جائے گا یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ اسے یاد دلاتا جائے گا کہ فلاں اور فلاں۔ آخر کار اُس کی تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور۔ عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری بھی حضرت ابوہریرہ کے پاس یہ تھے اور جب یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے

قَالَ عَطَاءُ ابْنُ يَزِيْدَ وَاَبُوْسَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِهٖ شَيْئًا حَتّٰى اِذَا حَدَّثَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى قَالَ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ مَعَهٗ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ اِلَّا قَوْلَهٗ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ اَشْهَدُ اَنِّيْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَذٰلِكَ الرَّجُلُ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ.

کسی بات کا انکار نہیں کیا، یہاں تک کہ جب حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور تو حضرت ابوسعید خدری نے کہا کہ اس کے ساتھ اور دس گنا، اے ابوہریرہ! حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ مجھے تو یہی یاد ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور۔ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اچھی طرح یاد ہے کہ تجھے یہ دیا اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جنتیوں کے اندر یہ آدمی جنت میں داخل ہونے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔

۲۲۴۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اِذَا كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِمَا ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ اِلٰى مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فَيَذْهَبُ اَصْحَابُ الصَّلِيْبِ مَعَ صَلِيْبِهِمْ وَاَصْحَابُ الْاَوْثَانِ مَعَ اَوْثَانِهِمْ وَ اَصْحَابُ كُلِّ اٰلِهَةٍ مَعَ اٰلِهَتِهِمْ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَاَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُوْدِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ بْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَّلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيْدُوْنَ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوْا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِيْ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارٰى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا قیامت میں ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ جب مطلع صاف ہو تو کیا تمہیں سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں فرمایا کہ اُس کے دیکھنے میں تمہیں تکلیف محسوس نہیں ہوگی مگر جتنی آج اِن دونوں کے دیکھنے میں محسوس ہوتی ہے پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر قوم اس کے پاس چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔ پس صلیب کے پجاری صلیب کے پاس چلے جائیں گے اور بت پرست اپنے بتوں کے پاس چلے جائیں گے اور جو بھی جن کو معبود مانتے تھے وہ اپنے معبودوں کے پاس چلے جائیں گے یہاں تک کہ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اور اہل کتاب کے باقی ماندہ لوگ، پھر جہنم اُن کے سامنے پیش کر دی جائے گی جو سراب معلوم ہوگی۔ پس یہود سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر کی عبادت کیا کرتے تھے، پس اُن سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے لئے تو بیوی ہے نہ اولاد۔ اچھا تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں، اُن سے کہا جائے گا کہ پی لو، چنانچہ وہ جہنم میں جا گریں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے حضرت مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے اُن سے کہا جائے گا کہ تم نے غلط بیانی کی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے تو بیوی ہے نہ اولاد پھر تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے

فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ
لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَّلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُونَ
فَيَقُولُونَ نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا
فَيَتَسَاقَطُونَ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ
مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ
ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُونَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ
أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِي لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ
وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا قَالَ فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي
صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ
مَرَّةٍ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا
فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ السَّاقُ
فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ
وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ
كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ثُمَّ
يُؤْتٰى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ
عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ
لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا
السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ
وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ
مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
حَتّٰى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ
لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ
يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي
إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ
مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُولُ
اللهُ تَعَالٰى اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ

کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں، پس اُن سے کہا جائے گا کہ پی لو۔ پس وہ بھی جہنم میں جا گریں گے، یہانتک کہ صرف وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ نیک ہوں یا بد چنانچہ اُن سے کہا جائے گا کہ جبکہ لوگ چلے گئے ہیں تو تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہم تو ان سے اُس وقت جدا ہو گئے تھے جبکہ ہمیں اس بات کی آج سے زیادہ ضرورت تھی اور ہم نے ایک ندا کرنے والے کی ندا سنی ہے کہ ہر قوم اُس سے جا ملے جس کی وہ عبادت کرتے تھے تو ہم اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں پس اُن کے پاس اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں آئے گا جو انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھی ہوگی اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، پس وہ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے، پس اُس سے گفتگو نہیں کرینگے مگر انبیاء کرام۔ پھر فرمائے گا کہ تمہارے اور اُسکے درمیان کوئی نشانی ہے جس سے تم پہچان لو؟ وہ عرض کرینگے کہ پنڈلی ہے وہ اپنی پنڈلی کھول دے گا تو ہر مومن اُس کے لئے سجدہ کریگا اور وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کے لئے دکھاوے اور شہرت کی غرض سے سجدہ کرتے تھے کیونکہ اُنکی پیٹھ تختوں کی طرح ہو جائیں گی۔ پھر پُل کو لا کر جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ پل کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے۔ اُس پر کانٹے، آنکڑے اور چوڑے گوکھرو ہیں جو نجد کے ٹیڑھے کانٹوں کی طرح ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے۔ مومن اُسکے اوپر سے آنکھ جھپکنے کی طرح، بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور سواریوں کی طرح گزر جائیں گے، چنانچہ بعض تو بخیر و عافیت گزر جائیں گے اور بعض کٹ کٹا کر، چھل چھلا کر جہنم میں گر جائیں گے، یہانتک کہ آخری شخص گھسٹ گھسٹا کر نکلے گا تم اپنا حق واضح ہونے کے بعد اتنی شدت کے ساتھ مجھ سے مطالبہ نہیں کرتے جتنی شدت کے ساتھ تمہارے لئے مومن اُس روز اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کرینگے اور جب وہ دیکھیں گے کہ ہم نجات پا گئے تو اپنے بھائیوں کے متعلق عرض کرینگے۔ اے رب! ہمارے بھائی، ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ عمل کیا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ تو اُسے نکال لو اور اللہ تعالیٰ اُنکی صورتوں کو آگ پر حرام کر دیگا۔ پس وہ اُنکے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہونگے۔ چنانچہ جنکو وہ پہچانیں گے اُنہیں نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اُسے نکال لو۔ پس یہ جس کو پہچانیں گے اُسے نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو فرمائے گا کہ جس کے دل میں ذرّے کے

مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ وَيُحَرِّمُ
اللّٰهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُوْنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ
غَابَ فِي النَّارِ إِلٰى قَدَمِهٖ وَإِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ
فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ
إِذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ
دِيْنَارٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ إِذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ
قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ
فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَإِنْ
لَّمْ تُصَدِّقُوْنِيْ فَاقْرَءُوْا إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضَاعِفْهَا فَيَشْفَعُ
النَّبِيُّوْنَ وَالْمَلَآئِكَةُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَيَقُوْلُ
الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِيْ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ
النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُلْقَوْنَ
فِيْ نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ مَاءُ الْحَيَاةِ
فَيَنْبُتُوْنَ فِيْ حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ
فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوْهَا إِلٰى جَانِبِ
الصَّخْرَةِ إِلٰى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ
مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ
أَبْيَضَ فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِيْ
رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيْمُ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ أَهْلُ
الْجَنَّةِ هٰؤُلَآءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ
بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ
لَهُمْ لَكُمْ مَّا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ وَقَالَ حَجَّاجُ
بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهِمُّوْا بِذٰلِكَ
فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا
مِنْ مَّكَانِنَا فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ آدَمُ

برابر بھی ایمان پاؤ اُسے بھی نکال لو۔ چنانچہ جس کو پہچانیں گے اُسے نکال لیں گے
حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ اگر تم مجھے سچا نہیں سمجھتے تو یہ آیت پڑھ لو۔
اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اُسے دُگنی کرتا ہے (سورۃ
النساء، آیت ۴۰)۔ پھر انبیائے کرام، فرشتے اور مومن شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ
فرمائے گا کہ اب میری شفاعت باقی رہ گئی چنانچہ جہنم سے ایک مٹھی بھر کر نکال لے گا
پس وہ ایسے لوگ نکلیں گے جو جل بھن کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے تو وہ ایسی نہر میں ڈالے جائیں
گے جو جنت کے ایک سرے پر ہے اور جسے آبِ حیات کہتے ہیں چنانچہ وہ اس طرح
ترو تازہ ہو کر نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے دانے اُگتے ہیں، جن کو تم نے کسی پتھر یا درخت
کے پاس دیکھا ہو گا۔ پس جو اُن میں سے سورج کی طرف ہوتا ہے وہ سبز اور جو سائے میں
ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔ گویا وہ چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ پھر اُن کی
گردنوں میں مہریں لگا دی جائیں گی تو وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پس اہل
جنت کہیں گے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے آزاد کیا ہے بغیر انکے عمل کئے اور بغیر کوئی نیکی
آگے بھیجے۔ پس اُن سے کہا جائے گا کہ تمہارے لئے یہ ہے جو تم نے دیکھا اور اسی کے برابر
اور قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز مومن
روک لئے جائیں گے تو اس کے باعث وہ غمگین ہوں گے تو کہیں گے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ
میں شفاعت کرنیوالا تلاش کریں تاکہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے۔ پس وہ حضرت آدم
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ وہ حضرت آدم ہیں جو تمام انسانوں کے باپ
ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کو اپنی جنت میں آباد
کیا اور اپنے فرشتوں سے آپکے لئے سجدہ کروایا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا تو آپ
اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر کے ہمیں اس جگہ سے نجات دلائیں۔ وہ
فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں، پھر اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں
گے جو اُن سے سرزد ہوئی ہو گی کہ اُس درخت سے کھا بیٹھے جس سے اُنہیں منع فرمایا
گیا تھا بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے
زمین والوں کے لئے مبعوث فرمایا۔ پس وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو جائیں
گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں ہو سکے گا اور اپنی ایک لغزش کا ذکر
کریں گے جو اُن سے ہوئی ہو گی کہ اپنے رب سے بغیر علم کے سوال کر بیٹھے۔ بلکہ تم
حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں، چنانچہ وہ حضرت ابراہیم
کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں نکلے
گا اور اپنے تین ایسے کلمات کا ذکر کریں گے جو بظاہر واقعات کے مطابق نہ تھے۔

اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلَآئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا قَالَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالَ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ فَيَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهٗ اَيْضًا يَقُوْلُ فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا

بلکہ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے توریت دی، کلام فرمایا اور اپنا خاص قرب مرحمت فرمایا۔ چنانچہ وہ حضرت موسےٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بگڑی مجھ سے نہیں بنائے جائے گی اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو اُن سے سرزد ہوئی ہوگی کہ ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا بلکہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف کی روح اور اس کا ایک کلمہ ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ مقصد میرے ذریعے پورا نہیں ہوگا بلکہ تم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں کہ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے۔ پس میں اپنے رب سے اُس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا۔ پس مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اُسے دیکھوں گا تو اُس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پس وہ مجھے جب تک چاہے گا سجدے میں رکھے گا، پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو کہ تمہاری سُنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پس میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر میں دوبارہ اپنے رب سے اُس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت عطا فرما دی جائے گی۔ جب میں اُسے دیکھوں گا تو اُس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدے میں رکھے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سُنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی۔ پس میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے اُن سے سنا کہ پھر میں نکالوں گا تو میں اُنہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری مرتبہ لوٹوں گا اور اپنے رب سے اُس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا۔ پس مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ چنانچہ

فَيَدَعُنِي مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَّدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَارْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ اشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَّدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَارْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا قَالَ هٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهٗ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جب میں اُسے دیکھوں گا تو اُس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رکھے گا جب تک وہ چاہے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سُنی جائے گی۔ شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نکالوں گا تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو قرآن کریم نے روک رکھا ہو گا یعنی جن کا ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہو گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں" (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۷۹) یہ وہ مقام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۲۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَّقَالَ لَهُمُ اصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ.

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور انہیں ایک خیمے میں جمع کر کے فرمایا کہ صبر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جا کر ملو کیونکہ میں تمہیں حوض پر ملوں گا۔

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے:۔۔۔ اے اللہ!

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاؤُسٍ قَيَّامُ وَقَالَ مُجَاهِدُ الْقَيُّوْمُ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَاَعُمَرُ الْقَيَّامُ وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ۔

ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے، سب کا رب ہے۔ تو سچا ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکادی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری مدد کے ساتھ جھگڑا اور تیرے حکم سے میں نے فیصلہ کیا، پس جو میں نے پہلے کیا، بعد میں کروں، چھپا کر کیا یا علانیہ کیا اسے معاف فرمادے جو کہ تو مجھ سے بہتر جانتا ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ ابو الزبیر نے طاؤس سے جو روایت کی اس میں قیّم کی جگہ قیّام ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز کو قائم رکھنے والے کو القیوم کہتے ہیں حضرت عمر نے القیّام پڑھا ہے اور دونوں لفظ ہی تعریف میں ہیں۔

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ

خیثمہ نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر عنقریب وہ اپنے رب سے گفتگو کرے گا جبکہ اس کے اور خدا کے درمیان میں کوئی ترجمان یا پردہ حائل نہیں ہوگا۔

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ۔

ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو جنتیں چاندی کی ہیں اور ان کے برتن اور ان کی ہر ایک چیز بھی جبکہ دو جنتیں سونے کی ہیں۔ ان کے برتن اور جو کچھ ان کے اندر ہے وہ بھی سونے کا ہے۔ ان لوگوں کے اور ان کے رب کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادر کے سوا اور کچھ نہ ہوگا جو اس کے چہرے پر ہوگی۔

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

ابو وائل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ الْآيَةَ.

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے ہضم کیا تو اللہ تعالےٰ سے وہ اس حالت میں ملے گا کہ اس پر وہ غضبناک ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے فرمان کی تائید میں قرآن مجید سے یہ آیت پڑھی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا۔ (سورہ آل عمران آیت ۷۷)

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنے سامان کے بارے میں قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی جو تم نے دی ہے اور وہ جھوٹا ہو۔ دوسرا وہ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر سکے اور تیسرا وہ آدمی جو زائد پانی کو روک رکھے پس اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنے فضل کو روکتا ہوں جیسے تو نے زائد از ضرورت چیز کو روکا جو تیرے ہاتھوں کی بنائی ہوئی نہ تھی۔

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اسی وقت سے زمانہ اسی حالت پر گھوم رہا ہے کہ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چار حرمت والے ہیں یعنی تین متواتر ہیں یعنی ذوالعقدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ مضر کا رجب ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے بتاؤ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم یہ سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر

قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلِّغُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَوْعٰى مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ۔

باب ۱۲۵۶ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

۲۲۹۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِّبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اَنْ يَّاْتِيَهَا فَاَرْسَلَ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ فَاَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهٗ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ عنقریب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں پس آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ عنقریب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ عید الاضحیٰ کا دن نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی، اس شہر میں اس مہینے کے اندر حرمت ہے اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہی کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔ چاہئے کہ حاضرین اس پیغام کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔ ممکن ہے جس تک بات پہنچائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔ محمد بن سیرین جب اسے بیان کرتے تو کہتے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر فرمایا کیا میں نے یہ پیغام تمہارے تک پہنچا دیا، کیا میں نے پہنچا دیا؟

ارشاد ربانی ہے: — اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا لڑکا قریب المرگ تھا تو اس نے آپ کو بلانے کے لئے پیغام بھیجا آپ نے یہ کہہ بھیجا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا اور ہر ایک کی ایک مدت مقرر ہے، لہذا صبر سے کام لو اور ثواب کی امید رکھو۔ اس نے آپ کی طرف دوبارہ پیغام بھیجا اور قسم دی۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت عبادہ بن صامت بھی تھے۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيّ وَنَفْسُهُ تَقَلْقَلُ فِي صَدْرِهِ حَسِبْتُهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنَّةٌ فَبَكَىٰ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَتَبْكِي فَقَالَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

بچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیا گیا اور اس کا سانس سینے میں پھڑپھڑا رہا تھا میرے خیال میں یہ فرمایا کہ جیسے پرانی مشک اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے تو حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَعْنِي أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا قَالَ فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَإِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقَوْنَ فِيهَا فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّى يَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْتَلِئُ وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ جھگڑا کیا۔ جنت نے کہا کہ اے رب! مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر کمزور اور گرے ہوئے لوگ ہی داخل ہوں گے اور جہنم نے کہا کہ مجھے تکبّر کرنے والوں کے لئے ہی مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو میرا عذاب ہے کہ تیرے ذریعے جس کو چاہوں عذاب دوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھر دیا جائے گا۔ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور دوزخ کے لئے جس کو چاہے پیدا فرمائے گا تو وہ اس میں ڈالے جائیں گے جہنم کہے گی کہ مزید اور ہیں؟ تین مرتبہ کہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر اپنا قدم رکھے گا تو وہ بھر جائے گی اور اس کے بعض حصّے دوسرے بعض سے مل جائیں گے تو پھر وہ کہے گی، بس، بس، بس،

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ وَقَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ اپنے کئے ہوئے گناہوں کے باعث جہنم میں عذاب پاتے ہوئے جھلس جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انہیں جنت میں داخل کر دے گا تو جنتی انہیں اہل جہنم کہیں گے ——— ہمّام قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

باب ۱۲۵۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا

ارشادِ ربانی ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ہلنے سے روکا ہوا ہے۔

۲۲۹۹- حَدَّثَنَا مُوسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یَضَعُ السَّمَآءَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْاَرْضَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ وَالْاَنْهٰرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَقُوْلُ بِیَدِهٖ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں اور دریاؤں کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا۔ پھر اپنے ہاتھ سے فرمائے گا۔ کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا"۔ (سورہ الزمر آیت ۶۷)

باب ۱۲۵۸ مَا جَآءَ فِیْ تَخْلِیْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَغَیْرِهَا مِنَ الْخَلَآئِقِ وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَاَمْرُهٗ فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهٖ وَفِعْلِهٖ وَاَمْرِهٖ وَهُوَ الْخَالِقُ هُوَ الْمُكَوِّنُ غَیْرُ مَخْلُوْقٍ وَّمَا كَانَ بِفِعْلِهٖ وَاَمْرِهٖ وَتَخْلِیْقِهٖ وَتَكْوِیْنِهٖ فَهُوَ مَفْعُوْلٌ مَّخْلُوْقٌ مُّكَوَّنٌ۔

آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں۔

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے اور یہ اس کا فعل وامر ہے پس وہ رب اپنی صفات، فعل اور امر کے ساتھ بنانے والا اور غیر مخلوق ہے اور جو اس کے فعل، امر، پیدا کرنے اور بنانے سے معرض وجود میں آئے وہ مفعول، مخلوق اور بنایا ہوا ہے۔

۲۳۰۰- حَدَّثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ شَرِیْكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ كُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَۃَ لَیْلَۃً وَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِاَنْظُرَ كَیْفَ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَۃً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَرَاَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلٰی قَوْلِهٖ لِاُولِی الْاَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَكْعَۃً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی لِلنَّاسِ الصُّبْحَ۔

کریب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے۔ میں نے سوچا کہ دیکھوں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (رات کو) کس طرح نماز پڑھتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اپنی زوجہ مطہرہ سے باتیں کیں، پھر سو گئے۔ جب رات کا تہائی یا کچھ حصہ باقی رہا تو آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت پڑھی۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں ...... (سورہ آل عمران آیت ۱۹۰) پھر کھڑے ہوئے، وضو کیا مسواک کی اور گیارہ رکعت نماز پڑھی۔ پھر حضرت بلال نے نماز کے لئے اذان پڑھ دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر باہر نکلے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

باب ۱۲۵۹ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ.

۲۳۰۱ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ.

۲۳۰۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّأَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَهٗ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَهٗ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَأَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتٰبُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.

۲۳۰۳ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُوْرَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هٰذَا كَانَ الْجَوَابُ لِمُحَمَّدٍ

بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمالیا تو اپنے پاس عرش کے اوپر لکھا کہ بیشک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو صادق و مصدوق ہیں فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اس کی والدہ کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دن وہ جما ہوا خون رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک وہ گوشت کی بوٹی کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے تو اسے چار باتوں کی اجازت دی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ اس کا رزق، موت، عمل اور بدبخت ہے یا نیک بخت، یہ لکھ دیتا ہے۔ پھر اس کے اندر روح پھونکی جاتی ہے۔ پس تم میں سے کوئی اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف گز بھر فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ اہل جہنم جیسے کام کرنے لگتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی تم میں سے اہل جہنم جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف گز بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر لکھا ہوا غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جنت جیسے عمل کرکے

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبرئیل! جتنی دفعہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ آنے سے تمہیں کون روکتا ہے؟ پس یہ آیت نازل ہوئی:۔ اور جبرئیل نے محبوب سے عرض کی کہ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے۔ اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے.... (سورہ مریم، آیت ۶۴) راوی کا بیان ہے کہ یہ محمد مصطفےٰ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صلے اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا گیا ہے۔

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْئَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَسَاَلُوْهُ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَسِيْبٍ وَّاَنَا خَلْفَهٗ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک کھجور کی لکڑی کا سہارا لے رہے تھے۔ پس یہودیوں کے کچھ افراد کے پاس سے آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو جبکہ دوسرے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں نہ پوچھو۔ پس انہوں نے سوال کر ہی دیا اور آپ اس وقت لکڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور میں آپ کے پیچھے تھا پس میں جان گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ کہ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا (سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۵) چنانچہ دوسرے بعض ان سے کہنے لگے کہ کیا ہم نے تم

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور نہیں نکالا ہو اس کو مگر اللہ کی راہ میں جہاد نے اور اس کے کلمات کی تصدیق نے تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے یا اسے اس کے اسی گھر واپس پہنچا دے جس سے وہ راہ خدا میں نکلا تھا نیز اجر اور مال غنیمت ساتھ لئے ہوئے۔

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَّيُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَّيُقَاتِلُ رِيَاءً فَاَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی اسلام کی طرفداری میں لڑتا ہے دوسرا اپنی بہادری دکھانے کے لئے اور تیسرا محض دکھاوے کے لئے لڑتا ہے پس ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لئے لڑتا ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔

بَاب ۱۲۶۰ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ

ارشاد خداوندی۔ بیشک ہمارا کسی چیز سے فرمانا۔

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ ظَاهِرِیْنَ عَلَی النَّاسِ حَتّٰی یَاْتِیَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ۔

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِیْ عُمَیْرُ بْنُ هَانِیٍٔ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعٰوِیَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ مَا یَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ یُخَامِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا یَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعٰوِیَةُ هٰذَا مَالِكٌ یَزْعُمُ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاذًا یَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ۔

۲۳۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مُسَیْلِمَةَ فِیْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَاَلْتَنِیْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَیْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِیْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ۔

۲۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِیْنَةِ وَهُوَ یَتَوَكَّاُ عَلٰی عَسِیْبٍ مَّعَهٗ فَمَرَرْنَا عَلٰی نَفَرٍ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ اَنْ یَّجِیْءَ فِیْهِ بِشَیْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْاَلَنَّهٗ فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوْحُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ یُوْحٰی اِلَیْهِ فَقَالَ وَیَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

ہمیشہ غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت کا روز) آجائے گا۔

حضرت معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ جھٹلانے والا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور نہ ان کا مخالف، یہاں تک کہ قیامت آ جائے اور وہ اسی حالت میں رہیں گے ــــ مالک بن یخامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل سے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔ پس حضرت معاویہ نے فرمایا کہ یہ مالک کا گمان ہے کہ اس نے حضرت معاذ بن جبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔

نافع بن جبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کے پاس کھڑے ہوئے جبکہ وہ اپنے اصحاب میں تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ ٹکڑا (لکڑی کا) مانگے تو نہیں دوں گا اور تو زیادتی نہیں کرے گا مگر اللہ تیرے متعلق حکم جاری کرے گا اور اگر تو نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا۔

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک لکڑی کا سہارا لے رہے تھے جو آپ کے پاس تھی۔ ہم یہودیوں کے کچھ افراد کے پاس سے گزرے تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ بعض کہنے لگے کہ نہ پوچھو کہیں ایسا جواب دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا کہ ہم تو ان سے ضرور پوچھیں گے۔ پس ان میں سے ایک آدمی آپ کے سامنے آکھڑا ہوا اور کہا۔ اے ابو القاسم! روح کیا چیز ہے؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو میں جان گیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا "اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ

وَمَا اُوْتُوْا مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا قَالَ الْاَعْمَشُ هٰكَذَا فِيْ قِرَاءَتِنَا ۔

باب ١٢٦١ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا وَاَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

٢٣١١ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ ۔

باب ١٢٦٢ فِي الْمَشِيَّةِ وَالْاِرَادَةِ وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَيْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ نَزَلَتْ فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

٢٣١٢ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہیں ملا مگر تھوڑا" (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۵) اعمش نے کہا کہ ہماری قرأت میں اسی طرح ہے۔

خدا کے کلمے بیان نہیں ہوسکتے۔ تم فرما دو کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو جائے تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں" (سورۂ الکہف آیت ۱۰۹) نیز فرمایا" اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب قلمیں بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی (سورۂ لقمان آیت ۲۷) نیز فرمایا" بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے، پھر عرش پر استوا ہوا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا، سب اس کے حکم کے دبے ہوئے ہیں سن لو کہ اسی کے ہاتھ میں ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔ بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا (سورہ الاعراف، آیت ۵۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور نہیں نکالتی اُسے کوئی چیز مگر راہِ خدا کا جہاد اور اس کے کلمے کی تصدیق تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے یا اجر اور مال غنیمت دے کر اسے اس کے گھر کی طرف لوٹائے۔

خدا کی مشیت اور ارادہ۔ ارشادِ ربانی ہے "اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ" (سورۂ التکویر آیت ۲۹) نیز فرمایا" تو جسے چاہے سلطنت دے" (سورۂ آل عمران، آیت ۲۶) نیز فرمایا" اور ہرگز کسی بات کے لئے یہ نہ کہنا کہ میں کل یہ کردوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے" (سورۂ الکہف آیت ۲۳،۲۴) نیز فرمایا۔ بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے" (سورۂ القصص آیت ۵۶) سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی۔ نیز" اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور دشواری نہیں چاہتا" (سورۂ البقرہ، آیت ۱۸۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ فَاعْزِمُوْا فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ۔

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- جب تم اللہ تعالےٰ سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو عطا فرمادے کیونکہ اللہ تعالےٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

۲۳۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ اَلَا تُصَلُّوْنَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهٗ وَيَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا :- یارسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ چاہے ہمیں اٹھا دیتا ہے۔ تو ہم اٹھ بیٹھتے ہیں۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے سنا جبکہ آپ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرماتے ہیں کہ :- "اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے" (سورہ الکہف، آیت ۵۴)

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيْءُ وَرَقُهٗ مِنْ حَيْثُ اَتَتْهَا الرِّيْحُ تُكَفِّئُهَا فَاِذَا سَكَنَتْ اِعْتَدَلَتْ وَكَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ يُكَفَّاُ بِالْبَلَاءِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ اِذَا شَاءَ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کے نرم پودوں جیسی ہے کہ جب ہوا لگتی ہے تو اس کے پتوں کو ایک طرف جھکا دیتی ہے اور جب بند ہو جاتی ہے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مومن بلاؤں کے باوجود محفوظ رکھا جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے سخت اور سیدھے درخت جیسی ہے جسے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ منبر پر کھڑے تھے کہ پہلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری زندگی ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب

بَقَاۤءُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَأُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيْلِ الْإِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهٖ حَتّٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَأُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ بِهٖ حَتّٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيْتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ قَالَ أَهْلُ التَّوْرٰىةِ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۤءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَّأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ أَجْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاۤءُ۔

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْمُسْنَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَّطَهُوْرٌ وَّمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاۤءَ عَذَّبَهٗ وَإِنْ شَاۤءَ غَفَرَ لَهٗ۔

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَهٗ سِتُّوْنَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى نِسَاۤئِيْ فَلْتَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ وَّلْتَلِدْنَ فَارِسًا يُّقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

آفتاب تک کا وقت۔ توریت والوں کو توریت عطا فرمائی گئی تو انہوں نے دوپہر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے۔ پس انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے پس انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا پھر تمہیں قرآن مجید عطا فرمایا گیا اور تم نے غروب آفتاب تک اس کے مطابق عمل کیا۔ پس تمہیں دو دو قیراط دے گئے۔ چنانچہ اہل توریت نے کہا کہ اے ہمارے رب! انہوں نے کام تو بہت تھوڑا کیا اور مزدوری بہت زیادہ پائی۔ فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری دینے میں کوئی کمی کی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں فرمایا تو یہ میرا فضل ہے کہ جس کو چاہوں دیتا ہوں۔

ابو ادریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر تمہاری بیعت لیتا ہوں۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اپنے دل سے بات بنا کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں یہ عہد پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو ان میں سے کوئی برائی کر بیٹھے پھر اس پر دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اس کے لئے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے کہ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے معاف فرما دے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں انہوں نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا تو ان میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ پس وہ اپنی بیویوں کے پاس گئے اور ان

تَطَافَ عَلٰى نِسَآئِهٖ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّلَدَتْ شِقَّ غُلَامٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنٰى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُّقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

میں سے کسی نے بھی بچہ نہ جنا سوائے ایک کے جس نے نامکمل بچہ جنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ کہہ لیتے تو ان کی ہر بیوی ضرور حاملہ ہوتی اور لڑکا جنتی تاکہ وہ سارے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَّعُوْدُهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ طَهُوْرٌ بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا۔ گھبرانے کی بات نہیں تمہارے گناہوں سے پاکی ہو رہی ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔ راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا، گناہوں سے پاکی؟ بلکہ یہ تو بوڑھے آدمی پر اتنا زور دکھا رہا ہے کہ اسے قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا تو ایسا ہی ہو جائے گا۔

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ حِيْنَ نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَآءَ وَرَدَّهَا حِيْنَ شَآءَ فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّئُوْا اِلٰى اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فَقَامَ فَصَلّٰى۔

عبداللہ بن ابوقتادہ نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے جبکہ سب کی نماز فجر قضا ہو گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جب چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری روحوں کو قبض فرما لیتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں لوٹا دیتا ہے۔ پھر جب لوگ اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو گئے تو وضو کئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر سفید ہو گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزْعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَالْاَعْرَجِ وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فِيْ قَسَمٍ يُّقْسِمُ بِهٖ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُوْدِيَّ فَذَهَبَ

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم، ابن شہاب، ابوسلمہ اور اعرج سے روایت کرتے ہیں ــــــ اسمٰعیل ان کے بھائی، سلیمان، محمد ابوعتیق، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان تو تو میں میں ہو گئی۔ پس مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے ممتاز کیا اور قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ مار دیا۔ چنانچہ

الْيَهُودِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ۔

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي عِيسَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلٰئِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ ابْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْزِعَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ بِعَطَنٍ۔

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

یہودی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کو بتایا کہ اس مسلمان نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ لوگ جب قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک کونہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ایسے تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ فرما دیا۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ دجال میرے مدینہ منورہ کی طرف آئے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس انشاء اللہ تعالے دجال اور طاعون اس کے نزدیک نہیں آنے پائیں گے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ پس میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑوں تاکہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کروں۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا۔ پس جتنا اللہ تعالے نے چاہا اتنا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابو قحافہ نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالے انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا تو وہ چرس بن گیا۔ چنانچہ میں نے لوگوں میں سے کوئی جوانمرد نہیں دیکھا جو اس طرح نکالتا ہو، یہاں تک کہ لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر باندھنے کی جگہ لے گئے۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ

اَبُو اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاہُ السَّائِلُ وَرُبَّمَا قَالَ جَآءَہُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَۃِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا یَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِہٖ مَا شَآءَ۔

اشعری نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی سائل آتا اور کبھی فرماتے کہ جب کوئی سائل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو فرماتے کہ سفارش کرو کیونکہ تمہیں اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہے جاری کرے گا۔

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ھَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ مَسْئَلَتَہٗ اِنَّہٗ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ لَا مُکْرِہَ لَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، اگر تو چاہے تو مجھے روزی عطا فرما، بلکہ اس سے عزم کے ساتھ سوال کرے کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر جبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرٌو حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِی ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ تَمَارٰی ھُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسِ ابْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی اَھُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِھِمَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ الْاَنْصَارِیُّ فَدَعَاہُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّیْ تَمَارَیْتُ اَنَا وَصَاحِبِیْ ھٰذَا فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی الَّذِیْ سَاَلَ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّہٖ ھَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ شَاْنَہٗ قَالَ نَعَمْ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا مُوْسٰی فِیْ مَلَاٍ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اِذْ جَآءَہُ رَجُلٌ فَقَالَ ھَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْکَ فَقَالَ مُوْسٰی لَا فَاُوْحِیَ اِلٰی مُوْسٰی بَلٰی عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوْسٰی السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّہٖ فَجَعَلَ اللّٰہُ لَہُ الْحُوْتَ اٰیَۃً وَقِیْلَ لَہٗ اِذَا فَقَدْتَ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّکَ سَتَلْقَاہُ فَکَانَ مُوْسٰی یَتْبَعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ فَتٰی

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ اور حر بن قیس بن حصن فزاری اس بات میں اختلاف کر رہے تھے کہ کیا حضرت موسیٰ کے صاحب حضرت خضر تھے۔ پس ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب انصاری گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلا کر کہا کہ میرا اور ان کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہے جس کے پاس جانے کا انہوں نے راستہ پوچھا تھا تو کیا آپ نے ان کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا کہ کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا بھی آدمی ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پس حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی گئی کہ کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ان سے ملنے کے لئے راستہ پوچھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مچھلی کو نشانی بنا دیا اور ان سے فرمایا کہ جب تم مچھلی کو گم کر دو تو واپس ہو جانا کیونکہ وہیں تم اس سے مل سکو گے۔ پس حضرت موسیٰ سمندر میں مچھلی کے نشان کو دیکھتے ہوئے لوٹے۔ پس حضرت

مُوْسٰی لِمُوْسٰی اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَهٗ قَالَ مُوْسٰی ذٰلِكَ مَا کُنَّا نَبْغِیْ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا وَکَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ یُرِیْدُ الْمُحَصَّبَ۔

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَاصَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الطَّآئِفِ فَلَمْ یَفْتَحْهَا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ قَالَ فَاغْدُوْا عَلَی الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَکَانَ ذٰلِكَ اَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۲۶۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ وَلَمْ یَقُلْ مَاذَا خَلَقَ رَبُّکُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِکْرُهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا تَکَلَّمَ اللّٰهُ بِالْوَحْیِ سَمِعَ

موسیٰ کے ساتھی نے ان سے کہا، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور اسے یاد رکھنا مجھے شیطان ہی نے بھلایا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے پس وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور انہوں نے حضرت خضر کو پالیا پھر ان دونوں کا وہی قصہ بیان

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کل انشاء اللہ تعالےٰ ہم بنی کنانہ کے اس ٹیلے پر اتریں گے جہاں قریش مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اس جگہ سے مراد ٹیلہ ہے۔

ابوالعباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن ان پر فتح حاصل نہ ہوئی۔ پس آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ کل ہم چلے جائیں گے۔ بعض مسلمانوں نے کہا کہ کیا ہم بغیر فتح کئے چلے جائیں۔ فرمایا تو کل جنگ کرو۔ چنانچہ اگلے روز بہت زخمی ہوئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم چلے جائیں گے اس پر مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

خدا کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت نافع نہیں۔

"اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی وہ کہتے ہیں کہ جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (سورہ السبا آیت ۲۳) اور یہ نہیں کہتے کہ تمہارے رب نے کیا پیدا فرمایا نیز ارشاد ربانی ہے "وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر

اَهْلُ السَّمٰوٰتِ شَيْئًا اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوْٓا اَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيْهِمْ بِصَوْتٍ يَّسْمَعُهٗ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهٗ مَنْ قَرُبَ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الدَّيَّانُ۔

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِّقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهٗ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِهٰذَا قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِسُفْيٰنَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ اِنَّ اِنْسَانًا رَوٰى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ اَنَّهٗ قَرَاَ فُرِّغَ قَالَ سُفْيٰنُ هٰكَذَا قَرَاَ عَمْرٌو فَلَآ اَدْرِيْ سَمِعَهٗ هٰكَذَا اَمْ لَا قَالَ سُفْيٰنُ وَهِيَ قِرَآءَتُنَا۔

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے حکم۔" (سورۃ البقرہ، آیت ۲۵۵) مسروق نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے اور آسمانوں والے اس میں سے سنتے ہیں تو ان کے دلوں کا خوف دور ہو جاتا ہے اور آواز رک جاتی ہے۔ یہ جان کر کہ وہ حق ہے اور ندا کرتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا حضرت جابر بن عبداللہ بن انیس سے منقول ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو اکٹھا کرے گا پھر انہیں ایسی آواز سے پکارے گا کہ دور والے بھی اسی طرح سنیں گے جیسے نزدیک والے کہ میں بادشاہ ہوں میں جزا و سزا دینے والا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہوئے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے پروں کو مارنا شروع کر دیتے ہیں، عجز و نیاز سے جیسا کہ فرمایا ہے کہ وہ پتھر پر زنجیریں ہیں۔ حضرت علی اور کئی دیگر حضرات نے صَفْوَانٍ کہا ہے۔ پھر وہ اسے فرشتوں میں جاری کرتا ہے۔ چنانچہ جب ان کے دلوں کا خوف جاتا رہتا ہے تو کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند ہے بڑائی والا ـــــ علی سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ سے اسے روایت کیا ہے ـــــ سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ـــــ علی نے سفیان سے کہا کہ کیا عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ سے سنا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ایک آدمی یوں مرفوعاً روایت کرتا ہے کہ عمرو بن دینار، عکرمہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور انہوں نے فُرِّغَ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔ لیکن یہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے اسی طرح سنا ہے یا نہیں۔ سفیان کا بیان ہے کہ ہماری قرأت تو یہی ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ـــــ اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے اور کسی چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کریم صلے اللہ

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَّا اَذِنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهٗ یُرِیْدُ اَنْ یَّجْهَرَ بِهٖ۔

۲۳۳۱۔ **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ فَیُنَادٰی بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ بَعْثًا اِلَی النَّارِ۔

۲۳۳۲۔ **حَدَّثَنَا** عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَی امْرَاَةٍ مَّا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ وَلَقَدْ اَمَرَهٗ رَبُّهٗ اَنْ یُّبَشِّرَهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ۔

بَاب ۱۲۶۴ کَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِیْلَ وَنِدَاءِ اللّٰهِ الْمَلٰٓئِکَةَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ اَیْ یُلْقٰی عَلَیْكَ وَتَلَقَّاهُ اَنْتَ اَیْ تَاْخُذُهٗ عَنْهُمْ وَمِثْلُهٗ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمَاتٍ۔

۲۳۳۳۔ **حَدَّثَنِیْ** اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَیُحِبُّهٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِی السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ وَیُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِیْ اَهْلِ الْاَرْضِ۔

۲۳۳۴۔ **حَدَّثَنَا** قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

تعالیٰ علیہ وسلم کے قرآن کریم پڑھنے کو سننا ہے۔
حضرت ابوہریرہ کے ایک ساتھی نے کہا کہ اس سے مراد آواز سے قرآن کریم پڑھنا ہے۔

ابو صالح نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر انہیں ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخ میں بھیجنے کے لئے نکال دیجیے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اتنا رشک مجھے کسی عورت پر نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ پر آیا کیونکہ ان کے رب نے حضور کو حکم فرمایا کہ انہیں جنت والے ایک گھر کی بشارت دی جائے۔

خدا کا کلام فرمانا حضرت جبرئیل سے اور فرشتوں کو ندا کرنا

معمر کا قول ہے کہ اِنَّكَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ سے یہ مراد ہے کہ قرآن تم پر ڈالا جاتا ہے اور وَتَلَقَّاهُ اَنْتَ سے یہ مراد ہے کہ تم ان سے لیتے ہو اور یہ بھی اسی کی طرح ہے "پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے" (سورۃ البقرہ، آیت ۳۷)

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ حضرت جبرئیل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور زمین والوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ.

۲۳۳۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى.

بَاب ۱۲۶۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُونَ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ

۲۳۳۶ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ أَجْرًا.

۲۳۳۷ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر و نماز فجر کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی پس جانتے ہوئے وہ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے بشارت دی کہ جو اس حال میں مرا کہ اللہ تعالے کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا کہ خواہ اس نے چوری یا زنا کیا؟ کہا کہ خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا۔

اللہ تعالے اپنے علم سے نازل کرتا ہے۔ اور فرشتے گواہ ہیں۔

مجاہد کا قول ہے کہ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ سے مراد ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں نازل کرتا ہے۔

ابواسحاق ہمدانی نے حضرت براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو یوں کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنی جان تجھے سونپ دی ہے اور میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنی پیٹھ تیرے فضل و کرم کے ساتھ لگا دی، تیرے شوق اور تیرے ڈر سے، کوئی ٹھکانا اور جائے نجات نہیں مگر تیری طرف میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ پس اگر تم اس رات میں مر جاؤ تو فطرت اسلام پر مروگے اور اگر تم صبح کو اٹھے تو ثواب کے ساتھ اٹھو گے۔

اسمٰعیل بن ابو خالد نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کی ہے کہ جنگ خندق کے روز رسول اللہ

ابنِ اَبِی اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ اللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْ بِھِمْ زَادَ الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی :۔ اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے! لشکروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے ۔ اضافے کے ساتھ حمیدی، سفیان، ابن ابو خالد حضرت عبداللہ بن ابی اوفی نے اسے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے سنا۔

۲۳۳۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ ھُشَیْمٍ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا قَالَ اُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَکَّۃَ فَکَانَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَہٗ سَمِعَ الْمُشْرِکُوْنَ فَسَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَہٗ وَمَنْ جَاءَ بِہٖ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا لَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِکَ حَتّٰی یَسْمَعَ الْمُشْرِکُوْنَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا عَنْ اَصْحَابِکَ فَلَا تُسْمِعُھُمْ وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا اَسْمِعْھُمْ وَلَا تَجْھَرْ حَتّٰی یَاْخُذُوْا عَنْکَ الْقُرْاٰنَ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے آیت : " اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ"۔ سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۱۰ کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پوشیدہ رہتے تھے تو جب آپ آواز بلند کرتے اور مشرکین سنتے تو قرآن کریم کو برا بھلا کہتے اور اس کے نازل کرنے والے نیز لانے والے کو بھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ " اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ" یعنی نماز اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سنیں اور نہ اتنی آہستہ کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں ور اس کا درمیانی راستہ اختیار کرو اور ان کو سناؤ لیکن بلند آواز سے نہیں یہاں تک کہ وہ تم سے قرآن مجید سیکھ لیں۔

باب ۱۲۶۶ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا کَلَامَ اللّٰہِ لَقَوْلٌ فَصْلٌ حَقٌّ وَّمَا ھُوَ بِالْھَزْلِ بِاللَّعِبِ۔

قرآن مجید

" وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں" (سورۃ الفتح، آیت ۱۵)

لَقَوْلٌ فَصْلٌ سے مراد ہے حق اور وَمَا ھُوَ بِالْھَزْلِ یعنی کھیل کود کی چیز نہیں۔

۲۳۳۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ بِیَدِیْ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے کہ وہ زمانے کو گالی دیتا ہے اور زمانہ میں ہوں، معاملہ میرے ہاتھ میں ہے، رات اور دن کو میں بدلتا ہوں۔

۲۳۴۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یَدَعُ شَھْوَتَہٗ وَاَکْلَہٗ وَشُرْبَہٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ خود میں دوں گا۔ وہ شہوت اور اپنے کھانے پینے کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے اور

مِنْ اَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهِ فَنَادٰى رَبُّهُ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک دفعہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ وہ انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو ان کے رب نے آواز دی:۔ اے ایوب! جو چیز تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے: اے رب! کیوں نہیں، لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهُ۔

ابو عبداللہ اعز نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات میں پہلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ آخری تہائی رات باقی رہ جائے پھر فرماتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں اور ہے کوئی مجھ سے بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اللّٰهُ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت کے روز سب پر سبقت لے جانے والے ہیں۔۔۔ اور اسی سند کے ساتھ یہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا۔

۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ هٰذِهِ خَدِيْجَةُ اَتَتْكَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ طَعَامٌ اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَاَقْرِئْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔

ابو زرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا یہ حضرت خدیجہ جو آپ کی طرف برتن میں کھانے کی چیز یا پینے کی چیز لے کر آ رہی ہیں، انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیجئے اور انہیں موتی کے ایک محل کی بشارت دیجئے جس میں نہ ذرا شور وغل ہوگا اور نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف۔

۲۳۴۵ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا۔

۲۳۴۶ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمٰنُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاؤُسًا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

طاؤس کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے: اے اللہ! تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس کا کہ جو ان کے اندر ہے۔ تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری بات سچی ہے۔ تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، انبیاء حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد کے سہارے جھگڑا اور تیرے حکم سے فیصلہ کیا پس بخش دے جو کام میں نے پہلے کئے یا بعد میں کروں یا چھپا کر کئے یا علانیہ کئے۔ تو میرا معبود ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔

۲۳۴۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَیْرِیُّ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ابْنُ یَزِیْدَ الْاَیْلِیُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكُلٌّ حَدَّثَنِیْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِیْثِ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس واقعے سے سنا جبکہ ان کے متعلق افترا پردازوں نے کچھ کہا اور ان کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرمایا تو ان چاروں نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ گمان بھی نہیں کرسکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی کیونکہ اپنے دل کے اندر میں خود کو اس

أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْيًا يُتْلَى وَ
لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ
اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ
رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ
الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ.

۲۳۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ
سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَإِنْ
عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي
فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً
فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا
فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ.

۲۳۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ أَبِي
مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ
الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ مَهْ
قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ
فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ
وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ
فَذٰلِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَهَلْ عَسَيْتُمْ
إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا
أَرْحَامَكُمْ.

۲۳۵۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
قَالَ مُطِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ میرے معاملے میں اللہ تعالیٰ کلام
فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ ہاں یہ مجھے امید
تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نیند میں
خواب دکھا کر اللہ تعالیٰ میری برأت ظاہر فرما دے گا۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی "وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے
ہیں"... (سورۃ النور، آیت ۱۱ تا ۲۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب
میرا بندہ برے کام کا ارادہ کرے تو اس کی برائی نہ لکھو
جب تک اسے کر نہ لے اور جب اسے کرے تو اس
کے برابر ہی لکھو اور اگر میری وجہ سے اسے ترک کر دے
تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور جب وہ نیکی کرنے کا
ارادہ کرے اور ابھی وہ کی نہ ہو تب بھی اس کے لئے ایک
نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کرے تو اس کے لئے دس گنا
سے سات سو گنا تک لکھو۔

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب
اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو صلہ رحمی
سامنے آ کھڑی ہوئی۔ فرمان ہوا کہ ٹھہر۔ وہ عرض گزار ہوئی
کہ یہ قطع رحمی سے تیری پناہ پکڑنے کا مقام ہے۔
فرمایا، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو
تجھے ملائے اور میں اس سے تعلق توڑ لوں جو تجھے توڑے۔
عرض گزار ہوئی کہ اے رب! کیوں نہیں۔ فرمایا تو تیرے لئے یہی
ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے یہ آیت پڑھی۔ تو کیا تمہارے یہ لچھن
نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور
اپنے رشتے کاٹ دو (سورۂ محمد آیت ۲۲)

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں بارش ہوئی تو آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ

فقال قال اللہ اصبح من عبادی کافر بی ومؤمن بی۔

نے فرمایا۔ میرے کتنے ہی بندے منکر اور کتنے ہی ماننے والے ہو گئے۔

۲۳۵۱ - حدثنا اسمعیل حدثنی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ اذا احب عبدی لقائی احببت لقاءہ واذا کرہ لقائی کرھت لقاءہ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں۔

۲۳۵۲ - حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ انا عند ظن عبدی بی۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک رہتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

۲۳۵۳ - حدثنا اسمعیل حدثنی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لم یعمل خیرا قط فاذا مات فحرقوہ واذروا نصفہ فی البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العلمین فامر اللہ البحر فجمع ما فیہ وامر البر فجمع ما فیہ ثم قال لم فعلت قال من خشیتک وانت اعلم فغفر لہ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا جس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیا جائے، پھر اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی سمندر میں بہا دی جائے۔ کیونکہ خدا کی قسم، اگر اللہ تعالےٰ نے اس پر قابو پایا تو ضرور اسے اتنا عذاب دے گا جتنا ساری دنیا میں کسی کو عذاب نہ دیا ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے سارے اس کے ذرے اکٹھے کر دئے اور خشکی کو حکم دیا تو جو اس کے اندر ذرے تھے اس نے جمع کر دئے پھر فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ کہا کہ تو اچھی طرح جانتا ہے تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس اسے بخش دیا گیا۔

۲۳۵۴ - حدثنا احمد بن اسحاق حدثنا عمرو بن عاصم حدثنا ھمام حدثنا اسحق بن عبد اللہ سمعت عبد الرحمن بن ابی عمرۃ قال سمعت ابا ھریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان عبدا اصاب ذنبا وربما قال اذنب ذنبا فقال رب اذنبت وربما قال اصبت فاغفر لی فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ

حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی نے گناہ کیا (راوی نے کبھی کہا کہ اس سے گناہ سرزد ہوا) پس عرض گزار ہوا کہ اے رب! میں گناہ کر بیٹھا (کبھی یہ کہا کہ مجھ سے گناہ ہو گیا) پس مجھے بخش دے۔ چنانچہ اس کے رب نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ کرتا ہے، لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رکا رہا، پھر اس نے گناہ کیا (یا اس سے گناہ سرزد ہو گیا) تو کہا۔

غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ
أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ
أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي
أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ
لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا
وَرُبَّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ أَصَبْتُ
أَوْ أَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي
أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ
لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ

۲۳۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ
سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي
أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ
قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ
قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا
وَإِنْ يَقْدِرِ اللَّهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا إِذَا
مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي
أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ
فَأَذْرُونِي فِيهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا
ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
كُنْ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ اللَّهُ أَيْ عَبْدِي
مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ
مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ
أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَا
تَلَافَاهُ غَيْرُهَا فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ
سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ

اے رب! میں گناہ کر بیٹھا (یا مجھ سے گناہ ہو گیا) دوبارہ
بھی پس مجھے بخش دے۔ فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا
رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ
کرتا ہے، پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر وہ
ٹھہرا رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر اس نے گناہ کیا (اور کبھی یہ کہا کہ
مجھ سے گناہ ہو گیا) راوی کا بیان ہے کہ وہ عرض گزار ہوا۔ اے
رب! مجھ سے گناہ ہو گیا یا میں پھر گناہ کر بیٹھا پس مجھے بخش دے چنانچہ
فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے
سبب پکڑتا ہے۔ لہذا میں نے اپنے بندے کو تیسری دفعہ بھی بخش دیا پس م

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم نے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا ذکر کیا اور ایک بات
کہی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد سے خوب نوازا تھا۔ جب
اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ
میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا کہ آپ اچھے باپ ہیں۔ کہا
میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی یا میں نے اللہ کے پاس کوئی
نیکی جمع نہیں کروائی، لہذا اللہ تعالیٰ نے اگر اس پر قدرت پائی تو عذاب دے
گا پس دیکھو! جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ جب
میرے کوئلے ہو جائیں تو انہیں پیس دینا اور جس روز تیز ہوا چلے تو
مجھے اس میں اڑا دینا۔ نبی کریم نے فرمایا کہ اس نے اس بات کا ان
سے پکا وعدہ لیا اور قسم ہے پروردگار کی، انہوں نے ایسا ہی
کیا اور تیز ہوا کے روز اسے اڑا دیا۔ چنانچہ اللہ عزوجل
نے فرمایا کہ ہو جا، تو وہ آدمی سامنے آکھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا: اے میرے بندے! تجھے ایسا کرنے پر کس بات
نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ تیرے خوف اور ڈرنے۔ فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے اس کی یہی تلافی کی کہ اس پر رحم فرما دیا۔ راوی
نے دوسری دفعہ کہا۔ فما تلافاہ غیرھا کہا میں (سلیمان) نے
یہ حدیث ابوعثمان سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں
نے بھی اسی طرح حضرت سلیمان فارسی سے سنی ہے
ماسوائے اس کے کہ وہ اَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ

اَذْرُوْنِیْ فِی الْبَحْرِ اَوْ کَمَا حَدَّثَ .

حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَّقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ وَقَالَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَّقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ فَسَّرَهٗ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ .

کا اضافہ کرتے تھے یا جو کچھ بیان فرمایا ——
موسیٰ نے معتمر سے نقل کیا کہ انہوں نے لم یبتئر کہا اور خلیفہ نے معتمر سے روایت کی کہ انہوں نے لم یبتئر کہا۔ قتادہ نے اس کی تفسیر میں کہا کہ جمع نہیں کر دائی۔

باب ۱۲۶۷ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ .

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا انبیائے کرام وغیرہ سے کلام فرمانا۔

۲۳۵۶ . حَدَّثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُوْنَ ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى شَیْءٍ فَقَالَ اَنَسٌ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو اسے بھی جنت میں داخل فرما دے۔ پس وہ داخل ہو جائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا کہ اسے بھی جنت میں داخل کر جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ گویا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

۲۳۵۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِیُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ اِلَيْهِ يَسْاَلُهٗ لَنَا عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَاِذَا هُوَ فِیْ قَصْرِهٖ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّی الضُّحٰى فَاسْتَاْذَنَّا فَاَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْاَلْهُ عَنْ شَیْءٍ اَوَّلَ مِنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُكَ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوْكَ يَسْاَلُوْنَكَ عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِیْ بَعْضٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرٰهِيْمَ فَاِنَّهٗ

حماد بن زید نے معبد بن ہلال عنزی سے روایت ہے کہ اہل بصرہ سے ہم کچھ لوگ جمع ہو کر حضرت انس بن مالک کی خدمت میں گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمیں سنانے کے لئے حدیث شفاعت کا مطالبہ کریں۔ جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو وہ اپنے مکان میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے پس ہم نے اجازت طلب کی تو ہمیں اجازت دے دی گئی اور وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے کسی اور چیز کے بارے میں نہ پوچھنا۔ پس انہوں نے کہا کہ اے ابوحمزہ! اہل بصرہ سے آپ کے یہ بھائی آپ سے حدیث شفاعت پوچھنے آئے ہیں۔ فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفیٰ نے بتاتے ہوئے فرمایا۔ قیامت کے روز لوگ دریا کی موجوں کے مانند بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں تمہیں چاہیے کہ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل

خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ
لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللّٰهِ
فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ
بِعِيسٰى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسٰى
فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ
عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا
لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ
لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ
يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ
يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ
فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ
ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ
وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ
مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ
مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ
ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ
فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ
حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ
فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ
قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ
مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ
فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَاكَ
مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ

نہیں ہوں تمہیں چاہئے کہ حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں پس وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کا نہیں ہوں لیکن تمہیں حضرت عیسٰے کے پاس جانا چاہیئے کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں پس وہ حضرت عیسٰے کے حضور جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے قابل نہیں، مگر تمہیں محمد مصطفےٰ کے پاس جانا چاہیئے پس وہ میری خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرا کام ہے پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے ایسی حمدوں کا الہام کیا جائے گا جن کے ساتھ میں حمد و ثنا کروں گا اور مجھے وہ اب یاد نہیں ہیں پس میں ان محامد کے ساتھ اس کی حمد کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس مجھ سے کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت، میری امت پس فرمایا جائے گا۔ کہ جاؤ اور جہنم سے اسے نکال لو جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر یہی کروں گا پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری امت، میری امت پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اسے بھی نکال لو جس کے دل میں ذرے کے برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس فرمایا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گا اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گا میں عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت میری امت پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی بہت ہی کم ایمان ہو پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا جب ہم حضرت انس کے پاس سے باہر نکلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کاش! ہم امام حسن بصری کے پاس سے گزریں جو ابو خلیفہ کے مکان میں روپوش ہیں کیونکہ وہ ان سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں جو ہم سے حضرت انس بن مالک نے بیان کی ہے چنانچہ ہم

مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيهِ فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيثِ فَانْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيهِ فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا فَقُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ قَالَ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۔

ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب ہم نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے ہمیں اجازت دے دی۔ ہم ان کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اے ابوسعید! ہم آپ کی خدمت میں آپ کے بھائی حضرت انس بن مالک کے پاس سے آئے ہیں کیونکہ شفاعت کے بارے میں جو حدیث انہوں نے بیان کی کسی دوسرے کو ہم نے بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا انہوں نے فرمایا کہ بیان کرو پس ہم نے ان سے حدیث بیان کی اور اسی مقام پر آکر ختم کر دی۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اس سے زیادہ کچھ نہیں بتایا۔ فرمایا کہ بیس سال کا عرصہ ہوا جبکہ مجھ سے انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بھول گئے یا ناپسند فرمایا کہ لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اے ابوسعید! بیان فرمائیے پس وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اسی لئے کیا کہ میرا ارادہ تھا کہ آپ لوگوں سے یہ حدیث بیان کروں جیسے انہوں نے مجھ سے بیان کی تھی حضور نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی دفعہ واپس لوٹوں گا اور اسی طرح حمد و ثنا بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس فرمائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا کہ اے رب! مجھے ان کی اجازت بھی دیجیے جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے پس فرمائے گا کہ مجھے اپنی عزت اپنے جلال اپنی کبریائی اور عظمت کی[1]

۲۳۵۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكُلُّ ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنتیوں میں سب سے آخری وہ ہوگا جو آخر میں جنت کے اندر داخل ہوگا اور جہنم سے نکلنے والوں میں سب سے آخری ہوگا جو گھسٹتا ہوا نکلے گا پس اس کا رب اس سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! جنت تو بھری ہوئی ہے! اللہ تعالیٰ تین دفعہ اس سے یہی فرمائے گا اور وہ ہر دفعہ یہی جواب دے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے پھر اس سے فرمایا جائے گا کہ تیرے لئے دنیا سے دس گنا جگہ ہے۔

۲۳۵۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ایسا کوئی نہیں مگر عنقریب وہ اپنے رب سے کلام کرے گا جبکہ رب کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جب وہ دائیں جانب دیکھے گا تو نہیں کچھ نظر آئے گا مگر وہی عمل جو آگے بھیجے اور جب سامنے نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گا مگر جہنم، جو اس کے سامنے

[1] قسم ہے میں ضرور دوزخ سے انہیں بھی نکال دوں گا جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے۔

وَيَنظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

ہوگی۔ پس جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات ہو سکے ــــ اعمش، عمرو بن مرہ نے خیثمہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اگرچہ ایک اچھا لفظ کہہ کر۔

۲۳۶۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمٰوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِلَى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ۔

عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا یہودیوں کے ایک عالم نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کہا۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر لے گا اور انہیں ہلا کر فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے دیکھا، اس کی بات سے متعجب ہوتے اور تصدیق کرتے ہوئے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا" سورہ الزمر، آیت ۶۷)

۲۳۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی کے بارے میں کس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور فرمائے گا کہ کیا تو نے فلاں فلاں کام کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ پھر فرمائے گا کہ فلاں فلاں کام بھی تو نے کئے، وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ اسی طرح اس سے اقرار کروانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا اور آج میں تجھے بخش دیتا ہوں۔ آدم، شیبان، قتادہ، صفوان، حضرت ابن عمر نے اسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

بَابُ ۱۲۶۸ قَوْلِهِ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا۔

۲۳۶۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم اور حضر

حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهِ وَكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلٰى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى۔

۲۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ الْمَلٰئِكَةَ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ۔

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ إِنَّهُ جَاءَهُ

ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحٰى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرٰى فِيمَا يَرٰى قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتّٰى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ فَشَقَّ جِبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلٰى لَبَّتِهِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ

موسیٰ کے درمیان مباحثہ ہوا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ وہی حضرت آدم ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا کہ آپ وہی حضرت موسیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لئے چنا۔ پھر آپ مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لئے مقدر فرما دیا گیا تھا۔ پس حضرت آدم ہی حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اہل ایمان قیامت کے روز جمع ہو کر کہیں گے کہ کاش! ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرواتے تاکہ اس جگہ سے ہمیں نجات ملتی۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور فرشتوں سے آپ کے لئے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ پس آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرما دیں تاکہ ہمیں نجات ملے وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں نکلے گا۔ پھر ان سے اپنی ایک لغزش کا

شریک بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس رات رسول اللہ کو خانہ کعبہ سے معراج کروائی گئی تو آپ کی طرف وحی آنے سے پہلے تین افراد حاضر بارگاہ ہوئے اور آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ ان میں سے

ایک نے کہا کہ وہ کونسے ہیں؟ درمیان والے نے کہا کہ وہ ان میں بہتر ہیں۔ آخری نے کہا کہ ان کے بہتر فرد کو لے لو۔ اس رات یہی کچھ ہوا، یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جس کے اندر کہ دل ان کو دیکھ رہا تھا اور آنکھیں سو رہی تھیں اور آپ کا دل نہیں سو رہا تھا اور اسی طرح تمام انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ ان فرشتوں نے آپ سے کوئی بات نہیں کی، یہاں تک کہ آپ کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے گئے اور وہاں رکھ دیا۔ ان میں سے حضرت جبرئیل نے یہ کام سنبھالا کہ گلے سے دل کے نیچے تک سینہ مبارک کو چاک کر دیا، یہاں تک کہ سینہ مبارک اور شکم اطہر کو خالی کر دیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے آب زمزم کے ساتھ اسے دھویا یہاں تک کہ شکم مبارک کو صاف کر دیا پھر سونے کا ایک طشت لایا

بِيَدِهٖ حَتّٰى أَنْقَى جَوْفَهٗ ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِّنْ
ذَهَبٍ فِيْهِ تَوْرٌ مِّنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيْمَانًا وَّ
حِكْمَةً فَحَشَا بِهٖ صَدْرَهٗ وَلَغَادِيْدَهٗ يَعْنِيْ عُرُوْقَ
حَلْقِهٖ ثُمَّ أَطْبَقَهٗ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
فَضَرَبَ بَابًا مِّنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ
مَنْ هٰذَا فَقَالَ جِبْرِيْلُ قَالُوْا وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ
مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوْا فَمَرْحَبًا
بِهٖ وَأَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهٖ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ
أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى
يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا اٰدَمَ فَقَالَ لَهٗ
جِبْرِيْلُ هٰذَا أَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ اٰدَمُ
وَقَالَ مَرْحَبًا وَّأَهْلًا بِابْنِيْ نِعْمَ الْاِبْنُ أَنْتَ
فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ
فَقَالَ مَا هٰذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَانِ
النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضٰى فِي السَّمَاءِ
فَإِذَا هُوَ بِنَهَرٍ اٰخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّ
زَبَرْجَدٍ فَضَرَبَ يَدَهٗ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ قَالَ مَا
هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ خَبَأَ لَكَ
رَبُّكَ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُوْلٰى مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرِيْلُ قَالُوْا وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قَالُوْا مَرْحَبًا بِهٖ وَأَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى
السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوْا لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَتِ
الْأُوْلٰى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوْا
لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ
فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى السَّادِسَةِ
فَقَالُوْا لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى السَّمَاءِ
السَّابِعَةِ فَقَالُوْا لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيْهَا

گیا اس میں سنہری نور تھا جو ایمان وحکمت سے بھرا ہوا تھا اور اس
کے ساتھ سینہ مبارک و حلق کی رگوں کو بھر دیا اور پھر برابر کر دیا۔
پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا کی طرف چڑھے۔ پس اس کا ایک دروازہ
کھٹکھٹایا۔ آسمان والے پکارے کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔
انہوں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد
مصطفٰے ہیں۔ پوچھا کیا یہ بلائے گئے ہیں۔ کہا، ہاں انہوں نے کہا کہ خوب
آئے خوش آمدید۔ آسمان والوں نے اس کی خوشی منائی اور آسمان والوں
کو کسی بات کا علم نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا جب تک
انہیں بتایا نہ جائے پس پہلے آسمان پر آپ نے حضرت آدم کو پایا تو حضرت
جبرئیل نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے باپ ہیں، انہیں سلام کیجئے پس حضرت
آدم نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ آپ کا آنا مبارک ہو اے میرے بیٹے۔
آپ اچھے بیٹے ہیں آسمان دنیا پر دو نہریں بہتی ہیں آپ نے فرمایا اے
جبرئیل! یہ نہریں کیسی ہیں۔ جواب دیا کہ یہ نیل و فرات کا منبع ہے
پھر آگے چلے تو آسمان میں ایک اور نہر تھی جس پر موتی اور زبرجد کے مکانات
بنے ہوئے تھے اس پر ہاتھ مارا تو وہ مشک تھی۔ فرمایا کہ اے جبرئیل!
یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کے لئے رکھ چھوڑی
ہے۔ پھر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے۔ فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے
آسمان پر کہا تھا کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔ پوچھا کہ آپ کے
ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ محمد مصطفٰے ہیں انہوں نے پوچھا۔ کیا
انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا کہ ہاں! انہوں نے کہا۔ خوش آمدید۔ پھر
تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے اور
دوسرے آسمان پر کہا تھا۔ پھر چوتھے کی طرف چڑھے اور فرشتوں نے اسی
طرح کہا۔ پھر پانچویں آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا۔ پھر
چھٹے آسمان کی طرف چڑھے اور یہاں بھی حسب سابق سوال جواب ہوئے پھر
ساتویں آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا ہر آسمان پر انبیائے
کرام سے ملاقات ہوئی جن کے نام بتائے اور مجھے ان میں سے یہ نام یاد رہے ہیں
کہ حضرت ادریس دوسرے آسمان میں، حضرت ہارون چوتھے میں پانچویں آسمان
والے کا مجھے نام یاد نہیں رہا۔ چھٹے پر حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ ساتویں میں ملے
اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کی فضیلت کے باعث۔ حضرت موسیٰ عرض گزار ہوئے کر

اَنْبِيَاءَ قَدْ سَمَّاهُمْ فَاَوْعَيْتُ مِنْهُمْ اِدْرِيْسَ فِي
الثَّانِيَةِ وَهٰرُوْنَ فِي الرَّابِعَةِ وَاٰخَرَ فِي الْخَامِسَةِ
لَمْ اَحْفَظِ اسْمَهٗ وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّادِسَةِ وَمُوْسٰى
فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيْلِ كَلَامِ اللّٰهِ فَقَالَ مُوْسٰى رَبِّ
لَمْ اَظُنَّ اَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ اَحَدٌ ثُمَّ عَلَا بِهٖ فَوْقَ
ذٰلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ حَتّٰى جَاءَ سِدْرَةَ
الْمُنْتَهٰى وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلّٰى حَتّٰى
كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحَى اللّٰهُ
فِيْمَا اَوْحٰى اِلَيْهِ خَمْسِيْنَ صَلَاةً عَلٰى اُمَّتِكَ
كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثُمَّ هَبَطَ حَتّٰى بَلَغَ مُوْسٰى
فَاحْتَبَسَهٗ مُوْسٰى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَاذَا عَهِدَ
اِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلَاةً
كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ
ذٰلِكَ فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ
فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى
جِبْرِيْلَ كَاَنَّهٗ يَسْتَشِيْرُهٗ فِي ذٰلِكَ فَاَشَارَ
اِلَيْهِ جِبْرِيْلُ اَنْ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَعَلَا بِهٖ اِلَى
الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانَهٗ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَنَّا
فَاِنَّ اُمَّتِيْ لَا تَسْتَطِيْعُ هٰذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ
صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُوْسٰى فَاحْتَبَسَهٗ فَلَمْ يَزَلْ
يُرَدِّدُهٗ مُوْسٰى اِلٰى رَبِّهٖ حَتّٰى صَارَتْ اِلٰى خَمْسِ
صَلَوَاتٍ ثُمَّ احْتَبَسَهٗ مُوْسٰى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاوَدْتُّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَوْمِيْ
عَلٰى اَدْنٰى مِنْ هٰذَا فَضَعُفُوْا فَتَرَكُوْهُ فَاُمَّتُكَ
اَضْعَفُ اَجْسَادًا وَّقُلُوْبًا وَّاَبْدَانًا وَّاَبْصَارًا وَّ
اَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ كُلَّ ذٰلِكَ
يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرِيْلَ
لِيُشِيْرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ فَرَفَعَهٗ
عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ اُمَّتِيْ ضُعَفَاءُ

اے رب! مجھے گمان نہ تھا کہ مجھ سے اوپر کسی کو پہنچایا جائے گا۔ پھر مجھے اس سے اوپر لے جایا گیا، جس کے بارے میں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ کا مقام آگیا۔ پھر اللہ رب العزت سے نزدیک ہوا، پھر اور قریب ہوئے یہاں تک کہ اس سے دو کمان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو چاہی وحی فرمائی اور اس میں آپ کی امت پر رات دن میں روزانہ پچاس نمازوں کی وحی فرمائی گئی۔ پھر نیچے اترے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ تک پہنچے تو حضرت موسےٰ نے آپ کو روک کر کہا، اے محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ مجھ سے روزانہ پچاس نمازوں کا عہد لیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی امت سے یہ نہیں ہو سکے گا، لہذا واپس جائیے اور اس میں اپنے رب سے کمی کروائیے۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کی طرف دیکھا گویا آپ ان سے مشورہ فرمارہے تھے حضرت جبرئیل نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ضرور ایسا ہی کریں۔ پھر آپ کو اوپر لے گئے یعنی پہلی جگہ پر اور عرض گزار ہوئے کہ اے رب! کمی فرما کیونکہ میری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ پس دس نمازوں کی کمی فرما دی گئی۔ پھر حضرت موسےٰ کے پاس واپس لوٹے تو انہوں نے آپ کو روک لیا۔ پس برابر حضرت موسیٰ آپ کو بارگاہ الٰہیہ کی طرف لوٹاتے رہے یہاں تک کہ تعداد پانچ نمازوں تک آپہنچی۔ پانچ نمازوں پر بھی حضرت موسیٰ نے آپ کو روکا اور کہا کہ اے محمد! میں اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سے کم نمازوں پہ آزما چکا ہوں تو وہ کمزور پڑ گئے اور چھوڑ بیٹھے تھے، جبکہ آپ کی امت تو جسمانی قلبی، بدنی، نظری اور سمعی لحاظ سے بہت کمزور ہے لہذا واپس جا کر اپنے رب سے اور کمی کروائیے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر دفعہ حضرت جبرئیل کی طرف مشورے کی غرض سے دیکھتے تھے اور حضرت جبرئیل اس کو ناپسند نہیں فرماتے تھے۔ پس پانچویں دفعہ بھی آپ کو اوپر لے گئے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! میری امت جسمانی، قلبی، سمعی اور بدنی لحاظ سے کمزور ہے، لہذا ہمارے

أجسادهم وقلوبهم وأسماعهم وأبدانهم
فخفف عنا فقال الجبار يا محمد قال لبيك و
سعديك قال إنه لا يبدل القول لدي كما
فرضت عليك في أم الكتاب قال فكل حسنة
بعشر أمثالها فهي خمسون في أم الكتاب وهي
خمس عليك فرجع إلى موسى فقال كيف
فعلت فقال خفف عنا أعطانا بكل حسنة
عشر أمثالها قال موسى قد والله راودت
بني إسرائيل على أدنى من ذلك فتركوه
ارجع إلى ربك فليخفف عنك أيضا قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يا موسى
قد والله استحييت من ربي مما اختلفت
إليه قال فاهبط باسم الله قال واستيقظ
وهو في مسجد الحرام.

باب ۱۲۶۹ كلام الرب مع أهل الجنة.

۲۳۶۵ - حدثنا يحيى بن سليمان حدثني
ابن وهب قال حدثني مالك عن زيد بن أسلم
عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله
يقول لأهل الجنة يا أهل الجنة فيقولون
لبيك ربنا وسعديك والخير في يديك فيقول
هل رضيتم فيقولون وما لنا لا نرضى يا رب
وقد أعطيتنا ما لم تعط أحدا من خلقك
فيقول ألا أعطيكم أفضل من ذلك فيقولون
يا رب وأي شيء أفضل من ذلك فيقول أحل
عليكم رضواني فلا أسخط عليكم بعده أبدا.

۲۳۶۶ - حدثنا محمد بن سنان حدثنا
فليح حدثنا هلال عن عطاء بن يسار عن أبي
هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان

لئے اور کمی فرما ۔ اللہ تعالے نے فرمایا ۔ اے محمد! عرض
گزار ہوئے کہ میں حاضر و مستعد ہوں ۔ فرمایا کہ میرے نزدیک
بات بدلا نہیں کرتی جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض فرمایا
پس یہ ثواب کے لحاظ سے لوح محفوظ میں پچاس ہیں اور پڑھنے
کے لئے تم پر پانچ فرض ہیں ۔ پس آپ حضرت موسے
کی طرف لوٹے ۔ کہا کہ آپ نے کیا کیا؟ کہا کہ ہمارے لئے
یہ کمی فرمائی گئی کہ ہمیں ہر نیکی کا ثواب دس گنا عطا فرمایا
گیا ۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ خدا کی قسم، میں اس سے کم نمازوں
پر بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں پھر بھی وہ چھوڑ بیٹھے تھے لہٰذا
اپنے رب کی طرف جائیے اور مزید کمی کروائیے ۔ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے موسیٰ! خدا کی قسم، مجھے اپنے رب کے
حضور بار بار جانے کے باعث اب شرم آتی ہے ۔ کہا تو اللہ
کا نام لے کر اتر جائیے ۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ بیدار
ہوئے تو مسجد حرام میں تھے ۔

اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے کلام فرمانا ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے ۔ کہ
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے
گا کہ اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے رب کے لئے
حاضر و مستعد ہیں اور ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے ۔ وہ فرمائے
گا کہ کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! ہمیں کیا ہوا
ہے جو ہم راضی نہ ہوں حالانکہ ہمیں اتنا کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق
میں سے کسی کو نہیں دیا ۔ فرمائے گا کہ کیا میں تمہیں اس سے
زیادہ نہ دوں؟ عرض کریں گے کہ اے رب! وہ کیا
چیز ہے جو اس سے افضل ہے؟ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضا
مندی تمہارے لئے حلال کی، لہٰذا اس کے بعد اب کبھی تم سے
ناراض نہیں ہوں گا ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز گفتگو فرما رہے تھے تو اس وقت آپ کی
خدمت میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا کہ اہل جنت میں سے

يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَجِدُ هٰذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۲۷ ذِكْرِ اللّٰهِ بِالْأَمْرِ وَذِكْرِ الْعِبَادِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالْإِبْلَاغِ لِقَوْلِهِ

تَعَالَى فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يٰقَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُمَّةٌ هَمٌّ وَضِيقٌ قَالَ مُجَاهِدٌ اقْضُوا إِلَيَّ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ يُقَالُ افْرُقِ اقْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ آمِنٌ حَتّٰى يَأْتِيَهُ فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ وَحَتّٰى يَبْلُغَ مَأْمَنَهُ حَيْثُ جَاءَهُ النَّبَأُ الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمِلَ بِهِ.

بَابُ ۱۲۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ وَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ

ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا اس سے فرمایا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے تیری مرضی کی ہر چیز نہیں دی! عرض کرے گا کہ کیوں نہیں، لیکن میں کھیتی باڑی کرنا پسند کرتا ہوں پس وہ جلد ہی کام کرنا شروع کر دے گا اور چشم زدن میں کھیتی کا اگنا، بڑھنا اور کٹنا شروع ہو جائے گا اور غلے کے پہاڑوں کی طرح انبار لگ جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! اسے لے کیونکہ کوئی چیز تجھے شکم سیر نہیں کرتی دیہاتی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم تو ایسا کسی کو نہیں پاتے سوائے قریشیوں اور انصاریوں کے کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جبکہ ہم زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ پس اس بات پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

اللہ تعالیٰ حکم کے ذریعے بندوں کو یاد کرتا ہے اور بندے اسے دعا، عاجزی اور اس کے احکام کی تبلیغ کر کے یاد کرتے ہیں! ارشاد ربانی۔

"تم مجھے یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا" (سورہ البقرہ، آیت ۱۵۲) نیز فرمایا۔ "اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ، جب اس نے اپنی قوم سے کہا، اے میری قوم! اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی نشانیاں یاد دلانا تو میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، توکل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کر لو، پھر تمہارے کام میں تمہارے لئے کوئی الجھن نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کر لو اور مہلت نہ دو۔ پھر اگر تم منہ پھیر دو تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو نہیں مگر اللہ پر اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں (سورہ یونس آیت ۷۱، ۷۲) غُمَّةً سے تکلیف اور تنگی مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے۔ اقْضُوا إِلَيَّ جو تمہارے دلوں میں ہو۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ جو چاہے کرے۔ مجاہد کا قول ہے کہ "اے محبوب! اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے" (سورہ التوبہ، آیت ۶) اگر کوئی آدمی اسے سنے جو تم فرماتے ہو اور جو تم پر اتارا گیا، پس وہ امن میں ہے یہاں تک اللہ کا کلام سنے اور اپنی رہائش گاہ پہنچ جائے جہاں سے آیا تھا۔ النَّبَأُ الْعَظِيمُ سے قرآن مجید مراد ہے صَوَابًا دنیا میں حق پڑھنا اور اس کے مطابق۔

ارشاد الٰہی ہے۔ خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

ارشاد ربانی ہے: "اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو وہ ہے سارے جہان کا رب" (سورہ حٰم سجدہ، آیت ۹) نیز ارشاد فرمایا: "اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی

لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَذٰلِكَ اِيْمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ غَيْرَهٗ وَمَا ذُكِرَ فِيْ خَلْقِ اَفْعَالِ الْعِبَادِ وَاَكْسَابِهِمْ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَّا بِالْحَقِّ بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ لِيَسْاَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ الْمُبَلِّغِيْنَ الْمُؤَدِّيْنَ مِنَ الرُّسُلِ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ عِنْدَنَا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْاٰنُ وَصَدَّقَ بِهٖ الْمُؤْمِنُ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا الَّذِيْ اَعْطَيْتَنِيْ عَمِلْتُ بِمَا فِيْهِ۔

٢٣٦٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ اِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ۔

بَابُ ١٢٧ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ

٢٣٦٨۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ

دوسرے معبود کو نہیں پوجتے" (سورہ الفرقان آیت ٦٨) نیز ارشاد ہوا "اور بیشک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلے لوگوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو نقصان میں رہے گا۔ بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں سے ہو (سورہ الزمر ٦٦،٦٥)۔ عکرمہ کا قول ہے "اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے" (سورہ یوسف آیت ١٠٦) اگر ان سے پوچھیے کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ یہ ان کا عقیدہ ہے لیکن دوسروں کی پوجا کرتے ہیں۔ بندوں کے افعال اور کسب کا مخلوق ہونا جو مذکور ہے" وہ اس ارشاد الٰہی کے باعث ہے "اور اس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازے پر رکھی" (سورہ الفرقان آیت ٢) مجاہد کا قول ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَّا بِالْحَقِّ رسالت اور عذاب کر۔ لِيَسْئَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ احکام پہنچانے والے رسولوں سے وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ہمارے پاس۔ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ قرآن مجید لے کر۔ وَصَدَّقَ بِهٖ ایمان لانے والا قیامت کے روز کہے گا کہ یہ مجھے عطا فرمایا گیا جس کے مطابق میں نے عمل کیا۔

عمرو بن شرحبیل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو خدا کی برابری کرنے والا کسی کو ٹھہرائے حالانکہ تجھے پیدا کیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ گناہ تو واقعی بہت بڑا ہے لیکن پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرے۔

کافروں کا خدا کے متعلق گمان

"اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا" (سورہ حم سجدہ، آیت ٢٢)

ابومعمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ دو ثقفی اور ایک قرشی یا دو قرشی اور ایک ثقفی بیت اللہ کے

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَ قُرَشِيٌّ أَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ.

پاس جمع ہوئے، جن میں سے ہر ایک کے پیٹ پر چربی چڑھی ہوئی تھی اور دل میں سوجھ بوجھ کی قلت تھی ان میں سے ایک نے کہا کہ تمہارے خیال میں کیا اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اگر ہم بلند آواز سے باتیں کریں تو سنتا ہے اور آہستہ بولیں تو نہیں سنتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (سورۂ حٰم سجدہ، آیت ۲۲)

بَابٌ ۱۲۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ وَقَوْلِهِ تَعَالَى لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا وَأَنَّ حَدَثَهُ لَا يُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوقِينَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلٰوةِ.

اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی شان کا اظہار فرماتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے "جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے۔ (سورۃ الانبیاء، آیت ۲) نیز فرمایا "شاید اس کے بعد اللہ کوئی نیا حکم بھیجے۔ (سورۃ الطلاق، آیت پہلی) اس کی نئی بات مخلوق کی نئی بات کے مشابہ نہیں جیسا کہ فرمایا کہ "اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے" (سورۃ الشوریٰ آیت ۱۱) ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا حکم دیتا ہے اور اس کے نئے حکموں میں سے ایک یہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کیا کرو۔

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللّٰهِ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ.

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے بارے میں کیسے پوچھتے ہو جبکہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو اللہ کی تمام کتابوں سے بلحاظ زمانہ نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو، یہ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے۔

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللّٰهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے ان کی کتاب کی کوئی بات کیسے پوچھتے ہو، حالانکہ تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر نازل فرمائی، وہ اللہ کی خبروں میں سب سے نئی ہے۔ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کر دی۔ ان میں تغیر و تبدل کر

كُتُبَ اللّٰهِ وَغَيَّرُوا فَكَتَبُوا بِاَيْدِيْهِمْ قَالَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِذٰلِكَ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَوَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْاَلَتِهِمْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

بَابُ ۱۲۷۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ وَفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا مَعَ عَبْدِيْ حَيْثُمَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ۔

۲۳۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا اُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعَهٗ فِيْ صَدْرِكَ ثُمَّ نَقْرَءُهٗ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَاَهٗ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَقْرَاَهٗ۔

بَابُ ۱۲۷۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

کے پھر اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کہتے کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے ذلیل قیمت کمائیں۔ کیا تمہیں اس سے منع نہیں فرمایا ان باتوں کو ان سے پوچھنے سے جن کا تمہارے پاس علم آگیا۔ حالانکہ خدا کی قسم، ہم نے ان میں سے نہیں دیکھا کہ تم سے اس کے متعلق کسی نے پوچھا ہو جو تم پر نازل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔

"تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو" (سورۃ القیمۃ آیت ۱۶) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نزول وحی کے وقت ایسا کرنا۔ ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں حرکت کریں۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے ارشاد ربانی "تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو" کے بارے میں روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نزول وحی سے سخت بوجھ محسوس ہوتا اور آپ اپنے لب ہائے مبارک کو حرکت دیا کرتے۔ حضرت ابن عباس نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہیں اسی طرح حرکت دے کر دکھاؤں جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حرکت دیا کرتے تھے۔ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں تمہیں اسی طرح حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے حضرت ابن عباس نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے"، فرمایا کہ تمہارے سینے میں جمع کرنا۔ اسے پھر پڑھنا جبکہ ہم پڑھ لیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرنا۔ فرمایا کہ تم غور سے سنو اور خاموش رہو۔ پھر تمہارا پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت جبرئیل آتے تو آپ غور سے سنتے اور جب حضرت جبرئیل چلے جاتے تو نبی کریم پڑھتے جیسا کہ آپ کو پڑھایا ہوتا۔

اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے۔

"اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے، وہ تو دلوں کی بات بھی

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ يَتَخَافَتُوْنَ يَتَسَارُّوْنَ.

جانتا ہے۔ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر باریکی کو جاننے والا خبردار۔ (سورۂ الملک آیت ۱۴) یَتَخَافَتُوْنَ آہستہ باتیں کرنا۔

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَاِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُوْنَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَیْ بِقِرَآءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشادِ ربانی: "اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ" کے بارے میں فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپے رہتے تھے تو جب آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتے اور مشرکین اسے سنتے تو قرآن مجید کے لئے بُرا بھلا کہتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا تو اللہ تعالے نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی نماز زیادہ آواز سے نہ پڑھو یعنی اپنی قرأت کہ مشرکین سنیں اور قرآن مجید کو بُرا بھلا کہیں اور اتنا آہستہ بھی نہ پڑھو کہ تمہارے اصحاب بھی نہ سن سکیں بلکہ اس کے درمیان میں راستہ تلاش کرو۔

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا فِی الدُّعَآءِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ آیت "اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ" یہ دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وَزَادَ غَيْرُهٗ يَجْهَرُ بِهٖ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ دوسرے نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ جو آواز سے نہیں پڑھتا۔

بَابُ ۱۲۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ يَّقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ هٰذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَبَيَّنَ اللّٰهُ اَنَّ قِيَامَهٗ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهٗ وَقَالَ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ

نیکی کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

حضور کے نے فرمایا کہ ایک آدمی کو قرآن مجید دیا گیا تو وہ شب و روز اس کے ساتھ قیام کرتا ہے دوسرا شخص اسے دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے یہ چیز دی جاتی تو میں بھی ایسا کرتا جیسا وہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ اس کا کتاب کے ساتھ قیام کرنا اس کا فعل ہے اور فرمایا: "اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف"

وَلُوَانِكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ.

(سورہ الروم آیت ۲۲) نیز فرمایا! اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا م

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ لَا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ اُوتِيتُ مِثْلَ مَا اُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ اُوتِيتُ مِثْلَ مَا اُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ.

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسد نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے دوسرا کہتا ہے کہ اگر مجھے بھی یہ سعادت ملتی جو اسے ملی تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ ان مقامات پر خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کا حق ہے تو دوسرا آدمی دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسے اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ سَمِعْتُ سُفْيٰنَ مِرَارًا لَمْ اَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد نہیں مگر دو شخصوں میں ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید دیا ہیں وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ شب و روز اسے راہ خدا میں خرچ کرے۔ میں نے سفیان سے کئی دفعہ سنا لیکن انہوں نے "الخبر" کے لفظ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ یہ ان کی صحیح حدیثوں سے ہے۔

بَابٌ ۱۲۷۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ

حضور نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دئے تھے۔

"اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا" (سورہ المائدہ آیت ۶۷)

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ مِنَ اللّٰهِ الرِّسَالَةُ وَعَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيمُ وَقَالَ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَقَالَ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّي وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهٗ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اِذَا اَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهٗ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ اَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ هٰذَا الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ بَيَانٌ وَّدَلَالَةٌ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ

زہری کا قول ہے! اللہ تعالیٰ پر پیغام کا بھیجنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پہنچانا اور ہم پر تسلیم کرنا ہے۔ نیز فرمایا "کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دئے" سورہ الجن آیت ۲۸) یہ بھی فرمایا۔ تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچانا" (سورہ الاعراف آیت ۶۲) کعب بن مالک نے کہا جبکہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور اللہ و رسول تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں" حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب تمہیں کسی کا عمل اچھا لگے تو کہو کہ عمل کئے جاؤ اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں اور کوئی تمہیں دھوکا نہ دے جائے معمر کا قول ہے کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ سے یہ قرآن مجید مراد ہے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ بیان اور دلالت کے لحاظ سے جیسے اللہ تعالیٰ نے

هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ لَا رَيْبَ لَا شَكَّ تِلْكَ اٰيَاتُ يَعْنِي هٰذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْاٰنِ وَمِثْلُهُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ يَعْنِي بِكُمْ وَقَالَ أَنَسٌ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهُ حَرَامًا إِلٰى قَوْمِهِ وَقَالَ أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ ۔

فرمایا۔ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ یہ اللہ کا حکم ہے۔ لَا رَيْبَ کوئی شک نہیں۔ تِلْكَ اٰيَاتُ قرآن مجید کی یہ نشانیاں۔ اور اسی طرح حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ یہاں بِكُمْ کے معنی میں ہے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں حرام بن ملحان کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ کیا مجھے امان دیتے ہو کہ میں رسول اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دوں۔ پس یہ ان سے گفتگو کرنے لگے۔

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ الْمُغِيرَةُ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ ۔

فضل بن یعقوب، عبد اللہ بن جعفر رقی، معتمر بن سلیمان، سعید بن عبید اللہ ثقفی، بکر بن عبد اللہ مزنی اور زیاد بن جبیر بن حیہ جبیر بن حیہ سے روایت کی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے رب کی رسالت کے متعلق بتایا کہ ہم میں سے جو قتل کیا گیا وہ جنت میں گیا۔

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: جو تم سے یہ کہے کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو چھپایا۔ مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو تمہیں بتائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کچھ چھپایا تو اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے: اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا۔

(سورۂ المائدہ، آیت ۶۷)

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ

عمرو بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کونسا گناہ اللہ تعالٰے کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو

حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ الْاٰيَةَ.

بَابُ ۱۳۷۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُعْطِيَ اَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوْا بِهَا وَاُعْطِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهٖ وَاُعْطِيْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ بِهٖ وَقَالَ اَبُوْ رَزِيْنٍ يَتْلُوْنَهٗ يَتَّبِعُوْنَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ بِهٖ حَقَّ عَمَلِهٖ يُقَالُ يُتْلٰى يُقْرَاُ حَسَنُ التِّلَاوَةِ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْاٰنِ لَا يَمَسُّهٗ لَا يَجِدُ طَعْمَهٗ وَنَفْعَهٗ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ وَلَا يَحْمِلُهٗ بِحَقِّهٖ اِلَّا الْمُوْقِنُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللهِ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامَ وَالْاِيْمَانَ عَمَلًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ اَخْبِرْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِي الْاِسْلَامِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِيْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ اِلَّا صَلَّيْتُ وَسُئِلَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ.

۲۳۸۰. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَنْ سَلَفَ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهٖ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا

اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ وحی نازل فرمائی "اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے"

کلام الٰہی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

"تم فرماؤ کہ توریت لاکر پڑھو اگر تم سچے ہو (سورہ آل عمران آیت ۹۳)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل توریت کو توریت عطا فرمائی گئی تو انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا۔ اہل انجیل کو انجیل عطا فرمائی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا اور تمہیں قرآن مجید دیا گیا ہے تو تم اس کے مطابق عمل کرو۔ ابورزین کا قول ہے کہ "یتلونہ" سے یہ مراد ہے کہ اس کی اتباع کرو اور اس کے مطابق عمل کرو جیسے عمل کرنے کا حق ہے۔ کہا گیا ہے کہ "تتلی" سے اچھی طرح پڑھنا مراد ہے یعنی قرآن کریم کو حسن قرات کے ساتھ "یمسّہ" سے مراد ہے کہ اس کا ذائقہ اور نفع وہی پائیں گے جو اس پر ایمان لائے اور اسے حق کے ساتھ نہیں اٹھائے گا مگر اس پر یقین رکھنے والا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی۔ پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی گدھے جیسی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے۔ کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا (سورہ الجمعہ آیت ۵) اور نبی کریم نے اسلام اور ایمان کو عمل کا نام دیا حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم نے حضرت بلال سے فرمایا کہ مجھے وہ امید افزا عمل بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ میرے نزدیک تو میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو امید افزا ہو۔ ہاں میں نے م

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا دور ایسا ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک۔ اہل توریت کو توریت دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ نصف دن گزر گیا تو وہ عاجز آ گئے پس انہیں ایک ایک قیراط عطا فرمایا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک اس کے مطابق عمل کیا اور عاجز آ گئے۔ پس انہیں بھی ایک ایک قیراط عطا فرمایا گیا۔ پھر تمہیں قرآن مجید دیا گیا تو تم نے اس کے مطابق عمل کیا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا پس تمہیں دو

ثُمَّ اُوْتِيْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ بِهٖ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاُعْطِيْتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ هٰؤُلَآءِ اَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَّ اَكْثَرُ اَجْرًا قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَآءُ۔

بَابٌ ۱۲۷۹ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ عَمَلًا وَقَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيْدِ وَحَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَسَدِيُّ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

بَابٌ ۱۲۸۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا هَلُوْعًا ضَجُوْرًا

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَاَعْطٰى قَوْمًا وَّمَنَعَ اٰخَرِيْنَ فَبَلَغَهٗ اَنَّهُمْ عَتَبُوْا فَقَالَ اِنِّيْ اُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرٌو مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ۔

بَابٌ ۱۲۸۱ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ اس پر اہل کتاب نے کہا۔ کہ انہوں نے کام تو ہم سے بہت کم کیا ہے۔ اور مزدوری بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

حضور نے نماز کو عمل فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

سلیمان، شعبہ، ولید، عباد بن یعقوب اسدی، عباد بن عوام، شیبانی، ولید بن عیزار، ابوعمرو شیبانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

انسان کی سرشت "بیشک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص۔ جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا"۔ سورہ المعارج آیت ۱۹ تا ۲۱)

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن ثعلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال آیا تو بعض لوگوں کو آپ نے عطا فرمایا اور بعض لوگوں کو نہ دیا۔ چنانچہ آپ کو یہ خبر پہنچی کہ انہیں یہ بات ناگوار گزری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا تو جس کو مال نہ دیا وہ مجھے اُس سے زیادہ پیارا ہے جس کو مال دیا ہے۔ میں نے اُن لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے چینی اور اضطراب ہے اور جن بعض لوگوں کو نظر انداز کرتا ہوں تو اُس بے نیازی اور بھلائی کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے اُنکے دلوں میں ڈالدی ہے اور اُن میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں حضرت عمرو فرماتے ہیں، رسول اللہ کے اس کلمے کی نسبت مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس سُرخ اونٹ ہوتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے رب سے

وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

ذکر اور روایت کرنا۔

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ اُن کے رب نے فرمایا جب بندہ بالشت بھر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک گز اُس کی طرف بڑھ جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے نزدیک آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اُس کے قریب ہوجاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اُس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

۲۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جب بندہ بالشت بھر مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں گز بھر اُس کے قریب ہوجاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر نزدیک ہوجاتا ہوں معتمر کا بیان ہے کہ میں نے اِسے اپنے والدِ ماجد سے سُنا، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِسے اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے روایت کرتے کہ اُس نے فرمایا۔ ہر عمل کے لئے کفارہ ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے اور اُس کا بدلہ میں خود دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ۔

ابوالعالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں اور انہیں اُن کے والدِ ماجد کی طرف منسوب کیا۔

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ

معاویہ بن قرہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے روز دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے یا سورۃ الفتح سے پڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار الفاظ کی

يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَّعَ فِيْهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مُعٰوِيَةُ يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعٰوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ قَالَ آآآ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

تکرار کرتے تھے. شعبہ کا بیان ہے کہ پھر معاویہ نے حضرت ابن مغفل کی قرأت میں تلاوت کر کے سنائی. پھر فرمایا کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تمہارے پاس لوگ جمع ہو جائیں گے تو میں اسی طرح پڑھ کر سناتا جیسے حضرت ابن مغفل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سنایا تھا. میں نے معاویہ سے کہا کہ وہ کس طرح تکرار کرتے تھے؟ فرمایا کہ آآآ تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

۸ باب ۱۲۸۲ مَا يَجُوْزُ مِنْ تَفْسِيْرِ التَّوْرٰىةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا

توریت، اور اللہ کی دوسری کتابوں کی عربی وغیرہ میں تفسیر کا جواز۔

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سُفْيٰنَ ابْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ إِلٰى هِرَقْلَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْاٰيَةَ۔

ارشاد ربانی ہے: "توریت لا کر پڑھو اگر تم سچے ہو"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوا کر پڑھا "اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی جانب سے ہرقل کے لئے ہے۔ اور اے اہل کتاب! ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔

۲۳۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ الْاٰيَةَ۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھا کرتے تھے اور مسلمانوں کے لئے اس کی عربی میں تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ یوں کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو اس نے نازل فرمایا۔

۲۳۸۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْيَهُوْدِ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِ مَا تَصْنَعُوْنَ بِهِمَا قَالُوْا نُسَخِّمُ وُجُوْهَهُمَا وَنُخْزِيْهِمَا قَالَ فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَجَاءُوْا فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضَوْنَ يَا أَعْوَرُ اقْرَأْ فَقَرَأَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہودیوں کے ایک مرد اور ایک عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے یہودیوں سے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایسے لوگوں کا منہ کالا کرتے اور انہیں ذلیل کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ توریت لا کر پڑھو۔ اگر تم سچے ہو، وہ لے آئے اور ایک آدمی سے جسے وہ پسند کرتے تھے کہا کہ اے اعور! تم پڑھو، وہ پڑھنے لگا اور اصل مقام پر آکر بس کر گیا، بلکہ اس پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔ آپ نے

مَوْضِعٍ مِّنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّا نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا فَرَأَيْتُهُ يُجَانِي عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ۔

فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ مجب اُس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اُسکے نیچے آیت رجم تھی، واضح چمکتی ہوئی۔ پس کہا اے محمد! ان دونوں کے لیے رجم کا حکم ہے جبکہ ہم اس حکم کو آپس میں چھپاتے تھے۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ مرد اُس عورت پر جھک جاتا تھا۔

باب ۱۲۸۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَزَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

حضور کا ارشاد ہے کہ قرآن کا ماہر نیک بزرگوں کے ساتھ ہوگا اور قرآن مجید کو اپنی آواز سے زینت دو۔

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے کسی اور چیز کو نہیں سُنتا جتنی توجہ سے اپنے نبی کے خوشنمائی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کو سُنتا ہے۔

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ يُبَرِّئُنِي وَلَكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث عائشہ کے بارے میں بتایا کہ اُن پر افترا پرداز وں نے جو الزام لگایا تھا اور ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور میں اچھی طرح جانتی تھی کہ میں اس الزام سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ لیکن خدا کی قسم یہ تو میں گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی جس کی میری شان میں تلاوت کی جائے گی۔ کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملے میں ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ۔ وحی نازل فرمائی۔ یعنے سورۃ النور کی آیت ۱۱ تا ۲۰۔

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ أُرَاهُ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِّنْهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں سورۂ والتین والزیتون پڑھ رہے تھے۔ پس میں نے قرآن کریم پڑھنے میں کوئی آواز آپ سے بہتر نہیں سُنی۔

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپ کر رہا کرتے تھے

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بِمَكَّةَ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَاءَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا۔

اور جب آپ بلند آواز سے قرأت پڑھتے اور مشرکین سُنتے تو وہ قرآن مجید کو اور اس کے لانے والے کو بُرا بھلا کہا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ۔

۲۳۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ کو اُن کے والد ماجد نے بتایا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریاں اور جنگل بہت پسند ہیں۔ پس جب تم اپنی بکریوں کے ساتھ ہو یا کسی جنگل میں ہو اور نماز کے لئے اذان کہو تو خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی آواز کو کوئی جن یا انسان نہیں سُنے گا مگر قیامت کے روز اس کی گواہی دے گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔

ف: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے کہ مؤذن خوب بلند آواز سے اذان کہے اور اس کا فائدہ یہ بتایا ہے کہ جہاں تک اس کی آواز جائے گی وہاں تک کے جن و انس قیامت کے روز اس بات کی گواہی دیں گے۔ دوسری احادیث میں یہ بھی ہے کہ وہاں تک کی ہر چیز گواہی دے گی۔ معلوم ہوا کہ جو ذکر اذکار بلند آواز سے کیے جاتے ہیں اُن کا یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کے ذریعے گواہوں کی تعداد میں بڑا اضافہ ہوتا ہے جو قیامت کے روز ذاکر کے بارے میں شہادت دیں گے۔ دوسری جانب یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ جہری ذکر دکھاوے کے لیے نہ ہو اور اس کے باعث کسی کی نماز میں خلل نہ آئے۔ غرضیکہ موقع و محل کو دیکھ لینا چاہیے جن کے لحاظ سے بعض اوقات بلند آواز سے ذکر کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور بعض مواقع پر ذکر کرنے میں زیادہ فضیلت ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کلمات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے، ادا کرنے میں زبان پر بہت ہلکے اور میزان میں اجر و ثواب کے لحاظ سے بہت بھاری ہوں گے۔ یہ ترغیب دی ہے تاکہ اہلِ اسلام انھیں کثرت سے پڑھا کریں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کے لیے سب سے ضروری عقائد کی اصلاح ہے جیسا کہ قرآن و حدیث کے تحت اکابر اہلِ سنت نے بیان فرمائے۔ اس کے بعد فرائض و واجبات اور سنن کی پابندی کرنا نیز حرام مکروہ کاموں سے بچنا ضروری ہے اور بدعتوں سے دُور دُور رہنا چاہیے۔ ان تمام باتوں کا اکابر اہلِ سنت کی تصانیف سے علم حاصل کرنا چاہیے۔ اس کے بعد جہاں تک ہو سکے قرآنِ مجید کی تلاوت، کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد ہونا چاہیے نیز مسنون اوراد و وظائف سے جتنا ہو سکے کرے کہ محنت کم اور اجر بہت زیادہ ہے لیکن اگر ایک بھی عقیدہ غلط اپنا یا ہوا ہو یا فرائض و واجبات کی پابندی نہ کی یا حرام کاموں سے اجتناب نہ کیا تو اوراد و وظائف

کا کما حقہٗ فائدہ حاصل نہ ہو سکے گا۔

۲۳۹۵ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ.

منصور نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھا کرتے تو آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حائضہ ہوتی تھی۔

باب ۱۲۸۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ قرآن مجید سے جتنا تمہیں آسان ہو پڑھو۔

۲۳۹۶ ۔ حدثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری سے روایت کی کہ ان دونوں حضرات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ جب میں نے ان کی قرأت سنی تو وہ کتنے ہی ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر کیا، یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیر دیا۔ میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کہا کہ جو سورت میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے سنا یہ آپ نے کس سے پڑھی ہے؟ کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں جس طرح آپ پڑھ رہے ہیں مجھے تو اس سے الگ انداز پر پڑھائی ہے پس میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے چلا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے انہیں سورۃ الفرقان ایسے انداز پر پڑھتے ہوئے سنا ہے جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ ارشاد فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام! پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے ان سے سنی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے اسی طرح پڑھی جیسے مجھے پڑھائی تھی۔ فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے، بیشک یہ قرآن مجید سات طریقوں پر نازل ہوا ہے پس اسی طریقے سے پڑھو جس کے لئے جو طریقہ آسان ہو۔

باب ۱۲۸۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

ارشاد ربانی ہے۔ بیشک ہم نے نصیحت حاصل

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ يُقَالُ مُيَسَّرٌ مُهَيَّأٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ بِلِسَانِكَ هَوَّنَّا قِرَاءَتَهٗ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ ۔

کرنے کے لئے قرآن کریم کو آسان کر دیا ہے ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ مُيَسَّرٌ آسانی مہیا کرنا۔ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ تمہاری زبان میں اس کا پڑھنا تم پر آسان کر دیا۔ مطر الوراق کا قول ہے کہ وَلَقَدْ يسرنا القراٰن للذكر فهل من مدكر۔ کیا کوئی علم کا طلب کرنے والا ہے کہ اُس کی مدد فرمائی جائے ؟

۲۳۹۷ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ يَزِيْدُ حَدَّثَنِيْ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ ۔

مطرف بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! پھر عمل کرنے والے کس لئے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے اُسے پیدا فرمایا گیا ہے ۔

۲۳۹۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ سَمِعَا سَعْدَ ابْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا اَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى الْاٰيَةَ ۔

ابو عبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے ایک لکڑی لی اور اس کے ساتھ زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر اُس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا جا چکا ہے ۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں؟ فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لئے اسے پیدا فرمایا گیا ہے۔ "جس نے دیا اور پرہیزگاری کی" (سورۃ اللیل، آیت ۵) ۔

بَابُ ۱۲۸۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ

ارشادِ خداوندی ہے ۔ بلکہ وہ بزرگی والا قرآن لوحِ محفوظ میں ہے ۔

قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوْبٌ يَسْطُرُوْنَ يَخُطُّوْنَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةِ الْكِتَابِ وَاَصْلِهٖ مَا يَلْفِظُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ يُحَرِّفُوْنَ يُزِيْلُوْنَ وَلَيْسَ اَحَدٌ يُزِيْلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِّنْ كُتُبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُوْنَهٗ يَتَاَوَّلُوْنَهٗ عَلٰى غَيْرِ تَاْوِيْلِهٖ دِرَاسَتُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ وَاعِيَةٌ حَافِظَةٌ وَتَعِيَهَا تَحْفَظُهَا وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ يَعْنِيْ اَهْلَ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ فَهُوَ لَهٗ نَذِيْرٌ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ

ارشادِ ربانی ہے۔ طور کی قسم اور نوشتہ کی (سورۃ الطور، آیت ۱، ۲)۔ قتادہ کا قول ہے کہ لکھی ہوئی۔ يَسْطُرُوْنَ لکھتے ہیں۔ اُمِّ الْكِتَابِ تمام کتابوں کا مجموعہ یا اصل۔ مَا يَلْفِظُ جو بات کرے گا وہ نوٹ کر لی جائے گی۔ ابن عباس کا قول ہے۔ بھلائی اور برائی لکھ لی جاتی ہے۔ يُحَرِّفُوْنَ دور کرتے ہیں اور ایسا کوئی بھی نہیں جو اللہ کی کسی کتاب کا ایک لفظ بھی زائل کر دے بلکہ وہ اُس میں ایسی تاویلیں کرتے ہیں کہ منشا بدل دیتے ہیں۔ دِرَاسَتُهُمْ اُن کا تلاوت کرنا۔ وَاعِيَةٌ محفوظ رکھنے والی۔ تَعِيَهَا اُس کی حفاظت کرتی ہے۔ اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اہل مکہ کو اُس کے ذریعے ڈر سناؤں اور جس تک پہنچے تو یہ اُس کے لئے ڈرانے والا ہے۔ اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط، معتمر، اُن کے والد، قتادہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ غَلَبَتْ اَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ .

۲۳۹۹ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ .

بَابٌ ۱۲۸۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَاللهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ وَيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِيْنَ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ اِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بَيَّنَ اللهُ الْخَلْقَ مِنَ الْاَمْرِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَانَ عَمَلًا قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَقَالَ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَقَالَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْنَا بِجُمَلٍ مِّنَ الْاَمْرِ اِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ فَاَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ وَالشَّهَادَةِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ عَمَلًا .

۲۴۰۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقٰسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ

فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرما لیا تو اپنے پاس ایک تحریر لکھ لی کہ غالب ہوئی یا فرمایا کہ سبقت لے گئی میری رحمت میرے غضب پر۔ پس وہ عرش کے اوپر اُس کے پاس ہے۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ سے سُنا اور اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مخلوق کو پیدا فرمانے سے پہلے اللہ تعالےٰ نے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ پس وہ لکھی ہوئی تحریر اُس کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

ارشاد الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو بھی۔

ارشاد الٰہی ہے "بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازے سے پیدا فرمائی" (سورۃ القمر آیت ۴۹)۔ اور تصویر بنانے والوں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائیں اِن میں جان ڈالو۔ نیز فرمایا۔ بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا ہوا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔ رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپتا ہے کہ جلد اُس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اُس کے حکم کے دبے ہوئے ہیں۔ سُن لو اُسی کے ہاتھ میں ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔ بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا" (سورۃ الاعراف آیت ۵۴)۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلق اور امر کو جدا جدا بیان فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے "سن لو پیدا کرنا اور حکم دینا اُسی کے لئے ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کو عمل کا نام دیا ہے حضرت ابو ذر اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا اور فرمایا ہے کہ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔ عبد القیس کے وفد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ ہمیں چند جامع امور بتا دیجئے۔ جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ پس آپ نے انہیں ایمان، شہادت، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا

ابو قلابہ اور قسم تیمی نے زہدم سے روایت کی ہے کہ ہمارے قبیلے اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا۔ پس ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھے کہ اُن کے حضور کھانا پیش کیا گیا، جس میں مرغی کا گوشت

وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ وُدٌّ وَرُخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی تھا۔ اُن کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک آدمی بھی تھا جو آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ انہوں نے اُسے بھی بلایا تو اُس نے کہا کہ میں نے اسے کچھ کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو مجھے اس سے نفرت ہو گئی ہے، پس میں نے اسے نہ کھانے کی قسم کھالی، آپ نے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں اس کے بارے میں حدیث سناتا ہوں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواریاں مانگنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں سواریاں نہیں دوں گا اور میرے پاس

فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى ثُمَّ انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا.

سواریاں ہیں بھی نہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غنیمت کے اونٹ پیش کئے گئے تو فرمایا کہ اشعری حضرات کہاں ہیں؟ پس آپ نے ہمیں پانچ موٹے تازے اور عمدہ اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم نے کہا کہ ہم نے اچھا نہیں کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قسم کھا بیٹھے تھے کہ ہمیں سواریاں نہیں دینگے اور دینے کے لئے اُنکے پاس سواریاں تھیں بھی نہیں۔ پھر آپ نے ہمیں سواریاں عطا فرما دیں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکی قسم بھلا دی ہے خدا کی قسم، یوں تو ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔ پس ہم آپ کی خدمت میں واپس لوٹے اور عرض گزار ہوئے تو فرمایا: میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ نے دی ہیں، خدا کی قسم میں کوئی قسم نہیں کھاتا مگر جب بھلائی اس کے علاوہ دوسری صورت میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُمٍ فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ آمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالظُّرُوفِ

ابو جمرہ ضبعی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا ہوا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حائل ہیں اور ہم صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ پس ہمیں ایسے جامع کلام بتا دیجئے جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں اُنہیں بھی اُن کاموں کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں، میں تمہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں اور کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ اللہ کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ نیز چار چیزوں سے منع کرتا ہوں کہ نہ پیا کرو کدو کی تونبی میں، لکڑی کے کریدے ہوئے

الْمُزَنَّتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ۔

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

برتن میں نبیذ بنانے اور سبز لاکھی برتن ہیں۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائیں اُن میں جان ڈالو۔

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔ ق

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں ان کے اندر جان ڈالو۔

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِيْرَةً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے چل پڑے بھلا وہ ایک ذرہ تو بنائیں۔ وہ کوئی ایک دانہ یا جَو کا دانہ ہی بنا کر دکھا دیں۔

بَابٌ ۱۲۸۸ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ وَاَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ۔

بدکار اور منافق کی قرأت نیز اُن کی آواز اور اُن کی تلاوت اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترتی۔

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَاُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيْحَ لَهَا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھے نارنگی جیسی ہے، جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے اور جو قرآن مجید نہ پڑھے اُس کی مثال کھجور جیسی ہے کہ اُس کا ذائقہ تو اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ فاجر کی مثال جو قرآن کریم پڑھے ریحان جیسی ہے کہ اُس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اُس فاجر کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن (تو نبہ) جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے سُنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أُنَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيُقَرْقِرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ.

کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ بعض ایسی باتیں بتاتے ہیں کہ سچ ثابت ہوتی ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بات جو سچ ثابت ہوتی ہے اُسے جنات نے اُچکا ہوتا ہے اور پھر وہ کاہن کے کان میں یوں ڈالتا ہے جیسے مرغی کُٹ کُٹ کرتی ہے اور پھر وہ سو سے زیادہ جھوٹ اُس کے ساتھ ملا لیتا ہے۔

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ قِيلَ مَا سِيمَاهُمْ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ أَوْ قَالَ التَّسْبِيدُ.

معبد بن سیرین نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ اُن کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اُن کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا کہ سر منڈائے رکھنا۔

بَابُ ۱۲۸۹ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوزَنُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقِسْطَاسُ الْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ وَيُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَأَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ.

باب۔ ارشادِ ربانی ہے۔ اور ہم قیامت کے روز عدل کی ترازو رکھیں گے۔

جس میں انسانوں کے اعمال و اقوال تولے جائیں گے۔ مجاہد کا قول ہے۔ اَلْقِسْطَاسُ رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اَلْقِسْطُ اَلْمُقْسِطُ کا مصدر ہے یعنی عادل اور اَلْقَاسِطُ ظالم کو کہتے ہیں۔

۲۴۰۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ.

ابو زرعہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے، زبان پر بہت ہلکے اور میزان میں بہت بھاری ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اللہ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے عظمت والا۔

☆ ☆ ☆

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّلٰثُونَ وَبِهٖ كَمَلَ الْكِتَابُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوَّلًا وَآخِرًا

اس ناچیز نے ۲۴ شوال المکرم ۱۴۰۰ھ بمطابق ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عصر بخاری شریف کا ترجمہ شروع کیا تھا اور ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ بمطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو بروز یک شنبہ صبح نو بجے اس سے فارغ ہو گیا تھا احقر کے ترجمے کے ساتھ بخاری شریف پہلی دفعہ ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۲ء میں فرید بک سٹال، لاہور کی معرفت منظرِ عام پر آئی۔ اس ترجمے کے اندر کچھ پیوند بھی لگا ہوا تھا یعنی ابتدائی چند پاروں کا ترجمہ راقم الحروف کا نہیں تھا۔ وہ ترجمہ اب نکال دیا گیا ہے اور بخاری شریف کا موجودہ ایڈیشن جو حواشی کے ساتھ منظرِ عام پر آ رہا ہے، اس میں اب کوئی پیوند نہیں بلکہ اوّل سے آخر تک سارا ترجمہ اسی ناچیز کا ہے۔ شدید علالت اور بے حد مجبوری کے باوجود بعض احادیث پر حواشی لکھنے کی سعادت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے حقیر بندے کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اسے میرے لیے کفارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔

گدائے درِ اولیاء :- عبد الحکیم خاں اختر

مجددی مظہری شاہجہان پوری

لاہور چھاؤنی

۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

مطابق ۷ مارچ ۱۹۹۱ء

جدول۔۔ بخاری شریف مترجم، جلد سوم !

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۲۱	۱ تا ۱۵۰	۱۵۰	۱ تا ۲۲۱	۲۲۹
〃 ۲۲	۱۵۱ تا ۲۸۸	۱۳۸	۲۲۹ تا ۴۳۱	۲۱۰
〃 ۲۳	۲۸۹ تا ۴۳۲	۱۴۴	۴۳۹ تا ۶۹۲	۲۵۴
۲۴	۴۳۳ تا ۵۹۲	۱۶۰	۶۹۳ تا ۹۶۴	۲۷۲
۲۵	۵۹۳ تا ۷۱۲	۱۲۰	۹۶۵ تا ۱۱۹۴	۲۳۰
〃 ۲۶	۷۱۳ تا ۸۴۸	۱۳۶	۱۱۹۵ تا ۱۴۳۶	۲۴۲
〃 ۲۷	۸۴۹ تا ۹۶۲	۱۱۴	۱۴۳۷ تا ۱۷۰۶	۲۷۰
〃 ۲۸	۹۶۳ تا ۱۱۰۵	۱۴۳	۱۷۰۷ تا ۱۹۳۰	۲۲۴
۲۹	۱۱۰۶ تا ۱۲۱۸	۱۱۳	۱۹۳۱ تا ۲۱۹۰	۲۵۰
〃 ۳۰	۱۲۱۹ تا ۱۲۸۹	۷۱	۲۱۸۱ تا ۲۴۰۸	۲۲۸
میزان		۱۲۸۹		۲۴۰۸

قطعہ تاریخِ طباعت

از پیر سید غلام مصطفٰے صاحب قدسی، آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، والٹن، لاہور چھاؤنی

کیسے درِ محبوب کے بنتے ہیں گدا دیکھ
اِس بلبلِ گلزارِ مدینہ کی نوا دیکھ

الفاظ نور بیز تو کوثر میں ڈھلے ہیں!
فقروں میں کہکشاں کی گہر بار ضیاء دیکھ

ایمان کے ہے نور سے یہ ترجمہ روشن
دنیا میں ہی چلتی ہوئی جنت کی ہوا دیکھ

عشقِ نبی کی چاندنی سے ہے یہ منوّر!
اندازِ بیاں میں ہے بھرا لطفِ خدا دیکھ

اس دشت میں رہوارِ قلم گر ہے چلانا
اے رہروِ راہِ حرم بہ قبلہ نما دیکھ

اللہ غنی کتنے مبارک تھے اہتمام
ہوتا رہا یہ ساتھ جن کے فرض ادا دیکھ

دربارِ مصطفٰے میں رہا با وضو ہو کر
رُخ سوئے حرم کر کے ہی ہر لفظ لکھا دیکھ!

یہ حفظِ مراتب کا سلیقہ ہے دیدنی
اِس ترجمے سے آج معطّر ہے فضا دیکھ

ہے شربتِ آداب میں ایماں کی چاشنی
ہر لفظ محبت کے ہے سانچے میں ڈھلا دیکھ

تاریخِ طباعت کے لیے میرے اُٹھے ہاتھ
ہاتِف نے کہا ہو گئی مقبول دعا دیکھ

ڈوبا ہوا جو عشقِ نبی میں ہے حرف حرف
قدسی ہر ایک لفظ میں عرفانِ رضا دیکھ

۱۴۰۲ھ

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

تم اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعے

غُنیۃ الطالبین (اُردو)

از محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ: مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی

تقدیم: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

فرید بُک سٹال، ۳۸، اردو بازار لاہور